

لافانی عشق

جنت زیب



ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد وہ کوریڈور میں کھڑی لفٹ آنے کا انتظار کر رہی تھی جب اچانک اپنے پیچھے اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا نظریں پورے کوریڈور میں گھمائیں اسنے کسی کو تلاش نہ چاہا مگر سوائے خاموشی کہ وہاں کسی کو ناپایا اپنا وہم سمجھ کر اسنے سر جھٹکا اور لفٹ کہ اتے ہی اسکے اندر آئے نیچے پارکینک میں آئی اور روک کر اپنے بیگ میں سے گاڑی کی چابی تلاش کرنے لگی جب ایک بار پھر کسی کی نظریں اسے خود پر محسوس ہوئی ایک بار پھر اسنے نظریں یہاں وہاں گھمائیں مگر اس بار بھی سوائے خاموشی کہ کچھ نہ تھا لیکن اب کی بار اسکا دل گھبرا یا اپنے تاثرات نارمل رکھے اسنے بیگ میں سے گاڑی کی چابی تلاش اور گاڑی کہ میں بیٹھ کر گاڑی پارکینک لاٹ سے باہر سڑک پر دوڑائی

یہ پہلی بار نہیں تھا کہ کسی کی نظروں کا احساس اسے خود پر ہوا ہو نہیں بلکہ پیچھے دو ماہ سے یہی معمول تھا دو ماہ سے کوئی بنا سامنے آئے اس پر نظر رکھ رہا تھا جسکا احساس اسے باخوبی ہوتا تھا کئی بار تو وہ ڈر بھی جاتی لیکن کبھی بھی اپنا ڈر اسنے اس شخص پر واضح نہیں ہونے دیا تھا وہ جو کوئی بھی تھا جو اس پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا بہت چالاک تھا وہ بنا سامنے آئے ہر جگہ ہر گھڑی اسے ٹریک کرتا رہا تھا

اب بتاؤ گئے بھی کہ تم نے ہم سب کو یہاں کیوں بلایا ہے

ایک منٹ بھائی ارشان بھائی کو تو آنے دیں کیونکہ مجھ سے بار بار ایک ہی بات نہیں بتائی جاتی

لو آگیا ارشان اب بتاؤ کیا بات ہے

ارشان کہ اندر آتے ہی فیضان نے چیڑتے ہوئے زوہان سے سوال کیا ایک تو وہ کورٹ سے تھکا ہار اگھر واپس

آیا تھا اور بجائے آرام کرنے کہ زوہان نے ان سب کو ضروری بات بول کہ بلاو یا بھیج دیا تھا

ارے دعا بھابھی آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں یہاں آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں اب آپ بھی ہمارے گھر کا ہی

حصہ ہیں اس لیے آجائیں کیونکہ جو بات میں بتانے والا ہوں آپ کہ لیے بھی جاننا بہت ضروری ہے

دروازے میں کھڑی دعا کو ہاتھ کہ اشارے سے اندر آنے کا بول زوہان نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کا کہا جس

پر دعا نے ارشان کی طرف دیکھا جس نے اسے انکھوں کہ اشارے سے اندر آنے کا کہا

وہ سبھی اس وقت زوہان کہ بولانے پر ارمان کہ کمرے میں موجود تھے

اب بک بھی دو بار کیا بات ہے قسم سے میں بہت زیادہ تھکا ہوا ہوں

اب کی بار فیضان او نگھتے ہوئے بولا کیونکہ اسے سچ میں بہت نیند آرہی تھی

او ہو کتنے بے صبرے ہیں یار آپ سب خیر لیکن اب جو بات میں آپ لوگوں کو بتانے والا ہوں یقیناً اسے

سننے کہ بعد آپ سب کی نیندیں اڑ جائیں گئی

ایسی بھی کیا بات ہے جس کہ بارے میں تم اتنا پر یقین ہو

ارمان نے مشکوک انداز میں سوال کیا

ارے بھائی یہ دیکھیں آپ سب انہیں تو جانتے ہی ہیں

اپنی جیکٹ کی اندروالی جیب سے چند تصویریں نکال کر زوہان نے بیڈ کہ درمیان میں رکھی لیکن ان

تصویروں کو دیکھ ان سب کہ چہروں پر نا سمجھی والے تاثرات چھائے

یہ تو ڈاکٹر عائرہ کی تصویریں ہیں

جی ہاں بالکل اور اب یہ دیکھیں

ارشان کہ جواب پر اس نے ایک بار پھر جیکٹ کہ اندر ہاتھ ڈالا اور اس بار کچھ سکیچیز ان سب کہ سامنے رکھے

ایک منٹ زوہان یہ سب کیا ہے تم ہمیں ڈاکٹر عائرہ کی پکس اور سکیچیز کیوں دیکھا رہے ہو اور مجھے بتاویہ سب

تمہارے پاس کیا کر رہی ہیں

اب کی بار سوال فیضان کی جانب سے آیا تھا

یہ سب تصویریں اور سکیچیز تو میرے پاس ابھی موجود ہیں لیکن آپ سب جانتے ہیں یہ سب مجھ سے پہلے

کس کے پاس تھی

کس کے پاس

زوہان کے لہجے میں کچھ تو ایسا تھا کہ وہ سب مشکوک ہوتے ہوئے ایک ساتھ بولے

ہا دبھائی کے پاس

کیا

ہا دکا نام سن وہ سبھی ایک ساتھ شک کہ مارے بولے

دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا زوہان یہ سب بھلا ہا دکہ پاس کیوں ہوگا

ہا دکہ نام پر یقین کرنے کی بجائے ارمان نے الٹا اسے جھڑک دیا

یار بھائی یقین کریں میرا یہ سب میں نے ہاد بھائی کہ کمرے سے لیا ہے اور یہی نہیں ان کہ مینٹنک روم میں
ایسی اور بھی بہت سی تصویریں موجود ہیں جو شاید بھائی نے خود بنائیں ہیں دیکھیں ہر پہ مینٹنک کہ نیچے ایچ
ایس لکھا ہوا ہے مطلب ہاد سلطان

اپنی بات پر زور دے اس کہ سگنچر زد دیکھاتے ہوئے اس نے ان سب کو یقین دیلانا چاہا
ہائے اللہ زوہان تمہیں شرم نہیں آئی اپنے ہی بھائی کہ کمرے میں جا کر تلاشی لیتے ہوئے
دعا کو ان سب کہ ری ایکشنز کی سمجھ تو نا آئی لیکن جتنی سمجھ آئی تھی اسکے مطابق ہی وہ زوہان کو شرم ضرور
دیلا گئی تھی
یار بھائی فحاح شرم کو سائیڈ پر رکھیں اور سوچیں کہ ہاد بھائی کا ڈاکٹر عائرہ کہ ساتھ ایسا کیا لنک ہے جو انہوں
نے انکی اتنی ساری مینٹنکیز اپنے ہاتھوں سے بنائی اور یہ تصویریں بھی

بات تو سوچنے والی ہے ہاد بھائی اور ایسے کسی کی تصویریں اپنے پاس رکھیں کوئی معمولی بات تو نہیں
یہی تو بھائی یہی تو سوچنے والی بات ہے

ارشان کہ جواب پر وہ یکدم پر جوش ہوئے ہو کر دونوں ہاتھ کی تالی بجاتے ہوئے بولا

کہیں بھائی نے ڈاکٹر عائرہ سے چھپ کر نکاح وکاح تو نہیں کیا ہوا

اپنی سوچ کہ گھوڑے دوڑائے فیضان پر سوچ انداز میں بولا

نہیں یار بھائی ہم سے چھپا کر ایسا تو نہیں کر سکتے

جواب ارمان کی طرف سے آیا

تو پھر

ویسے بھائی آپ سب کو یاد ہے جب ارمان بھائی کو گولی لگی تھی اور ڈاکٹر عائرہ کیسے بھائی کو دیکھ شک ہو گئی

تھی اور ساتھ ہی بھائی کا بھی وہی حال تھا

ہاں ایک دوسرے کو دیکھ ان دونوں کہ تاثرات تو بدلے تھے

بس پھر ہونا ہو کچھ تو ہے ان دونوں کہ درمیان دال میں کالا تو مجھے اسی دن لگا تھا لیکن دیکھیں اب معلوم ہوا

یہاں تو پوری کی پوری دال کالی ہے

ایک منٹ یہ آپ سب اتنا حیران اور پریشان کیوں ہو رہے ہیں میرے خیال میں تو یہ بہت اچھی بات ہے کہ

باد بھائی کو کوئی لڑکی پسند ہے

خوش ہونے کی بجائے ان سب کہ حیران پریشان چہرے دیکھ دعا مصومیت سے پوچھ ہی بیٹھی

یار بھابی بات تو اچھی ہے لیکن ہے رسوائی کہ یار

مطلب

زوہان کہ ٹوٹے شیر کی سمجھ دعا کو ہر گز نا آئی

اسکا مطلب یہ ہے کہ ہم خوش ہیں کہ بھائی کہ لائف میں کوئی ہے لیکن بات یہ نہیں بات یہ ہے کہ اگر ایسا

کچھ ہے تو بھائی ہم سے چھپا کیوں رہے ہیں

اسکی نا سمجھی پر ارشان نے سوچتے ہوئے اسے سمجھایا جس پر دعا سمجھ آنے پر سر کو ہاں میں ہلا گئی

یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن تم زوہان زرہ مجھے یہ بتاؤ تم ہاد بھائی کہ کمرے میں لینے کیا گئے تھے اور یہ سب کیسے

ملا تمہیں

سبھی باتیں ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے فیضان نے آنکھیں چھوٹی کیے مطلب کی بات پوچھی جس پر زوہان

گردن کھجاتے ہوئے کھسیانی ہنسی ہنسا

وہ کیا ہے نہ بھائی میں تو ہاد بھائی کہ کہنے پر ہی انکے کمرے میں فائل ڈھونڈنے گیا تھا لیکن فائل ڈھونڈتے

ڈھونڈتے یہ سب میرے ہاتھ لگ گیا

اگر ہاد بھائی کو زرہ سی بھی بھنک پڑ گئی ناکہ تم نے انکے کمرے کی تلاشی لی ہے تو ٹانگیں توڑ دیں گئے وہ تمہاری

اسکے جواب پر ارشان نے گھورتے ہوئے اسے ہاد کہ غصے سے ڈرایا جس کا کیا ہی اثر زوہان پر ہونا تھا

اسی لیے تو آپ سب کو بھی اس معاملے میں شریک کر چکا ہوں تاکہ اکیلا تو نالنگڑا ہوں

کمیٹے انسان

کیا ہو رہا ہے بھئی یہ تم سب رات کہ اس پہر کونسی کا نفرنس کر رہے ہو

دامیر سلطان جو ٹہلنے نکلے تھے ان سب کو ارمان کہ کمرے میں ایک ساتھ اکٹھا دیکھ پوچھے بغیر نارہ سکے

اچھا ہوا بابا جو آپ بھی آگئے

کیوں بھئی ایسی کیا بات ہو رہی تھی

زوہان کی بات پر دامیر سلطان بھی مشکوک ہوئے جس پر زوہان نے فوراً انہیں بھی سب کہ ساتھ بیٹھاتے ہوئے ساری بات بتانے کہ ساتھ تصویریں اور سیکیچیز بھی دیکھائے جسکے بعد دامیر سلطان کہ تاثرات بھی بالکل ویسے ہی تھے جیسے ان چاروں بھائیوں کہ

تمہیں یقین ہے زوہان یہ سب ہاد کا ہے

ارے بابا ایک سوا یک پرسنٹ یقین ہے یہ دیکھیں ہاد بھائی کہ سیکنچر زاس کہ بعد کوئی شک کی گنجائش رہتی کہاں ہے

اگر ایسی بات ہے تو تم سب فرید سے کیوں نہیں پوچھتے وہ تو سب جانتا ہوگا اس بارے میں ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے دامیر سلطان نے جیسے مسئلے کا حل بتایا جس پر ان سب کہ چہروں پر یکدم خوشی لہرائی کیونکہ وہ سب تو فرید کو بھول ہی گئے تھے

سچی یار بابا فرید بھائی کو تو ہم سب بھول ہی گئے تھے وہ تو ہاد بھائی کہ بارے سب جانتے ہو گئے ایم شیور ڈاکٹر عائرہ کہ بارے میں بھی انہیں معلوم ہوگا

تو پھر دیر کس بات کی ہے فون ملا و فرید کو اور پوچھو اس سے

مسئلے کا حل جب مل گیا تھا تو وہ سب بے صبروں کی طرح یہ جاننے کو بے تاب تھے کہ آخر اصل بات ہے کیا

نہیں رو کو فون مت کرو ایسی باتیں فون پر پوچھنا اچھی نہیں لگتی آج رات صبر کرو کل صبح فرید کو گھر بلا کر

معلوم کر لینا

ان سب کی بے تابی پر دامیر سلطان نے سوچ کر کہا جس پر وہ سب بھی معاملہ سمجھتے ہوئے خاموش ہو گئے

مگر بے چینی تو ان سب کو لگی تھی کہ بس کسی طرح سب معلوم ہو جائے

آپ سب یہاں کیا کر رہے ہیں

وہ سب جو سر جوڑے سوچنے میں مصروف تھے دروازے میں کھڑے ہادی کی آواز پر یکدم ڈر کر اوجھلے جبکہ

ہاتھ میں پکڑے تصویریں اور سکیچیں ان سب نے اپنی اپنی کمر کہ پیچھے چھپائے

ب۔ب۔ بھائی آ۔آپ

کیا ہوا آپ سب ایسے کیوں ڈر گئے جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو

آپ کی اچانک آمد کسی بھوت سے کم تھوڑی ہے

یہ خیال زوہان کا تھا جو وہ صرف دل میں ہی لاسکا کیونکہ زبان پر لانے کی غلطی تو وہ کر نہیں سکتا تھا

ایسی کوئی بات نہیں بیٹا تم بتاؤ تم تو پرسوں آنے والے تھے

اپنے تاثرات کو کئی حد تک نارمل کیے دامیر سلطان نے سسچویشن سنبھالنی چاہی ورنہ تو اسکی آچانک آمد پر ڈر وہ خود بھی گئے تھے

جی کام ختم ہو گیا تو واپس آگیا لیکن میرا سوال پھر بھی وہی ہے آپ سب اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں دو قدم اندر آئے اس نے پھر وہی سوال دہرایا

اوہو بھائی آپ نے بھی کیا آتے ہی پولیس والوں کی طرح انو سسٹیکیشن شروع کر دی ہم سب تو یہاں بس ویسے ہی شغل کہ لیے اکٹھے ہوئے تھے

بیڈ سے اٹھ کر اسکے پاس آتے ہوئے زوہان ہلکے پھلکے انداز میں بولاتا کہ اسکا دیہان بھٹکا سکے

ہمم ٹھیک ہے فلحال میں تھک گیا ہوں صبح بات ہو گئی اور آپ سب بھی اب جا کر سو جائیں

ہاں ہاں بھائی قسم سے مجھے تو بڑی نیند آرہی ہے میں تو چلا سونے شب بخیر سب کو

ہاس کی بات ابھی منہ میں تھی کہ اس سے پہلے ہی زوہان زبردستی اونگھتے ہوئے سب کو خدا حافظ بول کرے

سے رفو چکر ہوا

ہاں بھی میں بھی بہت زیادہ تھک گیا ہوں چلو اب صبح ناشتے پر ملاقات ہو گئی سو جاو سب

زوہان کہ نکلتے ہی دامیر سلطان بھی اپنی بات بول کر وہاں سے نکل گئے جبکہ انکے پیچھے ہی ارشان دعا کہ

ساتھ اور فیضان بھی اپنے کمرے میں بھاگا

اب تم کہاں جا رہے ہو

اپنے کمرے میں سونے بھائی اور کہاں

میرے خیال میں یہ تمہارا ہی کمرہ ہے ارمان سلطان

کمرے میں چاروں طرف نظریں گھمائیں اس نے ارمان کو یاد دایا کہ وہ اسی کا کمرہ ہے

ارے ہاں ہاں بھائی میں تو بھول ہی گیا تھا لیکن کوئی بات نہیں مجھے سچ میں بہت نیند آئی ہے میں تو چلا سونے

ہاں کہ بے لچک جواب پر ارمان جلدی سے دو باوہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بلکینٹ سر تک اوڑھ گیا جبکہ ان سب کہ

انداز پر اسے کچھ تو مشکوک لگا مگر پھر اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکتے ہوئے ارمان کہ کمرے سے نکل گیا اور اسکے

جاتے ہی ارمان نے بلینکیٹ ہٹا کر ایک سکون کا سانس لیا

زوہان کہ بچے تجھے تو میں چھوڑو گا نہیں

تصور میں زوہان کو گالیاں دیے وہ اٹھا اور کمرے کا لاک لگائے اسنے ساری تصویریں اور سکیچیز اٹھا کر الماری میں رکھے کیونکہ وہ سب جاتے ہوئے وہ سب کچھ بلینکیٹ کہ نیچھے چھپا کر چلے گئے تھے

آج دوپہر کو ریڈی رہے گا

آئینے کہ سامنے کھڑے تیار ہوتے ہوئے ارشان نے اپنے پیچھے کھڑی دعا کو تیار رہنے کا کہا جو اسکی بات پر

نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

کیوں

کیونکہ میں آپکا ایڈمیشن یونی میں کروانا چاہتا ہوں اب سے آپ پر انویٹ نہیں بلکہ یونیورسٹی جا کر اپنی پڑھائی

مکمل کریں گئی

اپنی تیاری مکمل کروہ اسکی جانب موڑا اور اپنے نیک خیال اس کہ گوش گزار فرمائے جو اسکے خیال سن کر گھبرا

ہی گئی تھی

اس کی بھلا کیا ضرورت ہم ایسے بھی تو پڑھ سکتے ہیں

یونی جانے کہ خیال سے ہی اسکا دل گھبرٹا گیا تھا اسی لیے فوراً سر جھکا کر بولی

یہاں دیکھیں دعا

اسکے ڈر کی وجہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا اسی لیے غصہ کرنے کی بجائے اسنے نہایت محبت سے دعا کی تھوڑی

پرانگلی رکھتے ہوئے اسکا سر اونچا کیا جس پر دعائے بامشکل اسکی آنکھوں میں دیکھا

اگر آپ اسی طرح گھبرٹا اور ڈر کر خود کو گھر میں قید کر لیں گئی تو یقین کریں کبھی آپنے دل میں موجود ڈر سے

جیت نہیں پائیں گئی اگر آپ بنا ڈرے بنا کسی خوف کہ جینا چاہتی ہیں تو سب سے پہلے آپ کو اپنے ڈر کو ہارانا

ہوگا باہر نکلے دنیا کا سامنا بے خوف ہو کر کریں پھر دیکھئے گا یہ جو ڈر آپ کہ اندر ہے یہ خود بخود ختم ہو جائے گا

آپ بیوی ہیں میری چاہے ہمارا رشتہ جن بھی حالات میں تہہ ہوا ہو لیکن اب آپ کوئی معمولی لڑکی نہیں

بلکہ ارشان سلطان کی بیوی ہیں اور یقین کریں مجھے بالکل گوارا نہیں کہ میری بیوی کسی بھی ڈر اور خوف کی

وجہ سے خود کو چار دیواری میں قید کر کے رکھے

میری بات کان کھول کر سنیں دعا میں بالکل نہیں چاہتا کہ میری بیوی کوئی ڈری سہمی یاد ہو سے لڑکی بن کر

زندگی گزارے بلکہ میں چاہتا ہوں آپ بالکل میری طرح بے خوف اور بہادر بن کر سب کا سامنا کریں تاکہ

کوئی بھی شخص آپ کو خوف زدہ یا ڈرانا تو دور ایسا سوچ بھی ناسکے سمجھ گئی میری بات

نہایت محبت اور پیار سے ٹہر ٹہر کر ارشان نے اسے اپنی سمجھاتے ہوئے اسکے بے جا ڈر کو ختم کرنا چاہا
اسکی باتوں کو کئی حد تک سمجھتے ہوئے دعا نے ہلکی سے مسکان کہ ساتھ سر کو ہاں میں جنبش دی جس پر ارشان
نے مسکراتے ہوئے اسکا دامنار و خسار تھتھپایا

گڈ گرل اب دوپہر تک تیار رہے گا میں زوہان کو بجھوں گا تاکہ آپ اسکے ساتھ یونی آسکے اور ہاں اپنے ساتھ
اپنا آئیڈی کارڈ اور تمام ڈاکیومنٹ بھی ضرور لائے گا ٹھیک ہے

جی

ہم چلیں بابا انتظار کر رہے ہوں گئے
ساری ہدایات اسے دیے ارشان نے اسے اپنے ساتھ نیچھے چلنے کا کہا جس پر وہ اپنا دوپٹہ اچھے سے سر پر
اوڑھتی اسکے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکل گئی

دعا دامیر سلطان کہ دوست رضا صاحب کی ایک لوتی بیٹی تھی رضا صاحب کی بیوی چونکہ دعا کہ بچپن میں ہی
وفات پاگئی تھی اسی لیے دعا کی پرورش رضا صاحب نے اکیلے ہی کی رضا صاحب اور عادل صاحب دونوں

بھائی تھے جہاں رضا صاحب نہایت پر خلوص اور سلجھے ہوئے اخلاق کہ مالک تھے وہی عادل صاحب انتہائی لالچی اور بد اخلاق قسم کہ مالک تھے انکی طرح انکا بیٹا بھی نہایت لالچی اور بد لحاظ تھا عادل صاحب اور انکا بیٹا اپنے لالچ کی وجہ سے کئی بار منہ کی کھا چکے تھے انکے بزنس میں بھی کافی گھاٹا ہوا تھا جسکے بعد انکی نظر رضا صاحب کہ کام پر تھی لیکن رضا صاحب کو انکی نیت کا بہت اچھے سے پتہ تھا اسی لیے انہوں نے اپنے ہر فیصلے میں انہیں دور ہی رکھا مگر عمر ڈھلنے کہ ساتھ ساتھ رضا صاحب اپنی بیماری کی وجہ سے کمزور ہونے لگے جسکے بعد انہوں نے اپنا سارا بزنس اپنی ایک لوتی بیٹی کہ نام کر دیا اور یہ خبر جب عادل صاحب اور انکے بیٹے کو معلوم ہوئی تو ان دونوں کی نظر دعا پر جم گئی ان لوگوں نے کئی طریقے آزما کر دعا کو ڈرانا چاہا دھمکایا کہ وہ سب انکے نام کر دے مگر رضا صاحب نے ایسا نا ہونے دیا لیکن ایک دن اچانک انکی طبیعت بہت زیادہ بگڑ جیسی وجہ سے مجبور ارضا صاحب نے دامیر سلطان سے مدد مانگی جنہوں نے بنا ف کیے دوستی کا حق ادا کرتے ہوئے دعا کا نکاح رضا صاحب کی مرضی سے ارشان کہ ساتھ کر دیا نکاح کہ دو دن بعد ہی رضا صاحب طبیعت مزید بگڑنے پر وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے لیکن جاتے ہوئے پر سکون تھے کہ انکی بیٹی محفوظ ہاتھوں میں ہے رضا صاحب کہ موت کہ بعد دامیر سلطان دعا کو اکیلا چھوڑنے کی بجائے اپنے ساتھ سلطان منشن ہی لے آئے اور یہاں آئے دعا کو تقریباً ایک ماہ ہونے والا تھا سلطان منشن میں سبھی اسکا بہت خیال

رکھتے بلکہ وہ بہت جلد ان سب مانوس ہو گئی تھی ارشان اور اسکے بچ بھلے ازواجی تعلقات نہیں تھے بھلے وہ دونوں ایک دوسرے کو زیادہ مخاطب نہیں کرت تھے لیکن اتنا تو وہ دونوں ایک دوسرے کو جان گئے تھے کہ بنا کہے ایک دوسرے کی بات سمجھ پائے دعا اسکا ہر کام بذات خود کرنے لگی تھی اسکے پہننے اوڑھنے کھانے پینے یہاں تک سبھی چیزوں کا خیال وہ بہت اچھے سے رکھتی تھی یہی وجہ تھی کہ کہیں ناکس وہ ارشان کہ دل میں اپنی جگہ بہت حد تک بنا چکی تھی



اسلام علیکم باباجان

وا علیکم سلام بیٹا آؤ بیٹھو ناشتہ کرو

دعا کی سلام پر دامیر سلطان نے شفقت بھرے لہجے میں اس کہ سر پر ہاتھ رکھا اور ناشتہ شروع کرنے کا کہا

اسلام علیکم

ان سبھی کو ناشتہ کہ ٹیبل پر موجود پا کر ہاد چلتے ہوئے آیا اور اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا

وہ سبھی کھانا ایک ساتھ کھاتے تھے کسی ایک کی بھی غیر موجودگی میں جب تک سب اکٹھے ناہو جاتے تب تک کوئی بھی ناشتہ شروع نہیں کرتا تھا اسی لیے اس وقت بھی وہ سب زوہان کہ آنے کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ ان سب میں سب سے لیٹ وہی ناشتہ کہ ٹیبل پر آنکھیں ملتے ہوئے آتا تھا

گڈ مورنگ بابا ایم سوری گا نرزمیری وجہ سے آپ سب کو انتظار کرنا پڑا

سب کو ایک ساتھ گڈ مورنگ کہتے ہوئے وہ جلدی سے اپنی کرسی پر بیٹھا اور جو س گلاس میں اونڈلتے ہوئے بولا

کتنی بار تمہیں منا کیا ہے زوہان گڈ مورنگ کی بجائے سلام کیا کرو پر نا جانے کب تمہیں عقل آئے گی اسکی گڈ مورنگ پر روز کی طرح آج پھر دامیر سلطان نے غصے سے اسے ٹوکا جسکا رتی برابر اثر زوہان سلطان کو نہیں ہوا تھا

بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

ہاں بولو

سبھی کی موجودگی پر ارشان نے دامیر سلطان کو مخاطب کیا جنہوں نے اپنا ناشتہ کرتے ہوئے اسے بولنے کا کہا

بابا میں دعا کا ایڈمیشن اپنی یونی میں کروانا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں وہ اپنی باقی کی پڑھائی میرے ساتھ یونی جا کر مکمل کریں

نہایت سوچ سمجھ کر ارشان نے اپنا فیصلہ دامیر سلطان کو بتایا جنہوں نے ایک نظر دعا کا جھکے سر اور پھر ارشان کی جانب دیکھا

مجھے یقین ہے ارشان کہ تم نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر لیا ہو گا لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں تم ایک بار سوچ لو کیونکہ میں ہر گز دعا کی جان پر خطرہ نہیں چاہتا

سوچتے ہوئے دامیر سلطان نے اپنی رائے اسکے سامنے رکھی کیونکہ عادل صاحب اور ان کا بیٹا شیدکاریوں کی طرح دعا کی تلاش میں لگے ہوئے تھے اسی لیے دامیر سلطان نے ایک بار پھر ارشان کو سوچنے کا کہا

اچکی بات ٹھیک ہے بابا لیکن اس ڈر کی وجہ سے ہم دعا کو گھر میں قید تو نہیں کر سکتے ایسے تو وہ لوگ مزید من مانیوں پر اترے گئے

میرے خیال میں ارشان کا فیصلہ بالکل درست ہے بابا اور ویسے بھی جب ارشان دعا کا ساتھ ہو گا تو پھر میرا نہیں خیال کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت ہے وہ دونوں ساتھ جائیں گئے اور ساتھ ہی واپس آئیں گئے

ارشان کی فیصلے پر رزاً مند ہوئے ہاد نے بھی اپنی رائے سامنے رکھی جس پر دامیر سلطان نے سمجھتے ہوئے سر
ہاں میں ہلایا جبکہ ان سب کی اپنے لیے اتنی فکر دیکھ دے عادل ہی دل میں اپنے رب کی شکر گزار تھی جس نے
اسے اتنے محبت کرنے والے لوگوں سے ملا دیا تھا

چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی دعا بیٹا اچھو کوئی اعتراض تو نہیں

ارشان کو رضامندی دیے دامیر سلطان نے دعا سے اسکی رائے مانگی جس پر دعائے ارشان کی طرف دیکھتے
ہوئے سر نامیں ہلایا کیونکہ جب وہ اسکے ساتھ تھا تو پھر اسے ڈرنے یا خوف زدہ ہونے کی ضرورت بالکل نہیں
تھی

چلو یہ تو پھر بہت اچھی بات ہے ارشان میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا میں کوئی بھی کوتاہی برداشت نہیں
کروں گا سمجھے تم

جی بابا

دامیر سلطان اور آحر سلطان دو بھائی تھے دامیر سلطان کی شادی عاصمہ بیگم سے ہوئی جنہیں اللہ نے چار بیٹوں سے نوازا تھا سب سے بڑا ہا د سلطان جسکی عمر تقریباً 30 سال کی تھی اس سے چھوٹے دو جڑوا بھائی ارشان سلطان اور ارمان سلطان تھے جنکی عمر تقریباً 27 سال تھی ارشان اور ارمان سے چار سال چھوٹا زوہان سلطان تھا جسکی عمر تقریباً 23 سال کی تھی زوہان کی پیدائش کی چھ سال بعد اللہ نے عاصمہ بیگم کو ایک بار پھر ماں بننے کی نوید سنائی جسکے بعد دامیر سلطان اور عاصمہ بیگم نے بہت دعائیں کی کہ اللہ انہیں اس بار اپنی رحمت سے نوازے اور انکی دعائیں رنگ بھی لائیں اللہ نے چار بیٹوں کے بعد انہیں اپنی رحمت سے نوازہ جسکا نام دامیر سلطان نے منت رکھا کیونکی وہ بہت دعاؤں کے بعد انہیں ملی تھی

آحر سلطان کا ایک ہی بیٹا تھا فیضان سلطان فیضان کی بعد کچھ کو مسپلکیشنز کی وجہ سے اللہ نے نمر ابیگم کو دوبارہ کبھی اولاد کی نعمت سے نوازا تھا لیکن جب منت پیدا ہوئی تو سلطان منشن میں تو جیسے بہاریں آگئیں تھی پورا سلطان منشن منت کی کلکاریوں سے گونجتا تھا وہ چھوٹی سی منت تو باب چچا کے ساتھ اپنے پانچوں بھائیوں کی بھی جان تھی وہ پانچوں بھائی اسے ہاتھ کا جھالا بنائے پھرتے تھے لیکن ان سب کی یہ خوشیاں چند سالوں ہی کی تھی کیونکہ ایک دن اچانک ایک روڈ ایکسڈینٹ میں دامیر سلطان نے اپنے کئی عزیز رشتے کھو دیے تھے جن میں اول انکا جان سے پیارا بھائی انکی بیوی اور دامیر سلطان کی اپنی جان عزیز بیوی اور لاڈلی بیٹی تھی جو

ایک ساتھ اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ان چاروں کی اچانک موت پر سلطان منشن میں تو جیسے قیامت پر با ہو گئی اس صبر ازما وقت میں بہت حوصلہ کرتے ہوئے دامیر سلطان نے اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھ ساتھ فیضان کو بھی سنبھالا جسکے لیے خود کو سنبھالنا سب سے زیادہ مشکل تھا فیضان عمر میں ارشان اور ارمان سے دو ماہ ہی چھوٹا تھا لیکن اپنے ماں بابا کی ایک لوتی اولاد ہونے کے وجہ سے انکی اچانک موت پر سب سے گہرا اثر اسی پر پڑا اسے روماسے باہر لانے میں زیادہ طرہات تھیں ہاد کا ہی تھا جس نے اپنے بابا کا ساتھ ہر مشکل میں دیتے ہوئے اپنے بھائیوں کو بھی سنبھالا کم عمری میں کندھوں پر زیادہ بوجھ پر جانے کی وجہ سے وہ شاید اپنے لیے وقت نکالنا بھول ہی گیا تھا اسے یاد تھے تو صرف اپنے بھائی جنکے لیے وہ جان دینے اور لینے میں زرہ سی دیر نہیں لگاتا تھا

ہاد نے چونکہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد دامیر سلطان کے ساتھ ہی سارا بزنس سنبھالا تھا اسی لیے اپنی قابلیت اور تجربے کے باعث آج اسکا نام ملک کے جانے مانے پروفیشنل ان کیٹنگرز میں سے ایک تھا وہ نا صرف بیشٹ ان کیٹنگرز بلکہ کامیاب بزنس ٹائکون بھی تھا اسکے لہجے اور انداز میں ایک ایسا رعب تھا کہ ہر شخص اپنی بات کہنے سے پہلے سو بار سوچ ضرور لیتا وہ ہیزل گرے اور مغرور شخصیت کا حامل شخص سوائے اپنے بھائیوں اور بابا کے شاید ہی کسی کو زیادہ اہمیت دیتا ہو

اسکی برتباک شخصیت کا خاص پہلو اسکے چہرے پر ہمہ تن رہنے والی سنجیدگی تھی

دنیا والوں کی نظر میں تو وہ محظ بے حس اور گھمنڈی شخص تھا جسکے لیے سبھی محظ ایک رپورٹ تھے

ہاں کہ برعکس ارشان نے بزنس کی جگہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد بطور یونی میں ایک پرفیسر کی جوب کا

انتخاب کیا ارمان نے اپنی پڑھائی مکمل کر کے لائبریری کو ترجیح دی جبکہ اسکے ساتھ ساتھ فیضان نے بھی لاکی

پڑھائی ہی ختم کی تھی اور وہ دونوں بھائی اپنی لافارم میں بطور ماہر وکیل کہ اپنا اپنا فریضہ سرانجام دے رہے

تھے جبکہ ان سب کے برعکس زوہان فلحال اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا

اف مہر واٹھ بھی جاویا 8 بجنے والے ہیں اگر تم ایسے ہی گھوڑے بیچ کر سوتی رہو گئی تو ای پرومس میں بناتمہارا

انتظار کیے یونی چلی جاؤں گی

زوہیہ تقریباً چھوٹی بار اسے آکر اٹھا چکی تھی مگر مہر ماہ میڈم تو جیسے کوئی سستانہ کر کے سو رہی تھی کیونکہ مجال

تھی اسکی ایک بھی پکار مہر ماہ نوید کہ کانوں تک پہنچی ہو

مہر و آخری بار پوچھ رہی ہوں اٹھو گئی یا نہیں

اپنی اتنی آوزوں کی بعد بھی جب وہ ناہلی تو مجبور ازوبیہ کو اسکا کمبل کھینچا پڑا

کیا مسئلہ ہے یار زوبی سونے دونا

اپنا بلیک نیٹ زوبیہ کہ ہاتھ سے کھینچتے ہوئے وہ بارہ سر تک تان کر سوچکی تھی

یار مہر وہمیں یونی جانا ہے اگر تم ایسے سوتی رہی گئی تو ہم لیٹ ہو جائیں گئے

ہائے اللہ میں تو بھول ہی گئی تھی کہ ہمیں یونی جانا ہے

یار زوبی تم یاد نہیں کروا سکتی تھی کہ ہمیں آج یونی جانا ہے

یونی کا نام سن وہ فور اپنا بلیک نیٹ ہٹا کر ہڑ براتے ہوئے بیڈ سے اٹھی اور زوبیہ کو سناتی ہوئی واشروم میں گھس گئی جبکہ اسکی بات پر زوبیہ نے صدمے کہ مارے پورا کھولا مطلب وہ اتنی دیر سے اسے اٹھا رہی تھی اور وہ الٹا

اسے ہی سنا کر یہ جاوہ جا ہوئی تھی

میں تو کب سے تمہیں اٹھا رہی ہوں لیکن اللہ جانے تم کو نسا نشہ کر کہ سوتی ہو کہ کسی کی آواز تک سنائی نہیں

دیتی اب جلدی سے تیار ہو کر نیچھے اجاو میں جا رہی ہوں

اچھا ٹھیک ہے امی سے کہنا جو س تیار رکھیں میں دو منٹ میں آئی

واشروم کہ اندر سے ہی اسے جوس کا آڈر دیے وہ جلدی جلدی ہاتھ منہ دھونے لگی جبکہ زوبیہ اسکے حکم پر سر
نامیں ہلائے کمرے سے باہر نکل گئی

اسلام علیکم باباجانی

واعلیکم سلام اٹھ گئی میری بیٹی

سلام کا جواب دیتے ہوئے فاروق صاحب نے محبت سے اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر پیار جتایا
جی ہاں لیکن آپ یہ ناشتہ چھوڑ کر آج پھر اخبار کیوں پڑھ رہے ہیں ابھی اگر امی نے آپ کو اخبار پڑھتے دیکھ
لیا تو صبح صبح آپ کہ ساتھ ساتھ میری بھی کلاس لگ جائے گی

انکے ہاتھ میں موجود اخبار پکڑ کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے عائرہ نے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ انہیں آسیہ بیگم کہ
غصے سے ڈرایا جس پر فاروق صاحب مسکرانے لگے

ارے میرا بچا آپ کی امی کو تو بس بہانہ چاہے ہم سے جس کرنے کا ورنہ ناشتے کہ ٹیبل پر اخبار پڑھنا کوئی جرم تو
نہیں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہمارے ملک میں کیا کیائے کارنامے سرانجام ہو رہے ہیں جی جی آپ کی یہ

روزانہ کی نئی نئی خون خرابے اور قتل غارت والی خبریں ہم بہت اچھے سے جانتے ہیں ہزار بار منا کیا ہے کہ ناشتے کہ وقت ایسی خبروں سے دور رہا کریں پر مجال ہے جو آپ کو ہماری ایک بھی بات سمجھ آتی ہو ان دونوں باب بیٹی کا ناشتہ انکے سامنے رکھتے ہوئے آسیہ بیگم نے فاروق صاحب کی بات کا جواب غصے سے دیا جس پر فاروق صاحب انکے غصے سے ڈر خاموشی سے اپنا ناشتہ مکمل کرنے لگے ورنہ اگر وہ کچھ بولتے تو آسیہ بیگم ناجانے کون کون سی باتیں انکے سامنے کھول کر بیٹھ جاتی جبکہ یوں اپنے بابا کہ خاموش رہنے اور امی کہ غصے پر عارہ مسکراتی ہوئی اپنا ناشتہ کرنے لگے

امی آج واپسی پر مجھے تھوڑا لیٹ ہو جائے گا اس لیے آپ دونوں پریشان نہیں ہونا اپنا ناشتہ ختم کر عارہ اٹھی اور آسیہ بیگم کو کہتے ہوئے فاروق صاحب سے پیار لیے گھراے نکل گئی اور پیچھے وہ دونوں میاں بیوی ماشتہ کرتے ہوئے ساتھ ساتھ بحس بھی کر رہے تھے

عارہ فاروق صاحب اور آسیہ بیگم کی ایک لوتی بیٹی تھی فاروق صاحب خود تو شہر کہ جانے مانے وکیل تھے اسی لیے انکی خواہش تھی کہ عارہ بھی انکی طرح لافارم جوئن کرے مگر عارہ کا خواب ایک بیسٹ سرجن بننے کا تھا جس پر بنا کوئی سوال کیے فاروق صاحب نے اسکی خواہش کا احترام کر اسکی پڑھائی کہ ہر موقع پر اسکا بھرپور ساتھ دیا پڑھائی میں جہاں کہیں اسے مشکل پیش آتی وہ ہر بار اسکی مدد کرتے ہوئے مشکل حل

کر دیتے تھے انکی سپورٹ اور اپنی قابلیت پر عارہ آج ملک کہ بیسٹ ہو سپٹل میں ایک بیسٹ سرجن کہ طور
پر اپنا فرص اور انجام دے رہی تھی

سر کوئی عاشق ملک آپ سے ملنا چاہتے ہیں کیا انہیں اندر بھیج دوں

او کے سر

اکیسویں سر آپ اندر جاسکتے ہیں

ریسپشنسٹ کہ کہنے پر وہ مغرور انداز میں چلتے ہوئے اسکے کیبن میں آیا جہاں وہ سامنے ہی کرسی پر بیٹھالیپ
ٹاپ پر شاید کوئی کام کر رہا تھا

کیسے ہو ہاں سلطان تم سے دوبارہ ملاقات کر کہ خوشی ہوئی

اسکے سامنے ہی پڑے سنگل صوفے پر بڑے ہی مغرور انداز میں ٹانگ پر ٹانگ رکھ کہ بیٹھتے ہوئے عاشق

نے مسکراتے ہوئے اس مخاطب کیا جس پر ہاں نے نظریں لیپ ٹاپ کی سکرین سے ہٹائی اور اسکی جانب

دیکھتے ہوئے اپنے دونوں بازوؤں سینے پر باندھے اور کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر بیٹھا

میرا نہیں خیال عاشر ملک کہ تم یہاں مجھ سے میرا حال احوال جاننے آئے ہو اس لیے مدے کی بات کرو
بے لچک لہجے میں اسکی طرف دیکھتے ہوئے ہاد نے اسکے آنے کی وجہ پوچھی مگر اسکے انداز پر عاشر سر جھٹک کر
مسکرا دیا

اتنا عرصہ گزر گیا لیکن تم آج بھی بالکل ویسے ہی ہو جیسے کچھ سال پہلے تھے
بدلتا ہوا سلطان کی فطرت نہیں

باہا وہ توں خطر آرہا ہے لیکن خیر چھوڑو میں یہاں بیتی باتیں دہرانے نہیں بلکہ اس ڈیل کہ بارے میں بات
کرنے آیا ہوں جو تم بنا دیکھے کنسل کر چکے ہو
کونسی ڈیل

سامنے والے کی بات پر اسکا انداز بالکل انجان تھا جیسے کچھ جانتا ہی نا ہو
ملک گروپ اف انڈسٹری کہ ساتھ جو ڈیل تم سائن کرنے والے تھے لیکن عین موقع پر تم نے انکار کر دیا
اپنے ساتھ لائی فائل ہاد کہ سامنے رکھتے ہوئے عاشر نے اپنا مدعا بیان کیا
جب ڈیل میں کنسل کر چکا ہوں تو پھر یہاں آ کر اپنا اور میرا وقت برباد کیوں کر رہے ہو

دیکھو ہاد تمہارے اور میرے تعلقات ایک طرف لیکن یوں اپنی آپسی رنجش کو ہمیں کام کہ بیچ میں نہیں

لانا چاہے اگر ہم آپسی رنجش کام میں لائے گئے تو نقصان ہم دونوں کا ہوگا

تمہیں یہ خوشفہمی کس بنا پر لاحق ہے عاشق ملک کہ ہاد سلطان تمہاری وجہ سے اپنا نقصان کروائے گا

عاشق کی وضاحت پر اس نے ائیر واپکا کر جس انداز میں سوال کیا اس پر عاشق ملک ایک پل کو ٹھٹکا

اگر بات یہ نہیں تو پھر تم نے ڈیل کنسل کیوں کی

تمہارے ان بے تو کے سوالوں کا جواب دینے کا میرا کوئی ارادہ نہیں عاشق ملک اس لیے مزید میرا وقت برباد

مت کر دو دروازہ وہاں ہے تم جاسکتے ہو

مزید کوئی سوال جواب سنے ہاد نے ہاتھ کا اشارہ دروازے کی طرف کرتے ہوئے اسے صاف لفظوں میں

یہاں سے جانے کا کہا اور خود دوبارہ سیدھا ہو کر لیپ ٹاپ پر اپنا کام مکمل کرنے لگا

جبکہ اسکے بے لچک جواب پر عاشق غصے سے اسے گھورتے ہوئے اٹھا اور دندنا تا ہوا کین سے باہر نکل گیا وہی

اسکے اتنے غصے کا رتی برابر اثر ہاد سلطان کی ذات پر نہیں ہوا تھا

ہائے یاریہ ہمارے نئے سر کتنے ہنڈ سم اور ڈیشنگ ہیں مجھے تو زہ امید نہیں تھی کہ کلاس شروع ہوتے ہی ہمیں اتنے ہنڈ سم سر مل جائیں گئے

مہرمازوبیہ اور انوشہ تینوں بریک کہ وقت کینٹن میں بیٹھی کولڈرنک کہ ساتھ سمو سے کھا رہی تھی جب ایک سمو ختم کرنے کہ بعد دوسرا سمو ساتھ میں پکرتے ہوئے مہرماہ نے نہایت دل پھینک انداز میں ان دونوں سے بولا جو ناجانے کتنی بار اسکے منہ سے یہی بات سن چکی تھی

شرم کرو مہر وہ استاد ہیں ہمارے

اپنی کولڈرنک کا گھونٹ بھرتے ہوئے زوبیہ نے اسے شرم دیلائی
اوہو شرم کو سائیڈ پر رکھو مجھے تو اب انتظار ہے کل کا جلدی سے کل آئے اور میں دوبارہ سرارشان کی کلاس
لوں ہائے کاش انکے ساتھ ہماری کوئی اور کلاس بھی ہو کاش باقی کی دو کلاس سرارشان ہی لیں

بجائے شرم کرنے کہ مہرماہ نے الٹا چھچھورے پن کی انتہا ہی کر دی تھی

اگر سرارشان کو معلوم ہو گیا نا کہ تمہارے انکے بارے میں ایسے چھچھورے خیالات ہیں تو یقین کرو کلاس
کہ دوسرے دن ہی تمہاری واٹ لگ جائے گی

اسکے چھپورے پن پر ہنستے ہوئے اس بار انوشہ نے جواب دیا

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں اتنے سویٹ سے ہیں سر دیکھا نہیں تھا کیسے پیار سے ایک ایک پوئیٹ سمجھا رہے تھے

اچھا اب بس بھی کر دو مہر وہ سر ارشان نامہ اور جلدی سے اپنے سمو سے ختم کرو بریک ختم ہونے والی ہے اگلی کلاس بھی لینی ہے تمہیں کہ نہیں

ویسے دل تو بالکل بھی لیکن خیر آج پہلا دن ہے تو لے لوں گئی کیا ہوا تمہیں تم کھا کیوں نہیں رہی اگلی کلاس کہ ذکر پر کڑوا سا منہ بنا کر بولتے ہوئے مہر ماہ نے انوشہ سے سوال کیا جس کا سمو سے اب بھی ویسے ہی پڑا تھا جبکہ وہ خود دو سمو سے کھانے کے بعد تیسرا سمو سے ختم کر رہی تھی

نہیں مجھے نہیں کھانا میں تو بس کو لڈ رنگ ہی پیو گئی

یار تم سمو سے کیسے چھوڑ سکتی ہو اتنے مزے کہ تو ہیں

مجھے اتنے پسند نہیں بس اس لیے

چلو جی تمہیں سمو سے نہیں پسند کیا عجیب لڑکی ہو خیر اگر تمہیں نہیں کھانا تو لاؤ میں کھا لیتی ہوں

انوشہ کی ناپسند والی بات پر حیرانگی سے بولتے ہوئے مہرماہ نے اسکا سموسہ بھی پکڑا لیکن اس پہلے وہ کھاتی کہ

زوبیہ نے وہ سموسہ پکڑتے ہوئے اسے ٹوکا جو چھو تھا سموسہ بھی کھانے والی تھی

بس کرو مہرماہ اور کتنا کھاو گئی یار بھو کر کہیں کی تمہارا بس ناچلے تو سب کچھ ہی کھا جاو

مہرماہ کہ بھو کر انداز اور زوبیہ کہ ٹوکنے پر انوشہ ان دونوں کی بحس پر صرف مسکرا ہی رہی تھی جبکہ وہ مہرماہ

میڈم زوبیہ کہ روکنے کہ باوجود سموسہ پکر کر کھانے لگی

انوشہ سے انکی ملاقات آج یونی میں ہی ہوئی تھی ان دونوں کہ ساتھ ساتھ انوشہ کا بھی یونی میں آج پہلا دن

تھا پہلے تو وہ بہت چپ چپ تھی لیکن پھر مہرماہ کی باتوں اور زوبیہ کہ ٹوکنے پر بیچ بیچ میں مسکرا بھی دیتی تھی

فرید بھائی چپ کیوں ہیں بولیں بھی اب یہ مت بولے گا کہ آپ کچھ نہیں جانتے کیونکہ ہم سب جانتے ہیں

آپ اس بارے میں لاعلم نہیں اس لیے جو بھی بات ہے سچ سچ بتائے گا

وہ چاروں بھائی اس وقت گول دائرہ بنا کر فرید کو گھیرے ہوئے سوالوں کی بجھا کر رہے تھے جبکہ ان سب

میں دامیر سلطان بھی نہایت پر تجسس انداز میں فرید کہ جواب کا انتظار کر رہے تھے جو کشمکش میں ان سب

کی متجسس شکلیں دیکھ رہا تھا جبکہ ساتھ ساتھ اسکی نگاہیں زوہان کہ موبائل پر بھی تھی جس میں کل والی تمام
تصویریں موجود تھیں

مجھ سے سوال کرنے کی بجائے آپ سب ہاد سے خود ہی کیوں نہیں پوچھ لیتے کہ اسکا اور ڈاکٹر عارہ کا آپس
میں کیا تعلق ہے

جب فرید کو کچھ سمجھ نا آئی تو اسنے الٹا ان سب کو ہاد سے پوچھنے کا ہی مشورہ دیا

آپ اچھے سے جانتے ہیں فرید بھائی کہ ہاد بھائی ہمیں جواب نہیں دیں گئے اور نا ہی ہم میں سے کسی میں اتنی
ہمت ہے کہ ان سے کوئی سوال کر سکے
ہاں تو پھر مجھے بلی کا بکرا کیوں بنا رہے ہو

زوہان کہ جواب پر وہ چیڑتے ہوئے بولا

یار فرید بھائی آپ تو دوست ہیں ہاد بھائی کہ اب کیا اپنے دوست کہ لیے آپ اتنا نہیں کر سکے بتادیں نا ہمیں
بس آپ سے ہی امید ہے سچائی کی

اب کی بار زوہان نے اسے ایمو شنلی بلیک میل کرنا ضروری سمجھا تا کہ وہ کسی بھی طرح انہیں سب بتا دیے

اچھا ٹھیک ہے لیکن وعدہ کریں آپ سب کوئی بھی ہاد کو یہ نہیں بتائے گا کہ میں نے آپ سب کو کچھ بھی بتایا ہے

ہارمانتے ہوئے فرید نے ان سب سے اپنی جان کی سلامتی کے لیے وعدہ مانگا جس پر ان سب نے فوراً سر ہاں میں ہلاتے ہوئے جیسے وعدہ کیا

عائزہ اور ہاد دونوں ایک ہی یونی سے گرانجیوٹ ہوئے تھے ان دونوں کی پہلی ملاقات ایک سپیج کو میٹیشن میں ہوئی تھی جہاں ان دونوں نے ایک ساتھ سپیج میں حصہ لیا تھا ان دونوں کی سپیج سب کو بہت زیادہ پسند آئی جس پر ان دونوں نے فرسٹ پرائز بھی لیا اس دن کی بعد اکثر کبھی آتے جاتے ان دونوں کا آمناسا منا ہو جاتا تھا اسی بیچ ناجانے کب لیکن عائزہ کو تو ہاد شاید پہلی نظر میں پسند آ گیا تھا لیکن ہاد نے کوئی خاص ریسپونس نادیا وقت گزرتا گیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عائزہ کہ دل میں ہاد کے لیے فیلنگز بھی بھرتی گئی وہی کہیں نا کہیں ہاد کو بھی عائزہ باقی لڑکیوں سے تھوڑی الگ اور میچور سی لگی جو دوسری لڑکیوں کے طرح اسکا پیچھا یا چھپھوری حرکتیں نہیں کرتی تھی بلکہ وہ بہت ساداسی مزاج کی لڑکی تھی اسکا یہی سادانداز کہیں نا کہیں ہاد کو بھی اچھا لگنے لگا تھا یہی وجہ تھی کہ کبھی کبھی وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کر لیا کرتے تھے لیکن پھر وہ وقت آیا جب ہاد نے محض اس بنا پر عائزہ کا دل توڑ دیا کیونکہ عائزہ نے اسے شادی کے لیے پوپوز کیا تھا ہاد

کو لگا کہ شاید اسکا وہ بھولا پن سادگی سب جھوٹ ہے وہ سب کچھ وہ صرف اسکی اٹینشن حاصل کرنے کے لیے کر رہی تھی

یہ ہمارے فیرویل پارٹی کی رات کی بات تھی ہمیں یونی کی طرف سے فیرویل پارٹی دی گئی تھی جسکی ساری تیاری ہمارے جو سنرز مطلب عائرہ اور اسکی کلاس نے کی تھی اس رات جب پارٹی ختم ہوئی تو سب کہ جانے کہ بعد عائرہ نے ہاد کو اکیلے میں باہر بلایا اور شادی کے لیے پوز کر ڈالا پہلے تو ہاد کو اسکا پوزل عجیب لگا لیکن پھر ناجانے اسے کیا ہوا کہ اس نے عائرہ کو انکار کر دیا یہ کہہ کر کہ اسکی زندگی میں کسی عورت کی کوئی جگہ نہیں وہ اسے پسند نہیں کرتا اور نا کبھی کسی سے شادی کرنا چاہتا ہے اسکے انکار پر عائرہ کو دکھ ہوا لیکن پھر بھی اس نے اسے سمجھانا چاہا کہ وہ اسکا انتظار کر لے گئی جب وہ چاہے گاتب اس سے شادی کر لے مگر ہاد نے سختی سے اسے منا کر دیا کہ وہ ایسا کچھ نہیں کرے گئی وہ چلی جائے اور اپنے پڑھائی پر دیہان دے اسکا دل توڑ کر وہ وہاں سے چلا گیا اور پیچھے عائرہ کہ ہاتھ میں سوائے اسکے انکار کہ اور کچھ نا بچا اس دن کہ بعد ہاد نے دوبارہ کبھی اس سے کوئی ملاقات نہیں کی بلکہ عائرہ نے بھی اس سے ملنے یا بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

ساری بات لفظ بالفظ ان سب کہ گوش گزار کرتے ہوئے فرید نے گہرا سانس لیا مگر اسکی ساری بات سن کر ان سبھی کہ چہروں پر سنجیدگی کا ٹیگ لگ گیا وہ سب ایسے خاموش تھے جیسے ناجانے فرید نے انہیں کیا بتا دیا ہو

ایک منٹ اگر بھائی انکار کر چکے تھے تو پھر یہ ساری تصویروں اور سیکچیز کا کیا مقصد ہے

شہادت کی انگلی ہونٹوں پر رکھ بہت سوچتے ہوئے ارشان نے سوال کیا

اب یہ تو مجھے نہیں پتہ کیونکہ میں جتنا جانتا تھا وہ سب بتا دیا اب مصوف کہ زہن میں کیا چل رہا ہے کیا نہیں

یہ تو وہی بہتر بتا سکتا ہے

ارشان کہ سوال پر فرید نے صاف لہجے میں بولتے ہوئے ہاتھ کھڑے کیے کیونکہ وہ سچ میں بس اتنا ہی جانتا تھا

بیچاری ڈاکٹر عائرہ کتنا دکھ ہوا ہو گا انہیں پتہ نہیں انہوں نے خود کو کیسے سنبھالا ہو گا بھائی کہ انکار کہ بعد

اپنے بھائی کہ ظلم پر زوہان کو عائرہ سے دلی ہمدردی ہوئی

سہی کہا تم نے اتنی اچھی اور سلجھی ہوئی ہیں وہ بھائی کو ایسے انکار نہیں کرنا چاہے تھا انہیں

زوہان کہ ساتھ ساتھ ارمان کو بھی عائرہ سے ہمدردی ہوئی

مجھے یہ تو پتہ تھا میرا بیٹا سخت دل کا مالک ہے مگر یہ نہیں پتہ تھا کہ سخت ہونے کہ ساتھ ساتھ وہ بے حس بھی

ہے بیچاری بچی کا دل توڑ دیا یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ اسے اتنی محبت کرتی ہے

اپنے بیٹے کی حرکت پر غصہ آنے کہ ساتھ ساتھ دامیر سلطان کو عائرہ سے ہمدردی کا احساس بھی ہوا جبکہ

انکے ساتھ یہی خیال ارشان اور فیضان کا بھی تھا

سوچنے والی بات تو یہ کہ اگر بھائی نے ڈاکٹر عائرہ کو انکار کر دیا تھا تو پھر انکی تصویریں اور سکیچز کیوں بنائے ان

سب کہ بعد تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ ہونا ہو بھائی بھی انہیں پسند کرتے ہیں لیکن مسئلہ پھر وہی آجاتا ہے کہ

پسند تھی تو انکار کیوں کیا

اس لیے تو کہتے ہیں ہاد سلطان کو سمجھنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے عجیب انسان ہیں پہلے لڑکی کو انکار کر دیا اور

بیٹھ کہ اسکی تصویریں اپنے ہاتھوں سے بناتے رہے کمال ہے بھئی

فیضان کہ اولجھن پر ارمان نے اولجھتے ہوئے بولا کیونکہ ناتوا نہیں اسکے انکار کی وجہ سمجھ آرہی تھی اور ناہی

سکیچز بنانے کی وہ جتنا سوچ رہے تھے اتنا ہی اولجھن کا شیکار ہو رہے تھے کہ آخر انکا بھائی چاہتا کیا ہے

آج تقریباً چار دن بعد وہ اپنے اپارٹمنٹ میں اس سے ملنے آیا تھا پچھلے کچھ دنوں سے وہ ایک کیس کے سلسلے

میں کافی مصروف رہا تھا اسی لیے اس سے ملنے کا وقت ہی ناملا لیکن آج وہ کورٹ جانے کے بجائے سیدھا اسکے

پاس ہی آیا تھا تا کہ اس سے مل سکے وہ جانتا تھا چار دن بعد آنے پر وہ اس سے سخت ناراض ہو گئی مگر اسکی

ناراضگی کیسے ختم کرنی تھی وہ بہت اچھے سے جانتا تھا

اپارٹمنٹ کہ اندر آئے اس نے ہر جگہ اسے تلاش نہ چاہا مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آئی ہر جگہ دیکھنے کہ باوجود جب

وہ نظر نہ آئی تو اسکی غیر موجودگی پر ارمان کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

ناز

ناز کہاں ہیں آپ

ناز

اونچی آواز میں اسے پکارتے ہوئے وہ کیچن میں آیا لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھی جس پر اسے سچ میں پریشانی کہ

ساتھ ساتھ گھبراہٹ بھی ہونے لگی

ناز

مان

اسے پکارتے ہوئے وہ اپارٹمنٹ سے باہر نکلتا کہ وہ ٹیریس کا دروازہ کھولتے ہوئے اسکے سامنے آئی

اسکی پکار پر ارمان نے موڑ کر اپنے پیچھے دیکھا جہاں وہ آج بھی اسی کی وائیٹ شرٹ اور بلیک ٹروزر میں کھلے بالوں کے ساتھ بنا کسی میک آپ کے بچوں جیسی مصومیت چہرے سجائے ٹیریس کے پاس کھڑی تھی اسے سہی سلامت نظروں کے سامنے پا کر ارمان فوراً اسکے پاس آیا اور دونوں ہاتھ اسکے کندھے پر رکھے کہاں تھی آپ میں کب سے آپ کو آوازیں دیے رہا ہوں جانتی ہیں کتنا پریشان ہو گیا تھا میں آپ کو ناپا کر دیکھیں میرا دل کیسے زور زور سے دھڑک رہا ہے

گھبراہٹ اور فکر مندی میں وہ ایک ساتھ کئی سوال کر بیٹھا
اوہو مان آپ بھی نا بھلا ہم آپ کو چھوڑ کر کہیں جاسکتے ہوں
سادا سے انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا گیا

میری ایک پکار پر سامنے آجایا کریں نا کیونکہ جب آپ جواب نہیں دیتی تو ارمان سلطان کا دل خوف سے بند ہونے لگتا ہے

پر شدت لہجے میں اسکے کندھوں پر دباؤ ڈالے ارمان نے اپنے جذبات اسے بتائے

ہاں تو پھر ہر وقت ہمارے ساتھ رہا کریں نا آپ کو کیا پتہ ہو سارا دن اس اپارٹمنٹ میں اکیلا رہ کر ہم کتنا بور

ہو جاتے ہیں آپ بھی نہیں آتے جس سے ہم بات کر سکے

اسکے جزباتوں کو بنا سمجھے وہ خفانداز میں اسکے چار دن بعد آنے پر منہ بنا کر بولی

جانتا ہوں آپ اکیلی رہ کر بور ہو جاتی ہیں اسی لیے تو دیکھیں آج میں صبح صبح آپ کہ پاس آگیا تاکہ سارا دن

آپ کہ ساتھ گزار سکوں

نامحسوس طریقے سے اسکی شرٹ کندھوں پر سہی کرتے ہوئے ارمان نے نہایت محبت سے جواب دیا جس پر

وہ اسکے سارا دن ساتھ رہنے کا سن فوراً چمکی

سچی مان آپ سارا دن ہمارے ساتھ رہے گئے

جی بلکل آج سارا دن مان اپنی ناز کہ ساتھ گزارے گا تاکہ ناز کی ساری شیکایتیں دور ہو سکے

آپ بہت اچھے ہیں مان بہت بہت بہت زیادہ

خوشی کہ مارے وہ فوراً زور سے اسکے گلے لگی اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگی

وہ بالکل بچوں جیسی تھی جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر خفا ہو جاتی تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر مان بھی جاتی تھی اور اسکی انہی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا تو ارمان سلطان دیوانہ بن چکا تھا اسکی عمر زیادہ نہیں بلکہ ابھی وہ محظ 16 سال کیہ تھی یہی وجہ تھی کہ اس میں بہت زیادہ بچپانہ تھا اسے دنیا کہ بارے میں اتنا کچھ تو پتہ نہیں تھا نا اسکی ملاقات زیادہ لوگوں سے ہوئی تھی بلکہ بچپن سے لے کر اب تک اسکی زندگی میں صرف تین لوگ ہی آئے تھے جن میں پہلی اسکی ماں دوسرے اسکے نانا اور تیسرا ارمان سلطان تھا اسکی ماں تو اسکے چھ سال ہونے پر ہی وفات پا گئی جسکے بعد اسکے نانا نے ہی اسکی پرورش کی اور اسکے بعد پچھلے دو ماہ سے وہ ارمان سلطان کہ ساتھ تھی ناز سے پہلی ملاقات ارمان کی ایک کیس کہ سلسلے میں ہوئی تھی جو اسکے نانا کی طرف سے دائر کیا گیا تھا اس کیس کو حل کرتے ہوئے ارمان نے ناز کو بطور گواہ سب کی نظروں سے چھپا کر اپنے اس اپارٹمنٹ میں رکھا ہوا تھا کیس تو وہ دو ماہ پہلے ہی حل کر چکا تھا لیکن اب ناز کی بچکانی حرکتیں اور لوہالی پن ارمان سلطان کی زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکی تھی وہ ارمان سلطان کہ لیے کب اتنی ہم ہوئی شاید وہ خود بھی انجان تھا لیکن اب وہ اسکے لیے اتنی اہم تو ضرور ہو گئی تھی کہ اگر وہ اسے نادیکھ پاتا تو اسے اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئی محسوس ہوتی تھی

ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد وہ آج پھر لیفٹ کے انتظار میں کوریڈور میں کھڑی تھی جب آج بھی اسے خود ہر کسی کی نظروں کا احساس ہوا اب تو اسے ڈر کہ ساتھ ساتھ غصہ بھی آنے لگا کیونکہ وہ جو کوئی بھی تھا اسے سامنے آ رہا تھا اور ناجان چھوڑ رہا تھا اپنی نظروں کو چاروں طرف گھمائیں اسے کسی کو تلاشنا چاہا لیکن آج بھی کوئی نہیں تھا

کون ہے سامنے آؤ

تم جو بھی ہو فوراً سامنے آؤ کیا تماشہ بنا کر رکھا ہوا ہے عجیب پاگل انسان ہو جو پاگلوں کی طرح چھپ کر مجھ پر نظر رکھ رہے ہو

آج وہ تنگ آ کر بول ہی پڑی تھی کیونکہ روز روز کہ ڈر سے اچھا تھا وہ جو کوئی بھی تھا اسکے سامنے آتا تھا کہ اسے معلوم تو ہوتا کہ وہ ہے کون

میں جانتی ہوں تم مجھے سن رہے اگر تم ابھی فوراً سامنے نہیں آئے تو مجبوراً مجھے پولیس کہ پاس جانا پڑے گا

میں نہیں جانتی تم مجھ پر نظر کیوں رکھ رہے ہو لیکن دیکھو تم جو بھی ہو مجھے اپنی شکل دیکھا و سامنے آؤ میرے

فورا

اپنے لہجے میں سختی لائے وہ چاروں اور دیکھتے ہوئے اس انجان کو بلانے لگی مگر کوئی بھی سامنے نہ آیا

دیکھو ہمت ہے تو سامنے

ابھی وہ کچھ اور بولتی کہ اپنے پیچھے سے قدموں کی آواز پر ہلٹی لیکن اپنے پیچھے کھڑے شخص کو دیکھ اسکی آنکھیں حیرت اور شاک کی زیادتی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی اسے تو یقین کرنا مشکل تھا کہ جس شخص کو وہ دیکھ رہی ہے کیا حقیقت میں وہی تھا یا کوئی اور

آ۔ آپ

آ۔ آپ۔ ایک منٹ مجھ پر نظر آپ رکھ رہے ہیں

ہاتھ کا اشارہ اسکی جانب کروہ حیرت اور شاک میں سمجھ ہی ناپائی کہ پوچھے کیا

میرے علاوہ کوئی اور آپ پر نظر رکھنے کی جرات کرے تو آپ کو لگتا ہے میں اسے زندہ رہنے دوں گا

ہیزل گرے آنکھوں میں چمک اور لہجے میں پوزیونس لیے وہ بولا تو عائرہ اسکے انداز پر اوجھ کر رہ گئی

میں جان سکتی ہوں کہ آپ مجھ پر چھپ کر نظر کس حق سے رکھ رہے ہیں ہاں سلطان

اسے بالکل امید نہیں تھی کہ وہ ایسی ویسی کوئی حرکت کر سکتا ہے اسی تو زرہ سختی سے سوال کرنے لگی

آپ ہی نے کہا تھا کہ میں آپ کہ سامنے نا آؤں تو بس بنا سامنے آئے آپ پر نظر رکھ رہا ہوں

ساد انداز میں ڈھٹائی سے جواب دیا گیا

آپ سیدھی طرح بتا کیوں نہیں دیتے ہا کہ آپ آخر مجھ سے چاہتے کیا ہیں یہ بچکانی حرکت کر کہ آپ ثابت
کیا کرنا چاہتے ہیں

اسکے ڈھیٹ پن پر غصے سے بولتے ہوئے وہ چل کر اسکے پاس آئی

میری چاہت صرف آپ ہیں عا رہ اور میں آپ سے صرف آپ کی رزامندی چاہتا ہوں

دو قدم اسکے قریب آئے وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا

مگر اسکی بات پر عا رہ مزید اوجھ گئی اسے وہ پاگل ہی تو لگ رہا تھا

مجھے

آپ شاید بھول رہے ہیں ہا سلطان کہ آج سے ٹھیک چار سال پہلے آپ بذات خود مجھے انکار کر چکے ہیں یہ

بول کر کہ آپکی زندگی میں میری کوئی جگہ نہیں آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے تو پھر اب چار سال بعد اس

بات کا کیا مطلب ہے

اپنے غصے پر بامشکل قابو پائے وہ زہرہ سخت لہجے میں بولی

اسے تو بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ آج اس سے یہ سب باتیں کیوں کر رہا ہے جبکہ اسکے پور پوزل کو وہ

ٹھکرا چکا تھا

تب میرے انکار کی وجہ تھی عائرہ

تو پھر آپکی وہ وجہ آج بھی آپ کو درکار ہے ہاں سلطان

عائرہ میری بات سنیں میں آپ کو سب سمجھا

مجھے کچھ نہیں جاننا کچھ نہیں سمجھنا ہے ہاں خدا کہ لیے مجھ پر رحم کھائیں آپ کہ تھکرا دینے کہ بعد میں نے
اپنے احساسات کو بہت مشکل سے سنبھالا ہے خدا کہ لیے یہ سب بول کر دوبارہ میرے زخموں کو کر دینے کی
کوشش مت کریں میں انتی صابر نہیں ہوں کہ دوبارہ ٹوٹ کر اپنے دل کی کرچیوں کو سنبھال سکوں خدا کہ
لیے میرا پیچھا مت کریں جیسے چار سال پہلے آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے اب بھی چلے جائیں مجھے اور مت
ازمائیں پلیز

اسکی وضاحت کو سننے بغیر ہی وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی جبکہ بولتے بولتے اسکی آنکھوں سے

ناجانے کتنے آنسوؤں اور خساروں پر بہے تھے

اپنی بات مکمل کرو وہاں روکی نہیں بلکہ روتے ہوئے فوراً وہاں سے بھاگ گئی کیونکہ وہ کسی بھی طرح خود کو

اس ستم گر کہ سامنے بے بس ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی

اسکے یوں بھاگ جانے پر ہاد کئی لمحے اسکے لہجے اور آنسوؤں کہ درد کو اپنے دل میں محسوس کرتا رہا آج اسکے درد

کی عزیت محسوس کر اسے شدید قسم کا پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اسنے کیوں اس دن بنا سوچے سمجھے اسے انکار کر دیا

کاش وہ اس دن اسے انکار نہ کرتا بلکہ جب اس نے کہا تھا کہ وہ اسکا انتظار کرے گی تو وہ اسے جھڑکنے کی بجائے

کاش اسے روک جانے کا کہہ دیتا لیکن افسوس اس نے تو اسے کوئی امید نہیں دی تھی بلکہ اسکی ہر امید کا دیا وہ

اس دن اپنے ہاتھوں سے بھاگ کر چلا گیا تھا

تم نے ملک گروپ اوپ انڈسٹری کہ ساتھ ڈیل کنسل کر دی

وہ سبھی اس وقت ڈرائینگ روم میں ایک ساتھ کھانے کہ بعد بیٹھے چائے پی رہے تھے جب دامیر سلطان نے

ہاد سے سوال کیا جو چائے کی جگہ کافی پی رہا تھا

جی بابا ملک گروپ او ف انڈسٹری فائنشلی کریس کاشیکار تھی اگر ہم انکے ساتھ کوئی ڈیل سائن کرتے تو انہیں تو فائدہ ہوتا لیکن کہیں نا کہیں سلطان انٹرپرائزز کو نقصان ہوتا اسی وجہ سے بہت سوچ کر میں نے ڈیل سائن کرنے کی بجائے کنسل کر دی

کافی کا گھونٹ حلق میں اتارتے ہوئے اسنے سادالچے میں دامیر سلطان کو ساری بات بتائی جسے سننے کہ بعد دامیر سلطان نے سمجھتے ہوئے سرہاں میں ہلایا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہاد بلا وجہ کوئی ڈیل کنسل نہیں کرتا ہم وہ تو ٹھیک ہے لیکن اگر سلطان انٹرپرائزز کو فائنشلی زیادہ نقصان نا ہوتا تو ڈیل سائن کرنے میں کوئی حرج تو نہیں تھا

کامیاب بزنس مین وہی ہوتا ہے جو ایک ہی نظر میں اپنا نفا اور نقصان دونوں پہچان لے اس لیے نقصان نقصان ہوتا ہے بابا جان کم یا زیادہ نہیں

خیر ارمان اپنی چائے ختم کر کہ میرے کمرے میں آؤ مجھے بات کرنی ہے تم سے

اپنے لفظوں میں دامیر سلطان کو انکی بات کا جواب دیے اسنے کافی ختم کی اور مگ ٹیبل پر رکھ ارمان کو حکم دیتا
اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

نقصان نقصان ہوتا ہے تو پھر آپ سب میں سے کوئی ان سے یہ سوال کیوں نہیں کرتا کہ انہوں نے پیچاری
ڈاکٹر عائرہ کا نقصان کیوں کیا انکا کیا قصور تھا

اسکے چلے جانے کہ بعد زوہان جو دل میں بھرا اس جما کر کہ بیٹھا تھا فوراً ان سب سے بولا

یہ نیک کام تم خود کیوں نہیں کر لیتے جاو جا کر پوچھو بھائی سے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا
اسکے غصے پر ارشان نے اسے خود ہی جا کر سوال کرنے کا مشورہ دیا کیونکہ خود تو ان سب میں سے کسی کی ہمت
نہیں تھی کہ جا کر سوال کرتا

میں آپ سب سے چھوٹا ہوں مجھے تو وہ گردن سے پکر کر دبوچ دیے گئے لیکن آپ سب تو بڑے ہیں جائیں
ہمت کریں اور پوچھے جا کر

ارشان کی بات پر وہ پر زور انداز میں بولا

جس طرح تم چھوٹے ہونا ہم سب سے اسی طرح ہم بھی چھوٹے ہی ہیں ان سے اس لیے اپنے مشورے اپنے پاس سنبھال کر رکھو کیوں کہ اگر بھائی کو زرہ سی بھی بھنک پڑ گئی نا تو سب کہ وارے نیارے ہو جائیں گئے اب کی بار ارمان نے آنکھیں دیکھاتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا کہا

وارے نیارے تو ماشاء اللہ سے آپ کہ ویسے ہی ہونے والے ہیں جائیں جا کر سنے کیا کہنا ہے ہاں سلطان کو پلیٹ میں پڑا بیسکٹ اٹھا چائے میں ڈبوتے ہوئے زوہان نے اسے اپنی خیر منانے کا کہا جس پر ارمان دل میں دعائیں کرتا کپڑے میں رکھ کر خود بھی ہاں کہ کمرے کہ طرف چلا گیا

صبح سے تمہاری کلاس سٹارٹ ہو جائیں گئی اس لیے کل شرافت کہ ساتھ تم مجھے یونی میں چلتے پھرتے نظر آؤ زوہان ورنہ کل رات کا پرچہ میں تمہارا ہاں بھائی کہ کمرے میں کٹوا گا یاد رکھنا

اسے مزے سے بیسکٹ ڈبو ڈبو کا کھاتے دیکھ ارشان نے صاف لفظوں میں دھمکی دی جس پر زوہان نے

ٹیرھا منہ بنایا

قسم سے کوئی بہت ہی بے مروت اور ظالم قسم کہ بھائی ملے ہیں مجھے جنہیں ہر وقت ڈرانے اور دھمکانے کہ

سو اور کچھ آتا ہی نہیں

آؤ بیٹھو

ارمان کہ اندر آنے پر ہادنے اسے صوفے پر بیٹھتے کا کہا اور خود سنگل صوفے پر اسکے سامنے ہی بیٹھ گیا

سب ٹھیک ہے بھائی

یہ تو تم بتاؤ گئے مجھے ارمان سلطان

مطلب میں سمجھا نہیں بھائی

اسکے بے لچک سوال پر ارمان نا سمجھی سے بولا کیونکہ اسے بالکل سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے

میری بات کا مطلب تمہارے اپارٹمنٹ سے ہے ارمان سلطان

اپارٹمنٹ کہ نام پر ایک لمحہ لگا تھا ارمان کو ساری بات سمجھنے میں

ب۔ بھائی وہ

اگر تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ لڑکی کیس کی وجہ سے تمہارے اپارٹمنٹ میں ہے تو میں پہلے ہی تمہیں یاد دلا دوں کہ کیس ختم ہوئے دو ماہ گزر چکے ہیں لیکن وہ لڑکی دو ماہ بعد بھی تمہارے اپارٹمنٹ میں موجود ہے جسکے ساتھ آج تم سارا دن گزار کر آئے ہو

اس سے پہلے کہ ارمان اسے کچھ کہتا ہا دنے خود ہی ساری بات بول دی اور اسکی ساری بات سننے کہ بعد ارمان کہ پاس کوئی جواب تھا کب وہ تو مجرموں کہ طرح سر جھکا کر اسکے سامنے بیٹھا تھا

وہ محبت ہے میری بھائی میں شادی کرنا چاہتا ہوں اس سے

اب بات چھپانا سر سر بے وقوفی تھی اسی لیے ارمان نے بنا کچھ چھپائے اسے سچ بتایا کب

جب اٹھارہ کی ہو جائے گئی تب

ابھی وہ 17 کی نہیں ہوئی اٹھارہ کی ہونے میں اسے تقریباً 14 ماہ پڑے ہیں تو کیا یہ 14 ماہ تم بنا کسی رشتے اور تعلق کہ تنہائی میں اس سے ملتے رہو گئے

اب کی بار اس کہ لہجے میں زرہ سختی آئی جسے محسوس کر ارمان نے ایک بار پھر سر جھٹکا

میری کوئی غلط نیت نہیں ہے بھائی

میں جانتا ہوں تمہاری کوئی غلط نیت نہیں لیکن کیا تمہیں یہ سب بہتر لگ رہا ہے تم نہیں جانتے کہ ہمارا ماثرہ

اور شریعت بغیر کسی جائز رشتے کہ لڑکا لڑکی کو ایک ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دیتا

میں سب جانتا ہوں بھائی لیکن میں کیا کروں میں اس سے دور نہیں رہ سکتا

اسکی بات پر اس بار ارمان کہ لہجے میں بے بسی تھی کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ ناز 18 سال کی ہو جائے پھر وہ اس

سے شادی کرے اور تب تک وہ دور بھی نہیں رہ سکتا تھا۔

دور نہیں رہ سکتے تو بہتر ہوگا ارمان سلطان کہ تم اپنی محبت کو معاشرے میں ایک نام اور شریعت کہ مطابق

جائز بناؤ

بابا فلحال اس معاملے سے انجان ہے اس لیے انکے علم میں آنے سے پہلے فیصلہ کر لو ورنہ مجبوراً مجھے فیصلہ کرنا

پڑے گا جو شاید تم دونوں کے لیے ماننا مشکل ہو

سخت لہجے میں تنبیہ کرتے ہوئے وہ صوفے پر ٹیک لگا گیا جبکہ اسکی تنبیہ پر ارمان نے صرف سر ہاں میں

ہلانے پر ہی اکتفا کیا

آج رات تک کا وقت ہے تمہارے پاس جاؤ اور جا کر سکون سے سوچو کل صبح مجھے تمہارا جواب چاہے ورنہ اسکے بعد تمہیں میرا جواب مل جائے گا جواب

جی بھائی

وہ صرف اتنا ہی بولا اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور اسکے جانے کے بعد ہادی خود صوفے سے اٹھا اور اپنے کمرے کے ساتھ ملحقہ اپنے پینٹینگ روم کی طرف آیا جہاں ہر طرف سکیننگ بورڈ پر ناجانے عارہ کی کتنی ہی تصویریں لگی ہوئی تھیں جن میں کہیں وہ مسکرا رہی تھی تو کہیں سیریس کہیں غصہ تو کہیں غمگین تھی یہ سارے سکینجیز اسنے خود بنائے تھے اور وہ بھی آج سے نہیں بلکہ چار سال پہلے سے تب سے جب اسنے پہلی بار عارہ کو دیکھا تھا

بہت ہرٹ کیا ہے نہ ہادی سلطان نے آپ کو بہت رولا یا ہے بہت تڑپایا ہے نا لیکن اب اور نہیں اب ہادی سلطان کو آپ کو اور نہیں رولا یے گا اب آپ کو اور تڑپنے کی ضرورت نہیں نور ہادی

میں وعدہ کرتا ہوں آپ کی ہر زخم کو اپنی بے انتہا محبت سے بھر دوں گا آپ کو اتنی خوشی اتنا سکون بخشوں گا کہ آپ سب بھول جائیں گئی ساری تکلیفیں سارے درد سارے زخم سب بھول جائیں گئی یاد رہے گا تو

صرف ہادی سلطان یہ وعدہ ہے ہادی سلطان کا آپ سے

سامنے سیکچ بورڈ پر اسکی مسکراتی تصویر کو پیار سے چھوتے ہوئے وہ اس سے یوں مخاطب تھا جیسے سامنے سچ
میں وہ خود موجود ہو

کئی لمحے اسکی تصویر کو اپنی چمکتی ہیزل گرے آنکھوں سے نہارتے ہوئے وہ خالی سیکچ بورڈ کی طرف آیا اور
سیکینگ برش اٹھا کر اسکی ایک نئی تصویر بنانے لگا

آپ کی کافی

تھنکیو

وہ جانتی تھی کہ وہ روزانہ سونے سے پہلے کافی ضرور پیتا ہے اسی لیے وہ اب روزانہ سونے سے پہلے اسکے لیے
کافی بنا کر لاتی جسے پکر کر ارشان روزانہ اسکا شکریہ ادا کرتا اور وہ مسکراتی تھی

دعا صبح آپ میرے ساتھ یونی جائیں گئی اس لیے تیار رہے گا

وہ جو ٹیبل پر بکھرے اسکے نوٹس اکٹھے کر رہی تھی اسکی بات پر سر ہلا گئی

جی

سبھی نوٹس کو اکٹھا کر اسنے ایک فائل میں رکھے اور فائل اٹھا کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور خود آکر اسکے ساتھ ہی

بیڈ پر دوسری جانب بیٹھ گئی

سنئیں

جی

وہ ہمیں بابا سے ملنے جانا ہے

نظریں اپنی ہاتھوں پر ٹکائے وہ دھیمے لہجے میں بولی

ٹھیک ہے کل یونی سے واپسی پر میں آپ کو ان سے ملوانے لے جاؤں گا

ارشان نے سدا لہجے میں جواب دیا۔

آپ کو پتہ ہے بابا شروع سے چاہتے تھے کہ میں کالج جا کر پڑھائی کروں بلکہ میں خود بھی یہی چاہتی تھی لیکن

چاچا اور بلال بھائی کہ ڈر کی وجہ سے بابا ہر بار خاموش ہو جاتے آج اگر بابا زندہ ہوتے تو میرے یونی جانے کا

سن کر بہت زیادہ خوش ہوتے

ان دونوں میں ابھی تک کبھی اتنی بات نہیں ہوئی تھی نادعا سے کچھ بتاتی تھی اور نارشان وہ دونوں بس سرسری سا ہی ایک دوسرے کو مخاطب کرتے تھے لیکن آج ناجانے وہ کیسے اسے اپنے دل کی بات بتا رہی تھی جسے سنتے ہوئے ارشان کو یہ احساس ہوا تھا کہ آج وہ اپنے بابا کو یاد کر رہی ہے

ارشان کہ پاس اسے تسلی دینے کہ لیے کوئی الفاظ تو نہیں تھے اسی لیے وہ بنا کچھ بولے کھسک کر اسکے نزدیک ہوا اور کندھوں پر بازو پھلا کر سینے سے لگائے اسکی پیٹھ تھپتھپانے لگا

میری وجہ سے بابا مجھے چھوڑ کر چلے گئے میری ٹنشین اور فکر انہیں پریشان رکھتی تھی میری وجہ سے وہ بیمار رہنے لگے تھے۔

کا۔ کاش وہ م۔ مجھے اتنی جلدی چھو۔ چھوڑ کر نہیں جاتے مجھے۔ انکی بہت بہت یاد آتی ہے بہت زیادہ

اسکے شرٹ کو مٹھی میں دبوچ کر وہ آنسوؤں کہ ذریعے اپنے دل کا سارا غبار نکال رہی تھی جبکہ وہ خاموشی سے اسکے کمر کو سہلاتے ہوئے یہ احساس دیا رہا تھا کہ وہ ہے اسے سننے والا اسکا ساتھ دینے والا تاکہ وہ خود کو اکیلا نا سمجھے

ناجانے کتنے ہی لمحے وہ اسکے سینے پر سر رکھ کر روتی رہی اور وہ اسے پچکارتا رہا جب کچھ دیر گزرنے کہ بعد اس نے کوئی حرکت ناکی تو ارشان نے سراونچا کر کہ اسے دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ تورو تے روتے ہی سو گئی تھی

اسکے سونے پر ارشان نے آرام سے اسکا سر تکیے پر رکھا اور کنبل اچھے سے اس پر اوڑھتے ہوئے ریمورٹ سے لائٹس اوپ کرناٹ بلب اون کرنے بعد خود بھی اسکی جانب کروٹ لیے لیٹ کر اسکے چہرے کو دیکھنے لگا

سیاہ گھنے بال بڑی بڑی آنکھیں تھکی ناک چھوٹے چھوٹے گلابی ہونٹ وہ دیکھنے میں بالکل عام سی تھی اسکی آنکھوں کا رنگ اسکے بالوں جیسا ہی تھا سیاہ کالا وہ کوئی بہت حسین لڑکی نہیں تھی کہ کوئی ایک نظر دیکھ کر اسکا دیوانہ ہو جاتا نہیں بلکہ وہ بہت ساداسی دھیمی مزاج کی لڑکی تھی جو اسے بہت زیادہ پرکشش بنانے سے بہت حسین بنا دیتا تھا اسکے برعکس ارشان سلطان تو خوبصورتی میں اس سے کئی زیادہ حسین تھا بروان سلکی بال لائٹ گرین آنکھیں مغرور نقش تھکی ناک لائٹ بروان ہلکی ہلکی شیو اور کٹاوار ہونٹ وہ اور ارمان جڑوا ہونے کی وجہ سے دیکھنے میں بالکل ایک جیسے تھے ان دونوں میں فرق صرف شیو کا تھا ارشان کی شیو لائٹ بڑوان جبکہ ارمان کی شیو ڈارک بروان کلر کی تھی یہ فرق بھی بہت زیادہ غور کرنے کے بعد ہی پتہ چلتا تھا ورنہ تو دونوں میں زیادہ فرق نہیں تھا پہلی بار جو انہیں دیکھتا تو اولجھ ضرور جاتا تھا کہ ارمان کون ہے اور ارشان کون

ہائے

میرا نام مہر ماہ نوید ہے تمہارا شاید آج پہلا دن ہے کلاس میں ہے نا

آج وہ ارشان کہ ساتھ ہی یونی آئی تھی جہاں انے کہ بعد ارشان اسے اسکی کلاس تک خود چھوڑ کر گیا تھا اور جاتے ہوئے ڈرے مت میں یہی ہوں یہ کہنا بھی لازم سمجھا لیکن اسکے جانے کہ بعد اب وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی اپنی جگہ پر بیٹھی ہتھی جیسے ابھی کوئی آئے گا اور اسے اٹھا کر لے جائے گا اسکی یہی ڈری سہمی شکل دیکھ کر مہرماہ جو اسکی بائیں جانب بیٹھی تھی خود ہی بات کا آغاز کر بیٹھی کیونکہ انہیں یونی آتے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا لیکن دعا کو آج پہلی بار کلاس میں دیکھا تھا

اسلام علیکم می۔ میرا نام دعا ہے

دعا بہت پیارا نام ہے تمہارا بالکل تمہاری طرح لیکن یار تم اتنا گھبرادو تو مت کوئی کھا تھوری جائے گا تمہیں چلو ان سے ملو یہ ہے زوبیہ میری پیاری بہن پلس کزن اور یہ ہے انوشہ ہم دونوں دوست اور آج سے تم بھی ہم تینوں کی دوست ہو اس لیے گھبرادو نہیں

ہلکے پھلکے انداز میں بولتے ہوئے مہرماہ نے اسکا تعارف زوبیہ اور انوشہ سے بھی کروایا جنہوں نے مسکراتے ہوئے اسکو ہیلو بولا

ڈرو نہیں دعا تمہیں کوئی ہلیپ چاہے ہو تو ہم تینوں میں سے کسی سے بھی مانگ لینا ہم تمہاری ہلیپ ضرور کریں گے

اسکی گھبراہٹ کو مٹانے کے لیے زوبیہ بھی دوستانہ انداز میں بولی جس پر دعان تینوں سے مل کر اور انکی باتوں پر تھوڑا ریلکس ہوئی

لو سر آگئے باقی باتیں بعد میں کریں گئے

ارشان کے آنے پر سبھی کلاس کھڑی ہوئی جس پر دعان پہلے لیکچر میں ہی اسے دیکھ پہلے حیران ہوئی مگر پھر اپنی حیرانگی مٹائے پر سکون ہو کر سب کے ساتھ لیکچر لینے لگی جبکہ اندر آتے ہوئے ارشان نے بھی سرسری انداز میں اسکی طرف دیکھا تھا لیکن بعد میں وہ بالکل نارمل اور سنجیدگی کے ساتھ لیکچر دینے لگا

یہ ہماری کلاس کے سب سے ہنڈسم پروفیسر ہیں بلکہ کلاس چھوڑو یونی کے سب سے ڈیشنگ اور ہنڈسم ہی مان لو

اسکے کان میں جھکتے ہوئے مہرماہ نے بڑے ہی آرام سے اسکی معلومات میں اضافہ کیا جس پر دعانے اسکی تعریف پر ارشان کی طرف دیکھا جو اسکی طرف پیٹھ کیے وائٹ بورڈ پر کچھ لکھ رہا تھا اور پھر اپنا سر جھٹک کر لیکچر پر فوکس کرنے لگی

ہاد بھائی

ہممم

دو منٹ کچھ بات کرنی ہے

ہاد جو آفیس جانے کہ لیے اپنی کار میں بیٹھنے لگا تھا ارمان کی پکار پر اپنی سن گلاس اتار کر روک گیا

بھائی وہ میں چاہتا ہوں آپ بابا سے میرے اور ناز کہ نکاح کی بات کریں میں جلد از جلد اس سے نکاح کرنا

چاہتا ہوں

ساری رات سوچنے کہ بعد ارمان نے یہی مناسب سمجھا تھا ورنہ اسے ڈر تھا کہ اگر ہاد فیصلہ کرتا تو کہیں اسے

ناز سے الگ ناہونا پرتا اسی لیے شرفات سے خود ہی فیصلہ کر اسے بتا بھی چکا تھا

ہممم رات میں آکر بات کرو گا

اسکے فیصلے پر رزا مند ہوئے ہاد نے اسکا کندھا تھتھپایا اور اپنی سن گلاس پہن کر گاڑی میں بیٹھ گیا جبکہ ارمان

خود بھی سارے خیال جھٹک کر کورٹ کہ لیے نکل گیا کیونکہ کورٹ کہ بعد اسے ناز کہ پاس بھی جانا تھا تاکہ

اسے بتا سکتا کہ وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے

عارہ بیٹا جاگ رہی ہیں آپ

جی بابا آئے نا اندر آئے

فاروق صاحب کہ پوچھنے پر وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی اٹھ کر بیٹھی جس پر فاروق صاحب اسکے پاس

ہی آکر بیڈ پر بیٹھ گئے

کیا بات ہے بیٹا آج آپ ہو سپٹل نہیں گئی طبیعت تو ٹھیک ہے نا

فکر مند لہجے میں انہوں نے اس سے استفسار کیا کیونکہ وہ بہت کم ہی چھٹی کیا کرتی تھی

جی بابا طبیعت بالکل ٹھیک بس کچھ دن سے ایمر جنسی کیس کی وجہ سے تھوڑا تھک گئی تو چھٹی لے لی باقی اور

کچھ نہیں آپ پریشان نہیں ہوں

انکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکرتے ہوئے عارہ نے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ انہیں بے فکر رہنے کا کہا

چلو یہ تو اچھی بات ہے اپنی صحت ٹھیک ہو گئی تبھی تو ڈاکٹر زبیشینٹ کا علاج کر پائیں گئے

جی

چلو پھر آیک کام کرو آپ آرام کرو اور میں کورٹ چلتا ہوں انشاء اللہ شام میں ملاقات ہو گئی پھر چائے پیتے

ہوئے بابا بیٹی ڈھیروں باتیں کریں گئے ٹھیک ہے

جی بلکل خیریت سے جائیں اور اپنا خیال رکھیے گا

آپ بھی میرا بچا اللہ کہ امان میں

اسکے سر پر پیار کیے فاروق صاحب وہاں سے نکل گئے جبکہ انکے جانے کہ بعد وہ ایک بار پھر سرتیکے پر رکھ کر

آنکھیں موند گئی

کل رات سے اسکے زہن میں ناجانے کون کون سے خیالات تھے جنہوں نے اسے ایک پل بھی سکون کا

نہیں بخشا تھا کل ہاد کہ بولے الفاظ بار بار اسکے زہن میں گونج رہے تھے وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اب وہ

اس سے یہ سب کیوں بول رہا تھا جبکہ پہلے اس نے خود اسے دور کیا تھا تو پھر اب کیوں ایسے ناجانے کتنی ہی

سوچیں تھی مگر ان سب سوچوں پر اسکے پاس کوئی جواب موجود نہیں تھا یہی سب سوچتے ہوئے اسکے سر میں

شدید درد ہو رہی تھی جسکی وجہ سے آج وہ ہوسپٹل بھی نہیں گئی

مصرف تو نہیں اندر آسکتا ہوں

وہ دنوں اس وقت اپنی لافارم میں موجود تھے جب کسی کام کہ سلسلے میں فیضان نے ارمان سے اس کے کین

میں آنے کی اجازت طلب کی جو اپنے ڈسک کی بجائے سائیڈ صوفے پر بیٹھا کوئی فائل ریڈ کر رہا تھا

نہیں مصرف نہیں تم آو

فائل کو بند کر کہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے ارمان نے اسے اندر آنے کا کہا

یہ حراسمنٹ کیس کی فائل ہے میں نے معلومات کروائی تھی جسکی بنا پر معلوم ہوا کہ اس لڑکی کو کو صرف

حراس کیا گیا تھا تاکہ وہ خاموش رہے اس کہ علاوہ اسے جسمانی کوئی نقصان نہیں ہوا فائل میں سب درج ہے

تم دیکھ لو

ہاتھ میں پکری فائل اس کے سامنے رکھ کر ساری بات بتاتے ہوئے فیضان خود بھی اس کے ساتھ ہی صوفے پر

بیٹھ گیا جبکہ ارمان فائل کھول کر ساری ڈیٹلیز دیکھنے لگا

تھنکس یار لیکن اب تم اس کیس میں کوئی جاسوسی نہیں کرو گئے باقی کا معاملہ میں خود دیکھ لوں گا

ساری ڈیٹلیز پڑھنے کہ بعد اسکا شکریہ ادا کرتے ہوئے آخر میں ارمان نے اب اسے اس کیس سے دور رہنے کا بھی کہا کیونکہ وہ دونوں اکثر ایک دوسرے کہ کیس میں بنا پوچھے ہی ایک دوسرے کی مدد کر دیا کرتے تھے اسکی بات پر فیضان صرف مسکرا ہی دیا

دیکھتے ہیں لیکن تم مجھے بتاؤ کل رات ہاد بھائی کو تم سے کیا بات کرنی تھی بات کو بدلتے ہوئے فیضان نے اس سے متجسس لہجے میں پوچھا کیونکہ ہاد بہت کم ہی کسی کو اپنے کمرے میں بلاتا تھا لیکن جب بھی اکیلے میں بلاتا تھا تبھی ان سب میں سے کسی ایک کی کلاس ضرور لگ جاتی تھی ناز کہ بارے میں بات کرنے کہ لیے بلایا تھا کیا لیکن بھائی کو ناز کہ بارے میں کیسے معلوم ہوا

وہ جو سکون سے بیٹھا تھا جھٹکا کھا کر شک میں پوچھنے لگا تمہیں لگتا ہے ہماری کوئی بھی بات ہاد سلطان سے چھپ سکتی ہے

فیضان کہ شک پر ارمان نے آنکھیں گہماتے ہوئے جواب دیا جس پر فیضان سمجھتے ہوئے دوبارہ سکون سے بیٹھا کیونکہ جب جب ان لوگوں کو لگتا تھا انکے کارناموں پر ہادسلطان انجان ہے تب تب ہادسلطان چند لفظوں میں ہی انکی یہ غلط فہمی دور کر دیتا تھا

ہاں سہی کہا ہادبھائی سے کچھ بھی چھپا پانا جان جھو کم کا کام ہی ہے
تو اور کیا ایک ہم ہی بے وقوف ہیں جو اتنے سالوں سے انکے کارنامے سے انجان رہے ورنہ وہ تو منٹوں میں ہر راز سے آشنا ہو جاتے ہیں

فیضان کی بات پر ارمان جلے دل انداز میں بولا
چل چھوڑ یہ اور یہ بتا اب تو نے کیا سوچا ہے کیونکہ بھائی نے محظ پوچھا تو نہیں ہوگا کوئی نا کوئی فیصلہ کرنے کا ضرور بولا ہوگا

اپنے اندازے کہ مطابق فیضان نے سوچتے ہوئے ارمان سے اسکی رائے جانی چاہی
ساری رات اسی سوچ میں تو گزر گئی میری اور بہت سوچنے کہ بعد میں اسی فیصلے پر پہنچا ہوں کہ جو کام بعد میں کرنا ہے وہ ابھی کرنے میں کوئی حرج تو نہیں

مطلب میرا یار سولی چڑھنے کا ارادہ پکا کر چکا ہے

پر شوخ لہجے میں فیضان کا گھوڑی کی جگہ سولی لفظ استعمال کرنے پر ارمان خود بھی گہرا مسکرایا

یہی سمجھ لو کیونکہ اگر بھائی فیصلہ کرتے تو یقیناً وہ ناز کو مجھ سے دور کر دیتے اور اپنی بات کہ مطابق مجھے

14 ماہ تک بنا اس سے ملے اور دیکھے ہی اتنا وقت گزارنا پڑتا

باہا چل کوئی نہیں میں نے تو تمہیں پہلے ہی سمجھایا تھا اگر مان جاتے تو کیا پتہ آج خیر سے میں چاچو بننے والا

ہوتا

ایسا ویسا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا اس لیے اپنی سوچ کہ گھوڑے اتنی دور تک دوڑانے سے بہتر ہے یہی روک

جاو

فیضان کہ شوخ لہجے پر ارمان نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے ٹوکا لیکن فیضان نے روکنے کی بجائے اسے

مزید تنگ کرنا اپنا قانونی فرض سمجھا

آج آپ گھر نہیں گئے

کورٹ کہ بعد وہ سیدھا اپنے پارٹمنٹ ہی آیا تھا یہی وجہ تھی کہ نازا اسکی تھائی پر بیٹھ کر مصومیت سے اسکی شیو کو چھڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی

وہ دونوں جب بھی ایک ساتھ بیٹھتے تھے تو ناز ہمیشہ صوفے پر بیٹھنے کی بجائے بچوں کی طرح اسکی تھائی پر ہی بیٹھتی تھی پہلے پہلے تو ارمان کو اسکی حرکت تھوڑی عجیب لگتی ایک بار تو اسنے اسے ٹوکا بھی جس پر ناز میڈم نے رو رو کر خود کو ہلکان کر لیا تھا کہ اسے ایسے ہی بیٹھنا ہے اسکی بچوں جیسی زید اور ہلکان ہونے پر مجبور ارمان کو ہی ہارمانی پڑی جسکے بعد اب وہ ہمیشہ صوفے یا بیڈ پر بیٹھنے کی بجائے اسکی گود میں ہی آکر بیٹھتی اور ساتھ

ساتھ اسکی شیو کو پیار سے سہلاتی بھی رہتی

نہیں سوچا پہلے آپ سے مل لوں اسکے بعد گھر جاؤں گا

اسکے چہرے پر جھولتی بال کی لیٹ کو پیار سے کان کہ پیچھے اڑتے ہوئے ارمان نے محبت سے جواب دیا

تو مت جائیں آج یہی ہمارے ساتھ روک جائیں اتنی دیر ہو گئی ہے ہمیں ایک ساتھ لیکن آپ ایک بار بھی

ہمارے ساتھ رات نہیں روکے

اسکے کندھے پر سر ٹکائے وہ لاڈ سے بولی

روکنے کہ لیے ہی تو جاتا ہوں

کیا کہا آپ نے

نہیں کچھ نہیں اسے چھوڑیں اور یہاں بیٹھ کر سکون سے میری بات سنیں اور سمجھنے کی کوشش بھی کرے گا
تھائی سے اٹھا کر اپنے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھاتے ہوئے ارمان نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر غور سے بات سننے
کا کہا جس پر وہ اچھے بچوں کی طرح اسکی بات غور سے سننے لگی

کیا ہوا مان

ہوا کچھ نہیں بس مجھے آپ کی رزامندی چاہے جو میں پوچھوں گا سوچ سمجھ کر اسکا جواب دیجے گا
اچھا ٹھیک ہے پوچھیں

ناز میں آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں ہم دونوں شادی کر لیں جسکے لیے مجھے آپ کی رزامندی
درکار ہے

نہایت پیار سے اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے ارمان نے اپنی بات کہی لیکن اسکی بات سن کر ناز کہ چہرے
پر نا سمجھی چھائی جیسے اسے سمجھ ہی نا آئی ہو وہ اس سے کیا چاہتا ہے

لیکن کیوں

کیونکہ میں چاہتا ہوں اب سے ہم دونوں ایک ساتھ رہے

لیکن ہم دونوں تو ابھی بھی ساتھ ہیں نا

اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے اسنے جیسے بہت پتے کی بات اسے بتائی

ساتھ تو ہیں لیکن دیکھیں آپ خود کہتی ہیں کہ میں آپ کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارتا آپ کو اکیلا چھوڑ کر

چلا جاتا ہوں تو اسی وجہ سے میں چاہتا ہوں ہم دونوں شادی کر لیں تاکہ پھر آپ یہاں نہیں بلکہ میرے ساتھ

میرے گھر پر ہر وقت میرے ساتھ رہے گئی

اسکی عقل کہ مطابق جیسے وہ بات کو سمجھ سکتی تھی ارمان نے بالکل اسی طرح اسے بچکارا جس پر ناز کو صرف اتنا

ہی سمجھ آیا کہ شادی کہ بعد وہ ہر وقت اسکے ساتھ رہے گئے اور یہی سوچ کر وہ یکدم بہت زیادہ خوش ہو گئی

مطلب آگر ہم شادی کر لیں تو کیا آپ ہر وقت ہمارے ساتھ رہے گئے

جی بالکل ہر وقت آپ کہ ساتھ رہوں گا

یہ تو بہت اچھی بات ہے مان تو پھر چلیں ہم ابھی شادی کر لیتے ہیں اٹھے

خوشی سے چمکتے ہوئے وہ فوراً صوفے سے اٹھی اور اسے بھی اپنے ساتھ آٹھانا چاہا

کر لیں لے گئے شادی لیکن ابھی آپ یہاں بیٹھیں پہلے میں گھر جاؤں گا بابا سے بات کرنے کہ بعد انکے

ساتھ آپ کو اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا لیکن تب تک آپ کو تھوڑا انتظار کرنا ہوگا کریں گئی نا

اسکا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ اپنے ساتھ بیٹھتے ہوئے ارمان نے محبت سے پوچھا جس پر ناز نے فوراً بچوں کی طرح

سر کو زور زور سے ہاں میں جنبش دی

گڈ گرل اچھا چلیں اب یہ بتائیں آپ نے کھانا کھایا

نہیں ہمارا کھانا کھانے کو دل نہیں تھا اس لیے نہیں کھایا

اگر کھانا نہیں کھایا تو پھر مان کی ناز کو کیا کھانا ہے

امم پیزا مجھے پیزا کھانا ہے مان

اپنی شہادت کی انگلی ہونٹوں پر رکھ کہ وہ دو منٹ سوچنے کہ بعد بولی

پیزا ابھی دو دن پہلے ہی تو آپ نے کھایا تھا

ہاں تو دو دن گزر گئے نا لیکن ہمیں آج پھر کھانا ہے کیا آپ اپنی ناز کہ لیے ایک پیزا نہیں منگوا سکتے

اس سے پہلے کہ وہ انکار کرتا ناز نے مصومیت سے اپنے نچلے ہونٹ کو اوپر والے ہونٹ پر رکھتے ہوئے منہ بنایا اور اسکی اس مصوم ادراپر ارمان سلطان کو اس چھوٹی سی ناز پر ڈھیڑوں پیار آیا اسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ اب تک کوئی گستاخی سرزد کر چکا ہوتا

اسکے مصوم چہرے سے بامشکل نظریں ہٹائے ارمان نے اپنا موبائل پکرا اور کال کہ پیزے کے ساتھ کولڈ رنگ اور فرائز کا آڈر بھی دیا جس پر ناز اپنی بات منوالینے پر خوش ہوتی اس سے اسکے گھر والوں کہ بارے میں جاننے لگی کہ اسکے گھر میں کون کون ہے

مہروا اگر تم ایسے چیٹنگ کرو گئی تو میں بالکل تمہارے ساتھ نہیں کھلنے والی بابتیکھیں نایہ چیٹنگ کر رہی ہے بلکل نہیں بابایہ چھوٹ بول رہی ہے میں نے کوئی چیٹنگ ویٹنگ نہیں کی

وہ چاروں رات کہ وقت لاونج میں بیٹھ کر لڈو کھیل رہے تھے لیکن مہرماہ ہر بار اپنے نمبرز سے زیادہ گوٹی چلا دیتی تھی جس پر اب کی بار زوبیہ غصے سے بول ہی پڑی لیکن سامنے بھی مہرماہ تھی جو اپنی غلطی ہونے کہ بعد بھی مجال تھی کہ غلطی مان لیتی

مہر ماہ غلط بات بیٹا چیٹنگ کرنا اچھی بات نہیں ہوتی میں بھی دیکھ رہا ہوں آپ مسلسل چھوٹی بار چیٹنگ کر رہی ہیں

اسکی ڈھٹائی پر نوید صاحب نے بھی اسے ٹوکا جس پر وہ آنکھیں چھوٹی کر ان دونوں بابا بیٹی کو گھورنے لگی آپ تو ہیں ہی اس روندو کی سائیڈ پر مجال ہے جو آپ میری سائیڈ پر رہ کر کوئی بات کریں لوروندو کہیں کی اب خوش

غصے سے نوید صاحب کو جھڑک کر اس نے گوٹی پیچھے رکھی اور زوبیہ کو سنانا بھی ضروری سمجھا میں روندو نہیں بلکہ تم ہر بار چیٹنگ کرتی ہو تم چیٹنگ نہیں کرو تو میں بھلا تمہیں کیوں ٹوکو گئی اچھا اچھا ٹھیک ہے اب زیادہ بولو نہیں اور اپنی باری کرو

زوبیہ کہ لیکچر پر اسنے ہاتھ جھکلاتے ہوئے اسے اپنی باری کرنے کا کہا جس پر زوبیہ ناک کو ٹیڑھا کرتی اپنی باری کرنے لگی

ماما بابا تو اس روندو کی سائیڈ پر ہیں لیکن آپ میری سائیڈ پر رہنا اچھا چلیں اب باری کریں

زوبیہ اور نوید صاحب کو گھورتے ہوئے مہرماہ نے بشر ابیگم کو اپنی سائیڈ پر رہنے پر اکسایا جس پر بشر ابیگم اسکی

بات سن کر ہنستے ہوئے اپنی باری کرنے لگی

ماما اسکو بولیں مجھے بار بار روندو نہیں بولیں چیٹر کہیں کی خود چیٹنگ کرتی ہے اور رو کو تو مجھے روندو بنادیا

میں تو بولو گئی روندو روندو روندو کر لو جو کرنا ہے

اسکی بات پر مہرماہ اپنی ازلی انداز میں ڈھیٹائی سے اسے چیڑاتے ہوئے بولی

تو ٹھیک ہے میں بھی تمہیں چیٹر چیٹر چیٹر بولو گئی

ٹھیک ہے بول لو میرا کیا جاتا ہے روندو لڑکی

بابا

اسکی کمال ڈھیٹائی پر اب تو زوبیہ سچ میں رونے والی ہو گئی تھی لیکن اسکے بعد بھی مہرماہ نے ناباز آنا تھا وہ باز آئی

بلکہ بار بار کھلتے ہوئے وہ اسے چھیڑ بھی رہی تھی اور ان دونوں کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہوئے وہ

دونوں میاں بیوی ساتھ ساتھ مسکرا دیتے تو کہیں مہرماہ کو ٹوک بھی دیتے

ارشان کمرے میں آیا تو سامنے ہی وہ بیڈ پر کتابیں پھلا کر پرھنے میں مصروف تھی اسکے اندر آنے پر دعانے
سر سری سا اسے دیکھا اور پھر دوبارہ سر نوٹس پر جھکا گئی وہی اسکی پڑھائی کا احساس کرتے ہوئے ارشان بنا کچھ
بولے ہی خاموشی سے اسکے پاس آیا اور اسکی بکھری کتابیں ایک سائیڈ پر کر کے بیڈ پر بیٹھا اور اپنے موبائل میں
کچھ دیکھنے لگا

آپ نے بتایا ہی نہیں تھا کہ آپ کے ساتھ ہمارے تین لیکچرز ہوں گئے

اسکے سوال پر ارشان نے اسکی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی
بتاتا کیا آج ہی تو تین لیکچرز ایک ساتھ لیے ہیں
ہلکی آواز میں وہ منہ میں ہی بڑبڑایا

اب اسے کیا بتاتا کہ اسی کی وجہ سے تو آج درخواست دے کر اسنے تین لیکچرز اسکی کلاس میں لیے تھے تاکہ وہ
نروس نا ہو

کیا کہا آپ نے

نہیں کچھ نہیں آپ بتائیں آپ کا پہلا دن کیسا گزرا

بہت اچھا آپ کو پتہ ہے سبھی پروفیسر زبہت اچھے ہیں اور تو اور آج پہلے دن ہی میری تین دوستیں بھی بن گئی

پتہ ہے ان سب میں مہرناہ سب سے زیادہ فرانگ ہے زوبیہ اور انوشہ بھی بہت اچھی ہیں لیکن مہرناہ بہت

زیادہ باتونی ہے اسکی وجہ سے آج میرا پہلا دن بہت اچھا گزرا بہت مزا آیا مجھے

پر جوش لہجے میں اپنی کتابوں کو بند کر کے سائیڈ پر رکھتے ہوئے وہ اسے انوشہ زوبیہ اور مہرناہ کہ بارے میں

بتانے لگی لیکن ارشان تو آج اسے پہلی بار اتنا خوش دیکھ کر متاثر ہوا کیونکہ آج وہ پہلی بار اتنا خوش تھی اسکی

اس خوشی کا اندازہ ارشان کو اسکی باتیں سن کر باخوبی ہو رہا تھا

یہ تو اچھی بات ہے اس طرح آپ کو پڑھائی میں بھی آسانی ہو گئی اور جہاں کہیں کوئی مشکل ہو تو آپ بلا

جھجک مجھ سے پوچھ لیجئے گا

جی ضرور

آپ کی ریکوری بہت اچھی ہے اگر اسی طرح آپ اپنا خیال رکھیں گئی تو انشاء اللہ بہت جلد مکمل صحت یاب

ہو جائیں گئی

یہ سب تو آپ کی وجہ سے ہوا ہے ڈاکٹر اگر آپ وقت پر میرا آپریشن ناکرتی تو شاید میں آج سانس بھی نالے
رہی ہوتی اللہ آپ کو اسکا اجر دے

اسکی بات پر بیڈ پر لیٹی پیشینٹ مشکور لہجے میں بولی جس پر عائرہ صرف مسکرا دی

اس کی کوئی ضرورت نہیں یہ تو میرا فرص ہے آپ آرام کریں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو نرس سے بول
دے گاہ مجھے بتادیں گئی اب آپ آرام کریں میں چلتی ہوں

جی ڈاکٹر

پیشینٹ کو مزید دو چار ہدایات دے کر عائرہ وارڈ سے باہر نکل گئی یہ اس کہ وارڈ میں چکر لگانے کا وقت تھا
اسکیوز می ڈاکٹر

اپنے کیمین میں جانے کہ بجائے وہ ہو سپٹل کہ باہر ہی ہوا خوری کرنے چلی آئی تھی جب سائیڈ سے کسی لڑکے
نے اسے آواز دی جس پر عائرہ کھڑی اسکی بات سننے لگی

اور یہ منظر ان سے تھوڑی دور ہی اپنی گاڑی میں بیٹھا شخص بڑی غور سے دیکھ رہا تھا اسے معلوم تو نہیں تھا کہ
وہ دونوں کیا بات کر رہے ہیں لیکن جو بھی تھا اسے عائرہ کا یوں کسی غیر مرد سے بات کرنا چب ضرور رہا تھا

چندیل وہ یو نہی بیٹھ کر دیکھتا رہا مگر ہیزل گرے آنکھوں میں یکدم سرخی اس لڑکے کہ حرکت پر آئی جس نے بات کرتے کرتے اچانک عائرہ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا وہ جوتب سے سب دیکھ رہا تھا اس حرکت پر اس کا دماغ گھوما وہ گاڑی کا دروازہ کھینچنے کے انداز میں بند کرتا نکلا اور انتہائی سخت تیوروں کے ساتھ چلتا ہوا ان دونوں کے سر پر پہنچ بنا کچھ سنے یا بولے اسنے ایک زوردار موکہ اس لڑکے کہ منہ پر جڑ دیا

اس اچانک آفت پر جہاں یکدم عائرہ اور وہ لڑکا گھبرائے وہی آس پاس کے لوگ بھی حیران پریشان سے انکی طرف متوجہ ہوئے جبکہ وہ لڑکا بیچارہ ابھی ایک موکہ سے سنبھلا نہیں تھا کہ ہاد نے دو تین موکہ اور غصے سے اسکے منہ پر جڑے

ہاد

ہاد کیا کر رہے ہیں چھوڑیں اسے ہاد

ہمت کیسے ہوئی تیری انہیں ہاتھ لگانے کی ہاں جرت کیسے کی ہاتھ لگانے کی بول گھٹیا انسان تجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں

انتہائی سخت لہجے اور شعولہ بار آنکھوں میں وحشیت لیے وہ وحشیوں کی طرح اس بیچارے لڑکے کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر درپہ درمارے جارہا تھا جبکہ عائرہ انتہائی شک اور گھبراہٹ کہ اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی

ہا دچھوڑیں اسے وہ صرف بات کر رہا تھا بس کریں وہ مر جائے گا

میں نے کہا بس کریں ہا دپاگل ہو گئے ہیں کیا بس کریں

اس لڑکے کہ ادھ موئی حالت پر بھی جب وہ نارو کا تو عائرہ نے اپنا پورا زور لگا کر اسے بازو سے کھینچ کر پیچھے

ہٹایا اور خود اسکے سامنے آئے اونچی آواز میں بولی

اسکی ہمت کیسے ہوئی آپ کو ہاتھ لگانے کی اسے تو میں

بس خبردار اگر اب دوبارہ آپ نے اسے ہاتھ لگایا

اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اس تک پہنچتا عائرہ نے اسکا بازو پکڑ کر اسے مزید کچھ کرنے روکا

وراڈ بوائے انہیں جلدی سے فرسٹ آئیڈیوں اور اگر کوئی سیریس بات ہو تو فوراً مجھے بتائیں

بامشکل اسے روکتے ہوئے اس نے وارڈ بوئے کو اس لڑکے کو اندر لے جا کر فرسٹ آئیڈ دینے کا کہا جس پر وارڈ بوئے ڈرتے ہوئے آگے آیا اور سٹیچر پر اس لڑکے کو ڈال ہو سپٹل کہ اندر چلے گئے جبکہ ناجانے کتنے ہی لوگ کھڑے اس تماشے کو بس چپ چاپ دیکھتے رہے تھے

یہ سب کیا تھا ہاد کوئی ایسے مارتا ہے کیا کسی کو وہ صرف مجھ سے بات کر رہا تھا

سب کہ چلے جانے پر وہ نہایت غصے میں اسکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی جو لمبے لمبے سانس لیے خود کو پرسکون کر رہا تھا جبکہ وحشیوں کہ طرح مارنے پر اسکے اپنے ہاتھ بھی زخمی ہو گئے تھے

بات منہ سے کی جاتی ہے عائرہ ہاتھوں سے نہیں اس شخص نے آپ کو چھونا چاہا اگر آپ بیچ میں نا آتی تو جان سے مار دیتا میں اسے اسکی ہمت کیسے ہوئی آپ کو چھونے کی

آپنی شعولہ بارنگاہوں اور تنی رگوں کہ ساتھ انتہائی سرد لہجے میں بولا گیا اور عائرہ اسے دیکھ کر رہ گئی وہ اس ہاد سلطان کو تو جانتی ہی نہیں تھی ہاد سلطان کا یہ روپ تو آج پہلی بار اسکی نظروں میں آیا تھا

اگر آپ سکون سے سن لیتے تو معلوم ہوتا اسکی کوئی غلط نیت نہیں بلکہ بہن بول رہا تھا مجھے

کوئی بھی راہ چلتا انسان بہن بول کر آپ کو چھونے کی کوشش کرے گا تو کیا آپ اسے یہ حق دے گئی کہ وہ

آپ کو چھو لے سیر سیلی عارہ

اپنے غصے کو کئی حد تک دباتے ہوئے وہ دھیمے مگر سخت لہجے میں انکھیں گہما کر اس انداز میں بولا کہ عارہ اسکے

جواب پر خاموش ہی رہی

آپ کہ ہاتھ سے خون بہہ رہا ہے میرے ساتھ چلیں مجھے آپ کی بینڈیج کرنی ہو گئی

اسکے ہاتھ سے بہتے خون پر اسنے پریشانی میں اسے ساتھ آنے کا کہا

اسکی ضرورت نہیں ٹھیک ہوں میں

ہر بات پر زید کرنا ضروری نہیں ہوتی ہاد چلیں میرے ساتھ

طنزیہ جواب اسکی طرف اوچھالے عارہ ہو سپٹل کہ اندر چلی گئی جبکہ وہ خود بھی خاموشی اسکے پیچھے ہو لیا

زخم گہرا نہیں ہے لیکن پھر بھی آپ کو احتیاط کرنی پڑے گئی

اسکے دونوں ہاتھوں پر زیادہ نہیں لیکن خراشیں اگئی تھی جس پر عارہ نے بینڈیج کرنے کہ بعد ہدایات دینا

بھی ضروری سمجھی لیکن وہ اسکی ہدایات سے زیادہ اسے اپنے قریب کھڑا نہارنے میں مصروف تھا

آپ کو اس لڑکے کو ایسے نہیں مارنا چاہے تھا ہادی بیچارہ پتہ نہیں کس حال میں ہوگا

بینڈیچ مکمل کرنے بعد وہ بولی تو اسکے لہجے میں فکر کا عنصر صاف واضح تھا

کوئی شخص آپ کو چھو نا تو دور نظر بھر کر دیکھے گا بھی تو ہادی سلطان اسکی سانسیں چھننے میں ایک پل نہیں لگائے

گا

اسکے پر شدت انداز پر عارہ نے نگاہیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

اسکے انداز پر عارہ کو وہ کوئی پاگل دیوانہ ہی لگا تھا جو اپنی محبت پر اٹھنے والی نظر تک کو برداشت نہیں کر پارہا تھا

شادی کریں گئی مجھ سے

وہ جو بنا کوئی جواب دیے پلٹنے والی تھی اسکی بات پر اسکے بڑھتے قدم تھے

تاکہ آپ ایک بار پھر میرے جزیبوں کو روند کر چلے جائیں

وہ شخص اب اسکا صبر ہی تو آزمارہا تھا پہلے اپنے انکار سے اور اب اقرار پر

میں آپ کہہ بیٹے وقت اور دکھوں کا مداوا نہیں کر سکتا عارہ لیکن یہ وعدہ ضرور کر سکتا ہوں کہ آپکی آنے والی

زندگی میں کبھی بھی آپ کو اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہیں ہونے دوں گا

اپنی بات کہتے ہوئے وہ روکا اور دو قدم اسکے قریب آیا

ایک آخری بار اپنی محبت پر یقین کر لیں وعدہ ہے ہاں سلطان کا آپ کہ ہر دکھ درد تکلیف ہر عزیت کو اپنی بے
اتنا محبت اور دیوانگی سے بھر دوں گا

اسکی آنکھوں میں دیکھ وہ اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے پختہ لہجے میں بولا

اسکے لہجے اور آنکھوں میں کچھ تو ایسا تھا کہ عائرہ کو اپنا دل باغی ہوتا محسوس ہوا اسکا دل اس بے مہر کی باتوں پر

ایمان لانے کو زامند ہو رہا تھا وہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن قدم اٹھنے سے انکاری تھے

کئی لمحے وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہے کئی پل خاموشی کی نظر ہو گئے اور

جب عائرہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا تو وہ بنا کچھ بولے یا سنے اپنے قدموں کو گھسٹی وہاں سے نکل گئی اور پیچھے ہاں

سلطان آج پھر انتظار کی سولی پر لٹکا رہ گیا

بابا مصروف تو نہیں آپ

کمرے کہ دروازے میں کھڑا وہ دامیر سلطان سے انکی مصروفیت جان رہا تھا جو کرسی پر بیٹھے چشمہ آنکھوں پر لگائے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے اسکے پوچھنے پر سیدھے ہو کر بیٹھے اور اسے اندر آنے کا کہا جو آ کر انکے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا

ارمان کہ حوالے سے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی

ہاں بولو

ارمان شادی کرنا چاہتا ہے جس کہ لیے اسے آپ کی رز مندی درکار ہے

سادہ انداز میں ارمان کا فیصلہ دامیر سلطان کہ گوش گزار کرتے ہوئے وہ خاموش ہو گیا

لڑکی کون ہے

اسکے کیس کی گواہ تھی لیکن اب وہ اسے پسند کرنے لگا ہے

ہممم چلو سوچتے ہیں اس بارے میں بھی لیکن خیر اسے چھوڑو اور بر خودار مجھے یہ بتاؤ کہ تم کہاں مصروف ہو

ارمان کہ بارے میں سوچنے کا بول انہوں نے اسے بھی آڑے ہاتھوں لیا کیونکہ اگر باقیوں سے سوال کرنے

کی جرات ہاں سلطان رکھتا تھا تو ہاں سلطان سے سوال کرنے کی جرات صرف دامیر سلطان ہی رکھتے تھے

میں سمجھا نہیں بابا

سمجھنا کیا ہے میرے سننے میں آیا ہے کہ آجکل تم ہو سپٹل کہ چکر بہت زیادہ لگانے لگے ہو خیریت تو ہے خدا
ناخاستہ کوئی مسئلہ درپیش تو نہیں آگیا تمہیں

کتاب کو بند کر کہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے دامیر سلطان نے اپنا چشمہ اتار کر مشکوک لہجے میں اس سے سوال کیا
مگر انکے سوال پر ہاد نے آنکھیں گھمائیں

جو مسئلہ درپیش ہے اسی کا حل تلاشے جاتا ہوں حل مل جائے گا تو آنا جانا بھی کم ہو جائے گا

وہ بھی ہاد سلطان تھا بنا گھبرائے اپنی بات کہہ دینے والا

تو پھر کیا حل تلاشے ہے ہاد سلطان نے زرہ ہمیں بھی معلوم ہو

بہت جلد معلوم ہو جائے گا اس لیے فلحال آپ ارمان کہ بارے میں جلدی سوچیں جب مجھے حل مل جائے گا

تو انشاء اللہ سب سے پہلے آپ کہ گوش گزار ہی کروں گا

اپنی بات مکمل کروہ صوفے سے اٹھا اور جس شان سے آیا تھا اسی طرح واپس نکل گیا جبکہ پیچھے دامیر سلطان

صرف سر جھٹک گئے کیونکہ جانتے تھے جب تک اسکی مرضی نا ہوئی وہ جواب نہیں دے گا

شادی کریں گئی مجھ سے

ایک آخری بار اپنی محبت پر یقین کر لیں وعدہ ہے ہاں سلطان کا آپ کہ ہر دکھ درد تکلیف اور عزیت کو اپنی بے
انتہا محبت اور دیوانگی سے بھر دے گا

اپنے کمرے کی بجائے وہ باہر لان میں کرسی پر بیٹھی تھی جبکہ زہن میں بار بار ہاں کہ ادا ہوئے الفاظ گونج رہے
تھے اسے رہ رہ کر اس ہر جانی کی باتیں یاد آرہی تھی جنہیں یاد کر اسکا دل ہمک ہمک کر یہ کہہ رہا تھا کہ عاثرہ
فاروق ایک آخری بار یقین کر لو لیکن کہیں نا کہیں دماغ ہاں کرنے کے حوالے میں نہیں تھا دل اور دماغ کی
جو نہجی جنگ میں اسے نا جانے کتنی دیر گزر گئی تھی لیکن وہ اسی طرح ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ تھی اس کے
سامنے پڑا چائے کا کپ جو آسیہ بیگم ادھے گھنٹے پہلے اسے دیے کر گئی تھی اب تک بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا

عاثرہ بیٹا

جی بابا

فاروق صاحب کب سے اسے یو نہی سوچوں میں اولجھا ہوا دیکھ رہے تھے لیکن جب کافی دیروہ اسی طرح

بیٹھی رہی تو مجبور اوہ خود ہی اس کہ پاس آگئے

کیا بات ہے بیٹا میں کب سے دیکھ رہا ہوں آپ یو نہی گم سم سی بیٹھی ہیں کوئی پریشانی ہے تو بتائیں

اسکے ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے فاروق صاحب نے فکر مندہ لہجے میں پوچھا

بابا اگر کوئی شخص آپ کو دکھ دے اور پھر آپ کہ اسی دکھ کا مداوا کرنا چاہے تو کیا اسے معاف کر دینا چاہے

جواب دینے کی بجائے اسنے فاروق صاحب سے الٹا سوال کیا

اگر دکھ دینے والا شخص اپنے کیے پر شرمندہ ہو کر معافی مانگے تو آپ کو چاہے کہ آپ بھی اپنا طرف بڑا کر کہ

اسے معاف کر دیں

اگر غلطی قابل معافی نا ہو تو

اسکے ایک اور سوال پر فاروق صاحب مسکرائے

یہ تو ظرف کی بات ہے بیٹا اگر ظرف بڑا ہو تو انسان قتل بھی معاف کر دیتا ہے لیکن یہی ظرف اگر کمزور ہو تو

کسی کی چھوٹی سی غلطی بھی معاف کرنا مشکل ہو جاتا ہے

نہایت خوبصورت انداز میں فاروق صاحب نے اسے اسکے سوال کا جواب دیا تھا جس پر عائرہ نے سر جھٹکا

وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں بابا چاہتے ہیں کہ سب بھلا کر میں انہیں معاف کر دوں

اپنے ہاتھوں کی لیکروں کو گھورتے ہوئے آخر کار اس نے اپنی اولجھن کی وجہ فاروق صاحب کو بتا ہی دی

کیونکہ ہاد کہ بارے میں وہ انہیں تبھی بتا چکی تھی اور پھر یہ بھی کہ اس نے انکار کر دیا تھا

فاروق صاحب نے بغور اسکے چہرے کو دیکھا

جو گزر گیا اسے ایک سائیڈ پر رکھ کر یہ بتاؤ کہ میری بیٹی کا دل کیا چاہتا ہے

وہ اس سے کسی باب کی طرح نہیں بلکہ ایک اچھے دوست کی طرح پوچھ رہے تھے

دل تواج بھی انکی باتوں پر آنکھ بند کر کہ یقین کرنے کو تیار ہے

دل کی بات زبان پر لائے اسنے سچائی فاروق صاحب کہ سامنے رکھی

تو پھر اپنے دل کی سنو اور جو دل کہتا ہے وہی کرو کیونکہ دل کہ فیصلے غلط نہیں ہوتے

پہلے بھی تو دل کی ہی سنی تھی بابا تب کیا ملا

پہلے اور اب میں فرق ہے بیٹا پہلے صرف آپ نے اپنے دل کی سن کر فیصلہ کیا تھا لیکن آج آپ کہ پاس
دونوں طرف کا فیصلہ موجود ہے

فاروق صاحب کی بات پر اسنے پر سوچ انداز میں انکی طرف دیکھا جو اسکا کندھا تھپتھپا کر وہاں سے چلے گئے
تاکہ وہ سکون سے بیٹھ کر اب سوچ سکے

یار تم سب نے ایک بات نوٹ کی کیا

کونسی بات

یہی کہ یہ جو سر ارشان ہیں یہ کچھ مشکوک نہیں

پر سوچ انداز میں پنسل کو منہ رکھتے ہوئے مہرماہ نے زوبیہ اور انوشہ کی معلومات میں اضافہ کیا لیکن اسکی بات

پر ان دونوں کہ چہروں پر نا سمجھی چھائی

کیا مطلب تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے

اپنی نوٹ بک کو بند کرتے ہوئے انوشہ نے سوال کیا

آج ان چاروں کی دوستی کو دو ہفتے گزر گئے تھے جسکی وجہ سے وہ چاروں آپس میں بہت اچھی دوستیں بن چکی تھیں اور اس وقت لیکچر فری ہونے کی وجہ سے باہر گراونڈ میں بیٹھی نوٹس تیار کر رہی تھی جبکہ دعا کوئی بک لینے کہ لیے لائبریری گئی ہوئی تھی

لگنا کیا ہے میں پچھلے پانچ دن سے غور کر رہی ہوں سر ارشان چوری چوری دعا کو دیکھتے ہیں

دعا نے ابھی تک ان تینوں کو یہ نہیں بتایا تھا کہ اسکی شادی ہوئی ہے اور وہ بھی ارشان سے یہی وجہ تھی کہ

مہرماہ کو ارشان کا دعا کو دیکھنا مشکوک لگ رہا تھا

ایسی تو کوئی بات نہیں ہے وہم ہو گا تمہارا

اسکی بات پر زوبیہ نے انکار کیا

اوہو تم تو چپ رہو تمہیں کیا پتہ تم تو لیکچر لیتے ہوئے کتابوں میں ہی گھسی رہتی ہو لیکن میری نظریں چاروں

طرف ہوتی ہیں اور میں نے خود دیکھا ہے کہ سر لیکچر لیتے ہوئے چوری چوری سب سے نظریں بچا کر دعا کی

طرف ضرور دیکھتے ہیں

اسکے انکار کرنے پر مہرماہ فوراً آنکھیں چھوٹی مزید بتایا

تمہارا وہم ہو گا مہر و سر ارشان ایسے تو نہیں

انوشہ نے بھی اسکی سوچ کو وہم کا نام دیا

ایوی وہم ہو گا کوئی وہم شتم نہیں ہوا پہلے تو مجھے لگا شاید وہ مجھے دیکھ رہے ہیں لیکن جب غور کی تو معلوم ہوا کہ

وہ مجھے نہیں بلکہ دعا کو دیکھتے ہیں

اکیسویں گریڈ کی آپ بتا سکتی ہیں میری بھابھی کہاں ہیں

ان تینوں کے درمیان دعا کو ناپا کر زوہان انکے پاس آکر پوچھنے لگا

بھابھی کون

مہرماہ نے اس انجان لڑکے کے سوال پر الٹا سوال کیا کیونکہ وہ تینوں ابھی زوہان سے انجان تھی

دعا بھابھی اور کون وہ آپ تینوں کے ساتھ ہی ہوتی ہیں نا

ایک منٹ دعا بھابھی کیا دعا شادی شدہ ہے

ظاہری سی بات ہے محترمہ بغیر شادی کے تو اب میں انہیں بھابھی کہنے سے رہا

انکی حیرانگیوں پر زوہان نے ہنستے ہوئے جواب دیا

زوہان تم یہاں کیا کر رہے ہو

بک لینے کہ بعد وہ گراونڈ میں آئی تو زوہان کو بھی ان تینوں کے ساتھ پا کر پوچھنے لگی

کچھ نہیں میرا لیکچر فری تھا تو سوچا آپ سے مل لوں لیکن افسوس بھابھی آپ نے ابھی تک اپنی دوستوں کو یہ

کیوں نہیں بتایا کہ آپ میری ہیں

اسکی بات کا جواب دیتے ہوئے زوہان نے افسوس بھی کر ڈالا جس پر دعائے ان تینوں کی طرف دیکھا جن

میں انوشہ اور زوبیہ تو نارمل تھی لیکن مہرماہ اسے ضرور گھور رہی تھی

ویسے ہی کیوں کیا ہوا

مطلب پھر یہ سب یہ بھی نہیں جانتی ہو گئی کہ آپ کی شادی ہوئی کس سے ہے

یہ کوئی اتنی ضروری بات تو نہیں جو بتاؤں سب کی شادیاں ہوتی ہیں

ان تینوں کے ساتھ ہی نیچے بیٹھتے ہوئے دعائے لا پرہ انداز میں جواب دیا

سب کو چھوڑو تم ہمیں بتاؤ تم نے اپنی شادی کا کیوں نہیں بتایا اور کس سے شادی ہوئی ہے تمہاری ہمیں اپنے

ہزبنڈ کی پک دیکھاؤ۔

گھور کر مہرماہ نے اسے لتارتے ہوئے ہزبنڈ کی پک بھی مانگی

لیں پک کی کیا ضرورت آپ لوگوں کہ سامنے ہی تو ہیں دیکھ لیں بھابھی کہ ہزبنڈ

سامنے سے گزرتے ارشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زوہان نے ان تینوں کو دعا کہ ہزبنڈ سے ملوایا لیکن

اصل شک تو ان تینوں کو اب لگا تھا یہ جان کر کہ دعا کی شادی ارشان سے ہوئی ہے

سر ارشان دعا سر ارشان تمہارے ہزبنڈ ہیں

ایک بار ارشان اور ایک بار دعا کو دیکھ زوبیہ نے حیرانگی سے پوچھا

جی ہاں آپ کہ سر ارشان آپ کی دوست دعا کہ ہزبنڈ اور میرے بڑے بھائی ہیں

اب کی بار بھی دعا کی بجائے جواب زوہان نے ہی دیا اور ساتھ ہی انکے الٹی پلٹی مار کہ بیٹھ گیا

یار دعا تم کتنی گھنی میسنی ہو تم نے ہمیں بتایا ہی نہیں کہ تمہاری شادی ہوئی اور وہ بھی سر ارشان سے

مہرماہ کہ لیے تو جیسے شک سے باہر آنا ہی مشکل تھا وہ جو ارشان کو مشکوک بنا رہی تھی اسے اب سمجھ آئی تھی

کہ وہ مشکوک نہیں بلکہ دعا میڈم کا مجازی خدا ہے

تم لوگوں نے کبھی پوچھا ہی نہیں تو بھلا میں کیسے بتاتی

ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے دعا نے جیسے اپنے کسی جرم کا اعتراف کیا جبکہ ان سب کی باتوں پر زوہان فری
کانٹر ٹین ہو رہا تھا

یہ پوچھنے والی بات تھوڑی ہے تمہیں ہمیں خود بتانا چاہیے تھا

اب کی بار حصہ انوشہ میڈم نے بھی لیا جس پر دعا کہ ساتھ ساتھ زوہان نے بھی بڑے غور سے انوشہ کی
جانب دیکھا

اب بتاؤ دیا ہے

تم نے نہیں اس نے بتایا ہے ہمیں اگر یہ نابتاتا تو تم تو شاید کبھی بتاتی ہی نا

اچھا نا بس کرو آج نہیں تو کل بتا ہی دینا تھا

مہربانی تمہاری

اچھا چلیں بس بھی کریں کیا آپ سب میری پیاری بھابھی کو نروس کر رہے ہیں چھوڑیں اب پتہ چل گیا نا کہ

یہ آپ کہ سرار شان کی زوجہ محترمہ ہیں تو غصہ تھو کے اور چل ہو جائیں اور آپ بھابھی اپنی دوستوں سے

میرا تعارف ہی کروادیں

ان چاروں کی بحس کو ختم کرنے کے لیے زوہان ہلکے پھلکے انداز میں ان سب کے بعد دعا سے بولا جس پر دعا نے سوری بولتے ہوئے ان سب کے ساتھ زوہان کا تعارف کروایا جس پر زوبیہ اور مہرماہ نے تو اسے ہیلو کہا لیکن انوشہ چپ ہی رہی کیونکہ وہ ویسے بھی بہت کم بولا کرتی تھی اسکی یہ چپی چند لمحوں میں ہی زوہان نے بڑی غور سے ابزو کی کیونکہ تب سے زیادہ مہرماہی بول رہی تھی اور ایک دو بار زوبیہ نے بھی سوال کیا لیکن انوشہ صرف ایک بار ہی بولی تھی

اپنے آفیس میں بیٹھا وہ میٹنگ کی تیاری کر رہا تھا کہ تبھی انون نمبر سے اسے کال آئی کال یس کر کے اسنے موبائل کان سے لگایا لیکن دوسری طرف سے سوائے خاموشی کے اسے کوئی جواب نہیں ملا جس پر وہ بنا اسکے بولے ہی سمجھ گیا تھا کہ کال کس کی ہے

میں بول رہی ہوں

آپ نا بھی بتائیں تو آپ کی خاموشی میں اتنی طاقت ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے گا کہ آپ ہیں کرسی کی بیک پر سرٹیکا کر آنکھیں موندتے ہوئے وہ ایک جذب میں بولا کہ اسکے جان لیوا جواب پر میلوں دور اپنے کبین میں بیٹھے عائرہ کا دل یکدم تیزی سے دھڑکا

میں نے آپ کو یہ کہنے کہ لیے فون کیا تھا کہ آپ اپنے بابا کو میرے گھر بھیج دیں مجھے آپ سے شادی پر کوئی
عترض نہیں

اسکی بات پر ہاد نے فوراً آنکھیں کھولیں

یہ بات آپ میرے سامنے آکر بھی تو کہہ سکتی تھی

جس دن محرم بن کر ملیں گئے اس دن ہر بات عائرہ فاروق بلا تجاویز آپکی آنکھوں میں دیکھ کر ادا کرے گئی

اسکے دو ٹوک جواب پر ہاد کہ لبوں پر جانیو مسکراہٹ ابھری

چلیں پھر انشاء اللہ اب اگلی ملاقات عائرہ فاروق سے نہیں بلکہ عائرہ ہاد سلطان سے رو برو ہو گئی

جانیو مسکراہٹ کہ ساتھ اسنے اپنا اور اسکا نام جوڑ کر جواب دیا جس پر عائرہ کہ دل میں اپنے نام کہ آگے

لیے اسکے نام پر گدگی سی ہوئی جس پر وہ مزید کوئی اور بات سنے بغیر کال کاٹ گئی اور ہاد سلطان نے دلکشی

کہ ساتھ مسکراتے ہوئے موبائل کو دیکھا وہ تو خوش تھا اتنا کہ شاید ہی بتا سکتا وہ جیت گیا تھا اسکی محبت جیت

گئی تھی عائرہ نے اسے اقرار کر کہ جیسے خزانے کی چابی تھادی تھی

سر مینٹنگ روم ریڈی ہے سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں

اپنے سیکرٹری کی آواز پر اس نے ہاتھ کہ اشارے سے اسے جانے کا کہا اور اپنا کورٹ پہن کر شہانہ انداز میں چلتے ہوئے آفیس سے باہر نکل گیا اب وہ جانتا تھا اسے کیا کرنا ہے اور جلد از جلد کرنا تھا کیونکہ وعدہ جو کر چکا تھا اور وعدہ خلافی ہاں سلطان کی فطرت میں نہیں تھا

آپ نے میرے ہو سہٹل جانے کی وجہ دریافت کی تھی باباجان

سلطان منشن میں سبھی اس وقت ایک ساتھ رات کا کھانا کھا رہے تھے تبھی ہاں اپنا کھانا کھاتے ہوئے دامیر صاحب سے بولا جو اسکی بات پر کھانا چھوڑ کر اسکی طرف دیکھنے لگے جبکہ باقی سب کی حسیں تیز ہوئی کہ وہ کیا کہنے والا ہے

بلکل بر خود ار تمہاری وہ وجہ جاننے کا مستطمن میں اب بھی ہوں

دامیر سلطان نے بھی اسی کی طرح جواب دیا

ڈاکٹر عائرہ کہ بارے میں تو بہت اچھے سے جانتے ہیں آپ سب اور میرے خیال میں جس بات سے آپ سب لا علم تھے وہ فرید آپ سب کو بتا چکا ہے

دونوں کمئیاں ٹیبل پر رکھ وہ تھور آگئے کو جھکتے ہوئے سب کی طرف دیکھ کر سوال کرنے لگا جس پر سبھی

اسکے براہ راست سوال پر گھبرائے

مطلب کہ وہ جانتا تھا کہ وہ سب اسکی جاسوسی کر وارہے ہیں اور یہی بات ان سب کہ گلے خشک کرنے کہ

لیے کافی تھی

جب جانتے ہو کہ ہم سب لا علم نہیں ہیں تو پھر بات گہمانے کی بجائے مدعے پر آؤ تا کہ معلوم تو ہو مصوف

آخر چاہتے کیا ہیں

اب کی بار دامیر صاحب نے صاف طنز کیا جب وہ جانتا تھا تو بات گہماکیوں رہا تھا

ایک دو دن تک ڈاکٹر عائرہ کہ گھر جا کر آپ آنکے والدین سے میرے رشتے کی بات کریں میں ڈاکٹر عائرہ

سے شادی کرنا چاہتا ہوں

بے لچک لہجے میں بولی گئی اسکی بات پر زوہان کو گوتا لگا جبکہ اسکے ساتھ ساتھ باقی سبھی شاک ہوئے

ایک منٹ بھائی اگر آپ کو ڈاکٹر عائرہ سے شادی ہی کرنی تھی تو پہلے آپ نے انہیں انکار کیوں کیا

پانی کا پورا گلاس حلق میں اونڈلنے کے بعد زوہان نے آخر کار دل میں چلتا سوال کر ہی ڈالا کیونکہ یہ بات تو سبھی کو پریشان کر رہی تھی کہ اسنے انکار کیوں کیا اور اب جب کر دیا تھا تو شادی کس خوشی میں کرنا چاہتا ہے تم ابھی اتنے بھی بڑے نہیں ہوئے زوہان سلطان کہ ہاں سلطان تمہیں جواب دہ ہو

زوہان کو اپنے سوال کا کرار جواب ملا کہ وہ دوبارہ کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ کر پایا

ہاں سلطان زوہان سلطان کو نا سہی لیکن دامیر سلطان کو تو جواب دہ ہے اور دامیر سلطان بھی یہی جاننا چاہتا ہے کہ اب اس بات کا کیا مطلب ہے کیا وہ بچی راضی ہے یا اس پر بھی اسی طرح اپنا فیصلہ مسلط کر رہے ہو آپ سب کہ لیے اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ وہ راضی ہیں باقی رہی بات جواب کی تو یہ معاملہ میرے اور ان کے درمیان ہے اس لیے سوائے ان کے میں آپ سب میں سے کسی کہ بھی سوال کا جواب دہ نہیں

اپنے ازلی انداز میں ان سب کو جواب کر وہ وہاں روکا نہیں بلکہ اٹھ کر جا چکا تھا اور پیچھے دامیر سلطان اس کے اتنے دو ٹوک انداز پر دل مسوح کر رہ گئے

یا اللہ کاش شادی کہ بعد عائرہ بھا بھی بھی بھائی کو اسی طرح سولی پر لٹکا کر رکھیں جیسے یہ ہم سب کو لٹکا کر رکھتے ہیں آمین سم آمین

دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کر دے کرتے ہوئے زوہان نے دل سے آمین کہا جبکہ اسکے ساتھ ساتھ سبھی نے اپنے

اپنے دلوں میں آمین ضرور کہا تھا

ہادی کی بات کہ مطابق دامیر سلطان ارشان دعا اور فیضان کہ ساتھ دوسرے دن ہی فاروق صاحب کہ سامنے موجود ہوئے اور ان سے عاثرہ کا ہاتھ ہادی کے لیے مانگا جس پر فاروق صاحب نے بھی بنا دیری کیے انہیں عاثرہ کی رزامندی نوازتے ہوئے رشتہ پکا کر دیا جب سبھی لوگ رزامند تھے تو دامیر سلطان نے بھی دیری کرنے کہ بجائے فاروق صاحب اور آسیہ بیگم سے مشورہ کر کے اسی ماہ کہ آخری ہفتے میں دونوں بچوں کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی دامیر سلطان چونکہ ہادی کے ساتھ ساتھ ارمان کی شادی بھی کرنا چاہتے تھے اسی لیے زیادہ دیر کرنا مناسب نا سمجھا اور یہ خبر جب عاثرہ تک پہنچی کہ اسکی شادی کی ڈیٹ اسی مہینے کی تہہ کی گئی ہے تو ایک بار سب کی اتنی جلدی پر وہ حیران ضرور ہوئی لیکن پھر آسیہ بیگم کہ سمجھانے پر کہ نیک کام میں دیری نہیں کرنی چاہیے وہ خاموش ہو گئی اسکے برعکس ہادی کو جب اسی ماہ کی ڈیٹ فکس ہونے کا معلوم ہوا تو وہ حیران نہیں بلکہ نا محسوس طریقے سے خوش تھا اسکی خوشی چہرے سے واضح تو نا تھی لیکن زوہان کہ مطابق اسکے دل میں ہر گزرتے دن کہ ساتھ لڈو ضرور پھوٹ رہے ہو گئے

سارے کام ختم کرنے کے بعد وہ کمرے میں آئی تو سامنے ہی اسے بیڈ پر اپنے موبائل میں مصروف پایا اسکی مصروفیت کا خیال کروہ خاموشی کے ساتھ الماری سے اپنے کپڑے نکال کر واشروم فرش ہونے چلی گئی کیونکہ آج اس نے سارے گھر کی صفائی کروائی تھی جسکی وجہ سے اب اسکے کپڑے میلے ہو گئے تھے تقریباً 10 منٹ بعد وہ فرش ہو کر آئی تو اب ارشان کو موبائل کی بجائے لیٹے ہوئے پایا ٹاول کو ٹاول سنڈ ڈھر رکھ اسنے بال کمر پر کھلے چھوڑ دیے اور ہاتھوں پر لوشن لگانے کے بعد اسکے ساتھ ہی بیڈ پر اپنی جانب آ کر بیٹھ

گئی

سب ٹھیک ہے

اسکی جانب دیکھ کر سوال کیا گیا

کیوں پوچھ رہی ہیں

جواب کی بجائے الٹا سوال آیا

آپ اتنے خاموش ہیں نا اس لیے

شکر ہے آپ کہ پاس اتنا وقت تو ہے کہ آپ کو میری خاموشی محسوس ہوئی

نگاہیں اسکے چہرے پر ٹکائے اسکی مصروفیت پر ٹونٹ کیا گیا

آیسے کیوں بول رہے ہیں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی کیا

اگر آپ کو یاد ہو تو آج صبح جانے سے پہلے میں نے آپ سے کہا تھا کہ واپسی پر ہم ایک ساتھ شوپنگ پر جائے

گئے لیکن دیکھیں آپ بھول گئی اور سارا دن کاموں میں مصروف رہی اور اب رات کہ 12 بجے کمرے میں

آکر مجھ سے اپنی غلطی پوچھ رہی ہیں

صبح کی بات اسے یاد کروا تے ہوئے ارشان بولا تو اسکے لہجے میں ناراضگی کا عطر صاف تھا

سوری

بنا کسی بحس کہ اس نے سر جھکا کر فوراً اپنی غلطی مانتے ہوئے معافی مانگی

اسکی اتنی سادگی پر ناچاہتے ہوئے بھی ارشان کو ہنسی آگئی مطلب کوئی اتنا سادہ اور مصوم کیسے ہو سکتا ہے جتنی

وہ تھی وہ کبھی اس سے کوئی بحس نہیں کرتی تھی بلکہ خاموشی سے اسکی ہر بات مان لیا کرتی اسکی اسی سادہ دلی پر

ارشان ہر بار قائل ہوئے بغیر نہیں رہ پاتا تھا

دعا

ج۔جی

ہر بار اسکے منہ سے اپنا نام سن کر دعا کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی تھی

I wana kiss you

اسکی اچانک فرمائش پر دعا نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا لیکن آج اسکی نگاہوں میں الگ ہی تاثر تھا جس پر

وہ جلد ہی نگاہیں جھکا گئی

جواب دیں

عجیب تھا وہ کس کرنے سے پہلے اس سے پوچھ رہا تھا جیسے وہ فوراً بول دے گئی کہ جی ارشاد کر لیں اب اس

بات کا وہ اسے کیا جواب دیتی

اگر کوئی بولڈ قسم کی لڑکی ہوتی تو فوراً ہاں کر دیتی لیکن وہ بولڈ ہی تو نہیں تھی وہ سادہ سی تھی جو اسکے منہ سے

اپنا نام سن کر اپنی دھڑکنوں کو سنبھال نہیں پاتی تھی تو بھلا اسکی قربت میں اسکا کیا حال ہوتا

اگر آپ نہیں چاہتی تو کوئی بات نہیں آپ کو اتنا گھبرانے کی ضرورت نہیں

گھبراہٹ کہ مارے اسے اپنے ہاتھوں کو مسلنے پر ارشان نے اسکی پریشانی دور کی اور بازو آنکھوں پر رکھ کر

لیٹ گیا

ایسی کوئی بات نہیں

اسے لگا وہ ناراض ہو گیا ہے اسی لیے فوراً بولی

اسکے بولنے پر ارشان نے بازو ہٹایا اور بغور اسکے چہرے کو دیکھا جہاں گھبراہٹ کہ ساتھ شرم اور حیا کی سرخی

بھی پھیلی ہوئی تھی اسکی شرم و حیا کو سمجھتے ہوئے وہ مسکرا دیا اب سمجھ آئی تھی کہ وہ خاموش کیوں ہے

اگر آپ اسی طرح گھبراتی اور شرماتی رہیں گئی تو ہمارے بچے اس دنیا میں کیسے آئیں گے

اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے اسنے یکدم دعا کو کمر سے پکڑ کر قریب کیا اور نہایت پر شوخ لہجے میں

اسکے کان میں سرگوشی کی

اور دعا تو اسکے یوں اچانک قریب کھینچنے اور بے باک بات پر سر سے لیکر پیر کہ ناخن تک سرخ پڑی

وہ شخص اتنا بے باک ہو سکتا تھا اسے تو پتہ ہی نہیں تھا اسکا یہ بے باک لہجہ آج پہلی بار دعا نے دیکھا تھا اور جان

کر مارے شرم کہ وہ مرنے کو تیار ہوئی

وہ جانتا تھا وہ کچھ نہیں بولے گئی اس لیے بنا وقت ضائع کیے اسنے دعا کا سر پیچھے تکیے پر رکھا اور خود اسکے اوپر

آئے اسکے ہونٹوں پر اپنے لبوں کی دسترس جمائی

اسکے یوں اچانک جھکنے پر دعائے بوکھلاتے ہوئے آنکھیں سختی سے بند کر کہ اسے کندھے سے تھاما جبکہ وہ تو

اسکے ہونٹوں کا جام پیے بہکتا ہی چلا گیا

کئی لمحے اسکے ہونٹوں سے خود کو سیراب کرنے کہ بعد وہ اسکی گردن پر جھکا کہ اسکی شیو کی چھبن پر دعا کو

گدگدی ہوئی

ا-ر-شان

کچکیاتے ہوں مٹوں سے بامشکل اسکا نام پکارے دعا نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ سن کب رہا تھا اسکی

محصور کن قربت کا نشہ تھا کہ ارشادِ مکمل طور پر بہکائی ہی وجہ تھی کہ جب کوئی راہِ فرارِ نامی تو دعا بھی بنا

مزاحمت کیے اپنا آپ اسکے سپرد کر گئی جسکے بعد ارشادِ شانِ رو کا نہیں بلکہ رفتارِ فنا اسکے پورے وجود پر قابض

ہوئے اپنے ساتھ ساتھ اسے بھی کسی اور ہی دنیا میں لے جا پہنچا

آپ کا بی پی بہت زیادہ ہائی ہے بابا میں دیکھ رہی ہوں پچھلے کچھ دنوں سے آپ اپنا بالکل خیال نہیں رکھ رہے
جب سے اسکی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی تب سے فاروق صاحب کسی ناکسی کام میں مصروف رہتے تھے
جسکی وجہ سے انکی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی تھی

میری ایک لوتی بیٹی کی شادی ہے ایسے تھوڑی نا میں سکون سے بیٹھ سکتا ہوں
تیاریاں کرنے کے لیے پہلے آپ کو بالکل فٹ ہونا پڑے گا اور فٹ آپ تبھی ہو گئے جب آپ اپنا خیال رکھیں
گئے اگر آپ ایسے ہی ہر وقت کاموں میں اولجھ کر بے احتیاطی برتے گئے تو بتائیں کیسے چلے گا سب اور مجھے
بتائیں آپ خامخا میں اتنی ٹنشن کیوں لے رہے ہیں چاچو ہیں نا وہ سب دیکھ لیں گئے
میڈیسن انکے ہاتھ میں رکھتے ہوئے وہ زرہ غصے سے بولی کیونکہ انکی اچانک طبیعت خراب ہو جانے پر وہ اور
آسیہ بیگم کتنا پریشان ہو گئی تھی

میرے بچے ٹنشن نہیں میں بس چاہتا ہوں میری بیٹی کی شادی میں کوئی کمی نارہے میں اپنی لاڈلی بیٹی کو بہت
دھوم دھام سے بیاہوں گا

میڈیسن کھانے کے بعد انہوں نے بڑے ہی پیار سے عائرہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے دل کی بات کہی

میرے لیے آپ کی صحت سے زیادہ کچھ بھی آہم نہیں ہے باباجانی اس لیے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی بیٹی خوش رہے تو پلیز اپنا بہت سارا رکھیں کیونکہ آپ کی صحت یا بیٹی ہی میرے لیے سب سے بڑی خوشی ہے انکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکر کر پیار سے دباتے ہوئے عائرہ نے بڑے ہی مان سے انہیں کہا جس پر وہ اسکی بات پر مسکرا دیے

امی جان اب سے آپ انہیں کوئی کام نہیں کرنے دیں گئی اور آپ بابا جان سن لیں اگر اب میں نے آپ کو کوئی کام کرتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

ساتھ بیٹھی آسیہ بیگم کو سختی سے مانا کرنے کہ بعد اسنے انگلی اٹھا کر فاروق صاحب کو بھی دھمکی دی میرے جان یہ سب میں نہیں تو پھر اور کون دیکھے گا

فاروق صاحب نے اٹھتے ہوئے جواز پیش کیا

چاچو ہیں نا وہ سب دیکھ لیں گئے آپ بس اپنی محنت پر دیہان دیں

سہی کہہ رہی ہے عائرہ لقمان سب سنبھال تو رہا ہے اور اگر کوئی کمی پیشی رہ گئی تو حسن سنبھال لے گا آپ بس اپنا خیال رکھیں اب بیٹی کی شادی پر بابا ایسے بیمار رہے اچھا تھوری لگتا ہے

عارہ کی بات سے رزامند ہوئے اسیہ بیگم نے بھی انہیں سمجھانا چاہا جس پر فاروق صاحب کہ پاس سوائے

بات ماننے کہ کوئی چار انہیں رہا

اچھا ٹھیک ہے بھی جیسی آپ دونوں ماں بیٹی کی مرضی

صرف ہاں نہیں بات بھی ماننی ہے سمجھے

اچھا بھئی مان لی بات

اچھا عارہ سنو

جی

آج صبح دامیر بھائی کا فون آیا تھا وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنی شادی کا جوڑا خود دعا کہ ساتھ جا کر پسند کر لو کل دعا اور

ارشان آئے گئے تمہیں لینے اس لیے ہو اسپتال سے سیدھا انکے ساتھ چلی جانا

یاد آنے پر اسیہ بیگم نے اسے دامیر سلطان کی کا پیغام دیا لیکن انکی بات پر عارہ نے منہ بنایا کیونکہ اسے شوپنگ

کرنا بالکل پسند نہیں تھا اسکی شوپنگ ہمیشہ سے فاروق صاحب اور اسیہ بیگم خود ہی کرتے تھے مجال تھی جو

کبھی بھی اسنے خود اپنے لیے کچھ پسند کیا ہو

امی آپ بھلا انہیں انکار کر دیتی جانتی تو ہیں مجھے یہ شوپنگ کرنا بالکل پسند نہیں میں بھلا ان لوگوں کہ ساتھ
جا کر کیا کروں گئی

میری جان اب انہوں نے خود فون کر کہ تمہارے بابا سے اجازت لی تھی تو بھلا ہم انکار تھوڑی کر سکتے تھے
اور اتنا پریشان ہونے والی کو سی بات ہے بس جا کر شادی کا جوڑا ہی تو پسند کرنا ہے باقی ساری شوپنگ تو میں اور
تمہارے بابا کر ہی چکے ہیں

اسکے یوں منہ بنا کر بولنے پر آسیہ بیگم نے پیار سے اسے سمجھایا تاکہ وہ پریشان نا ہو
وہ تو ٹھیک ہے امی لیکن آپ جانتی تو ہیں میں کبھی شوپنگ پر نہیں گئی میری ساری شوپنگ آپ خود کرتے ہیں
تو پھر شادی کا جوڑا میں کیسے پسند کروں گئی مجھے تو کوئی ایڈیا بھی نہیں ہے
انکے سمجھانے پر اسنے منہ لٹکا کر اپنی ایک اور پریشانی بتائی

اوہو عائرہ دعا جاتا رہی ہے تمہارے ساتھ اگر کچھ سمجھ نا آئے تو اس سے پوچھ لینا اب منہ نہیں لٹکاؤ اور چپ
چاپ کل تیار رہنا میں کوئی بہانے نہیں سننے والی تمہارے سمجھی

جی

دعا یہ تمہاری گردن پر کیا ہوا ہے

ن۔ نہیں کچھ نہیں ہوا

زوبیہ کہ سوال پر دعا نے گھبراتے ہوئے فوراً اپنا ڈھلکتا دوپٹہ سر پر سہی کیا اب وہ اسے کیا جواب دیتی کہ اسکی گردن پر اسکے مجازی خدا کی قربت کہ اتار تھے جو سرخ نشانوں کی صورت میں اپنی چھپ دیکھا رہے تھے ارے ایسے کیسے کچھ نہیں دیکھو زرہ کتنی ریڈ ہو گئی ہے تمہاری گردن ایسے لگ رہا ہے جیسے کسی نے جان بوجھ کر کچھ رپ کیا ہو

اسکے یوں اپنا دوپٹہ ٹھیک کر کہ انکار کرنے پر زوبیہ نے دوبارہ دوپٹہ پیچھے کر کہ اس نشان پر انگلی رکھ کر

فکر مند لہجے میں بولا

مجھے بھی دیکھا دیکھا ہوا ہے

زوبیہ کہ فکر مند لہجے پر مہرماہ نے بھی جلدی سے دعا کا سراپنی طرف کر کہ اس نشان کو دیکھا لیکن نشان دیکھ کر اسکی آنکھوں میں زوبیہ کی طرح فکر نہیں بلکہ شوخی چھائی تھی

اوووو

ہو نٹوں کو واو کی شکل دیے مہرماہ نے نہایت پر شوخ انداز میں آووو کہا جس پر دعا نے اس کے سمجھ جانے پر اسے
آنکھیں دیکھائی جبکہ زوبیہ نے نا سمجھی سے مہرماہ کو دیکھا

تمہیں کیا ہوا

پاگل لڑکی یہ کوئی زخم نہیں یہ تو لو باٹ ہے لگتا ہے کل کی رات ارشان سر نے بہت تنگ کیا ہے ہماری دعا کو
زوبیہ کی معلومات میں اضافہ کرنے کہ بعد اسے شوخی سے دعا کو کندھا مارتے ہوئے چھیڑا جس پر دعا کا دل
کیا کہیں جا کر چھپ جائے ایک تو پہلے ہی وہ ارشان سے نظریں نہیں ملا پارہی تھی اور اب رہی سہی کثر مہرماہ
میڈم پوری کر رہی تھی

مہرماہ کی بات اور دعا کہ شرماتے پر زوبیہ سمجھتے ہوئے سر جھکا کر مسکرا دی پر بولی کچھ نہیں

ہا یہ دعا یا تم شرماتے ہوئے کتنی پیاری لگتی ہو جسٹ ایجنین اگر میری جگہ سر ارسان تمہیں ایسے شرماتے
ہوئے دیکھ لیں تو پھر کیا ہوگا

مہرماہ

شرم سے سرخ ہوئے دعا نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے خاموش رہنے کا کہا لیکن اسکی آنکھیں دیکھانے

کا مہر ماہ نوید پر رتی برابر اثر نہیں ہوا

مجھے آنکھیں دیکھانے سے بہتر ہے دعا میڈم آپ اپنے مجازی خدا کہ محبت بھرے تحفے چھپا کر رکھیں

بس کرو مہر ماہ کیوں تنگ کر رہی ہو اسے

زوبیہ کہ ٹوکنے پر مہر ماہ ابھی کوئی جواب دیتی کہ ارشان کلاس کہ اندر داخل ہوا جس پر وہ بعد میں دعا کی کلاس

لگانے کا سوچ چپ ہو گئی جبکہ دعا نے ارشان کی آمد پر سراٹھانے کی غلطی بالکل نہیں کی تھی

ام ہم زوبی دیکھو تو یار آج تو سر بہت زیادہ خوش لگ رہے ہیں

مہر ووو

باہا باہا اچھا اب نس بولتی

عائزہ بھابھی کچھ پسند آیا آپ کو

وہ جوانگی دانتوں میں دبائے کشمکش میں اپنے سامنے اتنے سارے برائڈل ڈریسز کو دیکھ رہی تھی دعا کہ

پوچھنے پر لپا سامنہ بنا گئی

بلکل نہیں دعا مجھے تو اتنی سی بھی سمجھ نہیں آرہی کہ کونسا پسند کرو اور کونسا نہیں

انگی سے اشارہ کر ہوئے اسنے پریشانی سے منہ بنا کر دعا کو جواب دیا جس پر دعا اسکے انداز پر ہنس دی

اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات ہے آپ کو جو بھی سب سے اچھا لگتا ہے وہ پسند کر لیں

پسند ہی تو میں مسئلہ ہے دعا یہ سبھی ایک جیسے ہی لگ رہے ہیں امی سے بولا بھی تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آئے گئی

اب کیا کروں

اچھا چلیں آپ اتنا پریشان نہیں ہوں بلکہ ایک کام کریں کوئی سے بھی تین چار ڈریسز ٹرائی کر کہ دیکھ لیں

جو سب سے زیادہ اچھا لگا وہ خرید لیجے گا

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ دعا نے اسے اسکی پریشانی کا حل بتایا

رائٹ ای تھنگ یہ اچھا ہے گا

دعا

آپ دیکھیں میں زرہ انکی بات سن لوں

ہاں جاو

ارشان کی آواز پر دعا اسکی بات سننے دوسری طرف چلی گئی جبکہ عائرہ خود دو تین ڈریسز سلیکٹ کرنے لگی
کہ ٹرائی کر کہ دیکھ سکے

اف اللہ جی یہ برائڈل ڈریسز اتنے ہیوی کیوں ہوتے ہیں

بہت سوچنے کہ بعد اسنے ایک ڈریس سلیکٹ کیا اور ٹرائل روم کی طرف آئی لیکن ابھی وہ اندر جاتی کہ اسکے
موبائل پر مسیج ٹون بجی

یہ ڈریس بہت ہیوی ہے آپ بالکل کیری نہیں کر پائیں گئی اس لیے اسے چھوڑ دیں اور شوپ سے باہر آئیں
مسیج سین کر کہ وہ حیران ہوئی اور اپنے آس پاس دیکھنے لگی کیونکہ وہ مسیج ہادکا تھا جسکا صاف مطلب تھا وہ اسے
دیکھ رہا ہے

وعدے کہ مطابق آپ سے ملاقات اب محرم بن کر ہی ہو گئی اس لیے مجھے تلاشیں مت

اسکے حیرانگی سے یہاں وہاں دیکھنے پر ایک اور مسیج آیا جسے سین کر عائرہ نے سر نامیں ہلایا

وہ شخص اسے شک پہ شک دینے کی قسم کھا چکا تھا

سر کو نامیں ہلاتے ہوئے اس نے دعا کو تلا شاجوار شان کہ ساتھ اپنے لیے ڈریسز پسند کر رہی تھی انہیں

پریشان کرنے کا ارادہ ترک کیے وہ خود ہی شوپ سے باہر نکل گئی

سیکنڈ پورشن میں ایک برائیدل ڈریس شوپ ہے وہاں جائیں

اسکے مسیج کہ مطابق وہ سیکنڈ پورشن میں آئی جب بائیں جانب دو منٹ چلنے کے بعد اسے ایک برائیدل ڈریس

شوپ نظر آئی اور وہ اسکا گلاس ڈوردھکیل کر شوپ کہ اندر داخل ہوئی

گڈایونگ میڈم آپکا آڈر ریڈی ہے یہ لیں

وہ ابھی شوپ کہ اندر آئی تھی کہ سیلز گرل نے ایک بڑا سا بیگ اسکے حوالے کیا جس میں شاید اسکا برائیدل

ڈریس موجود تھا

تھنکیو اسکی پے مینٹ

اسنے وہ بیگ کھول کر ڈریس دیکھنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ اچھے سے جانتی تھی کہ ہاڈسلطان کوئی معمولی یا

بیکار چیز تو پسند نہیں کر سکتا

نومیم پے منٹ ہو چکی ہے

او کے تھنکیو

سیلز گرل کو جواب دیے وہ شوپ سے باہر نکل گئی کیونکہ اور تو اسے کچھ لینا نہیں تھا جو وہاں روکتی

اب تھوڑا سا آگئے ایک جیولری شوپ ہے وہاں جائیں

اگلا میسج سین کروہ جیولری شوپ میں آئی

اسلام علیکم میڈم یہ لیں آپکا آڈر

وہ اندر آئی تو سیلز گرل کی طرح جیولری شوپ اونر نے بھی فوراً اسکے آگے جیولری بیگ کیا جسے پکر ہلکی سی

مسکان کہ ساتھ عاثرہ نے انکا بھی شکریہ ادا کیا

اب واپس فرسٹ پورشن پر جائیں

اسکے میسجز سین کرنے کہ ساتھ ساتھ وہ یہاں وہاں بھی دیکھ رہی تھی کہ شاید وہ نظر آجائے لیکن وہ بھی اپنی

بات کا پکا تھا ناجانے کہاں چھپ کر اس پر نظر رکھنے کہ ساتھ ساتھ انسٹرکشنز بھی دے رہا تھا

عاثرہ بھا بھی

بیگز فیضان کو پکرا دیں وہ آپکی گاڑی تک پہنچا دے گا

فیضان کو دیکھ وہ کوئی سوال کرتی کہ اسکا ایک اور مسیج آیا جسے سین کر عاثرہ نے بیگز فیضان کو پکرا دیے
کیونکہ بڑائیڈل ڈریس کی وجہ سے بیگ تھورا ہیوی تھا اس لیے اسکی تھکن کا احساس کرتے ہوئے ہانے

فیضان کو اسکی ہلیپ کہ لیے بھیج دیا

عاثرہ نے بیگز فیضان کو پکرائے تو وہ ہلکی سی مسکان اسے پاس کر کہ وہاں سے پلٹ گیا تبھی اسکا کاگلا مسیج آیا

آپکی دائیں جانب تھورا سا آگے ایک شوز شوپ ہے وہاں جائیں

اگر سب کچھ آپ پہلے ہی خرید چکے تھے تو بتا دیتے خامن میں مجھے یہاں آنا پرا

اسکے میسیجز کا یہ پہلا جواب تھا جو عاثرہ نے غصے سے اسے دیا

اگر بتا دیتا تو آپ کو دیکھ کیسے پاتا

چھپ کر نظر رکھنا کہاں سے سیکھا ہے آپ نے

آپ سے ----

اس بار بھی جواب فوراً حاضر تھا کہ

اسکے فوراً جواب پر عائرہ سر جھٹک کر جوتوں والی شوپ کی طرف آئی جہاں آتے ہی وہاں کھڑے سیلز بوئے

نے بھی ان دونوں کی طرح ایک بیگ اسکے حوالے کیا جس پر عائرہ نے اسکا بھی شکریہ ادا کیا اور باہر نکل گئی

اب پیچھے موڑے اور چھ قدم چل کر آگئے آئیں

میم آپکا جوس

اسکے اگلے حکم کہ مطابق وہ چھ قدم چل کر آگئے آئی پر وہاں کوئی اور شوپ کی بجائے کنٹین تھی جس کہ اندر

جاتے ہی ایک لڑکے نے اسکے سامنے جوس کا گلاس کیا جسے عائرہ نے اوجھتے ہوئے پکڑا

تھنکیو

اب یہ جوس کا گلاس بھی گھر لے کر جاؤں کیا

اسے بالکل سمجھ نہیں آئی تھی کہ اسنے جوس کا گلاس کیوں آڈر کیا اسی لیے چیڑتے ہوئے مسیج ٹائپ کر کہ

سینڈ کیا

بالکل نہیں اتنا زیادہ چل کر تھک گئی ہوں گئی اس لیے بیڑھ کر پی لیں

اب کی بار اسکے جواب پر عائرہ چیڑی نہیں بلکہ مسکرا دی تھی

ایسے مسکرائیں مت کیونکہ میں بالکل نہیں چاہتا آپکی مسکراہٹ میرے علاوہ کوئی اور دیکھے

عائزہ بھابھی شوپنگ ہوگئی آپ کی

ابھی وہ کوئی جواب دیتی کہ دعا کہ آکر پوچھنے پر اسنے موبائل آف کر کہ بیگ میں رکھ دیا

ہاں ہوگئی تم بتاؤ تم نے اپنی شوپنگ کر لی

میں نے کہاں ساری شوپنگ تو ارشان نے خود کر لی مجھے تو بس وہ اپنے ساتھ گھمانے کے لیے ہی لائے تھے

مسکراتے ہوئے دعا نے اسے جواب دیا جس پر عائزہ دل میں سوچ کر رہ گئی کہ اسکی ساری شوپنگ بھی تو ہاں

نے ہی کی تھی وہ بس ہر شوپ پر جا کر اپنا پارسل ریو کر رہی تھی

اچھا چھوڑیں یہ اگر آپ کچھ اور نہیں لینا تو چلیں ارشان گاڑی میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں

ہاں چلو چلیں

کیسی رہی پیاسنگ پہلی شوپنگ

وہ اور ارشان تھوری دیر پہلے ہی شوپنگ کر کے گھر آئے تھے آتے ہی ارشان تو فرس ہونے کے لیے کمرے

میں چلا گیا تھا جبکہ دعا فحلال ڈرائینگ روم میں ہی بیٹھی تھی تبھی زوہان وہاں آتے ہوئے شوخی سے بولا

دعا نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ صرف مسکرا ہی دی

عارہ بھابھی کی شوپنگ کیسی رہی بھلا آپ مجھے بھی بتا دیتی تو اسی بہانے میں بھی اپنی پیاری پیاری بھابیوں
پلس لڑکیوں کے ساتھ شوپنگ کر لیتا لیکن افسوس کہ مجھ بچارے غریب کو اب اکیلے ہی شوپنگ کرنی پڑے

گئی

عارہ کہ بارے میں پوچھنے کے ساتھ ساتھ اس نے افسوس بھی کر ڈالا
اس میں افسوس والی کونسی بات ہے جب بھی تمہیں شوپنگ پر جانا ہو گا مجھے بتا دینا میں چلی جاؤں گئی تمہارے
ساتھ

اسکے افسوس کرنے پر دعا کو اسکا لٹکا منہ بالکل اچھا نہیں لگا تھا اسی لیے فوراً ہمدردی کرتے ہوئے بولی

ہائے تھنکیو بھابھی کتنی اچھی ہیں آپ

اچھا بھابھی سنیں

ہم

آپکی وہ فرینڈ آج یونی نہیں آئی تھی کیا

کونسی فرینڈ

دعا نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا

ارے وہی جو بہت کم بولتی ہے جسکی آنکھیں ڈراک براون کلر کی ہیں وہ کیوٹ سی

دعا نے تو صرف اس سے اسکا نام پوچھا تھا لیکن زوہان سلطان نے تو نام بتانے کی بجائے اسکا پورا حوالہ بتا دیا تھا کہ وہ کم بولتی اسکی آنکھوں کا رنگ براون ہے اور وہ کیوٹ بھی ہے

انوشہ

جی وہی

اسکے نام لینے پر وہ زوہان نے فوراً ہاں کی

اسکی طبیعت کچھ خراب تھی اسی لیے نہیں آئی کیوں کیا ہوا

اگر دعا کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کے اتنا کچھ بتانے کہ بعد اسے کیا ہوا پوچھنے کی ضرورت نا پڑتی لیکن وہ تو دعا

تھی جسے سب اپنی طرح سیدھے ہی لگتے تھے

نہیں بس ایسے ہی وہ آپ تین دوستیں بیٹھی نا تو اس لیے سوچا پوچھ لوں چو تھی کیوں نہیں تھی

ہلکے پھلکے انداز میں جواب دیے زوہان نے بات گہائی کہ کہیں اسے شک ہی نا ہو جائے

اچھا

اچھا بول کر دعا صوفے سے اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئی جبکہ پیچھے زوہان بیٹھ کر گہری سوچ میں گم

ہوا

طبعیت خراب تھی کیا ہوا ہو گا بخار کھانسی زکام یا گلا خراب

گھر آنے کے بعد وہ کافی دیر فاروق صاحب کے کمرے میں بیٹھ کر ان سے باتیں کرتی رہی پھر ان کے آرام کا

خیال کر تھوری دیر پہلے ہی انہیں خدا حافظ بول کر اپنے کمرے میں آئی اور فرش ہو کر ہوا خوری کے لیے باہر

ٹیرس پر آگئی

سردیاں شروع ہونے والی تھی اسی لیے موسم میں ہلکی ہلکی خنکی پیدا ہو چکی تھی ہلکی ہلکی ہوا میں وہ کھڑی سنسان سڑک کو دیکھ رہی تھی جب اچانک اسکے ذہن میں خیال آیا کہ اسنے تو اپنی شوپنگ دیکھی ہی نہیں اسی خیال کو سوچتے ہوئے وہ دوبارہ کمرے کے اندر آئی اور صوفے پر پڑے بیگزاٹھا کر بیڈ پر رکھتے ہوئے ڈریس والا بیگ کھولنے لگی

اسنے ڈریس باہر نکالا تو وہ بولڈ ریڈ کلر کا بہت خوبصورت سالہنگا تھا جس کے بارڈر پر بہت باریکی کے ساتھ نگوں اور موتیوں کا نفیس سا کام کیا گیا جبکہ ہلکا پھلکا پتیوں کا کام اوپر بھی کیا گیا تھا کہ لہنگا زیادہ سمپل نا لگے لہنگے کے بعد اسنے شرٹ نکال کر دیکھی تو اس پر بھی اسی کی طرح بارڈر اور گلے پر کام ہوا تھا جبکہ نیچے میں پتیوں کا کام بھی ہوا تھا اور بازوؤں پر صرف نیچھے کی جانب ہی ہلکا پھلکا کام تھا لہنگے اور شرٹ کی طرح دوپٹے پر بھی ایک طرف بھاری جبکہ باقی تینوں طرف ہلکا پھلکا کام تھا اسکی بات کہ مطابق وہ لہنگا ناز زیادہ ہیوی تھا اور نا ہی سمپل بلکہ عائرہ اسے آسانی سے کیری کر سکتی تھی

لہنگے کو سائیڈ پر رکھ اسنے جیولری بیگ کھولا جس میں دو ڈبے تھے پہلے ڈبے میں اسکی چوڑیاں اور رنگز تھی جبکہ دوسرے میں سونے کا بہت ہی پیارا ساسیٹ تھا جس میں ہلکے ہلکے ایئر رنگز باریک ساسیٹ اور عائرہ کہ ماتھے کے مطابق بند یا موجود تھی اس میں کوئی جھومر نہ تھا یا نو زپن وغیرہ موجود نہیں تھی جس پر عائرہ کو

حیرانگی ہوئی کیونکہ اسے یاد تھا ایک بار جب یونی میں فرید نے اسے پوچھا کہ اسے لڑکیوں میں سب سے زیادہ کیا اچھا لگتا ہے تب ہادنے اسے جواب دیا تھا کہ اسے نوزپن پسند ہے کیونکہ اسکی امی کو نوزپن بہت سوٹ کرتی تھی اسی لیے وہ چاہتا تھا کہ جب بھی اسکی شادی ہو تو اسکی بیوی نوزپن ضرور پہنے پہلے ایک رات کہ لیے ہی سہی لیکن پہنے ضرور

بوکس کو سائیڈ پر رکھ اسنے جیولری بیگ اچھے سے دیکھا کہ شاید اس میں نوزپن الگ رکھی ہو لیکن نہیں وہ بالکل خالی تھا جب بہت دیکھنے کہ بعد بھی اسے کوئی اور ڈبی نامی تو کندھے اچکا کر اسنے شو زیگ کھولا لیکن یہ کیا اس میں تو کھوسہ تھا کھوسہ دیکھ اسکا منہ لٹکا کیونکہ اسنے کبھی کھوسہ نہیں پہنا تھا بلکہ اسے تو ہیلز پسند تھی اسی لیے تو وہ ہمیشہ ہیل والے جوتے ہی پہنتی تھی

کیا انہیں معلوم نہیں کہ مجھے ہیلز پسند ہیں

بھلا انکو کیسے معلوم ہوگا میں کبھی بتایا تھوڑی ہے انہیں کہ مجھے ہیلز پسند ہیں

لیکن پھر بھی جہاں وہ یہ جانتے ہیں کہ مجھ سے بیوی سوٹ کیری نہیں ہوگا تو کیا یہ نہیں جانتے کہ میں کھوسہ نہیں بلکہ ہیلز پہنتی ہوں

کھوسے کو سامنے رکھ وہ خود سے ہی سوال اور جواب کر رہی تھی کہ تبھی اسکے موبائل پر ایک بار پھر مسیج ٹون

بجی جس پر اس نے فوراً موبائل پکرتے ہوئے مسیج اون کیا جو اسکی توقع کہ مطابق اسی کا تھا

میں جانتا ہوں آپ کو ہیلز پسند ہیں لیکن وہ کیا ہے نہ میں بالکل نہیں چاہتا کہ ہماری وصل کی رات آپ کسی

بھی وجہ سے تھک جائیں اس لیے ہیل کی بجائے کھوسہ خرید لیا

مسیج سین کر وہ یکدم کھڑی ہوئی اور شاک کہ مارے پورے کمرے کو یہاں وہاں سے دیکھنے لگی

انکو کیسے پتہ کہ میں یہ سب دیکھ رہی ہوں کیا یہ مجھ پر یہاں بھی نظر رکھ رہیں لیکن کہاں

اپنے کمرے کو ہر طرف سے دیکھتے ہوئے وہ حیرانگی سے خود سے سوال کر رہی تھی جب ایک اور مسیج آیا

گھبراہٹ میں آپ پر نظر نہیں رکھ رہا اس لیے ریلکس ہو کر بیٹھ جائیں

یا اللہ یہ انسان پاگل واگل تو نہیں ہو گیا یا پھر مجھے پاگل بنا رہا ہے

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور مسیج کر کہ اسکے اوسان خطا کرتا عاثرہ نے فوراً موبائل ہی پاور آف کر دیا موبائل

اون رہے گانا کوئی مسیج آئے گا اور نا وہ شاک پر شاک ہو گئی

عاثرہ یہ

ماشاء اللہ یہ سب تو بہت پیارا ہے عائرہ

آسیہ بیگم جو کچھ بولتے ہوئے اسکے کمرے میں آئیں تھی بیڈ پر پڑی اسکی چیزوں کو دیکھ خوشی سے بولی

یہ سب تم نے خریدا عائرہ

سب کچھ ایک ایک کر کے دیکھنے کے بعد آسیہ بیگم حیران اور خوش دونوں ہوتے ہوئے ہو چھنے لگی

نہیں وہ ہادیہ سب ان کی پسند ہے انہی نے خریدا ہے

ماشاء اللہ سب کچھ بہت زیادہ پیارا ہے اللہ میری بیٹی کو یہ سب پہننا نصیب کرے

آمین

انکی دعا پر وہ بے اختیار دل میں آمین کہہ گئی

میری دعا ہے اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیوں سے نوازے تمہارے سارے غموں کو دور کر دیں تمہارا نصیب

بہت زیادہ بہتر لکھ دے تمہیں اور ہادیہ کو ایک دوسرے کے لیے سکون کا باعث بنادے اور بہت جلد نیک اور

سالہ اولاد سے نوازیں

بس بس امی ایک ساتھ اتنی دعائیں

آسیہ بیگم تو ایمو شغل ہوئے اسے دعاؤں پر دعائیں دے جا رہی تھی جب انکی آخر دعا پر عاثرہ نے ہنستے ہوئے

انہیں ٹوکا جو کھڑی کھڑی نا جانے کہاں تک پہنچ گئی تھیں

میرا بس چلے تو میں دنیا کی ساری خوشیاں اٹھا کر اپنی بیٹی کی جھولی میں ڈال دوں

اسکے سر پر ہاتھ رکھے انہوں نے محبت سے بوسہ اسکے ماتھے پر بھی دیا

اچھا چلیں یہ بتائیں آپ کیا بول رہی تھی

ارے ہاں دیکھو یہ سب دیکھ کر تو میں بھول ہی گئی میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ تمہارے بابا کو ناشتے سے پہلے

کوئی دوائی دینی ہے

دوائی جو وہ چیزیں دیکھتے ہوئے بیڈ پر رکھ چکی تھی اٹھا کر عاثرہ کہ سامنے کیے اس سے پوچھنے لگی

یہ والی دوائی یہ صبح انہیں ناشتے سے پہلے اور یہ والی دوپہر میں دینی ہے یاد رکھیں

اچھا چلو ٹھیک ہے

دو ایوں کو الگ الگ ہاتھ میں پکروہ بول کر کمرے سے باہر چلی گئی اور عائرہ انکے جانے کہ بعد بیڈ پر بیٹھ کر ان سبھی چیزوں کو دیکھنے لگی جبکہ لہنگے کو ہاتھ میں پکروہ بڑے ہی پیار سے سہلا رہی تھی پھر آسیہ بیگم کی دعائیں یاد کر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی

اپنے لیے اسکے ہونٹوں پر آنے والی یہ مسکراہٹ کسی کہ دل پر کیا قیامت ڈھارہی تھی اس بات سے وہ یکسر انجان تھی جبکہ اپنے پینٹنگ روم میں موجود وہ اسکے ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ کو جانثار نظروں سے دیکھ رہا تھا

بس 55 گھنٹے اور پھر آپ یہاں میرے پاس موجود ہو گئی اس کمرے کی ہر شے آپکی موجودگی سے پر نور ہو جائے گئی نور جہاں بس 55 گھنٹے اور

ایل ای ڈی پر ابھرتی اسکی مسکراہٹ کو محبت سے چھوتے ہوئے وہ دیوانوں کی طرح بول رہا تھا جیسے کوئی پاگل دیوانہ ہو

یہ اسکی دیوانگی ہی تو تھی جو اسنے عائرہ کو انکار کرنے کہ بعد محسوس کی تھی اس رات وہ انکار تو کر آیا تھا مگر اس انکار کہ بعد اسکا دل ایک پل کہ لیے بھی پر سکون نہیں ہوا کئی دن یہاں تک کہ کئی ماہ وہ بے سکون راتوں کو اسکی یادوں میں جاگ جاگ کر گزار چکا تھا جب کئی راتیں اسکی بے سکون گزری تو سکون حاصل کرنے کہ

لیے اس نے پہلی بار اس رات عاثرہ کی پہلی تصویر ڈرا کی اسکا عکس تو اسکے زہن کہ پردوں پر پہلے ہی نقش تھا لیکن جیسے جیسے وہ اسکی تصویریں بناتا گیا ویسے ویسے وہ نقش اتنے پختہ ہو گئے کہ ہادسلطان کو وہ اپنے ہر طرف محسوس ہونے لگی جب بھی وہ اسے بہت زیادہ یاد آتی تو وہ اسے دیکھنے یا ملنے نہیں بلکہ کئی پہر بیٹھ کر اسکے سکیچیز بناتا رہتا تھا اسکی زندگی میں اب تک سب سے قیمتی اثاثہ اسکی یادیں تھی اگر اس طرف عاثرہ فاروق صبر سے ہادسلطان کی یادوں کہ سہارے زندگی گزار رہی تھی تو یہاں ہادسلطان بھی اسکی یادوں کہ سہارے اپنا ایک ایک پل کاٹ رہا تھا بس فرق یہ تھا کہ عاثرہ نے اسکی یادوں کو اپنے دل کہ نہہ خانوں میں قید کر لیا تھا جبکہ ہادسلطان نے اسکی یادوں سے اپنے دل کہ ساتھ ساتھ کمرے کو بھی مختص کر رکھا تھا اسکے پرنٹینگ روم میں عاثرہ کہ اتنے سکیچیز موجود تھے کہ شاید عاثرہ نے اتنے لمحے جیے ہوں دو ماہ پہلے جب ارمان کو گولی لگی اور عاثرہ نے اسکا اوپریشن کیا اس رات پورے چار سال بعد وہ دونوں ایک دوسرے کہ سامنے کھڑے تھے بیتے چار سالوں میں ان دونوں نے ایک بھی بار ایک دوسرے کو دیکھنے یا ملنے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن اس رات اسے دیکھنے کہ بعد ہادسلطان پاگل ہی تو ہو گیا تھا اسکا دل تھا کہ وہ بس اسے اپنا لے وہ اسکی ہو جائے اس پر حق صرف اسکا ہوتا کہ وہ اسے بتائیں کہ وہ ان بیتے چار سالوں میں اسکے لیے کیا سے کیا بن چکی ہے یہی وجہ تھی کہ کئی سمجھانے کہ باوجود وہ چار دن بعد عاثرہ کہ سامنے موجود تھا لیکن افسوس عاثرہ نے

اسکی ایک بھی بات نہیں سنی بلکہ روتے ہوئے اسے سامنے نا آنے کا کہا جس پر ہادسلطان نے اسکی بات کا بھرم رکھا اور بنا سامنے آئے ہی ہر لمحے اس پر نظر رکھنے لگا وہ کہاں جاتی کیا کرتی کس سے ملتی کب کیا کھاتی کیا پیتی ہر جگہ وہ اسکے ایک بھی لمحے سے بے خبر نہیں تھا یہاں تک کہ بنا اسے خبر ہوئے اسنے عائرہ کہ پورے گھر میں ہڈن کیمراز بھی لگوادیے تھے جس پر وہ جب چاہے اسے دیکھ سکتا تھا سن سکتا تھا کب وہ ہنستی کب دکھی ہوتی وہ سب جانتا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اگر عائرہ کو معلوم ہو گیا کہ وہ صرف اس پر نظر نہیں بلکہ اسکے کمرے اور پورے گھر میں کیمراز بھی لگوایا تھا تو یقینن جا کر ابھی اسکا سر پھاڑ دیتی

ہائے اللہ مان یہ تو بہت بھاری ہے اسے پہن کر تو ہم گیر ہی جائیں گئے

سامنے موجود بھاری لہنگے کو اپنی پوری آنکھیں کھول کر دیکھتے ہوئے وہ انتہائی مصومیت سے بولی

ارمان چونکہ کیس کہ سلسلے سے ایک ہفتے کہ لیے شہر سے باہر تھا جسکی وجہ سے ناز کی شوپنگ ابھی تک نہیں

ہوئی تھی اسی لیے وہ جیسے ہی واپس آیا تو اسے اپنے ساتھ لیے شوپنگ پر چلا آیا کیونکہ کل رات مہندی کا

فنکشن تھا

کوئی بات نہیں میں ہوں نہ میں سنبھال لوں گا

کیوں آپ بھی لہنگا پہننے والے ہیں کیا

اپنی آنکھوں کو مٹکائے اسنے ایک اور سوال کیا

مان کی جان لہنگا آپ پہنے گئی اور میں آپ کو گیرنے سے پہلے ہی سنبھال لوں گا

پیار سے اسکے بالوں کی لیٹ کو کان کہ پیچھے کرتے ہوئے ارمان نے محبت سے جواب دیا

او تو ایسے بولیں نا ہمیں لگا شاید آپ بھی لہنگا پہنے گئے

ہاتھ کو ہوا میں لہرا کر ہنستے ہوئے وہ لہنگا اولٹ پلٹ کر دیکھنے لگی

آپ کو پسند آیا

ہاں نایہ بہت پیارا ہے دیکھیں اس پر میسرز بھی لگے ہیں

زور زور سے سر کو ہاں میں ہلائے اسنے لہنگے کہ باڈر پر گوئی کی درمیان شیشوں کو بھی اسے دیکھایا

وہ دونوں پہلے مہندی کہ لیے ڈریس پسند کر رہے تھے

اکسیوزمی

لیس سر

یہ لہنگاپیک کروادیں اور بارات کہ لیے برائیدل ڈریسز کہاں پر ہیں

سراس طرف یہاں پر ساری مہندی کی کولکشن ہے آپ اس طرف جائیں وہاں بارات کہ لیے سبھی ڈریسز

موجود ہیں

ہاتھ کاسیدھا اشارہ دوسری جانب کر سیز گرل نے اسے جواب دیا

چلیں آپ یہ پیک کروادیں ناز وہاں چلیں وہاں چل کر اپنا برائیدل ڈریس بھی سلیکٹ کر لیں

سیز گرل کو پیک کرنے کا بول ارمان نے ناز کو بھی مخاطب کیا جس پر وہ خوشی خوشی اس طرف بڑھی

وہ تواج پہلی بار شوپنگ پر آکر بہت زیادہ خوش تھی اور زیادہ خوشی تو اس بات کی تھی کہ آج کئی ماہ بعد وہ اس

اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تھی

اسکی خوشی پر خوش ہوئے ارمان نے سب سے پہلے اسکی پسند سے اسے مہندی کا اور اسکے بعد بارات اور ولیمے

کا ڈریس دیلا یا اسکے بعد اسکے ساتھ کی ساری میچنگ جیولری شوز چوڑیاں اور ناجانے کیا کیا دیلا یا تھا جبکہ

اسکے ساتھ ساتھ وہ جو کئی بچوں والی چیزیں بھی خرید چکی تھی جیسے اگر کسی شوپ میں ٹیڈی بیر نظر آیا تو وہ

خرید لیا کسی شوپ میں گڑیا نظر آئی تو وہ خرید لی وہ جو کہتی ارمان اسے بنا جس کیے دیلا رہا تھا جس پر وہ بہت زیادہ خوش تھی

مان ہمیں بھوک لگی ہے چلیں نا کچھ کھاتے ہیں

لیکن ابھی آپکا مہندی کا جو تار ہوتا ہے پہلے وہ خرید لیں اسکے بعد کچھ کھانے چلیں گئے

نہیں پہلے ہمیں کچھ کھانا ہے اسکے بعد باقی شوپنگ کریں گئے چلیں پلیز

اچھا چلیں لیکن خبردار اگر آپ نے پیزا آڈر کیا تو

اچھا ٹھیک ہے ہم پیزا نہیں کھائیں گئے لیکن اس کہ بدلے میں آپ کو ہمارے ساتھ سپائسی فرائڈ چکن کھانا

ہوگا

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ ارمان سپائسی چیزیں نہیں کھاتا اسی لیے جان بوجھ کر یہی شرط رکھی

اسکی بات سن کر ارمان نے اسے گھورا لیکن آگے سے نازنے اسے اس قدر مصومیت سے دیکھا کہ ناچاہتے

ہوئے بھی اسے ہنسی آگئی

بہت شرارتی ہو گئی ہیں آپ چلیں کھالے لچے گا پیزا کیونکہ جانتا ہوں پیزے کہ بغیر آپ کی بھوک پوری نہیں ہوتی

اپنے پیچھے چلتے گا رڈ کو شوپنگ بیگز پکرا کر اسنے ناز کا ہاتھ تھاما اور بولتے ہوئے فوڈ پوائنٹ کی طرف بڑھ گیا یہ گارڈز اسنے سپیشلی ناز کی سکیورٹی کہ لیے اسکے ساتھ رکھے ہوئے جو اسکی غیر موجودگی میں پل پل کی خبر اس تک پہنچاتے رہتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ آج مال میں بھی وہ انہیں اپنے ساتھ ہی لایا تھا تا کہ ظاہری نا سہی لیکن خوفی طور پر وہ چاروں طرف نظر رکھ سکیں

آئی یہ دیکھیں یہ کتنا پیارا ہے نہ مان نے ہمیں بہت ساری شوپنگ کروائی اور تو اور ہمارا فیورٹ پیزا بھی کھلایا وہ نا بہت اچھے ہیں ہمارا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں

آسیہ بیگم کو اپنی ساری شوپنگ دیکھاتے ہوئے ناز ساتھ ساتھ ارمان کی تعریفوں کہ پل بھی باندھ رہی تھی کہ وہ اسکا کتنا خیال رکھتا ہے اور اس کی باتیں سن کر آسیہ بیگم مسکرائے جا رہی تھی

ماشاء اللہ یہ سب کچھ بہت پیارا ہے اور جب یہ سب ہماری ناز پہنے گئی تو اور بھی زیادہ پیاری لگے گئی

انہوں نے مسکراتے ہوئے اسکا کندھا تھپتھپا کر اسکی بھی تعریف کر ڈالی جس پر ناز اپنی تعریف پر کھلکھلا کر ہنسی

فاروق صاحب ارمان اور فیضان چونکہ ایک ہی فیلڈ سے تھے تو اسی وجہ سے وہ تینوں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے تھے یہاں تک ناز کہ کیس کہ بارے میں بھی فاروق صاحب لا علم نہیں تھے اس لیے جب انہیں معلوم ہوا کہ ارمان ناز سے شادی کر رہا ہے تو انہوں نے بہت سوچتے ہوئے دامیر صاحب کہ سامنے یہ بات رکھی کہ وہ ناز اور عائرہ دونوں کو اپنی بیٹی بنا کر رخصت کرے گئے انکا یہ فیصلہ دامیر صاحب کو برا نہیں لگا تھا اسی لیے انہوں نے ارمان سے بات کی جس نے بہت سوچتے ہوئے ہاں کر دی کہ اسی بہانے وہ سب کہ ساتھ محفوظ بھی رہے گئی اور اسے اپنے اپنوں کی کمی بھی محسوس نہیں ہو گئی اسی لیے پچھلے ایک ہفتے سے ناز انہی کہ ساتھ رہ رہی تھی اسکی مصوم حرکتیں اور باتوں کی وجہ سے وہ بہت جلد ان سب کہ سارہ گھل مل گئی تھی جبکہ آسیہ بیگم کو تو وہ بالکل عائرہ کی طرح عزیز ہو گئی تھی وہ چھوٹی اور نا سمجھ تھی اسی لیے آسیہ بیگم اسے بہت کچھ سمجھا بھی دیتی تھی جو وہ بہت غور سے سنتی تھی

آپ کو پتہ ہے آنٹی ہم نا پہلی بار کوئی شادی دیکھے گئے اور شادی بھی وہ جو ہماری اپنی ہے اس لیے نا ہم بہت زیادہ اکساٹیٹ ہیں کتنا مزہ آئے گا نا کتنے سارے لوگ ہوں گئے ہم یہ سارے کپڑے پہنے گئے تیار ہو گئے

اور ہاں سب سے ضروری بات آپ نامہندی والی سے کہنا ہمیں یہاں سے مہندی لگائے ہمیں نامہندی بہت زیادہ پسند ہے

اکسٹیمینٹ میں آسیہ بیگم کو سب کو کچھ بتاتے ہوئے اسنے کو ہنی پر ہاتھ رکھ یہ بھی بتایا کہ اسے مہندی یہاں سے لگوانی ہے

ہاں کیوں نہیں بیٹا آپ کو جہاں سے جیسی پسند ہو ویسی مہندی لگوانا بلکہ آپ کا جودل کرے وہ کرنا کوئی بھی آپ کو کچھ نہیں بولے گا

اچھا پھر ٹھیک ہے آپ یہ دیکھیں نا ہماری گڑیا کتنی پیاری ہے

دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں زور شور سے جاری تھی سلطان منشن میں تو سبھی تیاریاں ہادنے خود کروائی تھی جس میں جہاں بھی کوئی کام ہوتا وہاں باقی چاروں بھائی بھی پیش پیش رہتے دامیر سلطان کو تو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں پری کیونکہ سب کچھ وہ سب خود ہی سنبھال رہے تھے جبکہ انکے برعکس عائرہ کی طرف سب کچھ لقمان صاحب بطور عائرہ کہ چاچو سب دیکھ رہے تھے اور انکی مدد کروانے کہ لیے انکا بیٹا

حسن بھی پیش پیش تھا عائرہ نے فاروق صاحب کو سختی سے منا کیا ہوا تھا کہ وہ کچھ نہیں کریں گئے جسکی وجہ سے وہ صرف وہی کام کرتے جو گھر رہ کر کیا جاسکتا تھا

آج ان چاروں کی مہندی کا فنکشن تھا فنکشن چونکہ الگ الگ ہونا تھا تو اسی سلطان منشن میں سب دونوں دلہوں کی مہندی لیکر فاروق صاحب کی طرف جانے والے تھے

ماشاء اللہ دعا تم بہت پیاری لگ رہی ہو

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو

مہرماہ کی تعریف پر دعائے مسکراتے ہوئے اسکی بھی تعریف کر ڈالی

لو پیاری ہوں تو پیاری ہی لگوں گئی نہ

اپنے بالوں کو جھٹکتے ہوئے مہرماہ نے اتر کر جواب دیا

اچھا بتاؤ کچھ کھاو گئی تم دونوں

ہاں یار کچھ بھی کھلا دو قسم سے بڑی بھوک لگی ہے

توبہ ہے مہرماہ بھی گھر سے تم پلیٹ بھر کر کھانا کھا کر نکلی تھی اور ادھے گھنٹے میں تمہیں پھر سے بھوک لگ گئی

زوبیہ نے حیرانگی سے اسکی بھوک پر چوٹ کی

تم تو چپ ہی رہو ہر وقت میرے کھانے پر نظر رکھتی ہو خود تو کچھ کھاتی نہیں اور چاہتی ہو میں بھی تمہاری
طرح کچھ ناکھاؤں دعا تم منگو او کچھ یا را سکو تو رہنے دو

اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے مہرماہ نے دعا کو کچھ کھلانے کا کہا جس پر دعا نے ہنستے ہوئے ملازم کو آواز دی اور
ان دونوں کے لیے کچھ کھانے پینے کو منگوایا

دعا نے ان تینوں کو شادی پرانے کی دعوت تھی جس پر زوبیہ اور مہرماہ تو آگئی تھی مگر انوشہ طبعیت خرابی کی
وجہ سے نہیں آئی تھی بلکہ وہ تقریباً چار دن سے یونی بھی نہیں جا رہی تھی اور اسکی یہ غیر حاضری ایک شخص
کو بہت زیادہ محسوس ہو رہی تھی

دعا بھا بھی

اوہو یہاں تو بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہیں لیکن یہ کیا آج بھی آپ تین ہیں آپ کی چھوتی دوست نہیں آنے
والی کیا

زوہان جو کچھ بولتے ہوئے ڈائینگ روم میں آیا تھا وہاں دعا کو زوبیہ اور مہرماہ کہ ساتھ بیٹھا دیکھ پہلے شوخی اور پھر سنجیدگی سے پوچھنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دعا نے ان تینوں کو بھی بلایا ہے لیکن اب انوشہ کو ناپا کر وہ مایوس ضرور ہوا تھا

نہیں بھئی اسکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لیے نہیں آئی لیکن ہو سکتا ہے کل آجائے زوبیہ نے جواب دیا

ہم اچھا خیر بھابھی آپ کہ شوہر نامداد آپ کو کمرے میں بلارہے ہیں جا کر دیکھیں کیا مسئلہ درپیش ہے انہیں ان لوگوں کہ ساتھ ہی سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے زوہان نے دعا کو ارشاد کیا پیغام دیا اچھا تم دونوں بیٹھو میں ابھی آتی ہوں

ان دونوں کو بولتی دعا وہاں سے باہر نکل گئی

ویسے زوہان یہ تم لوگوں نے کیا شادی پر کسی کو بلایا نہیں کوئی نظر ہی نہیں آرہا لگ ہی نہیں رہا کہ شادی والا گھر ہے

نہیں وہ کیا ہے ناہاد بھائی کو شور شرابا زیادہ پسند نہیں اس لیے انہوں نے مہدی کرنے سے انکار کر دیا اور
ویسے بھی آج مہندی عائرہ بھابھی کی طرف لے کر جانی تھی اس لیے سب کو بارات اور ویسے کا انوٹیشن ہی
دیا ہے

مہرماہ کی بات پر زوہان نے جو س پیتے ہوئے جواب دیا جو کہ ابھی ملازم رکھ کر گیا تھا
زوہان ساراسامان گاڑی میں رکھوا دیا

اپنی کلائی میں گھڑی پہنتے ہوئے فیضان نے جلدی میں اندر اتے ہوئے پوچھا
جی بھائی وہ سب تو رکھوا دیا ہے اب بس ارشان بھائی کی دیر ہے پھر انشاء اللہ نکلے گئے
ہم چلو میں زرہ بابا کو دیکھ لوں

سرکوہاں میں ہلایے فیضان نے ایک نظر زوبیہ اور مہرماہ پر بھی ڈالی اور دوبارہ باہر نکل گیا
یہ کون تھے

جو س پیتے ہوئے مہرماہ نے زوہان سے پوچھا

یہ فیضان بھائی ہیں میرے کزن اور بڑے بھائی

ویسے کتنے بھائی ہو تم سب

ہم ماشاء اللہ سے پانچ بھائی ہیں سب سے بڑے ہاں سلطان ہیں جنکی آج مہندی ہے اس سے چھوٹے ارشان
سلطان ہیں جو آپ کہ سر ہیں اور ان سے پورے دو منٹ چھوٹے ارمان سلطان انکی بھی آج مہندی ہے ان
سے دو ماہ چھوٹے فیضان سلطان ہیں اور سب سے آخر پر میں بنی زوہان سلطان
ایک ایک کر کہ سب کہ بارے میں بتاتے ہوئے آخر میں اس نے بڑے ہی شہانہ انداز میں اپنا تعارف بھی
کروایا

او تو مطلب سر ارشان اور ارمان جڑوا بھائی ہیں

ہاں جی

اچھا

جی ارشان آپ نے بولایا

کمرے کہ اندر آ کر دغانے اس سے سوال کیا جو آئیے کہ سامنے کھڑا کف لنکس سیٹ کر رہا تھا

وائٹ کلر کی شلوار قمیض پر سکین واسکوٹ پہن کر مکمل تیار وہ بہت زیادہ پرکشش لگ رہا تھا اسے دیکھ دکانے

دل ہی دل میں ماشاء اللہ کہتے ہوئے نظر بھی اتاری کہ کہیں اپنی ہی نظر نا لگ جائے

ہاں یار میری گھڑی نہیں مل رہی

یہ سامنے ہی تو رکھی ہے

یہ نہیں وہ براون والی وہ کہاں ہے

اچھا وہ روکیں

یہ لیں

اسکو جواب دیتی دعا ڈر سنگ روم کی طرف گئی اور اسکی گھڑیوں کی کولکشن میں سے جو گھڑی اسے چاہیے تھی

وہ لا کر اسکو دی جس پر ارشان نے مسکرا کر اسکا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی ساتھ ایک بھرپور نظر اسکے حسین

سراپائے پر بھی ڈالی

جوانج لہنگے سکن شرٹ اور پریل دوپٹے کہ ساتھ ہلکی پھلکی جیولری اور لائٹ سے میک آپ میں بہت زیادہ
پیاری لگ رہی تھی ارشان نے آج پہلی بار اسے یوں تیار ہوئے دیکھا تھا اسی لیے وہ باقی دنوں سے کافی الگ
لگ رہی تھی

اور کچھ چاہے آپ کو

ہاں چاہے تو

کیا

اسکے ہاں کہنے پر دے نے نا سمجھی سے پوچھا کیونکہ تیار تو وہ مکمل ہو چکا تھا لیکن جو جواب ارشان نے آنکھوں
سے دیا اس پر وہ پہلے تو نا سمجھی لیکن سمجھ آنے پر اسکی پلٹیں خود بخود شرم سے جھکی

رات میں آکر فرصت سے لوں گا ابھی چلیں دیر ہو رہی ہے

اسکے کان کہ پاس جھک کر معنی خیزی سے بولتے ہوئے اس نے اسکا ہاتھ پکرا اور کمرے سے باہر نکل گیا

فاروق صاحب نے مہندی کی ساری تیاریاں باہر لان میں ہی کروائی تھی جہاں بہت سے مہمان موجود باتوں میں مگن تھے اور کچھ ابھی پہنچے تھے جبکہ سلطان منشن سے سب ابھی تک نہیں آئے تھے انکے استقبال کے لیے فاروق صاحب اور لقمان صاحب خود دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے کیونکہ پانچ منٹ پہلے ہی دامیر صاحب فون کر کے انہیں بتا چکے تھے کہ وہ سب پہنچنے والے ہیں

مہندی کا ڈریس پہن کر وہ ابھی آکر بیٹھی تھی کہ پارلروالی اسے میک آپ کر سکے تبھی موبائل پر بجنے والی مسیج ٹون سن کر وہ بن دیکھے ہی سمجھ گئی تھی کہ مسیج کس کا ہو سکتا ہے وہ بھلے ہی اپنے وعدے کے مطابق اسکے سامنے نہیں آ رہا تھا لیکن مجال تھی کہ اسکی ایک بھی تیاری میں وہ مسیج کر کے اسے یہ نابتاتا کہ آپ یہ نہیں کریں گئی یا یہ کریں گئی ایسے اچھی لگے گئی یا ایسے اچھی نہیں لگے گئی

ایک منٹ

پارلروالی کو ایک منٹ روکنے کا بول اسنے موبائل اٹھایا اور اسکی چائٹ ان کی

میک آپ لائیٹ کروائے گا میں نہیں چاہتا آپ کو کسی کی نظر لگ جائے

لگتا ہے آپ کی فیونسی کا مسیج ہے

مسیح پڑھ کر عائرہ مسکرا دی اور اسکی یہی مسکراہٹ دیکھ پار لروالی نے ہنستے ہوئے پوچھا

جی آپ پلیز میک آپ تھوڑا لائٹ کرے گا زیادہ ہیوی ناہو

چائٹ آف کر کہ اسنے موبائل سامنے ڈرسنگ پر رکھا اور پار لروالی کو ہدایت دی جو اسکی بات سن کر ہنس دی

ڈونٹ وری آج مہندی ہے اس لیے میک آپ لائٹ ہی ہو گاب میں شروع کروں

جی

پار لروالی کو ہاں بولے وہ خاموش ہو گئی جس پر پار لروالی نے بہت ہی مہارت کہ ساتھ اپنے ہاتھوں کا کمال

دیکھاتے ہوئے اسکی خوبصورتی میں چار چاند لگائے

مہندی کہ رنگ برینگے لہنگے کہ اوپر شارٹ سکین کلر کی کرتی پر اسنے دوپٹہ اگنے کی طرف سیٹ کروا کہ سر پر

لیا ہوتا تھا ہلکی ہلکی پھولوں کی جیولری میں لائٹ سے میک آپ کہ ساتھ وہ آسمان سے اتری کوئی ابسرا ہی لگ

رہی تھی

وہ زیادہ میک آپ نہیں کرتی تھی اور ناہی کبھی اسنے کوئی جیولری پہنی تھی لیکن آج وہ اپنے محبوب کہ نام کی ہر شہ میں سخی دلکشی کی مورت ہی لگ رہی تھی اسکو مکمل تیار کر کہ تو پار لروالی بھی تعریف کیے بغیر نارہ سکی کیونکہ وہ لگ ہی بہت زیادہ پیاری رہی تھی

واہ سونیوں تسی تے قیامت ڈھارہے ہو

مکمل تیار ہونے کہ بعد وہ اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہی تھی جب کمرے کہ اندر آنے والی شخصیت کی آواز پر اسنے انکھیں چھوٹی کر کہ اسے گھورا

فرصت مل گئی تمہیں آنے کی اب بھی کیوں آئی ہو شادی گزر جانے دیتی بھلا اپنی جگہ سے اٹھ کر فریجہ کو گھورتے ہوئے عائرہ نے اسکے لیٹ آنے پر طنز کیا

فریجہ اور عائرہ دونوں کالج کی دوستیں تھی پڑھائی مکمل ہونے کہ بعد فریجہ کہ گھر والوں نے تو اسکی شادی کردی جسکی وجہ سے وہ اپنے شوہر کہ ساتھ دو بی میں سٹلڈ تھی

یار طنز بعد میں کرنا پہلے مل تو لو قسم سے بہت یاد کیا میں نے تمہیں

عائزہ کہ طنز کو سائیڈ پر رکھ فریجہ پر جوشی سے اسکے لگے لگتی ہوئی بولی جس پر عائزہ نے بھی ہنستے ہوئے اسے گلے لگایا

ماشاء اللہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو اللہ تمہیں ہر بری نظر سے بچائے

فریجہ نے سچے دل سے اسکی تعریف کرتے ہوئے دعا بھی دی

آمین لیکن تمہاری اس تعریف پر میں راضی نہیں ہونے والی یہ کوئی طریقہ ہوا بھلا سب آگئے اور دولہن

دوست کو دیکھو وہ آب آرہی ہے

یار میرا بس چلتا تو میں تو جس دن ڈیٹ فکس ہوئی تھی اسی دن آجاتی لیکن رائد کہ کام کا مسئلہ ہو گیا تھا مگر دیکھو مہندی پر تو آہی گئی ہوں ناں

پوری بات اسے بتاتے ہوئے فریجہ نے اسے لا کر بیڈ پر بیٹھایا اور خود بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی جبکہ پارلروالی

بہت پہلے ہی باہر جا چکی تھی

بہت مہربانی آپ کی

اچھا نا غصہ تھو کو اور مجھے یہ بتاویہ ہاد بھائی والا مجرہ کیسے ہوا

یہ مجرہ کیسے ہوا یہ تو میں خود بھی نہیں جانتی

عائزہ نے کندھے اچکائے

چلو کیسے ہوا یہ تو

عائزہ بھا بھی ہم کیسے لگ رہے ہیں

فریحہ اس سے کچھ اور پوچھتی کہ اس سے پہلے ہی اپنا لہنگا سنبھالتے ہوئے ناز کمرے کہ اندر آئی اور پر جوشی

سے پوچھنے لگی

اسکا لہنگا بھی بالکل عائزہ کہ لہنگے کی طرح ہی تھا بس ناز کہ لہنگے کا رنگ گرین تھا جبکہ عائزہ کا رنگ برنگہ لائٹ

سے میک اور جیولری میں چمکتی ہوئی وہ عائزہ کو چھوٹی سی بچی ہی لگی جو لہنگے کو پھلانے کہ لیے بار بار گہما رہی

تھی

ماشاء اللہ بالکل چھوٹی سے گڑیا لگ رہی ہو

اسکے پاس آئے عائزہ نے مسکراتے ہوئے اسکی تھوری کو پکرتے ہوئے تعریف کی جس پر وہ کھٹکھٹائی

آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں

باہا باہا

یہ پیاری سی گڑیا کون ہے عارہ

فریحہ بھی انکے پاس آئے عارہ سے پوچھنے لگی کیونکہ دولہن بنی ناز واقعی چھوٹی سی چھوٹی موئی گڑیا لگ رہی

تھی

یہ ناز ہے میرے چھوٹے دیور ارمان کی ہونے والی وائف اور نازیہ میری فرینڈ ہے فریحہ

عارہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے تعارف کروایا جس پر فریحہ نے خوشدلی سے ناز کو گلے لگایا اور اسکی

تعریف بھی کر ڈالی

اچھا آپ دونوں باتیں کرو ہم نا انٹی انکل کو اپنی تیاری دیکھا کرتے ہیں

ان دونوں کو باتیں کرنے کا بول نازا ہنا لہنگا اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئی اور اسکی بچوں جیسی خوشی پر عارہ

نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

یار یہ تو چھوٹی سی ہے اور یہ یہاں کیوں ہے

فریحہ نے نا سمجھی سے سوال کیا جس پر عارہ بیٹھتے ہوئے اسے سب بتانے لگی

مان آپ

وہ جو سڑھیاں اتر کر نیچے آرہی تھی سامنے کھڑے ارمان کو دیکھ فوراً چمکتے ہوئے آکر اسکے گلے لگ گئی

آنٹی تو کہہ رہی تھی آپ نہیں آنے والے تو پھر خیر چھوڑیں یہ بتائیں ہم کیسے لگ رہے ہیں

اسکی آمد پر پہلے سوال اور پھر سوال چھوڑ کر وہ گھومتے ہوئے پوچھنے لگی اپنی اس پر جوشی میں وہ یہ دیکھ ہی ناپائی

کہ اسکے ساتھ دعا زوہان فیضان مہر ماہ اور زوبیہ بھی موجود ہیں جبکہ دامیر سلطان فاروق صاحب اور آسیہ بیگم

سے باتیں کرتے ہوئے اندر آرہے تھے

بتائیں بھی ہم کیسے لگ رہے ہیں

اسکے خاموش رہنے پر ناز نے دوبارہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا جس پر اسنے ایک نظر ناز کہ ہاتھ

اور پھر ایک نظر اپنے پہلو میں کھڑی دعا پر ڈالی جو ناز کہ ہاتھ کو غصے سے گھور رہی تھی کیونکہ جسے ناز ارمان

سمجھ کر پہلے گلے لگ گئی اور اب ہاتھ رکھ کر پوچھ رہی تھی وہ ارمان نہیں بلکہ ارشان تھا

بھابھی لگتا ہے ناز بھابھی آپ کہ شان کو مان بھائی سمجھ رہی ہیں

اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے زوہان دعا کہ کان کہ پاس جھکتے ہوئے بولا جد پر دعا نے اسے بھی گھوری سے نوازا

مان

ناز بیٹا یہ ارمان نہیں ارشان ہے ارمان کہ بھائی

آسیہ بیگم اسکے دوبارہ پوچھنے پر مسکرا کر اسکی غلط فہمی دور کی جس پر ناز نے فوراً اپنا ہاتھ کنھچا

جی

جی بھابھی صاحبہ جسے آپ مان سمجھ رہی ہیں وہ مان نہیں بلکہ شان ہیں دعا بھابھی کہ شان

کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے زوہان ناز کہ پاس آکر شرارت سے بولا جبکہ اسکی بات سن کر ناز نے شر مندی سے

سر جھکایا

سوری وہ ہمیں لگامان ہیں

کوئی بات نہیں بیٹا ان دونوں کو دیکھ کر ایک بار سب کنفیوز ہو جاتے ہیں آپ کو شر مندہ ہونے کی ضرورت

نہیں

اسکی شرمندگی کو کم کرتے ہوئے دامیر سلطان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا کیونکہ اپنی بہو کا شرمندہ چہرہ انہیں

بلکل اچھا نہیں لگا تھا

اپ سب کھڑے کیوں ہیں بیٹھے نا اور ناز بیٹا آپ ابھی اپنے کمرے میں جائیں جب مہندی شروع ہو گئی تب

باہر آ جائے گا

ان سب کو بیٹھنے کا بول آسیہ بیگم نے پیار سے ناز کو سمجھایا جس پر وہ مان بھی گئی اور دعا کہ ساتھ اوپر کمرے کی

طرف بڑھی جبکہ دعا نے زوبیہ اور مہرماہ کو بھی اپنے ساتھ آنے کا کہنا کہ عائرہ سے ملو اسکے

سوری دعا بھا بھی

لگے ہاتھ اسنے دعا سے بھی معافی مانگ لی جس پر دعا اسکی معافی مانگنے پر مسکرا دی کیونکہ پہلی بار اسنے بھی

جب ارمان کو دیکھا تھا تو اسے بھی یہی لگا تھا کہ وہ ارشان ہے

کوئی بات نہیں جب آپ ہمارے ساتھ رہے گئی تو سمجھ جائیں گئی

ہلکے پھلکے انداز میں کہتے دعا نے سڑھیاں چھرنے میں اسکی مدد کی اور ساتھ ساتھ اپنا لہنگا بھی سنبھالا

ان سب کہ آنے کہ بعد تھوڑی دیر میں ہی عائرہ اور ناز کو پھولوں کی چادر کہ نیچے چلتے ہوئے سیٹج پر لا کر بیٹھایا گیا اور سب سے پہلے فاروق صاحب اور آسیہ بیگم نے ان دونوں کو مہندی لگاتے ہوئے رسم کا آغاز کیا اور رسم کرتے ہوئے ساتھ ہی ساتھ دونوں کو ڈھیر ساری دعائیں بھی دے ڈالی ان دونوں میاں بیوی کہ بعد دامیر صاحب نے رسم کی اور پھر باری باری سبھی مہمانوں نے جبکہ ان سارے خوبصورت پلوں کو زوہان خوشی خوشی کیمرے کی آنکھ میں کیسیچر کر رہا تھا

کاش ہاد بھائی مان جاتے تو آج آپ چاروں کی مہندی ایک ساتھ ہوتی لیکن نہیں میرے ہٹلر بھائی کو اللہ جانے کونسے رواج یاد تھے جو ایک ساتھ مہندی کرنے سے منکر دیا خود کا تو نقصان کروایا ہی کروایا ساتھ میں بیچارے ارمان بھائی کہ ارمان بھی دل مسوکہ رہ گئے

سب سے آخر پردعا اور ارشان رسم کرنے سیٹج پر آئے تھے جب ان دونوں کہ رسم کرنے کہ بعد زوہان اوپر آتے ہوئے دل جلے انداز میں بولا کیونکہ اس نے مشورہ دیا تھا کہ مہندی ساتھ ہو لیکن ہاد نے منکر دیا تھا

اسکی بات سن کر عائرہ نے سر جھکایا کیونکہ کوئی اور تو نہیں لیکن اسکے انکار کی وجہ وہ بہت اچھے سے جانتی تھی

زوہان جائیں ہمیں نہیں کھانا آپ خود کھالیں

ان دونوں کی رسم کرنے کہ بعد جب میٹھائی کھلانے کی باری آئی تو زوہان نے پہلے تو منہ کہ پاس لے جا کر پیچھے کر لیا اور دوسری بار ناز کو کھلانے کی بجائے خود کھا گیا جس پر تیسری بار جب اس نے دوبارہ ایسا کیا تو مجبور ناز غصے سے منہ بنا کر بولی

اچھا اچھا سوری یار بھابھی غصہ تو نا کریں اب پکا نہیں لیں کھائیں

اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر معافی مانگتے ہوئے اسنے شرارت سے ناز کو کہا جس پر ناز نے مانتے ہوئے منہ کھولا لیکن اس بار بھی زوہان نے اسے کھلانے کی بجائے خود ہی گلاب جامن کھایا اور ناز غصے سے اسے گھورتی رہ گئی

زوہان کیوں تنگ کر رہے ہو میری بیٹی کو

دامیر صاحب کی گرج دار آواز پر زوہان کھسیانی ہنسی ہنسا اور اس بار شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میٹھائی ناز

کو کھلا ہی دی جس پر ناز نے بھی بدلہ لینے کہ لیے اسکی انگلی دانتوں میں پھسائی

یار بھابھی سیسی

اب مز آیا

ناز کی حرکت اور زوہان کی چلیخ کروہاں موجود سبھی کہ قبضے بلند ہوئے

بے فکر رہیں عائرہ بھا بھی آپ کہ ساتھ ایسی کوئی حرکت نہیں کرنے والا کیونکہ اگر آپ کہ ہونے شوہر کو

معلوم ہو گیا کہ میں نے انکی بیوی کو تنگ کیا ہے تو قسم سے میری خیر نہیں

عائرہ کو شرافت سے بیٹھائی کھلاتے ہوئے زوہان نے ہاد کا ذکر کر ڈرنے کی بھرپور اسٹینگ کی جس پر عائرہ

اسکی ایکٹیننگ پر دھیماسا مسکرائی

زوہان کہ اٹھنے کہ بعد ارشان ایک بار پھر آکر ناز کہ پہلو میں بیٹھا جس پر ناز اسکے دوبارہ آکر بیٹھنے پر حیران

ہوئی کیونکہ وہ تورسم کر چکا تھا لیکن اس بات سے زیادہ ناز کو عجیب ارشان کا اپنے ساتھ چپک کر بیٹھنا لگا جو

اسکے ساتھ چپک کر بیٹھا تھا اسکے چپکنے پر ناز تھوڑا سا عائرہ کی طرف کھسکی تو وہ دوبارہ اسکے ساتھ چپکا

اس بار اسکے چپکنے پر ناز نے اسے غصے سے گھورا لیکن وہ اسکی طرف نہیں بلکہ سامنے مہمانوں کی طرف دیکھ

رہا تھا

اسکا دیہان مہمانوں کی طرف ہونے پر ناز دوبارہ کھسکتی کہ اس سے پہلے ہی وہ سب سے چھپا کر اسکی کمر میں

ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا ارشان کی اتنی جرت پر ناز گھبرا ہی گئی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے

بھائی

مان کی جان مانا کہ فحال ہمارا نکاح نہیں ہوا لیکن اسکا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ آپ مجھے بھائی ہی بنالیں
نامحسوس طریقے سے اس کہ کان کہ پاس جھک کر آہستہ آواز میں وہ شوخی سے بولہ کہ اسکے طرز مخاطب مان
کی جان پر ناز اوجھی کیونکہ اسے مان کی جان صرف ارمان ہی کہتا تھا
نا سمجھی سے اپنی پوری آنکھیں کھول کر وہ اسکی جانب دیکھنے لگی کہ ارمان نے سب سے چھپا کر اسے آنکھ ماری
جس پر ناز کو سمجھ آیا کہ وہ ارشان نہیں بلکہ ارمان خود ہے

مان آپ

یکدم خوش ہوتے ہوئے وہ پوری اسکی جانب گھوم کر پوچھنے لگی

اپنی ہونے والی بیوی کو مہندی لگانے آیا ہوں اور آپ ایسے مت نام لیں سب کی نظر میں فحال میں ارشان

ہوں

اسکاروخ سامنے کی طرف کرتے ہوئے ارمان نے اسے چپ رہنے کا کہا اور ساتھ ہی تھوڑی سی مہندی اٹھا کر اسکے ہاتھ پر لگائی اور پھر باقی رسم ہو ری کرنے لگایہ تو شکر تھا کہ سب مہمان اور بڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے اس لیے نوٹ نا کر پائے کہ ارشان دوبارہ رسم کیوں کر رہا ہے

Congratulations Bhabhi

انکے ساتھ بیٹھی عائرہ جوان دونوں کی باتیں سن چکی تھی اسی لیے ارمان نے ناز کہ ساتھ ساتھ اسکی بھی رسم کی اور مبارک باد دی

آپ دونوں کو بھی بہت مبارک ہو اللہ آپ دونوں کہ ایک ساتھ بہت خوش رکھے
آمین بھابھی اللہ آپ کو اور ہاد بھائی کو بھی ایک ساتھ ہمیشہ خوش اور آباد رکھے

عائرہ کی دعا پر ارمان نے بھی خوشدلی سے اسے دعا دی جس پر عائرہ نے مسکراتے ہوئے دل میں ہی آمین کہا جبکہ عائرہ تو ارمان کی ہمت پر صرف مسکرا ہی سکی جو ارشان کی جگہ اپنی ہونے والی بیوی کی رسم کرنے آیا تھا

ارمان کو یہ مشورہ بھی کل رات زوہان نے ہی دیا تھا کیونکہ ارمان کافی دکھی تھا کہ وہ اپنی مہندی پر اپنی ہی ہونے والی بیوی کو نہیں دیکھ پائے گا اسکا یوں دکھی ہونا زوہان کو بالکل اچھانا لگا تو بس پھر زوہان نے اپنی حرافاتی دماغ میں آئیڈیا بنتے ہوئے ارمان کو مشورہ دیا جس پر ارمان صاحب نے بھرپور عمل بھی کر ڈالا تھا وہ بیٹھ کر ناز سے مسکراتے ہوئے باتیں کر رہی رہا تھا کہ اسکے فون پر فون آیا لیکن کال ہاد کی دیکھ ارمان کی سانس اٹکی کی کہیں اسے خبر تو نہیں ہو گئی

ج۔ جی بھائی

پانچ منٹ کہ اندر وہاں سے اٹھو کر فوراً واپس گھر آؤ ورنہ ٹھیک دو منٹ بعد بابا تمہارے پاس موجود ہو گئے ڈرتے ڈرتے ارمان نے کال یس تو کر لی مگر دوسری جانب سے اسکی تنبیہ آواز پر ارمان کی اٹکی سانس کہ ساتھ ساتھ گلا بھی خشک ہوا وہ صرف سوچ کر رہ گیا کہ کبھی تو ایسا ہو کہ ہاد سلطان کو ان سب کہ بارے میں کچھ معلوم نا ہو

اپنی بات کہہ کر ہاد نے کال کاٹ دی جس پر ارمان نے شرافت سے اٹھ کر جانا ہی مناسب سمجھا پہلے تو ناز اسکے جانے پر خفا ہوئی لیکن پھر پیار سے بچکار نے پرمان بھی گئی

وہ بے شک مہندی کہ فنکشن میں موجود نہیں تھا لیکن وہاں لگے سبھی کیروں کی وجہ سے اسکی نظر چاروں اور تھی فنکشن میں کیا ہوا رسم ادا کرتے ہوئے سب نے کیا کیا کیا عائرہ کہاں مسکرائی کہاں دکھی ہوئی زوہان نے اسے کیسے تنگ کیا وہ سب دیکھ رہا تھا اور اسکے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی دیکھ رہا تھا کہ وہاں موجود چند مہمان کیسے ارمان اور ناز کو ایک دوسرے کہ ساتھ فرینگ ہوتا دیکھ باتیں کر رہے تھے کیونکہ انکی نظر میں تو وہ ارشان تھا ناز کا جھیٹ اب وہ لوگ تھوڑی جانتے تھے کہ وہ اصل میں کون ہے اسی وجہ سے ہاد نے ارمان کو فوراً وہاں سے نکلنے کا کہا کیونکہ وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ اپنے بھائی کی ندانی کی وجہ سے سب ناز کہ کردار پر انگلی اٹھائیں

اف اللہ جی پتہ نہیں یہ لڑکیاں اتنے ہیوی لہنگے کیسے سنبھال لیتی ہیں مجھ سے تو یہ سادہ سالہنگا نہیں سنبھل رہا بار بار پیروں کی نیچے آجاتا ہے

اپنے لہنگے کہ ساتھ او لچھتی مہرماہ گھر کہ اندر جا رہی تھی جب اچانک کوئی بہت تیزی سے گزرتے ہوئے اس سے ٹکرایا اور وہ جو پہلے ہی لہنگے کہ ساتھ او لچھ رہی تھی ٹکرا ہونے پر لڑکھڑا کر اوندھے منہ زمین پر گیری جسکی وجہ سے اسکا ہاتھ اچانک دباؤ پڑنے پر بری طرح موڑا اور اٹھنے والے درد پر وہ بری طرح بلبلائی

ہائے میرا ہاتھ امی

ایم سوری آپ ٹھیک ہیں

نہیں ویسے ہی چیخ رہی ہوں دیکھ نہیں رہے آپ کی وجہ سے کتنی زور سے گیری ہوں اور میرا ہاتھ کتنا درد

ہو رہا

اپنی داینی کلائی پر بائیاں ہاتھ رکھ اس نے سامنے والے کو غصے اور نم آنکھوں سے جواب دیا کیونکہ اسکی کلائی

میں سچ میں بہت درد ہو رہا تھا جس پر درد کی وجہ سے اسکی بڑی بڑی گولڈن آنکھیں بھی نم ہوئی

ایم سوری پلیز آپ اٹھیں

اسکے یوں درد اور رونے پر فیضان نے شرمندگی سے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھنے کا کہا کیونکہ فلحال غلطی اسکی تھی

اسکی جلد بازی کی وجہ سے وہ یوں گیری اور اسے چوٹ بھی لگ گئی تھی

ہٹے پیچھے شکر کریں آپ ارشان سرکہ بھائی ہیں ورنہ کوئی اور ہوتا تو اب تک میں اسکا منہ توڑ چکی ہوتی

اسکے بڑھے ہاتھ کو پیچھے جھٹک کر وہ خود ہی اٹھتے ہوئے غصے سے بولی

مہر و کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو

اسکوروتے دیکھ دعان دونوں کہ پاس آئے فکر مندی سے پوچھنے لگی

دعامیرا ہاتھ-----

اپنا ہاتھ دعا کہ آگئے کر مہرماہ اور تیزی سے رونے لگی کیونکہ ہمیشہ جب بھی اسے چوٹ لگتی تھی اور کوئی اس

سے ہمدردی یا فکر جتنا توچپ ہونے کہ بجائے وہ اور تیزی سے رونے لگی تھی

مہر و کیا ہوا ہے یار بتاؤ تو

بھا بھی وہ میری وجہ سے یہ گیر گئی تھی اور انکی کلائی پر چوٹ لگ گئی

مہرماہ کی بجائے فیضان نے پریشانی اور شرمندہ لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ جیسے رورہی تھی اس سے تو ایسا لگ

رہا تھا جیسے اسکا ہاتھ خدا ناخاستہ ٹوٹ گیا ہو

دیکھا مجھے

آہ دعا

دعا نے اسکا ہاتھ ہلا کر دیکھنا چاہا لیکن درد کی وجہ سے مہرماہ نے روتے ہوئے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا

میرے خیال میں مہر و تمہاری کلائی میں موج آگئی ہے تمہیں ڈاکٹر کہ پاس جانا چاہیے

کیا ہو رہا ہے یہاں اور مہرماہ آپ روکیوں رہی ہیں

دعا جو اسے مشورہ دے رہی تھی کہ زوہان بھی وہی آگیا اور مہرماہ کہ رونے کی وجہ پوچھنے لگا جس پر دعا نے

اسے ساری بات بتائی اور یہ بھی کہ اسے ڈاکٹر کہ پاس جانا چاہئے

ایک منٹ بھا بھی کسی اور ڈاکٹر کہ پاس جانے کی کیا ضرورت ہے آپ ایک کام کریں مہرماہ کو اندر لیکر جائیں

میں عائرہ بھا بھی کو بلاتا ہوں وہ بھی تو ڈاکٹر ہی ہیں

مہرماہ کو اندر لے جانے کا بول زوہان نے عائرہ کو بلانے کا مشورہ بھی دیا لیکن اسکی بات پر دعا کو اچھانا لگا کہ یوں

مہندی پر سب کہ سامنے اسے بلایا جائے لیکن پھر زوہان نے سمجھایا کہ فحال مہرماہ کو فرسٹ آئیڈ چاہے تو دعا

کو بھی اسکی بات ٹھیک لگی اور وہ مہرماہ کو اپنے ساتھ گھر کہ اندر لے گئی جبکہ اور زوہان عائرہ کو بلانے چلا گیا اور

پیچھے فیضان بیچارہ اثر مندہ ہی ہو سکا کہ اسکی وجہ سے اسکی بھا بھی کی دوست کو چوٹ لگ گئی

مہر و کیا ہوا تمہیں زوہان بتا رہا تھا تمہیں چوٹ لگی ہے تم ٹھیک ہو

عائزہ کہ ساتھ ساتھ زوہان زوبیہ کو بھی اپنے ساتھ لایا تھا جس پر زوبیہ جلدی سے مہرماہ کہ پاس آکر پریشانی

سے پوچھنے لگی

نہیں زوبیہ درد دہور رہا ہے

ریلکس مہرماہ کوئی بات نہیں دیکھنا درد ابھی ختم ہو جائے گا دیکھا مجھے

اسکے یوں بچوں کی طرح درد کی وجہ سے رونے پر عائزہ نے اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے پیار سے کہا اور اسکی کلائی

آرام سے پکڑ کر دیکھنے لگی



یہاں درد ہے

آج۔ جی

او کے ریلکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہوا بس چھوٹی سی موج ہے ابھی ٹھیک ہو جائے گی زوہان وہ اس ڈرار میں

فرسٹ آئیڈ بوکس ہو گا وہ پکرانا

مہرماہ کو پیار سے بچکارتے ہوئے عائزہ نے سامنے ٹیبل کہ طرف اشارہ کیا جس پر زوہان نے فوراً ڈرار سے

فرسٹ آئیڈ بوکس نکال کر عائزہ کہ حوالے کیا

نہیں درد ہوگا

تھوڑا سا درد ہوگا لیکن پھر ٹھیک ہو جائے گا

نہیں

مہر و عائرہ بھابی کی بات سن لو ورنہ ایسے کیسے ساری رات درد میں گزارو گئی اگر فیکچر زیادہ ہو گیا تو

زوبیہ جانتی تھی وہ بینڈیچ اتنی آسانی سے نہیں کروائے گئی کہ درد ہوگا اسی لیے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی

جس پر مہرماہ نے سمجھتے ہوئے سرہاں میں ہلایا اور ساتھ ہی آنکھیں بند کر کے زوبیہ کا ہاتھ دوسرے ہاتھ میں

کس کر پکرا

اسکے یوں آنکھیں بند کرنے پر عائرہ نے ہنستے ہوئے آرام سے اسکی کلائی پکری اور پہلے آرام سے ہلا کر پھر

یکدم کلائی کا کڑا کا نکالا جس پر ایک بار تو درد کی وجہ سے مہرماہ کی چینخ نکلی اور ساتھ ہی کئی آنسو بھی رو خساروں

پر ہے

بس اتنی سی بات تھی دیکھنا اب صبح تک یہ جو ہلکا سا درد ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا

کلائی پر کوئی اونٹنیٹ لگا کر بینڈ تاج کرتے ہوئے عائرہ نے مسکراتے ہوئے اسکی سرخ ناک دبائی جو اتنا رونے

کہ وجہ سے شدید سرخ ہو رہی تھی

تھنکیو بھابھی

کوئی بات نہیں اب رونا نہیں اور ہاں کل تک کلائی کو زیادہ مونہیں کرنا ٹھیک ہے

جی

زوئی گھر چلیں

عائرہ کو جواب دیے کروہ بائیں ہاتھ سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے زوبیہ سے بولی جس پر زوبیہ نے بھی ہاں
کردی کیونکہ رسم تو ویسے ہی ہو گئی تھی اور وقت بھی کافی ہو چکا تھا

ہاں چلو

ایک منٹ رو کو تم دونوں اکیلے کیسے جاو گئی ٹائم کافی ہو گیا ہے ایک کام کرو فیضان بھائی کہ ساتھ چلی جاو

مجھے انکے ساتھ نہیں جانا

دعا کہ بات پر مہرماہ فوراً غصے سے ناک چڑھاتی ہوئی بولی وہ ایسی ہی تھی اگر کوئی اسے ڈانٹ دیتا یا کسی کی وجہ سے اسے کچھ ہو جاتا تو وہ دو تین دن تو بالکل اس شخص سے بات نہیں کرتی تھی اسی وجہ سے اس وقت وہ فیضان پر بھی سخت غصہ تھی جسکی وجہ سے اسے چوٹ لگ گئی تھی

مہرماہ کہ یوں انکار کرنے پر دعا کہ ساتھ ساتھ زوبیہ زوہان اور عائرہ نے بھی فیضان کی طرف دیکھا جو شرمندہ تھا لیکن اب اسکے یوں انکار کرنے پر اسے غصہ بھی آیا اسنے کوئی جان بوجھ کر تو اسے نہیں گیرایا تھا جو وہ سب کہ سامنے اسکی انسلٹ کر دیتی

کوئی بات نہیں بھا بھی میں چھوڑ دیتا ان دونوں کو
اس سے پہلے کہ مہرماہ فیضان کو گھور گھور کر ہی ختم کر دیتی زوہان نے اپنی خدمت پیش کی جس پر مہرماہ خاموشی سے مان گئی اور زوبیہ کہ ساتھ عائرہ اور دعا سے مل کر گھر سے باہر نکل گئی جبکہ جاتے جاتے آخری بار فیضان کو غصے سے گھورنا بالکل نہیں بھولی

مہندی کا فنکشن دیر رات تک چلا اور تقریباً رات کہ 1 بجے وہ سب واپس سلطان منشن لوٹ آئے تھے اور آتے ہی سب تھکن کی وجہ سے اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ دعا کمرے میں جانے کہ بجائے کیچن میں

کھڑی ارشان کہ لیے کافی بنا رہی تھی کیونکہ اچھے سے جانتی تھی کہ کافی پیے بغیر اسکو نیند نہیں آتی کافی بنا کر
ٹرے میں رکھتے ہوئے وہ کمرے میں آئی تو اسے تو لیے سے بالوں کو گرٹا پایا وہ شاید ابھی فرش ہو کر نکلا تھا

آپکی کافی

تھنکیو بیگم صاحبہ

تولپہ سٹینڈ پر رکھ ارشان نے اسکے ہاتھ سے ٹرے پکڑا اور ہر بار کی طرح شکریہ ادا کر کہ بیڈ پر بیٹھ کافی پینے لگا

جبکہ دعا خود شیشے کہ سامنے بیٹھ کر جیولری اتارنے لگی

مہرماہ کو کیا ہوا تھا سنا اسکو چوٹ لگ گئی تھی

کافی کا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے ارشان نے اسکو نظروں کہ حصار میں لیتے ہوئے سوال کیا

جی اسکی اور فیضان بھائی کی ٹکر ہو گئی تھی اور مہر و گیر گئی جسکی وجہ سے اسکی کلائی میں موج آگئی تھی لیکن شکر

ہے عائرہ بھابھی نے اسکو فرسٹ آئیڈے دی اور اسکا درد کم ہوا ورنہ وہ تو بالکل بچوں کی طرح درد کی وجہ سے

رورہی تھی

ساری بات اسکو بتاتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ اپنی جیولری اتارنے کہ بعد بالوں کا جوڑا کھولنے لگی

اچھا تبھی فیضان شر مندہ شر مندہ گھوم رہا تھا

جی

اچھا تو

کافی ختم کر ارشان کچھ اور پوچھتا کہ اس سے پہلے ہی اسکی نظر دعا کہ کمر پر بکھرے لمبے بالوں میں او بھجی اسکے

گھنے اور لمبے سلکی بال ارشان کو بہت پسند تھے وہ بال صرف تب کھولتی تھی جب نہائے اور تب تک جب

تک سوکھ ناجایے ورنہ سوکھ جانے پر وہ فوراً بالوں کی چٹیا کر لیتی

آپ کہ بال بہت خوبصورت ہیں دعا

کافی کامگ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ چل کر اسکے پیچے آیا اور اسکے بالوں کو پیار سے چھو کر خماری میں بولا

اسکے لہجے اور قریب آنے پر دعا کی ہتھیلیاں یکدم نم ہوئی جبکہ ساتھ ہی دھڑکنیں تیز ہوئی

کمرے میں بالوں کو کھولا رکھا کریں مجھے اچھا لگتا ہے

بال کھولا رکھنے کہ ساتھ ساتھ اسنے یہ بتانا بھی ضروری سمجھا کہ بال کمرے میں کھول کر رکھا کرے

ج۔جی

وہ صرف اتنا ہی بول پائی جبکہ وہ اسکے بالوں میں چہرہ اچھپا کر انکی خوشبو کو محسوس کرنے لگا اور پھر اسکی گردن

سے بال ہٹا کر وہاں اپنے لبوں کا پر شدت بوسہ دیا جس پر دعانے جھر جھری لی

م۔ مجھے چلیج کرنا ہے

اسکی بھرتی قربت میں دعا لڑ کھراتی آواز میں بولی اور اٹھ کر جانے لگی لیکن اس سے پہلے ہی ارشان نے بازو

سے کھینچتے ہوئے اسکا رخ اپنی جانب کیا

فلحال اس کی ضرورت نہیں کیونکہ اس وقت میں آپ کہ اور اپنے درمیان کسی بھی چیز کی روکاٹ نہیں

چاہتا

خمار الود لہجے میں اسکی بات کا جواب دیے ارشان نے اسکی کمر پر گرفت سخت کی اور ساتھ ہی اسکے سرخی سے

سنجے ہونٹوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیا

اسکی بے باک بات اور ہونٹوں پر جھکنے پر دعانے آنکھیں بند کر کہ سختی سے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھا جبکہ

اسکے روخسار شرم و حیا کی سرخی پر دہکنے لگے تھے

رات کہ تقریباً تین بجے کا وقت تھا جہاں سبھی سلطان منشن میں سو رہے تھے وہی وہ اکیلا تھا جو تین بجے سونے کی بجائے اپنے کمرے کہ ساتھ ملحقہ پول سائٹ میں سویمنگ کر رہا تھا جبکہ ساتھ ساتھ اسکی نظریں لیپ ٹاپ کی سکرین پر بھی تھی جہاں عائرہ مہندی کہ جوڑے میں ہی بیڈ پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہوئے فریج سے مہندی لگوا رہی تھی اسنے جیولری اور میک آپ تو اتار دیا تھا لیکن جوڑا چونکہ اسکی مایوں کا تھا اس لیے صبح سے پہلے وہ اتار نہیں سکتی تھی اور اب اسی جوڑے میں بنا کتائے وہ سکون سے فریج سے مہندی لگوا رہی تھی اور ہاد سلطان بڑی ہی دلجوئی سے اسے مہندی لگواتے ہوئے نہا رہا تھا

دنیا کا عجیب دولہا تھا وہ جو پہلے اپنی ہر رسم ادا کرنے سے منکر چکا تھا اور اب اپنی مہندی کی رات سب کہ ساتھ ہونے کی بجائے اکیلا سویمنگ کر رہا تھا وہ بھی اس لیے کیونکہ ان رسموں میں وہ اسکے ساتھ نہیں ہو گئی اس لیے اس نے مہندی کی رسم سے انکار کر دیا اسکی ہر خوشی تو اس سے جڑی تھی تو بھلا کیسے اسکے بغیر اپنی کوئی خوشی منالیتا

اپنے وعدے کا وہ پکا تھا اگر چاہتا تو جا کر اس سے مل لیتا پھر چاہے وہ دونوں روبرو ناہوتے لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اور نا ہی رخصتی سے پہلے نکاح کی کوئی خواہش ظاہر کی تھی بلکہ وہ چاہتا تھا کہ نکاح ہو تو وہ تبھی رخصت ہو کر اسکے ساتھ آئے کیونکہ قطعاً نکاح کر کہ وہ اسے وہاں تو چھوڑنے والا نہیں تھا

تھوری دیر گزرنے کے بعد جب فریحہ مہندی لگا کر چلی گئی تو ہاڈ سویمنگ پول سے باہر نکلا اور سویمنگ رول پہن آکر کرسی پر بیٹھا لیپ ٹاپ کی سکرین اپنی طرف گھمائی اور ساتھ ہی موبائل اٹھا کر مسیج ٹائپ کر کے سینڈ کیا

فریحہ کے جانے کے بعد ابھی وہ سکون سے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہی تھی کہ اسکا موبائل بجاجس پر پہلے تو عائرہ نے اگنور کیا لیکن پھر تجسوس کے مارے بیڈ سے اٹھی اور ڈرسنگ پر پڑے موبائل کو بڑے ہی دیہان سے اٹھا کر واپس بیڈ کی طرف آئی اور بیٹھ کے اسنے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا تاکہ انگلی سے لاک کھول سکے

ڈریس چینج کر لیں ورنہ تھک جائیں گئی

نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ کیا میرے کمرے میں کیمرہ بھی لگوا چکے ہیں آپ

مسیج سین کر وہ اونچی آواز میں یہاں وہاں دیکھتے ہوئے چیڑ کر بولی

کیونکہ اب اتنی جانکاری تو اسے تبھی ہو سکتی تھی جب وہ ہر وقت اسے دیکھ سکتا ہوا ب ساتھ تو تھا نہیں تو

مطلب کہ اس نے کیمرہ لگوائے ہوئے تھے

کوئی شک ہے آپ کو

مسیح کہ ذریعے جواب فوراً حاضر تھا

آپ کو زرہ شرم نہیں آتی ہادیوں بلا اجازت کسی غیر لڑکی پر نظر رکھتے ہوئے

آنکھیں چھوٹی کیے وہ ایک بار پھر اونچی آواز میں بولی کیونکہ اتنا تو یقین تھا وہ اسے سن رہا ہے

غیر ہم صرف رشتے سے ہیں ورنہ احساسات میں جتنی آپ میرے لیے اور میں آپ کے لیے اہم ہوں اتنا

شاید ہی کوئی اور ہو

اس بار بھی جواب فوراً حاضر تھا جس پر عائرہ کہ ہونٹوں پر مسکراہٹ تو ابھری لیکن اسنے واضح ناہونے دیا کہ

وہ مسکرا رہی ہے پرہائے رنے اسکی اس مصوم سی کوشش پر ہادی سلطان ضرور دلکشی سے مسکرا دیا

اگر آپ کو اسی طرح مجھ پر نظر ہی رکھنی تھی تو مہندی ایک ساتھ کرنے سے انکار کیوں کیا ایسے بھی تو آپ

مجھے دیکھ ہی رہے ہیں

وعدہ روبرو آنے کا تھا میلوں دور بیٹھ کر دیکھنے کا نہیں اس لیے روبرو تو اب ہادی سلطان آپ کہ محرم بن کر ہی

آئے گا

پختہ لہجے میں مسیح ٹائپ کر کہ اسنے فوراً سینڈ کیا

ہم اب اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں سو جاؤں

سو جائیں لیکن اس سے پہلے اپنے کمرے تبدیل کر لیں ورنہ پوری رات بے آرام رہے گی

اپنے لیے اسکی فکر پر عارہ کہ دل میں گد گدی ہوئی وہ ساتھ ناہو کر بھی ہر وقت اسکے ساتھ تھا بھلے وہ اسے

دیکھ نہیں پار ہی تھی لیکن کم سے کم اس سے بات کر پار ہی تھی اور وہ اسے جواب بھی دے رہا تھا یہ بات بھی

اسکے لیے ڈھیڑوں سکون کا سبب تھی کہاں چار سال اسنے بنا دیکھے سننے بس انتظار میں کاٹ دیے اور اب

کہاں وہ ناہو کر بھی ہر وقت ساتھ تھا

مایوں کا جوڑا شادی کا جوڑا پہننے سے پہلے نہیں اتارا جاتا اس لیے بے فکر رہے آپ سے جڑی کوئی بھی چیز مجھے

بے آرام نہیں کر سکتی

اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھتے ہوئے اس بار اسنے بھی اپنے دل کی بات کہی اور اسکے جواب پر ہاد سلطان

بالوں میں ہاتھ پھرتے ہوئے والہانہ انداز میں مسکرایا

سو جائیں

مسیح سین کر کہ عائرہ خاموش رہی اور کوہنی سے تکیہ ٹھیک کر کہ دیہان سے اسنے بلنکیٹ خود پر اوڑھا اور

سیدھالیٹ کر اپنی مہندی کو دیکھنے لگی

جبکہ دوسری طرف ہاد موبائل اور لیپ ٹاپ اٹھا کر کمرے میں آیا اور کمرے میں لگی لارج سائز کی ایل ای

ڈی پر فکس ہوا کیمرہ اون کرتے ہوئے اسنے لیپ ٹاپ او ف کیا اور خود بیڈ پر بیٹھ ٹیک لگا کر اسکو دیکھنے لگا جو

ناجانے مہندی میں کیا تلاش کر رہی تھی

کیا تلاش کر رہی ہیں

موبائل اٹھا کر اسنے مسیج ٹائپ کیا لیکن پھر ناجانے کیا سوچ آئی کہ ٹائپ کیا مسیج ڈیلیٹ کر کہ موبائل بیڈ پر

اوچھال اور نگاہیں دوبارہ سکرین پر ابھرتے اسکے وجود پر ٹکائی

ناجانے کتنی ہی دیر عائرہ نے اسکے خیالوں میں گزاری اور ہاد سلطان بنا نظریں ہٹائے اسے محبت پاش نظروں

سے نہارتا رہا یہاں تک کہ باہر مسجدوں میں فجر کی آذان ہونے لگی آذان سن کر عائرہ اٹھ کر بیٹھی اور کندھے

پر موجود دوپٹہ سر پر لیا اسکے اٹھنے پر ہاد بھی سیدھا ہو کر بیٹھا اور جب ساری آذانیں مکمل ہو گئی تو عائرہ اٹھ کر

وضو کرنے واشر و م چلی گئی اور اسکے ساتھ ہی ہاد بھی اٹھا اور واشر و م میں وضو کرنے چلا گیا تھوری دیر بعد

دونوں ایک ساتھ وضو کر کہ واپس آئے اور جانماز بجا کر نماز ادا کرنے لگے وہ دونوں میلوں دور اپنے اپنے

کمرے میں ایک ساتھ نماز ادا کر رہے تھے اگر نماز کی پکی عائرہ تھی تو ہاد سلطان بھی لاکھ مصروفیت کہ باوجود کبھی نماز قضا نہیں کرتا تھا بلکہ اسکے ساتھ ساتھ باقی چاروں بھائی بھی نماز کہ پکے پاپند تھے یہ عادت ان پانچوں میں انکی ماؤں کی وجہ سے تھی

نماز مکمل کر دونوں نے ایک ساتھ دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنے رب سے ایک دوسرے کا سدا ساتھ مانگنے کہ ساتھ ساتھ آنے والی زندگی میں خوشیوں کی دعا بھی کر ڈالی دعا ختم کر دونوں اٹھے اور جانماز تہہ کر کہ اسکی جگہ پر رکھا اب ہاد جانتا تھا کہ وہ اپنے معمول کہ مطابق ٹریس پر جائے گئی اس لیے خود بھی اپنے کمرے میں بنے ٹریس کی طرف آیا اور اسکی سوچ کہ مطابق عائرہ بھی ٹریس پر آکر کھڑی ہوئی اور اپنی بروان آنکھوں سے آفتاب پر پھلتے اجالے کو دیکھنے لگی اسے روازنہ نماز کہ بعد ٹریس پر کھڑی ہو کر طلوع آفتاب دیکھنے کا بہت شوق تھا اسی لیے جب تک مکمل اوجالانا ہو جاتا وہ وہی کھڑی رہ کر انتظار کرتی رہتی تھی

آج ان دونوں کی زندگی کا سب سے بڑا اور یاد گار دن تھا آج وہ دونوں ہمیشہ ہمیشہ کہ لیے ایک ہونے والے تھے اور اس گھڑی کا دونوں کو بے صبری سے انتظار تھا جہاں وقت گزرنے کہ ساتھ ساتھ عائرہ کو گھبراہٹ ہو رہی تھی وہی ہاد سلطان کہ لیے تو یہ وقت گزرے نہیں گزر رہا تھا

اچھا دعا بھ بھی سنیں تو آپ کی تینوں دوستیں آج بارات پر تو آئیں گئی نا

اگر مہر و کو چوٹ نا لگتی تو آنے والی تھیں اب پتہ نہیں مجھے آتی ہیں یا نہیں

ہاتھوں میں پھولوں کی ٹرے پکڑے دعا نے سڑھیاں اترتے ہوئے جواب دیا جبکہ زوہان خود بھی اسکے پیچھے

نیچھے آیا

لیں تو آپ نے کال کر کہ پوچھا نہیں پوچھ تو لیتی

اف زوہان ایک کام کرو جا کر تم خود کیوں نہیں پوچھ لیتے میرے پاس فلحال اتنا وقت نہیں ہے جاو جا کر کال

کر کہ خود معلوم کر لو اور اب مجھے بالکل تنگ مت کرنا

اسکے بار بار ایک ہی سوال پر دعا اس بار چڑتے ہوئے بولی جبکہ زوہان کی آنکھیں اسکی بات سن کر چمکی

میں کیسے پوچھو میرے پاس انکا نمبر تھوری ہے

کمرے میں میرا موبائل پڑا ہے جاو اور جا کر لے لو

دعا غصے سے اسے بولتی وہاں سے نکل گئی جبکہ زوہان چمکتی آنکھوں کہ ساتھ دوبارہ سڑھیاں پھلنگتا اوپر آیا اور دعا کہ کمرے میں آئے چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کہیں ارشان ہی اندر ناموجود ہو لیکن سد شکر کہ وہ وہاں نہیں تھا

چل بیٹا زوہان راستہ بالکل صاف ہے لگ جا میشن پر

کمرے کہ اندر آئے اسنے دعا کا موبائل تلاش جو سائیڈ ٹیبل پر ہی پڑا تھا موبائل اٹھا کر ان لاک کر کونٹیکٹ لیسٹ میں اپنا مطلوبہ نمبر تلاش کر کہ اسنے کال ملائی جو تقریباً تین چار بیلز کہ بعد اٹھالی گئی

اسلام علیکم دعا کیسی ہو

دوسری طرف سے انوشہ کی میٹھی آواز سن کر زوہان کہ دل کو جیسے سالوں بعد سکون ملا کتنے دن ہو گئے تھے اسنے ناتوا سے دیکھا تھا اور ناہی اسکی آواز سنی تھی

دعا

دعا نہیں زوہان بول رہا ہوں آپکی دوست دعا کا دیور

پر شوخ لہجے میں اپنا تعارف کروائے وہ بیڈ پر بیٹھا

جبکہ دوسری طرف انوشہ کہ ہاتھ سے اسکی آواز سن کر موبائل چھوٹے چھوٹے بچا

ہیلو میں کوئی جن بھوت یا خلائی مخلوق تو نہیں ہوں جسکی آواز سن کر آپ ہمیشہ ڈر کہ مارے خاموش ہو جاتی

ہیں

اسکی خاموشی پر شوخی سے ٹونٹ کیا گیا لیکن دوسری طرف انوشہ بالکل خاموش رہی اسکی بات کا وہ کیا جواب

دیتی اسکے پاس جواب تھا کب

زوہان کی نظروں کہ تقاضے وہ بہت اچھے سے جانتی تھی لیکن نا جانے کیوں وہ اسکی کسی بات یا تقاضے کا کوئی

رد عمل ظاہر نہیں کرتی تھی

میرے خیال میں آپ تو کوئی جواب نہیں دے گئی تو چلیں میں خود ہی آپکو اپنے کال کرنے کا مقصد بتا دیتا

ہوں

میں چاہتا ہوں آج آپ بارات پر ضرور آئیں

بنابات گہمائیں اسنے صاف کوئی کا مظاہر کیا مگر اسکی بات سن کر انوشہ کی دھر کنیں یکدم تیز ضرور ہو گئی

میں آپ کا انتظار کروں گا مہر ماہ اور زوبیہ کہ ساتھ آپ بھی ضرور آئے گا رکھتا ہوں انشاء اللہ حال میں

ملاقات ہو گئی خدا حافظ

اپنی بات مکمل کر زوہان نے کال کاٹ دی جبکہ انوشہ کو سمجھ ہی نا آیا وہ اس سے آنے کا پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا وہ

کتنی ہی دیر موبائل کو ہاتھ میں پکڑے دیکھتی رہی

یہاں کیا کر رہے ہو تم

وہ جو کال بند کر کہ ابھی باہر نکلتا کہ اس سے پہلے ہی ارشان کمرے میں اتے ہوئے پوچھنے لگا

وہ بھائی کچھ نہیں میں تو بس دعا بھا بھی کو دیکھنے آیا تھا پتہ نہیں کہاں ہے

اپنی گھبراہٹ پر قابو پائے اس نے مشکل سے جواب دیا

نیچے ہیں وہ

اچھالیں میں بھی نا چلیں میں جا کر دیکھ لیتا ہوں آپ بیٹھے آپ کا تو کمرہ ہے

جلدی جلدی میں ارشان کو جواب دیے وہ کمرے سے کدھے کہ سینک کی طرح غائب ہوا مباد نہ وہ کوئی اور

سوال نا پوچھ لے جبکہ پیچھے اسکی اتنی جلد بازی ارشان کو مشکوک ضرور لگی

بارات کا فنکشن بڑے پیمانے میں شہر کہ مشہور ہوٹل میں کیا گیا پورا حال ڈھیر سارے مہمانوں سے بھرا
پڑا تھا جس میں کئی رشتے دار فاروق صاحب کہ کئی دامیر صاحب کہ جاننے والے اور کافی سارے بزنس
پارٹنر بھی موجود تھے بارات کا استقبال بہت ہی عالہ طریقے سے کیا گیا ساری تیاریاں سلطان زادوں کہ میاں
کہ مطابق کی گئی تھی فاروق صاحب نے انکے میعار پر پورا اترنے میں کوئی کثر باقی نہیں چھوڑی تھی
خوش ہو؟؟؟؟

برائیلڈل روم میں عائرہ کہ ساتھ بیٹھتے ہوئے فریجہ نے اسکے دونوں ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا کیونکہ
تھوری دیر پہلے ہی نکاح کی تین بول بول کر وہ اپنے آپ کو ہمیشہ کہ لیے اس دشمن جان کہ نام کر چکی تھی جو
اسکی روح میں بسا ہوا تھا

برائیلڈل ڈریس میں ڈراک میک اور جیولری پہنے وہ مہندی کی نسبت آج اس سے بھی کئی زیادہ حسین لگ
رہی رہی تھی آج تو اسے دیکھ ہاڈ سلطان کہ لیے اپنے ہوش سنبھالنا شاید ہی ممکن تھا
خوشی کیا ہوتی ہے یہ تو شاید آج سے پہلے مجھے معلوم ہی نہیں تھا

اپنے ہاتھوں پر موجود فریحہ کہ ہاتھوں کو پکرتے ہوئے اس نے عجیب گھبراہٹ زدہ آواز میں جواب دیا

فریحہ صاف محسوس کر پائی تھی کہ اسکے ہاتھ پاؤں کس حد تک ٹھنڈے پڑ رہے ہیں

کیا سوچ رہی ہو

وہ سوچ میں گم ہوئی تو فریحہ نے دوبارہ سوال کیا

میں سوچ رہی ہوں کہ فری انسان کتنا ناقدر اہوتا ہے جب وہ کسی کو چاہتا ہے اور وہ چاہت آسانی سے اسے مل

جائے تو وہ بہت جلد اسکی قدر کھودیتا ہے لیکن اگر وہی چاہت اس سے دور ہو جائے یا اس میں کوئی ازامُنیش

آجائے تو اسے پانے کی خاطر آپنا جانے کیا کچھ کر جاتے ہیں

اور جانتی ہو آج یہی سوچ کر مجھے لگ رہا ہے کہ شاید اللہ نے اسی لیے اس وقت مجھے اور ہاد کو ایک دوسرے

سے الگ رکھاتا کہ ہم جان سکے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے کس قدر اہم ہیں

نظریں فریحہ کی چہرے پر ٹکائے اسنے کھوئے کھوئے انداز میں جواب دیا

جانتی ہو فری جب ہاد نے مجھے انکار کیا اور میری محبت کو ٹھکرا دیا تھا تو اس وقت مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے مجھ

سے میرے جینے کی وجہ چھین لی ہو اس رات میں نے روتے ہوئے خدا سے بہت شکوئے کیے کہ کیوں اس

نے میرے ساتھ ایسا کیا کیوں مجھ سے میری محبت چھین لی اس وقت تو مجھے کوئی جواب نہیں ملا لیکن دیکھو
آج میرے خدا نے مجھے اسی شخص کی بے انتہا محبت سے نوازا دیا ہمیں ایک دوسرے پر حلال کر دیا ہے آج
میں اتنی خوش ہوں اتنی خوش ہوں کہ اگر کوئی مجھ سے میری جان بھی مانگے گا تو میں بناؤں ف کیے اپنی جان
دے دوں گئی میں اس قدر خوش ہوں

دیوانہ وار بولتے ہوئے اسنے اپنے رخساروں پر پھسلتے آنسو مہندی سے سبھی انگلیوں سے صاف کیے
میرے ان چار سالوں کہ انتظار اور صبر کہ بعد آج مجھے ہاں سلطان کا ساتھ مل رہا ہے فری یہ میرے لیے کسی
معجزے سے کم نہیں ہے
وہ بول رہی تھی جبکہ فریحہ صرف اسکا دیوانہ پن دیکھ رہی تھی جو آج اپنی محبت مل جانے کہ بعد جو گن بن گئی
تھی آخر بنتی کیسے ناں اسے اس شخص کا ساتھ نصیب ہو گیا تھا جسکے لیے نا جانے اس نے کتنے آنسو بہائے کتنی
راتیں دعاؤں میں سجدہ ریز ہو کر گزار دی

آج اسکے رب نے اسے اسکے انتظار اور صبر کا پھل دے دیا تھا اسے ہاں سلطان کہ ساتھ سے نوازا دیا گیا تھا پھر
بھلا وہ دیوانی کیسی نا بنتی

اگر میں اس وقت انہیں انکار کر دیتی فری تو عنقریب انکی یادیں مجھے زہنی مریض بنادیتی اور میں زہنی مریض

نہیں بننا چاہتی تھی اس لیے میں نے سب بھلا دیا اور انکا ساتھ قبول کر لیا

میں آج خوش ہوں بے انتہا خوش ہوں

اچھا چلو اب رو تو نہیں اور آج کہ دن اتنی سیڈ باتیں نہیں کرو اتنی خوشی کا دن ہے

وہ خاموش ہوئی تو فریحہ نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے شرارت سے اسے کہا اور ساتھ ہی اپنے آنسو

صاف کرتے ہوئے اسکے آنسو بھی صاف کیے جو آج دکھ کہ نہیں بلکہ خوشی کہ تھے اسکی باتیں اسکا انداز یہ

بتانے کے لیے کافی تھا کہ وہ کس حد تک اپنے رب کی شکر گزار ہے جس نے آج اسے دنیا کی سب بڑی نعمت

سے نوازا دیا تھا

میری دلی دعا ہے اللہ تمہارا اور ہاد بھائی کا ساتھ ایک دوسرے کے لیے سکون بخش بنائے تم دونوں کو ایک

ساتھ ہمیشہ خوش رکھے

اور ہاں تم دونوں میں اتنی محبت پیدا کرے کہ تم دونوں بہت جلد مجھے خالہ بنادو

مسکرا کر اسے دعائیں دینے کہ بعد فریحہ نے آخر میں شوخی سے اسکے گال کھنچتے ہوئے بچوں کی دعا بھی دے
ڈالی جس پر عائرہ نے مسکراتے ہوئے سر جھکایا

اسکی جو نظریں انٹریس کہ دروازے پر ہی اٹکی ہوئی تھی اندر آتی مہرماہ اور زوبیہ کہ ساتھ انوشہ کو دیکھ جیسے
چمک ہی اٹھی یہ بات کہ وہ اسکے کہنے پر آگئی ہے یہ بات ہی زوہان سلطان کو خوش کرنے کی سب سے بڑی
وجہ بنی تھی

وہ بنا لمحہ ضائع کیے اسکے پاس آیا جو اندر آنے کہ بعد دعا سے مل رہی تھی
زہے نصیب آج تو محفل میں ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے

انکے پاس آئے وہ نہایت پر شوخی سے انوشہ پر نظریں ٹکائے بولا

اور اسکے یوں بولنے اور نظروں پر مہرماہ نے آنکھیں گہمائیں

آہم آہم زہہ ہم پر بھی نظریں کرم فرمائیں زوہان سلطان ہم بھی ابھی آئیں

جی جی لیکن وہ کیا ہے نا آپ سے تو ملاقات ہو چکی ہے لیکن یہ محترما تو آج آئیں ہیں تو پہلے ان سے انکا حال احوال تو دریافت کرنے دیں

نظریں انوشہ پر ہی ٹکائے جواب مہرماہ کو دیا گیا جبکہ اسکی نظروں اور باتوں دونوں پر ہر بار کی طرح اس بار بھی انوشہ صرف کنفیوز ہی ہو رہی تھی

اسکیوز می مسٹر زوہان سلطان میری دوست کہ ساتھ فلرٹ کی کوشش بھی مت کرنا سمجھے

انوشہ کہ آگئے آئے مہرماہ نے زوہان کو آنکھیں دیکھائی اور اسکی آنکھیں دیکھانے کا کیا ہی اثر لینا تھا زوہان سلطان نے

کوشش کہاں مہرماہ میڈم میں تو سیدھا سیدھا لائن مار رہا ہوں لیکن آپکی دوست ہے کہ جواب ہی نہیں دیتی

بڑے ہی آرام سے مہرماہ کہ کندھوں پر ہاتھ رکھ زوہان نے اسے انوشہ کہ سامنے سے ہٹایا اور ساتھ ہی ساتھ

اسکے جواب نادینے کا شکوہ بھی کر ڈالا

زوہان

اسکی باتوں اور انوشہ کہ کنفیوز ہونے پر دعائے سختی سے اسے باز آنے کو کہا جس ہرزوہان نے بھی شرافت کہ رویکار ڈتورتے ہوئے ہاتھ ہوا میں کھڑے کر کہ سلنڈر کیا

اب کیسی طبعیت ہے تمہاری

وہ خاموش ہوا تو دعائے فکر مند لہجے میں انوشہ سے پوچھا جس نے کنفیوز ہوتے ہوئے اپنے بالوں کی لیٹ کو کانوں کہ پیچھے کیا

ب۔ بہتر ہے پہلے سے

جواب انوشہ نے دعا کو دیا تھا لیکن اسکی میٹھی سی آواز سن کر ڈھیروں سکون زوہان سلطان کہ دل کو پہنچا وہ تو پاگلوں کی طرح بس مسکراتی نظروں سے اسے نہاری ہی جا رہا تھا جیسے بعد میں دوبارہ موقع ہی ناملے

اور تمہارا بازو کیسا ہے مہرواب درد تو نہیں

نہیں یار اب تو کافی بہتر ہے لیکن تمہارے اس سانڈ جیسے دیور نے کٹر کوئی نہیں چھوڑی تھی میرا بازو تو رنے میں پتہ بھی ہے جب ٹکرایا تو مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی سر پھیرے سانڈ نے مجھے ٹکرمادی ہو اور میرا بازو ٹوٹ گیا ہو

دعا کو خیریت بتاتے ہوئے مہرماہ نے دانت چپا چپا کر فیضان کی تعریف بھی کی جبکہ اسکے روشن خیالات سن

کر تو زوہان کا بلند قہقہہ وہاں گونجا اور ساتھ ہی ساتھ ان تینوں کی ہنسی بھی

لیکن اگر فیضان اسکے منہ سے نکلے اپنے لیے روشن الفاظ سن لیتا تو قسم سے خود کو سانڈ کہلانے پر صدمے سے

بے ہوش ہی ہو جاتا کہاں وہ سیکز ایبز والا اور کہاں وہ اسکے سیکز ایبز کو سانڈ کا نام دے گئی تھی

اب ایسے تو مت بولوا نہیں غلطی سے ٹکرا گئے تھے جان بوجھ کر تھوڑی گیرایا انہوں نے تمہیں

تم تو چپ ہی رہو تمہیں تو میرے علاوہ باقی سبھی سے ہمدردی ہوتی ہے

اچھا اب لڑنا مت چلو تم تینوں کو عائرہ بھابھی اور ناز سے ملو اوں اور انہیں باہر بھی لانا ہے چلو

اس سے پہلے کہ مہرماہ زوبیہ سے بحس کرتی دعا نے بات بدلتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ آنے کا کہنا کہ عائرہ

اور ناز کو باہر لاسکے کیونکہ اب بس ان دونوں کے باہر آنے کی ہی دیر تھی

یار تھوڑا سا مسکرا ہی دے ایسے لگ رہا ہے جیسے شادی تیری مرضی کی نہیں زبردستی کروا رہے ہوں

ہاد کہ سنجیدہ چہرے پر فرید نے چڑتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ایسے سنجیدہ ہو کر سٹیج پر بیٹھا تھا جیسے سچ میں اسکی شادی زبردستی کروائی جا رہی ہو لیکن اب وہ اندر سے کس حد تک اور کتنا خوش تھا یہ تو صرف وہی جانتا تھا یا اسکارب

فرید بھائی سہی بول رہے ہیں بھائی آپ کہ اس قدر سنجیدہ انداز پر حال میں آدھے سے زیادہ لوگوں کو لگ رہا ہے ہم سب آپ کہ شادی زبردستی کروا رہے ہیں

فرید کی بات پر حامی بھرتے ہوئے ارشان نے بھی اسے تھوڑا سا مسکرا کر ان کو کہا اور ساتھ مہمانوں کی رائے بھی بتائی مگر مجال تھی جو اس کہ باوجود ہاد نے کوئی ری ایکٹ کیا ہو اس کے کوئی ری ایکٹ نہ کرنے پر فرید اور ارشان دونوں سر جھٹک کر سامنے دیکھنے لگے جبکہ فرید نے بقائدہ ہتھیلی اٹھا کر ہاد پر لانت بھی بھیجی

سکین شیر وانی پر سرخ کو لا پہنے اپنی ہیزل گرے آنکھوں میں پر سرار خوشی سموئے مغرور نین نقوش کہ ساتھ سنجیدہ انداز میں سٹیج پر بیٹھا وہ کسی ریاست کا مغرور شہزادہ ہی لگ رہا تھا

جس کہ چہرے پر خوشی ڈھنڈنے پر بھی شاید نامتی لیکن وہ خوش تھا یا نہیں یہ تو صرف اسی کو معلوم تھا

وہ ایسا ہی تھا چاہے کتنا بھی خوش کیوں ناہو مجال تھی جو کبھی بھی اپنی خوشی کسی پر ظاہر کرتا ہو یہی وجہ تھی
 آس وقت بھی اسکی خوشی کا اندازہ کوئی نہیں لگا پا رہا تھا جبکہ اسکے برعکس ارمان کا انداز بھی سنجیدہ تھا لیکن اسکے
 چہرے پر اتنی سی خوشی صاف واضح تھی کہ لوگ سمجھ سکتے کہ وہ اپنی شادی سے خوش ہے ورنہ ہاد کہ بارے
 میں انکے خیالات یہی تھے کہ شاید بیچارے کی شادی زبردستی ہو رہی ہے اب اندر کی بات وہ لوگ تھوری
 جانتے تھے جو غلط فہمی دور کرتے اور انکی یہ غلط فہمی دور کرنے کی کوشش ہاد نے بھی بالکل نہیں کی تھی

عارہ بھا بھی گھونگھٹ اوڑھ لیں
 ہائے اللہ دعا بھا بھی ہم یہ گھونگھٹ ونگھٹ نہیں اوڑھنے والے ہم سے تو پہلے ہی یہ سب نہیں سنبھالا جا رہا
 اس سے پہلے کہ دعا سے بھی گھونگھٹ اوڑھنے کا کہتی ناں خود ہی کیوٹ سامنہ بنا کر بول پڑی
 اسکی بات سن کر دعا کہ ساتھ ساتھ سبھی کو ہنسی آئی جو بات تو کرتی کرتی تھی ساتھ مگر ساتھ اتنے کیوٹ
 کیوٹ فیس ایکسپریشنز بناتی تھی کہ کوئی بھی مسکرا دے

ریڈ اور سکین کلر کہ کو مبنشن کہ ساتھ میکس جوڑے میں سر پر دوپٹہ پیچھے کی طرف سیٹ کروائے ہلکی ہلکی

جیولری اور ڈارک میک آپ میں ناز نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی جبکہ اس سب کہ ساتھ

ساتھ اسکی مصومیت اور لوبالی پن اسے بالکل فیری ٹیلیز کی فیری کی طرح ہی بنا رہے تھے

ڈونٹ وری میری کیوٹ سی دیورانی صاحبہ یہ قانون صرف عائرہ بھا بھی پر لاگو ہے آپ پر نہیں

کیا مطلب

دعا کہ دیے جواب پر اس کہ ساتھ ساتھ عائرہ نے بھی نا سمجھی سے دعا کو دیکھا

مطلب یہ کہ ہاد بھائی کا سختی سے حکم ہے کہ انکی زوجہ محترمہ کو باہر گھونگھٹ آوڑھ کر لایا جاتا کہ انہیں کسی
کی بری نظر نا لگ جائے

ساری بات ان دونوں کہ گوش گزار کرتے ہوئے آخر میں دعا کا لہجہ شرارتی ہوا جس پر عائرہ اس پاگل

دیوانے کی فرمائش پر صرف سوچ کر رہ گئی اور ناز کہ سر کہ اوپر سے دعا کہ بات گزر گئی

ایک منٹ تو کیا ہمیں نظر نہیں لگے گئی

بہت سوچتے ہوئے اس نے انگلی ہونٹ پر رکھ کر ایک اور سوال پوچھا

یہ بات آپ ارمان سے پوچھ لیجیے گا وہ بہتر طریقے سے آپ کو بتادیں گے ابھی فلحال باہر چلیں سب آپ
دونوں کا انتظار کر رہے ہیں

ہاں چلیں ہم خود مان سے ہو چھ لیں گئے

اپنا لہنگا با مشکل سنبھال کر پکرتے ہوئے ناز خود ہی باہر نکلی جس پر دعائے مسکراتے ہوئے زوبیہ کو اشارہ کیا
جس نے آگئے بھرتے ہوئے چلنے میں اسکی مدد کی ورنہ جس طرح وہ نکلی تھی یقیناً گیر جاتی

چلیں بھا بھی

ناز کہ جانے کہ بعد دعائے لال چیز کی کا گھونگھٹ عائرہ کہ چہرے کہ آگئے اوڑھا اور چلنے کا کہا جس پر عائرہ
گہرا سانس لیتے ہوئے باہر کی جانب نکلی اور اسکی مدد کہ لیے ایک طرف سے فریج اور دوسری طرف سے
مہرماہ نے لہنگا پکرا جبکہ دعائے ناز کی مدد کہ لیے پہلے ہی باہر نکل گئی

جیسے جیسے وہ قدم اٹھا کر فاصلہ تہہ کر رہی تھی ویسے ویسے اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ہاتھوں کی
ہتھیلیاں نم ہو رہی تھی دل کی دھڑکنیں کانوں میں بجتی محسوس ہو رہی تھی ایک عجیب پرکشش احساس تھا
جو اسکو اپنے چاروں اوڑھ محسوس ہو رہا تھا

حال میں قدم رکھتے ہی اسکی نگاہیں سامنے ہی اس مغرور شہزادے پر پڑی اور اس بار عائرہ کا دل اس قدر

تیزی سے دھڑکا کہ گھبراہٹ اور شرم کہ مارے اسکی پلکیں عارضوں پر سجدہ ریز ہوئی

ریکس عائرہ بھا بھی اگر آپ اتنا گھبرائیں گئی تو مجھے ڈر ہے کہیں بے ہوش ہی نا ہو جائیں

اپنے ہاتھ میں موجود اسکے ہاتھ کی کپکپاہٹ اور گھبراہٹ پر مہرماہ شرارت سے اسکے کان کی طرف جھک کر

بولی جس پر فریجہ مسکرائی جبکہ وہ تو مسکرا بھی نا سکی

اسکے لیے تو اپنے جذبات سنبھالنا انتہائی مشکل ہو رہا تھا کہاں وہ اتنی کونفڈنس رکھنے والی آج اپنا سارا کونفڈنس

ہوا میں اوڑتا محسوس کر رہی تھی اگر اس وقت ان دونوں نے اسے پکرا نا ہوتا تو یقیناً سچ میں وہ بے ہوش

ہو کر گر جاتی

کیا ہوا چلو

چلتے چلتے یکدم وہ روک گئی جس پر فریجہ اور مہرماہ نے نا سمجھی سے پہلے ایک دوسرے اور پھر اسکو دیکھ کر پوچھا

کہ وہ روک کیوں گئی

عائرہ چلو یار ہاد بھائی انتظار کر رہے ہیں

فریحہ کہ کہنے پر اسنے نگاہیں ایک بار پھراٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا چلتے چلتے اسکے روک جانے پر ہادنا سمجھی سے تھوڑا آگئے آیا لیکن رہا سیٹج پر ہی جبکہ ارمان ناز کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیٹج پر لا کر بیٹھا چکا تھا

عارہ بھا بھی سب دیکھ رہے ہیں

م۔ مجھ۔ سے۔ بچ۔ چلا۔ ن۔ ننہیں۔ ج۔ جگہ ہاف۔ فری

وہ اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ اسکے الفاظ بھی ٹوٹ کر ادا ہوئے

عارہ ریلکس بس تھوڑا سا آگئے چلنا ہے اور کچھ نہیں اتنا گھبراؤ نہیں

اسکے سامنے آئے فریحہ نے اسے پیار سے سمجھایا کہ اتنا ناگھبرائے لیکن اسکے ہاتھ پاؤں ایک دم ٹھنڈے پڑ رہے تھے

عارہ بیٹا کیا ہوا

اسکے یوں بیچ راستے میں روک جانے پر سبھی پریشان ہوئے تبھی آسیہ بیگم پریشانی سے اسکے قریب آکر پوچھنے لگی جبکہ وہ لمبے لمبے سانس لیکر خود کو ریلکس کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی

کچھ نہیں آنٹی بس گھبرا رہی ہے آپ پریشان

اینی پرو بلم

جب وہ کافی دیر وہی روکی رہی تو مجبوراً خود ہی ہاد سٹیج سے اتر کر انکے پاس آیا اور پوچھنے لگا
جبکہ وہ جو آنکھیں بند کر کہ خود کو ریلکس کر رہی تھی اپنے قریب اسکی آواز سن کر جھٹ سے آنکھیں کھول
کر سامنے دیکھنے لگی جہاں وہ مغرور شہزادہ پریشان نگاہوں سے سوال کر رہا تھا
جی جی بھائی وہ بس آپکی بیگم صاحبہ کچھ گھبرائی ہیں اور کچھ نہیں

فریحہ نے ہلکا سا مسکرا کر ہاد کو پریشان ناہونے کا کہا اور ساتھ ہی عائرہ کہ ہاتھ پر دباو ڈال کر اسے چلنے کا بھی
اشارہ کیا

May I

اسکی گھبراہٹ کہ وجہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا اسی لیے خود ہی اسے لے جانے کا پوچھا کہ مہرماہ اور فریحہ
دونوں نے مسکراتے ہوئے سرہاں میں ہلایا اور عائرہ کہ ہاتھ چھوڑے تاکہ ہاد خود اب اسے سنبھال لے

ان دونوں نے ہاتھ چھوڑیں تو ہاذا اسکے قریب آیا اور پر شوخ نگاہوں سے سے ابھی اسنے عاثرہ کا داینا ہاتھ تھاما
ہی تھا کہ وہ جوتب سے خود کو سنبھال رہی تھی اسکا لمس پا کر فوراً اپنے حواس کھوتی اسکے بازو میں ہی جھول
گئی

عاثرہ

یا اللہ میری بچی کیا ہوا عاثرہ

اس کے یوں یکدم بے ہوش ہو جانے پر وہاں موجود سبھی لوگ پریشان ہوئے جبکہ آسیہ بیگم تو پریشانی کہ
مارے رونے کو تیار ہوئی ان سب میں صرف وہ تھا جو پریشان ہونے کہ باوجود ریلکس تھا اسے یہ تو معلوم تھا
کہ وہ گھبرائے گئی ضرور لیکن اتنا گھبرائے گئی کہ گھبراہٹ کہ مارے بے ہوش ہو جائے شاید یہ اس نے
اسپیٹ بلکل نہیں کیا تھا

عاثرہ بچے

ریلکس انکل آپ سب پریشان نہیں ہوں گھبراہٹ اور بی بی لو ہونے کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئی ہیں اور
کچھ نہیں

اس سے پہلے آسیہ بیگم پریشانی میں اسکا گھونگھٹ اٹھا کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتی ہاد نے فوراً انکا ہاتھ روکتے ہوئے سب کو کہا

لیکن بیٹا یہ

میں ہوں میں سنبھال لوں گا آپ سب بے فکر رہیں اور تم ناز کو لیکر سیٹج پر جاؤ میں انہیں گھر لے کر جا رہا ہوں

سب کہ بعد ارمان کو سیٹج پر جانے کا بول اسنے احتیاط کہ ساتھ عائرہ کو باہوں میں بھرا اور بنارو کے یا کسی کی طرف دیکھے حال سے نکلتا چلا گیا جبکہ پیچھے سبھی پریشان ہوئے

کوئی بات نہیں آپ سب پریشان نہیں ہوں ہاد دیکھ لے گا سب ارمان بیٹا آپ اور ناز سیٹج پر جائیں ایسے اچھا نہیں لگتا

سب کی پریشانی دیکھتے ہوئے فاروق صاحب ہلکا سا مسکرا کر بولے کیونکہ اچھے سے جانتے تھے اب آنکی بیٹی کو سنبھالنے والا ہاد سلطان اسکے ساتھ ہے یہی وجہ تھی کہ سبھی ایک طرف سے ریلکس ہو کر ارمان اور ناز پر دیہان دینے لگے

سلطان منشن پہنچتے ہی گاڑی سے اتر کر ایک بار پھر اسے بازوؤں میں اٹھائے وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا اور لا کر آرام سے بیڈ پر لیٹا یا اور خود بھی اسکے ساتھ ہی تھوڑی سی جگہ پر بیٹھ گیا

عائزہ کہ چہرے پر لال چیز کا گھونگھٹ ابھی بھی موجود تھا وہ بے شک گھونگھٹ میں تھی لیکن اس کہ باوجود ہاد بہت اچھے سے جانتا تھا کہ وہ کس قدر جان لیوا لگ رہی ہو گئی اسے تو وہ سادگی میں گھائل کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی تو آج تو پھر وہ پور پور اسکے لیے سچی سراپائے حزن بنی تھی

بہت احتیاط کہ ساتھ ہاد نے اسکا سر سیدھا کیا اور گھونگھٹ ہٹایا گھونگھٹ ہٹا کہ اسکا دل محو لینے والا حسن پوری طرح سامنے آیا

اسکی توقع کہ مطابق وہ حسین لگے گئی یہ تو وہ بہت اچھے سے جانتا تھا لیکن وہ حسین کہ ساتھ ساتھ اس قدر جاذب نظر لگے گئی اسے امید بالکل نہیں تھی اپنی اداؤں پر وہ ہاد سلطان کو حیران پر حیران کر رہی تھی نا تو اسے اسکے بے ہوش ہونے کی امید تھی اور نا ہی اتنی جاذب نظر لگنے کی

ماتھے پر بندیاکانوں میں آئیرنگز گلے میں سیٹ آنکھوں پر ڈراک برائیڈل میک آپ ہونٹوں پر سرخ اناری لیپسٹک ان سب کہ بعد ہاد سلطان کو سچ میں اپنے جذبات سنبھالنا مشکل ہی لگا وہ ٹکٹلی باندھ کر اپنی ہیزل

گرے آنکھوں میں محبت کا پورا جہان آباد کیے کئی لمحے اسے نہار اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے لگا جبکہ وہ ہر

چیز سے بے نیاز آنکھیں بند کیے اپنے حواسوں سے بیگانی تھی

اگر اس وقت اسے کوئی دیکھ لیتا تو یقیناً اپنی ہی آنکھوں پر یقین ناکر پاتا کیونکہ وہ اسے دیکھ ہی ایسے رہا تھا

جیسے وہ کوئی مجرہ ہو اس کی آنکھوں کی چمک اور لبوں کی مسکراہٹ اس قدر جانلیوا تھی کہ کوئی بھی دیوانہ

ہو جاتا

کئی لمحے نہار نے کہ بعد اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے بڑی ہی محبت کہ ساتھ عائرہ کا دائینار و خسار چھوا اسکے بعد

اسکی گھنی بند پلکیں اور پھر پھسلتے ہوئے ہاتھ اسکے سرخ اناری ہونٹوں کی جانب آیا جسے چھوتے ہادی اپنی

دھڑکنیں یکدم تیز ہوئی اپنی بڑھتی دھڑکنوں پر وہ گہرا مسکرایا کہ تبھی عائرہ کہ وجود میں ہلکی سی جنبش پیدا

ہوئی اور دھیرے دھیرے پلکیں اٹھائیں اسنے اپنی آنکھیں کھولی لیکن نظروں کہ سامنے اسے پایا پہلے تو وہ

نا سمجھی سے سب سمجھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن جب حواس پورے بیدار ہوئے اور اسے اپنے اتنے قریب

پایا تو یکدم وہ گھبراکر اٹھنے لگی مگر ہاد نے فوراً اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھ اسکی کوشش ناکام بنائی جس پر وہ دوبارہ

سرتیکے پر رکھ کر لیٹ گئی لیکن لیٹتے ہوئے اسنے ہادی کی طرف نا دیکھا بلکہ نگاہیں اسکی شیو پر تھی

سنا تھا محبوب کہ لمس پر خود کو سنبھال پانا مشکل ہو جاتا ہے آج تو دیکھ بھی لیا

اسکی جھک سانسوں کا تیز تیز ابھرنا اور رو خساروں کا شرم سے لال ہو جانا یہ منظر اتنا حسین تھا کہ ہاد کہ لبوں سے پر شوخ جملہ ادا ہوا

لیکن عائرہ کو لگا وہ اسکے بے ہوش ہو جانے پر طنز کر رہا ہے

س۔ سور۔

ششش

سوری مت بولیں بلکہ میں تو خوش ہوں کہ آپ بے ہوش ہو گئی
اسکی بات پر عائرہ نے پلٹیں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جیسے جاننا ہو مطلب
آپ کا یہ جانلیو روپ کسی کی نظروں میں آئے اس سے اچھا ہے آپ بے ہوش ہو گئی

ایک ہاتھ اسکی بائیں جانب اور دوسرے سے اسکا رو خسار ہلکے سے چھوتے ہوئے وہ تھوڑا اسکے قریب جھک کر بولا جس پر عائرہ کی پلٹیں ایک بار پھر شرم سے جھکی

وہ اسکے رو خسار کو اتنے پیار سے سہلا رہا تھا کہ عائرہ کی آنکھیں اسکے لمس پر خود بخود بند ہوئیں

عائرہ؟؟؟؟

کئی لمحے خاموشی سے بتنے کہ بعد ہاد نے اس قدر محبت سے اسکا نام پکارا کہ عائرہ کو لگا جیسے دنیا یہی تھم گئی ہو

محبوب کہ لبوں سے ادا ہوا نام اس قدر پیارا ہوتا ہے یہ تو آج پہلی بار اس نے جانا تھا

تاحیات میرا ساتھ قبول کر کہ میری شریک سفر بننے کہ لیے آپ کا بہت بہت شکریہ

پر شدت لہجے میں بولتے ہوئے وہ جھکا اور اپنے لبوں کا پہلا پر شدت بوسہ اسکے ماتھے پر دیا

جسے بند آنکھوں سے ہی محسوس کرتے ہوئے عائرہ کہ پورے وجود میں کپکپی کہ ساتھ سرشاری بھی چھائی

اتنا گھبراہٹیں گئی تو میرے جز باتوں اور شدتوں کو کیسے سنبھال پائے گئی آپ نور ہاد

اسکی بات پر عائرہ کی آنکھیں اور بھی سختی سے بند ہوئی جبکہ ساتھ ہی ساتھ اسنے بیڈ شیٹ پر گرفت مضبوط کی

جبکہ اسکی یہ مصوم سی حرکت ہاد کہ لبوں پر گہری مسکراہٹ کی وجہ بنی

چلیں اٹھیں

اسکے ہاتھوں سے بیڈ شیٹ نکال کر ہاد نے اسے اٹھنے کا کہا لیکن اسکی بات پر عائرہ نے آنکھیں کھول کر نا سمجھی

سے اسے دیکھا

جس رب نے آج ہمیں ایک کیا ہے کیا اس رب کا شکریہ ادا نہیں کریں گئی

اسکی نا سمجھی کا جواب بہت ہی محبت بھرے لہجے میں دیا گیا اور اب کی بار عائرہ کہ ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ

پھیلی

وہ پیچھے ہٹا تو عائرہ بھی اپنا لہنگا سنبھال کر بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی لیکن زمین پر بکھرے پھولوں پر نظر پڑنے

پر اسنے پورے کمرے کی طرف دیکھا جہاں چاروں اور زمین پر گلاب کہ پھول بکھرے ہوئے تھے جبکہ اسی

طرح کمرے کو بھی ہلکے ہلکے پھولوں سے ڈائیکوریٹ کیا گیا تھا اسکا کمر کافی بڑا تھا جہاں ہر چیز ساری

ڈیکوریشن نیلے اور سفید رنگ کی تھی فرنیچر سے لیکر دیواریں اور پردوں تک سب کچھ ن دورنگوں سے سجایا

گیا تھا کمرے میں تقریباً چار دروازے موجود تھے جس میں پہلا دروازہ کمرے میں اندر آنے کا تھا دوسرا

دروازہ ٹیریس پر جانے کا تیسرا واشروم اور ڈریسنگ روم کا ملحقہ اور چھوٹا دروازہ پینٹنگ روم میں جانے کا تھا

چاروں طرف نظر گھمائیں عائرہ کی نظریں سائیڈ ٹیبل پر پڑے فریم پرائیجی جہاں اسکی کل رات مہندی کی

تصویر موجود تھی جس میں وہ کسی بات پر سر جھکا کر مسکرا رہی تھی اور اسکا ایک ہاتھ اسکے ماتھے کہ پاس تھا

اس تصویر کو دیکھ وہ حیران ہوئی کیونکہ ایسی کوئی بھی تصویر اس نے نہیں بنوائی تھی اور اگر بنوائی بھی تھی تو

اتنی جلدی فریم کیسے ہو گئی

میں نے خود بنوائی ہے اپنے ہاتھوں سے

ہاد نے بولتے ہوئے اسکی اوجھن دور کی جس پر عائرہ نے سمجھتے ہوئے گردن ہاں میں ہلائی کیونکہ یہ وہ جانتی تھی کہ اسے پینٹینگ کرنا آتی ہے لیکن اتنی عالہ طریقے کی آتی ہے یہ اسے معلوم نہیں تھا وہ تصویر بالکل کسی ڈیجٹل کمیرے سے لی ہوئی لگ رہی تھی

لہنگا سنبھال کر وہ کھڑی ہوئی کہ ہاد نے آگے بھر کر اسکا لہنگا نیچے سے پکراتا کہ وہ دیہان سے چل سکے اسکی حرکت پر اس بار بھی عائرہ صرف مسکرا دی جب وہ اسے ساتھ لیے ڈار سنگ روم میں انٹر ہوا

اور بٹن پیش کر کے وال اوپن کی جس پر وال خود بخود کھلی اور ایک کمرانمودار ہوا جو شاید عائرہ کی وارڈ ڈراپ تھی جہاں سامنے کی ساری دیوار کہ ساتھ ڈھیر سارے کپڑے ہنگز تھے جن میں ہر طرح کے ڈریسز موجود تھے شلوار قمیص کرتے کیپریز ساریاں نائٹ ڈریسز یہاں تک نائٹیز بھی دایینی طرف والی دیوار پر بنے کیبنز میں ہر طرف اسکی ساری جیولری موجود تھی بائیں طرف جوتوں کی کولیکشن جبکہ تینوں طرف کہ نیچے والے حصوں میں تمام بیگز کی کولکشین موجود تھی یہ اسکی وارڈ ڈراپ کی دیکوریشن بھی بالکل کمرے کی طرح وائٹ اور بلو تھی

آپ چیچ کر لیں میں باہر آپکا ویت کر رہا ہوں

وہ جو پوری آنکھیں کھول ہر چیز کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی اسکی آواز پر ہوش میں آئی جو اپنی بات بول کر باہر

نکل چکا تھا تاکہ وہ چینیج کر سکے

یا اللہ کیا یہ سب میرا ہے میں استعمال کروں گئی کیا

ایک منٹ اگر یہاں سب میرا ہے تو انکا کہاں ہے کیا انہوں نے اپنی وارڈ ڈراپ خالی کر کہ سب میرا سیٹ

کر وادیا

ان سب کو دیکھ اسے یہ فکر بھی لاحق ہوئی کہ اسکی چیزیں کہاں ہیں

اللہ جانے یہ مجھے اور کتنے شک دے گئے

ساری حیرانگی کو جھٹکتے ہوئے اسنے ایک ساداسا سوٹ نکالا اور ساری جیولری اتار کر چینیج کرنے لگی

سلطان منشن میں ناز کا استقبال بہت عالہ طریقے سے کیا گیا نا جانے کتنی ہی آتش بازی اور انار اسکے راستے میں

جلائے جا چکے تھے جبکہ پھول اس پریوں نچھاور کیے گئے تھے جیسے بارش کی گئی ہو یہ سب کچھ عائرہ اور ناز

دونوں کے لیے تھا جو کہ اب صرف ناز کہ حصے میں آیا تھا وہ تو یہ سب ڈھول ڈھمکے آتش بازی انار پھول یہ سب

دیکھ کر بہت ہی زیادہ خوش تھی یہ سب تو آج پہلی بار اسنے دیکھا تھا اور وہ بھی اپنے لیے اسکی یہ والہانہ خوشی ارمان کہ دل کو ڈھیروں سکون بخش رہی تھی ایک تو وہ آج لگ اتنی پیاری رہی تھی کہ اسکی نظریں اس پر سے ہٹنے کو انکاری تھی اور اوپر سے اسکی خوشی وہ تو بس مسکرا کر اسکی خوشی میں خوش ہو رہا تھا

چہنچ کرنے کہ بعد ان دونوں نے ایک ساتھ مل کر شکر ادا کرنے کے نوافل ادا کیے اور کتنی ہی دیر بیٹھ کر دعا میں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے آنے والی زندگی کہ ہر موڑ پر ایک دوسرے کے ساتھ اور خوشیوں کی دعا کی نوافل ادا کر کے وہ دونوں اٹھے کہ تبھی ناز اور ارمان کہ ساتھ باقی سب بھی گھر آ گئے جس پر ہاد نے اسے اپنے ساتھ نیچھے چلنے کا کہا تو عائرہ بھی اسکی بات مان کر نیچے چلی آئی جہاں سبھی لوگ فحال ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے جس پر سب کہ ساتھ وہ دونوں بھی آ کر وہاں بیٹھ گئے

عائرہ بیٹا اب آپکی طبیعت کیسی ہے

دامیر سلطان نے پر شفیق لہجے میں پوچھا

اب تو بہتر ا نکل وہ بس بی بی تھوڑا سا لو ہو گیا تھا اور کچھ نہیں ایم سوری میری وجہ سے آپ سب کو پریشان ہونا

پڑا

دامیر سلطان کو جواب دیتے ہوئے آخر میں اسنے سب کی طرف دیکھ کر معاشرت بھی کی

کوئی بات نہیں بیٹا کبھی کبھی یہ سب ہو جاتا ہے آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں

جی بھابھی ایسے موقعوں پر اکثر ایسا ہو جاتا ہے اس لیے آپ شرمندہ نہیں ہوں

دامیر سلطان کہ بعد دعائے بھی اسکی شرمندگی کم کرنی چاہی جبکہ ان دونوں کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرا دی اور اسکے ساتھ بیٹھا اسکا مجازی خدا سب کی موجودگی کو فراموش کر بس مسکراتی نگاہوں سے اسے نہارنے میں ہی

مصروف تھا جیسے وہاں کوئی اور موجود ہی نا ہو

اسکی یہ مہبوت کوئی اور نا سہی لیکن زوہان سلطان بڑی غور سے دیکھ رہا تھا وہ کبھی ارمان کو دیکھتا تو کبھی ہاد کو کیونکہ وہ دونوں ہی فلحال مجنوں کی طرح اپنی بیویوں کو دیکھ رہے تھے ان دونوں کی بعد اسنے نظریں ارشان کی طرف اٹھائی اور بس پھر سوائے سرنامیں ہلانے کہ اسکے پاس کوئی راستہ باقی نا رہا کیونکہ ارشان سلطان بھی انہی دونوں کی طرح اپنی بیوی کو دیکھ نہیں نہار رہا تھا جیسے ان تینوں کی بیویاں تھوڑی دیر بعد کہیں چلی جائیں گئی اور دوبارہ شاید سال دو سال بعد ملنا نصیب ہو گا انہیں

فیضان بھائی

ہممم

آج پہلی بار ہی سہی لیکن اپنے ان تینوں بھائیوں کو دیکھ کر مجھے میرے شدید کنوارے پن کا احساس ہو رہا ہے
فیضان کی جانب تھوڑا سا جھک کر وہاں نے جلے دل سے اپنا دھکرا دیا جس پر فیضان نے نا سمجھی سے ان تینوں
کی طرف دیکھا اور پھر بات سمجھ کر وہاں کو گھورا

حال میں جب تم انوشہ کو دیکھ کر گھور زیادہ رہے تھے تب تمہیں اس بات کا احساس نہیں ہوا
اسی کی طرح دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے فیضان نے اس کے دھکرائے کا ٹکاسا جواب دیا اور اس کے جواب پر وہاں
بالوں میں ہاتھ پھیرتا کھسیانی ہنسی ہنسا
ایسی تو کوئی بات نہیں بھائی وہ تو بس

ہاں جانتا ہوں سب اب اپنے احساسات کو زورہ سنبھال کر رکھو سمجھے
عائرہ بھابھی آپ کو نا تھوڑی دیر پہلے آنا چاہے تھا پتہ ہے باہر فیضان بھائی اور وہاں نے کتنی زیادہ آتش بازی
کروائی اور اتنے زیادہ انار بھی چلائیں سب کچھ اتنا پیارا لگ رہا تھا پر آپ نے مس کر دیا سب

اکساٹمینٹ میں عائرہ کو باہر ہوا سب بتاتے ہوئے آخر میں ناز افسودہ بھی ہوئی کہ یہ سب وہ نہیں دیکھ پائی
جبکہ یہ سب عائرہ اپنے کمرے میں ٹریس سے دیکھ چکی تھی کہ سب نے کیسے اسکے استقبال کے لیے تیاریاں کی
تھیں سب کچھ دیکھ ایک بار اسے بھی افسوس ہوا ہوا کہ وہ کیوں بے ہوش ہو گئی لیکن خیر اب کیا ہو سکتا تھا
کوئی بات نہیں میں نا سہی ہماری ناز نے تو سب دیکھا نا تو بس یہی کافی ہے سمجھو سب میں نے دیکھ لیا
ہلکا سا مسکراتے ہوئے اس نے ناز کو جواب دیا تبھی ہاد کا موبائل بجا

اور اس نے پینٹ کہ جیب سے موبائل نکال کر دیکھا تو فاروق صاحب کہ کال تھی جو شاید عائرہ کی وجہ سے
انہیں کال کر رہے تھے
عائرہ آپ کہ بابا کی کال ہے

کال اٹھانے کی بجائے اس نے موبائل عائرہ کہ حوالے ہی کرنا مناسب سمجھا جس پر عائرہ سب کو اسکیز کرتی
اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئی

چلو آنا میں تمہیں تمہارے کمرے تک چھوڑ دوں تاکہ تم اب آرام کر لو

دعا نے اٹھتے ہوئے ناز کو بھی اٹھنے کا کہتا کہ اسکے کمرے میں جا کر بیٹھا سکے لیکن اسکی بات پر ناز نے بچا اس

منہ بنایا

ہم سے نہیں چلا جاتا اب اور دعا بھائی اتنا ہیوی ہے یہ ڈریس

اسی لیے تو بول رہی ہوں چل کر کمرے میں چنچ کر لو

اسکے انکار کرنے پر دعا نے ہنستے ہوئے کہا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب ہم چل کر نہیں جائیں گئے بلکہ مان آپ ہمیں اٹھا کر لے جائیں کمرے میں

دعا کی بات کو سمجھتے ہوئے ناز نے خود جانے سے انکار کیا اور ارمان کی طرف دیکھتے ہوئے بچوں کی طرف

فرمائش کی جبکہ اسکی یوں سب کہ سامنے کی گئی فرمائش پر جہاں ارمان شرمندہ ہوا وہی باقی سبھی کہ ہونٹوں

پر دھیمی مسکراہٹ ابھری

کیا دیکھ رہے ہیں اٹھائیں نا آپ نے کہا تھا یہ ڈریس ہم پہنے گئے اور آپ ہمیں سنبھال لیں گئے پرایک بار بھی

آپ نے ہمیں نہیں سنبھالا بلکہ ہم خود ہی کب سے اس ڈریس کہ ساتھ جو نچ رہے ہیں

اسکو اسکی مال میں بولی گئی بات یاد دلاتے ہوئے ناز خفا لہجے میں منہ ٹیرھا کر کہ بولی

مان لیں بھائی سمجھیں یہ بھی ایک رسم ہی ہے اور ویسے شرمائیں مت آپ کی اپنی بیوی ہے کیوں ناز بھا بھی

ارمان کو مشورہ دیتے ہوئے زوہان نے ناز سے بھی پوچھا جس نے اسکی بات پر زور شعور سے سر ہلا کر زامندہ

دی جبکہ ارمان نے الٹا زوہان کو گھوری سے نوازہ

کمال ہے یا اپنی بیویوں کو دیکھتے ہوئے تو آپ سب کی آنکھیں چمکنے لگتی ہیں پر جب بات میری آئی تو ان

سب کہ پاس سوائے گھوریوں کہ کچھ بجتا ہی نہیں

ارمان کی گھوری پر وہ جلے دل سے بولتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا جبکہ اسکے پیچھے ہی دامیر سلطان

اور فیضان بھی شب بخیر بول کر نکل گئے اور ہاد تو عارہ کہ نکلتے ہی نکل چکا تھا

اٹھائیں بھی مان اب تو ہمیں نیند آنے لگی ہے

ارمان کہ یو نہی بیٹھے رہنے پر ناز ایک بار پھر اونگھتے ہوئے بولی جس پر ارمان اٹھا اور آرام سے اسے بھی باہوں

میں بھرے دعا اور ارشان کو آب شب بخیر بول کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا اب پیچھے وہاں صرف دعا اور

ارشان بچے تھے

یہ یہ کیا کر رہے ہیں ارشان

وہ جو مسکرا کر ارمان اور ناز کو دیکھ رہی تھی پیچھے سے ارشان کہ یکدم گود میں اٹھانے پر بوکھلائی

کچھ نہیں بس سوچا میری بیوی بھی تھک گئی ہو گئی تو اسی تھکن کا احساس کر رہا ہوں

اسکی بوکھلاہٹ سے محفوظ ہوئے ارشان نے نہایت شوخی سے جواب دیا

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پلیز مجھے نیچے اتاریں

ام ہم اب تو کمرے میں جا کر ہی اتاروں گا اس لیے خاموش ہو جائیں

ارشان کوئی دیکھ لے گا

ٹونٹ وری اگر کوئی دیکھ بھی لے تو ایم شور اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا

ڈرائینگ روم سے نکل کر سیڑھیاں چرہتے ہوئے وہ بولا جبکہ اسکی بات پر دعا کہ پاس سوائے خاموش ہونے

کہ کوئی چار اہی نہیں کیونکہ جانتی تھی وہ کرے گا وہی جو وہ چاہتا ہے اس لیے خاموشی سے یہ دعا کرنے لگی

کہ بس کوئی انہیں ایسے دیکھ نالے

تقریباً آدھے گھنٹا باہر لان میں گزار وہ یہ سوچ کر اپنے کمرے کی طرف آیا کہ اب تک تو اسکی بات ہو چکی ہو گئی وہ چاہتا تھا کہ وہ سکون سے بات کر لے اسی لیے کمرے میں جانے کی بجائے لان میں چلا گیا اور اب کمرے کہ باہر پہنچ کر اسنے ہنڈل پر ہاتھ رکھ کر ہنڈل گھمایا لیکن یہ کیا دروازہ کھلنے کی بجائے بند ہی رہا دو تین بار اسنے ہنڈل پھر سے گھمایا لیکن اس بار بھی دروازہ نہیں کھولا جس پر وہ حیران ہوا کہ دروازہ بند کیوں ہے پھر یہ خیال کہ شاید عائرہ کچھ کر رہی ہو یا لاک نا ہو گیا ہو

عائرہ

عائرہ دروازہ کھولیں میرے خیال میں دروازہ اندر سے لاک ہو گیا ہے اس لیے آپ پلیز اندر سے کھولیں لاک نہیں ہوا بلکہ میں نے خود بند کیا ہے

وہ جو خود بھی دروازے کہ ساتھ ہی اس پار کھڑی تھی اپنے نام کی پکار اور بات پر فوراً جواب دیتے ہوئے بولی مگر اسکی بات کی سمجھ ہاد کو بالکل نا آئی کیا مطلب آپ نے بند کیا ہے

وہ کیا ہے نامسٹر ہاڈ سلطان تقریباً چار ماہ پہلے آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کو جو چاہے سزا دے دوں لیکن بس آپ کو معاف کر دو تو بس سمجھیں یہ آپ کی سزا ہے کہ آج اپنی شادی کی پہلی رات آپ اپنے کمرے سے باہر لاؤنچ میں گزارے گئے

بہت ہی ساداسے انداز میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے عائرہ نے اسے اس کی کہی بات یاد دلائی اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ یہ اسکی سزا ہے

دیکھیں وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن میری بات سنیں اگر گھر میں کسی نے یوں اس طرح مجھے کمرے کی بجائے باہر دیکھا تو کیا سوچے گا آپ پلیز دروازہ کھولیں اور مجھے اندر آنے دیں اسکے بعد جو بولیں گئی ویسا ہی ہوگا اسکی بات کہ جواب پر ہانے اسے بڑے ہی پیار سے سمجھانا چاہا لیکن شاید عائرہ ٹھان کر آئی تھی کہ آجکی رات اسے سزا دینا پکی ہے

بے فکر رہیں ویسے تو کوئی دیکھے گا نہیں اور اگر دیکھ بھی لے تو آپ اسے ایسی گھوری سے نوازیں گئے کہ وہ بیچارہ لٹے پاؤں واپس بھاگ جائے گا اس لیے اپنی انرجی ویسٹ نہیں کریں اور سائیڈ پر جو صوفہ ہے اس پر میں نے بلینکیٹ رکھ دیا ہے چپ چاپ جا کر آرام سے وہاں سو جائیں کیونکہ یہ دروازہ تو اب صبح فجر سے پہلے بالکل نہیں کھلنے والا

پختہ لہجے میں اسے اسکی سزا بتاتے ہوئے وہ خود آکر صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ باہر ہاد بھی کوئی اور جس کرنے کی بجائے اسکی بات مانتے ہوئے چپ چاپ جا کر صوفے بیٹھا اور اپنا دوسرا موبائل نکال کر اسنے ایک مسیج ٹائپ کیا اور اپنے نمبر پر سینڈ کیا جو اس وقت عائرہ کہ پاس تھا کیونکہ فحلال عائرہ کا موبائل اسکے گھر پر ہی موجود تھا

مسیج کی ٹون بجنے پر عائرہ نے موبائل اٹھا کر دیکھا

آج کی رات میں تو خاموشی سے اپنی سزا کاٹ لوں گا لیکن کل کی رات بالکل اسی خاموشی سے آپ کو اپنی سزا بھی کاٹنی پڑے گی

اسکی معنی خیز مسیج پر عائرہ کی دھڑکنیں صرف مسیج سین کر کہ ہی بڑھی کیونکہ بہت اچھے سے جانتی تھی وہ کس سزا کی بات کر رہا ہے

بنا کوئی جواب دیے اسنے موبائل بند کر کہ سائیڈ پر رکھا اور صوفے پر پاؤں اوپر کر کہ بیٹھ گئی جبکہ باہر ہاد بھی دونوں بازو سر کہ نیچے رکھ کر سیدھا لیٹ گیا

ہاد بھائی آپ یہاں ایسے

عارفہ بھابی نے کمرے نکال دیا کیا

زوہان جو چھت پر تھانچے آتے ہوئے ہاد کو اپنے کمرے سے باہر لاؤنج میں صوفے پر لیٹا دیکھ پہلے تو حیران ہوا
مگر پھر بات سمجھ کر ہنستے ہوئے پوچھنے لگا

اگر تم تین سیکنڈ میں یہاں سے غائب نہیں ہوئے زوہان تو پورے تین منٹ بعد گھر سے باہر نظر آو گئے

زوہان کی آواز اور بات پر بجائے شر مندہ ہونے کہ ہاد نے اسے سختی سے سیدھا دھمکی دی جس پر زوہان
شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً وہاں سے ایسے غائب ہوا جیسے تھا ہی نہیں کیونکہ یقین تھا اسے کہ اگر
کوئی سوال وہ پوچھتا تو یقیناً اس کا بھائی اپنی بات سچ کرنے میں دیر نہ لگاتا

اسکے یوں ڈر کہ بھاگنے پر ناچاہتے ہوئے ہاد کو ہنسی آئی سر کو نامیں ہلاتے ہوئے وہ ایک بار پھر لیٹ کر رات
گزرنے کا انتظار کرنے لگا کیونکہ فلحال اسکے پاس کوئی راستہ نہیں تھا یا پھر وہ راستہ نکالنا ہی نہیں چاہتا تھا ورنہ
چاہتا تو ٹریس سے چلا جاتا یا پھر پول والی سائیڈ سے لیکن نہیں وہ خاموشی سے بیٹھ کر اپنی بیوی کے مطابق سزا
کاٹ رہا تھا

ناز اور کتنی بییز ہے یار ختم ہی نہیں ہو رہی

ہمیں کیا پتہ مان ہم نے تھوری پار لروالی نے لگائیں ہیں

ارمان کہ سوال پر وہ نہایت مصومیت سے بولی جبکہ ارمان نے جھجھلاتے ہوئے سر جھٹکا اور باقی کی بییز اتارنے

لگا

وہ بیچارہ جب سے اسے کمرے میں لایا تھا تب سے بیٹھا اسکے سر پر لگی بییز ہی اتار رہا تھا پہلے اللہ جانے کتنی بییز

کہ ساتھ دوپٹہ سیٹ تھا جسے اتارنے میں ارمان کو وقت لگا اور اب ہیر سٹائل پر ایسے جیسے دس پندرہ پتے ایک

ساتھ لگا دیے گئے تھے وہ بییز کو نہایت نرمی اور احتیاط کہ ساتھ اتار رہا تھا تاکہ بال کھنچنے پر اسے درد نہ ہو اسی

وجہ سے نا جانے اسکا کتنا وقت گزر گیا اللہ اللہ کر کہ ایک گھنٹے کہ محنت کہ بعد ساری بییز اتری اور اسکے بال کمر

پر کھل کر بکھرے ناز کہ بال زیادہ لمبے نہیں تھے بلکہ کمر سے تھوڑا سا اونچے تھے ناز زیادہ لمبے اور ناز زیادہ

چھوٹے لیکن وہ ہیوی بہت زیادہ تھے اسی لیے پار لروالی کو سیٹ کرنے میں اور ارمان سلطان کو کھولنے میں

کافی وقت لگ گیا

شکر ہے یا اللہ تیرا چلیں اب اٹھ کر چینیج کر لیں

اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے ارمان اسکے ساتھ بیٹھا اور اسے چینیخ کرنے کا کہا لیکن بات ماننے کی بجائے ناز اسکے

کندھے پر سر رکھ اونگھنے لگی

مان کی جان چینیخ کر لیں اس کہ بعد سو جائے گا

نہیں ہمیں سونا ہے بس

لاڈ سے اسکی گردن میں بازو ڈالتے ہوئے اسنے سر اسکے سینے پر رکھا اور آنکھیں بند کر گئی جبکہ اسکی اس مصوم

اد پر ارمان کو اس پر ڈھیروں پیار آیا اسنے جھک کر اپنا پہلا بوسہ اسکے سرد یا جونیند میں جھولتی وہ محسوس تک نا

کر پائی

اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر ارمان نے آرام سے اسکا سر اپنے سینے سے ہٹا کر پیچھے ٹکیے پر رکھا اور نیچے زمین پر

بیٹھ کر اسکے پیروں میں موجود ہیل نکالی جس پر اسکی نظر اسکے پیروں کی سرخی پر گئی پیروں کو پیار سے

سہلاتے ہوئے اسنے اسکی ٹانگیں بیڈ کہ اوپر کی اور خود چل کر الماری کہ پاس آیا اور اس میں کوئی اسکا آرام دہ

سوٹ نکال کر دوبارہ اسکی طرف آیا جواب گہری نیند میں سو رہی تھی

وہ جانتا تھا اب وہ نہیں اٹھے گئی اس لیے خود ہی اسکی بے آرامی کا سوچ وہ اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا اور لائٹ اوف

کر کہ نائٹ بلب اون کرتے ہوئے اسکا برائیڈل ڈریس چینیخ کرنے لگا ڈریس چینیخ کرتے وقت ناجانے

کیوں پرسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ہلا کہ اب وہ اسکی بیوی تھی لیکن اس کہ باوجود ایک عجیب سا احساس تھا جو اسکی دھڑکنیں برہانے کا سبب بن رہی تھی بامشکل اپنی دھڑکنوں اور ابھرنے والے جزباتوں پر بندھ بندھتے ہوئے اسنے اسکے کپڑے تبدیل کیے اور بلیٹنکٹ اچھی طرح اسکے کندھوں پر دینے کہ بعد اٹھا اور خود بھی چیلنج کرنے واشر و م چلا گیا تقریباً 10 منٹ بعد وہ فرش ہو کر آیا تو اب بھی وہ ویسے ہی سوئی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا بالوں کو تو لیے سے خشک کرنے کہ بعد وہ خود بھی چل کر اسکے پاس ہی بیڈ پر آکر لیٹا اور آرام سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کرتے ہوئے اسکی بھنی بھنی خوشبو کو سانسوں میں بھرے آنکھیں موند گیا

فلحال اسکا اسکے ساتھ ازواجی تعلقات قائم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ موصوم جان ابھی اسکی شدتیں برداشت کرنے کہ قابل نہیں اسی لیے جو احساسات اور جزبات اسکے سر اٹھا رہے تھے انہیں تھپکتے ہوئے وہ سونے کی کوشش کرنے لگا اسکے لیے تو اتنا ہی بہت تھا کہ اب وہ صرف اسکی تھی وہ جب چاہے بنا کسی روکاوٹ کہ اسے چھو سکتا تھا محسوس کر سکتا تھا اور یہی وجہ اسے پرسکون کرنے کا سبب تھی

ساری رات وہ بناپلک چھپکائے ہی صوفے پر بیٹھے گزار چکا تھا باہر مسجدوں پر فجر کی آذان ہو رہی تھی وہ جانتا تھا اندر وہ بھی اسی کی طرح بنا سوئے رات گزار رہی ہو گئی اور اب یقیناً نماز کے لیے اٹھی ہو گئی اسی سوچ کو آتے وہ صوفے سے اٹھا اور اپنی شرٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے کمرے کے دروازے کے پاس آئے ہنڈل پر ہاتھ رکھ کر گھمایا تو اس بار دروازہ ایک بار گھمانے پر ہی کھل گیا اگر وہ اپنی بات کا پکا تھا تو وہ بھی بات کی پکی نکلی تھی فجر سے پہلے اس نے بھی دروازہ کھولنے کی کوشش نہیں کی

دروازہ کو پورا کھول وہ کمرے میں آیا تو نظر سامنے ہی اسکے حسین روپ پر پڑی جو نماز ادا کر رہی تھی وہ نماز پڑتے ہوئے اس قدر حسین لگتی ہے یہ تو آج پہلی بار اس نے دیکھا تھا سفید رنگ کے حجاب میں لپٹا اسکا پر نور چہرہ سلطان کو کس قدر حسین لگ رہا تھا شاید ہی وہ کبھی لفظوں میں بیان کر پاتا ایک جالیوا مسکراہٹ تھی جو اسکے ہونٹوں پر پھیلی قدم اٹھائے وہ آگئے آیا اور دروازہ بند کر کے واشروم میں وضو کرنے چلا گیا تقریباً پانچ منٹ بعد با وضو ہو کر وہ واپس آیا تو اب وہ بیٹھی دعا مانگ رہی تھی اسکی دعا کا خیال کر اسنے جاننا اٹھایا اور اسکے پہلو میں ہی بجا کر اپنی نماز ادا کرنے لگا جبکہ وہ نا جانے کتنی ہی دیر بیٹھ کر اپنے رب سے دعاؤں میں کیا کچھ مانگتی رہی

اسکی دعا ختم ہوئی اور ہاد کی سنتیں سلام پھیر کر اسنے عائرہ کی جانب دیکھا جو ہلکی سی مسکان ہو نٹوں پر سجائے
اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکی مسکراہٹ سے بامشکل نظریں پھیر ہاد دوبارہ اٹھا اور فرض ادا کرنے لگا اور وہ بیٹھی
یو نہی مسکرا کر اسے دیکھتی رہی

نماز مکمل کر ہاد نے دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے لیکن پھر ہاتھ چھوڑ کر اسکی جانب دیکھنے لگا اور اسکے ہاتھوں کو
ہاتھوں میں بھرے بڑی ہی عقیدت کہ ساتھ عائرہ کی ہتھیلیوں پر اپنے لبوں کا بوسہ دیا جیسے وہ کوئی مرشد
اور وہ اسکا مرید اسکی حرکت پر عائرہ حیران ہوئی

شکر الحمد للہ
میں شکر گزار ہوں آپنے اس رب کا جس نے آج ہمیں ایک دوسرے کہ ساتھ سے نواز دیا شکر گزار ہوں
اس پاک ذات کا جس نے میرے جزبوں میں اتنی طاقت عطا کی کہ میں آپ خود پر حلال کر سکوں
اسکی دونوں ہتھیلیوں پر باری باری بوسہ دیے اس نے بڑی ہی محبت کہ ساتھ اسکی آنکھوں میں دیکھ دل کی
تہوں سے اپنے رب کا شکر ادا کیا

وہ شکر اپنے رب کا ادا کر رہا تھا لیکن اسکے لفظوں کی تا سیر عائرہ کی روح کو سکون بخش رہے تھے اسکے اس قدر
مان پر عائرہ کی آنکھیں خود بخود خوشی سے نم ہوئی

اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اسکے سامنے بیٹھا شخص کبھی اسے اتنا بھی چاہ سکتا ہے

اسنے تو صرف خدا سے اسکی محبت مانگی تھی لیکن خدا نے محظ اسے اسکی محبت سے نہیں بلکہ اسکے ساتھ سے

بھی نوازا دیا تھا وہ خوش تھی پر سکون تھی مطمئن تھی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے رب کی شکر گزار بھی

اسکا دامن ہاتھ تھام کر ہانے اسے اپنے ساتھ کھڑا کیا اور جانماز تہہ کر کہ انکی جگہ پر رکھے اور اسکو ساتھ لیے

ٹیریس کی طرف آیا جبکہ وہ خاموشی سے بس اسکی ہر ایک حرکت کو دیکھتی رہی جو اپنے ہر انداز میں اسے یہ

بتا رہا تھا کہ وہ کس قدر عزیز ہے اسے

ٹیریس پر آئے اسنے عائرہ کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور خود اسکے پیچھے کھڑے ہوئے اپنے دونوں بازو اسکے پیٹ پر

باندھے

یہ منظر بہت خوبصورت اور مکمل تھا جہاں وہ دونوں ایک ساتھ آج اپنی نئی زندگی کی پہلی صبح کا سورج طلوع

ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے جبکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ آج عائرہ طلوع ہوتے سورج کو نہیں بلکہ اپنے پیچھے

کھڑے محبوب شوہر کو ہی دیکھ رہی تھی اسکی زندگی کا محور تو وہ تھا تو پھر کیسے وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کو دیکھتی

کئی لمحے ان دونوں کہ اسی طرح کھڑے خاموشی سے گزر گئے اور جب افتاب پر روشنی مکمل طور پر پھیل گئی

تو ہانے اسی طرح اسے پیچھے سے بازو میں اٹھایا اور کمرے میں داخل ہو کر بڑے ہی احتیاط کہ ساتھ بیڈ پر

بیٹھا کر خود ڈر سگ روم میں گیا اور دو منٹ بعد واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں کوئی چھوٹی سی ڈبی تھی جو اسنے عائرہ
کہ ساتھ بیٹھ کر کھولی

یہ میری امی کی ہے اور آج سے آپکی

اس ڈبی میں بہت خوبصورت سی نوزپن موجود تھی جس پر چھوٹا سا ہیرے کانگ چمک رہا تھا

وہ نوزپن دیکھ عائرہ کو اب سمجھ آئی تھی کہ اسنے کیوں تب نتھ یا نوزپن نہیں خریدی

ہاتھ بڑھا کر عائرہ نے پہلے اپنی ناک میں موجود پہلی نوزپن اتاری اور پھر اسکی دی ہوئی نوزپن اپنے ناک کی

زینت بنائی جو اسکی باریک ناک پر واقعی بہت حج رہی تھی

آنکھوں کہ اشارے سے اسنے پوچھنا چاہا کہ کیسی ہے جسکا جواب ہادنے جھک کر اپنے لبوں کا بوسہ دیتے

ہوئے دیا

بہت حسین لگ رہی ہے ماشاء اللہ

اسکے چہرے کو پیار سے ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرے ہادنے سچائی بیان کی جو عائرہ کہ ہونٹوں پر خوبصورت

مسکراہٹ رقصاں کر گئی

احتیاط کہ ساتھ اس نے اسکا سر پیچھے تکیے پر رکھا اور خود اسکے اوپر آئے سایہ فگن ہوا

آپکی موجودگی میری زندگی میں کسی سرشاری سے کم نہیں ہے نور ہاد

اسکی آنکھوں میں دیکھ ایک جذب میں بولتے ہوئے وہ خاموش ہوا

ہاد سلطان کی آنکھوں کا نور ہیں آپ عائرہ

اسکے روخسار کو پیار سے سہلائے وہ دلکشی سے بولا

آپ صرف ہاد سلطان کا عشق نہیں بلکہ دیوانگی بھی ہیں

یہ سلطان زدہ آپ کو دیوانوں کی حد تک چاہتا ہے

اپنے لفظوں کی تاسیر سے اسکی روح تک کو سرشار کر اس نے چند لفظوں میں اسے آسمان کی گہرا یوں تک

پہنچایا وہ تو خود کو ہواؤں میں اوڑھتا ہوا محسوس کر رہی تھی ایک بھی بار عائرہ نے اسکی نگاہوں سے نگاہیں نہیں

ہٹائی تھی بلکہ وہ بنا پلک چھپکائے صرف اس کو سن رہی تھی وہ جتنا خود جازب نظر تھا اسکی باتیں اس سے بھی

کئی زیادہ دلکش تھی وہ کتنا پیارا بولتا تھا عائرہ کا دل کر رہا تھا کہ کاش وہ بولتا رہے اور وہ بنا کچھ کہے بس اسے سنتی

جائے

مجھے اجازت دیں نور ہادتا کہ میں اپنے اور آپ کہ درمیان حائل ہر دوری کو ختم کر سکوں اجازت دیں کہ آج

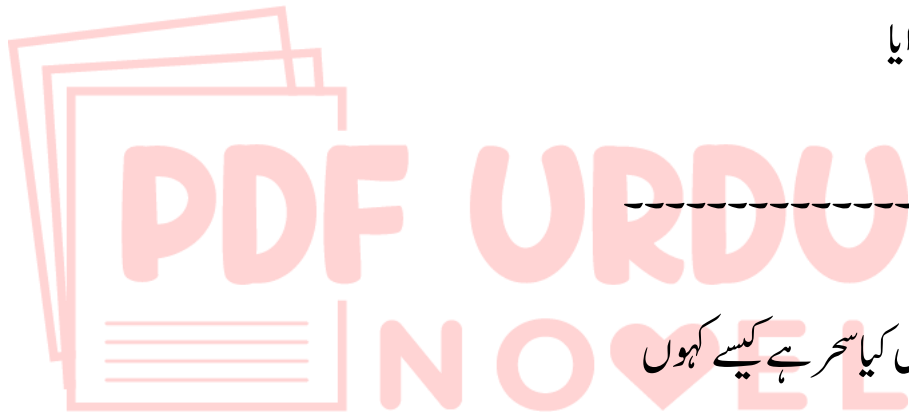
ہا دسلطان آپکی روح اور جسم دونوں پر اپنی مہر لگا کر اپنے اس رشتے کو مضبوط بنا سکے اجازت دیں

آنکھیں میں آنکھیں ڈال اس نے نہایت مخمور اور جالیو الہجے میں اجازت طلب کی مگر وہ اسے سن کہاں رہی

تھی وہ تو دیوانوں کی طرح بنا پلک چھپکائے صرف آنکھوں میں حسرت لیے اسے دیکھی جا رہی تھی جیسے اگر

پلک چھپکائے گئی تو شاید وہ غائب ہو جائے گا جبکہ اسکی اس قدر مہبوت اور حسرت پر وہ پاگل دیوانہ والہانہ

انداز میں مسکرایا



ان آنکھوں میں کیا سحر ہے کیسے کہوں

کیا ر مز ہے کیسے کہوں

اس دل و آرام کہ جلوں میں

اس آہوں چشم نے دل میں نہلو امید لہلہا دیا ہے

میرا عشق اب آہوں سے بہت آگئے نکل چکا ہے اے جان عزیز

اپنی گھمبیر آواز کہ سحر میں اسے مزید جکڑے وہ جھکا اور اس قدر محبت و عقیدت بھرا بوسہ ان حسرت بھری آنکھوں میں دیا کہ وہ دیوانی دل کی گہرا یوں تک سرشار ہوئی

پیشانی کو اپنے لمس کی حدت سے مہکائے وہ آہستہ آہستہ اسکے ہونٹوں تک آیا کہ آہستہ آہستہ عائرہ کی آنکھیں بند ہوئی مگر وہ روکا اور بغور اسکے ہونٹوں کی کپکپاہٹ کو دیکھنے لگا

اس کی دھڑکنیں معمول سے تیز تھی گردن کی نسیں اس قدر تیز تیز سانس لینے پر کبھی ابھرتی تو کبھی مدوم ہو جاتی رو خساروں پر ہلکی ہلکی شرم کی سرخی اور ہونٹوں پر کپکپاہٹ تھی اپنی قربت پر اسکا یوں بے حال ہونا ہاد کو اس قدر دلفریب لگ رہا تھا کہ وہ چاہتا تھا بس وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہے

اسکے ہونٹوں پر جھکنے کی بجائے اسنے لبوں کا بوسہ اسکی گردن پر ابھرتی مدوم ہوتی ویز پر دیا

اور وہ جو اسکے لمس کو ہونٹوں پر محسوس کرنے کا انتظار کر رہی تھی ہونٹوں کی بجائے گردن پر محسوس کر جی

جان سی لرزی

اسکی گردن پر بوسہ دیے ہاد نے ایک گہرا سانس بھرا اور اسکی خوشبو کو سانسوں میں اتارا

اس مہک کو محسوس کرنے کے لیے آپ نہیں جانتی میں کتنا ترپا ہوں نور ہاد کتنا انتظار کیا ہے میں نے

آپ کہ وجود کی یہ محسوس کن مہک دنیا کی ہر مہک کو مات دینے کی صلاحیت رکھتی ہے نور ہاد

ہ۔ ہاد

اپنے لفظوں سے ہی وہ اسے بری طرح ہلکان کر چکا تھا جس پر جب اسکی بڑھتی قربت اور لفظ برداشت سے باہر ہوئے تو آخر کار عائرہ کہ لبوں سے اسکا نام ٹوٹے حرفوں میں ادا ہوا اور وہ ادا ہوا نام ہاد کو اتنا دلفریب لگا کہ اس بار وہ روکا نہیں بلکہ اسکے ہونٹوں پر اپنے لب رکھے اسکے ہونٹوں کی میٹھا س اور نرمی محسوس کرنے لگا وہی اسکا لمس اب ہونٹوں پر پا کر عائرہ کہ رہے سہے اوسان بھی خطا ہوئے محبوب کی قربت کس قدر جانلیو ہوتی ہے یہ اب اسے معلوم ہوا تھا

ہاد کی گردن کہ گرد بازو سختی سے باندھتے ہوئے وہ بس اسکے جانلیو لمس کو محسوس کرتی رہی اور وہ اسکے

لبوں سے خود کو سیراب کیے بے خود ہوتا گیا

اسکے ہونٹوں کا جام پینے کے بعد وہ روکا نہیں بلکہ نہایت احتیاط اور محبت سے اسکے پورے وجود کو چھوتے ہوئے اسنے عائرہ کو یہ احساس اچھے سے دیا یا کہ وہ اسکے لیے کتنی انمول اور اہمیت کی حامل ہے جبکہ اسکے ہر

لمس پر عائرہ خود کو دنیا کی سب سے خوشنصیب لڑکی سمجھ رہی تھی جسکا شوہر اسے یوں چھو کر انمول کر رہا تھا جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو اور سختی سے چھونے پر ٹوٹ جائے گی

کئی گھنٹے ان دونوں نے ایک دوسرے کی حسین قربت میں گزارے جس کہ بعد عائرہ تو اسکی باہوں میں پر سکون ہو کر سو گئی لیکن وہ دیوانہ سونے کی بجائے چمکتی آنکھوں سے اسے نہارتا ہی رہا

وہ اسے دیکھتا نہیں بلکہ نہارتا تھا اور وہ بھی ایسے جیسے وہ کوئی مجرا ہو

کئی لمحے اسکے ایک ایک نقوش کو نہارتے ہوئے اسکا دیہان گھڑی پر گیا جہاں ناشتے کا وقت ہو رہا تھا مطلب کہ نیچے سب اسکا انتظار کر رہے تھے اسی لیے اسنے آرام سے اسکا سر پیچھے تکیے پر رکھا اور بنا اسے جگائے خود اٹھ کر واشروم میں فرش ہونے چلا گیا تاکہ فرش ہو کر نیچے جاسکے

ارے بہن جی اس سب کی بھلا کیا ضرورت تھی آپ نے خامنیا میں اتنا تکلف کر دیا

تکلف کیسا بھائی صاحب یہ تو رسم ہے اور ماشاء اللہ سے میری دو بیٹیاں اب آپکے گھر کی بہویں ہیں تو کیسے نا
میں انکی خوشی پوری کرتی

آسیہ بیگم اور فاروق صاحب عائرہ اور ناز دونوں کا ناشتہ لیکر آئے تھے یہ تو شکر تھا کہ ابھی ان سب نے ناشتہ
مکمل نہیں کیا تھا اسی لیے اب آسیہ بیگم کا لایا ہوا ناشتہ دعا اور زوہان مل کر ڈائینگ ٹیبل پر لگا رہے تھے
باباجان آنکل آنٹی آپ سب آجائیں ناشتہ لگ گیا ہے

سارا ناشتہ اور چیزیں سیٹ کرنے کہ بعد دعا نے ڈرائینگ روم میں آکر ان سب کو آنے کا کہا جس پر وہ سبھی
اٹھ کر ڈائینگ کی طرف آئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے
دعا بیٹا عائرہ اور ناز کو بھی بولا لوا بھی تک تو اٹھ گئی ہو گئیں دونوں

وہاں سبھی موجود تھے سوائے عائرہ اور ناز کہ تبھی ان دونوں کی یوں پہلے دن ہی غیر موجودگی پر آسیہ بیگم
نے دعا کو انہیں بلانے کا کہا کیونکہ انہیں ان دونوں کا یوں نا آنا اچھا نہیں لگا تھا
رو کو دعا وہ کچھ دیر پہلے ہی سوئیں ہیں اس لیے فحال رہنے دو انہیں

اس سے پہلے کہ دعا جاتی ہاد نے فوراً سے جانے سے روکا جس پر دعا روک کر ارمان کو دیکھنے لگی کہ ناز کو بھی اٹھائے یا نہیں

وہ بھی بالکل نہیں جاگیں گئی اس لیے آپ آکر بیٹھ جائیں

ارمان کہ جواب پر دعا کندھے اچکا کرواپس آئی اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

اسلام علیکم

آپ جاگ کیوں گئی آپ تو سو رہی تھی

وہ سبھی بیٹھے باتیں کرتے ہوئے ناشتہ کر رہے تھے کہ تبھی عارہ کی آواز پر سبھی اسکی طرف متوجہ ہوئے جبکہ ہاد بقلادہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پاس گیا اور اسکا ہاتھ پکرتے ہوئے پوچھنے لگا اور وہ اسکے یوں سب کہ سامنے پوچھنے پر تھوڑا جھجھکی

آؤ آویٹا بیٹھوا بھی ہم نے شروع ہی کیا ہے

دامیر سلطان نے مسکراتے ہوئے اسے آگے آنے کا کہا جس پر وہ ہاد کو ایک نظر دیکھتی پہلے دامیر سلطان کہ
پاس گئی ان سے پیار لیا اور پھر اپنی امی بابا سے مل کر دوبارہ ہاد کہ ساتھ کھڑی ہوئی جس نے اس کے لیے اپنے
ساتھ والی کرسی گھسی تاکہ وہ بیٹھ سکے

عائزہ بیٹا اب طبعیت کیسی ہے

میں ٹھیک ہوں بابا فری نہیں آئی آپ کہ ساتھ

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ فاروق صاحب کو جواب دیے اس نے فریحہ کا بھی پوچھا کیونکہ ناشتے پر وہ بھی آنے والی
تھی

وہ تو آنے والی تھی بیٹا لیکن پھر اظفر کی وجہ سے روک گئی کل کی وجہ سے شاید اسے سردی ہو گئی ہے

اظفر فریحہ کا دو سالہ بیٹا تھا

اچھا اب کیسا ہے زیادہ طبعیت خراب تو نہیں ہوئی

ارے نہیں بیٹا بس ہلکا سا زکام ہے ٹھیک ہو جائے گا

اچھا

بھائی اب تو ناشتہ شروع کر لیں اب تو بھابھی آگئی ہیں

اسکی نگاہوں کا ارتکاز اب بھی عائرہ پر ہی تھا جس کو دیکھتے ہوئے زوہان کی شرارتی رگ پھر کی جبکہ سب کہ
بیچ ہاد کا یوں خود کو دیکھنا عائرہ کو بھی عجیب لگ رہا تھا ایک تو اسکی نظریں اور اوپر سے سب کی معنی خیز ہنسی اسکے
لیے تو ناشتہ کرنا محال ہوا

ناشتہ خوشگوار ماحول میں کھانے کہ بعد آسیہ بیگم اور فاروق صاحب کچھ دیر روکے اور پھر رات پر ویسے میں
ملاقات کا بول واپس چلے گئے جبکہ جاتے جاتے آسیہ بیگم عائرہ کو یہ کہنا نا بھولی کہ اب اسکی شادی ہو گئی ہے
اس لیے زیادہ نا سہی تو تھوڑا بہت تیار ہو لے کیونکہ دیکھنے میں وہ کہیں سے بھی پہلے دن کی دولہن نہیں لگ
رہی تھی

مان

اپنی آنکھوں کو بچوں کی طرح دونوں ہاتھوں کی پشت سے رگڑتے ہوئے نازینچے آئی تو سبھی اب لاونج میں
بیٹھے ناشتے کہ بعد چائے پی رہے تھے

آپ ہمیں اکیلا کمرے میں چھوڑ کر کیوں آگئے

بنایہاں وہاں کسی کی طرف دیکھے وہ سیدھا جا کر ارمان کی گود میں بیٹھ کر لاڈ سے پوچھنے لگی

لیکن اسکی حرکت پر وہاں پہلے سبھی کی آنکھیں پھٹی اور پھر پر شوخ مسکراہٹ رینگ

ہمارے کپرے آپ نے چین

ناز زز

اسکی شیو کو ہلکے سے چھوئے وہ ابھی بول رہی تھی کہ تبھی اپنے پیچھے سے اسے ارمان کی آواز آئی جس پر

وہ آنکھیں پوری طرح کھول کر دیکھنے لگی جہاں ارمان ایک دم سنجیدہ تاثرات کہ ساتھ ماتھے پر ہلکی

سے تیوری چڑھائے اسے گھور رہا تھا کیونکہ وہ اس بار بھی غلط فہمی میں مبتلا ارمان کو ارمان سمجھ کر اسکی گود میں

جا بیٹھی تھی

آ۔ آپ

ایک بار ارمان اور ایک بار ارمان کی طرف انگلی اٹھائے وہ بیچاری کنفیوز اور شرمندہ دونوں ہوئی اور فوراً

ارمان کی گود سے اٹھ کر کھڑی ہوئی

ہماری کیا غلطی آپ دونوں ایک جیسے ہی تو ہیں ہم کنفیوز ہو جاتے ہیں

سب کہ ہونٹوں کی دھیمی ہنسی اور ارمان کہ گھور نے پر اسنے بیچارہ سامنے بنا کر انکی غلطی نکالی اور غصے سے منہ بنا کر فوراً وہاں سے دوبارہ غائب ہوئی

جبکہ پیچھے ان سب کا اسکے جانے کہ بعد ہنس ہنس کر برا حال ہوا کیونکہ جیسے وہ آکر ارشان کی گود میں بیٹھی تھی ویسے ہی ارشان بیچارہ دونوں ہاتھ کھڑکیے ہکا بکا اسکو دیکھتا رہ گیا اور اسکی اپنی بیوی جس نے آج تک کبھی خود اسے گلے تک نہیں لگایا تھا ناز کہ اس طرح سب کہ سامنے دھڑلے سے اسکی گود میں بیٹھ جانے پر جیلس ہوئی اور اسکی یہی جیلسی ارشان کا ہکا بکا رہنا ارمان کی گھوری اور ناز کا شرمندہ ہونا ان سبھی کو ہنسانے کا سبب بنا

ویسے کا فنکشن بھی بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا جس میں زیادہ تر لوگ ہاد اور دامیر سلطان کہ جاننے والوں میں سے ہی تھے عاثرہ نے لائیٹ پینک اور سکین کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی جس پر گولڈن کا بہت نفیس سا کام ہوا تھا جبکہ ہاد نے بلیک تھری پیس سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا ارمان نے بھی ہاد کی طرح بلیک تھری پیس سوٹ ہی پہنا تھا جبکہ ناز نے اپنی پسند سے گولڈن باربی فرائڈ پہنی تھی جس میں وہ جھلی سی چمکتی ہوئی لگ بھی باربی ہی رہی تھی ان چاروں کی جوڑی کو حال میں سبھی نے سراہا جو ایک ساتھ بیٹھے بالکل چاند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے

آپ اچانک کہاں چلے گئے تھے سبھی آپ کا پوچھ رہے تھے

وہ کمرے میں آیا تو عائرہ چہنچ کر کہ بیٹھی ساری چیزیں سمیٹ رہی تھی

کچھ ضروری کام آگیا تھا تو جانا پڑا

چل کر اسکے پاس آئے اس نے محبت سے جواب دیا جس پر وہ مسکرا دی

لوگ کہتے ہیں محبت بہت جانلیو امراض ہے

اسکے ہاتھ سے جیولری پکڑ کر اس نے ڈریسنگ پر رکھی اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

اور آپ کو کیا لگتا ہے

میرے لیے تو محبت سے زیادہ محبوب کی ادائیں جانلیو ہیں

اسکے بال کی لیٹ کو انگلی میں لپیٹے نہایت پر شوخ لہجے میں جواب دیا گیا

عاشق کہ سامنے محبوب کا یوں مسکرا دینا ایک عاشق کہ دل پر کیا کیا ستم ڈاھتا ہے یہ تو صرف ایک عاشق ہی

سمجھ سکتا ہے

ہاہاہاہاہا کافی فلسفی بن گئے ہیں آپ ان گزرے چار سالوں میں

اپ کی کرم نوازی ہے ورنہ اس ناپزیر میں اتنی قابلیت کہاں

اچھا تو پھر

اسکی بات کا ابھی عائرہ جواب دیتی کہ کال آنے پر خاموش ہو گئی جس پر ہاد نے اسے چھوڑا تاکہ وہ کال سن سکے

کیونکہ کال اسکے موبائل پر تھی جو فریجہ نے حال میں ہی عائرہ کو پکرا دیا تھا

کیا ہوا خیریت ہے

آنے والی کال کو دیکھ عائرہ پریشان ہوئی اور اسکی پریشان پر ہادیو چھے بغیر نارہ سکا

ہو سپٹل سے کال ہے

اٹھائیں دیکھیں شاید کوئی ایمر جنسی ناہو

اسلام علیکم ڈاکٹر عائرہ ایم سوری آپ کو اس وقت پریشان کر رہی ہوں لیکن ڈاکٹر آپ کہ روم نمبر 56 کہ پیشینٹ کی طبیعت اچانک بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے انکے لیور میں بہت زیادہ درد ہو رہا ہے جسکی وجہ سے انکا بی بی بھی بہت ہائی ہے آپ پلیز فوراً ہو سپٹل پہنچے

دوسری طرف سے نرس کی ساری بات سن کر عائرہ نے پریشان ہوتے ہوئے ہاد کی جانب دیکھا جو خود بھی ساری بات سن چکا تھا اسی لیے ہاد نے اسکی پریشانی سمجھتے ہوئے اسے اشارے سے سمجھایا کہ وہ چلی جائے اوکے نرس میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہی ہوں آپ بس میرے آنے تک کسی بھی طرح انکا بی بی سٹیبل کریں اور ساتھ ہی اوپر لیشن کی تیاری بھی اوکے

اوکے ڈاکٹر

ایم سور

آپ سے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہہ رہا ہوں نور جہاں میرے سامنے دوبارہ کبھی بھی یہ لفظ استعمال نہیں کرے گا ہاد سلطان آپ کہ چہرے پر صرف پر اعتمادی دیکھنا چاہتا ہے شرمندگی یا جھجک نہیں

کال بند کر کہ ابھی وہ سوری بولتی کہ ہاد نے اس سے پہلے ہی اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کہ بات کاٹی اور محبت سے اپنی بات مکمل کی جس پر عائرہ نے مسکرا کر سرہاں میں ہلایا

چلیں

ایک منٹ

اسے ایک منٹ روکنے کا بول وہ جلدی سے الماری کی طرف گئی اور چادر نکال کر اچھے سے سر اور کندھوں پر اوڑھ کر ہاد کو چلنے کا کہا جو اسکے یوں چادر لینے پر تہے دل سے مسکرایا کیونکہ وہ ہمیشہ خود کو اسی طرح ڈھانپ کر رکھتی تھی گھر پر چاہے وہ دوپٹہ سر پر نالے لیکن باہر کبھی بھی اسکے سر سے دوپٹہ نہیں اتراتھا

مان

کپڑے چینج کرنے کہ بعد ارمان کمرے میں آیا تو ناز نے فوراً اسکے پاس جا کر اسکو پکارا

جی مان کی جان

اپنے گیلے بالوں میں ہیر برش کرتے ہوئے ارمان نے شیشے میں سے دیکھتے ہوئے ہی محبت سے جواب دیا

آپ نے ہمیں منہ دیکھائی کیوں نہیں دی

اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ وہ نہایت مصومیت سے منہ بناتے ہوئے شیکایت کرنے لگی جبکہ اسکی مصوم سی
شیکایت پر ارمان ہیر برش ڈرسنگ پر رکھ کہ پلٹا اور بڑی ہی محبت کہ ساتھ اسکے پھولے منہ کو دیکھنے لگا جو
ہمیشہ کہ طرح آج بھی اسی کی ٹی شرٹ اور ٹروازر میں شولڈر کٹ کھلے بالوں کہ ساتھ منہ پھلا کر کھڑی
بلکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

منہ دیکھائی

اسکے قریب آئے اسنے نے پہلے اسکے کندھوں سے کھسکتی شرٹ ٹھیک کی اور پھر اسکے شولڈر اور کمر پر
بکھرے بالوں کو سنوارا

جی وہ جو دولہا شادی کہ بعد اپنی دولہن کو کیفٹ دیتا ہے جیسے ہاد بھائی نے عائرہ بھا بھی کو نوز پن دی ہے ویسے

ہی

اسکی نا سمجھی پر اسنے آنکھوں کو مٹکاتے ہوئے پوری ڈیٹیل بتائی

او اچھا وہ

وہ تو میں بھول گیا

یاد آنے پر پہلے ارمان نے ہاں کی اور پھر جان بوجھ کر پریشان ہوا

بھول گئے مان آپ بھول کیسے سکتے ہیں

یکدم اداس ہوئے اسنے رونے والی شکل بنائی

یار وہ شادی کہ کاموں میں اولجھار ہا یاد ہی نہیں رہا کہ منہ دیکھائی بھی ہوتی ہے

نہایت افسودہ لہجے میں اسکی رونے والی شکل سے لطف اٹھائے اس نے وجہ بیان کی جبکہ اسکی وجہ سن ناز نے
نچلے ہونٹ باہر نکالا

لیکن کوئی بات نہیں مان کی جان کل آپ میرے ساتھ جا کر جو پسند ہو خرید لیجے گا

اسکی روند و شکل سے لطف اٹھائے اسنے جیسے مسئلے کا حل دیا

ہمیں نہیں جانا پاس رکھے اپنا گیفٹ

غصے سے ناک پھلائے وہ انکار کر جا کر بیڈ پر دونوں بازو پیٹ پر باندھ بیٹھ گئی جسکا صاف مطلب تھا کہ وہ اس

سے ناراض ہو گئی ہے

اسکی اس مصوم سے ناراضگی اور خفانداز پر ارمان کو اس پر ڈھیروں پیار آیا وہ پلٹ کر ڈر سینگ کہ پاس آیا اور
ڈر میں موجود اس کا گیفٹ نکال کر اس کے ساتھ ہی بیڈ پر آکر بیٹھ گیا جو اس کے بیٹھنے پر غصے سے چہرہ موڑ گئی
ٹھیک ہے اگر آپ ناراض ہیں اور گیفٹ نہیں لینا چاہتی تو کوئی بات نہیں میں یہ گیفٹ عائرہ بھا بھی کو ہی دے
آتا ہوں

سرخ رنگ کی وہ ڈبیہ اپنے سامنے کروہ جان بوجھ کر افسودہ لہجے میں بولا کہ ناز نے فوراً اسکی طرف دیکھا اور
اس کے ہاتھ میں موجود اپنا گیفٹ دیکھ پل میں اسکی خفانگاہیں روشن ہوئی
اس نے وہ گیفٹ ارمان کہ ہاتھ سے کھنچا اور کھول کر دیکھنے لگی جس میں بہت پیار اسٹاڈ انٹیمڈ کا پینڈیٹ موجود تھا
مان یہ بہت پیارا ہے
یہ ہمارا ہے کیا

پینیڈیٹ کو اپنی انگلیوں سے چھوئے پہلے اسنے اسکی تعریف کی اور پھر پر جوش ہوئے پوچھنے لگی تو ارمان نے مسکراتے ہوئے ہاں کی اور وہ پینیڈیٹ ڈبی سے نکال کر احتیاط کہ ساتھ اسکی نازک گردن کہ زینت بنایا جس پر ناز جلدی سے اٹھ کر اپنے کہ سامنے آئی اور بچوں کی طرح پینیڈیٹ کو چھوئے خوش ہوئی

یہ کتنا پیار الگ رہا ہے نامان

بے شک میری ناز ہے ہی اتنی پیاری کہ جو بھی پہنے اسے چار چاند لگ جاتے ہیں

وہی سے بیٹھے ارمان نے محبت بھری نگاہوں سے اسکی مسکراہٹ کو دل میں اتارے جواب دیا جس پر ناز خوشی خوشی اسکا موبائل پکڑ کر اپنی تصویریں بنانے لگی اور ارمان بیٹھا اسکے الٹے سیدھے پوز دیکھ کر مسکراتا رہا۔

کیا بنارہی ہو

کچین میں دعا کو فوڈ کٹر پر پیاز کاٹتے دیکھ عائرہ اس سے پوچھنے لگی

چکین کراہی اور ساتھ سبزیوں والے چاول باباجان کو بہت پسند ہیں

اواچھالاو میں بھی تمہاری ہلیپ کروادیتی ہوں

ارے نہیں بھابھی اسکی کوئی ضرورت نہیں آپ جائیں آرام کریں ابھی کل ہی تو آپ کی شادی ہوئی ہے اچھا
تھوری لگتا ہے آپ ایسے شادی کہ دوسرے دن کام کریں

اس سے پہلے عائرہ کسی چیز کو ہاتھ لگاتی دعا نے فوراً اسے روکتے ہوئے منا کیا

لویہ کونسی بات ہوئی کام کا شادی سے بھلا کیا لنک اور ویسے بھی میرا نہیں خیال کہ جب تم اس گھر میں شادی
کہ بعد آئی ہو گئی تم نے ایسی کوئی فار میلیٹی نبھائی ہو گئی اس لیے جب تم نے ایسا کچھ نہیں کیا تو بھلا مجھے کیا
ضرورت ہے فری میں ایڈیوڈ دیکھانے کی لاو دو ہم دونوں مل کر آج کا کھانا بنائیں گئے
دعا کی بات کارسانیت سے جواب دیتے ہوئے عائرہ سبزیاں پکر کر کاٹنے لگی جس پر دعا نے دوبارہ اسے روکا
نہیں بلکہ دونوں مل کر رات کہ کھانے کی تیاری کرنے لگی

ارے واہ آج تو میری دونوں بھابیاں مل کر لگتا ہے ہم سب کا ہاضمہ بیگاڑ کر ہی رہے گئی جانتی ہیں باہر تک
کھانے کی خوشبو جا رہی ہے بتائیں تو سہی کیا بنا رہی ہیں

خوشبو سوگند کر کیچن کہ اندر آئے زوہان نے شرارت سے عائرہ اور دعا سے پوچھا اور ساتھ ہی ساتھ ہانڈی کہ

اندر بھی جھنکا کہ دیکھ سکے کیا بن رہا ہے

ڈائنگ ٹیبل پر لگے گا تو دیکھ لینا کیا بنا ہے کیونکہ فلحال ابھی ہم کچھ نہیں بتانے والے

ہانڈی میں چمچ ہلاتے ہوئے عائرہ نے مصروف سے انداز میں اسے جواب دیا جبکہ دعا چاولوں کو دیکھ رہی تھی

ویسے عائرہ بھابھی مجھے لگا نہیں تھا کہ آپ کھانا بھی بنا سکتی ہیں مطلب دیکھے نا آپ اپنے گھر کی لاڈلی اور ایک

لوتی بیٹی ہیں پڑھائی کہ وقت تو شاید آپ کہ امی بابا نے آپ کو گھر کہ کاموں میں اولجھایا نا ہوا اور پڑھائی کہ

بعد آپ ڈاکٹر بن گئی آدھے سے زیادہ وقت اپکا ہو اسپتال میں ہی گزرتا ہو گا تو اس سب میں مجھے بلکل نہیں لگا

تھا آپ کھانا بنا سکتی ہیں

فروٹ باسکٹ میں سے سیب اٹھا کر کھاتے ہوئے زوہان نے داد طلب لہجے میں عائرہ کو کہا جو اسکی بات سن

کر مسکرا دی

ہاں ویسے بات تو سچ ہے بابا تو میرے گھر کہ کام کرنے کہ سخت خلاف تھے لیکن امی چاہتی تھی میں پڑھائی کہ

ساتھ ساتھ گھرداری بھی سکھوں تاکہ جیسے سبھی امیاں کہتی ہیں کہ شادی کہ بعد کوئی پریشانی نا ہو تو بس جب

بھی موقع ملتا یا چھوٹی ہوتی تو میں امی کہ ساتھ گھر کہ کام وغیرہ کروا دیا کرتی تھی

کام کہ ساتھ ساتھ عارہ نے مسکراتے ہوئے زوہان کو جواب دیا جبکہ اسکی باتیں سن کر دعا کو بھی وہ وقت یاد

آیا جب وہ بھی کام کیا کرتی تھی اور اسکے بابا سے سختی سے منا کر دیا کرتے کہ بیٹا اپنی پرہائی پر دیہان دو

ہاں ویسے سبھی مائیں اپنی بیٹیوں کو شاید یہی کہتی ہیں دعا بھابھی کیا آپ کی امی بھی آپ کو ایسے ہی کہتی تھی

عارہ کی بات پر حامی بڑھتے ہوئے زوہان نے دعا سے بھی اسکی امی کہ بارے میں پوچھا لیکن اپنی امی کہ ذکر پر

دعا کہ چہرے پر افسوس دگی چھائی

میری امی پتہ نہیں میں جب چھوٹی سی تھی تبھی امی چھوڑ کر چلی گئی ہاں لیکن بابا ضرور کہا کرتے تھے کہ دعا

بیٹا آپ گھر کی فکر نہیں کرو بس اپنی پڑھائی پر دیہان دو امی کا پیار اور لاڈ تو نہیں پتہ لیکن بابا مجھ سے بہت زیادہ

پیار کرتے تھے

اپنی امی کہ بارے میں بتاتے ہوئے اپنے بابا کو یاد کر کہ اسکی آنکھیں نم ہوئی جس پر زوہان کو شرمندگی ہوئی

کہ اس نے کیوں یہ ذکر چھیڑا جبکہ عارہ نے اسکے قریب ہو کر پیار سے اسکا کندھا تھتھپایا

میں ٹھیک ہوں بس بابا کو یاد کر کہ تھوڑا ایمو شنل ہو گئی آپ دونوں پریشان نہیں ہوں

اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے اسنے ان دونوں کو یوں افسودہ ہوتے دیکھ ریکس رہنے کا کہا اور

خود بھی ہلکا سا مسکرا دی تاکہ وہ دونوں پریشان ناہو

دعا بھا بھی یہ کس کا ہے

اپنے ہاتھ میں گیتار پکر کر کیچن میں آئے ناز نے دعا سے پوچھا لیکن اپنے گیتار کو ناز کہ ہاتھ میں دیکھ زوہان کا

سیب گلے میں اٹکا کیونکہ ناز نے گیتار کو ایسے اٹھایا تھا جیسے ابھی گیر جائے

ارے ناز بھا بھی یہ میرا ہے لیکن آپ کہ پاس کیا کر رہا ہے

فورانا کہ پاس آئے اسنے اپنا گیتار ناز کہ ہاتھوں سے پکرا موباد نہ کہیں وہ گیر ابھی نادے اسکی توجان بستی تھی

اپنے گیتار میں دنیا میں کوئی چیز زوہان سلطان کو مجبور نہیں کر سکتی تھی لیکن ایک واحد اسکا گیتار تھا جس کہ

بدولت آپ اس سے ہر بات منوا سکتے تھے

ہائے زوہان بھائی آپ کو گیتار بجانا آتا ہے

ظاہری سی بات ہے بھا بھی آتا ہے تبھی تو رکھا ہوا ہے

اچھا تو پھر مجھے بھی بجانا سیکھائے مجھے بھی بجانا ہے یہ

گیٹار کی طرف انگلی کا اشارہ کیے ناز نے مصومیت سے آنکھیں چھپکاتے ہوئے فرمائش ظاہر کی

کیوں نہیں میری بھابھی جان لیکن آپ کو پتہ ہے مجھ سے زیادہ اچھا گیتار آپ کہ اپنے شوہر نامداد بجالیتے

ہیں اس لیے آپ ان سے بولیں وہ آپ کو اپنا گیتار لے بھی دیں گئے اور بجانا بھی سیکھا دیں گئے

بڑی ہی چالاکی کہ ساتھ زوہان نے ناز کو باتوں میں اولجھا کر سارا ملبہ ارمان پر ڈال دیا کیونکہ اپنا گیتار تو دینے

والا نہیں تھا اور نہ ہی ناز کو سیکھانے کی زمینداری لینے کی بے وقوفی کر سکتا تھا

مان کو گیتار بجانا آتا ہے

جی جی بلکل آتا ہے بلکہ صرف آپ کہ مان کیا انکے شان انکے ہاد کو اور کسی کہ ضان کو بھی بجانا آتا ہے

ناز کو جواب دیے زوہان نے دعا اور عائرہ کی طرف اشارہ کر کے فیضان کی ہونے والی بیوی کا بھی سوچتے ہوئے

شرارت سے کہا جبکہ دعا نے اسکے شان کہنے پر گردن نامیں ہلائی کیونکہ جب سے اسنے ناز کہ منہ سے مان سنا

تھا تب سے وہ دعا کو جان بوجھ کر ارشان کو شان بولا کر ہی چھیڑتا تھا

یہ تو بہت اچھی بات ہے آج جب مان آئے گئے ناتو ہم انہیں ضرور بولیں گے ہمیں گیتار بجانا سیکھائے

خوشی سے دونوں ہاتھوں کی تالیاں بجاتے ہوئے ناز نے چمکتے ہوئے اپنے خیالات بتائے جس پر زوہان نے
زور شور سے اسکی بات کی تائید کی اور وہ دونوں کھانا بناتے ہوئے زوہان کی چالاکی پر صرف ہنس ہی سکی

بابا کھانا کیسا بنا ہے

سبھی لوگ اس وقت ڈائینگ روم میں بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے جب زوہان نے دامیر سلطان سے سوال کیا

اچھا بنا ہے کیوں

نہیں ویسے ہی اچھا بتائیں یہ چاولوں کا ٹیسٹ کیسا ہے

چاولوں کی طرف اشارہ کیے زوہان نے ایک اور سوال پوچھا

ہر بار کی طرح لا جواب دعا بیٹی کھانا بناتی ہی اتنا اچھا ہے

دعا کی طرف دیکھتے ہوئے ہوئے دامیر سلطان نے شفقت بھری نگاہوں سے جواب دیا جو انکے پیار پر مسکرا

دی

اور یہ سالن اسکا ٹیسٹ کیسا ہے

یہ بھی بہت اچھا ہے لیکن ہاں ٹیسٹ الگ ہے کچھ جیسے الگ طریقے سے بنایا گیا ہو لیکن کمال کا ہے لیکن تم
کیوں پوچھ رہے ہو تمہیں اچھا نہیں لگا

اسکے یوں ایک ہی بات بار بار پوچھنے پر دامیر سلطان نے اس بار نا سمجھی سے پوچھ ہی بیٹھے جبکہ اسکے یوں بار بار
پوچھنے کی وجہ عائرہ اور دعا بہت اچھے سے جانتی تھی

وہ کیا ہے نابا با جان آج کا کھانا عائرہ بھابھی اور دعا بھابھی دونوں نے مل کر بنایا ہے اور آپ کو پتہ ہے ہم نے
بھی انکی تھوری سی ہلیپ کی تھی بہت مزا آیا

زوہان کی بجائے ناز نے پر جوشی سے بتاتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اسنے بھی ان دونوں کی مدد کی تھی کیونکہ
واقعی میں ان دونوں کے ساتھ کھڑے ہو کر ناز میڈم نے کبھی جھجھکایا تو کبھی کوئی مصلالہ ان دونوں کو پکرایا
تھا

یہ تو بہت اچھی بات ہے تبھی میں سوچوں آج کچھ الگ ہے لیکن ماشاء اللہ سے میری دونوں بیٹیوں نے کھانا
بہت اچھا بنایا ہے

دامیر سلطان نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کی طرف دیکھ کر ان دونوں کی تعریف کی کیونکہ کھانا واقعی
قابلے تعریف تھا

واقعی عائرہ بھابھی دعا بھابھی آپ دونوں کہ ہاتھ میں بہت زیادہ ذائقہ ہے اتنی دیر سے دعا بھابھی کہ ہاتھ کا

کھانا کھا رہے تھے اب آپ نے بھی انکی طرح بہت مزرے دار کھانا بنایا ہے

دامیر سلطان کہ بعد فیضان نے بھی کھانا کھاتے ہوئے تعریف کرنا ضروری سمجھی جس پر وہ دونوں تو

مسکرائی لیکن ان دونوں کی تعریف پر سب سے زیادہ خوش ان دونوں کہ شوہر تھے جہاں ہاں اپنی بیوی کی

تعریف پر فخر محسوس کر رہا تھا وہی ارشان کا بھی یہی انداز تھا

سارے کام ختم کرنے کہ بعد دعا کمرے میں آئی اور فرش ہو کر اپنا بیگ لے کر بیٹھ گئی کیونکہ شادی کہ

ہنگاموں اور تیاریوں میں وہ کافی دنوں سے اپنی پڑھائی پر دیہان نہیں دے پائی تھی اسی لیے اب اسکا ارادہ

تھوڑا سا پرھنے کا تھا کیونکہ زوبیہ اسے بتا چکی تھی کہ کل انہیں میٹھس کی اسائنمنٹ بک کروانی ہے جو کہ

ارشان نے ہی انہیں دی تھی

وہ بیٹھی اپنی اسائنمنٹ مکمل کر رہی تھی جبکہ ارمان اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھا وہ فائل دیکھ رہا تھا جو ہاں

نے اسے دی تھی

رضا صاحب نے چونکہ اپنی موت سے پہلے ہی سارا بزنس دعا کے نام کر دیا تھا اور انکی موت کے بعد وہ سب کچھ ہادی دیکھ رہا تھا مگر اب اسنے وہ سب ارشان کو سنبھالنے کا بولا تھا کیونکہ جب تک دعا کی سٹڈیزی مکمل نہیں ہو جاتی اور وہ سب کچھ سمجھنا لے تب تک وہ تو کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی تھی اسی لیے ہادی نے سب ارشان کو ہیڈ اور کر دیا کیونکہ فلحال حق اسی کا بنتا تھا

ساری ڈیٹلیز پرھنے کے بعد ارشان نے فائل بند کر کے سامنے ٹیبل پر رکھی اور اٹھ کر دعا کے ساتھ ہی آکر بیٹھ گیا جبکہ خاموش نگاہوں سے اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرنے لگا جو کہ رجسٹرڈ گود میں رکھ کے نان سٹوپ بس لکھے جارہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ لگا ہے نظریں بک پر بھی ڈال لیتی

فروزی رنگ کے سادے سے کرتے میں ادھ کھلے بالوں کے ساتھ بنا کسی میک آپ کے وہ ارشان کو اپنے دل کے بے حد قریب لگی جبکہ اسکی ناک میں پہنی بالی ارشان کی مرکز نگاہ تھی اسکی باریک ناک پر وہ بالی بہت زیادہ سوٹ کرتی تھی یہی وجہ تھی جب جب ارشان اسے دیکھتا تب اسے سب سے زیادہ حسین اسکی ناک اور اس میں پہنی سونے کی وہ باریک سی بالی لگتی

وہ کتنی پیاری اور سادہ دل تھی اس میں کوئی بھی تو عیب نہیں تھا وہ بالکل ویسی تھی جیسی ایک مرد کی چاہ ہوتی
اسے دیکھتے ہوئے ارشاد کہ زہن میں خیال تھا کہ اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسکی زندگی میں کوئی دعا جیسی
آئے گی بلکہ اسنے کبھی شادی کہ بارے یا کسی لڑکی کہ بارے میں سوچا ہی نہیں تھا لیکن اسکے رب نے بنا
مانگے اسے اس قدر چاہنے والی عزت کرنے والی با کردار اور سادہ دل عورت نوازدی تھی جسکا ساتھ پا کر وہ
اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا اتنا کم تھا

دعا

اسکی پکار پر رجسٹرڈ سے نظریں اٹھا کر دعائے اسکی طرف دیکھا جو نرم نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا

جی

آپ بہت اچھی ہیں

جی

اسکے منہ سے اپنی اچانک تعریف سن کر وہ حیران ہی ہوئی کیونکہ آج سے پہلے تو کبھی اسنے اسکی تعریف نہیں
کی تھی

جی آپ بہت زیادہ اچھی ہیں بلکہ اچھی نہیں بہت زیادہ پیاری ہیں

اسکا دامن ہاتھ ارشان نے اپنے ہاتھوں میں دباتے ہوئے پیار سے کہا

میں اپنے رب کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم سے کیونکہ اس رب کائنات نے بن مانگے مجھے آپ جیسی باشعور اور

اتنی محبت کرنے والی عورت کا ساتھ عطا کیا ہے میں بہت زیادہ خوش ہوں اور شکر گزار بھی کہ مجھے آپ

جیسی شریک حیات ملی

اسے بالکل سمجھ نا آئی کہ وہ کیوں اسکی اتنی تعریف کر رہا ہے لیکن جو بھی تھا اسکے منہ سے اپنے لیے اتنے

محبت بھرے الفاظ سن کر دعا کہ دل کو سکون ضرور پہنچا تھا اسکا شوہر اس سے خوش تھا اس سے بڑی اسکے لیے

کوئی اور خوشی کیسے ہو سکتی تھی

آج جب بابا اور باقی سب نے آپ کی تعریف کی تو یقین کریں مجھے خود پر فخر محسوس ہوا مجھے ایسے لگا جیسے

انہوں نے میری تعریف کی ہو

آپ اور میں الگ تھوڑی ہیں ارشان ہم دونوں ایک ہی تو ہیں

شرم سے پلٹیں جھکا کر دعائے سادگی سے جواب دیا اور اسکی سادگی پر ارشان نے مسکرا کر اسے اپنے سینے سے لگایا

آپکی یہ سادگی اور محبت مجھے بہت عزیز ہے دعا اس لیے ہمیشہ ایسی ہی رہے گا کیونکہ ارشان سلطان کو دعا
ارشان سلطان کی اس سادگی سے بے انتہا محبت ہے

اپنے سینے سے لگائے وہ محبت بھرے لہجے میں بولتا اسے سرخرو کر رہا تھا جو کہ آج پہلی بار اسکے منہ سے محبت
کا نام سن کر سچ میں سرخرو ہوئی تھی

آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائیں دعائے دل کی گہرا یوں سے اپنے رب کا شکر ادا کیا جس نے اسکے نصیب میں
ارشان جیسا اتنی عزت اور چاہت دینے والا مرد لکھا تھا

مان اسے چھوڑیں اور ہماری بات سنیں

وہ کب سے بیڈ پر بیٹھ کر اسے اپنا کام کرتا ہوا دیکھ رہی تھی اسی لیے جب وہ کافی دیر مصروف رہا تو مجبوراً ناخود
ہی بیڈ سے اٹھ کر اسکے پاس آئی اور اسکے ہاتھ سے فائل اور پن پکرا سنے ٹیبل پر رکھا اور خود اسکی گود میں بیٹھ
گئی

جی بولیں کیا کہنا ہے مان کی جان کو

پیار سے اسکے بالوں کو سلجھاتے ہوئے ارمان نے محبت سے پوچھا جبکہ آج اسکا یون گود میں آکر بیٹھنا سے
بلکل عجیب نہیں لگا تھا بلکہ آج تو ارمان نے اپنا بایاں بازو اسکی کمر کہ گرد بھی باندھا ہوا تھا آخر اب وہ اسکے
لیے کوئی غیر محرم تھوری تھی اب تو وہ اسکی قانونی اور شرعی بیوی تھی وہ جیسے چاہتا اسے چھو سکتا تھا
آپ کو گیٹار بجانا آتا ہے

اپنی آنکھوں کو مصومیت سے چھپکاتے ہوئے اسنے سوال کیا

جی آتا ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہی ہیں

بالوں کہ بعد ارمان نے اسکے دائیں رخسار کو پیار سے سہلاتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا

وہ نا آج ہم نے زوہان بھائی کا گیتار دیکھا تھا تو ہم نے انہیں کہا ہمیں بھی بجانا سیکھائیں لیکن انہوں نے کہا کہ آپ کو بھی گیتار بجانا آتا ہے تو ہم آپ کو بولیں تاکہ آپ ہمیں ہمارا گیتار بھی لا کر دیں اور ساتھ میں بجانا بھی سیکھائیں تو کیا آپ ہمیں گیتار بجانا سیکھائیں گئے

زوہان کی ساری بات اس کہ گوش گزار کرتے ہوئے آخر میں وہ لاڈ سے پوچھنے لگی جس پر ارمان زوہان کی چالاکی اور اپنی بیوی کی مصومیت پر صرف مسکرا ہی دیا

جی بلکل مان اپنی ناز کو نا صرف گیتار بجانا سیکھائے گا بلکہ ناز کو انکا اپنا گیتار بھی دیلائے گا تاکہ ناز زوہان کا نہیں اپنا گیتار بجا سکے

اسکی کمر پر دونوں بازو باندھ کر ارمان نے اسے اپنے نزدیک کرنے کہ ساتھ ساتھ محبت سے جواب بھی دیا جس پر ناز کہ چہرے پر فوراً بچوں جیسی مسکراہٹ پھیلی

تھنکیو مان آپ بہت بہت بہت زیادہ اچھے ہیں

خوشی سے چمکتے ہوئے ہر بار کی طرح اس بار بھی اسکے گلے لگتے ہوئے ناز نے اسکی تعریف کی اور ہر بار طرح اس بار بھی ارمان کو اسکی تعریفی انداز پر ڈھیروں پیار آیا جو آج اسنے چھپایا نہیں بلکہ اسکے روخسار کو چومتے

ہوئے دیکھا یا بھی تھا لیکن افسوس کی اسکی مصوم بیوی اسکے پیار کو سمجھنے کی بجائے اپنی ہی باتوں میں اسے لگا چکی تھی جو بنا تھکے اسکی ناجانے کون کونسی باتیں سن رہا تھا

دعا یار تم سر سے بات تو کرو ایم شیور وہ تمہاری ہلیپ کریں گئے

تم پاگل تو نہیں ہوگی میں بھلا انہیں کیسے بتا سکتی ہوں

زوبیہ کہ مشورے پر دعائے اسے آنکھیں دیکھائی

کم اون دعا سر صرف تمہارے سر نہیں بلکہ ہسبنڈ بھی ہیں اور اپنے ہی ہسبنڈ کو بھلا یہ بات بتانے میں کیا

شرم

دعا کی جھجک پر مہرماہ نے اسے سمجھانا چاہا مگر دعائے اسے بھی گھورا لیکن وہ زوبیہ تھوری تھی جو اسکی گھوری پر

خاموش ہو جاتی بلکہ وہ تو مہرماہ تھی اپنی کرنے والی

ایسے گھورومت اور تم تو رہنے ہی دو میں خود سر کو بول دیتی ہوں وہ تمہاری ہلیپ کر دیں گئے

نہیں مہرور کو

اسکیوزمی سر

دعا کی ایک بھی بات کان پر دہرے بغیر مہرماہ کھری ہوئی اور ارشان کو پکارا جو وائٹ بورڈ پر کچھ لکھ رہا تھا

یس

سر آپ سے ایک ہلیپ چاہے

جی بولیں

اسکی اواز پر ساری کلاس مہرماہ کی جانب متوجہ ہو چکی تھی جس پر دعائے توشتر مندرگی سے سر جھکایا

سر اگر آپ کو برانا لگے تو کیا میں وہاں آپ کہ پاس آکر آپ کو بتا سکتی ہوں

سب کی مرکز نگاہ خود پر ہی دیکھ مہرماہ نے ارشان سے اجازت مانگی جس نے سر ہلا کر دے بھی دی

سروہ کیا ہے نامیری فرینڈ اور آپ کی پیاری وائف مطلب دعا کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے تو

کیا ہوا انہیں

اسکی بات سچ میں کاٹ ارشان نے فکر مندی نگاہوں سے دعا کی طرف دیکھا جو ناجانے کیوں پر کرسی کی نیچے

ہی چھپنے کو تیار تھی

نوسرویسے والی طبعیت خراب نہیں بلکہ وہ والی طبعیت خراب ہے مطلب گرلز ایشیونو

اسکی فکر مندی پر مہرماہ نے اسے پوری بات سمجھائی جسے سمجھ کر ارشان ریلکس ہوا جبکہ اپنی بیوی کی جھجک

اور چھپنے کی وجہ اسے اب سمجھ آئی تھی

اس لیے سراگر آپ اسکی ہلیپ کر دیں تو اچھا ہوگا کیونکہ ساری کلاس کہ بیچ میں اٹھ کر جانے میں اسے شرم

آ رہی ہے بلکہ وہ تو آپ کو بتانے سے بھی جھجک رہی ہے

اوکے

اوکے کلاس آج کالیکچر یہی ختم کرتے ہیں آپ سب جاسکتے ہیں

مہرماہ کی مکمل بات سن کر ارشان نے کلاس ختم کر دی جس پر پوری کلاس تو جیسے اسی انتظار میں تھی دو منٹ

کہ اندر اندر پوری خالی ہوئی سبھی سٹوڈینٹ کہ چلے جانے کہ بعد مہرماہ نے اشارے سے نوشہ اور زوبیہ کو

بھی باہر آنے کا کہا جو اسکا اشارہ سمجھ اپنا بیگ اٹھا کر اسکے ساتھ ہی باہر نکل گئی اور پیچھے اب کلاس میں صرف

ارشان اور دعا ہی تھے

سٹوپ دعا

سب کہ چلے جانے کہ بعد وہ چل کر اسکے قریب آیا جو تیسری رو میں بیٹھی سر جھکا کر اپنی انگلیوں کو سختی سے مڑور رہی تھی جس پر ارشان نے کھڑے کھڑے ہی اسے روکنے کا بولا جو اسکے کہنے پر روک بھی گئی مگر شرمندگی کہ باعث اسنے اپنا سر نہیں اٹھایا

چلیں گھر چلتے ہیں

ڈسپنسری کی بجائے گھر جانے کا سن دے جانے یکدم سر اٹھا کر نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن پھر فوراً ہی سر جھکا گئی

میں نہیں چاہتا آپ ڈسپنسری میں جا کر خود کو اکورڈ فیل کریں اس لیے چلیے گھر چلتے ہیں

اسکی نا سمجھی کا جواب دیے ارشان نے اسکے سامنے اپنا ہاتھ پھلایا جس پر دعا اسکی اپنی پریشانی سمجھ جانے پر اندر

ہی اندر مسکرائی جبکہ جھجھکتے ہوئے اسنے اپنا ہاتھ ارشان کے ہاتھ پر رکھا اور ساتھ ہی اپنا بیگ اٹھا کر چادر لیتے

ہوئے اسکے ہمراہ کلاس سے نکل گئی

ہیلو گرلز یہ میری بھابھی کہاں ہیں وہ نظر نہیں آرہی

شکر ہے آپ نے نوٹ کیا ورنہ کسی کی موجودگی میں آپ تو سب بھول ہی جاتے ہیں

وہ جو دعا کو ناپا کرانکے ساتھ بیٹھتا ہوا پوچھ بیٹھا تھا اسکا جواب مہرماہ نے نہایت عمدہ طنز سے دیا جو اسکے طنز کو سمجھتا کھل کر ہنسا

ہاہاہاہا کسی کہاں میں تو انکی موجودگی میں سب بھول جاتا ہوں پردیکھیں نا انہیں احساس ہی نہیں

مہرماہ کو جواب دیتے ہوئے زوہان نے سیدھا انوشہ کو دیکھتے ہوئے اپنا دھکرارویا جو زوہان کی بات پر نظریں چراگئی

زوہان کی نظروں پر انوشہ کی نظریں چرا نا تو پکا ہو گیا تھا اور یہ منظر مہرماہ کئی بار دیکھ چکی تھی جبکہ دو تین بار اس نے انوشہ سے پوچھا بھی کہ وہ جواب کیوں نہیں دیتی زوہان کو جس کہ جواب میں اسے صرف انوشہ کی چپ ہی ملی

وہ بولتی تو ویسے بھی کم ہی تھی لیکن سامنے جب زوہان آتا تو بولتی کہ ساتھ ساتھ اسکی گردن بھی جھک جاتی تھی اب یہ احترام تھا یا پرہیزیہ سب کی سمجھ سے باہر تھا

تم تینوں بیٹھو میں زرہ یہ نوٹس کا پی کروا کہ آئی

رو کو زوبی میں بھی چلتی ہوں مجھے بھی لائبریری سے کچھ بوکس چاہے

زوبیہ کہ کہنے پر مہرماہ بھی اسکے ساتھ ہی اٹھ کر چلی گئی جبکہ ان دونوں کہ یوں چلے جانے پر اور زوہان کی

نظروں پر انوشہ مزید کنفیوز ہوئی

آپ کی یہ ادا بہت پیاری ہے نوش

اسکی بات اور اپنے نام پر انوشہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن اسکی نگاہیں اس قدر جانلیوا تھی کہ وہ دیکھتے ہی

پلقلقیں جھکا گئی

یہ جب آپ جھجھکتے ہوئے اپنے بالوں کو کان کہ پیچھے کرتی ہیں ماشاء اللہ بہت پیاری لگتی ہیں

بطور حرکت کر کہ زوہان نے اسے بتایا کہ اسے وہ اس وقت کتنی پیاری لگتی ہے

آپ کچھ بولتی کیوں نہیں چلیں مانا کہ آپ بہت کم بولتی ہیں لیکن ایک شخص بولتا رہے اور سامنے والا چپ کا

تالہ لگا کر بیٹھا رہے یہ اچھا تھوری لگتا ہے

اسکی خاموشی پر زوہان ایک بار پھر بولا لیکن وہ جواب دینے کی بجائے اٹھ کر وہاں سے چلی ہی گئی

ہائے زوہان سلطان تیری لوسٹوری تو شاید گونگی ہی رہے گئی

ہر بار کی طرح اس بار بھی اسکے کہ پاس سوائے تھنڈی آہ بھرنے کہ کچھ تھا ہی نہیں اسی لیے یہی کر کہ بیچارا

اپنی کلاس لینے چلا گیا جو وہ اسکی خاطر چھوڑ چکا تھا

کہیں درد تو نہیں

تھوڑا سا درد ہے لیکن پہلے سے کافی بہتر ہے

یہ تو اچھی بات ہے لیکن درد کم ہے تو اسکی وجہ سے بے احتیاطی مت کرے گا بلکہ زخم ابھی تازہ ہے تو آپکو

پوری پوری احتیاط کرنی ہو گئی ٹھیک ہے

جی ڈاکٹر

نرس آپ انکی مینڈج چینج کر دیں اور تھوری دیر بعد انکی ڈرپ بھی چینج کر دیجے گا

اوکے ڈاکٹر

اپنے پیشینٹ کو چیک کرنے بعد عائرہ نے نرس کو دو تین ہدایات دی اور روم سے باہر نکل گئی اور تقریباً دھا گھنٹہ اسنے چائلڈ وارڈ میں بچوں کے ساتھ گزارا وہ اکثر اپنا اضافی وقت چائلڈ وارڈ میں ہی گزارا کرتی تھی جس پر وہاں موجود بچے بھی کئی حد تک اس سے مانوس ہو چکے تھے

تھوڑی دیر وہاں وقت گزار کر اسنے وقت دیکھا جہاں شام کہ 6 بج رہے تھے مطلب اسکے اوف کا ٹائم تھا بچوں کو اپنا خیال رکھنے کا بول وہ وہاں سے نکل کر اپنے کیمین میں آئی اور دو تین اپنی ضروری چیزیں لینے کہ بعد دوبارہ کیمین سے نکلی اور ہو سپٹل سے باہر نکلی جہاں روز کی طرح آج بھی اپنے انتظار میں ہاد کو گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا پایا

ڈارک بیلو پیٹ پر وائیٹ ٹی شرٹ پہنے اسنے کف کمینوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے جبکہ شرٹ کہ اوپری دو بٹن ہمیشہ کی طرح آج بھی کھولے تھے بالوں کو نفاست کہ ساتھ سر پر پیچھے کی جانب جیل سے سیٹ کر دائینی کلائی پر برانڈیڈ وانچ اور بایں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پر چاندی کی انگھوٹی پہنی ہوئی تھی جس پر نیلے رنگ کا پتھر جڑا ہوا تھا اپنی ہیزل گرے آنکھوں میں اسکے لیے بے انتہا دیوانگی سموئے وہ عنابی لبوں پر گہری مسکراہٹ سجا کر اسے دیکھ سیدھا ہوا اور گاڑی کا دروازہ کھول اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا جو مسکراتی ہوئی اسکے پاس آئی اور اسکی شرٹ کہ کھلے۔ نٹینز کو بند کر کہ گاڑی کہ اندر بیٹھ گئی

اسکی حرکت پر ہاد سر جھٹک کر مسکرا دیا کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے بنٹینز کھول کر ہی رکھتا تھا لیکن جب سے شادی

ہوئی تھی تب سے عارہ جب بھی اسکے بنٹینز کھولے دیکھتی تو چپ چاپ بند کر دیتی تھی

اپنے سر کو جھٹک وہ خود بھی چلتا ہوا اپنی سائیڈ پر آیا اور گاڑی میں بیٹھتے ہوئے گاڑی سڑک پر دوڑائی

کیسا گزرا دن

روز کی طرح نظریں اسکے دلکش روپ میں اوجھائے سوال کیا گیا

وہ روزانہ واپسی پر اس سے یہی پوچھتا تھا

بہت اچھا

مجھے یاد کیا

نظریں سامنے سڑک پر تھکائے ہی دوسرا سوال کیا گیا

تھوڑا سا

دلسوز مسکراہٹ کہ ساتھ عارہ نے دلکشی سے جواب دیا جس پر ہاد نے نگاہیں سڑک سے ہٹائے اسکی طرف

اٹھائی

لیکن میں نے آپ کو بہت زیادہ یاد کیا

کتنا یاد کیا

جتنا ایک دن میں کسی انسان کو یاد کیا جاتا ہے اس سے کئی زیادہ میں نے ایک ہر گزرتے لمحے میں آپ کو یاد کیا

اسکے دلکش جواب پر عائرہ سر جھکا کر صرف مسکرا ہی دی

دعا بجا بھی ایک کپ چائے بنا دیں یا سر میں بہت درد ہو رہا ہے

وہ سبھی باہر لان میں بیٹھے ہوئے تھے جب باہر سے اندر آ کر زوہان اپنا ماتھا دو انگلیوں سے دباتے ہوئے دعا سے بولا جو عائرہ اور ناز کہ ساتھ بیٹھ کر نانا جانے کیا کہیں مار رہی تھی جبکہ انکے ساتھ ہی ارشان اور فیضان بیٹھا

اپنی کوئی باتیں کر رہا تھا ارمان فلحال کورٹ سے ہی واپس نہیں آیا تھا دامیر سلطان اپنے کمرے میں آرام

کرنے جا چکے تھے اور ہاد کسی کام سے باہر تھا

انکی طبیعت ٹھیک نہیں تم خود جا کر بنالو

اس سے پہلے دعا ٹھتی ارشان زوہان کو بول بات ہی ختم کر دی

کیوں کیا ہوا بھابھی کو بھابھی آپ ٹھیک تو ہیں آج یونی سے بھی جلدی واپس آگئی تھی سب ٹھیک ہے نہ

کیا ہوا عاسب ٹھیک ہے

زوہان کہ بعد عارہ نے بھی فکر مندی سے پوچھا جبکہ دعا جو ارشان کہ ٹوکنے پر شر مندہ ہوئی تھی اب یوں

سب کی فکر اور سوالوں پر مزید ابھی کہ کیا جواب دے کہ اسکی کونسی والی طبعیت خراب ہوئی ہے

وہ عارہ بھابھی

کچھ نہیں بھابھی وہ بس انکا بی بی لو ہو گیا تھا اور کوئی پریشانی والی بات نہیں

اسکی اولجھن ارشان نے خود ہی جواب دے کر ختم کی

اب کیسی ہو تم نے بتایا کیوں نہیں

اسکی نبز کو دیکھتے ہوئے عارہ نے سوال کیا

میں ٹھیک ہوں بھابھی پریشان نہیں ہوں اور تم زوہان تھوری دیر بیٹھو میں بنا دیتی ہوں چائے

نہیں رہنے دیں بھابھی آپ ریسٹ کریں میں خود بنالوں گا

اسے روکنے کا بول زوہان خود ہی اندر کی جانب بڑھا لیکن عارہ نے اسے روک دیا

رو کو تم رہنے میں بنادیتی ہوں تمہارے سر میں درد ہے نا

لیکن بھا بھی

کوئی بات نہیں تم جا کر اپنے کمرے میں ریٹ کرو میں چائے وہی بھجوا دوں گئی اور ہاں چائے کہ ساتھ

ٹبلٹ بھی بھجواؤں گئی کھالینا اوکے

جی بھا بھی

عائزہ کی پریشانی پر زوہان نے مسکرا کر اسے جواب دیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ عائزہ اسکے لیے چائے

بنانے کیچن میں

ٹیرس پر کھڑی وہ ناجانے آسمان پر کیا تلاش رہی تھی کافی دیر سے وہ یونہی نگاہیں آسمان پر چمکتے ستاروں پر

ٹکائے کھڑی تھی جنہیں دیکھ اسکی آنکھوں میں کوئی سکون نہیں بلکہ صرف اداسی اور محرومی ہی تھی جبکہ

زہن کہ پردوں پر اس شخص کی باتیں جو ہر بار اپنی شرارتی باتوں سے اسے بولنے پر اکساتا مگر وہ ہر بار اسکی

باتوں کو نظر انداز کر دیتی

جب آپ جھجھکتے ہوئے اپنے بالوں کو کان کہ پیچھے کرتی ہیں تو ماشاء اللہ بہت پیاری لگتی ہیں

اسکی بات یاد آئے نا جانے کیوں پر انوشہ کہ ہونٹوں پر دھیمی مسکراہٹ ابھری

اپنے ہی خیالوں میں مگن اسکا فون بجا جو اسنے بنا دیکھے ہی اٹھالیا لیکن دوسرے طرف سے ابھرنے والی آواز پر

اسکے دل کی دھڑکنیں یکدم تیز ہوئی

مجھے یاد کر رہی تھی

پر شوخ آواز میں دوسری طرف زوہان نے سوال کیا اور خود بھی کھڑکھی کی جانب آئے آسمان کو دیکھنے لگا

جہاں آج چاند تو تھا لیکن ہلکا ہلکا

اسکے سوال پر انوشہ گھبرائی کہ اسے کیسے پتہ وہ اسے سوچ رہی ہے

ویسے ایسی خوش قسمتی زوہان سلطان کی کہاں کہ آپ مجھے سوچیں

خیر چھوڑیں اس بات کو

وہ کیا ہے نامیرے سر میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا تو سوچا آپ سے بات کر لوں ہو سکتا ہے درد کم ہو جائے
ویسے تو میں نے ٹبلیٹ اور چائے پی لی ہے لیکن پھر بھی جب تک درد کم نہیں ہوتا تب تک آپ سے بات
کر لوں

ساری بات اسے بتائے وہ بیڈ پر آکر لیٹا اور لائٹیز ریمورٹ سے اوف کر دی

مجھ سے بات کر کہ کیا درد ٹھیک ہو جائے گا

یہ سوال انوشہ کہ دل میں آیا لیکن افسوس کہ زبان تک لانے کی ہمت اسنے بالکل ناکی

نوش

اپنے بولنے کہ بعد بھی جب وہ کچھ نابولی تو زوہان نے نہایت محبت سے اسکا نام پکارا جسے سن کر انوشہ کو لگا

جیسے وقت تھم گیا ہو وہ اتنے پیار سے اسکا نام لیتا تھا کہ کئی بار انوشہ کو اپنے نام سے ہی پیار ہونے لگتا

آپ کچھ بولتی کیوں نہیں

میں سمجھ سکتا ہوں آپ کو یوں میرا کال کرنا یا آپ سے بات کرنا عجیب لگتا ہوگا لیکن یقین کریں میں آپ کہ

ساتھ فلرٹ یا ٹائم پاس نہیں کر رہا

اپنی بات کہتے ہوئے وہ روکا اور اس کے روکنے پر انوشہ نے دل سے دعا کی کہ کاش وہ آگئے ناکچھ بولے

مجھے آپ بہت اچھی لگتی ہیں نوش

اسکی بات تھی کہ انوشہ کی آنکھیں سختی سے بند ہوئی اور دھڑکنیں حد سے زیادہ تیز

جس دن میں نے آپ کو پہلی بار دعا بھا بھی کہ ساتھ بیٹھے دیکھا تو یقین کریں اس دن آپ مجھے بہت ساد اور
مصوم سی لگی نا جانے کیوں پر آپ کو دیکھ میں نظریں ہٹانا بھول گیا تھا میرا دل چاہا میں آپ کو بنا پلک چھپکائے
دیکھتا رہوں

میں نہیں جانتا نوش کب اور کیسے آپ مجھے اتنی اچھی لگنے لگی لیکن جب بھی سہی اب آپ میرے لیے بہت
خاض ہیں اور یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں جیسے میرے لیے آپ خاض ہیں بلکل اسی طرح آپ کہ لیے
میں بھی خاض ہو جاؤں سب سے خاض جسکا مقام آپ کہ دل میں سب سے الگ ہو

آپ نے کبھی میری کسی بات کا جواب نہیں دیا لیکن اسکے باوجود میں نے کبھی آپ کی خاموشی کا مطلب انکار
نہیں سمجھا بلکہ ہر بار آپ کی خاموشی پر اپنے دل کو سمجھایا کہ شاید آج نہیں تو کل آپ مجھے جواب دے دیں
گئی اور اسی امید پر میں قائم ہوں

نہایت عزت اور احترام کہ ساتھ زوہان نے ٹہر ٹہر کر اپنے دل کی ساری بات اس تک پہنچائی جبکہ وہ اسکے

لہجے میں موجود اپنے لیے اتنی عزت اور احترام محسوس کرنا جانے کیوں رونے لگی

آپ رور ہی ہیں

میلوں دور وہ بنا دیکھے ہی اسکی سانسوں سے محسوس کر چکا تھا کہ وہ رور ہی ہے

نوش جواب دیں آپ کیوں رور ہی ہیں

اسکی بے چین آواز پکیر پر ابھری جس پر انوشہ اسے جواب دینا چاہتی تھی بولنا چاہتی تھی لیکن الفاظ تھے کہ

ہو نہٹوں سے ادا ہونے کو تیار ہی نا ہوئے

جب سسکی روکنا مشکل ہوئی تو وہ بنا کچھ بولے ہی کال کاٹ گئی اور نیچے زمین پر گھٹنوں میں سر دیے سسکیوں

سے رونے لگی نا جانے ایسا کونسا سادہ تھا اسکے اندر ایسی کونسی وجہ تھی جو زوہان کی اتنی محبت جتانے پر وہ

سسکیوں سے رونے لگی نا جانے کتنی ہی دیر وہ یونہی بیٹھ کر روتی رہی اور دوسری جانب اپنے کمرے میں

زوہان کی باقی رات بے چینی میں گزری جبکہ اسے شدت سے صبح ہونے کہ انتظار تھا تا کہ یونی میں اس سے

مل سکتا فلحال تو اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ابھی جا کر انوشہ سے روبرو اسکے رونے کی وجہ پوچھ لیتا

اگلے دن زوہان وقت سے پہلے ہی یونی پہنچ کر گیٹ کہ پاس ہی انوشہ کا انتظار کرنے لگا لیکن کافی دیر انتظار کہ بعد بھی وہ یونی نا آئی جبکہ انتظار کرتے کرتے اسکے دو لیلچرز بھی مس ہو گئے لیکن اسے لیکچرز کی پرواہ کب تھی ہر گزرتے لمحے کہ ساتھ تو اسکی بے چینی بڑھتی ہی جارہی تھی جب کچھ سمجھ نا آیا تو وہ مہرماہ سے جا کر اسکے بارے میں پوچھنے لگا جس نے کہا کہ اسے نہیں پتہ وہ کیوں نہیں آئی مہرماہ کہ جواب کہ بعد وہ مایوس ہوا اور سارا دن انتظار کرنے کہ بعد گھر آ گیا اسی طرح اگلے دو دن انوشہ یونی نا آئی اور زوہان کا صبر جواب دیتا گیا اسی صبر آزمائی میں کہ ساتھ وہ لان میں بیٹھنا جانے کیا سوچ رہا تھا کہ اسکاپوں کھویا انداز فیضان کو عجیب لگا وہ ابھی کورٹ سے واپس آیا تھا جب زوہان کو اکیلے ہی لان میں اولجھا ہوا پایا

کیا سوچ رہے ہو خیر تو ہے

اسکے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے فیضان نے اپنا بیگ دوسری کرسی پر رکھ کر سوال کیا جس پر زوہان نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے فیضان کو اور پھر زمین کو دیکھا

کچھ نہیں بھائی بس ویسے ہی

ہم چلو اب بتاؤ کیا ہوا انوشہ کہ ساتھ کچھ ہوا ہے

اسکی بات سے مطمئن ناہوئے فیضان نے سیدھا نوشہ کا نام لیتے ہوئے ہی بات پوچھی کیونکہ اتنا تو جانتا تھا کہ

اسکی خاموشی کی وجہ ہونا ہو وہی ہو گئی جبکہ فیضان کہ سہی ٹوکے پر زوہان نے منہ بنا کر سر جھٹکا

کچھ ہو تو کچھ ہونا بھائی مجھے بالکل سمجھ نہیں آتا بھائی کہ اسکے ساتھ کیا مسئلہ ہے میں جب بھی اس سے بات کرتا

ہوں وہ اگنور کر دیتی ہے کوئی جواب نہیں دیتی

تو مسئلہ کیا ہے اسکا اگنور کرنا یا جواب نا دینا

نہیں بھائی یا یہ بات نہیں ہے بات بھلا کیا ہے دیکھیں اب ٹھیک ہے وہ مجھے جواب نہیں دیتی اگنور کر دیتی

ہے لیکن کبھی بھی میں نے اسکے چہرے یا انداز پر یہ محسوس نہیں کیا کہ اسے برا لگتا ہو اسے برا نہیں لگتا اسی

وجہ سے پرسوں کال پر میں اسے اپنے دل کی بات بتائی کہ وہ مجھے اچھی لگتی ہے اور کتنی اہم ہے وہ میرے لیے

لیکن آپ جانتے ہیں میرے ساری بات سن کر وہ جواب دینے کی بجائے رونے لگی میں نے اس سے پوچھا کہ

وہ کیوں رو رہی ہے تو روتے ہوئے وہ کال ہی بند کر گئی اور اب دو دن سے یونی بھی نہیں آرہی

ساری بات فیضان کو بتاتے ہوئے آخر میں اسکے لہجے میں صاف اداسی اور بے چینی تھی جسے محسوس کر

فیضان کو اسکی حالت پر صرف ہنسی ہی آئی جو پہلی بار اس قدر اوجھا ہوا تھا

ہو سکتا ہے اس سب کہ پیچھے کوئی وجہ ہو

اپنے تجربے کہ مطابق فیضان نے سوچتے ہوئے جواب دیا

یہی تو سمجھ نہیں آرہی بھائی کہ آخر کیا وجہ ہے وہ بتاتی بھی نہیں دیکھیں اب ناکال اٹھا رہی ہے اور ناپونی آرہی ہے ایسے کیسے معلوم ہوگا کہ وجہ کیا ہے

اتنی جلد بازی نہیں دیکھا زوہان سلطان بلکہ تھورا صبر کرو کیونکہ بے صبری صرف تمہارا کام بیگارے گئی اور کچھ نہیں اس لیے میری مانو تو انوشہ کو تھوڑا وقت دو تاکہ وہ تمہاری باتوں اور محبت کو سمجھ سکے اور یقین کرو جب وہ سمجھ جائے گی تو خود بخود تمہیں اپنے اس رویے کی وجہ بتا دے گی لیکن اس وقت تک تمہیں صبر سے کام لینا ہے سمجھے

پیار سے اسکی اولجھن کو کم کرتے ہوئے فیضان نے اسے سمجھایا کہ جلد بازی سے نہیں بلکہ صبر سے کام لے اور اسکی باتیں کئی حد تک زوہان کو پر سکون پر کر گئی اسنے فیضان کی باتوں کو سمجھتے ہوئے گردن ہاں میں ہلائی

گڈ چلو اب اٹھو اور اندر چلو باہر سردی ہو رہی ہے بیمار پر جاو گئے

خود اٹھتے ہوئے فیضان نے اسے بھی اٹھنے کا کہا اور اسکا کندھا تھپتھپا کر اندر کہ جانب چلا گیا جبکہ کافی دیر باہر بیٹھ کر سوچتے ہوئے تھک کر تھوری دیر بعد زوہان بھی اپنے کمرے میں سونے چلا گیا

ہاذا اس کمرے میں کیا ہے اور یہ لوک کیوں ہے

وہ دونوں پل سائیڈ میں ایک میں ساتھ کھڑے تھے جب کچھ یاد آنے پر عائرہ اسکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی
کیونکہ ابھی تک اسنے پورا گھر دیکھ لیا تھا لیکن اپنے کمرے میں موجود دروازہ جو ناجانے کس کمرے کا تھا وہ
دیکھ ناپائی کیونکہ وہ دروازہ لوک تھا جس پر اسے تجسوس بھی ہوا کہ وہاں کیا ہے

میری اب تک کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے وہاں

خزانہ ہے کیا

متجسوس لہجے میں آنکھیں چھوٹی کر کہ دھیمے لہجے میں اسکی طرف جھک کر وہ ایسے بولی جیسے سچ میں کوئی

خزانہ ہو جبکہ اسکے انداز پر ہاد نے بھی اسی کی طرح اسکی طرف جھکتے ہوئے دھیمے لہجے میں جواب دیا

خزانے سے بھی کئی زیادہ قیمتی ہے دیکھنا چاہیں گئی

آگر دیکھائیں گئے تو ضرور

اپنی ہتھلی اسکے سامنے پھیلا کر عائرہ نے بھی دل کی بات کہی آخردیکھنا تو وہ بھی چاہتی تھی کہ آخر ایسا کونسا

خزانہ ہے وہاں

چلیں دیکھتا ہوں

اسکا ہاتھ پکڑ کر ہاد کمرے کہ اندر آیا اور اس دروازے کہ پاس آئے اسنے ڈور میں ہی کوئی کوڈ ڈال کر اوپن کیا

جو کوڈ ڈالتے ہی کلک کی آواز کہ ساتھ کھلتا چلا گیا

آئیں

دروازہ کھولا تو عائرہ وہی سے متجسس نگاہوں سے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی جس پر ہاد نے اسے اندر آنے

کا کہا اور اسے ساتھ لیے کمرے کہ اندر داخل ہوا لیکن جیسے ہی پہلا قدم عائرہ کا کمرے کہ اندر پڑا ویسے ہی

اسکی آنکھیں اور منہ شک سے پورے کا پورا کھولا کیونکہ وہ ہاد کا پیٹنگ روم تھا جہاں ہر جگہ صرف اسی کی

پیٹنگز ہی موجود تھی

ہادیہ یہ سب

چاروں طرف نگاہیں گہمائیں اسکی آنکھوں میں صرف حیرانگی ہی تھی

میری بیوی کی پیٹنگنز ہیں حسین ہیں نا

وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ اسکاری ایکٹ بلکل ایسا ہی ہوگا اس لیے بنا اثر لیے اسکو نہارتے ہوئے پوچھنے لگا جسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ جواب کیا دے ابھی تو وہ اس شک سے باہر نہیں آئی تھی کہ اسکی نظریں سائیڈ پر لگی دیوار میں بڑی سی ایل ای ڈی پرائی کی جس پر تقریباً اسکے پورے گھر کا نظارہ نظر آ رہا تھا کیا اسکا کمرہ لان ڈائینگ روم لاؤنج اسکی امی بابا کا کمرہ بلکہ گھر کا ہر کمرہ اور ہو سپٹل سے گھر تک جتنا راستہ تھا اس ہر جگہ لگے کیمرے سب کچھ وہاں موجود تھا اور وہ جو سمجھی تھی کہ اسنے کیمرہ صرف اسکے کمرے میں لگوا یا ہے گھر کی ہر جگہ اور سڑکوں تک پر لگا دیکھ تو اسکا دماغ ہی گھوما مطلب وہ خود تو ہو سپٹل کہ باہر کھڑا رہ کر اس پر نگاہیں رکھتا تھا اسکے ساتھ ساتھ جہاں نہیں جاسکتا تھا وہاں کیمرے لگوا کہ نظر رکھ رہا تھا

ہاں آپ یہ سب

نہیں مجھے بتائیں کہ آپ آپ چیز کیا ہیں مطلب اتنے سارے کیمرے از آخردیکھنا کیا چاہتے تھے ایسا لگ رہا کہ جیسے میں کوئی بہت بڑی چور ہوں اور آپ کہ ملک کا خزانہ چوری کر کہ کہیں دوسرے ملک لے جاؤں گئی جب کافی دیر اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ کیا بولے تو آخر کار تھک کر سر پر ہاتھ رکھ کر یہی بول پڑی جبکہ اسکی بات سن کر ہاد نے اپنا ابھرنے والا قبضہ روکا

کسی کو بری طرح اپنا سیر بنا دینا اسکی آتی جاتی ہر سانس پر اپنا قبضہ جمانا بن کہے اسکی ہر سوچ کا محور بن جانا اور

بڑی ہی شان بے نیازی سے اسکے دل کو چورالینا کسی بہت بڑی چوری سے کم تو نہیں

بڑے ہی دلفریب انداز میں اسکی کمر کہ گرد باہوں کا گھیرا تنگ کرتے ہوئے ہاد نے دلسوز لہجے میں جواب دیتے ہوئے اسے اسکی ایک ایک چوری بتائی جسے جان کر عائرہ کہ پاس سوائے اسے گھورنے کہ اور کچھ تھا ہی نہیں

اگر ایسی بات ہے تو زہ مجھے یہ بھی بتادیں مسٹر ہاد سلطان کہ اگر آپ جناب کو ہم سے اتنی ہی محبت تھی تو پھر چار سال پہلے آپ نے کس خوشی میں میرا مصوم سادل توڑا

بڑے ہی لاڈ کہ ساتھ اسکی گردن میں بازو ڈال کر عائرہ نے آنکھیں چھوٹی کر اپنا سوال کر ہی ڈالا

دل توڑ کر ہی تو احساس ہوا تھا اس ہاد سلطان کو کہ آپ اسکے لیے کتنی اہم ہیں

یقین کریں شاید اس رات سے پہلے مجھے احساس تک نا ہوتا کہ آپ کیا ہیں میرے لیے کتنی اہم ہیں آپ کا ہونا

ہاد سلطان کی زندگی میں کس قدر ضروری ہے شاید اس رات سے پہلے میں سمجھ ہی نا سکتا

آنکھوں میں آنکھیں ڈال وہ اسکی بات کا جواب دیتے ہوئے روکا اور پھر بولا

آپ میرے لیے کیا ہیں یہ میں نے اس رات جانا تھا نور ہا د اس رات آپ کا مصوم سادل توڑ کر یقین کریں
میرے اس پتھر دل کو ایک پل کہ لیے بھی سکون نہیں ملا آپ کو انکار تو کر آیا تھا لیکن پھر اتنی ہمت نہیں
تھی کہ جا کر اپنے انکار کا مدوا کر سکتا

یقین کریں اس رات اگر میں آپ کو انکار نہ کرتا تو شاید آپ میرے لیے اتنی اہم نہ ہوتی جتنی آج ہیں آج
آپ صرف ہا د سلطان کی بیوی نہیں بلکہ ہا د سلطان کی دیوانگی ہیں

ہا د سلطان کا عشق ہیں
ہا د سلطان کی آنکھوں کا نور ہیں

ہا د سلطان کی زندگی کا سکون ہیں آپ

آپ کو چاہ کر پانے کہ بعد یہ خاک سا انسان کسی بیش قیمتی کنڈن کی طرح ہے جس کی چمک صرف آپ کا
ساتھ ہے نور ہا د

وہ جس دیوانگی میں بولتے ہوئے اسے اسکا مقام بتا رہا تھا اسے سن کر عائرہ دل جان سے اس پر قربان ہوئی

وہ اسے چاہتی تھی لیکن وہ صرف اسے چاہتا نہیں تھا بلکہ دیوانوں کی طرح چاہتا تھا

عائزہ مسکرائی اس انداز سے کہ ہادسلطان کو لگا جیسے اس دنیا میں اسکی مسکراہٹ سے زیادہ خوبصورت کوئی
شہ موجود ہی نہیں وہ مسکراتی تھی تو اسکی دھڑکنیں روک جاتی تھی وقت تھم جاتا تھا اور وہ کسی پاگل دیوانے
کی طرح بناپلک چھپکائے صرف اسے نہارتا ہی رہتا

ہا۔

اسکے باقی کی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ وہ اسکے لفظوں کو اپنے لمس کی قید میں لے چکا تھا
اسکے ہونٹوں کو رہائی بخشی تو عائزہ اسکے سینے سے ہی سرٹکا کر گہرے گہرے سانس بھرنے لگی اور وہ پیار سے
اسکی کمر کو سہلانے لگا

ہاد

ہممم

آپ مجھے اس حد تک چاہیں یہ میری خواہش تھی جب میں نے آپ کو پہلی بار دیکھا اسی لمحے میرے دل نے
یہ خواہش کی کہ آپ میری زندگی کا سب سے اہم حصہ بنے اور جانتے ہیں اپنی اس خواہش پر میں اس وقت

صرف ہنس دی کیونکہ مجھے میری یہ خواہش محظوظ چکانی سی لگی ہلا کہ آج تک کبھی کسی مرد کو دیکھ میرے دل نے ایسی خواہش نہیں کی بلکہ دل کیا کبھی زہن میں خیال ہی نہیں آیا کہ کوئی میری زندگی میں آئے گا لیکن آپ وہ پہلے تھے جسے پہلی نظر دیکھ ہی میرے دل نے خواہش ظاہر کی

میں جب جب آپ کو یونی میں آتے جاتے یا گزرتے ہوئے دیکھتی تو جانتے ہیں میرا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا میرے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پر جاتے میں چاہتی تھی کہ میں آپ کو دیکھوں لیکن کبھی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ آپ کو دور سے دیکھ کر ہی نگاہ اٹھالوں

اسکے سینے پر سر ٹکا کر ہی بولتے ہوئے وہ مسکرائی جانتے ہیں ایک بار آپ دو ہفتے یونی نہیں آئے وہ دو ہفتے میں نے آپ کے انتظار اور ادا سی میں گزر دیے ایک ایک پل میرے لیے گزارنا مشکل تھا میں یونی جاتی اور ہر وقت اس انتظار میں رہتی کہ آج آپ آئیں گئے ناجانے کون کون سے خیال تھے جو زہن میں آتے

میری اس ادا سی کو نوٹ کر جانتے ہیں فریجہ نے جا کر فرید بھائی سے پوچھ ہی لیا کہ آپ کیوں نہیں آرہے تو انہوں نے کہا آپ بیمار ہیں جب یہ بات آکر فریجہ مجھے بتائی کہ آپ بیمار ہیں تو جانتے ہیں یکدم میری دھڑکنیں سست ہو گئی میرا دل پریشان ہوا میں آپ کو دیکھنا چاہتی تھی ایک عجیب سی تڑپ تھی جو مجھے اس

وقت محسوس ہوئی وہ وقت تھا جب میں نے جانا کہ آپ کیا ہیں میرے لیے مجھے آپ سے کتنی محبت ہے یہ میں نے تب جانا اور وہ دن تھا جب پہلی بار نماز پڑھتے ہوئے میں نے اللہ سے آپ کی صحت یابی کی دعا کی بہت دیر تک میں بیٹھ کر آپ کے لیے دعائیں کرتی رہی اور دعا کرتے کرتے وہی سو گئی اگلے دن جب میں یونی گئی تو سب سے پہلے آپ کو نگاہوں کے سامنے صحت یاب پایا جانتے ہیں اتنے دنوں بعد اس وقت آپ کو دیکھ کر مجھے یوں لگا تھا جیسے کسی پیارے کو موت کی آخری سانس پر پانی کا دریاء مل گیا ہو میری سانسیں بحال ہوئی تھی آپ کو دیکھ میرے دل سے اس وقت خود بخود اللہ کا شکر ادا ہوا اس وقت میں چاہتی تھی آپ کو بتاؤں کہ میں آپ کے لیے کتنا پریشان تھی کتنا یاد کیا میں نے آپ کو لیکن نہیں کہہ پائی بلکہ خاموشی سے سر جھکا کر آپ کے پاس سے گزر گئی پھر وقت گزرتا گیا اور آپ میرے لیے اہم سے اہم تر ہوتے گئے آپ کی چاہت میرے دل میں بڑھتی گئی جب کبھی آپ کی اور میری بات ہو جایا کرتی تو وہ دن اور رات تو میرا کسی عید کی طرح ہی گزر جاتا آپ کے لاسٹ ڈے پر میں نے بہت زیادہ ہمت کر کے یہ فیصلہ کیا کہ آج میں اپنے دل کی بات آپ کو کہہ دوں گئی کیونکہ شاید پھر مجھے ویسا موقع نہ ملتا یہی سوچ کر اس دن سب کے چلے جانے کے بعد میں نے بہت زیادہ ہمت کر کے آپ کو بلایا اور اپنے دل کی بات آپ کو بتائی

اگئے بولیں

وہ جو بہت ہی غور کہ ساتھ اسکی ساری باتیں سن رہا تھا چانک خاموش ہونے پر اسے سامنے کر پیار سے بولا

جسکی آنکھیں اس لمحے کو یاد کر کہ نم ہوئی

آپ نے انکار کر دیا

ایک گھر اسانس لیا عائرہ نے بولنے کہ بعد جیسے بولنا کتنا ہی مشکل ہوا ہو

آپ نے انکار کیا تو جانتے ہیں مجھے لگا تھا جیسے سب ختم ہو گیا ہو میں تو امید باندھ کر آپ کہ سامنے گئی تھی کہ

شاید آپ کو بھی میں پسند ہوں کیونکہ آپ کی آنکھوں میں میں نے کبھی اپنے لیے ناپسند دگی نہیں دیکھی

تھی لیکن آپ کہ انکار نے میری ہر خوش فہمی دور کر دی جانتے ہیں مجھے زیادہ دکھ آپ کہ انکار کا نہیں بلکہ

آپ کہ ٹھکرادینے کا ہوا تھا آپ نے کہا آپ میرے بارے میں ایسا نہیں سوچتے تو میں برداشت کر گئی لیکن

جب آپ نے کہا کہ یہ میرا پاگل پن ہے میں خامیاں آپ کہ کچھ اپنا وقت برباد کر رہی ہوں تو مجھے بہت برا

لگا تھا ہاد بہت زیادہ ہرٹ ہوئی تھی میں اس وقت آپ چاہتے تو مجھے انکار کر کہ چلے جاتے لیکن نہیں آپ نے

کہا میں انتظار نا کروں اپنا وقت برباد نا کروں بھول جاؤں آگئے بھر جاؤں تب مجھے سب سے زیادہ ہرٹ ہوا

آپ بول کر چلے گئے کہ آپ کہ زندگی میں میری کوئی جگہ نہیں آپ کہہ کر چلے گئے اور ساتھ میرے جینے

کی وجہ بھی لے گئے وہ رات میری کس قدر عزیت میں گزری میں

میں میں ک۔ کھ۔

بولتے بولتے یہاں آکر اسکی بس ہوئی وہ روئی اسکے سامنے اپنے بیتے لمحوں کی عزیت یاد کر کہ ناروکنے والے آنسوں کہ ساتھ روئی اور وہ کھڑا صرف اسکی عزیت کو محسوس کر شر مندہ ہوا اسنے اسے روکا نہیں بلکہ بولنے دیا یہاں تک کہ رونے بھی تاکہ جو غبار جو باتیں وہ اس وقت اس سے نہیں کہہ پائی آج کہہ دے وہ چاہتا تھا وہ ہر بات ہر عزیت اسے بتا دے جانتا تھا جب بھی یہ بات آئے گئی وہ روئے گئی اس لیے وہ پہلے ہی خود کو تیار کر چکا تھا چاہے اس وقت اسکی آنکھ سے نکلتا ہر آنسو ہاں سلطان کہ دل پر قیامت ڈھارہا تھا لیکن اس قیامت کہ باوجود اسنے اسے رونے سے روکا نہیں بلکہ رونے دیا

و۔ وہ۔ رات۔ میری۔ زندگی۔ کی سب سے عزیت ناک اور درد بھری رات تھی ہاں اس رات کہ بعد میں نے خود کو سنبھال لیا اور پھر کبھی آپ کا ذکر اپنی زبان پر نہیں لایا ہلا کہ ایک پل بھی ایسا نہیں تھا جب میں نے آپ کو یاد نا کیا ہو میں آپ کو کبھی نہیں بھولی ہر وقت آپ کا خیال میرے چار سو رہتا میرے پاس آپ کی باتیں کرنے کہ لیے صرف میرا خدا تھا آپ کی جب بھی بہت زیادہ یاد آتی تو میں اللہ سے دل ہی دل میں آپ کی ڈھیروں باتیں کرتی میں نے زبان پر کبھی آپ کا نام نہیں لایا لیکن میری ہر دعا میں آپ کا نام ضرور شامل ہوتا

میں دعا کرتی کہ کاش آپ میری محبت نہیں میرا نصیب بن جاتے اور پھر دعا کرتے کرتے میری کاش بھی

ختم ہو گئی اور صرف دعا رہ گئی میرے پاس صبر کہ علاوہ اور کچھ نہیں تھا

آپ میری دعاؤں کا صلہ ہیں ہا خدا نے آپ کو مجھے یو نہی نہیں بخشا

ان چار سال کہ صبر اور انتظار کہ بعد آج خدا نے مجھے آپ کا ساتھ عطا کر کہ سرخرو کر دیا ہے ہا آپ کی محبت

آپ کہ ساتھ اور آپ کی بخشی قربت نے مجھے معتبر بنا دیا ہے اگر میرا کل عزیت ناک تھا تو آج خوشیوں بھرا

ہے صرف اور صرف آپ کی وجہ سے میں دکھی تھی تو وجہ آپ تھے آج خوش ہوں تو بھی وجہ آپ ہیں

اپنا دامن ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ عا رہ نے بڑے ہی مان سے اپنی بات کہی

خدا کہ لیے مجھے دوبارہ کبھی اس عزیت میں مت ڈالے گا مجھے کبھی اکیلا مت چھوڑے گا ہا میں آپ کہ بغیر

اب نہیں رہ پاؤں گئی اب اگر آپ دور ہوئے تو عا رہ جی نہیں پائی گئی

نم آنکھوں سے اسکی ہیزل گرے آنکھوں میں دیکھ وہ کس عزیت میں یہ بات بول رہی تھی ہا بہت اچھے

سے محسوس کر پار ہا تھا اسنے اسکا وہ ہاتھ جو اپنے چہرے پر تھا اسے پکر کر لبوں سے چھوا اور محبت سے اسکے بہتے

آنسو اپنی انگلی کہ پروں سے صاف کر کہ ایک عقیدت بھرا بوسہ اسکے ماتھے پر دیا جسے محسوس کر کہ عا رہ کو

لگا جیسے اسکی ہر عزیت ہر دکھ ختم ہو گیا ہو

وعدہ ہے آپ سے ہاں سلطان کا نور ہاں خدا نے چاہا تو دوبارہ کبھی آپ اس عزیت سے دوچار نہیں ہو گئی زندگی کہ ہر موڑ پر ہر لمحے میں ہر سکند آپ ہر وقت اپنے ساتھ مجھے پائیں گئی ہم ایک ساتھ مل کر اپنے آنے والی زندگی کو خوشگوار اور حسین بنائے گئے جہاں دکھ نہیں صرف خوشیاں اور سکون ہوگا

اسکے چہرے کو ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرے اسنے پختگی سے اسے یقین دیا یا جس پر عارہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی اسکے سینے پر سر رکھ کر سکون سے آنکھیں بند کر گئی جبکہ وہ خود بھی اپنا مضبوط حصار اسکے گرد باندھ کر آنکھیں بند کر گیا

برے ہی انہماک کہ ساتھ ارشان کافی کاگ ہاتھ میں پکرے ایل ای ڈی پر کوئی نیوز سن رہا تھا جبکہ ساتھ ساتھ وہ دعا پر بھی نظریں گاڑے بیٹھا تھا جو بیڈ پر نوٹ بک ہاتھ میں پکرے کسی کشمکش میں تھی اسکی یہ اوجھن ارشان کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا مگر بولا کچھ نہیں لیکن جب کئی لمحے گزر جانے کے بعد بھی اسکی اوجھن دور نہ ہوئی تو خود ہی وجہ دریافت کرنے صوفے سے اٹھاگ ٹیبل کر رکھا اور ایل ای ڈی اوف کر کے اسکے پاس ہی آکر بیٹھ گیا

کوئی مسئلہ ہے

نہیں بلکہ ہاں مجھے یہ سوال بالکل سمجھ نہیں آرہا کب سے اسکو حل سلو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر پتہ
نہیں کہاں غلطی ہو رہی ہے

اسکی طرف دیکھ دکانے پریشان لہجے میں اپنی اوجھن بتائی

تو اس میں اتنا پریشان یا اوجھنے والی کونسی بات ہے مجھ سے پوچھ لیتی میں سمجھا دیتا

میں نے سوچا میں کر لوں گئی لیکن نہیں ہو رہا

اسکے بچوں جیسے منہ بنانے پر ارشان کو ہسنی آئی

اچھالائیں دیکھائیں

کون سے والا ہے

یہ والادیکھیں میں نے کتنی بار کوشش کی لیکن ہر بار جواب غلط ہی آتا ہے

نوٹ بک پر تقریباً پانچ چھ بار کی ہوئی کوشش اسنے ارشان کو دیکھائی تاکہ وہ یقین کرے کہ اس نے کوشش

کی تھی

ہم یہاں تو سارا سہی ہے لیکن یہاں سے آکر آپ نے غلطی کر دی یہاں دیکھیں اسکو اسکے ساتھ ملٹی پلائی

کرنے سے پہلے مانیں کرنا تھا اور پھر جو جواب آتا ہے اسکے ساتھ ملٹی پلائی کرنا تھا

نوٹ بک ہاتھ میں پکرے ارشان نے تقریباً دو منٹ میں اسکی اولجھن دور کی

آپ نے کتنی جلدی سلو کر لیا ارشان میں خامخا میں اتنی دیر سے اولجھ رہی تھی

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ خوش ہوتے ہوئے دعا نے اسکو دیکھ کر کہا جو اسکی مسکان پر خود بھی مسکرا دیا

دوبارہ کوئی بھی اولجھن ہو تو اولجھنے کی بجائے مجھ سے پوچھ لیجے گا ہو سکتا ہے جو مشکل آپ کو پریشان کرے

اسکا حل میرے پاس موجود ہو

پیار سے اسکے بالوں کو سلجھائے اسنے نرمی سے کہا جو اسکی بات پر مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی

کتنا باقی ہے

بس تھوڑا سا آپ سو جائیں میں بھی تھوری دیر میں سو جاؤں گئی

اپنی بوکس کو اکھٹا کر دعا نے اسکو لیٹنے کا کہا

ام ہم آپ مکمل کر لیں اسکے بعد ایک ساتھ سوئیں گئے وہ کیا ہے نہ اب آپ کو اپنے سینے سے لگائے بغیر اس سلطان زادے کو سکون کی نیند نہیں آتی

پہلے نرمی اور پھر شرارتی لہجے میں اسکی ناک کو چھوتے ہوئے ارشان شوخ ہوا جبکہ اسکی بات پر دعا صرف شرما کر سر ہی جھکا سکی اور وہ اسکو تنگ نا کرنے ارادہ کر سکون سے بیٹھ کر دیکھنے لگا جو اسکی نگاہیں خود پر پا کر کیا ہی اپنا کام ختم کرتی

آج وہ تقریباً چار دن بعد یونی آئی تھی لیکن افسوس کہ آج اسکے آنے پر مہرماہ اور زوبیہ غیر حاضر تھی اور دعا لیکچر لینے جبکہ وہ خود کنٹین میں اکیلی بیٹھی نا جانے کن سوچوں میں گم تھی

ہائے

اسکی سوچوں کا محور کسی انجان آواز پر ٹوٹا اسنے نگاہیں اٹھا کر سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا جو اسی سے مخاطب تھا لیکن وہ اسے بالکل نہیں جانتی تھی اس لیے نگاہیں پھیر گئی

اکسیوزمی انوشہ میں آپ سے مخاطب ہوں

جب اسنے کوئی جواب نادیا تو وہ لڑکا اب کی بار اسے اسکے نام سے مخاطب کرتے ہوئے اسکے ساتھ ہی موجود دوسری کرسی پر بیٹھ گیا

لیکن اس انجان کہ منہ سے اپنا نام سن کر انوشہ حیران ہوئی لیکن اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے جانتا ہے اسی تھک آپ نے مجھے پہچانا نہیں

اسکی حیرانگی پر مقابل نے خود ہی اندازہ لگایا

کوئی بات نہیں میں عاصم ہوں آپ کا کلاس فیلو آپ اور میں کلاس میٹیز ہیں عاصم نے اپنا تعارف کروایا جس پر انوشہ نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا کیونکہ دوستی تو ان دونوں میں تھی نہیں جو بات کرتی

آپ کافی دن سے یونی نہیں آئی تھی سب خیریت تھی

طبعیت تھیک نہیں تھی انکی لیکن ماشاء اللہ سے اب کافی بہتر ہے

اسکی بجائے جواب پیچھے سے آتے زوہان نے دیا جو آتے ہوئے عاصم کا سوال سن چکا تھا اور وہی اسکے جواب
دینے اور آکر ساتھ بیٹھ جانے پر انوشہ کی دھڑکنیں تیز ہوئی ہلا کہ اس بچارے نے ابھی تک اسے کچھ کہا بھی
نہیں تھا

آپ کون

عاصم نے نا سمجھی سے سوال زوہان سے کیا جو شکل سے تو مسکرا رہا تھا لیکن انداز سے اسکا دل سامنے بیٹھے شخص
کو اٹھا کر غائب کر دینے دینے کا تھا

انکا دوست

اور بہت جلد ہونے والا شوہر بھی

اسکے دیے جواب پر عاصم کہ سات ساتھ انوشہ نے بھی چونک کر اس کی طرف دیکھا

اوو چلیں پھر آپ دونوں باتیں کریں میں چلتا ہوں

بامشکل ہلکی سی مسکان کہ ساتھ ان دونوں کو باتیں کرنے کا بول عاصم وہاں سے اٹھ کر چلا گیا کیونکہ اب اسکا وہاں بیٹھنا فضول ہی تھا اس لیے جانا ہی بہتر لگا اور اسکے چلے جانے پر جو تھکی مسکراہٹ زوہان کہ لبوں پر تھی وہ بھی فوراً غائب ہوئی اور اسکی جگہ ایک دم سنجیدگی نے لی

اتنا چوکنے کی ضرورت تو نہیں میں نے حقیقت ہی بتائی ہے

اسکی آنکھوں میں دیکھ وہ انتہائی سنجیدگی سے بولا جبکہ انوشہ نے ایک بار پھر سے نگاہیں چرائی

بیٹھ جائیں بات کرنی ہے مجھے آپ سے

وہ اٹھ کر جانے لگی کہ زوہان نے فوراً بولتے ہوئے اسے روکا جو کشمکش کا شکار ہوئی دوبارہ بیٹھ گئی لیکن اب بیٹھنا محال ہی تھا کیونکہ جانتی تھی وہ کیا سوال کرے گا

نوش

چند لمحے خاموشی کہ بعد زوہان نے اسکا نام پکارا جسکا دل اب بھی اسکے منہ سے اپنا نام سن کر زور سے دھڑکا

دوبارہ کبھی بھی آپ کو کوئی بھی تکلیف دکھ یا پھر کوئی بات کرنی ہو یا رونا ہو تو بس ایک بار مجھے پکار لیجے گا خدا کی قسم بنا کوئی سوال کیے آپ کی ہر تکلیف در در بات یہاں تک کہ آپ کہ ہر انسویں میں آپ کہ ساتھ ہوں گا

وہ جو سمجھ رہی تھی کہ وہ اس سے اسکے رونے کی وجہ پوچھے گا اسکی بات سن کر فوراً نگاہیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھنے لگی جسکی آنکھوں میں صاف اپنے لفظوں کی طرح سچائی نظر آرہی تھی

آپ اکیلی نہیں بلکہ میں آپ کہ ساتھ ہوں ہر لمحے ہر سکند میں بس اب دوبارہ کبھی بھی اکیلے میں چھپ کر روئے گا مت کیونکہ آپ کی یہ آنکھیں بن کہے آپ کی ہر تکلیف عیاں کر دیتی ہیں

اپنی بات کہے زوہان ایک بھر پور نگاہ اسکے حیران چہرے پر ڈال وہاں سے اٹھ کر چلا گیا جبکہ آج پہلی بار انوشہ اسکی پیٹھ کو نظروں سے او جھل ہونے تک دیکھتی رہی وہ حیران تھی کہ کیا کوئی ایسا بھی ہو سکتا ہے بن کہے وہ اسکی بات کیسے سمجھ گیا وہ اکیلی ہے یہ بات تو آج تک اسنے کبھی مہرماہ زوبیہ اور دعائک کو نہیں بتائی تو پھر وہ کیسے جان گیا

آپ کی یہ آنکھیں بن کہے آپ کی ہر تکلیف عیاں کر دیتی ہیں

چند منٹ پہلے بولے اسکے الفاظ انوشہ کہ دماغ نے دہرائے جس پر مزید اوجھ کر رہ گئی کہ کیا وہ شخص اسکی

آنکھوں سے اسکے دل کا حال جان سکتا تھا

جب اوجھن مزید بھرے تو وہ سر ہاتھوں میں گیرائے اپنا سر تھم گئی کیونکہ جتنا وہ اس سے بھاگ رہی تھی اتنا

ہی وہ اسے اپنی باتوں میں اوجھائے ہوئے تھا

ارمان اس وقت کورٹ روم کہ انداز کھڑا تھا کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی اسکے کیس کا فیصلہ سنایا گیا تھا جو فلحال تو

اسکے حق میں تھا لیکن اسکے باوجود اسکے چہرے پر پریشانی تھی جیسے اس فیصلے پر خوش نا ہو

سب ٹھیک ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے آخر فیصلہ تمہارے حق میں ہوا ہے لیکن خوشی کی بجائے یہ پریشانی

کس بات کی

بغور اسکے چہرے کو دیکھ فیضان نے نا سمجھی سے پوچھا

فیصلہ تو حق میں ہے لیکن پریشانی اس بات کی ہے کہ کیا یہ فیصلہ ٹھیک تھا

مطلب

مطلب یہ کہ فیصلہ بیشک ہمارے حق میں ہوا ہے لیکن کیا مخالفیں اس فیصلے کہ بعد اتنی آسانی سے انہیں

چھوڑ دیں گئے یہ جانتے ہوئے کہ اب انکا بیٹا اپنی باقی کی عمر جیل میں ہی کاٹے گا

پر سوچ نگاہوں سے سامنے ٹیبل پر پڑی فائل کو دیکھتے ہوئے ارمان نے فیضان کو جواب دیا جو خود بھی اسکی

بات پر تھوڑا پریشان ہوا

جو بھی ہے تم اس بارے میں اتنا نہیں سوچو تمہارا کام اس کیس کو سلو کر کہ بے قنور کو انصاف دینا تھا جو کہ

تم کر چکے ہو اس لیے اب اس کہ بعد ان لوگوں کہ ساتھ کیا ہوتا ہے کیا نہیں یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے اس

لیے چھوڑ دو جو ہو گا انشاء اللہ بہتر ہو گا

اسکے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے فیضان نے نرمی سے اپنی بات کہی

ہاں یہ تو ہے خیر چھوڑو تمہاری ہیرنگ کیسی رہی

اپنے خیالات کو جھٹکے ارمان نے اسکی ہیرنگ کا پوچھا کیونکہ آج اسکے کیس کا بھی فیصلہ ہونا تھا

جو ہر بار بنتا ہے وہی

مبارک ہو پھر تو

خیر مبارک یار مگر یہ جو میرے کیس کا جج تھا نا اس بار انتہائی کوئی لیچر انسان نکلا پورا مہینہ ایک ہی تاریخ پہ تاریخ دے کر خوار کروا دیا قسم سے اگر اس لیچر کی جگہ میں ہوتا تو ایک ہی ہفتے میں فیصلہ سنا کر کیس بند کر چکا ہوتا

منہ کہ الٹے سیدھے زاویے بیگار کر فیضان نے جج کو کو سا جبکہ اسکے انداز پر ارمان سرنا میں ہلا کر صرف مسکرایا اور اپنی چیزیں سمیٹ کر اسکے ساتھ ہی کورٹ روم سے باہر نکل گیا

سر آج آپ کی دو میٹنگز ہیں پہلی 12 بجے ہارون لیڈریز کہ ساتھ اور دوسری فارن ڈیلگیشنز کہ ساتھ دو بجے اسکے بعد شام 6 بجے اپکاڈنر مسٹر رحمت کہ ساتھ ہے جہاں مسٹر اقبال اور مسٹر عاشق ملک بھی موجود ہوں گئے

انی پیڈ میں موجود اسکے شیڈول کی ساری ڈیٹلیز کسی رٹے رٹائے طوطے کہ طرح اسکے گوش گزار کرتے ہوئے اسکی سیکرٹری خاموش ہوئی جبکہ وہ خود گرے تھیری پیس سوٹ میں ہمیشہ کی طرح وجاہت کا شہکار بنے داینہا تھ پیٹ کی پاکٹ میں پھسائے اپنی ہیزل گرے آنکھوں سے شیشے کی وال کہ ڈریعے باہر سڑک پر دوڑتی گاڑیوں کو دیکھ رہا تھا

لنچ کا ٹائم 6 بجے کی بجائے 8 بجے کا کر دو

نگاہیں باہر سڑک پر ہی جمائے اسنے جواب اپنے پیچھے کھڑی رابعہ کو دیا جو ایک بار تو اسکی بات پر شاک ہوئی
لیکن زبان سے اسکی کوئی لفظ نہیں نکلا تھا

جی سر اور کچھ

نو یو لیو ناؤ

جانے کاسن رابعہ فور اپنا ای پیڈ بند کرتی باہر نکل گئی جبکہ وہ کچھ دیر یو نہی کھڑا رہا اور پھر پلٹ کر اپنی جگہ پر
آکر بیٹھا اور موبائل اٹھا کر پہلی کال اپنے مطلوبہ نمبر پر ملائی لیکن افسوس کہ دوسری طرف سے کال پک
نہیں کی گئی

اپنی کلائی کو سامنے کر اسنے وقت دیکھا جہاں فلحال 10 بج رہے تھے مطلب پہلی میٹنگ ہونے میں ابھی دو
گھنٹے باقی تھے کسی خیال کہ برعکس وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابی موبائل اور سن گلاس
اٹھا کر کیبن سے باہر نکل گیا

ایک کپ کافی میرے کین میں بھجوا دیں

کافی کا آڈر دیے عائرہ نے فون ریسور رکھا اور ابھی کھڑی وہ اپنے گلوں اتار رہی تھی کہ کین کا دروازہ کھول

ہا داند ر آیا جسے دیکھ عائرہ حیران ہوئی کیونکہ فلحال اسے آفیس میں ہونا چاہیے تھا

آپ اس وقت یہاں

اپنی حیرانگی بھلائے اسنے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ پوچھا

ہم آپ نے کال ریسو نہیں کی تو میں خود چلا آیا

اسکے موبائل کی طرف اشارہ کر وہ چلتے ہوئے اسکے قریب آیا اور ساتھ ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے

نزدیک بھی کر چکا تھا

موبائل یہاں تھا اور میں سر جری روم میں تو فون ریسو کیسے کرتی

اسکی شرٹ کہ کھولے بٹنیز کو بند کرتے ہوئے جواب آیا جبکہ وہ اسکی حرکت پر صرف مسکرا دیا

کچھ کہنا تھا آپ کو

اب کی بار سوال اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کیا گیا

آپکی یاد آرہی تھی

بنابات گہمائے اسنے پر شوق نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سچ بیان کیا جس پر عائرہ نے گھڑی کی جانب دیکھا جہاں
10-30 ہو رہے تھے مطلب ان دونوں کو ملے ابھی محظ دو گھنٹے ہی گزرے تھے لیکن اسکے انداز پر ایسا لگ

رہا تھا جیسے دو سال گزر گئے ہو

ہا دیہ کیبن ہے میرا

اسکی شیو کی ہلکی ہلکی چھبن گردن پر محسوس کر عائرہ نے گد گدی اور کچھ کیبن کا خیال کر اسے روکنا چاہا

مجھے مطلب آپ سے ہے جگہ یا وقت سے نہیں

اپنے لب اسکی گردن پر رکھتے ہوئے وہ پر شوخ لہجے میں بولا

آپ یہاں یہ سب کرنے آئے ہیں

اپنا داینہا تھا اسکے سینے پر رکھ کر پیچھے کرتے ہوئے عائرہ نے اسے آنکھیں دیکھائی جو ڈرنے کی بجائے مزید

بگرا

کیا کروں آپ کو دیکھ کر میرے جذبات خود بخود بے قابو ہو جاتے ہیں اور پھر دور رہنا مشکل نہیں ناممکن ہو جاتا ہے

اسکی خوشبو کو سانسو میں بھرے وہ بہکے بہکے انداز میں گویا ہوا

ابھی وہ مزید بہکتا کہ کہیں کا ڈور نوک ہوا جس پر پہلے تو اسکا موڈ بیکرا لیکن پھر خود ہی خیال کر کے تھوڑا پیچھے ہوا لیکن چھوڑا اسے پھر بھی نہیں

آجائیں

عائزہ کی اجازت پر ایک نرس کافی کاگ پکڑے اندر آئی اور ٹرے ٹیبل پر رکھ کر کہ واپس دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی اور وہی نرس کہ جاتے ہی ہاد نے دوبارہ اسے کمر سے پکڑ کر اتنا نزدیک کیا کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہروں پر باخوبی محسوس ہوئی

آ۔ آپکی میٹنگ ہے نہ

ایک ہاتھ اسکے سینے اور دوسرا کندھے پر رکھ عائزہ نے اسکی گرم سانسیں چہرے پر محسوس کر دھڑکتے دل کہ ساتھ یاد کروایا

ہممم لیکن فلحال میری طلب آپکی سانسیں ہیں جنہیں محسوس کرنے کہ لیے میرا دل شدت سے بے چین
ہو رہا ہے

اسکی بات کا جواب دیے وہ جھکا اور نرمی سے اسکے ہونٹوں پر لب رکھے اسکی سانسیں خود میں اتارنے لگا جبکہ
وہ بنا مظاہمت کیے بس خاموشی سی اسکے نرمی بھرے لمس کو محسوس کرنے لگی

کئی لمحے اسکی سانسوں سے خود کو سیراب کیے وہ پیچھے ہٹا اور ماتھا اسکے ماتھے سے ٹکایا

کمرے کی معنی خیز خاموشی میں ان دونوں کی تیز چلتی سانسوں کی آواز گونج رہی تھی

PDF URDU
NOVEL

عائزہ

اسکی گھمبیر آواز نے اس معنی خیز خاموشی میں مزید خماری پیدا کی وہی عائزہ نے دھرکتے دل کہ ساتھ اسکے

کندھے پر ہاتھ کی گرفت مضبوط کی

ج۔جی

شکریہ

اسکے شکریہ ادا کرنے پر عائرہ نے فوراً آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھا جو منحور نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا

اسکی نگاہوں میں موجود خماری پر وہ جھجھکی پر نظریں ہٹانے کی غلطی ناکی

کس لیے

میرے بے لگام جزیبوں کو سنبھالنے کے لیے میری شدتوں کو سہنے کے لیے اور سب سے اہم میری زندگی میں

آکر مجھے مکمل کرنے کے لیے

دلسوز لہجے میں وہ بولا جبکہ عائرہ نگاہیں جھکا کر صرف مسکرائی اور اسکی مسکراہٹ پر ہر بار کی طرح اس بار بھی

ہاں سلطان تھم سا گیا

آپ کی مسکراہٹ مجھے بہت عزیز ہے نور ہادیہ ہر بار مجھے تھمنے پر مجبور کر دیتی ہے

اپنے لبوں کا عقیدت بھرا بوسہ اسکے ماتھے پر کیے ہاد نے بولتے ہوئے باری باری لب اسکے دونوں

روخساروں پر بھی رکھے جہاں شرم حیا کی سرخی بانو بی پھیلی ہوئی تھی

شام میں ملتے ہیں اپنا خیال رکھیے گا

اپنی پاکٹ میں بجتے فون کی وجہ اور وقت دیکھتے ہوئے وہ بامشکل اسکی مسکراہٹ سے نظریں ہٹا کر اسے چھوڑ پیچھے ہوا اور ایک بھرپور نگاہ اسکے دلکش سراپے پر ڈال کر کال یس کرتا کہیں سے باہر نکل گیا جبکہ پیچھے عائرہ خود میں ریچی اسکی خوشبو کو محسوس کرتی صرف مسکرا دی

کیا شخص تھا وہ جسکی دوری بھی کسی قیامت سے کم نہیں تھی اور قربت بھی بس فرق صرف اتنا تھا کہ دوری میں ہجر دکھ اور عزیت تھی جبکہ قربت میں اسکی بخشی وصل کی گھڑیاں اسکا دیامان محبت اور سکون تھا سر کو جھٹکتے ہوئے اسنے کافی کاگ اٹھا کر سیپ لیا یہ شکر تھا کہ کافی کولڈ کافی تھی ورنہ اتنی دیر میں ویسے ہی کولڈ بن چکی ہوتی

وہ دونوں رات کہ کھانے کہ بعد کیچن میں موجود تھی عائرہ سب کہ کیے چائے بنا رہی تھی جبکہ دعا برتن دھو رہی تھی جب اچانک پیٹ میں اٹھنے والے درد کی وجہ سے برتن چھوڑ کر دعانے ہاتھ پیٹ پر رکھا کیا ہوا دعاسب ٹھیک ہے

اسکے یوں پیٹ پر ہاتھ رکھ کہ کراہنے پر عائرہ فکر مندی سے چولہا کم کر کہ فوراً اسکے پاس آئے پوچھنے لگی

ج۔ جی بھابھی سب ٹھیک ہے بس پتہ نہیں کیوں دو تین دنوں سے ایسے ہی اچانک پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے

یہاں بیٹھو اور یہ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا دیکھاؤں مجھے کہاں درد ہے

اسکو بازو سے پکڑ کر کرسی پر بیٹھائے عائرہ نے پہلے سختی اور پھر نرمی سے پوچھا جس پر دعا نے پیٹ پر دائینی طرف ہاتھ رکھتے ہوئے بتایا کہ یہاں درد ہے

تمہیں بتانا چاہے تھا دعا ایسے اچانک درد کا ہونا اچھی بات نہیں ہوتی
اسکی کیا ضرورت آپ سب خامخا میں پریشان ہو جاتے اور ویسے بھی ہلکا سا درد ہوتا ہے اور بعد میں خود ہی
ٹھیک ہو جاتا ہے آپ پریشان نہیں ہوں

بامشکل ہلکا سا مسکرائے دعا نے بات بدلی کیونکہ اپنی وجہ سے وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

درد درد ہوتا ہے دعا کم یا زیادہ نہیں اور یہ بتاوارشان کو پتہ ہے تمہارے درد کہ بارے میں

نہیں وہ نہیں جانتے اور پلیر بھابھی آپ انہیں کچھ مت بتائے گا وہ خامخا میں پریشان ہو جائیں گئے

ارشان کی پریشانی کا سوچ وہ خود بھی پریشان ہوئی جبکہ عائرہ نے پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھا

ٹھیک ہے لیکن ایک شرط ہے تمہیں کل میرے ساتھ ہو سپٹل چل کر اپنا ٹیسٹ کروانا ہو گا تا کہ مجھے معلوم ہو کہ درد کس چیز کا ہے سمجھی

لیکن بھابھی

تم کل میرے ساتھ چل رہی ہو دعباس

اسکی بات بچہ میں ہی کاٹ عاثرہ نے سختی سے کہا جس پر چاہ نچار دعامان بھی گئی

چلو جاو اب تم جا کر آرام کرو میں یہ سب دیکھ لوں گئی

عاثرہ بھابھی چائے بن گئی

دعبا بھابھی کیا ہوا آپ کو

اپنے بالوں کو گھساتی ناز کیچن میں آئے پہلے عاثرہ سے پوچھنے لگی مگر پھر دعبا کہ زرد رنگ پر اس سے بھی پوچھنے لگی

کچھ نہیں بس چائے بننے والی ہے تم جاو میں لیکر آتی ہوں اور دعبا تم بھی جاو جا کر سب کہ ساتھ بیٹھو برتن میں خود دھولوں گئی

ناز کو جواب دیے عائرہ نے دعا کو بھی کہا اور چائے کپوں میں ڈالنے لگی جس پر دعا تو جس کیے بنا باہر نکل گئی
جبکہ ناز چائے کپوں میں ڈالنے کا انتظار کرنے کہ بعد ٹرے دیہان سے اٹھا کر خود بھی باہر نکلی اور پیچھے عائرہ
ساری چیزیں سمیٹ کر برتن دھونے لگی

کیا سوچ رہی ہیں

اسکے دینے کو کو پیار سے سہلاتے ہوئے ہانے اسکی پریشانی کی وجہ پوچھی

دعا کہ بارے میں

خیریت ہے

ہاں وہ

سراسے کندھے سے اٹھا کر وہ سیدھی ہو کر بیٹھی جس پر ہاد بھی ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا اور بغور اسکے چہرے کو

دیکھنے لگا

وہ کیا

میرے خیال میں دعا ایکسپکٹ کر رہی ہے

تو یہ تو خوشی کی بات ہے

لیکن آپ کہ چہرے پر پریشانی کیوں ہے

اسکی بات پر ہاد خوش تو ہوا لیکن وہ پریشان کیوں تھی یہ اسے سمجھ نا آئی

نہیں کچھ نہیں چھوڑیں کل ٹیسٹ کی بعد معلوم ہو جائے گا کہ جیسا میں سوچ رہی ہوں ویسا ہی ہے یا نہیں

ہاتھ کو جھلا کر بات کو بدلتے ہوئے اسنے سر جھٹکا جس ہر ہاد نے بھی کوئی سوال نا کیا کیونکہ سمجھ گیا تھا کہ اگر

اس نے نہیں بتائی تو بات ضرور نا بتانے والی ہی ہو گئی

میٹنگ کیسی رہی آپ کی

اچھی تھی بس ڈنر پر عاشر کہ ساتھ تھوڑی جس ہو گئی

تیک دوبارہ پیچھے بیڈ سے لگائے ہاد نے اسے بھی اپنے ساتھ لیٹا کر سر اپنے کندھے پر رکھا

آپ دونوں کیوں اتنا لڑتے ہیں مجھے یاد ہے یونی میں بھی آپ دونوں کی کبھی نہیں بنی تھی اور اب بزنس میں

بھی

چھوڑیں اسے فلحال مجھ پر دیہان دیں کیونکہ یہ وقت ہمارا ہے اور میں قطعاً ہمارے علاوہ کسی اور کی بات نہیں

سننا چاہتا

اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروائے ہاد نے اسکی بات کاٹی اور اپنی بات مکمل کر اسکے اوپر آیا

سنیں

عائزہ نے آنکھوں سے ہی ہاں کی

میں چاہتا ہوں عرہا بہت جلد ہماری زندگی میں آجائے

اسکے دائیں رخسار کو پیار سے سہلائے کہا گیا جبکہ وہ عرہا کہ نام پر نا سمجھی سے اسے تکتے لگی

عرہا کون

عائزہ ہاد سلطان اور ہاد سلطان کی بیٹی عرہا ہاد سلطان

اسکے لفظ تعارف پر عائزہ کا دل شدت سے دھڑکا جبکہ پہلی بار اسکی پلٹیں شرم کی وجہ سے عارضوں پر سجدہ

ریز ہوئی

کچھ آپ جیسی کچھ مجھ جیسی ہم دونوں کو ملا کر وہ ایک ہو بلکل اپنے نام کی طرح

اسکی جھکی پلکوں کو انگلی سے چھیڑے وہ مزید بولا

ہماری شادی کو ابھی 22 دن گزرے ہیں سلطان صاحب

شر میلی سی مسکراہٹ کہ ساتھ اسے یاد ہانی کروائی گئی

بلکل اسی لیے تو چاہتا ہوں کہ اب عرہا سلطان کو آجانا چاہے

چہرہ اسکے چہرے کی نزدیک کر شوخی وہ شوخی پر اتر

آپ کچھ زیادہ ہی فاسٹ نہیں جارہے ہاد مطلب یہ بھی سوچ لیا اور اب یہ سوچ رہے ہیں کہ جلدی سے آپکی
بیٹی بھی آجائے

اسکی گردن میں بازو ڈالے عارہ نے انیسر واپچکائی

جلدی

میرا بس چلے تو میں آج ہی عرہا کو گود میں کھلاؤں لیکن خیر اب یہ تو آپ پر ہے کہ آپ کب میری یہ خواہش

پوری کریں گئی

شوخی سے بولتے ہوئے ہاد نے اسکی ناک کو چھیڑا

میں کیسے

ہاں یہ بھی ہے آپ تو مجھے میری پرس دے گئی لیکن اپنی پرس کو اس دنیا میں لانے کہ لیے کوشش تو
مجھے ہی کرنی پڑے گئی ہے نا

ہاں دود

اسکی ذومعنی بات پر عاثرہ نے اسے آنکھیں دیکھائی جبکہ وہ اسکی آنکھیں دیکھانے پر قہقہہ لگا کر ہنسا جس پر عاثرہ
مارے شرم کہ اسکے سینے میں چہرا چھپا گئی

آج تو اسکا موڈ شاید اپنی باتوں سے ہی اسے ہلکان کرنے کا تھا جو کہ وہ باخوبی کر بھی رہا تھا

ناز ایسے نہیں دیکھیں تھوڑا پیار سے بجائے

نہیں ہو رہا نا ہم کوشش تو کر رہے ہیں

روندی شکل بنا کر ناز نے اسے جواب دیا

رات کہ 1 بجے اسکی فرمائش پر ارمان بیٹھا اسے گیتار بجانا سیکھا رہا تھا جو اس قدر بکواس گیتار بجا رہی تھی کہ اسکے کان درد ہونے لگے تھے

واہ ارمان سلطان کیا بیوی پائی ہے تو نے کہا لوگ رات کہ 1 بجے اپنی بیویوں کہ ساتھ رومنس کرتے ہیں اور کہاں توں جو اپنی بیوی کو بیٹھ کر گیتار بجانا سیکھا رہا ہے دھیمی آواز میں منمنائے وہ خود سے اپنا ہی دھکڑا رہا تھا

مان کیا بول رہے ہیں

دیکھیں تھوڑی نرمی اور نزاکت کہ ساتھ بجائے

نزاکت کون

اسکی بات سمجھنے کی بجائے الٹا نزاکت لفظ پر ناز نے مصومیت سے آنکھیں جھپکا کر پوچھا جس پر ارمان نے سر

یہاں وہاں گہمائیں ایک گہرا سانس بھرا

کچھ نہیں چھوڑن اسے اور یہاں آئیں

صوفے سے اٹھا کر اسے اپنی گود میں بیٹھایے ارمان نے گیتار اسکے ہاتھ میں پکرایا اور بائیاں ہاتھ گیتار کہ اوپر

جبکہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں تار پر رکھی

اب اس انگلی کو پیار کہ ساتھ ایسے بجائے

اسکی انگلی کو پکڑے اسنے دھیرے دھیرے دھن بجائی جس پر دھن بج بھی گئی اور ناز اس دھن کہ بج جانے

پر یکدم کھکھلائی

مان یہ کتنی اچھی تھی دوبارہ کریں

پر جوشی سے بولتے ہوئے اسنے دوبارہ ارمان کو بجانے کا کہا جس پر ارمان نے دو تین بار اسکی انگلی کو پکڑ کر

دھن بجائی اور پھر اسے خود کو بجانے کا کہا تو ناز نے تقریباً چار پانچ بار کوشش کی اور چھٹی بار ٹرائی کرنے پر

اسے تھوراجانا آ بھی گیا جس پر وہ بے انتہا خوش ہوتے ہوئے گیتار کو پڑے رکھ کر ارمان کی طرف گھومی اور

ایک کس اسکی گال پر کی

تھنکیو سوچ مان

پر جوشی سے مسکراتے ہوئے اسنے اسکا شکریہ ادا کیا مگر وہ تو اسکی حرکت پر جیسے یکدم ساکت ہو ا دل کی
دھڑکنیں تیز ہوئی وہ ساکت نظروں سے اسکے مسکراتے ہلتے ہونٹوں کو دیکھنے لگا جہاں وہ شاید کچھ بول رہی
تھی

ناز

جی

ایم سوری بٹ ای کانٹ ویٹ

بولتے ہوئے اسنے یکدم ایک ہاتھ اسکے سر کے پیچھے اور دوسرے سے کمر پر گرفت مضبوط کر کے اسے اپنے
نزدیک کیا اور بنادیری کیے اسکے ہونٹ اپنے لبوں کی قید میں لیے

اسکی اچانک اور یکدم حرکت پر ناز کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اسکا دل بند ہو گیا ہو
دھڑکنیں اس قدر تیز ہوئی کہ اسکے نازک حواس شعل ہوئے

آج یہ پہلی بار تھا کہ ارمان نے یوں اسے اپنے نزدیک کیا ہو یہی وجہ تھی کہ اسکے نرم ملائم ہونٹوں سے خود کو
سیراب کیے وہ بہکتا ہی چلا گیا جبکہ وہ بے ہوش ہونے کے در پر تھی جب کافی دیر ارمان نے اسکی سانسوں کو

رہائی نا بخشی تو مجبور اناز کو ہی اسکے کندھے پر دباؤ ڈالنا پڑا جس پر ارمان ہوش میں آئے پیچھے ہٹا اور اسکے ہٹنے کی دیر تھی کہ ناز حواس کھوتی اسکے بازوؤں میں جھول گئی اسکے لیے تو اسکی اتنی سی شدت برداشت کرنا مشکل ہوئی تھی اور وہی اسکایوں بے ہوش ہونا ارمان کو دلکش انداز میں مسکرانے پر مجبور کر گیا

بڑے ہی پیار سے اسے باہوں میں بھرے وہ بیڈ کہ قریب آیا اور آرام سے لٹاتے ہوئے اسکے چہرے پر بکھرے بالوں کو سمیٹا شہادت کی انگلی سے اسکے چہرے کہ ایک ایک نقوش کو چھوئے وہ مسرور ہوا جب ایک بار پھر اسکے نازک ہونٹوں تک آئے وہ روکا اور انگھوٹے سے انکی زماہٹ کو محسوس کرنے لگا جبکہ وہ ہوش حواس سے بیگانا بلکل انجان تھی کہ اسکایہ ہوش رو با حسن اسکے شوہر کہ جز باتوں کو کس قدر بہکانے کا سبب بن رہا ہے

You Are So precious in my life my lady

اسکے کان کہ پاس گھمبیر سرگوشی کیے اسنے بڑے ہی پیار سے وہاں لب رکھے اور اہک گہرا سانس بھر کر اسکی خوشبو کو سانسوں میں بھرا اس سے پہلے کہ وہ مزید بہکتا اور اس موصوم جان کہ جان پر بنتی اپنے بے لگام جزبوں کو بندھ باندھے وہ اسپر بلینکیٹ اچھے سے اوڑھ کر لائیٹ آف کرتا کمرے سے باہر نکل گیا

یہاں کیوں کھڑے ہو

کمرے سے نکل کر وہ باہر لان میں ہی آگیا مگر لان میں پہلے سے ہی ارشان کو کھڑے پا کر پوچھے بغیر نارہ سکا

کچھ نہیں میرے کمرے میں آنے سے پہلے ہی دعا سو گئی تو میں یہاں چلا آیا لیکن تم یہاں

ایک نظر اسکو دیکھ ارشان نے جواب دیا اور ساتھ ہی سگریٹ نکال کر سلگایا

ناز بے ہوش گئی

اپنا دھکڑا ارشان کو بتائے ارمان نے اسکی انگلیوں میں موجود سگریٹ پکڑ کر خود بھی ایک گہرا کش لیا جبکہ

ارشان نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھ کر بات سمجھنے کی کوشش کی

مطلب

مطلب کیا یا رمت پوچھ سوچا تھا شادی کے بعد زندگی میں کچھ تبدیلی آئے گئی مگر افسوس کہ زندگی اب بھی

ویسی ہی کنواروں والی گزار رہا ہوں بیوی ہے کہ سمجھنے کو تیار ہی نہیں کہ بند اکس حد تک خود پر قابو کیے بیٹھا

ہے

دل جلے انداز میں ارشان کو جواب دیے وہ ساتھ ساتھ سگریٹ پیتے اندر لگی بے چینی کو باہر نکال رہا تھا اور

وہی اسکی بات کا مطلب سمجھ کر ارشان سر جھٹک کر مسکرا دیا اور دوسرا سگریٹ سلگا کر پینے لگا

توبہ توبہ یہ آپ دونوں جڑوا بھائی کیا نشئیوں کی طرح رات کہ 2 بجے کھڑے ہو کر سوئے لگا رہے ہیں اگر

ابھی ہاد بھائی نے دیکھ لیا تو وات لگ جائے گی

اپنی انگلی میں بانک کی چابی گھماتے ہوئے زوہان گھر کہ اندر جا رہا تھا مگر لان میں ارشان اور ارمان کو کھڑا دیکھ

انہی کہ پاس آئے نہایت افسوس والے انداز میں بولا اور ساتھ ہی ہاد کہ نام کی دھمکی بھی دے ڈالی

کیونکہ گھر میں کبھی کبھی سمو کینگ صرف فیضان ہی کرتا تھا اور اسے دیکھتے ہوئے کبھی کبھی ارشان اور

ارمان بھی ایک ساتھ کر لیتے جبکہ ہاد نے ان سب کو سختی سے منا کیا ہوا تھا کہ گھر کہ اندر کوئی سمو کینگ نہیں

کرے گا اسی لیے ان تینوں کو جب بھی سمو کینگ کرنی ہوتی وہ باہر لان میں ہی چلے آتے

ہماری چھوڑویہ بتاؤ کہ تم اس وقت کہاں سے واپس آرہے ہو اگر یہ بھی ہاد بھائی کہ علم میں آگیا نا کہ تم رات

2 بجے گھر لوٹ رہے ہو تو ہمارا تو پتہ نہیں لیکن ہاں تمہارا بوریہ بستر کل سے باہر ضرور لگ جائے گا

اسکی دھمکی کا اثر لیے بغیر الٹا ارشان نے اسکو لتا را جو اپنی بار کھی کھی کرنے لگا

کیا یار بھائی مزاق کر رہا ہوں آپ دونوں تو سیریس ہو گئے بے فکر ہو کر سوٹے لگائے کیونکہ ہاد بھائی اس وقت اپنے کمرے سے باہر نہیں آنے والے

ہاد کہ کمرے کی بند لائیٹ کی طرف اشارہ کیے زوہان نے آنکھ دبائی جس پر ارمان نے سر نامیں ہلایا

ویسے یہ چھوڑیں یہ بتائیں آپ دونوں شادی شدہ بھائی اس وقت اپنی بیویوں کے پاس ہونے کی بجائے یہاں لان میں کیوں کھڑے ہیں

خیریت ہے تم تینوں یہاں اس وقت ایک ساتھ

دیکھتے ہی دیکھتے فیضان جو خود بھی سگریٹ پینے باہر آیا تھا لان میں ان تینوں کو پا کر حیران ہوتے ہوئے پوچھنے لگا جبکہ ارشان بچارے نے دل میں سوچا کہ غلطی ہی کر دی اسنے باہر آ کر

آئیں آئیں جناب آپ بھی آئیں

خوشدلی سے زوہان نے اسے بھی پاس آنے کی دعوت دی جس پر فیضان نے مسکراتے ہوئے اسکو کندھوں سے دبوچا اور آئبر واچکا کر ان دونوں سے بھی وجہ دریافت کی جس پر دونوں نے روندی شکل بنا کر جواب دیا

یہی تو پوچھ رہا تھا میں کہ یہ دونوں اپنی اپنی محبوب بیویوں کو چھوڑ کر یہاں کیا کر رہے ہیں

کہیں عائرہ بھابی کی طرح دعا بھابی اور ناز بھابی نے بھی تو غصے سے آپ دونوں کو کمرے سے باہر نہیں نکال دیا

فیضان کی گردن میں بازو ڈال کر نہایت شرارتی لہجے میں آنکھیں چھوٹی کر کہ زوہان نے ارشان اور ارمان سے پوچھا جنہوں نے بدلے میں اسے صرف گھوری نوازی عائرہ بھابی کی طرح مطلب

اپنا سگریٹ سلگاتے ہوئے فیضان نے سوال کیا

وعدہ کریں ہاد بھائی کو بھنک نہیں پڑنے دے گئے کہ میں نے آپ سب کو بتایا

کیا

اسکے اس قدر مشکوک انداز پر وہ تینوں ہی متحسّس ہوئے جب زوہان نے تینوں کو اشارے سے پاس آنے کا کہا اور نہایت دھیمے لہجے میں اپنی بات کہی

آپ سب تو انجان ہیں کہ عائرہ بھابی نے شادی کی پہلی رات ہاد بھائی کو کمر ابد ر کر دیا تھا اور جانتے ہیں ہمارے آکڑو سریل کھروس ہاد بھائی بناؤف کیے سارے رات لاونج میں بیٹھے رہے

خالص عورتوں کی طرح ہاتھ جھلا جھلا کر زوہان نے آخر کار اپنے پیٹ میں موجود راز ان تینوں کہ گوش گزار کر ہی دیا جسے چھپا کر ناجانے کب سے اسکے پیٹ میں مروراٹھ رہے تھے جبکہ اسکی بات پر ان تینوں کہ لیے یقین کرنا مشکل ہوا مطلب ہاڈ سلطان جو سب کو فیصلے سناتا تھا اپنی بیوی کا فیصلہ سن کر بناؤف کیے اپنی شادی کی رات باہر لاؤنچ میں گزار چکا تھا

یہ سچ ہے

حیرانگی سے سوال ارمان نے پوچھا

سو فیصد سچ ہے یار بھائی یقین کریں ایک پل کو تو مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا اسی لیے جا کر میں نے تصدیق چاہی مگر الٹا ہاڈ بھائی نے مجھے ڈرا کر وہاں سے بھاگادیا

لیکن تم اس قدر نڈر تھے کہ ڈرانے کہ باوجود سیڑھیوں میں کھڑے میری جاسوسی کرتے رہے

وہ چاروں سر جوڑے بات کرنے میں اس قدر مشغول تھے کہ یہ جان ہی ناسکے کہ جس کہ بارے میں

جاسوسی کر رہے ہیں وہ پیچھے کھڑا انکی ہر بات سن چکا ہے

اسکی اچانک آواز اور جواب پر وہ تینوں تو فوراً سگریٹ پھنک کر سیدھے ہوئے مگر زوہان بیچارے کا تو اوپر کا

سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا کیونکہ وہ سب سن چکا تھا

جواب دو

ن۔ن۔نہی۔ی۔ب۔بھائی۔میں۔وہ۔وہ نہیں میں

ڈر کہ مارے زوہان کہ الفاظ بھی حلق سے نکلنے کو ازکاری ہوئے اور اسکی حالت پر ارشان ارمان اور فیضان نے

اپنی ہنسی دبائی

میں وہ میں وہ نہیں کیا اب بولو کیا بتا رہے تھے اور تم تینوں کیا سن رہے تھے زرہ ڈیٹیلز سے بتاؤ

زوہان کہ بعد اسنے ان تینوں کو بھی بیچ میں گھسیٹا جنکی امڈنے والی ہنسی ایسے غائب ہوئی جیسے تھی ہی نہیں

کیا ہوا یا رہتا ونا آخر مجھے بھی ہنسنا ہے

نہایت دوستانہ انداز میں ان چاروں کہ کد نھوں پر تھپڑ مارتے ہوئے وہ جا کر کرسی پر بیٹھا اور ہاتھ سے انہیں

بولنے کا اشارہ کیا جنکی آواز اسکے دوستانہ انداز پر کیا ہی نکلی تھی وہ چاروں ایسے سر جھکائے اسکے سامنے

کھڑے تھے جیسے مجرم ہو اور ناجانے کتنا بڑا جرم کر چکے ہوں

چابی

ب۔ بھا۔ بھائی وہ

چابی زوہان

اسکے تنبیہ لہجے پر زوہان نے مرتے کیا نا کرتے روندی شکل بنا کر اپنی بانیک کی چابی اسے دی جو اسنے پکر کر

ٹیبیل پر رکھی

کل سے اگر تم دوبارہ 11 بجے سے پہلے گھر واپس نا آئے تو پرسوں سے اپنا ٹھکانہ کہیں اور کر لینا سمجھ گئے
وہ جو یہ سوچ کر بیٹھا تھا کہ وہ لا علم ہو گا اس کے اس وقت گھر لوٹنے پر اب اسکے منہ سے نکلے حرف سن کر
اسکی ساری غلط فہمی منٹوں میں اوڑن چھو ہوئی جبکہ فرما بردار بچوں کی طرح زوہان نے فوراً سرہاں میں ہلایا

گڈاب بیٹھ جاو چاروں انسان ہوں آدم خور نہیں جو اتنا ڈر رہے ہو

ہلکے پھلکے انداز میں اسنے ہاتھ کہ اشارے سے ان چاروں کو بیٹھنے کا بولا جو پہلے تو جھجھکے لیکن پھر اسکے نارمل

تاثرات نوٹ کر ایک ایک کر کے اسکے ساتھ موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے

خیریت تھی تم سب یہاں اس وقت

انکے بیٹھنے ہر ہاد نے اگلا سوال کیا

آپ بھی تو یہی ہیں بھائی

یہ جواب زوہان کا تھا جو اسنے اتنی دھیمی آواز میں دیا کہ شاید ہی کوئی سن سکتا لیکن ساتھ بیٹھا اسکا بھائی کوئی

تھوری تھا وہ تو ہاد سلطان تھا جسکی ہر حس ان سب کی حسوں سے کئی گناہ تیز تھی

زوہان کی جواب پر وہ مسکرایا اور اسکے مسکرانے پر وہ چاروں حیران ہوئے کیونکہ شاید ہی آج سے پہلے ان

سب نے اسکو اس طرح مسکراتے ہوئے دیکھا ہو ورنہ تو اسکے چہرے پر ہمیشہ نوسائل کا سائن بورڈ لگا ہوتا تھا

کام کیسا جارہا ہے تم تینوں کا

بازو ٹیبل پر رکھو پھر بولا

جس پر وہ چاروں بھی ریلکس ہو کر جواب دینے لگے

الحمد للہ بھائی اچھا چل رہا ہے

یہ جواب فیضان نے دیا تھا

اچھا اور تمہاری پڑھائی

ان کہ بعد وہ زوہان کی جانب آیا

پڑھائی تو بہت اچھی چل رہی ہے بھائی دو ماہ بعد فائنل ہیں

ہمم اور انوشہ

انوشہ کہ نام پر اب گوتا لگا تھا زوہان سلطان کو مطلب کہ اسکا بھائی جو اسپر جاسوسی کا الزام لگا رہا تھا خود بھی کسی

بڑے جاسوس سے کم نہیں تھا

ان۔ نوشہ

ہمم تمہاری نوش

ناجانے اسکا موڈ کیا تھا مگر جو بھی تھا کافی خوشگوار تھا اسی لیے مسکرا کر بڑے ہی پیار سے پوچھ رہا تھا جو زوہان

اسے پکارتا تھا

بھائی ایسے نام نالے شرم آتی ہے یار

مصومیت سے آنکھوں کو چھپکائے زوہان شرمانے کہ سارے ریکارڈ توڑے جبکہ اسکے یوں شرمانے پر ان

چاروں کی ہنسی نکلی آج تو مسکرانے میں پیش پیش ہاد بھی تھا وہ بہت کم ان چاروں کہ ساتھ بیٹھ کر ہنسی مزاق

کرتا تھا ویسے تو وہ ان چاروں میں شامل ہوتا تھا لیکن بات بہت کم ہی کرتا تھا لیکن آج تو وہ زوہان کو انوشہ کہ

نام پر چھیڑ رہا تھا جو ان چاروں بھائیوں کہ لیے بالکل نیا تھا

وہ چاروں بیٹھے ہنسی مزاق کرتے ہوئے زوہان کی ٹانگ کھینچ رہے تھے جبکہ ان چاروں کہ ہنسی مزاق اور

نوک جھوک پر ہاد مسکرا کر انہیں دیکھ رہا تھا آخر ان چاروں بھائیوں میں تو اسکی جان بستی تھی ان چاروں سے

نظریں ہٹائے اسنے اپنے کمرے کی طرف دیکھا جہاں اسکی متاع جان سکون سے نیند کی وادیوں میں گم تھی

اگر ان چاروں میں ہاد سلطان کی جان بستی تھی تو عائرہ ہاد سلطان تو اسکی مکمل جان تھی اسکا کل جہان ہاد

سلطان کا نور جہاں

Congratulations miss's Arhsan you are accpected

عائرہ کی زید پر دعا اسکے ساتھ ہی ہو سپٹل ٹیسٹ کروانے آئی تھی جس پر عائرہ نے اسکا مکمل چیک آپ بھی

کروایا تاکہ جو شک اسے تھا وہ یقین میں بدل سکتا اور وہی ہوا ڈاکٹر نے اسکی سوچ کہ مطابق ہی جواب دیا

ڈاکٹر کہ جواب پر جہاں عائرہ مسکرائی وہی دعا کی دھڑکنیں اتنی بڑی خبر سن کر تھی

میں نے آپ کہ سارے ٹیسٹ کروالیے ہیں کل تک انکی رپورٹ بھی مل جائے گی اسکے بعد آپکے درد کی وجہ بھی معلوم ہو جائے گی سواپ پریشان نہیں ہوں اور اب سے اپنا بہت زیادہ خیال رکھیے گا باقی ڈاکٹر عائرہ آپ کہ ساتھ ہیں تو میرا خیال مجھے کچھ اور انسٹکشنز دینے کی ضرورت ہے

اسکی حالت کی پیش نظر ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے عائرہ کی طرف اشارہ کر کہ جواب دیا

مبارک ہو دعاللہ تمہیں اور ارشان کو محنت مند اولاد سے نوازے

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر عائرہ نے مسکراتے ہوئے مبارکباد کہ ساتھ دعا بھی دی جبکہ دعا کی آنکھیں خوشی سے نم ہوئی اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اسنے آنکھیں بند کر کہ اپنے رب کا شکر ادا کیا جس نے آج اسے اپنی ہر نعمت سے نوازا تھا آج وہ مکمل طور پر مکمل ہو گئی تھی خدا نے اسے بن مانگے اتنا چاہنے والا شوہر عطا کیا اور اب اسے ماں بننے کی خوشخبری کی نوید بھی عطا کر دی وہ جتنا اس رب کا شکر ادا کرتی اتنا ہی کم تھا

اسکی آنکھوں میں خوشی کہ آنسو اور چہرے کہ الوہی خوشی پر عائرہ دل سے مسکرائی اسکے زہن میں کل رات ہاد کی باتیں گونجی وہ بھی تو یہی چاہتا تھا کہ وہ اسے جلدی سے اولاد کی خوشخبری سنائیں

چلیں

جی

اپنے آنسوؤں کو صاف کر وہ ڈاکٹر کو شکریہ ادا کرتی عائرہ کہ ساتھ کیمین سے باہر نکل گئی اب اسے یہ خبر ارشان کو بھی تو سنانی تھی مگر کیسے یہ اسے بلکل سمجھ نہیں آ رہا تھا اسکاری آئیٹ کیا ہو گا وہ کیا کہے گا یہ سب سوچ سوچ کر اسکا دل شدت سے دھڑک رہا تھا

دو تین ہدایات دیے عائرہ نے اپنے ڈرائیور کہ ساتھ دعا کو باخریت گھر واپس بھیج دیا جبکہ وہ خود ہو سہٹل میں ہی اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے روک گئی

گھر آنے کہ بعد دعا بے چینی سے ارشان کہ واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ آجکل وہ یونی کہ بعد آفیس بھی سنبھال رہا تھا جسکی وجہ سے اکثر اسے واپس آنے میں دیر ہو جاتی تھی وہ چاہتی تھی کہ سب سے پہلے یہ خبر وہ ارشان کو بتائے اسی لیے ابھی اسنے گھر میں کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا

کیا بات ہے ناز اتنی چپ چپ کیوں ہو

اس وقت گھر میں صرف وہ اور ناز ہی موجود تھے جب ناز کو خاموشی اور گم سم بیٹھا پا کر دعا پوچھنے لگی کیونکہ وہ

کبھی اتنا گم سم نہیں ہوئی تھی

کچھ نہیں بھا بھی بس ایسے ہی

کندھوں کو اچکائے وہ دوبارہ ویسے ہی منہ لٹکا کر بیٹھ گئی جس پر دعا اسکے ساتھ آ کر بیٹھی اور اسکا ہاتھ پکرا

ویسے کیسے کچھ نہیں کوئی تو ایسی بات ہے جس نے ہماری ناز کو اتنا پریشان کیا ہوا ہے کہ آج وہ مسکرا بھی نہیں

رہی چلو اب بتاؤ کیا بات ہے

اسکے ہاتھوں پر دو باوڈالے دعا نے نہایت اپنائیت اور نرمی سے پوچھا جس پر ناز نے اسکی طرف دیکھا اور کچھ

دیر سوچنے کے بعد بولی

ارشان بھائی نے کبھی آپ کو لپ کس کیا کیا

اسکے پوچھے گئے سوال پر دعا کی آنکھیں کھولی جبکہ ساتھ ہی شرم کہ مارے روخسار لال ہوئے۔

بتائیں بھا بھی ارشان بھائی نے آپ کو کبھی کس کیا کیا

اسکی خاموشی پر ناز نے زور دے کر دوبارہ پوچھا جبکہ دعا کو سمجھ ہی نائی کہ کیا جواب دے مطلب وہ کیوں

پوچھ رہی تھی اور یہ کوئی پوچھنے والی بات تھوڑی تھی

تم کیوں پوچھ رہی ہو

جب کوئی جواب ناملا تو الٹا دعا نے سوال ہی کر ڈالا

وہ نابھا بھی کل رات کو مان نے ہمیں لپ کس کیا اور پتہ ہے ہمارا دل بہت زیادہ تیز تیز دھڑکنے لگا ہمارے نا

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے تھے اور پتہ یہ ہمیں ناسانس نہیں آیا اور ہم بے ہوش ہو گئے

انتہائی مصومیت کہ ساتھ کل رات کہ بارے میں سب کچھ دعا کو بتاتے ہوئے وہ ایک بار پھر منہ لٹکا کر بیٹھ

گئی اور وہی اسکی ساری بات سن کر دعا کو ہنسی اور اسکی مصومیت پر ڈھیروں پیار بھی آیا مطلب وہ اتنی مصوم

کیسے ہو سکتی تھی دعا کو وہ وقت یاد آیا جب پہلی بار ارشان اسکے قریب ہوا تھا اسکا بھی تو یہی حال ہوا تھا لیکن

شکر تھا کہ بے ہوش نہیں ہوئی

تو اس میں منہ لٹکانے والی کونسی بات ہے

وہ اس لیے کہ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کیا جو ہمارے ساتھ ہو اویسا ہی آپ کہ ساتھ بھی ہوا ہے یا ہمارے ساتھ

الگ ہے مطلب ہمیں بالکل سمجھ نہیں آرہا پتہ ہے آج سے پہلے بھی مان ہمارے قریب آئے ہیں لیکن کل

جب انہوں نے ہمیں کس کیا ناتو ہمارے دل میں پتہ نہیں کیا کیا ہونے لگا ہمیں بالکل سمجھ نہیں آئی

اسلام علیکم کیا باتیں ہو رہی ہیں میری دیورانیوں میں

ان دونوں کا دیہان لاونج میں انٹر ہوتی عارہ کی آواز نے کھنچا روزانہ ہاڈاسے ہو سپٹل سے لانے کہ بعد گھر

چھوڑ کر واپس آفیس چلا جاتا تھا اور آج بھی وہ اسی کہ ساتھ آئی تھی جبکہ وہ اسے باہر سے چھوڑ کر ہی واپس

جا چکا تھا

کچھ نہیں بھا بھی ہم دعا بھا بھی سے کچھ پوچھ رہے ہیں لیکن یہ ہیں کہ بتا ہی نہیں رہی

ایسی کیا بات پوچھی ہے ہماری ناز نے جس کا جواب دعا کہ پاس موجود نہیں

انکے ساتھ ہی دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے عارہ نے ہشاش بشاش لہجے میں پوچھا

جس پر ناز نے جو بات دعا کو بتائی تھی وہی ساری بات عائرہ کو بھی بتائی اور ساتھ ہی ساتھ جواب بھی مانگا جبکہ بات جان کر عائرہ کا انداز بھی بالکل دعا جیسا ہوا اسنے دعا کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی اور پھر ناز کو جو منہ لٹکا کر جواب مانگ رہی تھی

ہم میرے خیال میں تو ناز یہ بات تمہیں ارمان سے خود ہی پوچھ لینا ہی تھنک وہ تمہیں ہم دونوں سے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھا دیں گئے کہ آپ کہ ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے کیوں دعا ٹھیک کہانا میں نے

اپنی ہنسی کو بامشکل روکے عائرہ نے ساری بات ارمان پر ڈال کر دعا کی بھی رائے مانگی جس نے فوراً سر ہلا کر ہاں کی تو ناز بھی سوچتے ہوئے مان گئی کہ یہ بات وہ ارمان سے ہی پوچھ لے گئی

اچھا چھوڑیں یہ سب ہم تینوں نا کوئی اچھی سی مووی دیکھتے ہیں

عائرہ کی بات پر سوچتے ہوئے ناز نے خود ہی زہن میں موجود خیال جھٹکے اور اٹھ کر ایل ای ڈی اون کرنے لگی

اچھا ٹھیک ہے آپ دونوں مووی ڈیساڈ کریں میں زرہ تب تک فرش ہو کر آتی ہوں پھر ایک ساتھ مووی دیکھیں گئے

عارفہ بول کر اپنا اورل اور موبائل اٹھا کر لاونچ کہ دروازے سے باہر نکل گئی جبکہ نازریمورٹ اٹھا کر دعا کہ
ساتھ بیٹھی اور اس سے پوچھتے ہوئے کوئی مووی لگانے لگی

یا اللہ زو بی تم یہاں بیٹھی ہو اور میں تمہیں پورے گھر میں تلاش کر چکی ہوں

سر پر ہاتھ مارتے ہوئے مہرماہ اسکے ساتھ ہی جھولے پر ٹکنتے ہوئے بولی

میں نے کہاں جانا تھا بھلا موسم اچھا تو سوچا چھت پر بیٹھ جاؤں لیکن تم بتاؤ تم کیوں ڈھنڈر ہی تھی مجھے
یار بتانا کیا اتنی بڑی خبر ہے تمہیں پتہ ہے ابھی میری دعا سے بات ہوئی اور جانتی ہو اس نے مجھے کیا بتایا
جوشلے انداز میں زوبیہ کی طرف دیکھتے ہوئے مہرماہ نے بات ادھوری چھوڑی جبکہ اسکے انداز اور خوشی پر
زوبیہ مشکوک ہوئی

کیا بتایا ہے

یار دعا ہم دونوں خالہ بننے والی ہیں ہائے مجھے تو سوچ سوچ کر ہی اتنی خوشی ہو رہی ہے میں تمہیں کیا بتاؤ

کیا دعالی سپکٹ کر رہی ہے

مہرماہ کی بات پر زوبیہ بھی یکدم شاک اور خوشی سے بولی

ارے ہاں یار ہماری دعا بہت جلد ماما بننے والی ہے قسم سے جب اس نے مجھے بتایا تو میرا دل تو خوشی سے اوجھلنے
گودنے کو کیا

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے مہر و کتنا مزہ آئے گا جب دعا کا چھوٹا سا بے بی ہو جائے گا

ہاں یار اور سوچو وہ ہمیں خالہ جانی خالہ جانی بولے گا ہائے

نہیں میں تو اسے بولو گئی وہ مجھے عانی جان بولے

مہرماہ کی بات سچ میں کاٹ کر زوبیہ نے اپنی بات کہی وہ دونوں پاگلوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے ناجانے کیا
کیا سوچے جا رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے سکھا دینا لیکن میں تو اسے خالہ جانی ہی سکھاؤں گئی عانی شانی نہیں

روکو میں نا بھی دعا کو کال کر کہ مبارکباد دیتی ہوں

ارے رو کو بیٹھ جاو چپ کر کہ اتنی بڑی خوشخبری ہے ایسے مبارکباد دینا اچھا تھوڑی لگتا ہے ایک کام کریں
گئے کل یونی سے واپسی پر تم میں اور انوشہ ایک ساتھ سلطان منشن جا کر آمنے سامنے دعا کو مبارکباد دے گئے
کیسا

اس سے پہلے زوبیہ اٹھ کر جاتی مہرماہ نے اسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ اپنے ساتھ بیٹھایا اور اپنا آئیڈیا اسکے گوش
گزار کیا جس پر زوبیہ بھی خوشی سے رزامند ہو گئی کیونکہ واقعی خبر اتنی بڑی تھی کہ جا کر مبارک دینا ہی بہتر
تھا

اب وہ دونوں بیٹھی خوشی سے ناجانے کون کون سے خیال بن رہی تھی کہ جب بے بی ہو گا تو یہ کریں گئی یا یہ
کریں گئی

کافی

تھنکیو

اسکے ہاتھ سے کافی کاک پکڑنے پر ہر بار کی طرح ارشان نے اسکا شکریہ ادا کیا اور دوبارہ سے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کرنے لگا جبکہ دعا کشمش میں انگلیاں مڑوڑتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ بات کا آغاز کیسے کرے

ا۔ ارشان

جی

اسکے پکارنے پر ارشان نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا اور جی کہہ کر دوبارہ نگاہیں سکریں پر ٹکائی

وہ وہ ہمیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے

جی بولیں سن رہا ہوں میں

کافی کاکھونٹ حلق میں اتارے ارشان نے اسے بولنے کا کہا جو، بھجائی

ہم آج عائرہ بھابھی کہ ساتھ ہو سپٹل گئے تھے

نہایت تھل سے لفظوں کا انتخاب کرتے ہوئے دعا نے اپنی بات کہنی چاہی جبکہ ارشان کہ تاثرات یکدم

اسکے ہو سپٹل جانے کا سن سنجیدہ ہوئے

خیریت تھی طبیعت ٹھیک ہے آپکی

لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پر رکھ وہ فوراً کھرا ہوا اور فکر مندی سے اسکے قریب ہوئے پوچھنے لگا جس کہ چہرہ شرم
وحیا کی وجہ سے سرخی مائل ہو رہا تھا

جی ہم ٹھیک ہیں بس وہ ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ اور چیک آپ کیا تھا جس پر انہوں نے بتایا کہ

کہتے کہتے وہ رو کی جبکہ دل کی دھڑکنیں کانوں میں بجتی محسوس ہوئی

کیا بتایا ڈاکٹر نے اور آپ یہ اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہیں سب ٹھیک ہے

اسکے چہرے کو ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے وہ اب کہ مزید پریشان ہوا جس پر دعانے بامشکل نگاہیں اٹھا کر اسکی
طرف دیکھا

ناجانے کیوں پر یہ بات بتاتے ہوئے اسے بہت زیادہ شرم اور لاج آرہی تھی ہلا کہ ان دونوں میں اب کوئی

پردہ تو نہیں تھا وہ اسکے بچے کی ماں بننے والی تھی لیکن یہ خبر اسکو بتانا اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا

وہ۔ وہ۔ وہ ہم مطلب آپ اور ہم

وہ ہم آپ کیا دعا بولیں بھی کیوں جان نکال رہی ہیں

اسکے اتنا سنسپنس کریٹ کرنے پر اب کی بار ارشان اسکو اپنے مزید قریب کرتے ہوئے سختی سے بولا

ڈ۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ہم ہم ایسپیکٹ کر رہے ہیں

ایک ہی سانس میں ساری بات کہے اسنے گہرا سانس لیا جیسے یہ بات کہنا کتنی مشکل تھی وہی اسکی بات سن کر پہلے ارشان کو سمجھ نا آئی لیکن پھر جب سمجھ آئی تو حیران ہوا

آپ ماں بننے والی ہیں

دھڑکتے دل کہ ساتھ وہ انتہائی حیران لہجے میں دعا سے پوچھ رہا تھا جس پر دعا نے مشکل سے آنکھیں کھول کر اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں حیرانگی اور خوشی دونوں موجود تھی وہ نم آنکھوں سے مسکرائی اور سر کو ہاں میں

ہلایا

آپ آپ سچ بول رہی ہیں دعائیں

میں بابا بننے والا ہوں۔

اسکے سر ہلانے پر بھی ارشان کو یقین نا آیا اسی لیے بے یقینی اور خوشی دونوں کی ملی جولی کیفیت میں وہ دعا کا

چہرہ ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرے دوبارہ سے پوچھنے لگا

جب ہمیں ڈاکٹر نے بتایا تو ہمیں بھی یقین نہیں آیا تھا لیکن

لیکن یہ سچ ہے ارشان ہم اور آپ ماما بابا بننے والے ہیں

خوشی اور تشکر کہ آنسو تھے جو دعا کہ آنکھوں سے تپ تپ برس رہے تھے اسنے روتے ہوئے ارشان کو
یقین دیا یا جس نے اسکی مکمل بات سن کر ایک دم اسے اتنی شدت سے اپنے سینے سے لگایا کہ دعا گھبراہی گئی

تھنکیو

تھنکیو سوچ دعا آپ سوچ نہیں سکتی میں کتنا خوش ہوں میں بابا بننے والا ہوں یا مجھے یقین نہیں آ رہا مطلب

میں بابا

اسے سینے سے الگ کیے وہ بے انتہا خوش ہوتے ہوئے پاگلوں کی طرح بولا اسے تو بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ
اپنی خوشی وہ کیسے بیان کرے

آپ چلیں میرے ساتھ ہم ابھی جا کر یہ خبر سب کو بتائیں گئے چلیں

لیکن ارشان

اسکو ہاتھ سے پکڑے وہ باہر کی طرف بڑھا جب دعا اسکی بات سن کر ہچکچا ہٹ کہ مارے روکی

روک کیوں گئی چلیں نا مین اپنی اتنی بڑی خوشی سب کہ ساتھ شئیر کرنا چاہتا ہوں یار میں بابا بننے والا ہوں یہ

کوئی معمولی بات تو نہیں بس چلیں آپ میرے ساتھ

اسکی ہتکجا ہٹ کو سمجھتے ہوئے ارشان خوشی سے پر جوش ہوئے بولا اور اسکی ساری شرم حیا ساید پر رکھے اسکا

ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا

بابا ہاد بھائی ارمان فیضان زوہان کہاں ہیں آپ سب جلدی باہر آئیں بابا ارمان

کیا ہو گیا ہے بھائی ایسے کیوں چینخ رہے ہیں سب خیریت تو ہے

سب سے پہلے زوہان اپنے کمرے سے نکل کر حیرانگی سے بولا جبکہ ساتھ ہی اپنے کمرے میں سے دامیر

سلطان ارمان ناز اور فیضان بھی باہر آئے

کیا بات ہے ارشان سب ٹھیک ہے بیٹا

دامیر سلطان بھی اسکے پاس آئے پریشانی سے پوچھنے لگے اور یہی حال فیضان ارمان اور ناز کا بھی تھا

جبکہ وہ خود بے حد خوش ہوئے دعا کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا

بتاتا ہوں بابا پہلے ہاد بھائی کو تو آنے دیں بھا بھی ہاد بھائی نہیں آئے

دامیر سلطان کو جواب دیے اسنے عائرہ سے بھی سوال کیا جو سیڑھیاں اتر کر اکیلی نیچے آرہی تھی

وہ ابھی گھر نہیں آئے

ان سب کہ ساتھ ہی کھڑے ہوئے عائرہ نے ساداسے لہجے میں جواب دیا

لیں ہادبھائی نہیں آئے ابھی اب بتادیں کیا بات ہے آپ کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی خزانہ آپ کہ

ہاتھ لگ گیا ہو

عائرہ کہ جواب پر زوہان اسکی اس قدر خوشی کو نوٹ کیے متجسس لہجے میں بولا جس پر ارشان آج برامانے

کی بجائے دلکشی سے مسکرایا اور اپنے پہلو میں کھڑی اپنی شریک حیات کو دیکھا جسکی وجہ سے آج اسے دنیا کی

سب سے بڑی خوشی نصیب ہوئی تھی

یہی سمجھ لو کہ مجھے خزانہ ہی مل گیا ہے

کیا مطلب

دامیر سلطان نا سمجھی سے بولے

وہاں صرف عائرہ تھی جو ارشان کی اس قدر خوشی اور باولے پن کی وجہ جانتی تھی اسنے دھیمی سے مسکراہٹ کہ ساتھ دعا کو دیکھا جو شرم سے پلٹیں جھکائے کھڑی تھی جبکہ چہرے پر صاف حیا کی لالی بکھری ہوئی تھی

مطلب یہ کہ باباجان آپ بہت جلد دادا بننے والے ہیں

دعا کہ کندھوں کہ گرد بازور کھ کر قریب کیے ارشان نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دامیر سلطان کو دیا جس پر چند پل کہ لیے وہ حیران ہوئے لیکن پھر اپنی حیرانگی بھلائے خود بھی مسکرا دیے جبکہ باقی سب بھی بات سمجھ کر یکدم مسکرائے وہی ناز کو ارشان کی بات بالکل سمجھ نا آئی

مزاق نا کریں بھائی سچی بتائیں سچ بول رہے ہیں آپ

حیرانگی اور خوشی سے ارشان اور دعا کہ قریب آئے زوہان نے دوبارہ پوچھا جس نے ہنستے ہوئے سر ہلایا

تمہیں لگتا ہے اس بارے میں میں مزاق کر سکتا ہوں

ہائے بھائی یار بہت بہت بہت زیادہ مبارک ہو قسم سے دل خوش کر دیا آپ نے تو

ارشان کہ جواب پر وہ فوراً ارشان کو گرم جوشی سے گلے لگا کر خوشی سے بولا اور ساتھ ہی اسنے دعا کو بھی گلے لگا کر مبارک باد دی

بہت بہت مبارک ہو بیٹا اللہ آپ دونوں کو صحت مند اور نیک اولاد سے نوازے

دامیر سلطان نے بھی پر جوشی سے ارشان کو گلے لگایا اور دعا کہ سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ کر دعا دی جس پر ان دونوں کہ دلوں نے ایک ساتھ آمین کہا دعا کہ ہونٹوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ ریکساں ہوئی بھلے اسے شرم آرہی تھی مگر جانتی تھی یہ بات تو سب کو پتہ چلنی ہی ہے اور اب سب کہ پر جوش انداز پر مسکرانے کہ ساتھ ساتھ بے انتہا خوش بھی تھی

مبارک ہو میرے بھائی آپ کو بھی مبارک ہو دعا بھابھی

ارمان نے بھی انہی کی طرح ارشان کو گلے لگایا جبکہ دعا کو دیکھتے ہوئے مبارک دی جس نے مسکرا کر سر ہلایا اور ارمان کہ بعد فیضان نے بھی گرم جوشی سے کام لیتے ہوئے مبارک دی

سلطان منشن میں تو جیسے خوشی کی بہارے لوٹ آئی تھی وہ سب خوش ہونے کہ ساتھ ساتھ خدا کہ شکر گزار بھی تھے کیونکہ یہ نعمت تو اسی کی عطا کردہ تھی انکے گھر کی یہ پہلی خوشی تھی جس پر وہ سبھی بہت زیادہ

اکسا ایڈ ڈتھے جبکہ زوہان کابس نہیں چل رہا تھا وہ اعلان کر دیتا کہ وہ چاچو بننے والا ہے

ان سب کہ مسکراتے چہروں پر نظر ڈالے عائرہ نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں 30-11 بج رہے تھے مطلب 12 بجنے میں صرف ادھا گھنٹہ باقی رہ گیا تھا اور ہاد بھی کسی بھی وقت واپس آنے والا ہوگا اسی خیال کہ برعکس وہ سب کو ایک ساتھ خوش چھوڑا اپنے کمرے کی طرف چلی گئی کیونکہ جو کام وہ ادھورا چھوڑ کر آئی تھی اسے پورا بھی تو کرنا تھا

رات کہ تقریباً 30-12 بجے وہ تھکا ہار اگھر واپس آیا جانتا تھا اب تک سب سوچکے ہوں گئے اسی لیے اپنا کورٹ بازو میں ڈالے ٹائی کی نائٹ ڈھیلی کرتے ہوئے وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا کہ کمرے کا ماحول دیکھ کر ٹھٹکا

پورا کمرہ گلاب کی پتیوں اور کنڈلز کہ ساتھ روشن ہوا تھا بند لائٹ میں کینڈلز اور لائٹس کی مدہم روشنی میں گلاب کی پھیلی خوشبو نے کمرے کے ماحول کو بری طرح معنی خیز بنایا ہوا تھا

کمرے کے درمیان میں کھڑے وہ حیرانگی سے سب دیکھ رہا تھا جب پیچھے سے کمرالاک ہونے کی آواز پر پلٹا لیکن پیچھے اس متاع جان کو ہتھیاروں سے لیس رائے بلو کلر کی ساڑھی میں نک سک تیار پا کر نگاہوں کہ ساتھ ساتھ دھڑکنیں بھی ساکت ہوئی

رائل بلوکلر کی ساری میں ہاؤف بلوز پہنے وہ لائٹ سے میک آپ کھولے بال ہلکی ہلکی جیولری اور آنکھوں

میں عجیب تاثر لیے ہاد سلطان کہ مضبوط حواسوں پر بری طرح حاوی ہوئی

نیلا رنگ ہاد کا پسندیدہ رنگ تھا اسی لیے اسے اس رنگ میں اور وہ بھی ہاؤف بلوز کہ اوپر ساڑھی پر ہاد کی

دھڑکنیں بھری

اپنی ہیل کی ٹک ٹک کہ ساتھ قدم اٹھائے وہ جانلیو طریقے سے چلتی ہوئی اسکے قریب آئی اور اپنے دونوں

بازوں اسکی گردن میں ڈال کر اسکے کان کہ پاس جھکی

Wish you very very Happy Birthday my love

میٹھی آواز میں اسکے کان کہ پاس سرگوشی کیے اس نے محبت سے اپنے ہونٹ اسکی دائینی گال پر رکھے

جبکہ اسکے اس قدر جانلیو انداز پر ہاد کہ لبوں پر دلکش مسکراہٹ رقصاں ہوئی

ابھی وہ کچھ کہتا کہ عاثرہ نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لیے پول سائیڈ کی

طرف آئی جہاں کا ماحول کمرے کہ ماحول سے بھی زیادہ قیامت خیز تھا

یہاں صرف کنڈ لزا اور چند گلاب کی پتیاں بکھری تھی جبکہ پول کہ بائیں جانب ٹیبل پر گلاب اور کنڈ لزا کہ بیچ
کیک پڑا تھا

کیک کہ قریب آئے عائرہ نے چھری پکر کر آنکھوں سے ہی اشارہ کر کہ ہاد کو کیک کاٹنے کا کہا جو اسکے
اشارے کو سمجھ اسکا ہاتھ پکر کر ہی کیک کٹ کر چکا تھا
ونس ایگین پیپی بر تھڈے جان عائرہ۔۔۔

کیک کا چھوٹا سا پیس اٹھا کر اسکے لبوں کہ قریب کیے اس نے دوبارہ بر تھڈے ویش کیا جس نے جزبے لٹاتی
نگاہوں کہ ساتھ کیک کا تھور اس پیس کھایا اور ساتھ اسے بھی تھور اس کھلایا
آپ جانتی بھی ہیں کہ آپ کا یہ قیامت خیز روپ آپ کی نازک جان کہ لیے کس قدر جانلیو اثابت ہو سکتا ہے
تب سے خاموشی کہ ساتھ اسکی ایک ایک ادا کو بغور دیکھ اب آخر کار وہ آنچ دیتے لہجے میں بول ہی پرا

اسکی بات پر عائرہ صرف پلقیں جھکا کر مسکرائی

آج کہ رات سب جائز ہے

اسے پیچھے کر سی پر بیٹھا کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال جواب دیے وہ چند قدم پیچھے ہٹی ٹیبل پر رکھا ریمورٹ اٹھایا اور میوزک پلے کیا جبکہ اس بار ہادنا سمجھی سے اسکو دیکھنے لگا جو ساری کا پلو اٹھا کر دائینے کندھے پر سیٹ کر رہی تھی ساری کا پلو ہٹا تو ہاد کی نظر اسکی پتلی نازک گوری کمر پر گئی جسے دیکھ اسکے جزیباتوں نے سراٹھایا

آج تو وہ سچ میں ہاد سلطان کو پاگل کر دینے کا ارادہ کر چکی تھی

وہ تو پہلے ہی اسکا دیوانہ تھا لیکن آج اسکا یہ نیا اور جانیو اروپا سے دیوانگی کی حدوں کو پار کر جنونیت کی حدوں تک لے جا رہا تھا

تک لے جا رہا تھا

PDF URDU
NOVEL

انگ لگا دے رہے۔۔۔۔۔

وہ چلتی اسکے قریب آئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا

مہوئے رنگ لگا دے رے

اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے چھوئے وہ اسکی گود میں بیٹھی

انگ لگا دے رے

مہوئے رنگ لگا دے رئے

میں تو تیری جو گنیا

توں جو گ لگا دے رئے

ہا د کو اپنے ساتھ کھڑا کیے اسنے چہر ا موڑا اور اسکا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھے اپنا ایک ہاتھ اس کہ چہرے پر رکھا

جو گ لگا دے رئے

پریم کا روگ لگا دے رئے

میں تو تیری جو گنیا توں

جو گ لگا دے رئے

گھوم کر اسکے سامنے آئے اسنے چہر اسکے چہرے کہ بالکل قریب کیا جس نے آنکھیں اسکی سانسوں کو محسوس

کر کہ بند کی

رام رتن دھن اگن مگن

تن مورا چندن رئے

او جلی توری پریت پیا

سترنگ لگا دے رئے

بہکے بہکے انداز میں عائرہ نے گانے کپ بول بولتے ہوئے اسکے چہرے سے اپنا چہرا مس کیا جبکہ اسکا یہ بہکا بہکا

انداز ہاد کو پوری طرح پاگل کر دینے کا سبب بن رہا تھا

انگ لگا دے رئے

مہوئے رنگ لگا دے رئے

میں تو تیری جو گنیا

توں جوگ لگا دے رئے

لائینز کہ ساتھ میوزک بجا تو وہ اسکا ہاتھ دوبارہ پکڑے اب کی بار کمرے کہ اندر آئی

رات بنجر سی ہے

کالے خنجر سی ہے

اندر آئے اسنے ہاد کو دیوار کہ ساتھ لگایا اور خود دو قدم پیچھے ہٹی

رات بنجر سی ہے

کالے خنجر سی ہے

تیرے سینے کہ لو

میرے اندر بھی ہے

باپنی نازک کمر کو ہلائے دائیں جانب گہمائیں وہ جس انداز میں ڈانس کہ سٹپس کر رہی تھی اس پر ہاد کی

نگاہوں میں خماری لمحہ بالمحہ بھرتی گئی

توں ہو ادے اسے

تو میرا تن جلے

جلادے رئے سنگ جلا دے رئے

مہوئے انگ لگا دے رئے

میں تو تیری جو گینا

توں جوگ لگا دے رے

اسکا جانلیواروپ بہکانداز نیلی ساری میں دکتا گور ابدن اور گانے کہ بول سب نے مل کر ماحول کو پوری

طرح ذو معنی بنادیا تھا

میوزک لائینز پھر آئی جس پر عائرہ روکی کہ ہاد نے کھینچ کر اسے اپنے نزدیک کیا اور باہوں میں بھرے بیڈ کہ

قریب لا کر آرام سے لیٹایا اور خود اسکے اوپر آیا

اپنے لبوں کا سلگتا لمس اسنے عائرہ کہ داینے رو خسار پر دیا جس پر عائرہ کی آنکھیں خود با خود بند ہوئی

راس ہے رات میں

تیری ہر بات میں

وہ مزید منمائی کرتا کہ اس نے ہاتھ اسکے لبوں پر رکھ کر گانے کہ اگلے بول دہرائے

جبکہ ہاد نے اسکا ہاتھ بڑے ہی پیار سے ہٹایا اور اپنے لب اسکی گردن پر رکھے

راس ہے رات میں

تیری ہر بات میں

بول میں کیا کروں ایسے حالات میں

ہوں میں تیری ملکن

تو ہی میرا نشہ

اسکی گردن پر بوسہ دیے ہاد کہ سر پر پوری طرح اسکی قربت کا نشہ حاوی ہوا

بن پیے بہکنے کا سبب ہیں آپ نور ہاد

دائینا ہاتھ اسکی گردن کہ نیچے اور دوسرا اسنے اسکی ساری کہ نیچے نظر آتے اسکے پیٹ پر رکھا جس پر عارہ نے

دھڑکتے دل کہ ساتھ بیڈ شیت موٹھیوں میں دبوچی جبکہ آنکھیں کھولنے کی ہمت اسنے بالکل نہیں کی تھی

چڑھادے بھنگ چڑھادے رئے

پریم کی بھنگ چڑھادے رئے

میں تو تیری جو گنیا

توں جوگ لگا دے رئے

جوگ لگا دے رئے

پریم کاروگ لگا دے رے

میں تو تیری جو گنیا

توں جوگ لگا دے رے

اسکے ہاتھوں میں ہاتھ پھسائے وہ اسکے ہونٹوں پر جھکا اور نرمی سے اسکی سانیس اپنی سانسوں میں اتارے
اپنے بے چین دل اور بے لگام جزیوں کو چین پہنچانے لگا جو کب سے اپنے قیامت خیز روپ پر اسے بے چین
کیے ہوئے تھی

اسکی سانسوں کو رہائی بخشے وہ دوبارہ اسکی گردن تک آیا اور اسکے کندھے پر ٹکاساری کا پلو ہٹائے اسنے اسکے
کندھے کو بھی اپنے لمس سے روشناس کروایا

اگر اسکا حسن جانلیو تھا تو آج عائرہ کو اسکا لمس بھی جانلیو ہی لگ رہا تھا بھلے ہی وہ اسے پیار اور نرمی سے چھو رہا
تھا مگر اس نرمی اور پیار میں بھی موجود دیوانگی وہ بانو بی محسوس کر رہی تھی دھیرے دھیرے وہ پوری طرح
اس پر گھنے بادلوں کی طرح حاوی ہوا جبکہ وہ اپنی سسکیوں اور سانسوں پر صرف اسکی دیوانگی کو بڑھا رہی تھی

یہ آپ کیا کر رہے ہیں

نازکب سے اسے موبائل پر کچھ ٹائپ کرتا ہوا دیکھ رہی تھی اسی لیے اب جب برداشت ختم ہوئی تو مجبوراً

اسکی گود میں آکر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی

کل ہاد بھائی کی برتھڈے ہے نہ تو عائرہ بھابھی نے انکی برتھڈے کہ لیے پارٹی پلین کی ہے تو بس اسی کی کچھ

ارینج میٹڈ دیکھ رہا تھا

اپنی گود میں بیٹھائے ارمان نے پیار سے جواب دیا اور دوبارہ موبائل میں کچھ دیکھنے لگا

کل ہاد بھائی کی برتھڈے ہے

جی

واہ ارمان ہاد بھائی کتنا خوش ہو گئے نائیک بھی کٹ کریں گئے اور سب انہیں گفٹز بھی دے گئے کتنا مزہ آئے گا

مسکراتے ہوئے ارمان کہ گردن میں دونوں بازو ڈالے وہ پر جوشی سے بولی جبکہ اسکی پر جوشی پر ارمان صرف

مسکرا دیا

جی بلکل

آپ کو پتہ ہے مان ہمیں بھی بہت زیادہ شوق ہے برتھڈے پارٹی کا کیک کٹ کرنے کا اور بہت سارے گفٹز

لینے کا مگر کبھی ہماری برتھڈے سلبریت ہی نہیں ہوئی پتہ ہے ہر بار نانو صرف ہمیں چھوٹا سا کیک لا کر

دے دیتے تھے جو کہ بالکل مزے دار نہیں ہوتا تھا اور تو اور وہ کبھی ہمیں گفٹ بھی نہیں دیتے تھے

اپنے ہونٹوں کو واو کی شپ دے اسنے اپنے نانو کی شکایت کہ ساتھ ساتھ منہ بھی بنایا

کوئی بات نہیں مان کی جان

اگر یہ سب پہلے نہیں ہوا تو کوئی بات نہیں اس بار مان اپنی ناز کا برتھڈے بہت دھوم دھام سے منائے گا

بلکل ویسا جیسا مان کی ناز چاہتی ہے

موبائل کو آف کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے ارمان نے بغور اسکے چہرے کو دیکھتے ہوئے محبت سے جواب دیا جس

پر ناز کہ چہرے پر پھر پہلے جیسی پر جوشی چھائی

سچی آپ ہماری برتھڈے سلبریت کریں گئے

بلکل

گفٹ بھی دے گئے

ظاہری سی بات ہے گفٹ کہ بغیر بر تھڈے تھوڑی منایا جاتا ہے

اسکے جواب پر ناز کی آنکھیں چمکی

اچھا تو پھر اگر ہمیں ہمارا گفٹ ابھی چاہے ہو تو

مصومیت سے آنکھیں چھپکائے وہ خاموش ہوئی

آپ حکم کریں کیا چاہے آپ کو

تھوڑا سا اپنے قریب کیے اسنے اسے پیار سے بتانے کو کہا جو چمکتی آنکھوں کہ ساتھ ناجانے کیا سوچ کر مسکرا
رہی تھی

وہ ناہمیں بھی ارشان بھائی اور دعا بھائی کی طرح بے بی چاہے آپ وہ ہمیں وہ لادے

جتنی مصومیت سے آنکھیں چھپکا کر ناز نے اپنی خواہش ظاہر کی تھی اتنی ہی حیرانگی پر ارمان کی پوری آنکھیں
کھولی

آپ ہمیں انکی طرح بے بی لادے پکا ہماری بر تھڈے پر ہم آپ سے کوئی گفٹ نہیں مانگے گئے

اسکی حیرانگی پر وہ دوبارہ بولی موباد نہ کہیں وہ انکار ہی نہ کر دے جبکہ وہ تو اپنی مصوم بیوی کی خواہش پر صرف

سر جھٹک سکا

پلیز مان ہمیں لادے نا بے بی سوچیں کتنا مزہ آئے گا نا اسکے ساتھ کھلنے کا ہم نا اسکے ساتھ بہت ساری باتیں

کریں گئے آپ پلیز ہمیں لادے

وہ خاموش رہا تو وہ دوبارہ ترلوں پر ہی آگئی جبکہ ارمان کو سمجھ ہی نہ آئی کہ بولے کیا

ارشان اور دعا بھابھی کا بے بی بھی تو ہمارا بے بی ہی ہے آپ اسکے ساتھ کھیل لیجیے گا

بہت دیر سوچنے کے بعد وہ صرف یہی سوچ کر بولا

اپنے پیشے کا وہ ماہیر وکیل جو بات کرتے اور جواب دیتے ہوئے ایک لمحے کی دیر نا لگاتا تھا آج اپنی چھوٹی سی

بیوی کی بات پر کچھ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا

لیکن وہ تو انکا بے بی ہو گا نا جبکہ ہمیں ہمارا بے بی چاہیے اور ویسے بھی آپ نے ہی کہا تھا کسی کی چیز نہیں لیتے تو

پھر ہم کیوں انکا بے بی لیں آپ ہمیں ہمارا بے بی لا کر دیں بس

زیدی انداز میں اپنے بازو پیٹ پر باندھ وہ منہ بنا کر بولی

مان کی جان میں مانتا ہوں کسی کی چیز نہیں لیکن بے بی کوئی چیز تو نہیں اور ویسے بھی ابھی تو آپ خود

چھوٹی سی بے بی ہیں تو بتائیں کیسے سنبھال پائیں گئی بے بی کو

اسکے یوں منہ بنانے پر ارمان نے نہایت محبت سے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے سمجھانا چاہا لیکن وہ

سمجھنے کی بجائے اسکا ہاتھ جھٹک بیڈ پر جا کر لیٹ گئی جو کہ اسکی ناراضگی کا صاف اعلان تھا

اسکی ناراضگی پر وہ سرساید پر کیے مسکرا کر اٹھا اور اسکے ساتھ ہی آکر لیٹ گیا

نازا اپنے مان سے ناراض ہو گئی

وہ نہایت لاڈ سے پوچھ رہا تھا

ہمیں بات نہیں کرنی آپ سے

چہرہ موڑے صاف ناراضگی کا اعلان کیا گیا

مان کی جان ای پرو میس جب آپ تھوڑی سی بڑی ہو جائیں گئی تو میں خود آپ کو اپکا بے بی لادوں گا لیکن

فلحال اس کہ علاوہ آپ ابھی جو بھی مانگیں گئی میں بنا جس کیے وہ فوراً آپکو لادوں گا

ٹھیک ہے پھر ہم سے بات مت کریں ہمیں نیند آرہی ہے

اپنی باریک تھکی ناک کو غصے سے مڑوڑے وہ آنکھیں بند کر گئی جبکہ ارمان جانتا تھا اب وہ اسکی بات نہیں سنے گئی اسی لیے محظ ہلکا سا مسکراہی دیا اور اسکو باہون میں بھرے اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا جو اپنے چھوٹے سے ماتھے پر لاتعداد شکنیں ابھراے چپ چاپ لیٹی رہی اور وہ بس اسکی ناراضگی کو محسوس کیے مسکراتا ہی رہا اب جو بھی تھا وہ فلحال اسکی یہ بات ماننے کی حق میں بالکل نہیں تھا اور ویسے بھی بے بی کوئی بے جان چیز تھوڑی تھی جو وہ اسکی فرمائش پر خرید کر لے آتا اسی لیے زیادہ جس ناکر نے کا ارادہ کرا سنے سونے کو ہی فوقیت دی کیونکہ جانتا تھا صبح تک وہ خود مان جائے گئی

اس سب کی بھلا کیا ضرورت ہے بابا جان آپ جانتے ہیں مجھے یہ سب اتنا پسند نہیں

میں بہت اچھے سے جانتا ہوں بر خودار لیکن یہ خواہش میری نہیں بلکہ تمہاری بیوی کی ہے اگر کوئی 1.

مسئلہ ہے تو اسی سے بولو کیونکہ اس سب میں ہم سب کا کوئی ہاتھ نہیں

دونوں بازو ہوا میں بلند کر دیا میر سلطان نے سارا ملبہ عائرہ پر ڈالا کیونکہ اسکی بر تھڈے کی پارٹی کا پلین اسی کا

تھا جبکہ عائرہ کہ نام پر ہاد کہ لبوں گہری مسکراہٹ رینگتی وہ تو کل رات سے پہلے ہی اسکے انداز پر قائل تھا

مینٹنگ کہ لیے روکے گئے یا نہیں

وہ دونوں باب بیٹے اس وقت ہادی کی آفیس میں بیٹھے جبکہ وہ خود اپنی کرسی پر اور دامیر سلطان اس کے سامنے

صوفے پر

ہاں روکو گا لیکن تم بتاؤ کیا سوچا کیا انکی بات مان لو گئے

پر سوچ نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دامیر سلطان نے سوال کیا

آپ کو کیا لگتا ہے

جواب کی بجائے اس نے الٹا سوال کیا

میرے خیال میں تو انکی بات برحق نہیں ہم اس اولڈ ایچ ہوم کو گیرائے بغیر بھی نیا پلازہ بنا سکتے ہیں

تو پھر بے فکر رہیں کیونکہ وہ اولڈ ایچ ہوم اور پلازہ دونوں ایک ساتھ ہی بنے گئے

پر اعتماد لہجے میں دامیر سلطان کو کہتے ہوئے اس نے انہیں بے فکر رہنے کا کہا جس ہر وہ مسکرا دے کیونکہ

جانتے تھے اگر وہ کہہ رہا ہے تو یقیناً سب سنبھال بھی لے گا

چلو اچھی بات ہے لیکن خیر اس چکر میں رات کو جلدی گھر آنا مت بھول جانا

زوہان یہاں نہیں یہاں رکھو اور وہ کنڈلز سنڈیا سے وہاں رکھو

کہاں یہاں

نہیں وہاں نہیں یہاں ہاں بس تھوڑا سا ایسے ہاں اب ٹھیک ہے

اب کچھ اور یا بس

نہیں بس ٹھیک ہے اتر جاو

ہاتھ کا اشارہ کر عائرہ نے اسے اترنے کا کہا جو شکر ادا کرتا فوراً نیچے اتر

ہاں کی پسند کو مدے نظر رکھتے ہوئے عائرہ نے گھر کہ اندر حال میں ہی بہت نفیس اور سمپل سی وائیٹ لائٹنگ

اور بلو تھیم کی ڈیکوریشن کروائی تھی

پورا حال بہت ہی خوبصورتی کہ ساتھ بلو اور وائیٹ ڈیکوریشن میں بہت پیارا لگ رہا تھا جس کا زیادہ طر کرڈیٹ

عائرہ کی سوچ اور زوہان کی محنت کا تھا

شکر ہے یار یہ کام تو ختم ہوا

قسم سے بھا بھی جتنی آپ نے مجھ سے محنت کروالی ہے نا اگر کسی ڈیکوریشن والے کو بلاتے نا تو لاکھوں لوٹ کر لے جاتا آپ سے شکر منائے آپکو مجھ جیسا اتنا سخی دیور مل گیا

اپنے ہاتھوں کو چھاڑتے ہوئے زوہان نے بہت ہی ڈرامائی انداز میں عائرہ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا سخی پن جتایا جس پر عائرہ کہ ساتھ ساتھ دعا بھی مسکرائی

جی جی میرے پیارے سخی دیوار جی آپ کا بہت بہت شکریہ جو آپ نے میرے ایک بار کہنے پر اتنی ساری ہلیپ کروائی آپ کا یہ احسان آپکی بھا بھی جان کبھی نہیں بھولیں گئی

ہلکی سے مسکان کہ ساتھ بولتے ہوئے عائرہ نے اسکا کندھا تھپتھپایا
بے فکر رہیں بھا بھی جی ایک دن آپ کا یہ دیور اپنا یہ احسان سود سمیت واپس لے گا

ہا ہا ہا ہا چلو جیسی تمہاری مرضی

دعا تمہیں منا کیا ہے نا کچھ بھی کرنے سے سکون نہیں ملتا تمہاری جان کو بیٹھ جاو چپ کر کہ

اسکے ہاتھ سے کینڈل سنٹینڈ پکر کر خود ہی ٹیبل پر سیٹ کرے تے ہوئے عائرہ نے اسے آنکھیں دیکھائی جو
منا کرنے کہ باوجود کوئی نا کوئی کام کرنے لگ جاتی تھی

بھا بھی آپ جانتی تو ہیں میں زیادہ دیر ایک جگہ پر سکون سے نہیں بیٹھ سکتی

دعا

وہ ابھی عائرہ کو کہتی کہ پیچھے سے مہرماہ کی ہشاش بشاش آواز آئی جس پر عائرہ اور دعا کہ ساتھ زوہان نے بھی

پلٹ کر دیکھا جہاں مہرماہ اور زوبیہ کہ ساتھ ساتھ انوشہ بھی موجود تھی

اسے اپنے گھر میں دیکھ زوہان کو حیرانگی ضرور ہوئی

مہرماہ زوبیہ یونی سے واپسی پر سیدھا سلطان منشن ہی آئی تھی جبکہ آتے ہوئے وہ اپنے ساتھ ساتھ انوشہ کو بھی

زبردستی گھسیٹ کر لے آئیں جو سارے راستے دل میں یہی دعا کرتی آئی کہ بس زوہان گھر موجود نا ہو لیکن

افسوس کہ آتے ہی سب سے پہلا سامنا اسکا اسی سے ہوا

مہرودعا انوشہ تم تینوں یہاں ایسے بتایا کیوں نہیں

اتنی بڑی نیوز سننے کہ بعد تمہیں کیا لگتا ہے میں ملے بغیر رہ لیتی پتہ بھی ہے میں نے یونی میں وقت کیسے گزارا

بہت بہت مبارک ہو میری جان

پر جوشی سے دعا کو گلے لگائے مہرماہ نے مبارک دی جبکہ دعا تو اسکے انداز پر حیا سے گلنار ہوتے ہوئے مسکرا

دی

مبارک ہو دعا اللہ تمہیں اور سر ارشان کو بہت پیاری اور صحت مند اولاد سے نوازے

مہرماہ کہ بعد زویہ نے بھی گلے لگا کر اسے مبارک دی اور انکے بعد انوشہ بھی اسی طرح گلے لگائے بہت ہی

دھیمے لہجے میں بولی اور وہی زوہان جو ٹکٹکی باندھ اسے دیکھ رہا تھا آج پہلی بار اسکے منہ سے یوں اتنی لمبی بات

سن کر متاثر ضرور ہوا تھا

ورنہ اسنے تو مجال تھی جو کبھی اس لڑکی کو بولتے ہوئے سنا ہو

خیر مبارک آؤ تم لوگ اندر آؤ

کیسی ہیں آپ عارہ بھابھی

الحمد للہ میں بالکل ٹھیک آپ تینوں کیسی ہیں

ہم تینوں تو اللہ کا شکر فٹ فٹ ہیں لیکن یہ تو بتائیں یہ اتنی ساری تیاری کس بات کی ہو رہی ہے آج کوئی

خاص فنکشن ہے کیا

سب کہ ساتھ لاونج میں بیٹھتے ہوئے مہرماہ تجسوس بھرے میں لہجے میں پوچھنے لگی

ہاد بھائی کی برتھڈے ہے آج تو بس اسی کی تیاری کر رہے تھے لیکن اچھا ہوا آپ تینوں بھی آگئی اب پارٹی اور
بھی زیادہ یادگار ہو گئی

نگاہوں کی حصار میں انوشہ کو لیے زوہان نے جواب مہرماہ کو دیا جبکہ اسکی نظروں کی تپش تھی کہ انوشہ کو

سخت گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی وہ تو سوچ رہی تھی کہ غلطی کر دی اس نے آکر بھلا وہ ناہی آتی

اوو تو مطلب یہ سب کچھ عائرہ بھا بھی کروار ہی ہیں

زوہان کہ جواب پر مہرماہ نے نہایت شرارت سے اوو کرتے ہوئے عائرہ کی طرف دیکھا جو ہلکا سا مسکرا دی

چلیں آپ سب باتیں کریں میں آپ سب کہ لیے کچھ کھانے پینے کو منگواتی ہوں اور تم زوہان باقی کی ساری

تیا ریاں مکمل کر لو شام ہونے میں ویسے بھی زیادہ وقت نہیں

صوفے سے اٹھتے ہوئے عائرہ نے ان سب کہ بعد زوہان کو بھی اٹھنے کا کہا جو اسکی بات پر سر ہلا کر باہر نکل گیا

کیونکہ وہ بالکل نہیں چاہتا تھا کہ اسکی وجہ سے انوشہ خود کو انکفٹیبیل فیل کرے اور ہوا بھی یہی اسکے جانے کی

دیر تھی کہ انوشہ کی گھبراہٹ بھی غائب ہوئی

عارہ بھابھی کوئی اور ہلیپ چاہیے آپ کو

بکھری چیزوں کو سمٹتے ہوئے مہرماہ نے سرسری سا پوچھا کیونکہ عارہ نے برتھڈے کیلے ایک خود بیک کیا تھا

جس میں تھوری بہت ہلیپ مہرماہ نے بھی اسکی کروائی

امم نہیں میرے خیال میں تو سب ہو گیا ہے بس ہادکا نام لکھنا باقی ہے وہ میں بعد میں لکھ لوں گئی تم بتاؤ کیسا

لگ رہا ہے ایک

دو تین پائین آپیل کہ پیسز کی کہ اوپر رکھتے ہوئے عارہ نے مہرماہ سے اسکی رائے مانگی

یقین مانے یہ تو دیکھنے میں ہی بہت زیادہ ٹیسٹی لگ رہا ہے تو سوچیں کھانے میں کتنا ٹیسٹی ہوگا

ایک کی طرف دیکھتے ہوئے اسنے ہونٹوں پر زبان پھیری جس پر عارہ اسکی حرکت پر مسکرا دی

دعا کرو اچھا ہو

ڈونٹ وری ایم شیوریہ اچھا نہیں بہت زیادہ اچھا ہوگا

اللہ کرے

اچھایہ چھوڑیں وقت دیکھیں شام ہو گئی ہے ہاد بھائی بھی آنے والے ہو گئے اور آپ ابھی تک ریڈی نہیں

ہوئی جائیں جا کر فرش ہو جائیں تب تک میں بھی یہ سب سمیٹ دوں جائیں

پورے کیچن میں پھلائی چیزوں پر نظریں گھمائیں مہرماہ نے اسے جانے کا بھی کہا

اچھا ٹھیک ہے لیکن تم زرہ وہ پیسٹریز دیکھ لینا تب تک میں زرہ ریڈی ہو کر آئی

بے فکر رہیں میں دیکھ لوں گئی آپ بس جا کر ریڈی ہو جائیں

اوکے

عارہ بول کر کیچن سے باہر نکل گئی جبکہ مہرماہ کھڑی چیزیں سمٹنے لگی جب تقریباً بھی 5 منٹ ہی گزرے تھے

کہ فیضان کال پر کسی سے بات کرتا کیچن میں آیا اور جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر پینے لگا اور مہرماہ بنا سکی

طرف دیکھے اپنے کام میں مصروف رہی

کال بند ہونے پر فیضان باہر نکلتا کہ کسی خیال کہ زیر اثر روک کر مہرماہ کی جانب دیکھنے لگا جو اپنے کام میں

مصروف تھی

ایم سوری

اسکی آواز پر پہلے تو مہرماہ نے یہاں وہاں دیکھا لیکن اپنے علاوہ کسی کو ناپا کروہنا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی کہ وہ اسے سوری کیوں بول رہا ہے

اس دن میری وجہ سے آپ کو اتنی زیادہ چوٹ لگ گئی اسی کیلئے ایم سوری

اسکی نا سمجھی پر فیضان نے سادا انداز میں وضاحت دی

کوئی بات نہیں غلطی میری بھی تھی آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں

وہ جانتی تھی غلطی اسکی بھی تھی اسی لیے بنا بحس کرنے کہ مان جانا بہتر سمجھا

ای نوبٹ میری وجہ سے کوئی ہرٹ ہو مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا اس لیے بے شک غلطی ہم دونوں کی تھی لیکن شامل تو میں بھی تھا اس لیے ایم سوری

نہایت سادا لہجے میں نظریں جھکا کر اپنی بات بول فیضان وہاں سے نکل گیا جبکہ پیچھے مہرماہ کئی لمحے اسکے لہجے اور انداز پر کھوئی رہی نا جانے کیوں پر اسکا یوں عزت سے بات کرنا اور نظریں جھکانا اسے اچھا لگا تھا بے شک اسکی اور فیضان کی پہلی ملاقات اتنی اچھی نہیں رہی تھی لیکن اب اسکا یوں عزت سے بات کرنا اسے اچھا ضرور لگا تھا

ڈارک رائل بلو کلر کی ریڈی میٹ میکسی میں ہلکے پھلکے میک آپ اور آدھ کھلے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ عائرہ
شیشے کہ سامنے کھڑی کانوں میں چھوٹے چوٹے ایر رنگز پہن رہی تھی تھی کہ تبھی ہاد بھی کورٹ بازو میں
ڈالے کمرے کہ اندر آیا اور اسکو یوں نک سنک تیار ہوتا دیکھ مسکرایا

آجکل آپ کافی خطرناک ثابت ہو رہی ہیں نور جہاں

پہلے رات کو آپ کی قاتل ادائیں اور اب یہ جازب نظر روپ

کچھ تو رحم کھائیں اس مصوم دل پر

نہایت پر شوخ لہجے میں اسکے سنجے سنورے روپ کو آنکھوں میں بسائے وہ اپنا کورٹ بیڈ پر پھینک اسکے

قریب آکر بولا جبکہ اسکی بات پر عائرہ نے آنکھیں گہمائیں

جس دن آپ رحم دیکھانے پر آئے وعدہ ہے میرا آپ سے اس دن میں بھی رحم کھانے کو تیار ہو جاؤں گئی

اسکی جانب موڑے وہ بھی اس کی طرح شرارت سے بولی

ہممم یہ تو پھر ناممکن ہے نور ہاد کیونکہ آپ کہ اس جانیو اور وہ کہ بعد رحم کھانا سراسر بے وقوفی ہی ہے

کمر سے تھام اسکو اپنے قریب کیے وہ بولتے ہوئے منمنائیوں پر اتر

جانتی ہوں بہت اچھے سے اس لیے فلحال یہ سب چھوڑیں اور جا کر ریڈی ہوں

اس سے پہلے وہ مزید منمنائیوں پر اترتا عائرہ نے اسکا دیہان بیڈ پر پڑے اسکے کپروں کی طرف دیا

فلحال تو چھوڑ رہا ہوں لیکن اسکا بدلہ بعد میں سود سمیت واپس لوں گا آپ سے یار رکھیے گا

شرارت سے آنکھ دبائیے اس نے اسکی کمر سے گرفت ہٹائی اور اپنے کپرے اٹھا کر واشروم کی طرف چلا گیا

جبکہ پیچھے عائرہ مسکراتی ہوئی اسکی باقی چیزیں ڈرسنگ پر رکھنے لگی

تھوڑی دیر بعد وہ فرش ساڈارک بیلو پیٹ اور وائیٹ ٹی شرٹ پہنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا باہر آیا لیکن افسوس

کہ عائرہ اسے کمرے میں نظر نہ آئی

وہ روکا اور نگاہیں دوڑائے اسے تلاش کرنے لگا جو اپنی میکسی سنہجالتی پول سائیڈ سے روم میں انٹر ہوئی جبکہ

اسکے ہاتھ میں اسکا موبائل تھا جو کل رات سو گز لگانے کہ چکر میں وہی رہ گیا تھا

کیا ہوا

اسے تیار ہونے کے بجائے کمرے کے بیچ بیچ کھڑا پا کر عاثرہ نے ابرو اچکا کر پوچھنے لگی اور ساتھ ہی موبائل بیڈ

پر رکھا

اُمم ہم

ہلکی سی مسکان کے ساتھ سر کونامیں ہلائے ہاد نے جواب دیا اور اپنی تیاری مکمل کرنے لگا جبکہ وہ پاس کھڑی

اسکو دیکھتی رہی

آپ زیادہ جیولری نہیں پہنتی لیکن جب پہنتی ہیں تو بہت پیاری لگتی ہیں

اپنی تیاری مکمل کر وہ اسکی جانب موڑا اور نہایت محبت سے اسکو نہارتے ہوئے بولا

میرا زیادہ وقت سر جری روم میں ہی گزر جاتا ہے اس لیے وہاں یہ سب علو نہیں ہے نا

اسکی شرٹ کے اوپری دو بٹن بند کرتے ہوئے اس نے سر سری سا جواب دیا

عاثرہ

عاثرہ نے پلٹیں اٹھا کی اسکی آنکھوں میں دیکھا

شکریہ

اسکے دیکھنے پر ہاد نے محبت سے چور لہجے میں اسکا شکریہ ادا کیا جس پر عائرہ کہ ہونٹوں پر جانیوا مسکراہٹ

رقصہ ہوئی

وہ جب بھی بے حد خوش یا پر سکون ہوتا تو اسکا شکریہ ضرور ادا کرتا تھا جسکی عادت اب تو عائرہ کو بھی باخوبی

ہو گئی تھی

چلیں

مہر و میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے ٹائم دیکھو کافی زیادہ ہو گیا ہے اگر ماما کو پتہ چلا کہ میں ابھی تک گھر
نہیں آئی تو بہت غصہ ہو گئی

بار بار اپنی کلائی میں موجود گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے مہرماہ کہ پاس آنے پر انوشہ بول ہی پڑی اسے تو ڈر تھا

کہ کہیں اسکی ماما کو اسکے گھر نا آنے کی خبر ہی نا ہو جائے

اوہو انوشہ تھوری دیر روک جاو یا را بھی تو بس 7 بجے ہیں اور ویسے بھی تم نے کہا تو تھا کہ تمہاری وہ ہٹلر ماما شہر

سے باہر گی ہیتم تو بھلا انہیم کیسے معلوم ہوگا کہ تم گھر ہو یا نہیں

مانا وہ گھر میں موجود نہیں لیکن تمہیں نہیں پتہ نابس چلو اب مجھے گھر چھوڑ دو

مہرماہ کی بات پر انکار کر انوشہ نے دوبارہ اسے چلنے کا کہا

انوشہ یار کیا ہو گیا ہے عائرہ بھابھی نے کتنے پیار سے روکا تھا ہمیں اب ہم یوں اچانک کیک کٹ ہونے سے پہلے چلے جائیں گئے تو کیا سوچیں گئی وہ بس تھوڑی دیر روک جاوای پرومیس کیک کٹ ہوتے ہی میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گئی

اسکے بازو پر ہاتھ رکھ مہرماہ نے رسائیت سے اسے سمجھایا جس پر انوشہ بجھے دل کہ ساتھ سرہاں میں ہلا گئی پارٹی میں صرف گھر کہ لوگ ہی موجود تھے اور ساتھ عائرہ کہ والدین یا پھر زوبیہ اور مہرماہ انکے علاوہ باہر والوں میں سے کوئی موجود نہیں تھا

وہ سب لوگ ایک ساتھ حال میں موجود عائرہ اور ہاد کا انتظار کر رہے تھے جو ایک دوسرے کہ ہمراہ ہاتھ پکڑے وہاں آئے جس پر سبھی نے باری باری ہاد کو برتھڈے ویش کیا اور ساتھ ہی کیک کٹ کیا جو ہاد نے عائرہ کہ ساتھ مل کر کاٹا کیک کٹینگ نہ بعد کھانے کا دور چلا جو سب نے کافی خوشگوار ماحول میں کھایا

کھانا کھاتے وقت جہاں ہاد کی نگاہوں کا مرکز عائرہ تھی وہی ارشان کی نگاہوں کا مرکز دعا کا شرمایا انداز ارمان
 کا مرکز ناز کا خفا انداز وہاں کا مرکز انوشہ کا گھبرایا انداز اور مہرماہ کا بار بار نگاہیں چڑا کر فیضان کو دیکھنا وہ سبھی
 ہنسی مزاق کرتے ہوئے اپنا اپنا کھانا مکمل کرتے ہوئے نگاہوں کو بھی تسکین پہنچا رہے تھے جبکہ وہ تینوں
 بڑے مسکراتے ہوئے ان سب کو خوش اور مزاق کرتا انجوائے کر رہے تھے

کچھ ہی دیر بعد انوشہ کی زید پر مہرماہ اور زوبیہ واپس چلے گئے جبکہ انکے ایک گھنٹے بعد فاروق صاحب اور آسیہ
 بیگم نے بھی واپسی کی راہ لی اور پھر وہ سبھی گھر والے بیٹھ کر دیر رات تک آپس میں باتیں کرتے رہے

کیا ہوا آپ کو ٹھیک ہیں آپ یہاں بیٹھیں

دعا کھڑی اپنے ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی جب ایک بار پھر اچانک سے اسکے پیٹ میں درد اٹھا لیکن اس بار
 درد پہلے سے کافی زیادہ تھا جسکی وجہ سے دعا کہ منہ سے کراہ نکلی وہی اسکی کراہ پر ارشان جو بیڈ پر بیٹھا اپنے شوز
 اتار رہا تھا فوراً اسکے پاس آئے فکر مندی سے پوچھنے لگا اور ساتھ ہی اسے بیڈ پر بھی بیٹھایا

ٹ۔ ٹھیک ہوں وہ بس تھوڑا سا درد ہوا تھا

درد کی شدت تھی کہ دعا کی آنکھیں نم ہوئی

کہاں درد ہو رہا ہے مجھے بتائیں

آپ روکیں میں عائرہ بھابھی کو بلاتا ہوں

ن۔ نہیں ار۔ ارشان اسکی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہوں

اس سے پہلے وہ اٹھ کر کمرے سے باہر جاتا دکانے اسکا بازو پکڑا مشکل بولتے ہوئے روکنا چاہا مگر وہ اسکی

لڑکھڑاہٹ اور نم آنکھوں پر اپنا بازو چھڑا دئے باہر نکل گیا جبکہ وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے درد کو برداشت کرنے

لگی نا جانے کیوں لیکن اسکا یہ درد دن بادن برہتا ہی جا رہا تھا

تقریباً پانچ منٹ بعد ارشان عائرہ کہ ساتھ کمرے میں آیا اور اسکو دونوں بازو پیٹ پر باندھ آنکھیں بند کیے

مزید پریشان ہوا

زیادہ درد ہو رہا ہے

اسکے قریب آئے عائرہ نے پہلا سوال یہی کیا کیونکہ اسکے اس درد کو وہ پہلے سے جانتی تھی

جی لیکن اب ٹھیک ہے پتہ نہیں بس اچانک تھوڑا زیادہ درد ہونے لگا تھا

بہتر ہو گا دعا بھی تم لیٹ جاؤ اور ریکس رہو کیونکہ فلحال میں تب تک تمہیں کوئی میڈیسن نہیں دے سکتی

جب تک مجھے معلوم نا ہو جائے کہ یہ درد ہے کس وجہ سے

لیکن بھابھی انہیں درد ہو رہا تھا دیکھیں رو رہی ہیں یہ کوئی پین کلر تو دے سکتی ہیں آپ

دعا کی بجائے ارشان فکر مندی سے بولا

ای نوارشان بٹ پر یگنسی کی وجہ سے میں کوئی بھی میڈیسن دعا کو بلا وجہ نہیں دے سکتی اس لیے پریشان

نہیں ہو کل دعا کہ ٹیسٹیز کی رپورٹ مل جائے گی تو معلوم ہو جائے گا کہ اس درد کی وجہ کیا ہے اور پھر

پر یگنسی کو دیہان رکھتے ہوئے میں میڈیسنز بھی دے دوں گی لیکن تب تک دعا کو درد اور تمہیں پریشانی

برداشت کرنی پڑے گی

نہایت تحمل سے ارشان کو پوری بات سمجھاتے ہوئے عائرہ خاموشی ہوئی جسکے بعد ارشان خاموش تو ہو گیا

لیکن اسکی پریشان کم نا ہوئی جبکہ دعا خاموشی سے لیٹ گئی

تم آرام کرو میں گرم دودھ بھجواتی ہوں اسے پینے سے ایم شیور تھوڑا سکون ملے گا

دعا کو آرام کرنے کا بول عائرہ ارشان کا کندھا تھپتھپا کر وہاں سے چلی گئی

کب سے ہے یہ درد آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں

اسکے پاس بیٹھ وہ فکر مندی سے گویا ہوا

درد تو بہت پہلے سے ہے لیکن اب کچھ دنوں سے کافی زیادہ ہونے لگا ہے لیکن بس تھوڑی دیر ہی اسکے بعد

ٹھیک ہو جاتا ہے

آپ کو بتانا چاہے تھا دعا ایسے بار بار درد ہونا ٹھیک نہیں ہوتا آپ جانتی ہیں اس کہ باوجود آپ نے مجھے نہیں

بتایا

میں کیا بتاتی آپ کو جب میں خود نہیں جانتی اور ویسے بھی عارہ بھا بھی نے ٹیسٹ کروائے ہیں اس لیے آپ

پریشان نہیں ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں

اپنے لیے اسکا اتنا فکر مند ہونا اسے اچھا تو لگا لیکن وہ پریشان تھا اس بات پر ہلکا سا مسکراتا ہوئے بولی لیکن

اس کہ بعد بھی ارشان پر سکون نا ہوا

اب سے آپ گھر کا کوئی کام نہیں کرائے گئی اور نا ہی بلا وجہ یہاں وہاں گھومیں گئی اور ہاں یونی بھی آپ صرف

تجھی جائیں گئی جب ضروری کلاس ہوں بس

اسکے ہاتھ پرد باوڈالے وہ سختی سے بولا جس پر دعائے منہ بنایا

لیکن ارشان اگزامز ہونے والے ہیں میں کلاس تو نہیں چھوڑ سکتی نا

اپنی پڑھائی کا ہرج اسے کسی طور قبول نا تھا اسی لیے پڑھائی کہ ذکر پر فوراً بولی

اگزامز میں ابھی ایک ماہ ہے اور ویسے بھی آپ پریشان نہیں ہوں آپ کے روزانہ کی نوٹس میں آپ کو لادوں گا

اور باقی کی تیاری وہ بھی جو سمجھ نا آئے آپ مجھ سے پوچھ لینا لیکن جیسا میں بول رہا ہوں آپ بالکل ویسا ہی

کریں گئی بس بات ختم

اسکی پریشانی کو دو منٹ میں حل کیے ارشان نے جیسے بات ہی ختم کی جسکے بعد دعا کہ پاس بات ماننے کہ علاوہ

کوئی جواز تھا ہی نہیں اس لیے صرف سر ہلا گئی

تبھی ملازمہ گرم دودھ کا گلاس لیکر کہ کمرے میں آئی جو ارشان نے پکرتے ہوئے دعا کو پلایا اور پھر اسکے

ساتھ ہی اسے سونے کو کہا جو بات مانتے ہوئے لیٹ گئی

ز وہاں ایک بات تو بتاؤ

فیضان زوبیہ انوشہ اور مہرماہ چاروں بریک ٹائم میں ایک ساتھ کنٹین میں بیٹھے تھے جب اپنا سموسہ کھاتے ہوئے مہرماہ پر سوچ انداز میں فیضان سے مخاطب ہوئی جو خود بھی پر سوچ نظروں سے انوشہ کو دیکھ رہا تھا

جی پوچھیں

تمہارا وہ فیضان بھائی وہ کیسا ہے

سموسہ پلیٹ میں رکھ کر پلیٹ کو سائیڈ پر کیے مہرماہ ٹیبل پر تھوڑا آگئے ہوئی

ٹھیک ہیں وہ انہیں کیا ہونا

اسکی بات کو نا سمجھتے ہوئے زوہان نے سرسری سا جواب دیا

اوہو مطلب انکی نیچر کیسی ہے مطلب وہ ہیں کیسے اور انکے پرنٹس وہ کہاں ہیں

آپ کیوں پوچھ رہی ہیں

اسکے اتنے متجسس انداز پر زوہان مشکوک ہوا

بس ویسے ہی تم بتاؤ نا انکے بارے میں کچھ

پسند آگئے ہیں کیا میرے سانڈ جیسے بھائی آپ کو

اب کی باروہ مہرماہ کو اسکا نوازہ خطاب یاد کرواتے ہوئے مشکوک سے شرارت پر اترا جس پر مہرماہ نے آسے آنکھیں دیکھائی

بلکل بھی نہیں کوئی پسند و سہم نہیں آئے مجھے میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی وہ کل آپ سب بھائی مسکرا رہے تھے لیکن ایک واحد وہ تھے جو مسکرا نا تو دور بلکل ایکسپریشن لیس ہو کر موجود تھے جیسے اگر تھوڑا سا مسکرایا بول لیں گئے تو کوئی طوفان آجائے گا

کرسی کی بیک پر ٹیک لگائے وہ لا پر واہی سے کندھے اچکا کر بولی جس پر زوہان نے اپنی ہنسی دبائی ہمہم بات ویسے بلکل ٹھیک بولی آپ نے کیونکہ فیضان بھائی سچ میں بہت کم بولتے ہیں بلکل آپکی دوست کی طرح

اسکی بات پر حامی بھرے زوہان نے آخر میں انوشہ کی جانب ہاتھ کا اشارہ کر اسے بھی بیچ میں لتا را جس نے زوہان کی جانب دیکھا تو مگر پھر نگاہیں چڑا گئی

خیر یہ چھوڑیں آپ پوچھیں کیا بتاؤ فیضان بھائی کہ بارے میں

ساری شوخی سائیڈ پر رکھ اس باروہ سنجیدگی سے بولا جس پر مہرماہ دوبارہ میز پر بازو رکھے تھوڑا آگئے کوہوئی

یہی کہ وہ اتنے سیریس اور کم گو کیوں ہیں

بولتے تو وہ شروع سے ہی بہت کم ہیں لیکن ہاں مسکرا نا وہ کم تب ہوئے جب چاچو اور چچی کی دیتھ ہوئی وہ کیا ہے ایک لوتا ہونے کی وجہ سے فیضان بھائی اپنی ماما بابا کہ بہت لاڈ لے تھے اسی وجہ سے جب وہ وفات پا گئے تو فیضان بھائی کافی دیر ٹروما میں رہے انہیں سنبھالنا بہت زیادہ مشکل تھا وہ بالکل خاموش ہو گئے تھے یہ تو ہاد بھائی اور بابا تھے جنہوں نے ناجانے کیسے پر انہیں اس ٹروما سے باہر نکلنے میں مدد کی اور اس سب میں کافی حد تک ساتھ ارمان بھائی اور ارشان بھائی نے بھی دیا جس سے وہ کافی حد تک سنبھل تو گئے لیکن اس حادثے کے بعد انہوں نے مسکرا نا چھوڑ دیا اب بھی وہ صرف تبھی مسکراتے ہیں جب ہم سب بھائی ایک ساتھ بیٹھ کر کوئی ہنسی مزاق کر لیں ورنہ نا تو وہ زیادہ بات کرتے ہیں اور نا ہی مسکراتے ہیں لیکن جو بھی ہے فیضان بھائی دل کہ بہت اچھے ہیں وہ کبھی بھی اپنی وجہ سے کسی کو پریشان یا ہرٹ نہیں دیکھ سکتے

فیضان کہ بارے میں ساری بات بتاتے ہوئے آخر میں زوہان نے اسکی عادت کی تعریف بھی کی جبکہ اسکی ساری بات سن کر زوبیہ اور انوشہ کہ ساتھ ساتھ مہر ماہ کو بھی اس سے ہمدردی ہوئی یہ سوچ کر کہ اتنے پیار کرنے والے رشتوں سے اچانک بھڑجانا کتنا مشکل ہوا ہوگا

کتنا مشکل وقت ہو گا نا وہ آپ سب کہ لیے

ساری بات سن کر زوبیہ نہایت افسوس والے انداز میں بولی

مشکل نہیں بلکہ اچانک امی چاچو چچی اور منت کا ہنچھڑ جانا کسی قیامت کی طرح تھا ہم سب کہ لیے فیضان بھائی

اس دن اپنے امی بابا کو اور ہم چاروں بھائیوں نے امی اور اپنی لاڈلی بہن کو جبکہ بابا جان انہوں نے تو اپنی ہمسفر

بھائی بہن اور بیٹی کو کھویا تھا وہ وقت کس قدر عزیت ناک تھا یہ شاید ہی ہم میں سے کوئی بیان کر سکے

زوبیہ کی بات پر زوہان نے وہ وقت یاد کر انتہائی تکلیف زدہ لہجے میں بولا جبکہ اسکے لہجے کی تکلیف بن بتائے

بھی انوشہ نے باخوبی اپنے دل میں محسوس کی پتہ نہیں کیوں پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی زوہاں کی طرف

اڑ ایکٹ ہو رہی تھی اسکی باتیں اسکا لہجہ اسکی شرارتیں وہ عادی ہو رہی تھی اسکی جبکہ وہ بہت اچھے سے جانتی

تھی یہ سب اسکے لیے نہیں بلکہ اپنی حقیقت سے منہ موڑنا اسکے لیے بہت مشکل تھا

خیر ہم سب نے تو حالات کہ ساتھ ساتھ صبر کر لیا لیکن فیضان بھائی وہ کہیں نا کہیں اندر ہی اندر خود میں

چونچتے رہتے ہیں

کسی کو پسند نہیں کرتے کیا وہ

بہت سوچتے ہوئے مہرماہ نے اس بار اپنے دل کی بات پوچھ ہی لی

نہیں میرے خیال میں تو نہیں کیونکہ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو فیضان بھائی چھپاتے نہیں

خیر ابھی میری کلاس کا وقت ہو رہا ہے مجھے چلنا چاہے آپ زیادہ میرے بھائی کہ بارے میں مت سوچیں

ایوی محبت ہی نا ہو جائے کہیں

مہرماہ کو جواب دیے وہ گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے اٹھا اور جانے سے پہلے شرارت کرنا نا بھولا جبکہ مہرماہ اس بار

ہلکا سا مسکرا دی



اکسکیوز می ڈاکٹر عائرہ

عائرہ جو راونڈ لگا کر اپنے کین میں جانے والی تھی ڈاکٹر ثناء کہ پکارنے پر روک گئی

جی ڈاکٹر ثناء

اگر آپ مصروف نہیں تو مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی

جی بولیں سن رہی ہوں میں

یہاں نہیں آپ میرے ساتھ میرے کین میں آجائیں

اسے اپنے پیچھے آنے کا بول ثناء اپنے کیمین کی طرف چلی آئی جبکہ اسکے ساتھ ہی عائرہ بھی جہاں آنے کہ بعد

ثناء نے ایک فائل عائرہ کو پکرائی

یہ آپکی دیورانی دعا کی ٹیسٹ رپورٹ ہے

سب ٹھیک ہے ڈاکٹر

ثناء کہ انداز پر عائرہ کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا جس پر وہ پوچھ بیٹھی

ای تھینک آپ خود دیکھ لیں تو زیادہ بہتر ہوگا

جواب دینے کی بجائے ثناء نے اسے خود ہی دیکھنے کا مشورہ دیا جس پر عائرہ سر ہلا کر فائل کو پڑھنے لگی مگر جیسے

جیسے وہ رپورٹ دیکھ رہی تھی اسکے ماتھے پر پریشانی کہ جال بنتے گئے

یہ تو کوئی زخم ہے

جی بلکل ڈاکٹر ٹیسٹ کی رپورٹ اور ایکسرے کہ بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ انہیں وہ درد کسی زخم کی وجہ سے

ہو رہا ہے اور شاید یہ زخم کافی پورا نا ہے لیکن پریگنسی کی وجہ سے کافی حد تک بڑھ چکا ہے

وہ تو ٹھیک ہے ثناء بٹ یہ زخم اور پریگنسی مطلب دونوں خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں

جی بلکل اگر ہم نے جلدی اس زخم کو ختم نہیں کیا تو یونو اس سے بچے اور ماں دونوں کو نقصان ہو سکتا ہے
ٹیسٹ کی رپورٹ اور ثناء کی بات پر عائرہ مزید پریشان ہوئی کہیں ناکہیں اسے شک تو تھا لیکن یہ معلوم
نہیں تھا کہ معالہ اتنا سیریس ہو سکتا ہے اگر بات پر یگنسی سے پہلے معلوم ہو جاتی تو وہ فوراً اوپر لیشن کر کہ اس
زخم کر دیتی مگر اب وہ اکیلی نہیں بلکہ ایک مصوم جان بھی تھی اسکے ساتھ

آپ بھی ایک ڈاکٹر ہیں ڈاکٹر عائرہ اس لیے مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی اگر ہم نے
جلدی اس زخم کو نہیں بھرا تو یہ زخم ناسور بن کر ناصرف بچے بلکہ دعا کہ لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوگا
اسکی خاموشی پر ڈاکٹر ثناء نے اپنا خداشہ بیان کیا جبکہ رپورٹ دیکھنے کہ بعد عائرہ خود بھی یہ بات بہت اچھے
سے جان گئی تھی

ای نوڈاکٹر میں بات کروں گئی دعا سے اپنی وئے ویسے آپ کا شکریہ

منشن نوٹ ڈاکٹر اگر کوئی ہلیپ چاہیے ہو تو بتا دیجیے گا

جی ضرور

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ ثناء کو جواب دیے عائرہ پریشانی سے ہی وہاں سے باہر نکل آئی جبکہ اب یہ ٹینشن کہ یہ بات وہ دعا کو کیسے سمجھائے گئی یہ بات اسے مزید پریشان کیے ہوئے تھی

کیا بات ہے کچھ اداس ہو

ارمان کہ چہرے پر چھائی اداسی پر فیضان پوچھے بغیر نارہ سکا کیونکہ پچھلے دو دن سے وہ یو نہی اداس اداس پھیر

رہا تھا

نہیں بس ویسے ہی

اپنی کرسی پر جھولتے ہوئے وہ سرسری سا بولا

ویسے ہی کی وجہ تو ہو گئی ناز سے لڑائی ہوئی ہے کیا کیونکہ اسکا منہ پھلا کر گھومنا تو صاف نظر آرہا ہے سب کو تو

ضرور تمہاری اور اسکی کوئی لڑائی ہوئی ہو گئی

اسکے سرسری سے جواب پر فیضان نے خود ہی تو کا لگایا

لڑائی کہاں یارانکی ایک بچکانی زید ہے جو وہ چاہتی ہیں میں پوری کروں جبکہ میں فحال وہ زید پوری کرنے کہ
حق میں بلکل نہیں ہوں تو بس اسی لیے وہ خفا ہیں

آدھی بات بتائے ارمان نے ٹھنڈی آہ بھری

ایسی کونسی زید ہے جو ناز صاحبہ کر رہی ہیں اور ہمارے ارمان سلطان اپنی ناز کی زید کو پورا کرنے کہ بجائے
انکار کر رہے ہیں ورنہ تو یہاں ناز نے کچھ کہا وہاں ناز کہ مان نے بات مکمل کر دی

ارمان کی ٹھنڈی آہ پر فیضان پہلے مشکوک اور پھر شرارت سے ہاتھ کا اشارہ یہاں وہاں کرتے ہوئے بولا جس
پر ارمان نے سر جھٹکا وہ اسکو کیا بتاتا کہ اسکی مصوم بیوی کونسی فرمائش کر کہ بیٹھی ہے ہاں اگر وہ کچھ اور
مانگتی تو یقیناً ارمان بنادیری کیے فوراً اسکی بات مان لیتا لیکن اب

یہی تو مسئلہ ہے یار جو وہ بول رہی ہیں وہ میں نہیں کرنا چاہتا اور جو میں بول رہا ہوں وہ وہ نہیں ماننا چاہ رہی

چل اداس ناہو ناز بہت ساد دل کی ہے تم ایک کام کرو اس بات کو بھلانے کیلئے ناز کو کہیں باہر لے جاو ایم

شور باہر گھومنے سے وہ مان بھی جائے گئی اور بات بھی بھول جائے گئی

اسکے کندھے کو ہلکا سا تھپتھپاتے ہوئے فیضان نے مشورہ دیا جو ارمان کو خاصہ پسند بھی آیا

ہاں یار سہی کہا تم نے یہ بات میں نے کیوں نہیں سوچی

کرسی کی ٹیک چھوڑ ارمان سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے ہلکی سے مسکان کہ ساتھ بولا جس پر فیضان بھی مسکرایا

کیونکہ تم ادا سی سے باہر آؤ تو کچھ سوچو ناب یہ کام وام چھوڑو اور جاو اپنی ناز کو ماننے کا پلین تیار کرو

چل ٹھیک ہے ویسے بھی فحال کوئی کام تو ہے نہیں میں ایک کام کرتا ہوں ناز کو شوپنگ کروانے لے جاتا

ہوں

اپنے سامنے موجود فائلز کو بند کر اس نے اپنا آئیڈیا سے بتایا

تمہاری مرضی جہاں مرضی جاو

چل ٹھیک ہے اگر کوئی کام ہو یا کوئی ملنے آئے تو پلیز خود ہی سنبھال لینا مجھے کال مت کرنا۔

کار کی کیزز موبائل اور وائلٹ اٹھا کر اپنے کیمین سے نکلتے ہوئے ارمان روک کر بولا اور انکھ مار کر باہر نکل گیا

جبکہ پیچھے فیضان اسکی حرکت پر محظ ہلکا سا مسکرا ہی دیا

دعا بھا بھی آپ اتنی موٹی موٹی بوکس کیسے پڑھ لیتی ہیں پتہ ہے مجھ سے تو وہ پتلی پتلی بوکس نہیں پڑھی جاتی تھی

دعا کہ ساتھ ناز اسی کہ کمرے میں موجود تھی جہاں دعا صوفے پر بیٹھ کر اپنی پڑھائی کر رہی تھی جبکہ ناز اس کے پاس بیٹھ کر کبھی موبائل پر گیم کھیل لیتی تو کبھی دعا سے کوئی بات پوچھ لیتی موٹی ہے تو کیا ہو آ اب اس وجہ سے میں پڑھائی تو نہیں چھوڑ سکتی نا

ہاں یہ تو ہے لیکن بھا بھی مجھے ایک بات تو بتائیں کہ آپ پڑھائی کر کیوں رہی ہیں دعا کہ جواب پر ہاں کہے وہ اپنی تھوڑی پرانگی رکھ ایک بار پھر بولی کیونکہ مجھے پڑھائی کا شوق ہے اس لیے

دعا نے اس بار بھی ہلکی سی مسکان کہ ساتھ جواب دیا

لیکن بھا بھی آپ کی شادی تو ہو گئی ہے اب آپ کو پڑھنے کی کیا ضرورت

پڑھائی شادی کہ لیے تھوڑی کرتے ہیں

اسکی بچکانی بات پر دعا پین سے رجسٹر پر کچھ لکھتے ہوئے بولی

لیں نانا جان تو کہتے تھے اگر ہم نے پڑھائی ناک تو ہماری شادی نہیں ہوگئی اور اگر ہمیں کوئی اچھا سا لڑکا چاہیے

تو اسکے لیے پہلے پڑھنا پڑے گا تا کہ ہمیں کوئی اچھا لائف پائٹر مل جائے

اپنے نانا جان کہ خیال دعا کو بتائے وہ پر سوچ انداز میں بولتے ہوئے خاموش ہوئی جبکہ اسکے بتائے ہوئے

خیال سن کر دعا نے اسکی طرف دیکھا اور پھر نانا جی کہ منطق کو سمجھتے ہوئے سر جھٹک کر مسکرا دی

وہ بھی ٹھیک ہے اکثر ہمارے بڑے یہی سوچتے ہیں لیکن ضروری تو نہیں کہ ہم پڑھائی شادی کہ کیے ہی

کریں ہم پڑھائی اپنے شوق اور پسند کی وجہ سے بھی کر سکتے جیسے کہ مجھے پڑھنے کا شوق ہے تو میں شادی کہ

بعد بھی پڑھ رہی ہوں

رجسٹر کو بند کر دعا نے دونوں بازو اسکے اوپر رکھے اور آسان لفظوں سے ناز کو جواب دیا جو کئی حد تک وہ سمجھ

بھی گئی

ہمم یہ تو ہے لیکن سچی بتاؤ آپ کو بھابھی مجھے نا پڑھائی بلکل پسند نہیں میں تو کبھی نا آگئے پڑھوں

اپنی ناک کو اونچا کر ہاتھ کو جھلاتے ہوئے اس نے ایسے پڑھائی کا ذکر کیا جیسے کوئی نا پسندیدہ چیز ہو ویسے

بھی اسے پڑھائی واقعی میں پسند نہیں تھی وہ پڑھائی میں کمزور نا سہی لیکن روزانہ صبح اپنی نیند خراب کر کہ

اٹھانا اور پھر تیار ہو کر سکول جانا اسے بالکل پسند نہ تھا یہ تو ابھی 10 کہ بعد ارمان نے اسے آگئے ایڈمیشن نہیں

دیلا ویا تھا ورنہ سلطان منشین میں روزانہ صبح میدان جنگ لگا ہوتا

نازمیڈم آپ کو ارمان سر اپنے کمرے میں بلارہے ہیں

ابھی وہ نا جانے دعا کو اپنی باتوں پر اور کتنا ہنساتی کہ ملازمہ نے آکر ارمان کا پیغام اسے دیا جو پہلے تو ارمان کہ اس

وقت گھر آنے پر حیران ہوئی مگر پھر اپنے خفا ہونے کا یاد کر منہ بنا گئی

بلا یا ہے تو بلانے دو ہم نہیں جارہے

ملازمہ تو پیغام دے کر چلی گئی مگر اسکے جانے کی بجائے منہ بنانے پر دعا ضرور حیران ہوئی

کیا بات ہے ناں جاو جا کر ارمان کی بات سنو دیکھو کیا کہنا ہے اسے

ہم نہیں جارہے بھابھی ہمارا کوئی موڈ نہیں

اپنے ہاتھ کو اوپر کی طرف جھلائے وہ جواب دے کر منہ بناتی اپنا موبائل دیکھنے لگی

ایسے نہیں کہتے ناں ہو سکتا ہے ارمان کو کوئی ضروری بات کرنی جاو جا کر ایک بار سن لو دیکھو ناں ارمان اس وقت

گھر آئے اور تمہیں بلا یا تو کوئی ضروری بات تو ہو گئی سن کر آ جاو

دعا کو اسکے خفا ہونے کہ وجہ تو معلوم نہیں تھی لیکن ارمان کارات سے پہلے گھر آ جانا اور پھر اسے بلانے پر بہت پیار سے اسے سمجھانے لگی جو ناچاہتے ہوئے بھی منہ پیر پٹختی موبائل وہی چھوڑ کر کمرے سے نکل گئی اور پیچھے دعا مسکرا کر سر جھٹکتی دوبارہ رجسٹر کھول کر اپنا کام کرنے لگی

جی بولیں

کمرے کہ اندر آئے وہ نہایت احسان کرنے والے انداز میں اپنے بولانے کی وجہ پوچھنے لگی جبکہ وہ جو اسی کا انتظار کر رہا تھا اسکے اندازے مخاطب پر مسکرا کر اسکے پاس آیا ابھی تک خفا ہیں

اسکے چہرے پر بکھری لیٹوں کو پیار سے کان کہ پیچھے کیے اسنے نے محبت سے پوچھا

بات بتائیں ورنہ ہم جارہے ہیں

اسکا ہاتھ جھٹک کر بولتی وہ پلٹتی کہ ارمان نے فرقی سے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے نزدیک کیا

مان ہمیں تنگ مت کریں چھوڑیں

اچھا بات تو سن لیں

بولیں

تیار ہو جائیں ہم دونوں باہر چل رہے ہیں

اسکی مزاحمت کسی خاطر میں لائے بغیر ارمان نے اپنی بات کہی جس پر پہلے تو باہر کہ ذکر پر ناز کی آنکھیں چمکی

لیکن پھر اسے یاد آیا کہ وہ خفا ہے تو بس دوبارہ سے مزاحمت کرتی منہ بنا گئی

جی نہیں ہمیں آپ کہ ساتھ کہیں نہیں جانا خود ہی چلے جائیں اور چھوڑیں ہمیں

آپ کو نہیں جانا؟؟؟؟

اسکی کمر پر گرفت مضبوط کر ارمان نے اسے مزید اپنے نزدیک کیے پوچھا جس نے ناک چڑھا کر سر نامیں ہلایا

چلیں ٹھیک جیسی آپ کی مرضی ورنہ میں نے سوچا تھا ہم باہر جانے کہ بعد سب سے پہلے شوپنگ کریں

گئے اسکے بعد ڈنر اور اگر آپ بولیں گئی تو آپکا فیورٹ پیزا بھی کھالیں گئے

لیکن آپ تو جانا ہی نہیں چاہتی تو پھر مجبور مجھے اکیلے ہی جانا پڑے گا

انتہائی افسوس زدہ چہرہ بنا کر ارمان نے اپنا پلین اسے سنایا اور ایسے منہ بنایا جیسے سچ میں اسے بہت افسوس ہو مگر سب ایک طرف اور پیزے کہ ذکر پر ناز کہ منہ میں سوچ کر ہی پانی آیا جو اسنے حلق کہ اندر اتارا جبکہ اسکے چہرے کہ ایکسپریشنز نوٹ کر ارمان نے اپنی ہنسی دبائی

اچھا ٹھیک ہے اگر آپ اتنا فورس کر رہے ہیں تو چلی جاتی ہوں لیکن ہماری بات یاد رکھے آپ زیادہ ہم سے بات نہیں کریں گئے ٹھیک ہے

نہایت آحسان والے انداز میں بات مانتے ہوئے آخر پر اسنے انگلی اٹھا کر وارن کرنا نہیں بھولا جبکہ ارمان اسکی چھوٹی سی انگلی کو اپنی طرف اٹھا دیکھ گہرا مسکرایا

چلیں دیکھتے ہیں فحال تو آپ جا کر پہلے ریڈی ہو جائیں

اسکی کمر کو رہائی بخشے اس نے اسے تیار ہونے کا کہا جو سر ہلا کر الماری میں سے اپنا کوئی سوٹ نکال کر واشروم فرش ہونے چلی گئی جبکہ ارمان اسکے ٹرازر شرٹ کہ بجائے سوٹ نکالنے پر مسکرایا مطلب وہ اتنا جانتی تھی کہ کہاں کیا اچھا لگے گا

وہ زیادہ طرگھر میں ٹراوزر شرٹ اور گلے میں مفلر ہی لیتی تھی جبکہ جب وہ ارمان کہ فلیٹ پر رہتی تھی تو وہ اپنے کپڑے پہننے کی بجائے ارمان کہ ٹراوزر شرٹ ہی پہن کر گھومتی تھی کئی بار تو ارمان مسکرا دیتا لیکن کئی بار اپنی بے انتہا مصومیت اور کھلے کپڑوں میں جھل پن میں وہ ارمان کا ضبط ہی آزماتی تھی

کیا کر رہی ہو

دعا کہ کمرے میں آئے عائرہ اسے الماری میں کچھ کرتے دیکھ پوچھنے لگی
وہ ملازمہ ارشان کہ کپڑے استری کر کے دے گئی تھی تو بس وہی ہنگ کر رہی ہوں آپ آئیں نا اندر
الماری کا دروازہ بند کر دعا نے اسے اندر آنے کا کہا اور اسکے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی

وہ دعا مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی

جی بولیں بھابھی

تمہارے ٹیسٹ کی رپورٹ ملی تھی آج مجھے

بات کا آغاز کرتے ہوئے عائرہ خاموش ہوئی جس پر دعا نے نا سمجھی سے سر ہلایا

تو کیا ہوا بھابھی سب ٹھیک ہے

دیکھو عجوبات میں ابھی تمہیں بتاؤں گئی اسے پہلے غور سے سننا اور اسکے بعد کسی فیصلے پر پہنچنا

وہ تو ٹھیک ہے بھابھی پر بات کیا ہے

عارہ کی اتنی تمہید باندھنے پر یکدم اسکا دل بیٹھا

پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ کیا بچپن میں یا کچھ عرصے پہلے تمہیں پیٹ پر کوئی چوٹ یا پھر کوئی ایکسڈینٹ کہ وجہ سے

زخم آیا

ایکسڈینٹ تو نہیں لیکن ہاں ایک سال پہلے بابا اور چاچو کی لڑائی میں میں گیر ضرور گئی تھی جسکی وجہ سے

میرے پیٹ پر ٹیبل کی نوک لگ گئی تھی لیکن وہ زخم تو نازل تھا کچھ دنوں میں ٹھیک ہو گیا مگر آپ کیوں

پوچھ رہی ہیں سب ٹھیک ہے نامطلب ٹیسٹ کی رپورٹ ٹھیک تو ہے

ساری بات عارہ کو بتائے آخر پر دعا مزید پریشان ہوتے ہوئے پوچھنے لگی

ٹھیک نہیں ہے دعا وہ زخم جو ظاہری طور پر تو ٹھیک ہو گیا تھا لیکن اندرونی طور پر علاج ناکروانے کی وجہ سے وقت کہ ساتھ ساتھ بڑھتا گیا جانتی ہو تمہیں پیٹ میں اچانک کبھی کبھی وہ درد اسی زخم کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن جب سے تمہاری پریگنسی کنٹینیو ہوئی ہے تب سے وہ درد مزید بڑھ گیا

ایک منٹ بھا بھی اس کی وجہ سے میرے بچے کو تو کوئی نقصان نہیں

جتنی بات دعا کو سمجھ آئی تھی اسکے مطابق اسے اپنی بجائے صرف اپنے بچے کی ٹنیشن ہی ہوئی

نقصان تو ہے دعا لیکن آگر ہم اس زخم کو فل وقت بھرے گئے نہیں تو آج نہیں تو کل بچے کہ ساتھ ساتھ تمہاری جان کو بھی خطر ہو سکتا ہے

دعا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ عاثرہ نے تھمل سے اسے بات سمجھائی لیکن دعا کا دل تو اس ڈر سے بند ہوا کہ اسکی وجہ سے اسکے بچے کو نقصان ہوگا

اس۔ اس کا کوئی حل تو ہوگا بھا بھی مطلب کوئی میڈیسن یا کچھ اور جس سے کم سے کم میرے بچے کو تو کوئی

نقصان نا ہو

عاثرہ کہ ہاتھوں کو پکڑ دعا فوراً ملتی انداز میں پوچھنے لگی

حل ہے دعا لیکن

لیکن کیا بھابھی

لیکن میں شیور نہیں ہوں کہ اس حل کہ بعد تم اپنی پریگنسی کنٹنیو کر سکو گئی یا نہیں

بنابا بات کو چھپائے عارہ نے صاف لفظوں میں اپنی بات کہی کیونکہ اب وہ چھوٹ تو بول نہیں سکتی تھی اور

بات چھپانا بھی بے وقوفی ہی تھی

لیکن اسکی بات سن کر دعا کی گرفت اسکے ہاتھوں پر ڈھیلی پڑی مدہم پڑتی دھڑکنوں کہ ساتھ اسنے عارہ کہ

ہاتھ چھوڑ کر دونوں ہاتھ اپنی جھولی میں رکھے

دعا ای نو فیصلہ کرنا تمہارے لیے آسان نہیں لیکن پلیز وہ جان جو ابھی اس دنیا میں نہیں آئی اس کہ لیے اپنی

جان کو مشکل میں مت ڈالنا کیونکہ پریگنسی کہ ساتھ ساتھ تم اس زخم کو بھی پالو گی جو کہ خدا ناخاستہ ڈلیوری

یا اس سے پہلے ہی ناسور بن جائے گا اس لیے پلیز سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا

اسکی خاموشی پر عارہ نے مزید بات سمجھاتے ہوئے اسے سوچنے کا کہا جو کہ اپنے ہاتھوں پر نظریں ٹکائے

بلکل خاموش تھی

تھوڑی دیر اسے سمجھانے کہ بعد عاثرہ اسے اکیلا سوچنے کہ لیے چھوڑ کرے سے نکل گئی جبکہ دعا ویسے ہی بیٹھی ناجانے کیا کیا سوچنے لگی

کتنی خوش تھی وہ بلکہ وہی نہیں ارشان کتنا خوش تھا بے شک ارشان کہ ساتھ اور محبت نے اسے انمول بنا دیا تھا لیکن اس کہ باوجود جو خوشی اسی ماں بننے کی خبر سن کر ملی تھی وہ تو شاید ہی کسی اور چیز میں ہوتی ابھی تو صرف دو دن ہوئے تھے اسے یہ احساس محسوس کرتے ہوئے اب کیا وہ اپنی وجہ سے اپنے بچے کی جان لے لیتی

کئی آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر اسکے ہاتھوں پر گیر کر بے مول ہوئے دل تو عجیب درد سے دھڑک رہا تھا یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے

میرے رب مجھے

مجھے اولاد کی آزمائش میں مت ڈال میں یہ برداشت نہیں کر پاؤں گئی

اپنا سر ہاتھوں میں گیرائے وہ آنسو بہاتے ہوئے اپنے رب سے مدد طلب کرنے لگی

کیچن کا سارا کام نیٹانے کہ بعد عائرہ کمرے میں آئی تو سامنے ہی ہاد کو بیڈ پر لیٹا پایا جو ٹانگیں لٹکائے بازو سر پر رکھ آنکھیں موندیں لیٹا تھا

اسے دیکھ عائرہ نے ٹائم دیکھا جہاں 8 بج رہے تھے وہ کئی دنوں سے رات 1211 بجے سے پہلے گھر نہیں آتا تھا لیکن آج 8 بجے آجانے پر عائرہ حیران اور خوش دونوں ہوئی

آپ کب آئے

اسکے پاس آئے وہ ہلکی سی مسکان کہ ساتھ بولی جو اسکی موجودگی محسوس کر پہلے ہی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا تھوڑی دیر پہلے

وہ بولا تو اسکی آواز میں تھکاوٹ صاف واضح تھی جبکہ آنکھیں بھی ہلکی ہلکی سرخ ہو رہی تھی عائرہ کو اسکی آواز اور آنکھوں پر پریشانی ہوئی

آپ ٹھیک ہے

ہاد آپ کو اتنا تیز بخار ہو رہا ہے آپ نے بتایا کیوں نہیں

اسکی خیریت پوچھتے ہوئے عائرہ نے ہاتھ اسکے ماتھے پر بھی رکھا مگر اسکا ماتھا شدید گرم تھا

میں ٹھیک ہوں نور ہا دبس ہلکا سا بخار ہے آپ پریشان نہیں ہوں

اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھائے اس نے ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ اسے بے فکر کرنا چاہا مگر وہ ڈاکٹر تھی
بن بتائے سمجھ سکتی تھی کہ طبعیت کتنی خراب ہے

تھورا نہیں آپ کو بہت تیز بخار ہے دیکھیں آپکی آئیز کیسے ریڈ ہو رہی ہیں اور آپکی آواز آپ بیٹھیں میں ابھی
کوئی میڈیسن لاتی ہوں

فکر مندی سے اسکو جھڑکے وہ اوٹھنے لگی کہ ہاد نے اسکی کوشش ناکام بنائی
میڈیسن کی ضرورت نہیں ہے نور ہا دبس تھورا سا آرام کروں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا آپ خامنہ
اگر آپکی جگہ میں ہوتی تو کیا تب بھی آپ یہی کہتے

اسکی بات بچ میں کاٹ وہ زرہ سختی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ پوچھنے لگی جس نے مزید بحس ناکرتے ہوئے
خاموشی سے اسکا ہاتھ چھوڑا جو ہاتھ چھوڑنے پر اٹھی اور فرسٹ آئیڈ بوکس لیکر دوبارہ اسکے پاس آئی
آپ نے کچھ کھایا

جی آفیس کو لیک کہ ساتھ ڈنر تھا تو بس ہلکا پھلکا کھالیا تھا

اچھا پھر یہ میڈیسن کھائیں اور چپ چاپ لیٹ کر آرام کریں

دو تین میڈیسنز نکال کر اسنے ہاد کہ ہاتھ پر رکھی اور پانی کا گلاس بھی پکار یا جسے ہاد نے خاموشی سے کھاتے

ہوئے گلاس دوبارہ اسکے حوالے کیا

آپ کہاں جا رہی ہیں

اسے اٹھتے دیکھ وہ اسکی کلائی پکڑ کر سوال کرنے لگا

آپ کہ لیے دودھ گرم کرنے اس سے آپ کو بہتر فیل ہوگا

اسکی ضرورت نہیں میڈیسن آپ کھلا چکی ہیں وہی بہت ہے اب دودھ چھوڑیں اور چپ چاپ میرے ساتھ

یہاں لیٹ جائیں کیونکہ مجھے آپ کہ علاوہ مزید کسی چیز کی طلب نہیں

اسکے جانے پر پاپندی لگائے وہ خود لیٹا اور اسے بھی لیٹنے کا کہا جو چپ چاپ اسکی بات مانتے ہوئے اسکے ساتھ

ہی بیڈ پر بیٹھی کہ ہاد نے اپنا سر اسکی گود میں رکھا اور اسکا ہاتھ اپنے پاتھ میں پکڑے آنکھیں بند کر گیا

اسکی حرکت پر عائرہ مسکرائی اور اپنی مخملی آنگلیاں ہلکے ہلکے سے اسکے بالوں میں چلانے لگی جس پر ہاد کہ رگ

وروپ میں جیسے سکون کی لہر اتری

کئی لمحے خاموشی میں ان دونوں کی مدہم چلتی سانوں کی آواز گونجتی رہی

جب عائرہ نے خود ہی اسے پکارا

ہاں

ہممم

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی

بولیں

بند آنکھوں سے ہی اس نے اسے بولنے کا کہا جس پر عائرہ پہلے تو جھجھکی لیکن بات کرنی بھی ضروری تھی

وہ ہر سال سبھی ہو سپٹلز

وہ ابھی کچھ کہتی کہ ہاں نے سرا سکی گود سے اٹھایا اور اسے لیٹائے خود اسکی گردن میں چہرہ چھپا کر لیٹ گیا

صبح بتا دیجے گا کیونکہ فحال میں آپ کہ اور اپنے علاوہ کسی اور کی بات نہیں سننا چاہتا

اسکی گردن میں چہرہ اچھپائے ہی وہ نیند میں ڈبوی آواز میں بولا جس پر عائرہ نے اسکی گرم سانسوں کی تپش

گردن پر محسوس کر جھرجھری لی

ایک تو بخار کی حدت اوپر سے اسکی قربت کی خماری دونوں نے مل کر اسکی آواز کو اس قدر گھمبیر بنا دیا تھا کہ
عائرہ کا دل زور سے دھڑکا جبکہ اسکی گرم سانسوں پر اسے اپنی گردن جھلستی محسوس ہوئی لیکن اس کہ باوجود
وہ کچھ بولی نہیں بلکہ خاموش ہو گئی

عائرہ

پانچ منٹ بعد ہادی کی گھمبیر خماری آواز پھر کمرے کی خاموشی میں گونجی

ج۔ جی

اسکی آواز میں چھائی خماری پر عائرہ دھڑکتے دل کہ ساتھ بامشکل بولی

ایم سوری

دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے ہادی نے مزید اسے خود میں بھنجا مگر سوری لفظ پر عائرہ اولجھ ضرور گئی

ک۔ کیوں

بتائیں

وہ خاموش رہا تو اس نے دوبارہ سوال کیا مگر پھر اسکی سانسوں کا بھاری پن محسوس کر اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ سوچکا ہے اس لیے مزید سوال کرنے کہ بجائے چپ رہی لیکن اسکا سوری مانگنا پریشان کن ضرور تھا

ایک ہی پوزیشن میں لیٹے ہوئے تقریباً اسے تین گھنٹے گزر چکے تھے ہا خود تو بخار اور میڈیسن کی وجہ سے گہری نیند میں سو رہا تھا مگر کچھ فکر اور پریشانی کی وجہ سے عائرہ ایک بھی منٹ سو نہیں پائی تھی ہر تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ سے کبھی اسکا ہاتھ تو کبھی رخسار چیک کرتے ہوئے ٹمپر پچر چیک کرتی دوائی کھانے کی وجہ سے اس کہ بخار میں کمی تو آئی تھی لیکن اسکی سانس اب بھی اسی طرح گرم تھی اوپر سے اسکا عائرہ کو مکمل طور پر قابو کرنا کہ وہ بچاری ہل بھی نہیں پارہی تھی بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ اسنے ہلنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی کہ کہیں وہ بے آرام نا ہو

ابھی نا جانے وہ کب تک ایسے ہی لیٹی رہتی کہ کمرے کی خاموشی میں موبائل کی واٹس ایپیشن الرٹ ہوئی جس پر عائرہ نے سردائیں جانب کر کہ موبائل دیکھا جو ڈر سینگ پر پڑا تھا ایک بار موبائل کو دیکھ اسنے نظریں گھڑی کہ وقت پر ٹکائی جہاں 11 بج رہے تھے اس وقت نا جانے کس کی کال تھی اور کیوں یہ خیال عائرہ کو پریشان کر گیا کہ کہیں ہو اسپتال سے کال نا ہو

واٹریشن ایک بار اوف ہو کر دوسری بار پھر اون ہوئی تو مجبور اسنے بڑی ہی احتیاط کہ ساتھ ہاد کو بیڈ پر

دوسری جانب لیٹا یا جو گہری نیند میں ہونے کی وجہ سے آسانی سے لیٹ بھی گیا

اسکو لیٹا کر بلینکیٹ اچھے سے اوڑھے وہ بیڈ سے اٹھی لیکن کمر میں یکدم اٹھنے سے شدید درد کی لہر اٹھی جس پر

اسکے منہ سے ہلکی سی سسکی بھی نکلی لیکن شکر تھا کہ سسکی بالکل ہلکی تھی ورنہ یقیناً اسکی سسکی سن کر ہاد

ضرور جاگ جاتا

کمر پر ہاتھ رکھ وہ اس بار احتیاط سے اٹھ کر ڈرسنگ کہ پاس آئی موبائل پر آنے والی کال دیکھی مگر اپنی امی کی

اتنی ساری کالز دیکھ وہ پریشان ضرور ہوئی اور فوراً کال بیک کی جو دوسری جانب سے دوسری ٹیل پر ہی ریسو

کر لی گئی

اسلام علیکم امی خیریت ہے آپ اس وقت کال کر رہی تھی بابا ٹھیک ہیں آپ ٹھیک ہیں

کال ریسو ہوتے ہی وہ ایک ساتھ پریشانی میں کئی سوال کر گئی جنکے جواب پر اسکی پریشانی مزید بڑھی

لیکن کیسے امی اب کیسے ہیں بابا

اچھا ٹھیک ہے آپ پریشان نہیں ہوں میں فوراً آتی ہوں آپ بس ریلکس رہے اوکے میں آرہی ہوں

ہاد

اپنی امی کو بے فکر رہنے کا بول وہ پریشانی سے پلٹی اور ہاد کو پکارا مگر وہ تو بخار کی وجہ سے گہری نیند میں تھا

اب کیا کروں ہاد کی طبیعت پہلے ٹھیک نہیں انہیں اٹھاؤں یا نہیں

نہیں عارہ وہ پہلے ہی بیمار ہیں لیکن اب میں اس وقت کس کے ساتھ جاؤں

یا اللہ

عجیب کشمکش میں کمر پر ہاتھ رکھ وہ یہاں وہاں چکر لگائے سوچ میں پڑی کہ جائے تو جائے کیسے اسکو بیمار چھوڑ کر جانے کو دل نہیں تھا اور بابا کی بیماری کا سن روک جانے پر بھی دل آمادہ نہیں تھا مطلب ایک طرف محبوب شوہر اور دوسری طرف جان عزیز بابا

مزید اوجھن کا شکار ہونے کی بجائے وہ تھوڑی دیر سوچنے کے بعد الماری سے اپنی چادر اور ہاد کی گاڑی کی کیز

اٹھا کر کمرے سے نکلنے لگی کہ اسکے بڑھتے قدم اسکی فکر پر روکے وہ پلٹی پریشان نگاہوں سے اسکے سوتے

چہرے کو دیکھا لیکن پھر باب کی بیماری کا خیال آیا تو لاکھ ناچاہتے ہوئے بھی وہ کمرے کا دروازہ بند کر آج پہلی

بار اسے بتائے یا اسکی اجازت لئے بغیر گھر سے نکل گئی

ابھی وہ گاڑی چلا کر نکلتی کہ گھر کہ اندر ارمان کی گاڑی انٹر ہوئی جس میں ارمان اور ناز ہشاش بشاش باہر نکلے
مگر عارہ کو اکیلے اس وقت کہیں جاتے دیکھ وہ دونوں ہی پریشانی میں اسکے پاس آئے کہ عارہ بھی گاڑی سے
باہر نکلی

عارہ بھا بھی خیریت ہے آپ اس وقت کہاں جا رہی ہیں

اسکے ہاتھ میں موجود چابی پر ارمان پریشانی میں پوچھنے لگا

خیریت نہیں ہے ارمان وہ امی کی کالی تھی باباجانی کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے مجھے فوراً وہاں جانا ہے

کیا باباجان کی طبیعت خراب ہے کب اب کیسے ہیں وہ

اسکے جواب پر ارمان کہ ساتھ ساتھ ناز بھی فکر مندی سے بولی

وہ تو ٹھیک ہے بھا بھی لیکن آپ اکیلی کیوں جا رہی ہیں ہاد بھائی کہاں ہیں

وہ انکی اپنی طبیعت خراب ہے بلکہ بہت تیز بخار بھی تھا تو میں نے انہیں میڈیسن دی اور وہ سو گئے اب امی کی

کال آئی تو میں نے انہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا

اچھا ٹھیک ہے آپ پریشان نہیں ہوں آپ کا اس وقت اکیلے جانا مناسب نہیں آپ میرے ساتھ چلیں میں
لے جاتا ہوں آپ کو

اسکی پریشانی کو سمجھتے ہوئے ارمان نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا کہا جو عائرہ کو بہتر لگا جبکہ فاروق صاحب کہ لیے
فکر مند ہوئے ناز نے بھی ساتھ چلنے کی زید کی جو فل وقت ارمان نے مان لی تو عائرہ گارڈ کو ہاد کی گاڑی کی چابی
پکرا کر ارمان اور ناز کہ ہمراہ ہی سلطان منشن سے ہو سپٹل کہ لیے نکل گئی

عائرہ

اسے گئے ابھی دو گھنٹے ہی گزرے تھے کہ کسمساتے ہوئے ہاد نے کروٹ لی لیکن دوسری سائیڈ خالی پا کر وہ
پوری آنکھیں کھول اسکو تلاش کرنے لگا جو پورے کمرے میں اسے کہیں نظر نہ آئی

عائرہ

اٹھ کر بیٹھ اسنے اسے پکارا لیکن جواب میں بالکل خاموشی تھی اسی خاموشی پر وہ اٹھا اور سب سے پہلے واشروم
کی طرف آیا لیکن واشروم خالی تھا واشروم خالی دیکھ وہ پریشان ہوا اور پول سائیڈ کی طرف آیا مگر وہ وہاں بھی

وہ موجود نہیں تھی بلکہ پول سائیڈ ٹیریس اور پینٹینگ روم میں بھی وہ موجود نہیں تھی اسے کہیں ناپا کروہ پریشان ہوا اور وقت دیکھا جہاں 1 بج رہا تھا پریشانی میں کمرے سے نکل کر وہ باہر آیا اور ہر اس جگہ اسے تلاش کیا جہاں ہو سکتی تھی لیکن وہ کہیں نہیں تھی اسے کہیں ناپا کر ہا د کا دل ایک دم بے چین ہوا

عائزہ

ہر جگہ تلاشنے کے بعد بھی جب وہ کہیں نظر نہ آئی تو وہ بے چینی اور فکر مندی سے دوبارہ کمرے میں آیا اور اپنے موبائل سے اسکا نمبر ٹرائی کرنے لگا مگر افسوس کہ پریشانی میں وہ اپنا موبائل ڈرسنگ پر ہی چھوڑ گئی تھی موبائل کو ڈرسنگ پر دیکھ اب اسے مزید بے چینی ہوئی اسکا دل کسی بڑے خیال کے تحت دھڑکا کہ وہ اس وقت کہاں جاسکتی ہے وہ بھی رات کے ایک بجے ہر برے خیال کو جھٹک وہ دوبارہ کمرے سے نکلا اور باہر کی طرف آیا جہاں گارڈ اسے دیکھ فوراً کھرا ہوا

سلام صاحب یہ آپ کی گاڑی کی چابی

سلام کہ بعد گارڈ نے چابی اسکے حوالے کی جس پر اس نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا

یہ تمہارے پاس کیا کر رہی ہے

وہ صاحب جی عائرہ بی بی نے پکرائی تھی کہ جب آپ جاگے آپ کو دے دوں

عائرہ نے کب اور کہاں ہیں وہ

جی صاحب جی وہ تقریباً 11 بجے وہ ارمان صاحب اور نازی بی بی جی کہ ساتھ باہر گئی ہیں اور جاتے ہوئے آپ

کی گاڑی کی چابی پکرا گئی

گارڈ نے ساری بات اسکے گوش گزار کی جو پرسکون ہونے کی بجائے مزید بے چین ہوا

کہاں گئی ہیں وہ

جی یہ تو نہیں پتہ لیکن بہت پریشان تھی وہ بلکہ وہ تو پریشانی میں اکیلے ہی جانے والی تھی لیکن ارمان صاحب

آگئے تو ان کہ ساتھ ہی باہر چلی گئی

ہمم ٹھیک ہے جاو گیٹ کھولو

گارڈ کو گیٹ کھولنے کا بول وہ اپنی گاڑی کی طرف آیا اور بیٹھتے ہوئے ارمان کو کال ملائی جو جلد ہی ارمان نے

اٹھالی

کہاں ہو

کال اٹھاتے ہی پہلا سوال ہاد نے یہی کیا جسکے بعد ارمان نے ساری صورتحال اسے بتائی اور اسے بھی آنے کا کہا جو ساری بات معلوم ہونے کہ بعد کال بند کر گاڑی سٹارٹ کرتا ریش ڈریوینگ کرتے ہوئے ہو سٹیل پہنچا جہاں ای سی یو کہ باہر آسیہ بیگم ارمان اور ناز ہی موجود تھے آسیہ بیگم کو سلام کر اسنے ارمان سے فاروق صاحب کہ خیریت بھی دریافت کی لیکن اس سب میں جس کہ لیے وہ آیا تھا وہ اسے اب بھی نظر نہیں آئی تھی پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ بنا اسے دیکھ کس قدر بے چین تھا یہ تو صرف وہ جانتا تھا

عارہ کہاں ہیں

بھائی وہ ڈاکٹر کہ پاس انکل کی ہلتھ کہ بارے میں بات کرنے گئی ہیں ابھی آجائیں گئی ہادیٹا آپ کی طبیعت کیسی ہے عارہ بتا رہی تھی آپ کو بخار تھا اب کیسے ہو بیٹا

ارمان اسے بتا رہا تھا کہ آسیہ بیگم ہاتھ میں تسبی پر ہتے ہوئے ہاد سے مخاطب ہوئی

الحمد للہ امی کافی بہتر ہوں اب

اپنے لہجے کو کئی حد تک پرسکون کیے اسنے آسیہ بیگم کو جواب دیا ورنہ دل تو اس قدر بے چین تھا کہ اگر وہ دشمن جان دو منٹ کہ اندر اندر اسے نظر نا آتی تو یقیننا وہ سب برباد کر دیتا

شکر الحمد للہ بیٹا اللہ آپ کو اپنے حفظ و ایمان میں رکھے

آمین امی

آپ بیٹھیں میں ابھی آیا

آسیہ بیگم کو جواب دیے جب بے چینی حد سے سوا ہوئی تو وہ خود ہی اسے ڈھنڈنے کہ لیے ڈاکٹر کہ روم کی

طرف آیا جہاں وہ اسے اپنی طرف آتی ہوئی دیکھائی دی

ہاں آپ کیوں آگئے آپ کی طبعیت۔۔۔

اسکو آتا عارہ بھی دیکھ چکی تھی اسی لیے فکر مندی سے بولی کہ مگر بنا اسکی سنے اسے بازو سے پکرتا اسکی کین کی

طرف آیا اور اندر آئے دروازے کہ ساتھ زور سے پن کیے انتہائی شدت سے اسکی ہونٹوں پر جھکا اور اسکی

سانسیں اپنی سانسوں میں اوجھائی

جبکہ عارہ تو یکدم اسکی یوں اچانک کھینچنے اور پھر اس قدر شدت سے اپنے ہونٹوں پر جھکنے پر بوکھلائی

ایک ہاتھ اسکی کمر جبکہ دوسرے سے اسکی گردن دبوچے ہاں اس قدر شدت سے اس کہ ہونٹوں پر جھکا تھا کہ

عارہ کا تنفس منٹوں میں بیگرا

اسکے سینے پر ہاتھ رکھ آج پہلی بار عائرہ نے اسے پڑے ہٹانے کی کوشش کی مگر اسکی مظاہمت پر الٹا ہاد کہ لمس میں مزید شدت پیدا ہوئی

یہ پہلی بار تھا کہ وہ اس قدر جنونی انداز میں اسے محسوس کر رہا تھا ورنہ اسکے لمس میں شدت تو کیا سختی بھی نہیں ہوتی تھی وہ تو اس قدر پیار سے اسے چھوتا تھا کہ عائرہ گدگد کر رہ جاتی لیکن آج وہ اپنی پریشانی اور بے چینی میں جنونی بنے اسکو تکلیف پہنچا رہا تھا

جب وہ کئی لمحے پیچھے ناہٹا تو عائرہ کی سانسیں روکنے کہ درپر ہوئی جسکی وجہ سے اسکی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر رو خساروں پر بہے مگر وہ جان عزیز تو جیسے ستم گر بن بیٹھا اسکو بخشنے کہ درپر ہی نہیں تھا جو بے چینی اور پریشانی بونے گھنٹے میں وہ محسوس کر چکا تھا وہ سب وہ جیسے اپنی شدت اور دیوانگی پر اسے محسوس کروانے کی کوشش کر رہا تھا جو تقریباً بے ہوش ہونے کہ درپر تھی

اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھولنے اور اسکی ٹوٹی سانسوں کا خیال کر ہوہ کئی لمحوں بعد پیچھے ہٹا جو نڈھال سی لمبے لمبے سانس لیے آنسو بہاتی اسکے سینے سے سر ٹکائی

ی۔یہ۔یہ۔ک۔کیا۔کیا۔ت۔تھا۔ہاد

جب تھوڑی دیر بعد اسکا تنفس بحال ہوا تو وہ سر اٹھا کر نم آنکھوں اور لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے پر شکوہ لہجے

میں اس سے پوچھنے لگی جو آج شاید اسکی جان لینے کہ در پر تھا

آپ کی غلطی کی سزا

اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھوں کی سخت گرفت باندھتے ہوئے ہاد نے جنونی لہجے میں جواب دیا جبکہ عاثرہ

اسکی سرخ آنکھوں انداز اور لہجے پر حیران ہوئی

ک۔ کونسی غلطی

بناتائے میری اجازت کہ بغیر گھر سے باہر قدم رکھنے کی غلطی نور ہاد جو آج پہلی بار جانے انجانے میں سرزد

کر چکی ہیں

پر شدت انداز میں اپنے ایک ایک لفظ کو چپا کر جواب دیا گیا

ہاد آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی آپ سو رہے تھے ورنہ

صرف سو رہا تھا مرنے والا تو نہیں تھا نا جو آپ بن بتائے میری اجازت کہ بغیر چلی آئی

ہاد

جنونی لہجے میں بولتے ہوئے اس نے اسکے ندھوں پر گرفت مزید سخت کی کہ عائرہ اس قدر سختی پر کراہ کر رہ گئی

اسکا یہ جنونی لب و لہجہ اور انداز عائرہ کو خوف زدہ کر رہا تھا آج پہلی بار اسے ہاد سلطان سے خوف محسوس ہوا
جواب دیں مر گیا تھا کیا

ہاد

حیران شک نگاہوں سے وہ اسکا دیوانا پن دیکھ رہی تھی جب ہاد نے ایک بار پھر اسکے کندھوں کو جھٹکا دیے
بولا مگر اسکے منہ سے دوبارہ مرنے کا سن اتنے تکلیف کہ باوجود وہ تڑپ ہی تو گئی تھی
کیا ہاد ہاں کیا ہاد

جانتی بھی ہیں آپ کو ناپا کر میں کس قدر بے چین ہو گیا تھا میں نے آپ کو ہر جگہ تلاشہ عائرہ لیکن آپ کہیں
نہیں تھی ناجانے کون کون سے وسوسے تھے جو میرے ذہن میں آئے آپ کو ناپا کر میں کس قدر گھبرا گیا تھا
آپ جانتی بھی ہیں

اسکو دیوار کہ ساتھ پن کیے وہ انتہائی سخت لہجے غرایا کہ اس بار عائرہ سسک کر رہ گئی

ہ۔ ہاد۔ م۔ مجھے۔ د۔ درد۔ ہو۔ ہو رہا ہے

درد کی شدت تھی کہ عائرہ کہ آنسو لڑیوں کی صورت اسکے رخساروں پر بہے جبکہ سسکتے ہوئے اسنے ہاد کو

بتانا چاہا کہ اسکا انداز اسے تکلیف پہنچا رہا ہے

وہی اسکی بات اور آنسوں پر وہ جیسے ہوش میں آیا تھا یکدم اسکے کندھوں سے ہاتھ ہٹائے وہ پیچھے ہٹا کہ عائرہ

درد سے کراہتے ہوئے زمین پر بیٹھ زار و قطار رونے لگی

عائرہ

عائرہ پلیز روئیں مت ایم ایم سوری پتہ نہیں کیسے پر میں

دیکھیں پلیز آپ آپ روئیں میں میں

میں وہ

اسکے ساتھ ہی گھٹنوں کہ بل زمین پر بیٹھ وہ دیوانوں کہ طرح اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے بولا کہ عائرہ تو

شاک کی کیفیت میں اسکا بدلتا روپ ہی دیکھ کر رہ گئی جسکے لہجے میں اب اسکے لیے اس قدر فکر مندی اور

پریشانی تھی جبکہ کچھ منٹوں پہلے کیسے وہ جنونی ہوئے اسکی جان لینے کہ در پر تھا

ششش پلیز روئیں مت نور ہا د آپ کہ آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں پلیز مت روئیں

انتہائی نرم لہجے میں اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے اب وہ اسے بچکار رہا تھا جو صرف حیران نگاہوں سے اسکے

بدلتے روپ ہی دیکھ رہی تھی

وہ بولی کچھ نہیں بولتی بھی کیا جس روپ سے وہ چند لمحوں پہلے اسے روشناس کروا چکا تھا اسکے وہ کچھ بولنے یا

پوچھنے کہ قابل رہی کب تھی

تم نے تو ڈرا دیا تھا فاروق یار

یہ تو شکر ہے اللہ کا جس نے تمہیں نئی زندگی سے نوازا دیا ورنہ جو حالت کل تمہاری تھی اسکے بعد تو ہم سب ڈر

ہی گئے تھے

انکے ساتھ ہی چیر پر بیٹھے لقمان صاحب نے فاروق صاحب کا ہاتھ تھامتے ہوئے رنجیدہ لہجے میں کہا آخر ان

دونوں بھائیوں کا ایک دوسرے کہ سوا کوئی اور تھا کب

پریشان نہیں ہوں اللہ کہ کرم سے اب میں کافی بہتر ہوں اور ویسے بھی جب آپ سب کی دعائیں میرے ساتھ ہیں تو بھلا مجھے کیا ہو سکتا ہے

وہاں موجود سبھی کی جانب دیکھتے ہوئے انہوں نے زرہ نقاہت زدہ آواز میں جواب دیا

فاروق صاحب کو ہوش صبح فجر کہ بعد ہی آگیا تھا لیکن ڈاکٹر نے فل وقت کسی کو بھی ان سے ملنے کی اجازت نہیں دی تھی جسکی وجہ سے سب تب تو نہیں لیکن اب دوپہر کہ وقت ان کہ پاس موجود تھے جبکہ لقمان صاحب انکی بیوی اور سلطان منشن سے دامیر سلطان بھی انکی خیریت دریافت کرنے پہنچ چکے تھے اور ناز محترمہ تو کب سے انکا بازو پکڑے ناجانے انہیں کیا کیا نہیں بتا چکی تھی کہ وہ کتنا پریشان ہو چکی تھی بس باباجان اب آپ ناکسی بھی بات کی ٹنشن نہیں لینا بلکہ آپ کو جو بھی پریشانی ہوئی آپ نامان سے کہہ دینا دیکھنا مان چٹکیوں میں سب ٹھیک کر دیں گئے ہے نامان

اپنی آنکھوں کو مصومیت سے پٹپٹائے ناز نے پہلے فاروق صاحب کو تلقین کی اور پھر ارمان سے بھی اسکی رائے مانگی

جی بلکل انکل آپ بس اپنی ہلتھ پر فوکس کریں باقی سارا کام میں خود دیکھ لوں گا بس آپ اب جلدی سے

ٹھیک ہو جائیں

خوش رہوں بچوں مجھے بھلا تم سب کہ ہوتے ہوئے کیا ٹنشن ہو گئی اب یہ تو بس عمر کا تقاضہ ہے کبھی محنت
بیگر جاتی ہے تو کبھی سنبھل جاتی ہے

یہ تو ٹھیک کہا تم نے فاروق لیکن اب اس وجہ سے ہم سب اپنا خیال رکھنا تو چھوڑ نہیں سکتے یارینگ مین بنو
ابھی تو تمہیں اور مجھے عارہ اور ہاد کہ بچوں کو بھی کھانا ہے کیوں بھی بہن جی

ہلکے پلکے انداز میں فاروق صاحب کو بولتے ہوئے دامیر سلطان نے آسیہ بیگم سے بھی پوچھا جو انکی بات پر خود
بھی مسکرا دی اور ساتھ ساتھ وہاں موجود سبھی لوگ

انشاء اللہ بھائی صاحب اللہ وہ وقت بھی خیر سے لائے
آمین آمین

وہ سبھی ابھی کوئی اور بات کرتے کہ عارہ ڈاکٹر کہ ساتھ روم میں انٹر ہوئی جس پر لقمان صاحب اور ناز
دونوں پیچھے ہٹے کہ ڈاکٹر انکا چیک آپ کر سکے

اب کیسی طبیعت ہے آپ کی

الحمد للہ کافی بہتر ہوں

چلیں یہ تو کافی اچھی بات ہے لیکن یہ بتائیں کہ اب کہیں پین وغیرہ تو نہیں ہاسانس لینے میں کوئی مسئلہ

انکے جواب پر ڈرپ کہ ساتھ ساتھ ڈاکٹر نے مزید دو تین سوال کیے جنکے جواب میں فاروق صاحب نے سرنا

میں ہلایا

ڈاکٹر کوئی پریشانی والی بات تو نہیں

نہیں ڈاکٹر ماشاء اللہ سے آپ کہ بابا بالکل آپکی طرح ہی بریو ہیں انکی سرجری کافی مشکل تھی لیکن دیکھیں یہ

کیسے اس وقت ہشاش بشاش سب کہ ساتھ باتیں کر رہے ہیں یقین جانے اگر یہ اسی طرح خوش رہے تو بہت

جلد ریکور کر جائے گئے اور پھر آپ بھی تو ساتھ ہیں تو مجھے یقین ہے کوئی پریشانی نہیں ہوگئی

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ ڈاکٹر نے عائرہ کو مطمئن کیا جو مطمئن ہو بھی گئی

چلیں آپ اب آرام کریں میں چلتا ہوں اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی بتادجے گا

جی ڈاکٹر

ڈاکٹر مزید حدايات دے کروہاں سے چلے گئے

چلو ٹھیک ہے فاروق میں بھی چلتا ہوں رات کو انشاء اللہ چکر لگاؤں گا ابھی میری میٹنگ ناہوتی تو یقین کرو
تمہیں چھوڑ کر ناجاتا

گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے لقمان صاحب انکے پاس آئے اور رخصت لینی چاہی جہنوں نے سمجھتے ہوئے
انہیں جانے کو کہا اور وہ اپنی بیوی کہ ساتھ وہاں سے نکل گئے

ناز بیٹا جاواب تم بھی گھر جا کر تھوڑا آرام کر لو دیکھو کل رات سے تم اور ارمان یہاں ہو دو نوں تھک گئے
ہو گئے جاو بیٹا کچھ دیر آرام کرنے کہ بعد پھر آجانا

وہ چلے گئے تو آسیہ بیگم محبت سے ناز کہ کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جو پہلے تو مانی نہیں لیکن پھر عارہ نے
بھی اسے سمجھایا کہ بعد میں آجائے جسکی وجہ سے وہ ارمان کا خیال کر دامیر سلطان اور ارمان کہ ساتھ بعد میں
آنے کا بول واپس چلی گئی اور پیچھے آسیہ بیگم اور عارہ ہی صرف فاروق صاحب کہ پاس روکے

ٹھیک ہیں

انکے پاس چیر پر بیٹھ عارہ فکر مند لہجے میں بولی کہ فاروق صاحب نے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اپنا ہاتھ اسکے سر
پر رکھا

میں ٹھیک ہوں میری جان

آپ ڈرادیاتھا بابا جانتے ہیں میں کتنا پریشان ہو گئی تھی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے اس کی آنکھیں انجانے خوف سے نم ہوئی

جب تک میری بیٹی میرے ساتھ ہے انشاء اللہ مجھے کچھ نہیں ہوگا اس لیے رونا نہیں میری بیٹی تو بہادر ہے نا

اسکے ہاتھ پر دباو ڈالے فاروق صاحب شفقت سے بولے لیکن انکی بات پر عائرہ خاموش ہونے کی بجائے

تیزی سے رونے لگی آخر بابا تھے یہ خیال ہی روح کو جھلنی کرنے کہ لیے کافی تھا کہ اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو وہ

کیا کرتی کون اسے اس طرح پیار کرتا جس طرح وہ کرتے تھے کون اسکے لاڈ اٹھاتا

بہادر ہوں بابا جانی لیکن اتنی بھی نہیں کہ آپکی یامی کی دوری برداشت کر سکوں ائیندہ پلیز اپنی عائرہ کو اس

امتحان میں مت ڈالے گا میں آپ دونوں کو بغیر بلکل نہیں رہ سکتی

ایک ہاتھ سے فاروق صاحب کا ہاتھ اور دوسرے سے آسیہ بیگم کا ہاتھ پکڑے وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے

بول رہی تھی جو اسکی بات پر مسکرا دیے

کیا بات ہے دعائیں کل سے دیکھ رہا ہوں آپ کچھ پریشان ہیں کوئی بات ہے یا کوئی پریشانی تو بتائیں مجھے

اسکی چپی اور کھویا انداز ارشان کل سے محسوس کر رہا تھا مگر کل تو اسے لگا شاید وہ اپنی طبیعت کی وجہ سے

پریشان ہو گئی مگر نہیں وہ تو اب بھی اسی طرح پریشان تھی اس لیے آخر کار پوچھ ہی بیٹھا

نہیں کچھ نہیں بس ویسے ہی

بنا اسکی طرف دیکھے دعا اپنے ہاتھوں پر نظریں ٹکائے بولی

ہم دونوں کو ایک ساتھ اتنا وقت تو گزر چکا ہے دعا کہ بنا بتائے ایک دوسرے کی پریشانی سمجھ سکے

میں یہ تو نہیں جانتا کہ آپ پریشان کیوں ہیں لیکن آپ چاہیں تو مجھے بتا سکتی ہیں ای پرو میس میں آپ کی پریشانی

دور کرنے میں دیر نہیں کروں گا

اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکرے ارشان نے نہایت محبت سے اپنی بات کہتے ہوئے دوبارہ

پوچھا جبکہ عدال میں سوچ کر رہ گئی کہ وہ یہی تو نہیں چاہتی کہ وہ اسکی پریشانی دور کرے آخر اسکی پریشانی

تھی کیا وہ اچھے سے جانتی تھی

بتائیں مجھے کیا بات ہے کیا چیز آپ کو پریشان کر رہی ہے

اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالے اسنے دوبارہ پوچھا

کوئی بات نہیں ہے ارشان مجھے بس بابا کہ یاد آرہی تھی اگر آج وہ ہوتے تو نانا بننے پر کتنا زیادہ خوش ہوتے

اپنے اندر چلتی کشمکش پر قابو پائے وہ جان بوجھ کر بات گہما گئی آخر کوئی وجہ تو دینی تھی اسے ورنہ وہ تب تک

اس سے پوچھتا رہتا جب تک وہ بتانا دیتی

ہاں کہہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں آج انکل ہوتے تو وہ بھی بابا کی طرح بہت زیادہ خوش ہوتے لیکن کوئی بات

نہیں ہمارے ساتھ نا سہی لیکن وہ جہاں بھی ہوں گئے ایم شور بہت زیادہ خوش ہو گئے اور اگر آپ ایسے

پریشان ہو گئی تو یقیناً انہیں بھی اچھا نہیں لگے گا اس لیے پریشان ہونے کی بجائے اللہ سے انکے لیے دعا کیا

کریں اور اب سے بس خوش رہا کریں کیونکہ میں نے سنا ہے ایسی کنڈیشن میں ماں کا اداس یا پریشان رہنا بے بی

کی ہلتہ کہ لیے بھی اچھا نہیں ہوتا

ہلکے پھلکے انداز میں اسکی پریشانی کو کم کرتے ہوئے ارشان پہلے سیریس اور پھر شوخ لہجے میں بولا جس پر دعا ہلکا

سا سہی پر مسکرائی اسکی مسکراہٹ پر ارشان کہ دل میں سکون اترتا

ایسے ہی مسکراتی رہا کریں آپ کی مسکراہٹ سے میری زندگی روشن رہتی ہے

اسے سینے سے لگائے وہ انتہائی محبت بھرے لہجے میں بولا جس پر دعامزید کشمش کا شکار ہوئی وہ کتنی محبت کرتا

تھا اسے اور کتنا خوش بھی تھا اپنے بچے کے لیے مگر وہ

وہ اپنی بد قسمتی کی وجہ سے اپنے بچے کے لیے ہی نقصان دہ ثابت ہو رہی تھی

ارشان

تھوڑی دیر بعد وہ کچھ نابولا تو دعا نے خود ہی سوچتے ہوئے اسے پکارا

جی

آپ کے لیے میں زیادہ اہم ہوں یا ہمارا بچہ

اسکی شرٹ کے بٹن کو انگلی سے چھوئے وہ بہت سوچتے ہوئے اپنے دل کی بات اس سے پوچھ رہی تھی جو اسکے

عجیب سوال کو سمجھنا پایا

کیا مطلب

مطلب اگر کبھی میرے ساتھ کچھ غلط ہو جائے اور ہمارے بچے کی جان کو بھی خطرہ ہو تو تب آپ میرے اور

اس میں سے کس کا انتخاب کریں گئے

اسکے سینے سے سر اٹھائے اس بار وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

ایسا کیوں سوچ رہی ہیں

ارشان سمجھ ہی ناپایا کہ وہ کیوں اس بارے میں پوچھ رہی ہے

آپ بتائیں نا آپ کہ لیے میں زیادہ اہم ہوں یا ہمارا بچہ

اپنا سوال دوبارہ دہرائے دعا بازید ہوئی

میرے لیے آپ سے زیادہ اہم اور کوئی نہیں ہے دعا کیونکہ آپ بیوی ہیں میری میری نسل کی امین

آگر کبھی خدا نے مجھے اس آزمائش میں ڈالا بھی تو یقین جانے میرا انتخاب اس وقت ہماری اولاد نہیں بلکہ

صرف آپ ہو گئی

کیونکہ جو جان ابھی اس دنیا میں آئی ہی نہیں اسکے لیے میں جو جان میرے پاس موجود ہے اسے کھونے کا

ظرف نہیں رکھ سکتا

وہ جانتا تو نہیں تھا کہ وہ کیوں یہ سوال کر رہی ہے لیکن اگر کر رہی ہے تو ضرور کوئی وجہ تو ہو گئی اسی لیے ایک

ہاتھ اسکے روخسار پر رکھ دوسرے سے اسکا ہاتھ پکڑے وہ پر یقین لہجے میں اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے

ہوئے بولا مگر ناجانے کیوں اسکے جواب پر دعا کا دل خوش ہونے کی بجائے مزید بجھا

کاش آپ میری جگہ ہمارے بچے کا انتخاب کرتے ارشان

دل میں اسکے جواب کو سوچے وہ سرد و بارہ اسکے سینے سے ٹکا گئی جبکہ اس بار ارشان کچھ بولا نہیں بلکہ اسکے

عجیب سوالوں نے اسے اولجھن میں ضرور ڈال دیا تھا



مان چلیں ناچلتے ہیں

مان کی جان یقین جانے اس وقت میں بہت زیادہ تھک گیا ہوں اس لیے پلیز ابھی روک جائیں ای پرو میس

صبح میں کورٹ جاتے ہوئے آپ کو چھوڑ دوں گا ابھی پلیز مجھے تھوڑا آرام کرنے دیں

ہو اسپتال سے واپس ناز کو گھر چھوڑے ارمان کام کہ لیے کورٹ چلا گیا تھا اور تقریباً 10 بجے وہ واپس گھر آیا

تھا کہ ناز نے ہو اسپتال جانے کی زید پکری تھی

یہ کیا بات ہوئی مان آپ نے کہا تھا آپ ہمیں دوبارہ لے جائیں گئے لیکن اب آپ موکر رہے ہیں

اسکے منا کرنے پر وہ روندی شکل بنائے منہ پھلا کر بیٹھ گئی جبکہ ارمان محظا گہرا سانس بھر کر رہ گیا

مان کی جان موکر کہاں رہا ہوں میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ صبح چلے جائیں گئے کیونکہ ابھی میں بہت زیادہ

تھک گیا ہوں اور ویسے بھی وقت دیکھیں 10 بج رہے ہیں اس وقت تو ویسے بھی انکل دوائی کھا کر سو چکے

ہو گئے تو بہتر نہیں کہ ہم صبح جب وہ جاگ جائیں تب ان سے مل لیں

زمین پر اسکے سامنے گھٹنوں کہ بل بیٹھے اس نے نہایت پیار سے اسے بچکارا جوابات کو کئی حد تک سمجھ بھی گئی

اچھا ٹھیک ہے لیکن صبح وعدہ کریں آپ ہمیں ضرور بابا جان کہ پاس لے کر جائیں گئے وعدہ کریں

اسکی بات پر راضی ہوئے ناز نے اپنی چھوٹی سی ہتھیلی اسکے سامنے پھلائی جس پر ارمان نے فوراً اپنا ہاتھ رکھتے

ہوئے وعدہ کیا موباد نہ کہیں وہ کچھ اور ہی بات ناپکر لے

وعدہ پکا وعدہ اب اگر آپ ناراض ناہوں تو میں چیخ کر لوں

جی ٹھیک ہے کر لیں

سر کو زور سے ہاں میں ہلائے وہ ارمان کو بالکل چھوٹی سی بچی ہی لگی

اسکے سامنے سے اٹھ ارمان نے الماری سے اپنے آرام دہ کپڑے نکالے اور فرش ہونے واشر و م چلا گیا جبکہ

پیچھے ناز کچھ سوچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی

تقریباً 10 منٹ بعد وہ فرش ہو کر باہر آیا تو ناز کو کمرے میں کہیں ناپایا اسکی غیر موجودگی پر وہ باہر ہونے کا

سوچ بالوں کو تو لیے سے خشک کرنے لگا کہ تبھی ناز ہاتھ میں مگ پکڑے اسکے پاس آئی

وہ آپ تھکے ہوئے تھے نا تو ہم نے سوچا ہم اپنے ہاتھوں سے آپ کہ کافی بنادیں

وہ جو اسکے ہاتھ میں مگ دیکھ کر حیران ہوا تھا اسکی حیرانی میں مزید اضافہ تو اس بات پر ہوا کہ وہ کافی اپنے

ہاتھوں سے بنا کر لائی ہے

یہ کافی آپ نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے خود

کافی کی طرف انگلی کا اشارہ کر ارمان نہایت شاک میں پوچھا ہاتھ

جی ہم نے خود بنائی ہے پتہ ہے عاثرہ بھابھی اور دعا بھائی نے ہمیں کافی بنانا سیکھائی تھی

اپنے سر کو ہاں میں ہلائے جواب دیتے ہوئے ناز نے یہ بتانا بھی ضروری سمجھا کہ اسے بنانی کس نے سیکھائی

ہے

اچھاپی کر بتائیں نا کیسی ہے

اسکی ایکساٹمنٹ پر ارمان نے اپنی حیرانگی بھلائے مگ پکرا اور سیپ لیتے ہوئے گھونٹ حلق میں اتارا جو بہت

زیادہ اچھی نا سہی مگر اتنی بری بھی نہیں تھی

اُمم یہ کافی مزے دار ہے مجھے تو یقین نہیں آ رہا یہ آپ نے بنائی ہے

ایک کہ بعد دوسرا سیپ لیے ارمان نے داد دیتی نظروں اور لہجے میں اسکی تعریف کی جو اپنی تعریف پر

کھکھلائی

تو پھر ساری پی کر یقین کر لیں کیونکہ یہ سچ میں ہم نے بنائی ہے اور پتہ ہے یہی نہیں ہم نے اور بھی بہت کچھ
دعا بھا بھی سے سیکھا ہے

اچھا تو پھر بتائیں کیا کیا سیکھا ہے آپ نے دعا بھا بھی سے

اسکا ہاتھ پکرا اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھائے ارمان کافی پیتے ہوئے ساتھ ساتھ اسکی ساری ڈیٹلیز بھی سننے لگا کہ

آخر وہ کیا کیا سیکھ چکی ہے اور کیا کیا سیکھ رہی ہے جبکہ وہ بچوں کی طرح اپنی انگلیوں پر اسے گنوا رہی تھی

امی آپ بھی سو جائیں اس طرح دیر رات تک آپ کے لیے جاگنا ٹھیک نہیں یہ ناہو آپ بھی بیمار پر جائیں
آسیہ بیگم کی صحت کا سوچتے ہوئے عائرہ نے انہیں آرام کرنے کا کہا جو کل سے پریشانی میں جاگ رہی تھی
میں ٹھیک ہوں میری جان تم پریشان نہیں ہو بس سونے ہی لگی تھی
چلیں سو جائیں آپ پھر میں اپنے کیمین میں ہی ہوں اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے کال کر دیجے گا
ٹھیک ہے

ٹھیک ہے بیٹا اب تم بھی کچھ دیر آرام کر لینا
جی شب بخیر
شب بخیر میری جان

آسیہ بیگم کو جواب دیے وہ فاروق صاحب کو ایک نظر دیکھ کر رے سے نکل کر اپنے کیمین میں آئی اور تھکے
تھکے انداز میں کرسی پر بیٹھ کر آنکھیں موند گئی جب اچانک بند آنکھوں کے سامنے ہاد کا کل والا روپ لہرایا
جس پر وہ فوراً آنکھیں کھول سیدھا ہو کر بیٹھی لیکن افسوس کہ نظریں سامنے دروازے کے طرف اٹھی جہاں
کل وہ اسے کیسے جنونی پن میں عزیت پہنچا رہا تھا

کل کا اسکار د عمل یاد کر اسنے چھر چھری لی اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ ہا د سلطان جو اسکی زرہ آہ پر تڑپ

جاتا ہے وہ کیسے اسے خود اتنی تکلیف پہنچا سکتا ہے کیسے وہ اتنا پاگل پن دیکھا سکتا ہے

کل کہ بارے میں سوچ اسکی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی ایک تو وہ کل اسے اتنی عزیت دے کر گیا تھا اور اب

صبح سے ایک بار بھی اس سے معافی تو دور ملنے تک نہیں آیا تھا

اپنے اندر چلتی عزیت اور سردرد کی وجہ سے ویسے ہی اسے رونا آرہا تھا اوپر سے اس ستم گر کی یاد اسے مزید

تکلیف پہنچا رہی تھی

ہا د مجھے آپ کی ضرورت ہے ہا د

دل میں اسے یاد کروہ سر ٹیبل سے ٹکائے رونے لگی لیکن افسوس کہ آج اسکی پکار پر بھی وہ نہیں آیا تھا

اگلی صبح ارمان کو رٹ جانے سے پہلے ہی ناز کو ہو سپٹل فاروق صاحب کہ پاس چھوڑ گیا تھا جس پر اب وہ بیٹھی

فاروق صاحب سے ڈھیروں باتیں کرتے ہوئے انہیں ہنسار ہی تھی جبکہ پیچھے صوفے پر آسیہ بیگم گود میں

پلیٹ رکھے سبب کہ چھوٹے چھوٹے پیسز کاٹ کر ان دونوں کو دے رہی تھی جو وہ باتیں کرتے ہوئے کھا رہے تھے

اچھا بابا جان ہماری بات سنیں آج ہم بھی آپ کے ساتھ گھر واپس جائیں گے

سبب کا پیس ختم کر کہ دوسرا پکرتے ہوئے وہ نہایت مصومیت سے فاروق صاحب کو بولی

بلکل کیوں نہیں ضرور چلو لیکن ایک بار آپ پہلے ارمان سے پوچھ لیں اگر وہ اجازت دے دے تو آپ بھی

ہمارے ساتھ گھر چلیے گا

آسیہ بیگم کا بڑھائے پیس کو ہاتھ سے منا کرتے ہوئے فاروق صاحب نے ہاں کرنے کہ بعد پہلے اسے ارمان سے پوچھنے کا کہا جو انکی بات پر نا سمجھی سے منہ بنا گئی

لیں ہم ان سے کیوں پوچھیں ہماری مرضی ہیں آپ کہ ساتھ جانا ہے تو بس جانا ہے

بیٹا آپ کے بابا کہ کہنے کا مطلب ہے کہ آپ ایک بار ارمان کو بتادیں کہ آپ کو ہمارے ساتھ جانا ہے تاکہ وہ

پریشان نہ ہو اور ویسے بھی اب آپ کہاں جاتی ہیں کہاں نہیں اس سبب کہ بارے میں ارمان کو پتہ ہونا چاہے

ورنہ خود سوچیں آپ کو ناپا کر وہ پریشان ہو جائے گا

پلیٹ کو پڑے ٹیل پر رکھ آسید بیگم اٹھ کر ان دونوں کہ پاس آئیں اور ناز کو پیار سے سمجھایا تا کہ وہ سمجھ سکے
ہم یہ تو ٹھیک کہا آپ نے اگر ہم بناتائے آپ کہ ساتھ چلیں جائیں اور پیچھے سے مان یہاں آگئے اور ہمیں
ناپایا تو ایسے تو وہ پریشان ہو جائیں گئے

جی بلکل اسی وجہ سے آپ کہ بابا چاہتے ہیں آپ ایک بار ارمان سے اجازت لے لیں
اسکی عقل مندی پر آسید بیگم نے مسکراتے ہوئے ہاں کی جو فوراً سر ہلا کر موبائل پر ارمان کو کال ملانی کمرے
سے باہر نکل گئی

اسلام علیکم

خیر تو ہے لگتا ہے ناز صاحبہ کا دل نہیں لگ رہا اپنے مان کہ بغیر

دوسری جانب سے کال ریسو کرتے ہی ارمان کی ہشاش بشاش آواز سپیکر میں گونجی

ایسی تو کوئی بات نہیں وہ تو ہم نے صرف آپ سے کچھ پوچھنے کہ لیے کال کی ہے

فون کان سے لگائے چلتے ہوئے ناز ریسپنشنس کہ پاس ہی چلی آئی اور نہایت سادہ دلی سے اسکی غلط فہمی دور کی

جو اسکی اس قدر سادگی پر ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا

اس وقت وہ کورٹ روم کہ باہر کھڑا تھا کیونکہ تھوڑی دیر بعد اسکے ایک کیس کی ہیرینگ ہونی تھی

اچھا تو پھر بتائیں مان کی جان آخر ایسی کونسی سی بات ہے جس کے لیے آپ نے ہمیں یاد کیا

ایک ہاتھ سے موبائل پکڑے دوسرے سے اس نے اپنے سیکڑٹری کو بیگ اور چیزیں پکرائی جو وہ لیکر کورٹ

روم کہ اندر چلا گیا

وہ ناہم نے بابا جان سے کہا کہ ہمیں انکے ساتھ گھر جانا ہے لیکن وہ چاہتے ہیں پہلے ہم آپ سے اجازت لے

لیں تاکہ بعد میں آپ پریشان ناہوں اس لیے آپ بتائیں کیا ہم بابا اور امی جان کہ ساتھ گھر چلے جائیں

اپنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے بار بار بالوں کو کان کہ پیچھے سیٹ کرتے ہوئے وہ بڑے ہی لاڈ سے اجازت

مانگ رہی تھی جو کہ ارمان سلطان کہ لیے بالکل نیا تھا وہاں میلوں دور کھڑا وہ اسکی اجازت طلبی پر جاٹھا ہوا

اگر میں آپ کو اجازت نا دوں تو کیا نہیں جائیں گئی

نا جانے وہ کیا سننا چاہتا تھا کہ جان بوجھ کر ہاں کرنے کی بجائے سوال کر بیٹھا

نہیں بالکل نہیں ہم تو پھر بھی جائیں گئے

بڑے ہی مصومانہ اندامیں ہاتھ ہوا میں جھلاتے ہوئے ناز نے صاف انکار کیا جس پر وہ یکدم قہقہہ لگا کر ہنسا
کیونکہ اسے اپنی بیوی سے بالکل اسی جواب کہ توقع تھی اور وہی اسکے آس پاس موجود لوگ اس کہ اس قدر
قہقہہ لگا کر ہنسنے پر مشکوک ہوئے

اگر آپ کو جانا ہی ہے تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہیں

کیونکہ بابا جان نے کہا

اسکا جواب فوراً حاضر تھا

اچھا مطلب اگر وہ ناکہتے تو آپ بناتائے چلی جاتی

وہ جان بوجھ کر بات کو طول دے رہا تھا

جی ہاں اب آپ زیادہ باتیں نہیں کریں اور بتائیں ہم چلے جائیں

اسکے جن بوجھ کر بات کو بڑھانے پر اس بار وہ چیڑ کر بول ہی پڑی

چلیں ٹھیک ہے مان کی جان جب آپ نے ارادہ کر ہی لیا ہے جانے کا تو چلی جائیں لیکن ہاں اپنا خیال رکھیے گا

ٹھیک ہے

آخر کار حامی بھرے ارمان نے اسے اجازت دے دی جس پر ناز نے نقائدہ ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا

جی ٹھیک ہے

اور ہاں بات سنیں ہم دو تین دن امی بابا کی طرف ہی روکیں گئے اس لیے ہمیں لینے مت آئیے گاؤ کے خدا

حافظ

اسکی تایید پر حامی بھرے کل بند کرنے سے پہلے اس نے بھرپور تائیدی انداز میں اپنی بات کہی اور بنا اس کا جواب

سنیں ہی کال کاٹ گئی جس پر ارمان دو تین دن روکنے کا سوچ کر ہی آنکھیں گھما گیا

اوسوری

کال بند کر کہ وہ جو اپنی ہی مستی میں اچانک پٹی تھی کہ پیچھے گزرتے شخص سے ٹکراتے ٹکراتے بچی جس پر وہ

دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر سوری کہتی اسکی سایڈ سے نک کر آگئے بھر گئی جبکہ پیچھے کھڑا وہ شخص کافی دیر اسے

نظروں سے او جھل ہونے تک دیکھتا رہا جیسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو

ڈاکٹر عارہ آپ کہ کین میں کوئی آپکا انتظار کر رہا ہے

سرجری روم سے نکل کر وہ ابھی باہر آئی تھی کہ باہر کھڑی نرس نے فوراً اسے پیغام دیا

کون ہے

وہی ڈاکٹر جو کل رات آپ کے ساتھ آئے تھے

ارمان۔۔

چلیں ٹھیک ہے آپ ایک کام کریں تھوڑی دیر بعد پیشینٹ کو دوسرے روم میں شیفت کر دیجے گا اور ڈاکٹر

جمال سے روم نمبر 56 کہ پیشینٹ کی فائل مجھے میرے کیبن میں لادیں

نرس کو اسکا کام کرنے کا بول وہ سرجری کی تمام چیزیں اتار کر ڈسٹین میں ڈالتی اپنے کیبن کی طرف آئی

جہاں ارمان کی بجائے ارشان بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا

ارشان تم یہاں

کچھ حیران ہو کر اسنے ارشان سے پوچھا اور ہاتھوں پر سنیٹائز کر کے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی جسکے بیٹھتے ہی ارشان

بھی دوبارہ چیئر پر بیٹھا

جی بھابھی وہ فاروق انکل کی خیریت دریافت کرنے آیا تو سوچا آپ سے بات جاؤں

مجھے کچھ پوچھنا ہے آپ سے

دونوں کمنیاں ٹیبل پر رکھ وہ تھوڑا غصے کو ہوا اور اپنے آنے کی وجہ بتائی جس پر عائرہ نے ہاتھ کہ اشارے

سے اسے بولنے کا کہا

بولو

اپنے دعا کہ ٹیسٹیز کروائے تھے تو بس مجھے اسکی رپورٹ کہ بارے میں پوچھنا ہے کہ انکی رپورٹ میں

کیا آیا ہے

اسکے پوچھے گئے سوال پر عائرہ نے بھی آئبروزا چکا کر کمنیاں ٹیبل پر رکھی اور تھوڑا آگئے کو جھکی

میرے خیال میں اس بارے میں تمہیں دعا سے خود پوچھنا چاہیے

پوچھا تھا لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا لٹا وہ بہت عجیب باتیں کر رہی تھی جو کہ مجھے سمجھ نہیں آئی اسی لیے

اب آپ سے پوچھ رہا ہوں کیونکہ ایم شیور کوئی تو ایسی بات ہے جو وہ مجھ سے چھپا رہی ہیں

کل رات اسکے لاکھ انکار کہ باوجود ارشان کو اسکی بات پر یقین نہیں آیا تھا اسی لیے بجائے اوجھنے کہ وہ سیدھا

عائرہ کہ پاس ہی چلا آیا جواب اسکے پوچھنے پر کچھ پریشان ہوئی تھی

چھپا نہیں رہی بس اپنی ممتا کہ ہاتھوں ڈر رہی ہے کیونکہ جانتی ہے وجہ معلوم ہونے پر تم کیاری ایکٹ کرو گئے

ایسی کوئی بات ہے جس کہ وہ ڈر رہی ہیں آپ پلیز مجھے ساری بات ڈیٹیل سے بتائیں

عائزہ کہ ڈھکے چھپے لفظوں پر اسنے اسے بنا چھپائے ساری بات کہنے کا کہا جس پر عائزہ نے بھی بنا چھپائے پوری بات اسکے غوش گزار کی جسکو جیسے جیسے ارشان سن رہا تھا ویسے ویسے اسکے ماتھے پر شیکنوں کہ جال بن رہے تھے

اسکا کوئی تو حل ہو گا بھابھی

چند لمحے بعد اسنے جیسے کسی امید کی خاطر ٹوٹے لہجے میں پوچھا

حل ہے لیکن اس حل کہ بعد میں شیور نہیں ہوں کہ دعا اپنی پر یگنسی کنٹینوں رکھ سکے گی یا نہیں کیونکہ وہ زخم بالکل اسی جگہ ہے جہاں سے بے بی کہ گروتھ ہو گئی اور اگر ہم نے اس زخم کو وقت رہتے ختم نہیں کیا تو خدا ناخاستہ چند ماہ بعد ہو سکتا ہے دعا کہ لیے بھی خطرہ بن جائے

اسکی امید پر عائزہ نے صاف گوئی سے کام لیا تاکہ وہ جو بھی فیصلہ کرے بہت سوچ سمجھ کر لے

دیکھو ارشان میں جانتی ہوں یہ فیصلہ تمہارے اور دعا دونوں کے لیے آسان نہیں ماں باب کہ لیے اپنی اولاد
اے بھر کر کچھ نہیں ہوتا لیکن اس کہ باوجود میں تمہیں اور دعا کو حالت پیش نظر یہی سوچیں کروں گئی گئی
کہ فلحال دعا کو اپنی پرگینسی کنٹنیو نہیں کرنی چاہیے باقی جو تمہیں بہتر لگے

اسکی بات پر ارشان گہری سوچ پر مبطلہ ہوا ماتھے اور انداز میں صاف پریشانی اور دکھ تھا دکھ کیسے ناہوتا اولاد
نعمت ہی ایسی تھی جسے پانے ک خاطر ہر میاں بیوی دعا کرتے تھے اور اسے تو خدا نے اپنی اس نعمت سے نواز
بھی دیا تھا لیکن افسوس کہ اس نعمت کہ ساتھ ساتھ اس رب نے اسے اس سے جڑی آزمائش بھی عطا کر دی
تھی جو کہ ان دونوں میاں بیوی کے لیے باعث عزیت تھی کہاں وہ دونوں اس خوشخبری پر رب کا شکر ادا
کرتے نہیں تھک رہے تھے اور اب کہاں یہی خوشی ان دونوں کے لیے باعث غم بن گئی تھی
کافی دیر وہ عائرہ کہ پاس بیٹھا ڈبلیز ڈسکس کرتا اور پھراٹ کروکاں سے چلا گیا اور پچھے عائرہ ان دونوں کہ
لیے پریشان ہونے کہ ساتھ ساتھ اپنے اس ہر جانی کہ لی بھی پریشان ہوئی جس کا دودن سے کوئی اتنا پتہ نہیں تھا
نا تو وہ خود آیا تھا اور نا ہی کال یا مسیج کر کہ اس سے اسکی خیریت دریافت کی تھی

فاروق صاحب کو ڈیسچارج ملنے کے بعد وہ شام میں ہی آسید بیگم ناز اور لقمان صاحب کے ہمراہ گھر جا چکے تھے جبکہ عائرہ کا ارادہ بھی ڈیوٹی آف ہونے کے بعد وہی جانے کا تھا لیکن پھر ہاد کا خیال کروہ وہاں جانے کے بجائے گھر ہی چلی آئی کہ گھر آکر ایک بار اسے دیکھ بھی لے گئی اور جو ضرورت کی چیزیں ہوں وہ بھی پیک کر لے گئی

دعا اور دامیر صاحب کے علاوہ اس وقت گھر میں کوئی موجود نہ تھا اسی لیے وہ ان دونوں سے مل کر سیدھا اپنے کمرے میں آئی جہاں آتے ہی ناک کے نتھوں سے اس دشمن جان کے پرفیوم کی دلفریب خوشبو ٹکرائی مگر افسوس کہ وہ دشمن جان خود وہاں موجود نہیں تھا اسکی دلفریب خوشبو کو سانسوں میں بھر وہ اندر آئی اور یوں حسرت بھری نگاہوں سے کمرے کی ایک ایک چیز کو دیکھنے لگی جیسے نا جانے کتنے سالوں بعد وہ اس کمرے میں آئی ہو

وہ کمرہ بالکل ویسا ہی تھا لیکن اس کمرے میں اسکی غیز موجودگی ہر شہ کوادھوری اور ویران بنا رہی تھی اسکے خیالوں کو زہن سے جھٹک وہ ڈر سینگ روم میں آئی اور اپنی وارڈور اپ سے چند ضرورت کی چیزیں ایک بیگ میں رکھ رہی تھی کہ تبھی اسے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا

بیگ وہی چھوڑوہ کمرے میں آئی کہ شاید ہاد ہو لیکن ہاد کی بجائے زوہان ڈر سینگ ٹیبل کہ ڈرار میں سے الٹ

پلٹ کر کچھ تلاش کر رہا تھا

زوہان

ارے بھا بھی آپ کب آئی

اسکی طرف پلٹے ہوئے زوہان نے ہنستے ہوئے پوچھا

ابھی تھوڑی دیر پہلے لیکن تم کیا ڈھونڈ رہے ہو

ہاتھ کا اشارہ ڈر سینگ کی جانب کروہ پوچھتے پوئے چل کر تھوڑا آگے آئی

پاد بھائی کی گاڑی کی چابی ڈھونڈ رہا تھا یہی رکھتے ہیں وہ

انکی گاڑی کی چابی انہی کہ پاس ہو گئی

ارے نہیں بھا بھی بھائی جب بھی بزنس میٹنگ کہ لیے کہیں باہر جاتے ہیں تو گاڑی کہ چابی گھر ہی چھوڑ

جاتے ہیں اسی لیے تو میں انکی گاڑی کی چابی ڈھونڈ رہا ہوں

مسکرا کر عائرہ کو جواب دیے وہ دوبارہ دوسرا ڈرار کھول کر دیکھنے لگا لیکن اسکی بات کر عائرہ حیران ضرور ہوئی

کہیں جائیں مطلب

ہاد کہیں گئے ہیں کیا

اسکے حیران سوال پر ڈرار بند کر کہ زوہان یوں پلٹ کر اسکی طرف دیکھا جیسے جاننا چاہتا ہو وہ مزاق کر رہی ہے

یا سیریس ہے

آپ کو نہیں پتہ؟؟؟؟

کیا۔۔۔

یہی کہ ہاد بھائی ایک ہفتے کے لیے دو بی گئے ہیں اپنی کسی بزنس میٹنگ پر

زوہان کہ منہ سے اسکے جانے کا سن عارہ کو جیسے جھٹکا ہی لگا مطلب اگر وہ اسے بتائے بغیر ہو سہیل چلی گئی

تھی تو وہ بھی حساب برابر کرتا بن اطلاع کیے اتنی دور دو بی جا چکا تھا

حیرانگی والی بات ہے بھائی نے آپکو بتایا نہیں

اسکے حیران تاثرات پر زوہان خود بھی حیران ہوئے بولا کیونکہ اسے ہاد سے یہ امید نہ تھی کہ وہ بنا بتائے

چلا جاتا

تم کہیں جارہے تھے

اسکی بات انگور کر عائرہ نے نارمل انداز میں پوچھا اور سائیڈ ڈرار میں موود چابی اسکو دی کیونکہ جب سے شادی ہوئی تھی اسکی ساری چیزیں اب وہی سیٹ کرتی تھی اور اب اگر وہ گاڑی لیکر نہیں گیا تھا تو لازمی چابی اپنی جگہ

پر ہی ہو گئی

جی دوستوں کہ ساتھ کیوں

مجھے امی کی طرف جانا ہے اگر جلدی نا ہو تو مجھے وہاں ڈراپ کر دو

ہاں کیوں نہیں آپ آجائیں میں گاڑی میں آپکا ویٹ کر رہا ہوں

اسے آنے کا بول وہ خود چابی انگلی میں گھماتا باہر نکل گیا جبکہ عائرہ خود غصے سے اپنا دو تین سوٹز کی بجائے پانچ

چھ سوٹ اور چند اور چیزیں بڑے میں رکھنے لگی

جو بھی تھا وہ کوئی شوکیہ تو بنا اطلاع کیے ہو سپٹل نہیں گئی تھی جو وہ سزا کہ طور پر اسے بتائے بغیر پاکستان سے

ہی باہر چلا گیا تھا اور وہ بھی کوئی ایک دو دن کہ لیے نہیں بلکہ پورے ہفتے کہ لیے

ہو سہیل سے نکلنے کہ بعد ارشان کافی دیر سڑکوں پر جان بوجھ کر گاڑی دوڑاتا رہا تا کہ کسی ایک فیصلے پر پہنچ سکے
لیکن جتنی بار وہ فیصلہ کرنے لا سوچتا اتنی بار اسکا دل اسے ملامت کرتا کہ وہ کیسے وہ اپنے وجود کہ حصے کو خود
سے الگ کر سکتا تھا

کفی دیر وہ اسی کشمکش میں اوجھا سڑک پر یہاں وہاں گھومتا رہا اور پھر آخر کار ایک فیصلے پر پہنچ رات کہ تقریباً
12 بجے گھر آیا جہاں شاید ابھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے تو وہ بھی باہر روکنے کی بجائے کمرے میں
ہی چلا آیا جہاں اسکی شریک حیات شاید اسی کہ انتظار میں بیڈ پر بیٹھی جاگ رہی تھی

آج کافی دیر کردی آپ نے
ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسکا استقبال کر دے اس کے پاس آئی اور اسکا کورٹ اتار جو اسکی محبت پر آج پھیکا سا مسکرایا
مگر بولا کچھ نہیں

کیا ہوا سب ٹھیک ہے

اسکی آنکھوں کا خالی پم اور پیچھی مسکراہٹ پر وہ کچھ پریشان ہوئی لیکن جواب ارشان نے اسے اب بھی نہیں
دیا بلکہ چپ چاپ صرف اسے دیکھتا ہی رہا جیسے کل اسے دیکھنا نصیب نا ہو

ارشان

اسکی چپی اب دعا کو فکر مند کر رہی تھی اسی لیے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکو پکارنے لگی جو اسکی پکار پر بہت پیار سے اسکا دامنار و خسار سہلانے لگا

آپ نے کل پوچھا تھا نا کہ میرے لیے آپ زیادہ اہم ہیں یا ہمارا بچہ

بہت پیار سے اسکا رو خسار سہلائے وہ پوچھ رہا تھا جس پر دعا نے نا سمجھی سے گردن ہاں میں ہلائی

میں بھی آج آپ سے یہی سوال پوچھتا ہوں

آپ کہ زیادہ اہم کون ہے ارشان سلطان یا ہماری اولاد

اسکے سوال کا جواب دعا کو بالکل سمجھ نا آیا کیونکہ اسنے تو کسی اور وجہ سے یہ پوچھا تھا لیکن وہ کیوں پوچھ رہا تھا اس سے

یہ کیسا سوال ہے ارشان

آنکھوں میں نا سمجھی لیے اسنے سر نا میں ہلا کر پوچھا

آپ نے بھی تو پوچھا تھا تو بس مجھے بھی خواب دے دیں کہ آپ کے لیے زیادہ اہم کون ہے

اسے اسکا سوال ہاد کروائے وہ دوبارہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے پوچھنے لگا

میرے لیے آپ دونوں اہم ہیں ارشان

آپ نے مجھے بیوی کا عہدہ دیا اور آپکی اولاد نے ماں کا میرے لیے تو دونوں اہم ہیں

اگر کل اسکے سوال کی وجہ ارشان نہیں جانتا تھا تو آج دعا بھی بے خبری میں ہی محنت سے جواب دے رہی

تھی

نہیں ایک بتائیں میں زیادہ اہم ہوں ہاد ہماری اولاد

اسکے جواب کہ باوجود وہ دوبارہ بازید ہوا جس پر اب کی بار دعا کا ماتھا ٹھنکا

آپ میرے شوہر ہیں میرے محافظ آپ سے زیادہ اہم میرے لیے اور کوئی نہیں

اب کی بار وہ ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بولی اور یہی تو ارشان سننا چاہتا تھا اسی لیے جو

اب کی بار بولا اس پر یکدم دعا کی مسکان سمٹی

تو پھر میرے لیے ہماری اولاد کی قربانی دے دیں

ناجانے کیسے اور کتنا مشکل تھا یہ کہنا جو وہ سلطان زدہ صبط کیے کہہ گیا تھا مگر افسوس کہ اسکی بات پردعا کی

آنکھوں میں یکدم بے یگانگی هائی

م۔م۔م مطلب

سست پڑتی دھڑکن کہ ساتھ اسنے جیسے اسکی بات کا مطلب جاننا چاہا

میرے لیے آپکی جان سے بھر کر کچھ بھی اہم نہیں دعا اس کیے میں چاہتا ہوں آپ

آپ جو چاہتے ہیں ویسا میں بالکل نہیں چاہتی ارشان اس لیے سوچیے گا بھی مت کہ میں ایسا کچھ کروں گئی

اسکی بات بچ میں کاٹ وہ یکدم اسکے ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹک کر دو قدم پیچھے ہٹی اور نہایت سخت لہجے میں

بولی

دعا۔۔۔۔۔

نہیں بالکل نہیں اگر آپ نے مجھے فورس یاز بردستی کی تو میں آپ کو بتا رہی ہوں ارشان میں

میں یہاں سے چلی جاؤں گئی لیکن اپنے بچے کی جان نہیں لوں گئی ہر گز نہیں

اسکے قریب آئے وہ ابھی کچھ کہتا کہ وہ دوبارہ دو قدم اور پیچھے ہٹے دو ٹوک انداز میں انگلی اٹھا کر اسکو دھمکی
دینے لگی جو اسکی دھمکی پر روکا

اسکی آنکھوں میں آنسو کہ ساتھ ساتھ باغی پن بھی تھا جیسے اگر وہ کچھ کہتا یا اسے سمجھاتا تو وہ سچ میں وہی
کر گزرتی جو وہ اس سے کہہ رہی تھی

چند لمحے وہ چپ چاپ خاموشی سے آنسو بہاتی اسکو دیکھتی رہی جو خود بھی بے بس نگاہوں سے اسکو دیکھتا
نا جانے کتنی عزیت خود میں جما کر رہا تھا

جب کافی دیر وہ کچھ نابولا تو وہ خاموشی سے آنسو بہاتی ڈر سنگ روم میں بند ہو گئی تاکہ نا وہ اس کے سامنے آئی
گئی اور نا وہ مزید اسے کچھ کہے گا

اور باہر وہ بید پر بیٹھ کر بے بسی کہ باعث سر ہاتھوں میں گیرا گیا جتنا مشکل اسے لگ رہا تھا یہ اس سے کئی زیادہ
مشکل تھا

ساری رات وہ دونوں اپنے اپنے زہن سے چونجتے رہے اور صبح تقریباً 78 بجے ارشان خود ہی چابی سے
ڈرنگ روم کا دروازہ کھول کر اسکے آیا جو اتنی سردی میں بنا کوئی بلیںکیٹ اوڑھے زمین پر گھٹنوں میں سر
دے بیٹھی تھی

چل کر اسکے نزدیک آئے وہ خود بھی اسکے ساتھ ہی زمین پر بیٹھا اور ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا جو سر اٹھا کر اپنی
روئی روئی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی

اسکی آنکھوں میں آج ایک بار پھر وہی محرومی جھلک رہی تھی جو چند ماہ پہلے رضا صاحب موت پر نظر آتی تھی
مجھے یہ کرنے پر مجبور مت کریں ارشان مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ اپنی زندگی کی خاطر اپنی اولاد کی زندگی داو
پر لگا دوں

اسکا ہاتھ کندھے سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں پکڑ رہے ہوئے ملتجی ہوئی جبکہ اسکالیوں اپنے سامنے بھیگ مانگنا
ارشان کو دوہری عزیت مبتلا کر گیا وہ کہاں یہ سب چاہتا تھا جو وہ اسے اپنے آنسوؤں سے بے بس کر رہی تھی
اگر ہم نے وقت رہتے کچھ نہیں کیا دعا تو آپکے کیے خطرہ ہوگا

اسکے دونوں ہاتھ پکڑے اسے جیسے اسے ایک بار پھر سمجھانا چاہا جو اس بار بھی سر نامیں ہلانے لگی

مجھے فرق نہیں پڑتا میری جان جاتی ہے تو جانے دیں پر خدا لیے ارشان ہمارے بچے کو بچالیں میں بھیگ آپ

سے

اگر

اگر میری جان بچ گئی اور اسے کچھ ہو گیا تو میں کیسے اس عزیت میں جیوں گئی کہ اپنی خود غرضی میں نے اپنے بچے کو قربان کر دیا

پلیز میری بات مان لیں جو جیسا ہے رہنے دیں میں

میں برداشت کر لوں گئی قسم سے آپ سے ایک بھی بار نہیں بولو گئی کہ مجھے درد ہو رہا ہے یا کچھ اور کچھ نہیں کہوں گئی لیکن پلیز

پلیز میری بات مان لیں

پہلی بات روتے ہوئے اور آخری پر وہ جلدی جلدی اپنے آنسوؤں دونوں ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے

بلکل بچوں کہ طرح بولی تاکہ وہ مان جائے

ٹھیک ہے

چند لمحے اسکو یونہی دیکھنے کہ بعد نا جانے وپ کیا سوچ کر اسکی بات مان گیا

جیسا آپ بولیں گئی بلکل ویسا ہوگا آپ چاہتی ہیں میں آپ کو مجبور انا کروں اور آپ کہ بات مان جاؤں تو اسکے
لیے آپ کو بھی ایک بات ماننی ہو گئی

کیسی بات

اسکی ہاں وہ یکدم خوش ہوئی اور جلدی سے پوچھنے لگی کہ وہ کیا چاہتا ہے

آپ کو میرے ساتھ ہو سپٹل چل کر اپنا پروپر علاج کروانا ہوگا ڈاکٹر جو تسٹیز اور میڈیسنز بولیں گئے وہ سب
آپ کو لینی ہو گئی اگر آپ اس سب کہ لیے مان جائیں تو میں بھی آپ کی بات مان جاؤں گا

مجھے منظور ہے آپ جو جیسا بولیں گئے میں بلکل ویسا کروں گئی بس اوپریشن کہ لیے ہاں نہیں کروں گئی

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال وہ جلدی سے ہاں کر گئی اور یہ بتانا بھی ضروری سمجھا کہ اس ایک بات کہ علاوہ

وہ اسکی باقی ساری باتیں مان جائے گئی

جیسا آپ چاہیں

چلیں اب جلدی سے اٹھیں اور فرش ہو کر ناشتہ کر لیں تب تک میں عائرہ بھابھی سے کہہ کر ڈاکٹر کی

اپوٹھمینٹ لے لوں

اسکے آنسو صاف کر کے بکھرے بالوں کو سنوارا ارشان نے پیار سے اسے فرش ہونے کا کہا جو فوراً بات ماننی

اٹھی اور اپنے کپڑے لیکر واشروم میں چلی گئی جبکہ وہ خود پیچھے کافی دیر وہی بیٹھا کچھ سوچتا رہا اور پھر آخر کار

اپنے کیے فیصلے پر عمل کرنے کی خاطر اٹھا اور کسی کو کال ملانے لگا

بابا بیٹھا آپکو منا ہے نا واپس رکھیں

وہ سبھی اس وقت فاروق صاحب کے ساتھ ہی انکے کمرے میں ناشتہ کر رہے تھے جب فاروق صاحب بڑی

ہی چالاکی سے اپنی چائے میں چینی ڈالنے لگے تھے لیکن عائرہ نے فوراً انہیں ٹوک دیا

میری جان تھوڑی سی ڈالنے سے کچھ نہیں ہوگا

نہیں مطلب بالکل نہیں بابا

آپ جانتے ہیں ناتھوڑی سی کیا چینی کا ایک زرہ بھی آپ کہ لیے ٹھیک نہیں اس لیے اگر دوبارہ آپ میٹھا کھانے کی کوشش تو کیا سوچا بھی ناتو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

انگلی اٹھا کر سختی سے انہیں وراں کیے عائرہ نے دھمکی دی جو اسکی دھمکی پر بچارا سامنہ بنا گئے جبکہ ناز اور آسیدہ بیگم انکی بچارگی پر منہ نیچا کیے ہنسی دبانے لگی

امی آج میرا نائٹ شیفت ہو گئی اس لیے آپ بابا پر خاص طور پر نظر رکھیے گاتا کہ یہ چھپ کر کوئی چالاکی نہ کر سکیں

نپکین سے ہاتھ صاف کر کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنا اورل بازو پر ڈال آسیدہ بیگم کو تلقین کرنے لگی جو ہنستے ہوئے ہاں کر گئی

اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ

فاروق صاحب کہ پاس آکر انہیں پیار سے بولتی وہ سب کو خدا حافظ بول کر ہو سپٹل کہ لیے نکل گئی اور پیچھے وہ دونوں میاں بیوی ناز کی میٹھی میٹھی باتوں سے لطف اندوز ہوئے ناشتہ ختم کرنے لگے

ارشان اسکا پروپرچیک آپ کروانے کی خاطر اپنے ساتھ ہو سپٹل لایا تھا جو ہو سپٹل آنے کہ بعد کچھ گھبرائی
ہوئی لگ رہی تھی جیسے یہاں اسے زبردستی لایا ہو

ریکس دعا گرا یسے گھبرائے گئی تو ڈاکٹر سوچیں گئی میں آپکو زبردستی اپنے ساتھ لایا ہوں

وہ دونوں فحال عارہ کہ کین میں بیٹھے تھے کیونکہ ڈاکٹر کو آنے میں وقت تھا اور عارہ خود کسی سرجری میں
بزی تھی

میں ٹھیک ہوں

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسنے اسے بے فکر کیا اور دوبارہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مرورتی
یہاں وہاں دیکھنے لگی

ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ارشان کا موبائل واٹس ایپ پر آجس پر اوکے کا مسیج تھا وہ مسیج دیکھ اسنے
ایک گہرا سانس بھرا اور اسکی طرف دیکھا جو پرپل رنگ کہ سادا سے شلوار سوٹ میں اچھے سے چادر سر اور
کندھوں پر اوڑھ بنا کسی میک آپ کہ شفاف چہرے کہ ساتھ اسکے پہلو میں پریشان گھبرائی سی انگلیاں مڑوڑ
رہی تھی

دعا

بہت محبت سے اسنے اسے پکارا جو گھڑائی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھنے لگی

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اسے بھی اپنے ساتھ کھڑا کیا جو کھڑی ہوئی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

آپ ارشان سلطان کہ لیے بہت عزیز ہیں ارشان سلطان اب آپ کہ بغیر زندگی کا ایک بھی لمحہ اکیلے تصور نہیں کر سکتا

اسکے چہرے کو ہاتھوں کہ پیالے میں بھرے وہ نا جانے کیوں پر بڑی ہی محبت سے بول رہا تھا لیکن دعا کو اس وقت اسکی ان باتوں کی بکل سمجھ ناائی کہ وہ اب اسے یہ سب کیوں بتا رہا ہے آپ یہ سب ابھی مجھے کیوں بتا رہے ہیں ارشان

آنکھوں میں گھبراہٹ کہ ساتھ نا سمجھی لیے اسنے سوال کیا

میرے اس فیصلے کہ لیے ہو سکے تو اپنے ارشان کو معاف کر دیجے گا

وہ معافی مانگ رہا تھا لیکن کیوں دعا ابھی سمجھ پاتی کہ ارشان نے اس سے پہلے ہی ہاتھ اسکی گردن پر رکھ کر وہ

مخصوص رگ دبائی جس پر وہ چند سیکنڈز میں حواس کھوتی اسکے بازو میں ہی جھول گئی

اپنے دل پر پتھر رکھ وہ ناجانے کیسے مگر بہت ہی ہمت جما کیے اسے بازوں میں بھرے وہاں سے نکلا اور

اوپر لیٹن روم کہ باہر اکرو کا جہاں عائرہ اور ایک ڈاکٹر پہلے سے ہی اسکا انتظار کر رہی تھی

اسکے قریب آئے عائرہ نے آنکھوں سے تسلی دیتے ہوئے اسکا کندھا تھپتھپایا جس پر ارشان سر ہلا کر

اوپر لیٹن روم کہ اندر آیا اور احتیاط سے اسے بیڈ پر لٹایا

ایم۔۔

ایم سو۔۔ ری بابا کی جان بابا یہ نہیں چاہتے بٹ بابا مجبور ہیں ایم سوری

ایم ریلی سوری

اسکولیٹانے کہ بعد اسنے بڑے ہی پیار سے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ارشان نے ڈوبتے دل کہ ساتھ اپنی وجود

کہ حصے سے معافی مانگی جسے اپنی بیوی کی جان کی خاطر وہ قربان کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا

معافی مانگتے ہوئے کڑے ضبط کہ باوجود ارشان کی آنکھ سے دو آنسو ٹوٹ کر دعا کی شرٹ میں جذب ہوئے

ارشان۔۔۔۔

ابھی وہ ناجانے اور کتنا خود کہ ساتھ جو نجتا کہ عائرہ نے آکر اسکا کندھا ایک بار پھر تھتھپایا جس پر وہ ہاتھ کی پشت سے آنکھ سے نکلا آنسو صاف کر کہ ایک نظر دعا کہ بے ہوش سراپے پر ڈال مرے قدموں کہ ساتھ وہاں سے باہر نکل گیا اور عائرہ اسکے جاتے ہی دوسری ڈاکٹر کہ ساتھ مل کر اوپریشن سٹارٹ کرنے لگی کیونکہ اوپریشن کہ ساری تیاری تو وہ پہلے ہی کر چکی تھی

ارشان اچھے سے جانتا تھا وہ خود کبھی بھی اوپریشن کروانے کہ لیے راضی نہیں ہو گئی اس لیے اسنے خود ہی فیصلہ کر کہ عائرہ کو اوپریشن کی تیاری کرنے کا بول دیا تھا

باہر بچ پر بیٹھا کمال ضبط کا مظاہر کرتے ہوئے اوپریشن ختم کا انتظار کر رہا تھا جبکہ دل میں یہ ڈر بھی تھا کہ جب اسے ہوش آئے گا تو وہ کیا سوال کرے گی وہ کیسے سنبھالے گا اسے

آنکھوں کی سرخی سختی سے پیوست ہونٹ اور چہرے کہ سرد تاثرات اس بات کی گواہی تھے کہ وہ کس قدر خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا

کافی دیر وہ بیٹھا اسی کشمکش میں اولجھار ہا کہ تبھی کانوں میں عصر کی اذان کی آوازیں گونجی جس پر وہ اٹھا اور اپنے قدم گھسیٹتے ہو سپٹل کہ نزدیک ہی مسجد میں آکر عصر کی نماز ادا کرنے لگا جب دعا کہ لیے ہاتھ اٹھائے اسکا

ضبط ٹوٹا اور وہ کسی چھوٹی بچے کی طرح ہاتھوں پر سر رکھے آنسو بہانے لگا جو ضبط جو درد اور عزیت وہ کل سے اپنے اندر جما کر کہ بیٹھا تھا اب اپنے رب کہ حضور آتے ہی آشکوں کہ زریعے قطرہ قطرہ آنکھوں سے بہنے لگے

یارب میں تیرا بہت حقیر سا بندا ہوں جسے معلوم نہیں کہ تو نے اس آزمائش میں میرے لیے کیا بہتری رکھی ہے میں بے خبر ہوں میرے مولا لیکن تو تو علم دار ہے ہر چیز سے باخبر ہے

تو کہتا ہے نامیرے بندے مجھ سے مانگ میں ہوں تجھے سننے والا تو یارب آج تیرا یہ حقیر سا گناہ گار بندا تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر اپنی اولاد اور بیوی کی جان کی بھیگ مانگتا ہے میں تجھ سے التجاء کرتا ہوں یارب میری دعا اور اولاد دونوں کو زندگی عطا کر دے میری دعا ہمارے بچے کی بغیر نہیں رہ پائے گئی میرے مولا میری التجاء سن لے مجھے میری اولاد کی آزمائش سے نکال دے میرے اولاد کو زندگی عطا کر دے یارب زندگی عطا کر دے

اپنے ہاتھوں پر سر رکھے وہ بچکیوں کی صورت روتے ہوئے اپنے رب سے ہمکلام ہوئے بھیگ مانگ رہا تھا جبکہ اسکے پاس نماز ادا کرتے لوگ اس نوجوان خوب رو شخص کو اس طرح روتے دیکھ حیران ضرور ہوئے تھے

ناجانے وہ اور کتنی دیر اسی طرح بیٹھا خدا سے دعا مانگتا رہتا کہ کسی نے اگر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جس پر اس نے اپنی سرخ آنسوؤں بھری آنکھوں سے سر اٹھا کر دیکھا مگر اپنے ساتھ دامیر سلطان کو پایا جو نرم نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہے تھے

بابا

دامیر سلطان کہ بیٹھتے ہی وہ بچوں کی طرح انکے گلے لگ کر رونے لگا جنہوں نے اسکی تکلیف کو سمجھتے ہوئے اسکی پیٹھ تھپتھپائی جبکہ ان دونوں سے تھوری دور کھڑا وہاں اپنے بھائی کی حالت پر تڑپ ہی گیا اسکے زہن میں آج سے برسوں پہلے والا واقعہ لہر ایا جب وہ چاروں بھائی اسی طرح اپنی امی اور بہن کی موت پر روئے تھے اور بالکل اسی طرح آج برسوں بعد اسکا بھائی ایک بار پھر ہارے ہوئے جواہری کی طرح زار و قطار رو رہا تھا اور دامیر سلطان اسے حوصلہ دے رہے تھے

مان

ہمم

اسکی زید کہ مطابق ارمان دودن بعد اسے لینے گیا تھا اور اس وقت وہ دونوں گاڑی میں موجود واپسی کا سفر تھے

کر رہے تھے جب کچھ سوچتے ہوئے نازنے اسے پکارا

کیا دعا بھابھی کا بے بی اب کبھی واپس نہیں آئے گا

اسکے مصوم سوال پر نگاہیں سڑک سے ہٹا کر اسنے ایک نظر اسے دیکھا

آپ سے کس نے کہا

امی نے بتایا کہ دعا بھابھی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی جسکی وجہ سے انکا آپریشن ہو گا اور پتہ نہیں اس کہ بعد

انکا بے بی ٹھیک رہے گا یا نہیں

آسیہ بیگم کی بتائی بات اسکو بتائے وہ نہایت افسوسہ انداز میں آنکھیں پٹیٹانے لگی

پتہ نہیں آپ دعا کریں اللہ انہیں اور انکے بے بی دونوں کو کچھ نہیں ہونے دے

فلحال ارمان خود بھی نہیں جانتا تھا کہ کیا ہو گا اس لیے کچھ بھی کہنے کی بجائے اس سے دعا کرنے کا کہا

ہم دعا کریں گئے تو کیا اللہ تعالیٰ انکے بے بی کو کچھ نہیں کریں گئے

انشاء اللہ---

تو ٹھیک ہے ہم ناگھر جا کر نماز پڑھنے کہ بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گئے کہ دعا بھابھی اور ارشان بھائی کہ
بے بی کو کچھ نہیں ہو

اس کی بات پر زور و شور سے سر کو ہلاتے ہوئے وہ بچوں کی طرح ارادہ کرتے ہوئے بولی جس پر ارمان اسکی
مصوم سی خوشی اور ادا پر سر جھٹک کر مسکرا دیا

رات کہ تقریباً 11 بجے کا وقت تھا جب ہلکا سا کسمساتے ہوئے دعا کہ جسم میں ہل چل ہوئی سر جری کو
گزرے تین گھنٹے گزر چکے تھے اور اسے دوسرے روم میں شیفت بھی کر دیا گیا تھا اب بس اسکے ہوش میں
آنے کا انتظار تھا جو کہ وہ بھی پورا ہوا

دھیرے دھیرے اپنی آنکھوں کو کھول چند لمحے لگے تھے اسے اپنے حواس بیدار کرنے میں اپنی نگاہوں کو
یہاں وہاں گہمائیں وہ اب سمجھنے کہ کوشش کرنے لگی کہ وہ کہاں ہے کہ تبھی اسکے یادوں کہ سائے میں
ارشان کہ آخری الفاظ لہرائے

میرے اس فیصلے کہ لیے ہو سکے تو اپنے ارشان کو معاف کر دیجے گا

اسکے الفاظوں کو یاد کرو وہ یکدم اٹھنے لگی کہ پیٹ میں شدید درد کی لہر اٹھنے پر واپس پیچھے کو گیری اور ہاتھ پیٹ پر رکھ کر آئی

پیٹ میں اٹھتے درد اور ہو سپٹل کہ کمرے کو دیکھ یکدم اسکی سانس تھمی اسکی آنکھوں میں ایک عجیب سا ڈر تھا جیسا کہ جو وہ سوچ رہی ہے اگر سچ ہوا تو۔۔۔

ن۔ نہیں م۔ م۔ می۔ را۔ ب۔ بچ۔ ہ

اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس احساس کو محسوس کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن افسوس کہ اسے ایسا کچھ بھی محسوس نہ ہوا

ن۔ نہی۔ یں

سر کو بار بار نامیں ہلا کر حقیقت کو جھٹلاتی وہ شدید درد کہ باوجود اٹھی جس پر اس بار بھی زخم تازہ ہونے کی وجہ اور سٹیچیز ہلنے پر درد ہوا مگر وہ اس درد کو پڑے رکھ کر اٹھی اور کھینچنے کہ انداز میں ہاتھ پر لگا کنولا اتار کر پھنکا جس پر سوئی نکلنے پر قطرہ قطرہ خون اسکے ہاتھ سے نکلنے لگا مگر وہ پاگل بنی سب کچھ بھلائے ناجانے کیا کرنے کی کوشش کر رہی تھی

دعا

دعا یہ کیا

ر۔ روک۔ ج۔ جا۔ میں

ارشان جو عاثرہ کہ ساتھ ساری فارمیٹیز پوری کرنے گیا تھا واپسی پر اسکی حالت دیکھ فوراً اسکے پاس آتے

ہوئے فکر مندی سے اسے روکنے لگا مگر وہ الٹا انگلی اٹھا کر اسے وہی روکنے کا بول چکی تھی

دعا پاگل ہو گئی ہیں ابھی اپکا اوپر پیٹ ہوا ہے اور دیکھیں خون نکل رہا ہے آپکا

اگے بڑھنے کی بجائے وہ وہی سے دونوں ہاتھ کھڑے کیے اسے احساس دیلانے لگا مگر وہ اوپر پیٹ کا سن جیسے

ہتے سے اکھڑی تھی

آ۔ پ۔ آپ۔ مجھے۔ دھوکہ۔ دیا۔ چھوٹ۔

چھوٹ بولا۔ مجھ سے م۔ میر۔ ا۔ بچہ

آنکھوں میں بے یقینی کہ ساتھ لاتعداد آنسو لیے وہ دینا ہاتھ پیٹ پر رکھ کر عجیب پاگلوں والے انداز میں بولی

دعا

رو۔ ک جائی۔ یں و۔ ہی آ۔ پ

آپ دون۔ وں دونوں ملے ہوئے تھے آپ دونوں نے دھوکہ دیا مجھے مجھ سے می۔ میرا بچہ چھین لیا کیسے
کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ ایسا ارشان کیسے

شور کی آواز پر عارہ بھی اندر آئی لیکن سامنے اسے روتے چہینتے دیکھ کچھ کہتی کہ دعا نے اسے بھی خاموش
رہنے کا کہا اور اس بار اونچی آواز میں چہینتی

دعا میری بات سنیں دیکھیں پلیر

نہیں

بلکل نہیں مجھے آپکی کوئی بات سننی آپ چھوٹے ہیں آپ نے مجھ سے چھوٹ بولا اور مجھے یہاں لے آئے

پیار سے اسکو سمجھانے کی خاطر ارشان نے اسکے پاس جانے کی کوشش کی مگر وہ جیسے سننے کو تیار ہی نہیں تھی

جبکہ عارہ کو تو اس بات کی فکر لگی تھی کہ اسکا آپریشن ابھی ہوا تھا اور جس طرح وہ چہینتے ہی تھی ضرور کچھ

غلط ہو جانا تھا

اور آپ عارہ بھا بھی آپ

آپ کیسے کر سکتی ہیں یہ کیسے میرے بچے کو مار سکتی ہیں میرے بچے کی جان لے لی آپ دونوں نے

آپ دونوں قاتل ہیں قاتل ہیں آپ دونوں۔۔۔ آہ۔۔۔ آہ۔۔۔

اسکے بعد روتے ہوئے وہ عائرہ کو الزام دے رہی تھی جب لڑکھڑانے پر سٹیج پر کھولے اور وہ درد کی وجہ سے

بڑی طرح بلبلائی

دعا

دعا سٹوپ آٹ کچھ نہیں ہوا بھابھی

اسکے بلبلانے پر ارشان فوراً اسکے قریب آیا اور کندھوں سے پکرتے ہوئے بیڈ پر لٹایا جو دونوں ہاتھ اسکے

کندھوں پر رکھ مظاہمت کرتے ہوئے اسے خود سے دور دھکیل رہی تھی لیکن اسکے باوجود ارشان نے اسکو

سختی سے قابو کیا اور عائرہ نے نیند کا بخشین جلدی سے اسکے بازو پر لگایا تاکہ وہ پرسکون ہو سکے

چھوڑیں ہاتھ مت لگائیں مجھے چھوڑیں

دور رہیں قاتل ہیں آپ

آپ دونوں۔۔۔ قاتل۔۔۔ ل۔۔۔ ہی۔۔۔ ہیں۔۔۔ قاتل۔۔۔

انجکیشن لگنے کہ جتنی دیر وہ بے ہوش نہیں ہوئی اتنی دیر ان دونوں کو کوستی رہی اور پھر مکمل غنودگی میں جاتے ہوئے ایک بار پھر بے حس حرکت ہوئی جبکہ اسکے بے ہوش ہونے پر ارشان اور عائرہ دونوں نے سانس لیا اور سب سے پہلے عائرہ نے اسکے ہاتھ سے ہوتی بلیڈینگ پر بینڈیج کی

شٹ

کیا ہوا بھابھی

ہونا کیا تھا جس کا ڈر تھا وہی ہوا سٹیجیز کھول گئے ہیں اور بلیڈینگ ہو رہی ہے تم باہر جا مجھے فوراً بلیڈینگ کو روک کر دوبارہ سٹیجیز لگانے ہو گئے

زخم سے نکلتے خون پر وہ یکدم ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جس پر ارشان اسکی بات سمجھ کر دعا کو دیکھ ناچاہتے ہوئے بھی باہر نکل کر انتظار کرنے لگا جبکہ عائرہ نے پہلے اسکا زخم صاف کیا اور سٹیجیز کھول کر دوبارہ احتیاط کہ ساتھ سٹیجیز لگا کر بینڈیج کی اور تھوری دیر بعد ارشان کو اندر آنے کا کہا جو آواز ملنے پر فوراً اندر آیا جہاں عائرہ اب دوبارہ اسکے دوسرے ہاتھ پر ڈرپ سیٹ کر رہی تھی

کوئی پریشانی والی بات تو نہیں بھابھی

فکر مند نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھ اسنے عائرہ سے پوچھا

نہیں فحاح تو میں نے میچ کر لیا ہے پر کوشش کرنی ہو گئی کہ اب دوبارہ یہ اب ناہو ورنہ بار بار زخم کاہلنا انگلشن
بھی کر سکتا ہے اور بلیڈنگ نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے

ہممم

عائرہ کی بات پر وہ محظ اتنا ہی بول کر اسکے پاس ہی سٹول پر بیٹھ گیا اور عائرہ ڈرپ لگانے کہ بعد ان دونوں کو
اکیلا چھوڑ کر وہاں سے نکل گئی

اسکی اس قدر شدید رد عمل کہ پیش نظر عائرہ نے جان بوجھ کر اگلے چار دن تک اسے اسی طرح غنودگی میں
رکھا تا کہ زخم تھوڑا ٹھیک ہو جائے ان چار دنوں میں ارشان ایک بھی لمحے کہ لیے اس سے دور نہیں ہوا تھا
ناتوں وہ سویا اور ناہی وہاں سے کہیں گیا تھا بلکہ ہر سیکنڈ اسکے خیال کا سوچ وہ اسی کہ پاس رہا لیکن آج چار دن
بعد وہ مکمل اپنے حواسوں میں موجود ساکت نگاہوں کہ ساتھ لیٹی صرف چھت کو ہی گھوری جا رہی تھی

اسکی خیریت کہ لیے اس وقت نازد امیر سلطان اور زوہان ارمان سبھی اسکے پاس موجود اپنی باتوں سے اسکا دل بہلا رہے تھے جوان سب کی باتوں پر کان دہرنے کی بجائے چھت پر کسی غیر مری نقطے کو ہی دیکھی جارہی تھی

اب کیسی طبعیت ہے تمہاری دعا

روز کی طرح عائرہ آج بھی راوند لگاتے ہوئے اس کہ پاس آئی اور اسکا چیک آپ کرتے پوئے پوچھ رہی تھی جو اسکے پوچھنے پر اپنی خالی نظروں سے ایک نظر دیکھ بنا جواب دیے ہی چہرہ موڑ گئی

جب سے اسے ہوش آیا تھا وہ بالکل اسی طرح خاموش تھی بلکہ جتنی بار ارشان نے اس سے مخاطب ہونے کی کوشش کی اتنی بار وہ چہرہ موڑ کر آنکھیں بند کر جاتی تھی

اگر تمہیں کہیں در۔۔۔۔

بابا مجھے میرے بابا کہ گھر جانا ہے

عائرہ ابھی اسے کوئی ہدایت دیتی کہ وہ اسکی بات کاٹ کر دامیر سلطان سے مخاطب ہوئی

بالکل نہیں میں آپ کو وہاں جانے کی اجازت نہیں دوں گا

اسکی آواز پر جہاں ارشان نے سکھ کا سانس کیا تھا وہی اپنے بابا کہ گھر جانے کا سن فوراً انکار کر گیا لیکن اس کے انکار پر دعائے یوں سخت نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا کہ ارشان اپنے لیے اسکی آنکھوں بیگانگی پر تلتملایا

مجھے میرے بابا کہ گھر جانا ہے

آسکی آنکھوں میں دیکھ وہ ایک بار پھر اسی لہجے میں زور دیتے ہوئے بولی جس پر عائرہ نے دامیر سلطان کو اسکی بات ماننے کہ لیے ہاں کی

ٹھیک ہے بیٹا ہم اپ کہ بابا کی طرف ہی جائیں گئے

لیکن بابا

پریشان نہیں ہو ارشان میں دعا کہ ساتھ ہی ہوں اگر کوئی پریشانی ہو گئی تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا

ہاتھ کہ اشارے سے اسے چپ رہنے کا بول دامیر سلطان نے بات سنبھالی اور عائرہ کو اسکے ڈر سچارج پیپر ز ریڈی کروانے کا کہا جو ہاں کر باہر نکل گئی جبکہ ارشان اسکی اس قدر بے گانگی پر صبر کہ گھونٹ بھرتا لب بھینج کر رہ گیا

یا اللہ اب اسکو کیا بیماری پڑ گئی ہے

یونی سے واپسی پر مہرماہ گھر جا رہی تھی جب اچانک اسکی کار دو تین جھٹکے کھا کر سڑک پر ہی روک گئی
گاڑی سے اتر کر وہ سامنے آئی اور انجین چیک کرنے لگی جو کافی گرم ہو رہا تھا اور اس میں دھوا بھی نکل رہا تھا
جیسے جل گیا ہو

اپنی پرو بلم

چہرے کہ اٹے سیدھے زاویے بیگاڑ وہ بچاری سی شکل پر بنا کر انجین کو دیکھ رہی تھی جب پیچھے سے جانی
پہنچانی آواز پر فوراً موڑی جہاں ہاتھ میں گلاس پکڑے فیضان کھڑا تھا
اسکو دیکھنا جانے کیوں پر اسکا دل یکدم تیزی سے دھڑکا

میں گزر رہا تھا تو آپ کو دیکھا شاید کوئی مسئلہ درپیش ہے آپ کو

اسکی چہی پر فیضان نے مزید بات کہی جس پر مہرماہ نظریں یہاں وہاں گھمانے لگی

جی وہ میں گھر جا رہی تھی پر اچانک گاڑی بند ہوئی تو بس وہی دیکھ رہی تھی

اپنے بالوں کہ لیٹوں کو کان کہ پیچھے کروہ انجانے میں گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی جبکہ اسکی یہ گھبراہٹ

فیضان نے باخوبی نوٹ کی

میں دیکھ سکتا ہوں

خود ایک بار مسئلہ جاننے کہ لیے اسنے اجازت مانگی جو سر ہلا کر پیچھے ہٹی تاکہ وہ دیکھ سکے

ای تھنگ انجین خراب ہو گیا ہے

اگر آپ برانامانے تو میرے ساتھ چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں

انجین کہ بارے میں معلومات دیے اسنے اسے اپنے ساتھ چلنے کی آفر کی مگر اسکی آفر پر مہرماہ نے یوں سراٹھا

کر اسکی طرف دیکھا جیسے پتہ نہیں بچارے نے اس سے اسکی جائیداد مانگ لی ہو

نہیں اسکی ضرورت نہیں میں ٹیکسی سے چلی جاؤں گئی

ریسائیت سے انکار کر اسنے گاڑی سے اپنا بیگ نکالا

دیکھیں مہرماہ آپ دعا بھا بھی کی دوست ہیں اس لیے مجھے اچھا نہیں لگے گا اگر آپ یوں ٹیکسی میں جائیں اور
ویسے بھی جب میرے پاس کار موجود ہے تو مناسب نہیں لگتا اس لیے ٹیکسی رہنے دیں میرے ساتھ چلیں
میں آپ کو گھر چھوڑ دوں گا

اسکے انکار پر بڑی ہی سادہ دلی کہ ساتھ فیضان نے اسے سمجھانا چاہا جو تھوڑی دیر سوچنے کے بعد جا کر خود ہی
اسکی گاڑی میں بیٹھ گئی جو اسکے بیٹھنے پر خود بھی جا کر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی سڑک پر دوڑائی

آج آپ کے ساتھ زوبیہ نہیں گئی یونی

گاڑی میں پھیلی خاموشی کو چند لمحے بعد فیضان کہ آواز نے توڑا جبکہ وہ جو چپ ہونے کا نام نہیں لیتی تھی اس
وقت زبان پر ایسے کفل گا کر بیٹھی تھی جیسے وہ بولنے پر اسکی جان لے لے گا

نہیں آج اسنے اوف کیا تھا

ہمممم

اسکے سرسری سے جواب پر وہ ہمم کہتا خاموش ہو گیا اور مہرماہ بس کسی طرح اس سفر کہ ختم ہونے کا انتظار کرتی رہی کیونکہ پتہ نہیں کیوں پر فیضان کہ ساتھ پر اسے عجیب گھبراہٹ ہو رہی تھی جس کہ باعث ناتواں سے ٹھیک سے سانس لیا جا رہا تھا اور ناہی وہ کچھ بول پارہی تھی

اج ہاد کو دو بئی گئے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اور یہ پورا ہفتہ عائرہ نے غصے اور اداسی کہ ملی جلی کیفیت میں گزار دیا لیکن آج اسے بے چینی سے گھر واپس جانے کا انتظار تھا کیونکہ آج وہ واپس آنے والا تھا لاکھ غصہ اداسی سہی لیکن وہ واپس آ رہا تھا یہ خیال آتے ہی اس کا دل شدت سے اس سے ملنے کہ کیے بے چین ہوا اور اسی بے چینی میں وہ ہو سپٹل سے آف کر کہ جلدی میں گھر واپس جا رہی تھی جب راستے میں اچانک کسی گاڑی نے اسکے سامنے آ کر اس کا راستہ روکا کہ عائرہ نے فوراً بریک لگا دیا اور نہ دونوں کی ٹکر ہو جاتی

یا اللہ

یہ کیا بتمیزی تھی

گاڑی کورک شکر ادا کرو غصے سے باہر نکل اور اونچی آواز میں بولی جب دو گاڑیاں اور اسکے دائیں بائیں اکر روکی اور ان دونوں گاڑیوں میں سے اسلحے سمیت چار چار آدمی باہر نکلے جبکہ جو گاڑی اسکے سامنے تھی اس میں سے دو ہٹی کٹی عورتیں نکلی اور چلتی ہوئی عین اسکے سامنے آکر روکی جن کو دیکھ ایک پل کہ لیے وہ گھبرائی یہ کیا۔۔۔

آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا میم

ان دونوں میں سے ایک عورت نہایت با آداب انداز میں اس سے مخاطب ہوئی مگر وہ ساتھ چلنے کا سن او بھئی ایک منٹ آپ سب کون ہیں اور میں بھلا آپ کہ ساتھ کیوں جاؤں گئی نا سمجھی اور حیرانگی دونوں لیے وہ ہاتھ اٹھا کر پوچھنے لگی اور ساتھ ہی اپنے چاروں طرف کھڑے گارڈز اور انکی گنز کو دیکھا جو ایسے اسے گھیرے ہوئے تھے جیسے وہ سچ میں کوئی کریمنل ہو

دیکھے میم آپ کہ اس سوال کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہمیں صرف آپ کو لانے کہ آڈرز ملے ہیں اس لیے بہتر ہو گا آپ خود آرام سے ہمارے ساتھ چلیں ورنہ مجبوراً ہمیں زبردستی کرنی پڑے گی

ایک بار پھر وہی عورت بالکل اسی طرح تمیز کہ دائرے میں رہتے ہوئے بولی لیکن اسکے تاثرات اب بھی ویسے ہی تھے

آپ کو کس نے کیا آڈر زد دیے ہیں اس بات سے مجھے کوئی مطلب نہیں اس لیے بہتر ہوگا آپ سب میرے راستے بٹے اور مجھے جانے دیں

ان سب کی طرف باری باری دیکھ وہ اپنے لہجے کو کئی حد تک سخت کر کہ بولی اور اس سے پہلے گاڑی کا دروازہ کھولتی کہ دوسری عورت نے فرقی سے آگئے آکر اسکی کوشش ناکام بنائی

ارے

اس عورت کہ یوں اپنے راستے میں آنے پر وہ غصے سے کچھ کہتی کہ اس سے پہلے ہی وہ گاڑی اپنی گنز سمیت آگے آئے جس پر وہ ڈر کہ مارے خاموش ہو گئی

آپ چل رہی ہیں میم یا پھر۔۔۔

ایک بار پھر وہی عورت بول کر اپنی باے ادھوری چھوڑ گئی جس پر چاہ نچار عائرہ کڑوا گھونٹ پی کر ڈرتے
ڈرتے سامنے کھڑی گاڑی کی طرف آئی اور ان سب کی طرف دیکھ کر اندر بیٹھ گئی جو اسکے بیٹھتے ہی خود بھی
اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے اور گاڑی سڑک پر دوڑائی
جبکہ وہ خود ڈری سہمی سی یہ سوچنے کی کوشش کرنے لگی کہ یہ کون تھے اور اسے کہاں لیکر جا رہے تھے کس
نے آسکو کرنیپ کرنے کہ آڈر زدے تھے

یہ سب سوچتے ہوئے اسکا زہن کرنیپ لفظ پر اٹکا کہ کہیں وہ کرنیپ تو نہیں ہو گئی مطلب یہ سب اسے
کرنیپ کر کے لے جا رہے تھے مگر کہاں اور کس نے آ نہیں آڈر دیا
اپنے زہن میں انہیں سوچوں سے اوجھتی ناجانے وہ کیا کیا سوچ رہی تھی جب ایک بار پھر گاٹی جھٹکا کھا کر
روکی اور وہ دونوں عورتیں اتری اور اسے بھی اترنے کا کہا جو چپ چاپ اتر گئی مگر یہ دیکھ اسے مزید حیرت کہ
ساتھ ساتھ ڈر بھی آیا کہ وہ لوگ اسے ایئر پورٹ لائے تھے

آپ سب کچھ بتائیں کہ آپ سب کون ہیں اور مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں
اس سے پہلے وہ اسے اندر لے جاتے وہ اب بار پھر غصے سے پوچھنے لگی لیکن اس بار بھی اس عورت نے جواب
نہیں دیا بلکہ آگئے چلتے ہوئے گاڈرز کو اشارہ کیا کہ اسے اپنے پیچھے لے آئے جو اسکے اشارے پر گن اس پر تان

کراسے آگے بھرنے کا کہنے جو سر پر تنی گن کی وجہ سے چپ ہوئی اور جہاں جہاں سے وہ عورتیں گزری رہی

تھی ان راہداریوں کو عبور کر کہ ایک کمرے کہ باہر آ کر روکی

آندر جائیں سر آپکا ویٹ کر رہے ہیں

اسے اندر جانے کا بول وہ سبھی گاڈ رز اور وہ عورت جیسے آئے تھے ویسے ہی نکل گئے جبکہ عائرہ نے سوچا کہ وہ

وہاں سے بھاگ جائے لیکن پھر یہ تجسس کہ اسے یہاں تک بلایا کس نے اور کیوں ہے جاننے کہ لیے ڈرتے

ڈرتے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی مگر اندر آ کر جیسے ہی اسکی نظر سامنے بیٹھے شخص پر پڑی اسکی آنکھیں

بے یقینی اور شک کی کیفیت میں پھٹی کی پھٹی رہ گئی

ہ۔ ہادود

اسکی آنکھوں کہ ساتھ بے یقینی بھی تھی جبکہ اتنی دیر جو سانس اسکی اٹکی تھی جیسے اسکو دیکھ یکدم بحال ہوئی

جبکہ اسکا مجازی خدا بڑے ہی شہانہ انداز میں سامنے صوفے پر بازو پھلا کر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے جانثار

نظروں سے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسکو دیکھ رہا تھا

لیکن آج پہلی بار اسکی مسکراہٹ پر عائرہ کو اس پر جی بھر کر غصہ آیا

ہاد آپ

اپ کو اندازہ بھی آپکی اس حرکت کی وجہ سے میں کتنا ڈر گئی تھی کوئی ایسے کرتا ہے کیا
غصے سے اسکے قریب آئے اسکا سچ میں بس نہیں چل رہا تھا ورنہ اسکے سر پر کوئی چیز دے مارتی جسکی وجہ سے
نا جانے وہ کون کون سے خیال بن کر بیٹھ گئی تھی

ششش ریکس نور ہاد

اپنی جگہ سے اٹھ اسنے بڑے ہی پیار سے اسکے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ریکس رہنے کا کہا جو غصے سے
اسکے دونوں ہاتھ جھٹک گئی
ریکس مطلب یہاں یہ سوچ سوچ کر میری جان نکل رہی تھی کہ شاید میں کر نیپ ہو گئی ہو گئی ہوں اور پتہ
نہیں کیا کیا وہ بھی صرف آپکی وجہ سے اور آپ ہیں کہ کتنے پر سکون ہو کر مجھے ریکس رہنے کا بول رہے ہیں
آپ مجھے بتائیں آخر آپ کہ ساتھ مسئلہ کیا ہے کیوں چاہتے ہیں آپکی ان حرکتوں کی وجہ سے کسی دن مجھے
ہارٹ آٹیک ہو جائے

غصے سے جو منہ میں آئے وہ بولتی جا رہی تھی جبکہ وہ پاگل دیوانا تھے دنوں بعد اسے اپنے پاس دیکھ صرف

اپنی نظروں کی پیاس ہی بھجا رہا تھا

ہاں وہ جواب دیں اب

ایم سوری

ابھی وہ مزید غصے میں کچھ کہتی کی اسکی سوری مانگنے پر خاموش ہوئی جبکہ وہ چل بلکل اس کے قریب آیا اور اس کے

دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے

اپنی بے چینی اور آپ کہ دور جانے کہ خیال پر جو درد میں نے آپ کو دیا اس درد کہ لیے ایم ریلی سوری

میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا مگر عاثرہ خدا کی قسم میں گھبرا گیا تھا آپ کو ناپا کر مجھے ایسے لگا جیسے آپ مجھ سے

دور چلی گئی ہیں اور اسی خوف کہ زیر اثر میں بنا سوچے سمجھیں آپ کو اتنی عزیت پہنچا گیا جو کہ میں کبھی سوچنا

بھی نہیں چاہتا

میں۔۔۔

آنکھوں شرم ساری اور ندامت لیے وہ مزید کچھ کہتا کہ عاثرہ نے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش رہنے
کر دیا

ہاد عاثرہ سے الگ تو ہو سکتا ہے

لیکن عاثرہ ہاد سے کبھی الگ نہیں ہو سکتی

ایک حقیقت تھی جو اسکی آنکھوں میں دیکھ اسنے بیان کی کیونکہ ہر بار وہ اسے چھوڑ کر جاتا تھا بلکہ وہ تو ہر بار
اسکے واپس بولانے پر جیسے سب بھول جاتی تھی جیسے کہ آب وہ تو یہ بات بھول ہی گئی تھی کہ اسنے اسے درد
دیا اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ وہ اس سے دور تھا
اپنی زندگی سے الگ ہو کر کوئی کیسے جی سکتا ہے نور ہاد

آپ زندگی ہیں ہاد سلطان کی آپ سے الگ ہو کر ہاد سلطان مر تو سکتا ہے لیکن جی نہیں سکتا

اسی لیے ہر بار چھوڑ کر چلے جاتے ہیں یہ بھی نہیں سوچتے کہ پیچھے وہ زندگی جس کہ دعوے آپ کرتے ہیں وہ
کیسے جی پائے گئی

اسکی بات کا جوا دیے اسکی آنکھوں اور لہجے میں صاف شیکایت تھی جس پر ہادد ہیما سا مسکرایا اور اسکا چہرا

ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرا

اسی لیے تو معافی طلب ہوں پہلی بار کی طرح اس بار بھی معاف کر دیں

اور اگر میں معاف ناکروں تو۔۔۔

تو میں تب تک معافی کا طلب گار رہوں گا جب تک آپ معاف نہیں کر دیتی

اسکے جواب پر عائرہ نم آنکھوں سے سر جھکا کر مسکرا دی

کیا تھا وہ شخص اسکی دوری پر وہ بن پانی کی مچھلی کی طرح دن رات تڑپ رہی تھی جو اسے دوسری بار تنہا تڑپنے

کہ لیے چھوڑ گیا تھا لیکن وہ پاگل دیوانی اسکے اکرا ایک بار معافی مانگنے پر پھرست اسے معاف کر چکی تھی

اپ بہت برے ہیں ہاد بہت برے

ایک دم زور سے اسے گلے لگائے وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی کہ وہ برا ہے جو کہ اسکے عطا کیے لقب پر

صرف مسکرا رہا تھا تبھی روم کا ڈور نوک ہوا جس پر عائرہ آنسو صاف کرتے پیچھے ہٹی کہ ہاد نے باہر والے کو

اندر آنے کی اجازت دی

سر فلاسٹ ریڈی ہے

او کے

آپ پھر کہیں جارہے ہیں

ان دونوں کی بات پر وہ فوراً اسکے سامنے آئے پریشانی سے پوچھنے لگی جس پر ہاد نے اس شخص کو جانے کا اشارہ

کیا اور اسکی طرف متوجہ ہوا جسکے چہرے پر دوبارہ اسکے جانے کا سوچ پریشانی چھائی تھی

میں نہیں ہم دونوں جارہے ہیں

مطلب

مطلب یہ نور ہاد کہ آج سے کچھ دنوں کے لیے ہم دونوں ایک ساتھ اپنے ہنی مون پر جارہے ہیں

اسکی نا سمجھی کا جواب اس نے بڑے ہی پیار سے اسکا رخسار سہلاتے ہوئے دیا جو ہنی مون کہ نام پر حیران

خوش دونوں ہوئی

لیکن میں کیسے جاسکتی ہوں میری تو ہو اسپتال میں اپو ٹمینسٹر اور سر جریز ہیں

خوش ہونے سے پہلے ہی اسے اب اس بات کی فکر لاحق ہوئی

ڈونٹ وری آپ کی تمام اپوٹمینٹز میں الریڈی آپکی واپسی تک ڈیلے کرواچکا ہوں اور رہی بار سر جریز کی تو وہ

میں نے ڈاکٹر عارف کو ہنڈا اور کر دی ہیں اس لیے اب مزید کوئی پریشانی پالنے کہ کوئی ضرورت نہیں

کیونکہ گھر میں بھی سب کو اطلاع مل چکی ہے کہ ہم دونوں ہنی مون پر جا رہے ہیں

اسکے ہو سپٹل کی ٹنشن ختم کر اس سے پہلے اسے گھر والوں کی لاحق ہوتی وہ پہلے ہی بتا کر بات ختم کر چکا تھا

جسکے پاس اب ناتو کوئی پریشانی رہی تھی اور نا ہی کوئی اکسیوز اس لیے مسکرا کر گردن ہاں میں ہلا گئی

ہم جا کہاں رہے ہیں



ترکی

سیریلی

آنکھوں میں خوشی اور بے یقینی لیے اسنے جیسے جاننا چاہا

یس ہنڈرڈ پرنٹ سیریلی اب چلیں

اپنی بات پر ہاں کر وہ ٹائم دیکھ کر اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکلا جو اکساٹمینٹ اور خوشی سے اسکے ہمراہ اپنے نئے

سفر پر چل دی

ویسے ہاں آپ دنیا کہ پہلے شوہر ہو گے جو اپنی بیوی کو کر نیپ کر کہ ہنی مون پر پر لے کر جا رہا ہے

اپنی بات کہ مطابق دعا سلطان منشن جانے کی بجائے دامیر سلطان کہ ساتھ سیدھا اپنے بابا کہ گھر ہی آئی تھی اور فلحال ارشان نے بھی زیادہ بحس نہ کرتے ہوئے اسے جانے دیا کیونکہ وہ چاہتا تھا وہ کچھ دن خود کو ریلکس کر لے اسکے بعد وہ اس سے کوئی بات کرے گا ورنہ ابھی تو دعا اسکی کوئی بات سننا تو دور اسے دیکھ بھی نہیں رہی تھی

وہ بھلے خود ان لوگوں کہ ساتھ نہیں آیا تھا لیکن اسکی سفٹی کہ لیے اسنے ساری تیاری یہاں آنے سے پہلے ہی مکمل کر دی تھی گھر کہ اندر ناگا ڈر زنا سہی لیکن وہ ہر اس جگہ کیمر از لگو اچکا تھا تا کہ دور سہی مگر وہ اسے دیکھ تو سکے جبکہ گھر کہ باہر بہت سے گاڈرز پہر اداری دے رہے تھے

دعا بیٹا آپ کو کچھ چاہے

نرس اسے کھانے کہ بعد میڈسن کھلا رہی تھی جب دامیر سلطان اسکے پاس آکر شفقت بھرے لہجے میں

پوچھنے لگے جس پر دعا انکی محبت پر چپ نارہ پائی

نہیں بابا

میری بیٹی نے کھانا کھایا

اسکے جواب پر وہ مسکرا کر اسکے پاس آئے اور ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ کر ایک اور سوال پوچھا

جی

سر جھکا کر وہ صرف اتنا ہی بولی جبکہ اسکے لہجے انداز اور آنکھوں کا یہ خالی پن اس سے فاصلوں دور بیٹھا اسکا

شوہر محسوس کر کہ تڑپا

وہ کب سے بیٹھا اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا جو بالکل چپ چاپ سی صرف لیٹ کر نانا جانے کیا کیا

سوچی جا رہی تھی

اگر آپکو کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو یٹا مجھے بتادیتے گا میں یہی ساتھ والے کمرے میں ہوں

دو تین مزید باتیں کرنے کہ بعد وہ آرام کہ گرز سے اٹھتے ہوئے بولے جوانکی بات پر صرف سر ہلا گئی اور وہ

اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر باہر نکل گئے جبکہ نرس وہی اسکے پاس ہی سائیڈ پر موجود صوفے پر بیٹھ گئی اور وہ خود

دوبارہ لیٹ کر نانا جانے کن سوچوں میں ڈوبی جب کافی دیر سوچنے کہ بعد اسنے اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنے پیٹ پر رکھا

جہاں آج کوئی احساس نہیں تھا آج اسکی گود خالی تھی جس پر اسکی آنکھوں سے گرم سیال ایک بار پھر رواں

ہوا

اور اسکایوں بنا آواز کہ گھوٹ گھوٹ کر رونا رونا نشان کو ہر گزرتے لمحے کہ ساتھ کچول رہا تھا وہ تو گیر گیر آیا تھا
خدا کہ سامنے کہ وہ اسکے بچے اور بیوی دونوں کی زنگی بخش دے لیکن شاید خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا اس لیے
اسکی دعارد کر گیا

اسکا کیس کافی کو مپلیکیٹ تھا جس پر عائرہ لاکھ کوشش کہ باوجود بھی اسکے بچے کو نا بچا پائی اور یہی وجہ تھی کہ
وہ اندر ہی اندر گھوٹ گھوٹ کر خود کو کھوکھلا کر رہی تھی

تقریباً 6 گھنٹے کی فلائٹ کہ بعد ان دونوں کا پلین ترکی ایئر پورٹ پر لانڈ ہوا جس پر ہادوہاں کی ساری فامیلٹیز
پوری کر کہ جیسے ہی اسکے ساتھ ایئر پورٹ سے باہر آیا وہاں پہلے سے کوئی شخص اسکے انتظار میں کھڑا تھا جس
نے اسکے آتے ہی سب سے پہلے دو موبائل سمیز گاڑی کی چابی اور چند ضروری کاغزات پکرائے اور چلا گیا
جسے پکرا دے موبائل اور سیم اسکے حوالے کی کیونکہ یہاں وہ پاکستان کی سیم یوز نہیں کر سکتے تھے

آپ خود ڈرائیو کریں گئے

موبائل پکڑ کر وہ اسکے ساتھ ہی گاڑی کہ پاس آئی جب اسکے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر ہاد نے خود ڈرائیونگ

سیٹ سنبھالی جس پر عائرہ حیران ہوئے بغیر نارہ سکی

میں پہلے یہاں آچکا ہوں اس لیے آئیڈیا ہے مجھے آپ پریشان نہیں ہوں

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ جواب دیے اس نے اسے بر فکر رہنے کا کہا جو منہ بنا گئی

پریشان نہیں میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی اب مجھے تھوڑی پتہ آپ یہاں آئیں ہیں یا نہیں

اسکے جواب پر وہ مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کر گیا جبکہ عائرہ وہاں کہ روڈ اور سڑکوں کو پر جوش ہوئے دیکھتی رہی

پاکستان کی نسبت ترکی میں دسمبر کہ موسم ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ کافی زیادہ تھی سڑکوں پر جگہ جگہ برف کی

سفیدی چھائی ہوئی تھی تمام لوگوں نے فل کورٹ گلوں شوز اور مفلز لیے ہوئے تھے جبکہ اسے اب سمجھ آیا

تھا کہ لائینڈینگ کہ وقت ہاد نے اسے فل کورٹ گلوں اور مفلز کیوں پہنایا

تین گھنٹے کی مزید ڈرائیو کہ بعد وہ لوگ ترکی کہ مشہور شہر استنبول میں موجود تھے جہاں تھوڑی آگے جاتے

ہی ہاد نے گاڑی ہوٹل کہ بجائے ایک کاٹیج کہ باہر روکی اور اپنی سائیڈ سے نکل کر اسے بھی اسکی سائیڈ سے نکلنے

میں مدد کی کیونکہ نیچے کافی زیادہ برف تھی

احتیاط کہ ساتھ اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اپنے ساتھ لیے اسے اندر آیا جہاں شاید انکے آنے سے پہلے ہی ہیٹرز اون

کر دیے گئے تھے اسی لیے اندر کا ماحول باہر کہ ماحول سے کافی گرم تھا

لکڑی سے بنا وہ کابینچ زیادہ بڑا نا سہی مگر بہت ہی پیارا ڈیکوریٹ ہوا تھا جو کہ عائرہ کو کافی پسند بھی آیا وہ مسکراتی

نظروں کہ ساتھی

وہاں کی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی جو کہ بہت ہی نفاست سے سیٹ کر کہ رکھی گئی تھی

آندر روم میں آپکی ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہیں اگر آپ چاہیں تو جا کر فرش ہو جائیں تب تک میں ہم

دونوں کہ لیے کچھ کھانے کا انتظام کرتا ہوں

بائیں ہاتھ کی طرف بنے روم کی طرف اشارہ کر کہ ہاد نے اسے فرش ہونے کا کہا جو سر ہلا کر اس روم کی

طرف چلی گئی جبکہ وہ خود اپنی جیکٹ اتار کر صوفے پر پھٹکتا کیچن میں آیا اور کف فولڈ کر کہ اپنے اور اسکے

لیے کچھ بنانے لگا

ہاد آپ کیوں بنانے لگے میں بنا لیتی

تھوڑی دیر بعد وہ فرش سی بلیک کرتے میں کھولے بالوں کہ ساتھ چادر کندھوں پر لیے باہر آئی تو اسے کیچن میں خود ہی کھانا بناتے پایا

بلکل نہیں اب جب تک ہم دونوں ہنی مون پر ہیں تب تک ناہی تو آپ کچھ بنائیں گئی اور ناہی کوئی کام کریں گئی

آپ بس یہاں بیٹھیں اور بیٹھ کر یہ اور نج کھائیں

فرصت سے اسے منا کر اسنے اسے اپنے پاس ہی اٹھا کر شلف پر بیٹھایا اور اسکے ہاتھ میں اور نج پلیٹ تمھائی جو وہ پہلے ہی پیسیسز کر کہ سیٹ کر چکا تھا جس پر عائرہ خاموشی سے کندھے اچکا کر اور نج کھاتے ہوئے اسکی مہبوت بھی دیکھ رہی جو کافی پرو فیشنل انداز میں بیف کو سٹیک کر رہا تھا

آپ کو کھانا بنانا آتا ہے

مالٹے کا ایک پیس اسکے منہ کہ آگے کر اسنے دلچسپی سے سوال کیا

ہمم تھوڑا بہت

اووو

اچھا ویسے بنا کیا رہے ہیں آپ

بیف کہ بعد اسکے چند سبزایاں کاٹنے پر وہ اور بج کھاتے ہوئے ساتھ ساتھ پوچھ بھی رہی تھی

آپ کو سپائسی چیزیں پسند ہیں تو خاص آپ کہ لیے سپائسی بیف سٹیک اور وائیٹ پاستا

ایک پیس پلیٹ میں سے اٹھا کر اسکے منہ میں ڈالتے ہوئے اسنے بڑے ہی پیار سے جواب دیا

لیکن آپ تو سپائسمیزز نہیں کھاتے

جی اسی لیے اپنے لیے وائیٹ پاستا بنا رہا ہوں

اچھا۔۔

سر کو ہلا کر وہ چپ ہوئی کہ تبھی اسکی نظر کھڑکھی سے باہر پڑتی برف باری پر پڑی

ہاں باہر برف باری ہو رہی ہے

پلیٹ کو شلف پر رکھ وہ فوراً وہاں سے چلتی لاؤنج میں آئی اور کھڑکھی کھول کر پر جوش ہوئے ہاں سے بولی جو اسکی

اکساٹمینٹ پر کھانا بناتے ہوئے خود بھی مسکرایا

عائزہ نو باہر بہت سردی ہے آپ بیمار پڑ جائیں گئی

جب کافی دیروہ اندر سے برف باری دیکھ کر تھک گئی تو جلدی سے باہر کا دروازہ کھول کر لان کی طرف چلی گئی جس پر ہادا اسکے یوں اتنی سردی اور وہ بھی برف پڑتے وقت باہر جانے پر فوراً فکر مندی سے چولہا بند کر کے اسکے پاس گیا جو اسکی بات سننے کی بجائے بچوں کی طرح چہرا اوپر کر کے گول گول گھومتی برف کو چہرے پر گیرتا محسوس کر خوش ہو رہی تھی

عائزہ۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا ہا دیکھیں کتنا مزہ آرہا ہے ایک کام کریں آپ بھی آئیں دیکھیں یہ کتنی سو فٹ سو فٹ ہے اسکی دوبارہ فکر مند آواز پر وہ اپنی چادر پیچھے پھینک اسکے پاس آئی اور اسے بھی اپنے ساتھ باہر گھسیٹا جو اسکے اندر آنے کی بجائے اپنے باہر جانے پر اسے دیکھ کر رہ گیا

کیا ہوا اب آپ مجھے یہاں لائیں ہیں تو میں یہ سب تو انجوائے کروں گئی نا اس لیے منہ مت بنائیں اور میرے ساتھ انجوائے کریں

اسکے ماتھے کہ تیوری کو انگلی سے ہٹائے اسنے لاڈ سے اسکے گال کھینچتے ہوئے کہا جس پر ہادا اسکی حرکت پر دھیما سا مسکرایا

اچھا مجھے گود میں اٹھائیں

اسکی فرمائش پر ہاد نے نا سمھی سے آئبر و ز اچکائی

اوہو مطلب مجھے گود میں اٹھا کر ایسے گول گول گہمائیں دیکھیں کتنا مز آئے گا

بقائدہ گول گول گھوم کر اسنے بلکل بچوں کی طرح فرمائش ظاہر کی کہ ہاد کو اسکی فرمائش سے زیادہ سرخ

ہوتی ناک اور روخسار پر پیار آیا

بلکل چھوٹی سے بچی لگ رہی ہیں آپ

گود میں اٹھاتے ہوئے اسنے اسکی ناک سے ناک مس کی اور اسکی فرمائش کہ مطابق گول گول گہمانے لگا

جس پر وہ کھکھلاتے ہوئے کبھی ہاتھ پھلا کر برف پکرتی تو کبھی اپنا ٹھنڈا ہاتھ جان بوجھ کر ہاد کے چہرے پر لگاتی

اور وہ اسکی ان شرارتوں پر غصہ کرنے کے بجائے بلکل اسکی طرح ہی بچہ بناو ہی حرکتیں کر رہا تھا جس پر وہ

کھکھلا دیتی

یہ لو تمہاری گاڑی کی چابی

اور زرہ مجھے یہ بتاؤ تمہاری گاڑی فیضان کہ پاس کیا کر رہی تھی

گاڑی کہ چابی اسکے حوالے کرتے ہوئے زوبیہ فیضان کا نام لیتی ہوئی کچھ مشکوک ہوئی جبکہ وہ فیضان کا نام
سن کر فوراً سراٹھا کر اسکی طرف دیکھنے لگی

ایک منٹ فیضان آئے تھے کیا

چابی اسکے ہاتھ سے چھننے کہ انداز میں کھینچ وہ جلدی سے اٹھ کر ٹیریس پر آئی اور نیچے یہاں وہاں دیکھنے لگی
جہاں گیرج میں اسکی کار تو کھڑی تھی لیکن کوئی اور کار موجود نہیں تھی

میری پیاری بہن وہ اندر نہیں آئے بلکہ باہر سے ہی چابی دے کر جا چکے ہیں تمہاری کار میں نے اندر پارک کی
ہے

اسکے ایسے پاگلوں کہ طرف بھاگ کر یہاں وہاں دیکھنے پر زوبیہ نے آنکھیں چھوٹی کر کہ طنز کیا جو ناجانے
کیوں پر منہ لٹکا کر دوبارہ کمرے میں آ کر صوفے پر بیٹھ گئی

تم نے بتایا نہیں تمہاری گاڑی فیضان کہ پاس کیوں تھی

اسکے کہ یوں منہ لٹکا کر بیٹھنے پر وہ بھی اسکے پاس آئے دوبارہ پوچھنے لگی

بتایا تو تھا میری کار خراب ہو گئی تھی

جی لیکن اسکا فیضان سے کیا تعلق

زوبیہ کا انداز اب بھی ویسا مشکوک ہی تھا

اوہوزوبی تم تو ایسے مشکوک ہو رہی ہو جیسے پتہ نہیں کیا ہو

میری کار خراب ہوئی تو وہاں فیضان گزر رہے تھے انہوں نے کہا وہ چھوڑ دیں گئے مجھے تو میں آگئی اور آتے

ہوئے انہوں نے چابی لے لی کہ گاڑی ٹھیک کروا کر گھر بھجوا دیں گئے بس

غصے سے اسکو ساری بات بتائے وہ چپ ہوئی جس پر زوبیہ بھی پوری بات جان کر جیسے پرسکون ہوئی تھی

ورنہ پتہ نہیں کون کون سی کھچری پکا چکی تھی وہ تھوری دیر میں

اچھا تو پہلے بتاتی نامیں ایوی مشکوک ہو رہی تھی کہ پتہ نہیں کیا ہوگا

کوشن گود میں رکھتے ہوئے اسنے جیسے ٹھندی آہ بھری

کیا سوچ رہی تھی تم

اب کی بار باری مہرماہ کی تھی جو آنکھیں چھوٹی کر کہ اس سے سوال کر رہی تھی

یہی کہ شاید تمہارے اور ان سانڈ صاحب کہ بیچ کچھ کچھ ہو رہا ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں

آنکھوں میں صاف شرارت لیے وہ شوخی سے بولتے ہوئے فیضان کو سانڈ کہنا بھولی جبکہ اسکے سانڈ کہنے پر

مہرماہ نے کوشن اٹھا کر اسکو مارا

سانڈ تو مت بولو انہیں

آہاں انہیں مطلب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

انہوں لفظ پر وہ مزید شوخ ہوئی

تم نا اٹھو اور دفعہ ہو میرے کمرے سے لگتا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا

اسکی چھیر خانی پر اس بار وہ دانت پیستے ہوئے اسے اپنے کمرے سے نکالنے لگی جو اسکے چہرے پر اس بار

سیریس ہوئی

اچھا اچھا اب نہیں بولتی

ضرورت نہیں تم بس جاو یہاں سے

اچھا بات تو سن لو میں کہنے کیا والی تھی

اسکے زبردستی باہر دھکا دینے پر وہ ہار مانتے ہوئے اپنی بات سننے کا کہنے لگی مگر مہر ماہ نے اسکی اہک ناسنی اور اپنے

کمرے سے نکال کر ہی سانس لیا جو باہر سے جاتے جاتے اسے چھیڑ ضرور گئی تھی

لاک لگا کر وہ صوفے پر آکر گیری اور پھر زوبیہ کی شرارت اور فیضان کہ خیال پر خود بخود ہی مسکرا دی

یا اللہ یہ میں کیا کر رہی ہوں مہر و ہوش کر

اپنی اس انجانی خوشی پر فوراً خود کو ملامت کرتے ہوئے وہ آیل آئی ڈی اون کر کہ ڈرامہ دیکھنے لگی مگر اسکے

باوجود جو خیال اسکے ذہن میں تھے وہ قائم رہے

اگلے دن ناشتہ کرنے کے بعد وہ دونوں استنبول کی خوبصورتی کو دیکھنے نکل چکے تھے سب سے پہلے ہاؤس اسکے

لیے ڈھیڑ ساری شوپنگ کی اور پھر وہاں کی مشہور جگہوں کی سیر کروائی جس پر عائرہ سب کچھ دیکھتی بہت

زیادہ خوش تھی اور اسکی خوشی کو دیکھتے ہوئے ہاؤس سلطان خوش تھا

یہاں اتنی تیاری کیوں ہو رہی ہے

وہ دونوں اس وقت استقلال سٹریٹ میں موجود تھے جب وہاں بریج کہ نیچے سنو فال اور کرسمیس کہ بہت

پیارے ٹریز لگے ہوئے تھے

نیو ایر کی تیاری کر رہے ہیں

ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی کہ نیو ایر آنے والا ہے

نیو ایر کہ نام پر یکدم اسکی طرف پلٹ وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی

آپ کو پتہ ہے ہا ہر سال میں نیوز میں ہی الگ الگ ملکوں کی نیو ایر سیلبریشن دیکھتی تھی اور تو اور ہر بار میری

اور بابا کی بہت ساری بحس ہو جاتی کیونکہ بابا کہتے تھے انہیں دو بی کی سیلبریشن دیکھنی ہے جبکہ مجھے ترکی کی

کیونکہ یہ ملک مجھے شروع سے بہت زیادہ پسند ہے اسی لیے ہر سال بابا اور میری بحس ہو جاتی

لیکن دیکھیں اس سال میں یہاں ترکی میں لائیو سیلبریشن دیکھوں گئی کتنا مزہ آئے گا

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسکے بازو پر ہاتھ رکھ پہلے وہ اپنی اور فاروق صاحب کی بحس پر مسکرائی اور پھر ہونے

والے سیلبریشن کا سوچ اکساٹھ ہوئی جبکہ ہاڈ نے مسکراتے ہوئے اسکے کندھوں کہ گرد بازو پھلائے

آئی نو نور ہاڈ اسی لیے تو ہم یہاں آئیں ہیں تاکہ میری عاڑہ اس بار سب لائیو انجوائے کر سکے

اسکے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتے ہوئے اسنے محبت سے جواب دیا جو مسکراتی نگاہوں سے دیکھ مسکراتی

ہاد چلیں نا قہوہ پیتے ہیں آپ کو پتہ ہے یہاں کا قہوہ اور بریڈ بہت مزے دار ہوتی ہے

سمندر کی ایک سائیڈ پر لگے سٹالز میں قہوے کہ سٹال کو دیکھ وہ فوراً اسکا بازو کھینچتے ہوئے بولی جو اسکی فرمائش پر

وہاں آیا اور اپنے اور اسکے لیے دو کپ قہوہ اور چند بریڈز لی جسے وہ بالکل چھوٹے بچوں کی طرح قہوے میں ڈبو

کر چسکے لے لے کر کھا رہی تھی

امم سچی میں یہ جتنا دیکھنے میں یہی لگتا ہے کھانے میں اس سے زیادہ ٹیسٹی ہے

ایک کہ بعد دوسری بریڈ ختم کرتے ہوئے وہ پسندیدہ انداز میں بولی جس پر ہاد نے مسکراتی نظروں سے کپ

شوہ کپیر کو پکرایا اور اسکے قریب ہو کر اسکے چہرے پر اوڑتی لیٹوں کو سنوارا جسے وہ بار بار کھاتے ہوئے

ہتھیلی سے پیچھے کر رہی تھی

اور کھائیں گئی

دو کپ قہوے کہ ساتھ تین بریڈ وہ الٹریڈی کھا چکی تھی اور پھر ہاد کہ پوچھنے پر نا کر گئی

نہیں بس اب میں بھو کر تھوڑی ہوں جو کھاتی جاؤں

خالی کپ واپس کر کہ اسنے ٹیشو سے چہرہ صاف کیا کہ تبھی اسکی نظر تھوڑا آگئے بنے جھونٹ پر پڑی جس پر وہ ہاد کو اپنے پیچھے آنے کا بول اس طرف بھاگی کہ ہاد خود بھی پے مینٹ کر کہ اسکے پیچھے آیا جہاں چند مینڈ والے موجود اپنی موسیقی سے سب کا دل جیت رہے تھے وہ چار لوگ تھے جن میں ایک گیتار پکڑے ہوئے تھا دوسرا ڈھولک تیسرا اوائلن اور چھوٹا گنگنار ہاتھا

بہت سے لوگ کھڑے ان چاروں کی موسیقی سے لطف اٹھا رہے تھے اور ان میں پیش پیش اسکی اپنی بیوی بھی تھی جو پر جوش نگاہوں سے مسکراتی ہوئی ہاتھوں سے ہلکی ہلکی تالی بجاتے ہوئے خود بھی لطف اندوز ہو رہی تھی

اسنے بغور عائرہ کہ چہرے کی جانب دیکھا جسکی نگاہوں کا تسلسل وہ چار لوگ تھے اور ان چار لوگوں کی وجہ سے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی جو کہ آج پہلی بار اسے بالکل اچھی لگتی

اسے اسکی مسکراہٹ پسند تھی لیکن صرف اپنے لیے کسی اور کہ لیے اسکا مسکرانا اسے انسکیور کر رہا تھا

یہ سب ابز کرتے ہوئے ناجانے اسکے زہن میں کیا آیا کہ وہ ان چاروں لڑکوں کہ پاس گیا اور کچھ بات کرنے لگا جیسے کوئی اڈوائیز دے یا لے رہا ہو وہی عائرہ نا سمجھی سے اسکو دیکھتی کچھ سمجھنے کی کوشش کرتی کہ اس سے پہلے ہی وہ اپنی بات مکمل کر دو بارہ اسکے پاس آیا جو نا سمجھی سے اسکو دیکھ ائیر وز اچکا گئی

Will You Dance And Sing With Me Noor.e.Haad

برے ہی دلفریب انداز میں اسکے سامنے اپنا ہاتھ پھیلا کر اجازت مانگی گئی جو اسکی اجازت طلبی پر پہلے تو حیران

ہوئی مگر پھر اپنی حیرانگی بھلائے والہانہ انداز میں مسکرا کر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی

اسکا ہاتھ تھام کر تھوڑا پیچھے آئے اسنے آنکھوں سے اشارہ کر کے ان چاروں کو میوزک پلے کرنے کا کہا جو

اسکے اشارے پر فوراً عمل کرتے ہوئے میوزک بجانے لگے جبکہ وہاں آس پاس گزرتے لوگ اور جو وہاں

کھڑے تھے ان دونوں کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے



یہ راتیں یہ موسم ندی کا کنارہ یہ چنیل ہوا

ایک ہاتھ اسکی کمر پر جبکہ دوسرے سے اسکا ہاتھ پکڑے اسنے اسے اپنے ساتھ لیے آگئے پیچھے پیروں سے

سٹپس کیے

یہ راتیں یہ موسم ندی کا کنارہ یہ چنچل ہوا

کہاں دودلوں نے کہ مل کر کبھی ہم ناہو گئے جدا

یہ راتیں یہ موسم ندی کا کنارہ یہ چنچل ہوا

یہ کیا بات ہے آج کہ چاندنی میں

وہ خاموش ہوا تو عارہ نے گانے کہ اگلے بول بولتے ہوئے بڑے ہی پیار سے اسکے ہاتھ چھورتے ہوئے تھوڑا

پچھے ہٹ کر ہاتھ کہ اشارے سے پوچھا

یہ کیا بات ہے آج کی چاندی میں

کہ ہم کھو گئے پیار کہ راگنی میں

اب کی بارہا دو بارہ اسکے قریب آیا اور کمر سے پکر کر اپنے قریب کر اسنے شرار طن اسکی آنکھوں کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے ناک کو چھیڑا جس پر عائرہ کھکھلا کر ہنسی

لو آنے لگا زندگی کا مزا یہ باہوں میں باہیں یہ بہکی نگاہیں

یہ راتیں یہ موسم ندی کا کنارہ یہ چنچل ہوا

ستاروں کی محفل میں کر کہ اشارہ
کہو اب تو سارا جہاں ہے تمہارا

دونوں ہاتھ پکروہ تھوڑا پیچھے ہٹا اور ایک ہاتھ کمر کہ پیچھے رکھ کر اسکے سامنے سر جھکایا

محبت جواں ہو کھلا آسمان ہو

کرائے کوئی دل آرزو اور کیا

اسکے جھکے سر پر دلکشی سے مسکرائے اسنے اپنے دونوں بازو کمر کہ پیچے باندھ کر دائیں بائیں ہوئے ہوئے گانے
کہ بول دہرا کر سٹپیس کیے اور پھر اسکے بازو میں اپنا بازو ڈال کر سمندر کہ قریب آئی

قسم ہے تمہیں تم اگر مجھ سے روٹھے

اسکا ہاتھ اپنے پاتھ میں پکڑ بڑی ہی محبت سے ہانے گانے کہ بول دہرائے جس پر عائرہ نے مسکراہٹ کہ
ساتھ ہلکی سے تیوری چڑھا کر صاف ناکی اخروہ کہاں اس سے روٹ سکتی تھی

قسم ہے تمہیں تم اگر مجھ سے روٹھے

رہے سانس جب تک یہ بندھن ناٹوٹے

تمہیں دل دیا ہے یہ وعدہ کیا ہے

صنم میں تمہاری رہوں گئی صدا

یہ راتیں یہ موسم ندی کا کنارہ یہ چنچل ہوا

اسکا وہی ہاتھ اپنے دل کہ مقام کر رکھ اسنے محبت سے اسکے ہاتھوں کو چومتے ہوئے وعدہ کیا جس پر ہانے
جاٹار ہوئے اسکا ماتھا چوم کر اپنے سینے سے لگایا جبکہ وہاں کھڑے لوگ ان دونوں کی محبت اور گانے سے
لطف انداز ہوئے مسکرا رہے تھے

بیڈ پر لیٹی وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی جب اسکے موبائل پر مسیج ٹون رنگ ہوئی بنادیکھے ہی وہ جان گئی
تھی کہ کس کا مسیج ہو سکتا ہے اس لیے اگنور کر گئی کہ تبھی دوسری بار پھر بیل رنگ ہوئی جس پر اس بار
ناچاہتے ہوئے وہ اٹھی اور موبائل ان لاک کر کہ مسیج پر ہنسنے لگی

جاگ رہی ہیں

میں جانتا ہوں آپ جاگ رہی ہیں مجھے بھی نیند نہیں آرہی اس لیے جواب دیں

توقعہ کہ عین مطابق مسیج زوہان کا ہی تھا جنکو سین کروہ ہلکا سا مسکرائی کہ تبھی دوسری طرف مسیج سین ہوتے ہی زوہان نے فوراً کال ملائی جس پر یکدم بیل بجنے پر ڈر کہ مارے انوشہ کہ ہاتھ سے موبائل نیچے گیرا لیکن پھر جلدی سے موبائل پکڑ کر سب سے پہلے اس نے رنگ اوف کی کہ کہیں اسکی ماما تک اواز نا چلی جائے

ایک کہ بعد دوسری بار جب پھر موبائل وا بھریٹ ہوا تو اول لکھتے ہوئے وہ کال یس کر کہ موبائل کان سے لگا ہی گئی جہاں دوسری سے طرف سے ہمیشہ کی طرح اسے زوہان کی ہشاش بشاش آواز سنائی دی

اسلام علیکم

کال جلدی ریسو کر لیا کریں یا میرا یہ مصوم سادل ہر بختی رنگ کہ ساتھ منتظر ہوتا ہے کہ کب آپ کال ریسو کریں گئی

اسکے پر شوخ جملے پر ہر بار کی طرح اس بار بھی خاموش رہے وہ بیڈ کہ ساتھ ٹیک لگا گئی جبکہ دوسری طرف

زوہان گہرے انداز میں آکر بیڈ پر لیٹا

ویسے قسم سے نوش اگر میں نے آپکو دعا بجا بھی اور مہر ماہ کہ ساتھ بات کرتا ہوئے ناسنا ہوتا تو یقین کریں آپکی

اس چپی پر مجھے یہی لگتا کہ شاید میری محبت گونگی ہے

بڑی ہی سادگی کہ ساتھ اسکی چپ پر طنز کرتے ہوئے زوہان نے آہ بھری جبکہ اسکے طنز سے زیادہ اسکے محبت

لفظ پر انوشہ کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑے دل کی دھڑکنیں تو اسکی شوخ آواز سن کر ہی تیز ہو چکی تھی اور باقی

کی کثرت اسکے جملوں نے پوری کر دی

ویسے یاد آج آپ مجھے بتا ہی دیں کہ آخر آپ میری کسی بات کا جواب کیوں نہیں دیتی مطلب چلو ہوں ہاں

ہی کر دیا کریں مگر نہیں آپ نے تو جیسے قسم کھائی ہے ناہوں کرنی ہیں ناہاں

کروٹ بدل کر تکیے کو سینے سے لگائے وہ اس سے پوچھ کم ٹونٹ زیادہ کر رہا تھا جو خاموشی سے اسکی طنز اور

ٹونٹ کو بس سن رہی تھی

چلیں جیسے آپ چاہیں جتنا چپ رہنا ہے رہ لیں لیکن یاد رکھیں شادی کہ بعد میں آپ کو یوں چپ نہیں رہنے

دوں گا

شادی کہ بعد کہ بارے میں پلین بنائے وہ اسکو بتا رہا تھا جو اسکے اتنے پر یقن انداز پر سوچ کر رہ گئی کہ اسے

کیوں یقین تھا کہ اسکی شادی اس سے ہی ہو گئی

ویسے کر کیا ہی تھی آپ

مجھے یاد کر رہی تھی کیا اگر نہیں کتر ہی تھی تو اب سے معمول بنا کیں اپنا کیونکہ میں ہر گز نہیں چاہتا میری
ہونے والی بیوی میرے خیالوں سے پرہیز برتے ویسے تو نامحرم کہ بارے میں سوچنا غلط بات ہے لیکن آپ
لکر نہیں کریں میں اللہ سے بات چیت کر لوں گا وہ آپ پر غصہ نہیں ہو گئے

خود ہی سوال کیے وہ خود جواب دے رہا تھا کہ اسکی بات چیت والی بات پر انوشہ کو ہنسی آئی
ناجانے کتنی دیر وہ یونہی فون کان سے لگائے شوخ باتیں کرتا رہا کہ یونہی باتیں کرتے کرتے بنا معلوم ہوئے
ہی اسکی آنکھ لگ گئی جس پر انوشہ اسکی خاموشی اور سپیکر پر گو نجی بھاری سانسوں پر بنا جانے سمجھ گئی تھی کہ
وہ سوچکا ہے جس پر پہلے تو وہ کال بند کرنے لگی مگر پھر ناجانے زہن میں کیا خیال آیا کہ کال بند کرنے کی
 بجائے سپیکر اون کر کہ اسنے موبائل بیڈ پر رکھا اور خود تکیے پر سر رکھ کر اسکی بھاری سانسوں کی آوازیں ہی
سننے لگی جبکہ وہ پاگل عاشق اسکی حرکت سے انجان نیند کی وادیوں میں گم تھا ورنہ اگر جان جاتا کہ وہ اسکی
سانسوں کو سن رہی ہے تو ضرور خوشی سے باولا ہو جاتا

رات کا دوسرا پہر تھا جہاں سبھی اپنے اپنے کمروں میں سکون کی نیند سو رہے تھے وہی وہ تنہا تھا جو سونے کی بجائے کمپیوٹر کی سکرین پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا جیہ چھوٹی رات تھی جو وہ اسکے بغیر کاٹ رہا تھا جبکہ وہ خود دوائیوں کی زیر اثر معمول کہ مطابق گہری نیند میں سو رہی تھی

ایک بھی بار وہ اس سے ملنے یاد کیھنے نہیں گیا تھا یا یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ اس میں اس کا سامنا کرنے کہ ہمت نہیں تھی دل تو چاہتا تھا کہ جا کر اسے دیکھے چھوئے اسکی وہ خوشبو جس کا وہ عادی ہو چکا تھا وہ محسوس کرے اسکو بتایے کہ اسکی طرح وہ بھی تڑپ رہا ہے اس کا دل بھی تو اپنی اولاد کہ بچھڑ جانے پر خون کہ آنسو رونے کا ہے مگر افسوس کہ وہ ایسا کچھ نہیں کر پا رہا تھا دل کا درد تھا کہ ہر لمحے اسکی عزیت آنسو اور درد پر بڑھتا ہی جا رہا تھا وہاں وہ اپنی گودا جڑ جانے پر اس سے قطعہ تعلق ہو کر بیٹھی تھی اور یہاں وہ اولاد کہ ساتھ ساتھ اسکی دوری کا ہجر بھی کاٹ رہا تھا

میرے خیال میں دعا تمہیں گھر میں بند رہنے سے اچھا یونی آنا چاہے ہمارے ساتھ رہو گئی تو موڈ بھی فرش رہے گا تمہارا

زوبیہ اور مہرماہ یونی سے واپسی پر دعا کی خیریت دریافت کرنے ہی آگئی تھیں اور اس وقت وہ دعا اور زوبیہ ہلکی

ہلکی دھوپ میں باہر لان میں بیٹھی تھی

میرادل نہیں کرتا مہر و

نیچے گھاس کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کچھ اداس اور سرسری سے انداز میں بولی اور اسکی یہی اداسی مہرماہ اور

زوبیہ دونوں کو پریشان کر رہی تھی وہ پہلے سے کافی زیادہ خاموش اور کمزور سی لگ رہی تھی آج اسکے اوپر لیشن

کو 15 دن گزر چکے تھے اور ان پندرہ دنوں میں بہت بار مہرماہ اور زوبیہ آکر اسکا دل بہلا چکی تھی لیکن وہ تھی

کہ شاید اپنے غم کو بھلانا ہی نہیں چاہتی تھی

یہ تو کوئی بات ناہوئی دعا اگر تم ایسے ہر چیز سے منہ موڑ لو گئی تو کیسے خود کو سنبھال پاؤں گئی گھر سے نکلو یونی آو

تاکہ تمہارا موڈ کچھ فرش ہو

اب کی زوبیہ نے پیار سے اسکا ہاتھ پکڑ کر سمجھانا چاہا

سہی کہہ رہی ہے زوبی اور ویسے بھی نیکسٹ منتھ سے پیپر زسٹارٹ ہونے والے ہیں اور تمہاری پڑھائی کا

پہلے ہی بہت زیادہ ہرج ہو چکا ہے اس لیے بہتر ہے تم یونی آو تاکہ پیپر ز میں تمہیں کوئی پرولم ناہو

مہرماہ نے اپنی طرف سے کوشش کی جس پر وہ محظ سر ہی ہلا گئی

امی کی کال ہے میں ابھی آئی

وہ دونوں اسے سمجھا رہی تھی کہ تبھی زوبیہ کامو بائل رنگ ہوا جس پر وہ بشر ابیگم کی کال دیکھ فون سننے کہ

لیے اٹھ کر وہاں سے اندر کی جانب آئی جبکہ مہرماہ وہی اسکے پاس بیٹھ کر باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھا رہی

تھی تاکہ وہ اس غم سے نکل سکے

جی ٹھیک ہے امی ہم تھوڑی دیر تک آجائیں گئے

او کے اللہ حافظ

بشر ابیگم کو خدا حافظ بول وہ ابھی واپس لان میں جاتی کہ وہی پاس موجود کمرے میں سے کسی کہ بری طرح

گھاسنے کی آواز سن کر وہ وہی چلی آئی جہاں دامیر سلطان سینے پر ہاتھ رکھ بیڈ پر بیٹھے بری طرح کھانس رہے

تھے

انکل۔۔۔

ایک منٹ پانی پیے

انکے اس طرح اتنی بری طرح کھانسنے پر وہ فوراً آگئے آکر پریشانی میں انکو پانی پیلانے لگی جو پانی پینے کہ بعد

تھوڑا ریلکس ہوئے

شکریہ بیٹا

سینے پر ہاتھ رکھ وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے مشکور لہجے میں بولے

شکریہ والی کوئی بات نہیں انکل لیکن آپ کو اتنی بری کھانسی کیسے لگی

پانی کا گلاس واپس ٹیبل پر رکھ وہ انکے پاس ہی بیٹھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگی جو اسکی فکر پر ہلکا سا مسکرائے

کچھ نہیں بیٹا بس بیٹھے بیٹھے ہی اچانک گوتا لگ گیا

اب ٹھیک ہیں نا آپ

ہاں ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں

اسکے ہاتھ کو ہلکا سا دبا کر انہوں نے اسے بے فکر کیا جو خود بھی ہلکا سا مسکرائی

کیا ہوا

انکی شفقت بھری نگاہوں سے دیکھنے پر وہ مسکرا کر پوچھنے لگی

کچھ نہیں بس ویسے ہی خیال آگیا کہ آج اگر میری منت زندہ ہوتی تو وہ بھی بالکل آپ کی طرح ہی میرے لیے پریشان ہوتی

منت کا زکر کرتے ہوئے زوبیہ نے انکا افسودہ لہجہ صاف محسوس کیا تھا

اس میں اتنا افسودہ ہونے کی کیا ضرورت ہے انکل بھلے ہی میں منت نا سہی لیکن منت کی طرح آپ کی بیٹی تو ہوں آپ مجھے بھی آپنی بیٹی ہی سمجھے

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ انکا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں پکرتے ہوئے وہ نہایت اپنائیت سے بولی جس پر دامیر سلطان نے شفیق مسکراہٹ کہ ساتھ اسکے سر پر ہاتھ رکھا اور خوش رہنے کا کہا کہ تبھی فیضان کمرے کہ اندر آیا جس پر زوبیہ انکا ہاتھ تھپتھپا کر انکے پاس سے اٹھ گئی

چلیں اب آپ آرام کریں میں چلتی ہوں

انہیں آرام کرنے کا بول وہ فیضان کو سر کہ اشارے سے سلام کر کہ باہر نکل گئی

کیا ہوا بابا سب ٹھیک ہے

کچھ نہیں بس منت کی یاد آگئی تھی اور کچھ نہیں

خیر تم بتاؤ تم یہاں

جی وہ ارشان نے دعا بھا بھی کہ لیے کچھ سامان بھجوا یا تھا بس وہی دینے آیا تو سوچا آپ سے بھی مل لوں آخر

اور کتنے دن روکنے کا ارادہ ہے آپ کا یہاں

انکو جواب دیے وہ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا

جب تک دعا بیٹی نہیں چاہتی

عارہ بھا بھی کہ کال آرہی ہے تم اٹھا کیوں نہیں رہی

عارہ کی مسلسل تیسری بار آتی کال پر مہرماہ پوچھ ہی بیٹھی جو دیکھنے کہ باوجود بار بار اسکی کال انور کر رہی تھی

مجھے نہیں اٹھانی

موبائل کی سیکرین الٹ کر وہ بالکل بے لچک لہجے میں بولی لیکن اسکا یہ بے لچک لہجہ مہرماہ کو بالکل اچھانا لگا

تم اب تک ان سے ناراض ہو

اسکے سوال پر جواب دینے کی بجائے وہ غصے سے آنکھیں گہما گئی

دعا یہ تو کوئی بات ناہوئی تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسے عائرہ بھا بھی اور ارشان سر نے جان بوجھ کر یہ

سب کیا ہو جبکہ تم اچھے سے جانتی ہو انہوں یہ سب تمہاری بھلائی کہ لیے کیا

میں نے نہیں کہا تھا انہیں یہ سب کرنے کہ لیے

یہ سب انہوں نے اپنی مرضی سے کیا مجھے دھوکے میں رکھ کر یہ بھی نہیں سوچا کہ اپنی گود او جڑ جانے کہ

بعد مجھ پر کیا بیٹے گئی

مہرماہ کی بات بیچ مین ہی کاٹ وہ یکدم غصے سے بالکل نے لچک انداز میں بولی

بھلے تم نے یہ سب نہیں کہا یا تم راضی نہیں تھی پر ایک بار تو سوچو دعا کہ ارشان سر کہ لیے وہ وقت کتنا

مشکل ہو گا جب انہیں تم میں سے اور اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو چننے کا فیصلہ کرنا پڑا ہو گا

گود صرف تمہاری نہیں او جڑی یا اولاد صرف تم نے نہیں کھوئی بلکہ وہ اولاد ارشان سر کی بھی تھی انہوں

نے بھی تو اپنی اولاد کھودی

افسوس بھرے لہجے میں اسے ارشان کہ دکھ کا احساس دلاتے ہوئے مہرماہ بولتے ہوئے رو کی

خود سوچو دعا اگر وہ تمہاری بات مان جاتے تو کیا تمہاری اولاد سہی سلامت اس دنیا میں آ جاتی

نہیں کیونکہ تم بھی خانتی ہو اگر وقت رہتے علاج ناکیا جاتا تو شاید ایک ماہ بعد ہی خدا ناخستہ وہ زخم ناسور بن

جاتا اور تب

تب نا تو شاید تم بچ پاتی اور نا شاید تمہارا بچہ

تو بتاویہ سب جانتے ہوئے عائرہ بھا بھی اور ارشان سر تمہاری جان خطرے میں ڈال سکتے تھے ارے یار
تمہیں تو انکا شکر گزار ہونا چاہیے جنہوں نے وقت رہتے کچھ برا ہونے سے بچا لیا لیکن تم انکی شکر گزار ہونے
کی بجائے الٹان سے منہ موڑ کر بیٹھ گئی ہو

وہ حقیقت جس سے منہ موڑ کر وہ ان دونوں سے قطعہ تعلق ہوئی تھی وہی ساری حقیقت لفظ بالفظ اسکے
سامنے رکھتے ہوئے مہر ماہ خاموش ہوئی جبکہ اسکی ساری باتوں کہ بعد دعائے نم آنکھوں سے سر جھکایا جس پر
مہر ماہ نے آگئے ہو کر اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے

میں جانتی ہوں دعا اولاد کہ کچھڑ جانے کا غم چھوٹا نہیں ہے پر یار ایک بار اس غم سے نکل کر ارشان سر کہ
بارے میں سوچو سوچو جب تم نے انہیں اپنی اولاد کا قاتل کہا ہو گا تب انکے دل پر کیا گزری ہو گئی ایک بار
سوچو ان کہ بارے میں تم تو انہیں الزام دے کر اپنا سوگ منار ہی ہو لیکن سوچو کہ وہ کیسے ایک ایک لمحہ اس

عزیت میں گزارتے ہو گئے گئے انکی بیوی انہیں اپنی اولاد کا قاتل سمجھتی ہے ہو سکے تو ایک بار انکے بارے
میں ضرور سوچنا

اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈال وہ بڑی ہی اپنایت کہ ساتھ اسکو ارشان کہ بارے میں سوچنے کا بول رہی تھی
مہر و چلو امی کی کال تھی وہ کہہ رہی۔۔۔۔

دعا کیا ہوا تمہیں

زوبیہ جو باہر آتے ہوئے مہرماہ کو بولا رہی تھی انکے قریب آکر دعا کو روتے دیکھ فوراً پریشانی سے اسکے ساتھ
بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی جس پر دعا نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے
کچھ نہیں تم چھوڑو یہ بتاؤ کیا بول رہی تھی

اسکے سامنے مزید کوئی بات نا کرتے ہوئے مہرماہ نے زوبیہ سے پوچھا جو اسکے بات ٹالنے پر سمجھ کر ہاں کر گئی
امی کی کال آئی تھی بول رہی تھی کہ پھوپھو لوگ آئے ہیں تو ہم جلدی واپس آجائیں

اچھا چلو پھر چلتے ہیں

تم اپنا خیال رکھنا اورائی ہو پ کہ اب تم یونی ضرور آؤ گئی

ملکے پھلکے انداز میں زوبیہ کو چلنے کا بول اسنے دعا کو بھی کہا جو کھڑی ہو کر ہلکا سا مسکرائی اور سرہاں میں ہلایا
جس پر مہرماہ اور زوبیہ دونوں اسے خیال رکھنے کا بول خدا حافظ کہتی چلی گئی اور وہ وہی بیٹھ کر بہت دیر تک
مہرماہ کی باتوں کو سوچتی رہی

ریڈی ہو گئی آپ چلیں

اپنے موبائل میں کچھ دیکھتے ہوئے وہ روم میں آئے اس سے پوچھ رہا تھا مگر جواب کی بجائے وہ کچھ دکھی دکھی
سی لگی

کیا ہوا سب ٹھیک ہے

کندھوں سے پکر کر اسکا چہرہ اپنی جانب گھمائے اسنے بڑے ہی پیار سے اسکا چہرہ انگلی سے اوپر کر کے پوچھا جو
اسکی آنکھوں میں دیکھ ادا سی سے دوبارہ پلٹیں جھکا گئی

میں جب سے یہاں آئی ہوں دعا سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن اس نے ایک بار بھی
میری کال ریسو نہیں کی

تو اس میں دکھی ہونے والی کونسی بات ہے نورہاس پر سوں ہم واپس جارہے ہیں نا تو آپ فیس ٹو فیس مل کر بات کر لیجے گا

بڑے ہی پیار سے ہاد نے اس کی اداسی کو دور کرنا چاہا

وہ تو ٹھیک ہے ہاد لیکن مجھے یہ سوچ کر ہر بار برا لگتا ہے کہ دعا مجھے اپنے بے بی کا قاتل سمجھتی ہے ہلا کہ اگر اسکے ساتھ وہ پروہلم نہیں ہوتی تو میں کبھی ایسا کرنا تو دور سوچتی بھی نہیں

اپنے کندھوں سے اسکے ہاتھ ہٹا کر وہ اداسی سے بولتی جا کر بیڈ بیٹھ گئی جبکہ اسے اپنے نور کی آنکھوں میں اداسی جیسے اپنی رقیب لگی وہ آیا اور اسکے ساتھ ہی بیٹھ کر اسکے دونوں ہاتھ تھام گیا میں بہت سے اچھے سے جانتا ہوں نور ہاد کہ یہ سب آپ نے دعا کی لائف سیفٹی کے لیے ہی کیا ہے اور ایم شور یہ بات آج نہیں تو کل دعا بھی بہت اچھے سے سمجھ جائے گی اور جب سمجھ جائے گی تو یقیناً آپ سے خفا بھی نہیں رہے گی

اس لیے میری مانے تو اسے کچھ ٹائم دیں تاکہ وہ سمجھ سکے اور اگر آپ کو زیادہ گلٹی فیل ہو تو پر سوں واپس جا کر خود اس سے ساری بات کلیر کر لیجے گا ٹھیک ہے

اسکے پیار سے سمجھانے پر وہ سمجھتے ہوئے مسکرا کر گردن ہاں میں ہلا گئی جس پر ہاد نے مسکراتے ہوئے اسکا سر

تھپتھپایا اور گھڑی پر وقت دیکھ اٹھا

چلیں اب جلدی سے اٹھیں اس سے پہلے شام ہو اور میرا پلائن خراب ہو جائے ہمیں نکلنا چاہیے

آج کہاں جانا ہے

چل کر دیکھ لیں

اسکا لونگ کوٹ اسکو پہنائے وہ بتانے کی بجائے خود چل کر دیکھنے کا بول چکا تھا جو ہر روز کی طرح اسکے آج

بھی نابتانے پر اسے گھور کر رہ گئی مگر وہ اسکی مصوم سی گھوری کا بنا اثر لیے کورٹ پہنانے کہ بعد اپنا کورٹ

بازو میں ڈال اسکا ہاتھ پکڑ کر آج کہ سفر کہ لیے نکل گیا

آج انہیں ترکی میں آئے 12 دن گزر چکے تھے اور ان بارہ دنوں میں ہاد نے اسے پورا ترکی ہی گھما دیا تھا وہاں

کی رنگ برنگی گلیاں بازار ذائقے دار مشہور کھانے اور یہاں تک کہ اسکی خاص فرمائش پر کپادکیہ کہ ہوٹ

ایئر بلون کا سفر جو عائرہ کا خواب تھا کہ وہ جب بھی ترکی جائے گئی تو ضرور کپادکیہ کا مکمل نظارہ ہوٹ آئیر

بلون سے دیکھے گئی

اسکے ساتھ وہاں کی رنگنیوں کو دیکھتے ہوئے وہ بہت زیادہ خوش تھی اور وہ پاگل دیوانہ اسکی خوش میں خوش آج 29 دسمبر تھی وہ لوگ نیو آئیر نائٹ یہی سیلبریٹ کرنے والے تھے اسی لیے ہاد نے واپسی کی ٹکٹ اگلی رات کی کروائی تھی اور آج ہاد کا ارادہ اسکے ساتھ اپنی پسند مطلب سکائے ڈاوینگ کرنے کا تھا جسکے لیے وہ اسے انتالیہ لایا تھا جو کہ سکائے ڈاوینگ اور گھومنے کے لیے کافی مشہور تھا تھا اگر کپادکیہ ہوٹ آئیر بلون کہ لیے مشہور تھا تو سکائے ڈاوینگ کے لیے انتالیہ کا شہر کافی مشہور تھا آسمان کی گہری سے چھلانگ لگا کر پیراشوڈ سے نیچے آتے ہوئے سمندر کا خوبصورت نظارہ اور آس پاس کی جگاہوں کی خوبصورتی ہر سکائے ڈاوینگ کرنے والے کا دل ضرور مہولیتی تھی کپادکیہ میں ہوٹ آئیر بلون سے جہاں نیچھے آری تر چھی چٹانیں اور جنگلات خوبصورتی کا مجسمہ تھے وہی انتالیہ میں سکائے ڈاوینگ کرتے ہوئے سمندر اور اسکے آس پاس کہ خوبصورت مناظر بھی اپنی مثال آپ تھے

ہم یہاں کیوں آئیں ہیں

گاڑی سے اتر کہ وہ اپنے سے چند فاصلے دور کھڑے پلین کو دیکھ ڈرتے ہوئے پوچھنے لگی کیونکہ پلین اور اسکے پاس کھڑے لوگوں کو دیکھ اسے کچھ کچھ تو اندازہ ہو گیا تھا

زیادہ کچھ نہیں اس دن آپکی پسند پر میں نے آپکو ہوٹ ایئر بلون سے پورے کپادکیہ کی سیر کروائی تو بس آج

آپ میرے ساتھ میری پسند کو پورا کرتے ہوئے سکائے ڈائیونگ کرے گئی

بڑے ہی سادہ لہجے میں اسکو اپنا پلائن بتاتے ہوئے وہ خاموش ہوا مگر اسکی پسند کو سن عائرہ کی آنکھیں پھٹی

آپ مزاق کر رہے ہیں میرے ساتھ

آنکھوں میں مصومیت کہ ساتھ ڈر لیے اسنے جیسے اسکی بات کو چھٹلانا چاہا

امم ہمہم بلکل نہیں ایم سیریس آپ اور میں ایک ساتھ اس پلین کہ زرے سکائے ڈائیونگ کریں گئے

اپنے لفظوں پر زور دے اسنے اسکی غلطی منہی دور کی

ہاں آپ ٹھیک تو ہیں میں وہاں آپ کہ ساتھ جہاز کا سفر نہیں کر رہی تھی اور آپ ہیں کہ یہاں مجھے آسمان سے

چھلانگ لگانے کا بول رہے ہیں

جائے میں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے والی

پہلی بار جہاز کا سفر کرتے ہوئے وہ جتنا ڈری تھی اپنا وہ ڈر اسکو یاد دلاتے ہوئے وہ فوراً دونوں ہاتھوں سے

انکار کر کہ دوبارہ گاڑی میں بیٹھنے لگی کہ اس سے پہلے ہی ہاڈنے اسکا بازو پکڑ کی اسکی کوشش ناکام بنائی

اتنا ڈر کیوں رہی ہیں میں ہوں نا آپ کہ ساتھ

واہ آپ ہیں تو کیا مطلب اگر چھلانگ لگاتے ہوئے مجھے ہارٹ اٹیک ہو گیا یا پھر میری سانسیں روک گئی تو

اسکی بات پر آنکھوں کو مصومیت سے پٹپٹاتے ہوئے اسنے جیسے جاننا چاہا کہ تب وہ کیا کرے گا

ڈونٹ وری اگر ایسا ویسا کچھ ہوا تو میں ہوں نا آپ کی روکی سانس اپنے طریقے سے باخوبی بحال کرنے کے لیے

نہایت پر شوخ لہجے میں اسکے قریب ہوئے اسنے معنی خیز لہجے میں اپنی بات کہی جو اسکی بات کا مطلب سمجھ

کر گلزار ہوئی

چلیں ای پرومیس میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا

اسکے یوں شرما کر پلقلقیں جھکانے پر دلفریبی سے مسکرائے اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر یقین دیلایا اور ایسا کہاں ممکن

تھا کہ وہ کسی بات کا یقین دیلے اور وہ یقین ناکر نے کی حماقت کرتی اسی لیے بنا کوئی سوال یا مزاحمت کہ

اسکے ساتھ ہی وہ پلین کہ پاس آئی جہاں کھڑے آدمی نے پہلے ہاد کالائف بیگ اور جیکٹ اچھے سے اسکو

پہنائی اور پھر عائرہ کی جیکٹ اور بیگ اسکو دیا جو اسنے خود ہی اسکا کورٹ اتار کر اچھے سے اسکو پہناتے ہوئے

سیٹ کیا اور پھر احتیاط کہ ساتھ اسکو پلین میں بیٹھائے خود بھی بیٹھا کہ انکے بیٹھتے ہی پائلٹ نے تھم آپ

کرتے ہوئے پلین ہواؤں کی بلندیوں تک پہنچا یا جس پر ایک بار تو پلین چلنے پر وہ ڈر کہ مارے اسکے ساتھ
چمکتے ہوئے اسکا بازو زور سے دبوچ گئی اور پھر جیسے جیسے پلین ہواؤں کی بلندیوں تک پہنچتا گیا ویسے ویسے اسکا
ڈر بھی کم ہوا

اڑیوریڈی کپٹن

تھوڑی دیر بعد جب پلین مکمل اپنی بلندیوں تک پہنچ گیا تو پائلٹ نے موڑ کر اس سے ریڈی ہونے کا پوچھا
جس پر اسنے آنکھوں سے اوکے کا سائن دیا اور کھڑا ہوا

ریڈی نور ہاد

اسکے سامنے اپنا ہاتھ پھلا کر وہ بڑے پر جوشی سے پوچھ رہا تھا جو اپنے ڈر اور گھبراہٹ پر صرف اسکی وجہ سے
قابو پائے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رکھ ہاں کرتے ہوئے کھڑی ہوئی جس پر ہاد نے پلین کہ ڈور کہ پاس آ کر اپنی
جیکٹ کہ ساتھ اسکی جیکٹ فکس کی

ریلیکس میں آپ کہ ساتھ ہوں

اسکا دل اس قدر تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی نکل کر باہر آجائے گا جبکہ جسم بھی ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا اسی لیے اسکی غیر ہوتی حالت پر ہاد نے مان بھرے لہجے میں پیچھے سے اسکے میں سرگوشی کی اور تین گنتے ہی اسکو پکر کر چھلانگ لگادی جو ایک بار تو ڈر کہ مارے اپنی چینخ گلے میں دباتی سختی سے آنکھیں بند کر کہ سانس تک روک گئی

ویک آپ عائرہ اینڈ اوپن یور آئیز

اسکے پیٹ پر ہلکا ساد باو ڈال وہ اونچی آواز میں بولا جو سانس تو بحال کر گئی مگر آنکھیں کھولنے کی ہمت ناکہ ایک تو وہ دونوں اتنی تیزی سے نیچے جا رہے تھے اور اوپر سے ہوا کا دباؤ اتنا زیاد تھا کہ کچھ ڈر اور تیز ہوا کہ باعث عائرہ آنکھیں کھولنے کی ہمت نہیں کر پار ہی تھی جبکہ اسکے برعکس ہاد بڑے ہی پرفیشنل انداز میں کبھی اسکو اوپر تو کبھی خود اوپر آئے ڈاؤننگ کو انجئے کر رہا تھا

اب تو آنکھیں کھول کر دیکھیں

جب کافی دیر اسنے یونہی آنکھیں بند رکھی تو مجبوراً اسکی وجہ سے اسے جلدی پیراشو ڈاؤن کرنا پڑا جس پر اب کی بار عائرہ نے ہلکے ہلکے آنکھیں کھولی لیکن جیسے جیسے نظر قریب آتی زمین اور وہاں کہ نظاروں پر پڑی تو جیسے اسکی گھبراہٹ اور ڈر ختم ہوا

اٹس سو بیو ٹیفل ہاد

شام کہ سائے لہرائے تھے سورج آسمان پر سرخی چھائے غروب ہو رہا تھا جس پر سن سیٹ کا یہ خوبصورت
نظارہ پیراشوڈ کہ ذریعے نیچے آتے ہوئے اور بھی زیادہ حسین لگ رہا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اس نظارے میں
کھوئی وہ اپنا سارا ڈر بھلا چکی تھی

ویسے تو سکائے ڈوائنگ کہ لیے صبح کا وقت بہتر ہوتا تھا لیکن ہاد نے خاض اسکے لیے شام کا وقت مقرر کیا تھا
کیونکہ اسے غروب آفتاب اور طلوع آفتاب دیکھنا بہت زیادہ پسند تھا وہ روزانہ ٹیریس پر کھڑی ہو کر ان
دونوں کو دیکھ کر کافی پرسکون اور خوش ہوا کرتی تھی اس لیے اسکی اسی خوشی کو دیکھنے کی خاطر وہ اس وقت
سکائے ڈوائنگ کر رہا تھا

تھوری دیر بعد ان دونوں کی لینڈینگ سمندر کہ پاس ہوئی جہاں آسمان پر سورج کئی حد تک غروب ہو چکا تھا
اب آسمان پر اس کی ہلکی چھنپ واضح تھی جو ایسے لگ رہا تھا جیسے دور کہیں سمندر کی گہرائیوں میں گم ہو رہا
ہو جبکہ آسمان سے دیکھنے پر ایسے لگ رہا تھا جیسے بادلوں میں گم ہو رہا ہو

یہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے ہاد

تھنکیو سو میچ آپ مجھے یہاں لائے تاکہ میں یہ دیکھ سکوں

آسمان میں پھیلی اسکی ہلکی ہلکی چھنپ اور سرخی کو دیکھ وہ دل سوز انداز میں مسکراتی ہوئی اسکا شکریہ ادا کر رہی تھی جو اسکی مسکراہٹ کو آنکھوں کہ زریعے دل میں بسائے صرف مسکرا دیا

کیپٹن

پانچ منٹ بعد تین آدمی ان لوگوں کہ پاس آئے اور وہ سارا سامان اٹھانے لگے جبکہ ان میں سے ایک نے اکر اسکا اور عائرہ کا لانگ کورٹ اسکے حوالے کیا جو ہادنے پکر کر اسے جانے کا کہا

یہ آپ کو کیپٹن کیوں بول رہے ہیں

اپنا کورٹ پکر کر پہنتے ہوئے عائرہ نے نا سمجھی سے اسکے کیپٹن کہنے پر پوچھا کیونکہ اوپر پلیٹن میں پائلٹ بھی اسے کیپٹن ہی بول رہا تھا اور اب یہ آدمی بھی

کچھ نہیں چلیں اب ہمیں واپس چلنا چاہے

اپنا کورٹ پہن کر اسکی بات کا جواب دیے بغیر وہ اسکا ہاتھ پکر اپنے ساتھ لیے واپس موڑا جس پر وہ بھی

کندھے اچکا کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی

ٹیریس پر بیٹھا وہ کافی دیر سے اپنے کیس کی تیاری کر رہا تھا جبکہ نازا اسکے پاس ہی جھولے پر بیٹھی شاید اپنا کالج ورک کر رہی تھی ارمان نے فرسٹ ایئر کہ ایڈمیشنز اوپن ہوتے ہی سب سے پہلا کام اسکا ایڈمیشن کروانے کا کیا تھا جس پر پہلے تو ناز نے خاضہ ہنگامہ کیا کہ اسے آگے نہیں پڑھنا لیکن پھر ارمان دامیر سلطان یہاں تک کہ آسیہ بیگم اور فاروق صاحب نے بھی بہت پیار سے پچکارتے ہوئے اسے سمجھایا کہ پڑھائی کتنی ضروری ہوتی ہے اور ناجانے کون کون سے بھانے جڑے کہ وہ مان جائے اور ان سب کی محنت تھی چاہ نچار اسے ماننا ہی پرا لیکن اس کہ باوجود روز صبح اب سلطان منشن میں اسے جگانے کا ایک کڑا محاذ لگا ہوتا تھا جس کو بڑی ہی بہادری کہ ساتھ ارمان سلطان سر کرتا اور اٹھا کر ریڈی کروانے کہ بعد اسے کالج چھوڑ کر آتا تھا

مان یہ لمس کیا ہوتا ہے؟؟؟؟

تھوڑی دیر بعد وہ نہایت متعجب انداز میں اسکی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی جو اسکے سوال پر سر اٹھا کر نا سمجھی سے اسکو دیکھنے لگا کہ وہ اچانک یہ کیوں پوچھ رہی تھی

آپ کیوں پوچھ رہی ہیں

وہ یہاں بار بار یہ لکھا ہوا ہے لیکن ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ لمس کیا ہوتا ہے اس لیے آپ کو تو پتہ ہو گا نا

اپنے نیچلے ہونٹ کو باہر کی طرف نکال کر بولتے ہوئے اسنے کتاب کا رخ اسکی طرف موڑا مگر ارمان کی
نا سمجھی اس بار بھی قائم رہی جبکہ یہ خیال کہ لمس کا زکرتاب میں کہاں سے آیا یہ ضرور تھا اسے دماغ میں
آپ کیا پڑھ رہی ہیں

وہ کتاب دیکھنے میں تو کوئی سٹڈی بوک نہیں لگ رہی تھی اسی لیے وہ وہی سے بیٹھا آئبروز اچکا کر پوچھنے لگا
ہم ناناول پڑھ رہے ہیں ہماری دوست نے دیا تھا ہمیں پتہ ہے یہ بہت انٹر سٹینگ ہے لیکن ہمیں لمس کی
سمجھ نہیں آرہی نا

جھولے سے اٹھ کر اسکی گود میں اکر بیٹھتے ہوئے بڑی مصومیت کہ ساتھ پہلے خوشی اور پھر اداسی سے بولی
جبکہ وہ بیچارہ جو اتنی دیر سے یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اسکی بیوی اتنی مگن اور دل لگا کر پڑھائی کر رہی
ہے ناول کہ نام پر سر پکڑ کر بیٹھ گیا

کیا ہوا مان آپکے سر میں درد ہو رہا ہے کیا

اسکے یوں سر پکڑنے پر اسے لگا شاید اسکا سر درد ہو رہا ہے اسی لیے فوراً فکر مندی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر پوچھنے
لگی

ارمان نے سر اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں دنیا جہاں کی مصومیت اور فکر سماں تھی اور پھر پھر
گہرا سانس لیکر اسکے ہاتھ سے ناول پکڑا لیکن ناول رو مینٹک دیکھ اسکا دل کیا اسے داد دے مطلب کتابیں
پڑتے وقت اسکو دورے پڑ رہے تھے لیکن ناول وہ یوں دلچسپی سے پڑھ رہی تھی کہ وہ بیچارہ خوش قسمتی میں ہی
مارا گیا

بتائیں نامان درد ہو رہا ہے آپ کو

نہیں کچھ نہیں ہوا مجھے بلکہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ پڑھائی چھوڑ کر ناول کس خوشی میں پڑھ رہی ہیں یہ کوئی
آپکی عمر ہے ناول پڑھنے کی اور وہ بھی رو مینٹک ناولز
اپنی حیرانگی اور غصے پر قابو پائے اسنے سوال کیا

پڑھائی تو ہم نے کر لی اور رہی بات ناول پڑھنے کی تو ناول کا عمر سے کیا لینا دینا

اپنے ہاتھ کو جھلا کر جواب دیتے اسنے سوال بھی کیا اور اسکے سوال پر ارمان سپیچ لیس بھی ہوا کہ اب کیا جواب
دے

اچھا بتائیں ناملس کا ہوتا ہے

جب کچھ دیر وہ اسی طرح چپ رہا تو وہ دوبارہ اسکا کندھا ہلا کر پوچھنے لگی

مجھے نہیں پتہ کیا ہوتا ہے اس لیے آپ بھی یہ ناول پڑھنا بند کریں اور جا کر سو جائیں

اوہو مان اب تو چھٹیاں ہو گئی ہیں اب ہم جلدی کیوں سوئیں ابھی تو ہمیں ناول پڑھنا ہے پتہ ہے ہیر و ہیر وین

کی شادی ہونے والی ہے اتنا مزہ آنے والا ہے اور آپ سونے کا بول رہے ہیں

سونے کی بات پر الٹا سیدھا منہ بنا کر بولتی وہ اسکی گود سے اٹھ کر اپنا ناول پکڑتی اندر کمرے میں چلی گئی تاکہ

سکون سے جا کر پڑھ سکے مگر کچھ ارمان سر ہی جھٹک سکا جبکہ اسکا ایک یہی خیال تھا کہ بس اسی کی کمی رہ گئی

تھی سکی زندگی میں

کافی دیر سے وہ بیڈ پر لیٹی آج مہرماہ کی کہی گئی باتوں کو سوچ رہی تھی اسکی ان تلخ باتوں نے کئی حد تک اسکے

پتھر دل پر شغاف پیدا کر دی تھی جسکے بعد ان سب کو سوچ کر کہیں نا کہیں اسے ارشان کہ دکھ کا احساس

بھی ہو رہا تھا ورنہ اپنے دکھ میں تو وہ اسے سراسر نظر انداز کر چکی تھی

آپ ارشان سلطان کہ لیے بہت عزیز ہیں۔۔۔

میرے اس فیصلے کے لیے ہو سکے تو اپنے ارشان کو معاف کر دیجیے گا

بے ہوشی سے پہلے اسکے دہرائے الفاظ یاد کر اسکی آنکھیں بھیگی مطلب اپنے عمل کی معافی وہ اس سے پہلے ہی
طلب کر چکا تھا

ابھی وہ ناجانے اور کتنی دیر اپنے خیالوں میں اوجھتی کہ اچانک باہر سے کچھ گیرنے کے آواز آئی جس پر وہ چکنا
ہو کر اٹھی اور اپنا دوپٹہ کندھوں پر لیے باہر آئی مگر باہر کوئی نہیں تھا

کون ہے

باباجان زوہان

وہاں کسی کو نہ دیکھ وہ آگے آکر بلند آواز میں دامیر سلطان اور زوہان کو پکارنے لگی کہ شاید وہ ہوں لیکن وہ
بھول گئی تھی کہ آج سوائے اسکے اور دامیر سلطان کہ وہاں اور کوئی موجود نہ تھا

ہیلو مائے ڈیر کزن

تھوری دیر بعد اچانک اسکے پیچھے سی کوئی مردانہ آواز گونجی جس پر وہ فوراً گھبرا کر پلٹی مگر پیچھے جبران کو کھڑا
دیکھ اسکی آنکھوں پوری کی پوری کھلنے کے ساتھ ساتھ اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے ہی رہ گئی

کیسا لگا میرا سر پرانیز سویٹ ہارٹ

ای نو مجھے اچانک اتنے ماہ بعد دیکھ کر تم حیران ضرور ہو گئی ہو گی

خباثت بھری نگاہوں کہ ساتھ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہ چلتا ہوا اسکے قریب آیا جو ڈر اور خوف سے

زرد پڑتی پیچھے ہی مگر اسکے قدم لڑکھڑا گئے اور وہ دھڑام سے نیچے گیری

آہ۔۔۔

ارے ارے دیہان سے سویٹ ہارٹ اتنا تو مت ڈرو ابھی تو بہت سی باتیں کرنی ہے مجھے تم سے

اسکے گرنے پر وہ فوراً اسکے پاس ہی زمین پر آکر بیٹھا اور اپنا ہاتھ اسکے چہرے پر رکھتے ہوئے بولا کہ دعائے

جلدی سے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ جھٹکا اور اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسکی کوشش پر جبران نے اسکا بازو کھینچ کر اسے

اپنے قریب کیا

بچ۔۔۔ چھو۔۔۔ چھوڑو مج۔۔۔ مجھے

خوف کہ باعث بے ربت آواز میں بولتے ہوئے اپنا بازو چھڑوانے کہ لیے وہ بری طرح چھپٹائی جبکہ ہر بار

اسکے یوں چھپٹانے پر جبران گردن موڑ کر نفرت سے ہنسا

باہا باہا

تمہاری عادت ابھی بھی نہیں بدلی سویٹ ہارٹ آج بھی تم میرے چھونے پر اسی طرح تڑپ رہی ہو جیسے پہلے تڑپتی تھی

دونوں ہاتھوں سے اسکے کندھوں کو دبویچ اسنے اتنی سختی سے دعا کو اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس قدر سختی اور اس کہ قریب آنے پر بن پانی کہ مچلی کی طرح تڑپی

لیکن افسوس کہ آج تمہارا وہ محافظ باب تمہارے ساتھ نہیں اور افسوس کہ وہ لوگ جو آج تک تمہیں چھپا کر تمہاری حفاظت کر رہے تھے وہ بھی یہاں موجود نہیں تو اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا اسکی خوف زدہ آنکھوں اور تڑپنے پر استہزایہ انداز میں ہنسنے جیسے طنز کیا جبکہ آس پاس کسی کو ناپا کر دعا کا دل سچ میں خوف سے بند ہونے کو تیار ہوا

ب۔ با۔ با

اپنی پوری طاقت لگا کر اسے خود سے پڑے دھکیل اسنے اونچی آواز میں دامیر سلطان کو آواز لگائی مگر ناجانے کیوں پر وہ اسکے اس قدر اونچا چینیختے پر بھی کمرے سے باہر نا آئے

ب۔ ابا

انکے باہر نا آنے پر وہ خود ہی بھاگ کر اس کمرے میں جانے لگی جہاں وہ تھے مگر جبران نے فوراً اسکے راستے میں آئے اسکا راستہ روکا اور گھٹیا مسکراہٹ اسکی طرف اوچھالی

ک۔ کیا۔ چاہتے۔ ہو۔ تم

خوف سے بند ہوتے دل کہ ساتھ اسنے روتے ہوئے پوچھا

توں۔۔۔

م۔ مطلب

مطلب یہ سویٹ ہارٹ کہ پہلے تو مجھے تمہاری صرف یہ جائیداد چاہیے تھی لیکن اب

اپورے گھر کی طرف انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے وہ روکا اور آنکھوں میں خباثت لیے قدم قدم چل کر اسکے

نزدیک آنے لگا جو خوف اور ڈر کی وجہ سے دوبارہ پیچھے قدم اٹھا رہی تھی

اب مجھے تیری اس جائیداد کہ ساتھ ساتھ توں بھی چاہیے ہے کیوں کہ بہت خوار کروایا ہے توں نے ہمیں

اس لیے اس خواری کہ بدلے اب میں تجھے یونہی نہیں بخشوں گا

ایک دم دوبارہ اسے بازو سے کھینچ کر جھٹکادیے وہ اس قدر سفاک لہجے میں بولا کہ دعا اسکے کھینچنے اور جھٹکادینے

پر یکدم پیٹ میں اٹھتے درد کی وجہ سے سسکی

سٹچیز کھولنے کے بعد اسکا زخم کافی حد تک بھر چکا تھا لیکن اتنا بھی نہیں بھرا تھا کہ کوئی اسے یوں کھینچتا یا وہ خود

کوئی ایسا کام کرتی کہ زخم پر دباویا کھینچ پڑتی

جتنا تجھے بھاگنا اور مجھے خوار ہونا تھا ہو لیا اب دیکھ میں تیرے ساتھ کرت۔ اہ۔ اہ۔ اہ۔

اسکے بازو کو دبوچتے وہ ابھی بول رہا تھا کہ پیچھے سے کسی نے یکدم اسکی گردن دبوچ کر اپنی طرف گہما کر ایک

زوردار پنچ مارا کہ وہ اس اچانک افدات پر بری طرح گھبرایا

تیری ہمت کیسے میری بیوی کو ہاتھ کی گھٹیا انسان

اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ارشان نے اسکی کالر کو کھینچ درپہ در کئی موکے برسائے کہ وہ اپنے بچاؤ کے لیے

کچھ کر بھی ناسکا جبکہ اسکے وقت رہتے آجانے پر دعائے روکی سانس بحال کر کے شکر ادا کیا

تو جانتا ہے وہ کون ہے ارشان سلطان کی بیوی ارشان سلطان کی عزت اور تونے اسے اپنے غلط ہاتھوں سے

چھوا

آہ۔۔۔

غصیلے لہجے میں اسکے چہرے پر لاتعداد موکوں کی برسات کرنے کہ بعد اسنے اسکے ہاتھ کی انگلیوں کو پکڑ کر اس قدر بے دردی سے مڑوڑا کہ انگلیوں کی ہڈیاں چٹاخ کی آواز کہ ساتھ ٹوٹی جس پر جبران کی چینخیں پورے گھر میں گونجی اور اسکی چینخیں اور ارشان کہ اس قدر وحشیانہ انداز پر دعائے ڈر کہ مارے اپنا دوپٹہ موٹھیوں میں دوپچہ

بس کروارشان بے ہوش ہو چکا ہے وہ

درد کی شدت اور درپہ درپڑنے والے موکوں پر خون و خون ہوئے وہ بے ہوش ہو چکا تھا لیکن اس کہ باوجود ارشان روکا نہیں بلکہ اپنی وحشت اتار تار ہا جس پر فیضان نے ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش دیلایا

سالہ۔۔۔۔۔۔۔

ایک زودارلات اسکے پیٹ پر ماروہ گالی دے کر پیچھے ہٹا کہ فیضان نے فوراً اپنے ساتھ آئے اہلکاروں کو اسے لے جانے کا کہا جو جلدی سے آگے آئے اور تقریباً گھسٹے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے گئے جبکہ فیضان بھاگ کر دامیر سلطان کہ کمرے کہ طرف گیا اور ارشان نے موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں وہ ڈری سہمی دیوار کہ ساتھ لرز رہی تھی

اسکے ڈر اور سہمی نگاہوں پر وہ فوراً اسکے پاس آیا اور اپنے سینے میں بھنجا کہ دعا کا محفوظ حصار پاتے ہی زار و

قطار رونے لگی جبکہ وہ خود کتنی ہی دیر اسکی موجودگی اور سلامتی کو محسوس کرتا رہا

کام کی وجہ سے آج وہ کافی دیر سے گھر آیا تھا اور جیسے ہی گھر آیا ویسے ہی اسنے سب سے پہلے دعا کو دیکھنا چاہا مگر

وہ اپنے کمرے میں نہیں تھی جسکی وجہ سے اسنے لاونچ میں لگا کیمرہ اون کیا لیکن وہاں جبران کی موجودگی اور

دعا کہ خوف پر وہ خود بھی خوف زدہ ہوئے بنا وقت ضائع کیے فیضان کہ ساتھ یہاں کہ لیے نکلا کہ راستے میں

اتے ہوئے فیضان پولیس کو کال کر چکا تھا جس پر پولیس بھی وقت پر پہنچ گئی اور شکر تھا کہ کچھ بھی غلط ہونے

سے پہلے ہی وہ لوگ پہنچ گئے تھے ورنہ پورا راستہ اس نے کس ڈر اور دھڑکتے دل کہ ساتھ تہہ کیا تھا یہ

صرف وہی جانتا تھا

اپ ٹھیک ہے چوٹ تو نہیں لگی آپکو

کتنی دیر وہ یونہی کھڑا بند آنکھوں سے اسے سہی سلامت اپنے نزدیک محسوس کرنے بعد پیچھے ہٹ کر

فکر مند نگاہوں سے اسکے پورے وجود کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جس پر دعا نے کوئی جواب نادیا بلکہ روتے

ہوئے دوبارہ اسکے سینے سے لگ گئی

شش

کچھ نہیں ہو اسب ٹھیک ہے میں ہوں آپ کہ ساتھ چپ ہو جائیں

اسکی کمر کو آرام سے سہلائے وہ پیار سے بچکارتے ہوئے اسے اپنے ہونے کا احساس دیلارہا تھا جو کچھ خوف اور

کچھ رونے کی وجہ سے نڈھال ہوتی اسکے بازو میں جھول گئی

دعا

دعا نکھیں کھولیں

فکر اور پریشانی سے اسکا چہرہ اٹھتھپتھپاتے ہوئے ارشان نے اسے ہوش دیلانا چاہا مگر جب وہ نا اٹھی تو یو نہیں اسے

بازو میں اٹھائے کمرے کہ اندر آیا اور لا کر آرام سے بیڈ پر لیٹا کر ڈاکٹر کو کال ملانے لگا

ارشان

وہ ابھی ڈاکٹر کو کال ملاتا کہ فیضان اندر آیا لیکن دعا کو بے ہوش دیکھ خاموش ہو گیا

بابا کیسے ہیں

بے ہوش ہیں ڈاکٹر کو کال کی ہے میں نے وہ آتے ہی ہوں گئے

ہمم ٹھیک ہے انکے ساتھ ایک لیڈی ڈاکٹر کو بھی بلواؤ

اسکی بات پر سر ہلائے اسنے لیڈی ڈاکٹر کا حکم بھی دیا جس پر فیضان بنا کوئی سوال کیے ہاں کر کہ کال ملانے لگا

جبکہ وہ خود موبائل بیڈ پر پھینک کر اسکے پاس ہی بیٹھا اور فکر مندی سے اسکا ہاتھ پکڑ گیا

اسکی زرہ سی دیری کتنی گھاتک ثابت ہو سکتی تھی سوچ کر ہی اسکی روح کانپ جاتی اگر وہ وقت پر نادیکھتا یا پھر

ابھی تک آفیس میں ہوتا تو اس سے آگے تو وہ سوچنا بھی نہس چاہتا تھا فلحال تو وہ خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ خدا

نے وقت رہتے سب سنبھال لیا ورنہ اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ کبھی خود کو معاف نہ کر پاتا ایک تو پہلے ہی وہ اپنی

اولاد کہ بچھڑ جانے کا سوگ منارہا تھا اور اب وہ بھی کبھی نہیں

تھوڑی دیر بعد ہی میل ڈاکٹر دامیر سلطان جبکہ فی میل ڈاکٹر دعا چیک آپ کر کہ جا چکے تھے دامیر سلطان کو پہلے ہی کوئی ڈوز دے دی گئی تھی جسکی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے جبکہ کھنچا تانی اور بچاؤ کہ چکر میں دعا کا

زخم ایک بار پھر خراب ہو چکا تھا جس پر ڈاکٹر دوبارہ بینڈیج کر کہ گئی تھی

ا۔۔۔ شان

ہلکی سی آواز میں اسے پکارتے ہوئے دعا نے آنکھیں کھولیں جو اسکے پکارنے پر فوراً اسکے نزدیک جھکا

گھڑائیں نہیں میں یہی آپ کہ پاس ہوں

اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے روخسار کو سہلاتے ہوئے اسنے اپنی موجودگی کا احساس دیا یا

لیٹی رہیں ڈاکٹر نے آپکو ملنے سے منا کیا ہے

اسکے کندھے پر دباؤ ڈال کر وہ ابھی اٹھتی کہ ارشان نے دوبارہ اسے لیٹا کر ڈاکٹر کی ہدایت بتائی جس پر اسنے

نقاہت سے سانس لیتے ہوئے آنکھیں بند کر کے کھولی

ارشان ہمارا بچہ

اب وہ پاس تھا تو وہ اس بار اسکے گلے لگ کر آنسو بہاتے ہوئے اپنے بچے کا سوگ منانا چاہتی تھی جبکہ وہ خود

بھی تو اسکی باہوں کا سہارا چاہتا تھا کہ اپنے اندر کی ٹوٹ پھوٹ باہر نکال سکے اسے لیے بجائے اسے چپ

کروانے کہ وہ خود ہی اسکی گردن میں چہرا چھپا گیا جس پر اس بار دعا روئی اپنی اولاد کہ چھین جانے پر اور اسی

غم میں کئی آنسو ارشان کی آنکھوں سے نکل کر کچھ اسکے بالوں اور کچھ تکیے میں جذب ہوئے

کافی دیر یونہی وہ دونوں اپنے اپنے اندر موجود رنج کو زائل کرتے رہے اور جب کئی حد تک من ہلکا ہو گیا تو

ارشان تھوڑا اوپر ہوا اور اسکی آنکھوں سے آنسو نگی کہ پروں سے صاف کرتے ہوئے بولا

چپ ہو جائیں

بے شک یہ غم چھوٹا نہیں لیکن اسی میں خدا کی کوئی بہتر رضا سمجھ کر صبر کر لیں

میرے لیے آپ کی زندگی سب سے زیادہ اہم تھی دعا اور دیکھیں خدا کہ کرم سے آج آپ بالکل ٹھیک میرے پاس ہیں اور آج آپ جب میرے ساتھ ہیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ رب خدا جس نے اپنی آزمائش سے ہمیں آزمایا وہ کل کو ہمیں اپنی رحمت سے ناامید نہیں رکھے گا

اسکے ٹپ ٹپ برستے آنسوؤں کو صاف کر وہ بڑے ہی پر یقین لہجے میں اسے یقین دیلانے لگا کہ خدا کی وہ ذات جس نے آج اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے محروم رکھا وہ کل انشاء اللہ ضرور اپنی اسی نعمت سے اسے مالا مال کرے گا

ایم سوری میں نے آپ کو بہت ہرٹ کیا نا

اسکے یقین پر ایمان لائے وہ اس بار ندامت بھرے لہجے میں اس سے اپنے عمل کی معافی مانگنے لگی جس پر

ارشاد نے مسکرا کر سرنا میں ہلایا

جو گزر گیا اسے بھول جائیں اور جو آب ہے وہ یاد رکھیں آپ ٹھیک ہیں میرے پاس ہیں اس سے زیادہ ناتوکل مجھے کچھ چاہے تھا اور نا آج اب میں دوبارہ آپکے اور اپنے بیچ کسی دوری یا کسی بھی دکھ کو شامل نہیں ہونے دوں

گا

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیے اس نے عقیدت بھرا بوسہ اسکے ماتھے پر دیا جسے بند آنکھوں سے کئی دنوں بعد محسوس کر دیا کہ اداس رنجیدہ بے تاب دل کو سکون پہنچا



کیسی ہو جانمن

لگتا ہے ہنی مون بہت زور و شور سے انجوائے کر رہی ہو

ناشتے کے بعد ہاد کسی کام کی وجہ سے باہر گیا تھا اور وہ یونہی لاونج میں بیٹھی ایل آئی ڈی پر کوئی شہود دیکھ رہی کہ تبھی اسکے موبائل پر فریج کی ویڈیو کال آئی جس پر اسنے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ ولیم اوف کیا اور کال ریسو کی کہ فریج اسکا مسکراتا چہرہ دیکھ شرارت سے بولی جس پر عائرہ اسکی عادت پر اس بار بھی سر جھٹک کر مسکرا دی ظاہری سی بات ہے ہنی مون کون انجوائے نہیں کرتا

ہاں بھی ایک تو ہنی مون اور وہ بھی من چاہے شخص کہ ساتھ تو کون کافر انجئے نہیں کرے گا

عائہ کہ جواب پر وہ کافی حسرت بھرے لہجے میں بولی

تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے تم نے اپنا ہنی مون انجئے نہیں کیا

دونوں پاؤں اوپر کر کہ چکوری مارتے ہوئے اسنے اپنی گود میں کشن رکھا اور ٹیک لگ کر بیٹھی

انجئے کیا خاک کرتی ان ماصوف نے پورا ٹرپ زلیل ہی کروایا تھا مجھے تو

پاس کھلتے اپنے بیٹے کی طرف کیمرہ کر کہ فریجہ اپنے ہنی مون کا سوچ آہ بھر کر رہ گئی کیونکہ انکے ہنی مون پر

جاتے ہی اگلے دن اسے اپنی پریگنسی کی خبر مل گئی تھی جسکی وجہ سے اسکا پورا ٹرپ دل خراب چکر اور

ناجانے کیا کیا ہو کر گزر گیا

باہا باہا چلو کوئی نہیں ایک کام کرو تم بھائی سے کہو وہ تمہیں اب دوبارہ ہنی مون پر لے جائیں

کھکھلا کر ہنستے ہوئے عائہ نے اسے فری کا مشورہ دیا

جی جی بہت شکریہ آپکا

خیر میری چھوڑو تم بتاؤ تم مجھے خالہ کب بنانے والی ہو یا اب تو شادی کو تین ماہ گزر گئے اب تو خوشخبری دے

دو

وہ ابھی اپنی بات کہہ رہی تھی کہ تبھی ہاد بھی اسکے پاس آتے ہوئے بیٹھا جبکہ عائرہ اسکی امدا اور فریحہ کہ بات

پر شرمندہ ہوئی

تین ماہ ہوئے ہیں تین سال نہیں جو تمہیں اتنی جلدی ہے

خیر ابھی رکھو میں بعد میں کروں گئی کال اوکے اللہ حافظ

وہ مزید کوئی بات کر کہ اسے شرمندہ کرتی کہ اس نے کال بند کرنا ہی مناسب سمجھی جبکہ ہاد اسکے شرمندہ

ہونے اور کال بند کرنے پر ہنسی دبا گیا

ویسے اپکی دوست غلط نہیں کہہ رہی اتنا انتظار کافی ہے

ہاد دود

فریحہ کو تو کال بند کر کہ وہ خاموش کروا چکی تھی لیکن اب اسکی شوخی پر اسے کیسے خاموش کرواتی

شکر ہے دعا بھابی اپ گھر آگئی ورنہ آپکو پتہ ہے ہم ناکیلے پورے گھر میں بھٹکتی آتماؤں کی طرح گھومتے رہتے تھے ناتو آپ گھر تھی اور ناعارہ بھابی اور تو اور باباجان بھی آپ کہ ساتھ تھے

اگلی صبح ناشتہ کرتے ہی ارشان مزید اسے وہاں روکنے کی بجائے اپنے ساتھ ہی واپس لے آیا تھا جس پر وہ بھی کل ہوئے حادثے کہ بعد بنا جس کیے مان کر واپس آگئی اور اب وہ دامیر سلطان اور نازتینوں ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب ناز اسکے واپس آجانے پر پر جوش ہوئے بتانے لگی جس پر دعا اسکی بات پر اچ کئی دنوں بعد مسکرائی

اب آپ آگئی ہیں ناتو واپس مت جائے گا اور اگر آپکو جانا ہوا تو ہمیں بھی ساتھ لے جائے گا تا کہ ہم اکیلے رہ کر بورنا ہوں

نہایت مصومانہ چہرہ بنا کر پہلے اسے روکنے کا اور پھر خود بھی ساتھ جانے کا بولے وہ سر ہلا گئی

اس کی ضرورت نہیں اب میں اور بباد و نونوں یہی ہیں اور فکر نہیں کروا رہا نشان بتا رہے تھے کہ ہاد بھائی اور عارہ بھابی بھی کل واپس آنے والے ہیں

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ دعا نے اسے اپنے ساتھ ساتھ عارہ اور ہادی کی واپسی کی خبر بھی دی جس پر وہ اور بھی زیادہ خوش ہوئی

یہ تو اچھی بات ہے

اور تو اور دعا بھا بھی آج تو ویسے بھی نیوائر نائیٹ ہے زوہان بھائی بتا رہے تھے کہ ہر سال وہ نیوائر بہت کمال کا سیلبریٹ کرتے ہیں تو پتہ ہے ہم نے ناان سے کہا کہ اس بار وہ گھر میں سب کہ ساتھ سیلبریٹ کریں اور وہ مان گئے اب آپ بھی آگئی ہیں تو اب ناہم سب مل کر نیوائر سیلبریٹ کریں گئے ٹھیک ہے نا باباجان پر جوشی سے اپنے اور زوہان کہ بیچ ہوئے معاہدے کو ان دونوں تک پہنچائے اسنے دامیر سلطان سے اجازت مانگی جو اسکی شرارت بھری باتوں پر مسکرا ہی رہے تھے

بلکل جیسا ہماری بیٹی چاہے گئی سب ویسا ہی ہوگا

تھنکیو باباجان

آج ان دونوں کی ترکی میں آخری رات تھی اسی لیے آج کی رات ہا اپنے اور اسکے دونوں کے لیے سپیشل بنانا چاہتا تھا اسی لیے آج کی رات کو خوبصورت بنانے کے لیے اسنے سمندر کا انتخاب کیا تھا

اس وقت وہ دونوں ایک بڑی سی یارٹ میں موجود تھے ہاڈاوپر یارٹ کی چھت پر کھڑا اسکا انتظار کر رہا تھا جبکہ

وہ نیچے بنے کمرے میں اسکی پسند کہ مطابق تیار ہو رہی تھی

آج کی رات کہ لیے اسنے سپیشل ڈارک سی گرین کلر کی والویٹ کی ساڑھی خریدی تھی تاکہ سمندر کی ٹھنڈ

میں اسے زیادہ ٹھنڈا لگے

ساڑھی پہن کر وہ آئینے کہ سامنے کھڑی اب اسکے کہے کہ مطابق ریڈی ہو رہی تھی جس کہ فرمائش تھی کہ

آج کی رات وہ مکمل تیار ہو جیولری چاہے ہلکی پھلکی پہنے پر میک آپ ضرور ڈارک کرے بالوں کو باندھنے کی

بجائے کچھ آگئے کندھے پر اور کچھ پیچھے کمر پر کھلا چھوڑ دے کلائیوں میں کانچ کی ساڑھی کی ہم رنگ ہی

والویٹ کی چوڑیاں بھر بھر کر پہنے پیروں میں ہیل کی بجائے کھوسہ پہنے تاکہ جب چل کر وہ اسکے قریب

آئے تو ہیل کی ٹک ٹک کی بجائے اسکے پیروں میں پہنی پائل میں موجود گھونگر ویوں کی آواز اس کہ کانوں

تک پہنچے

اسکی فرمائش اور پسند کو مند نظر رکھتے ہوئے وہ بالکل اسی طرح تیار ہوئی تھی جیسے وہ چاہتا تھا

والویٹ کی ساڑھی ڈارک میک آپ آدھے بال آگے دائینے کندھے پر اور باقی پیچھے کمر پر کھلا چھوڑ کانوں میں

چھوٹے چھوٹے ٹاپس گلے میں نفیس ساسیٹ کلائیوں میں بھر بھر کر چوڑیاں دونوں ہاتھوں کہ چھوتی

انگلیوں میں سمپل سی انگھوٹیاں پیروں میں کھوسہ اور اسکے ساتھ پائل

آج کی رات میں آپ کی محسور کن قربت میں ہر چیز فراموش کر کہ گزارنا چاہتا ہوں عائرہ اس لیے بالکل اسی

طرح تیار ہو کر آئے گا جس طرح آپ ہماری شادی کی رات تیار ہوئی تھی

وہ کھڑی اب اپنی مکمل تیاری دیکھ رہی تھی جب کانوں میں اسکی سرگوشی گونجی جس پر یکدم دل کی دھڑکن

اور رو خساروں پر لالی تیز ہوئی

اسکے احساسات بالکل ایسے تھے جیسے آج پہلی بار وہ اسکی قربت کا خواہش مند ہو اور پہلی بار وہ اسکی قربت میں

رات میں گزارے گئی

آنکھیں بند کر کہ گہرا سانس لیکر اسنے جیسے اپنی غیر ہوتی حالت پر قابو پایا اور پھر وقت کا احساس کر ہمت جما

کر کہ اس کمرے سے نکلی کیونکہ گھڑی 30-11 کا وقت بتا رہی تھی مطلب کمرے میں آئے اب اسے دو

گھنٹے گزر گئے تھے

سہج سہج کر قدم اٹھائے وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی جب دور سے ہی ہادا سکی پائل کی چھنکار سن کر دلفریبی سے مسکرایا مگر پلٹا نہیں کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ آج وہ خود اسکے قریب آئے

جو کہ وہ من من قدم اٹھاتی آ بھی رہی تھی

ہ۔ ہاد

بلکل اسکے پیچھے آ کر روکے اپنی انگلیوں کو مڑو راسنے اسے پکارا جو ابکی بار اسکی پکار پر پلٹا اور اسکے نوخیز حسن پر جیسے تھم سا گیا

اپنی جگہ پر تھے اسکی نگاہیں سب سے پہلے اسکے پیروں کی طرف اٹھی جو کھوسے میں مقید ساڑھی کہ نیچے موجود تھے پھر نگاہیں اوپر اٹھی اسکے پیٹ پر موجود دونوں ہاتھوں پر اٹکی جہاں وہ انگلیاں مڑورتی کبھی ہاتھ باندھتی تو کبھی کھول دیتی اسکے بعد نگاہیں اٹھی تو اسکی صراحہ دار گردن پر جاٹھری جہاں آج سلور کلر کا ایک سیٹ اپنی خوش قسمتی پر چمک رہا تھا پھر نگاہیں اٹھی اور ان نازک پنکھڑیوں پر جا روکی جن کا جام پیے وہ جیسے کسی اور ہی دنیا میں جا پہنچتا تھا اسکی وہ تھکی ناک جس میں پہنی نوزپن اسے سب سے زیادہ حسین لگتی تھی ایک تو وہ تھی اسکی ماں کی اور اب اسکی متاع جان کی ناک میں اسکے وہ دلسوز و رخسار جن پر پھیلی شرم و حیا کی سرخی اسے مسرور کر دیتی تھی اسکی وہ گھنی پلقوں تلے موجود براؤن آنکھیں جن میں چمکتی اپنے لیے محبت پر وہ

جان تک قربان کرنے کو تیار تھا اسکے وہ گھنے بال جن کی خوشبو اسے ہر عطر کو بھلا دینے کی صلاحیت رکھتی تھی

یہ سب اسکا تھا وہ اسکی تھی اس پر حق صرف اسکا تھا یہ حقیقت اور ملکیت اسے مغرور بنانے کو کافی تھی وہ عائرہ ہاد سلطان تھی ہاد سلطان کی بیوی ہاد کا عشق نہیں دیوانگی ہاد سلطان کی محبت نہیں چاہت اسکی آنکھوں کا نور اسکی ویران زندگی کو پر نور کرنے کا ذریعہ اسکی زندگی وہ سب تھی ہاد سلطان کا

عائرہ کو اسکا یوں خود کو ٹھہر ٹھہر کر اور پھر ناجانے کیوں مسکرا دینا کنفیوز کر رہا تھا نا تو وہ آگے آنا کچھ کہا بس دیکھ دیکھ کر اب مسکرا رہا تھا اور یہی بات اسے کنفیوز کر رہی تھی ا۔ آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں مجھے

کافی دیر اسکے یو نہی خود کو نہارنے پر وہ خود ہی بول پڑی جو سر جھٹک کر دلکشی سے مسکرایا اور جو دو قدم کا فاصلہ ان دونوں کہ درمیان حائل تھا اسے پل میں ختم کر اپنے قریب کر گیا جس پر عائرہ نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے جبکہ اسنے اسکی کمر پر

شکریہ----

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شکریہ ادا کیا گیا جو اسکے شکریہ کہنے پر پلتشیں جھکا کر مسکرائی مطلب کہ وہ خوش

تھا جبکہ آج کی رات خوشی لفظ تو شاید بہت چھوٹا تھا ہاں سلطان کہ لیے

آپ تو کہہ رہے تھے ہم ایک ساتھ نیو آئیر سیلبریشن دیکھیں گئے تو پھر ہم یہاں کیوں آگئے

بڑے ہی لاڈ سے اسکی شرٹ کہ بٹنز کو اپنی نازک انگلیوں سے چھرتے ہوئے پوچھا گیا

ہم اسی لیے تو یہاں تنہائی میں آئیں ہیں تاکہ نئے سال کا آغاز ہم دونوں صرف ایک دوسرے کے ساتھ

کریں

بڑی ہی محبت سے جواب دیا گیا

اور سیلبریشن۔۔۔۔۔

وہ ہم یہاں سے بھی دیکھ سکتے ہیں

اسی انداز میں اسکا چہرہ دوسری طرف کر کے ہانے ہاتھ کا اشارہ اس طرف کیا جہاں سے سیلبریشن سٹارٹ

ہونی تھی

ہم یہاں سے بھی دیکھ سکتے ہیں

ہممم بالکل اور جانتی ہیں یہ سیلبریشن صرف عائرہ ہاڈ سلطان کہ لیے ہو گئی

اپنی بات کہتے ہوئے اسکے نام پر اسنے ہلکا ساد باو عائرہ کہ پیٹ پر ڈالا جس پر وہ سر گہما کرنا سمجھی سے اسکی

طرف دیکھنے لگی

مطلب---

تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے گا

اسکی چکس کو ہلکا سا اپنے لبوں سے چھوئے اسنے اسے انتظار کی سولی پر لٹکایا جو مسکرا کر انتظار ہی کرنے لگی

کیونکہ بہت اچھے سے جانتی تھی اگر اس نے نہیں بتایا تو مطلب بتائے گا بھی نہیں

پورے 11 بج کر 55 منٹ ہوئے تھے کہ فضا میں چوپر کی آواز گونجی جس پر عائرہ نے موڑ کر اوپر کی طرف

دیکھا جہاں دور سے چوپر اپنی پرواز بھرتے ہوئے انکے پاس آیا اور عین ان دونوں کہ سر کہ اوپر آکر روکا

ہادیہ

ابھی وہ کچھ پوچھتی کہ پورے 12 بجتے ہی انکے داینی طرف آتش بازی شروع ہوئی جو کہ نیو آئیر کہ لیے تھی جبکہ سمندر پر کی فیضاؤں اور آسمان کی گہریوں میں بائیں جانب آتش بازی کہ ساتھ ساتھ چوپر کہ زریعے اوپر سے گلاب کہ پھولوں کی بارش اور چاروں اور سمندر میں پھیلے اندھیرے میں رشنیاں جگمگائی

Wish You Very Very Happy Birthday Noor.e.Haad

پیچھے سے اسکے کان میں سرگوشی نما آوازیں ویش کیے وہ پیچھے ہٹا جبکہ وہ وہی اپنی جگہ بالکل سٹل کھڑی وہ سب دیکھ رہی تھی جو اسکے لیے تھا

آسمان پر ہوتی اسکے نام کی آتش بازی سمندر کی لہروں کہ بیچ و بیچ دیوں کہ مدد سے بنے ہارٹ میں لکھا نور ہاد آسمان سے بارش کی طرح برستی گلاب کی پتیاں اپنے چاروں اور شپس میں جگمگ کرتی لائٹنگ کی روشنیاں

یہ سب وہ منہ پر ہاتھ رکھے کسی خواب کی سی کیفیت میں بنا پلک چھپکائے دیکھ رہی تھی جیسے اگر پلٹیں چھبکی تو سب غائب ہو جائے گا اب اسے سمجھ آیا تھا کہ اسکے نام کی سلبریشن کا مطلب کیا تھا

نیو آئیر نائٹ کہ چکروں میں وہ یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ 31 دسمبر کہ بعد 1 فروری بھی آنی تھی مطلب اسکی برتھڈے کا دن

ایک طرف نیو آئیر منایا جا رہا تھا اور دوسری طرف وہ دیوانہ اپنی بیوی کی برتھڈے کی سیلبریشن کروا رہا تھا

تھوڑی دیر بعد چوپر تو واپس چلا گیا لیکن باقی سب بالکل اسی طرح قائم تھا آتش بازی آس پاس جگمگاتی

روشنیاں اور لہروں میں موجود نور ہا وہ سب ویسے ہی تھا

وہ سب دیکھنے کہ بعد وہ پٹی جو دونوں بازو سینے پر باندھ اسکے پلٹنے کا انتظار ہی کر رہا تھا

اسکے قریب آ کر والہانہ مسکراہٹ کہ ساتھ عاثرہ نے اسکا چہرہ ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرا اور محبت بھرا بوسہ

اسکے ماتھے پر دیا

تھنکیو

تھنکیو سوچ عاثرہ کو اتنا پریشانیس بنانے کہ لیے تھنکیو سوچ ہا

آنکھوں میں خوشی کی نمی تھی کہ وہ نم آنکھوں سے قربان ہوئے اسکا شکریہ ادا کرنے لگی جبکہ وہ اسکے شکریہ

پر مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ یارٹ کہ درمیان میں لایا اور کیک کٹ کرنے کا کہا جو شاید ابھی کوئی رکھ

کر گیا تھا

دونوں نے ایک ساتھ مل کر برتھڈے کیک کٹ کیا جس پر پہلے ہانے اسے اور پھر اسنے ہا کو تھوڑا سا کھلایا

ایک کھانے کے فوراً بعد وہ بنا کچھ کہے اسے باہوں میں اٹھا کر نیچھے روم کی طرف آیا اور آکر احتیاط کے ساتھ

درمیان میں کھڑا کر اسے اس کے ہاتھ میں کوئی فائل پکرائی جسے وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔

آپ کا برتھ ڈے پریزنٹ

اس کے جواب پر وہ خود ہی فائل کا ریمین اتار کر دیکھنے لگی مگر جیسے ہی فائل اوپن کر کے اسے اسے ریڈ کیا ویسے ہی

اسکی آنکھیں حیرت سے کھلی اس نے چونک کر ایک بار ہاد کو اور پھر دوبارہ وہ فائل پڑھی جیسے یقین کرنا چاہتی ہو جو

PDF URDU
NOVEL

تھا کیا وہ سچ ہے

ہ۔ ہاد۔ یہ۔

آپ ہی کا ہے

میں چاہتا ہوں آپ کسی کے لیے نہیں بلکہ خود کے لیے کام کریں

آپ کسی کے لیے نہیں بلکہ سب آپ کے رولز فالو کریں

آپ کسی کی نہیں بلکہ سب آپ کے پابند ہوں

اور آپ پر حکومت صرف اور صرف ہادسلطان کی ہو

نگاہوں میں نگاہیں ڈال اسکے قریب ہوئے اسنے ایک ایک لفظ پر زور دیے بڑے ہی یقین سے اسے یقین
دیلا یا کہ وہ جو دیکھ رہی ہی وہ سچ ہے

وہ ہو سپٹل کہ کاغزات تھے جو اسنے خود اپنی متاع جان کہ لیے بنوایا اور اسکے نام ہی کر اسکے خواب کو تعبیر
دی تھی وہ کیا تھا کیا کیا کر رہا تھا اسکے لیے اسکی برتھڈے کا گیفٹ ایسا بھی ہو سکتا ہے عارہ نے تو کبھی سوچا بھی
نہیں تھا اس تحفے کہ بعد تو وہ کچھ بولنے کہ قابل ہی نہیں رہی تھی اور اسکی یہی چپی وہ بہت اچھے سے نوٹ
کر چکا تھا

اسکے ہاتھ سے فائل پکر کر پیچھے ٹیبل پر پھینک اسنے آرام سے پہلے اسکی گردن میں موجود سیٹ اتار پھر ٹاپس
اور پھر بڑی احتیاط کہ ساتھ ایک ایک کر کہ چوڑیاں اتار کر ٹیبل پر رکھی اور پھر دوبارہ بازوؤں میں اٹھائے
لا کر بیڈ پر لٹایا جو بنا کسی مزاحمت کہ بس قربان نگاہوں سے اسے دیکھ ہی رہی تھی

آپکا گیفٹ میں نے آپ کو دے دیا اب مجھے میرے گیفٹ کی صورت میں سے ہماری عرہا چاہے نور ہاد
اپنی شرٹ اتار کر نیچے پھینک وہ اسکے اوپر آیا اور نہایت گھمبیر لہجے میں اسکے کان کہ پاس جھک اپنا گیفٹ بتا کہ
وہاں اپنے لب رکھے کہ عارہ اسکی فرمائش اور جانیوالمس پر آنکھیں بند کر گئی

اسکے کان کو چوم اسنے باری باری اسکے دونوں رخسار چومے پھر دونوں آنکھیں اور پھر اسکے لرزتے ہونٹوں پر ہلکے سے اپنے لب مس کرتے ہوئے روکا جبکہ وہ اسکے بنا شرٹ کہ سینے پر ہات رکھ تیز تیز سانسیں بھر رہی تھی

نور ہاد-----

خمار بھری آوازیں اسنے اسے پکارا جو آنکھیں کھولنے کی ہمت کہ باوجود آنکھیں کھول ناپائی آج کی رات خود کو مضبوط بنائیں کیونکہ آج میں آپ کو اپنی شدتوں اور دیوانگی سے روشناس کروانا چاہتا ہوں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہاد سلطان کس حد تک آپ کا دیوانہ ہے جس خماری میں وہ اسے بتا رہا تھا اس پر بنا عمل کیے وہ بے حال ہو رہی تھی

اسکی اس قدر غیر ہوتی حالت پر اسنے کمرے میں چلتی سبھی لائٹیں اوف ریمورٹ سے اوف کی اور اسکی ساڑھی کا پلو کندھے سے ہٹا کر وہاں اپنے تشنہ لب رکھنے کہ بعد اپنے لبوں کو اسکی گردن بیوٹی بون اور کندھوں پر بے لگام چھوڑا

جبکہ وہ نازک جان جو کئی راتیں اسکی قربت میں کاٹ چکی ہے اسکے باوجود آج اسکی اتنی قربت پر بڑی طرح
 نڈھال ہوئی اپنے کندھوں سے نیچے جاتے اسکے لمس پر وہ بے خود ہوئے اسکے کندھوں کو سختی سے پکڑ گئی
 جس پر آج پہلی بار اسکے ناخن اسکے کندھے کو زخمی کر گئے تھے مگر وہ دیوانہ اسے اپنی دیوانگی سے روشناس
 کروانے اور بے خودی میں سب فراموش کر کہ سمندر کہ پیچ و پیچ خود بھی اس پر سایہ فلگن ہوئے سچ میں آج
 اپنی شدتوں اور دیوانگی پر اسے نڈھال کر چکا تھا

لمحہ بالمحہ گزرتی رات میں وہ دونوں ایک دوسری میں گم ہر چیز بھلا چکے تھے اگر یاد تھا تو صرف اتنا وہ تھے اور
 ان دونوں کی یہ وصل کی محسوس کن گھڑیاں

سلطان منشن کی چھت پر وہ سبھی نیو ایئر کا پورا ماحول بنا کر بے صبری سے بارہ بجنے کا انتظار کر رہے تھے جسکا
 سب سے زیادہ انتظار ناز کو تھا کیونکہ وہ پہلی باریوں سب کہ ساتھ کوئی فیسٹیول سیلبریٹ کرنے والی تھی
 اپنے ساتھ نیو ایئر سیلبریٹ کرنے کہ لیے دعائے مہر ماہ اور زوبیہ کو بھی بلایا جس پر پہلے تو مہر ماہ نے مناکیا کہ
 وہ اپنی فیملی کہ ساتھ ہی نیو ایئر منائے گئی لیکن زوبیہ اور دعادونوں کی زید پر اسے ماننا پڑا اور اب وہ دونوں بھی
 ان سب کہ ساتھ بیٹھی ناز کی بے صبری پر ہنس رہی تھی

او ہو یہ آج بارہ کیوں نہیں بک رہے

چھت پر وہ سبھی سردی سے بچنے کی خاطر گول دائرے میں کرسیاں لگا درمیان میں لگی آگ سیک رہے تھے

جب وہ تھک کر کرسی پر دونوں پاؤں اوپر کر کے اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے مصومیت سے بولی

او ہو میری بھابھی جی اتنا دکھی کیا ہونا آپ ایک کام کریں جب تک بارہ نہیں بچتے تب تک یہ لیں اور باربی کیو

انجوائے کریں

ایک سیخ میں لگے تیکے پلیٹ میں رکھ زوہان اسکے پاس آیا اور پلٹ اسکے ہاتھ میں پکرائی جسے ناز نے فوراً پاتھ

چھارتے ہوئے پکری اور تیکے کہ ایک پیس پر پھونک مار کہ کھانے لگی

ا م م م یہ تو بہت ٹیسٹی ہے اور سپائسی بھی

مان آپ یہ مت کھائیے گا ورنہ آپ کو مر چیں لگے گئی

تھم آز آپ کا سائین زوہان اور فیضان کو دیے وہ ارمان کو نا کھانے کی تلقین بھی کر چکی تھی جس پر ارمان کہ

ساتھ ساتھ سبھی اسکی فکر مندی پر مسکرائے

ڈونٹ وری ناز بھابھی آپ کے مان کہ لیے ہم نے الگ سے چیکن میرینیٹ کیا ہے جس میں سپائیس نہیں ہو گئی

واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھتے ہوئے زوہان نے الگ پڑے چمکن کی طرف اشارہ کر کے اسکی فکر مندہ دور کی جو وہی سے بیٹھے اوکے کر کے اپنے تیکے انجئے کرنے لگی

تھوڑی دیر بعد جب بارہ بجنے میں صرف دس منٹ رہ گئے تو وہ سبھی لوگ ایک سائیڈ پر کھڑے ہو گئے جبکہ ارمان زوہان اور فیضان تینوں نے اپنے اپنے ہاتھوں میں فائر سٹیک پکڑ لی اور پورے بارہ بجتے ہی بلد آواز پیپی نیو ایئر بولتے ہوئے آتش بازی شروع کی

مہرماہ زوبیہ آپی چلیں ناہم بھی آتش بازی کرتے ہیں

ان تینوں کے شغل پر ناز بچوں کی طرح اوجھلتے ہوئے مہرماہ اور زوبیہ سے بولی جس پر مہرماہ تو اسکے ساتھ آگئے بھر کر خوب ہلاکلا کرنے لگی کہ زوہان اور مہرماہ دونوں نے مل کر خوب آتش بازی کا مزہ لیا اور ناز نے ارمان کہ ساتھ مل کر کئی انار چلا دیے جو کہ اسکی فرمائش پر ناجانے کتنے منگوائے گئے تھے جبکہ ارمان نے دعا کہ ساتھ مل کر کافی زیادہ پھولجڑیاں اور پٹانے چلائے

آپ بھی جا کر انجئے کریں

ان سب کی موج مستی پر زوبیہ کو سائیڈ پر کھڑا مسکراتے دیکھ فیضان اسکے پاس آ کر بولا جو ایک نظر اسکو دیکھ دوبارہ سامنے ان سب کو دیکھنے لگی

نہیں نہیں میں یہی ٹھیک ہوں وہ کیا ہے نا مجھے ان سب سے بہت زیادہ ڈر لگتا ہے

ہم لیکن ان پھول جڑیوں سے تو کچھ نہیں ہو گا آپ وہ تو چلا سکتی ہیں

سامنے دعا کہ ہاتھ میں پکری پھول جڑی کی طرف اشارہ کر کہ فیضان نے اسے وہی چلانے کا کہا

ہاں لیکن

ایک منٹ

اسے ایک منٹ روکنے کا بول وہ سائیڈ پر پرے بکس میں سے پانچ چھ پھول جڑیاں اٹھا کر اسکے پاس آیا اور

لائٹر سے چلا کر اسکے سامنے کی جس پر زوبیہ نے نا سمجھی سے اسکو دیکھا

سبھی انجئے کریں اور آپ یونہی سب کو دیکھتی رہے اچھا تھوڑی لگتا ہے اس لیے یہ چلائیں اس سے ڈر

نہیں لگے گا

اسکی بات پر انکار کرنے کی بجائے زوبیہ نے ڈرتے ڈرتے بالکل کارنر سے پھول جڑی کو پکرا اور فیضان کو کاپی

کرتی گول گول گہمانے لگی جس پر اسے کافی مزہ آیا تھا تبھی فیضان نے اسکی اکسائمنٹ پر تین چار اور اسے جلا

کر پکرائی اور خود بھی اسکا ساتھ دیتا رہا جبکہ ان دونوں کایوں ایک ساتھ مسکراتے ہوئے پھول جڑیاں چلانا ان

سے تھوڑی دور کھڑی مہرماہ نے روک کر کافی حیرت سے دیکھا لیکن پھر زوہان کی پکار کرا نہیں چھوڑ خود
انجئے کرنے لگی

معمول کہ مطابق سب کچھ اپنی روٹین سے ہو رہا تھا ہاد اور عائرہ دونوں اگلے دن ہی واپس آگئے تھے جسکے
بعد ہاد کا زیادہ طر وقت آفیس میں جبکہ عائرہ نے اپنی خوب سے ریزائن دے دیا تھا کیونکہ فلحال وہ اپنا سارا
وقت اپنے ہو سپٹل کی سیٹنگ پر لگا رہی تھی ہاد نے وہ پورا ہو سپٹل بلکل اسکی پسند کہ مطابق بنوایا تھا لیکن اسکا
انٹرمل وہ خود ڈیسیڈ کر کہ سیٹ کروا رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ ہو سپٹل کی اوپننگ سے پہلے ہی سارا کام
ختم ہو جائے اس لیے اسکا کافی وقت یہی ہو سپٹل پر لگ جاتا وہی دعا کی طبعیت بھی پہلے سے کافی بہتر ہو گئی
تھی جس پر وہ اب ارشان کہ ساتھ یونی جا کر ریگولر کلاس اس اٹینڈ کر رہی تھی جبکہ ناز بھی چھٹیاں ختم ہونے
پر روزا چھا خاضہ ارمان کو تنگ کرنے کہ بعد کالج جاتی اور فیضان اپنے کیسیس میں اولجھا ہوا تھا

اسد کی بارہا زید کرنے پر وہ اس کے بھائی کہ منگنی پر آتو گیا تھا مگر اب وہاں مردوں میں بیٹھا سخت قسم کا بورہو رہا تھا کیونکہ اسد خود تو مہمانوں کی خاطر داری میں مصروف یہاں وہاں چکر لگا رہا تھا اور دوسرا وہاں کسی اور کو جانتا بھی نہیں تھا کہ وقت گزرنے کے لیے بات ہی کر لیتا

اسد زوہان کا کالج فرینڈ تھا

حال میں تیسری رو میں بیٹھ کر وہ انتہائی بوریت والا منہ بنا کر آس پاس سبھی مردوں کو دیکھ رہا تھا جو خود آپس میں خوش کیوں میں مصروف ڈرنک اور لوازمات سے لطف اندوز ہو رہے تھے مگر وہ انتہائی بوریت کا شکار ہو رہا تھا

ایم سوری یار تجھے یہاں اکیلا بیٹھنا پڑ رہا ہے

تھوری دیر بعد ہی اسد اس کے ساتھ آکر بیٹھتے ہوئے شرمندہ لہجے میں بولا

ارے نہیں یار سوری وری کی کوئی ضرورت نہیں میں سمجھ سکتا ہوں کہ بڑے بھائیوں کی شادی یا ان کے

فنکشنز میں چھوٹے بھائیوں کا کیا حال ہوتا ہے

ہلکے پھلکے انداز میں مسکراتے ہوئے بول زوہان نے اسکی شرمندگی کم کرنی چاہی کیونکہ بہت اچھے یاد تھا اسے
کہ ہاد اور ارمان کی شادی پر کیسے اسکے بھائیوں نے اسے سامان لانے اور لے جانے میں گھن چکر بنایا ہوا تھا
ہا ہا ہا یہ تو سہی کہا تو نے اچھا بتا کھانا کھایا تو نے

ہاں کھالیا تھا مگر یہ بتا کہ یہ وہاں سیٹج پر کس چیز کی تیاری ہو رہی ہے

کھانے پر ہاں کر اسنے سامنے سیٹج کی طرف اشارہ کر کہ متجسس ہوئے پوچھا جہاں کچھ آدمی ایک جگہ پر بیٹھ
ڈھولک سیٹ کر رہے تھے

یہ وہ بھائی نے کچھ طوائفوں کو رقص کے لیے بلوایا ہے تو بس انہی کے رقص کی تیاری کر رہے ہیں
اسکی تجسس کا جواب دیے اسنے پہلے زوہان کو کولڈ رنگ گلاس میں ڈال کر دی اور پھر خود بھی اپنا گلاس پکر کر
پیچھے صوفے کے ساتھ سکون سے بیٹھا مگر طوائف کے رقص کے نام پر اسکے چہرے پر کچھ ناگواری چھائی
تیرا بھائی یہ سب بھی کرتا ہے حیرت ہے

اسنے بڑی حیرت سے آئبروزا چکا کر طنز کیا مگر اسکے طنز کا برا منانے کے بجائے اسد قہقہہ لگا کر ہنسا کیونکہ وہ
لوگ کافی ریس تھے اس لیے انکاٹاکا کہیں نا کہیں طوائفوں کے ساتھ بھی سیٹ تھا

بس پیسے کا کمال ہے اور کیا

اچھا مطلب اسی لیے عورتوں کا حال الگ اور مردوں کا الگ ہے

اسکے کمال کہنے پر زوہان نے اہک بار پھر طنز کیا جس پر اس بار بھی اسد ہنسا کہ تبھی حال کی سبھی لائٹز بند ہوئی

اور چند لمحے بعد صرف سیٹج کی سپوٹ لائٹ اون کی گئی جہاں اب تین لڑکیاں موجود تھیں دو گولڈن رنگ

کہ کامدار کپڑوں میں اور ایک انکے درمیان کچھ آگے کو سرخ رنگ کہ کامدار جوڑے میں ان تینوں کہ

چہروں پر گھونگھٹ تھے جبکہ درمیان والی نے گھونگھٹ اوڑھے ان سب کی طرف پیٹھ کی ہوئی تھی کہ تبھی

ڈھولک کی تھاپ پر میوزک اون ہوا اور حال میں سبھی پر شوق نگاہوں سے سیٹج پر نظریں گاڑ کر بیٹھ گئے اور

ان سب کی اس قدر دلچسپی پر اس بار بھی زوہان نے کڑوا سا منہ بنایا اسکا دل تھا کہ وہ اٹھ کر وہاں سے چلا جائے

لیکن دوستی کہ مروت میں ناگواری کہ بعد بھی بیٹھا رہا

عرش ادا سے آئی ہے مہمان دیکھیے

اپنے دائیں ہاتھ کو بڑے ہی ناز سے الٹا کر سرخ جوڑے والی نے ایک ادا سے پہلا فقرہ بولا اور پھر اسی طرح
دوسرا بازو بھی ناز سے چہرے کہ پاس تھوڑا اوپر لے جا کر جھٹکا

ہم کو خرید لائیں ہیں احسان دیکھیے

اب دل جگر کو تھام کہ بیٹھے رہے حضور

گھونگھٹ کی اور میں چھپا طوفان دیکھیے

پلٹ کر ان سب کی جانب موڑے اسنے اپنے گھونگھٹ پر مہندی لگی انگلیوں سے چھوئے اپنے سرخ
لیپسٹیک سے سنجے ہونٹوں سے فقرہ ادا کر کہ گھونگھٹ اٹھایا اور ڈھولک کی تھاپ پر اپنی ادائیں دیکھاتی گول
گول گھوم کر ہاتھ ہوا میں لہرانے لگی

مگر گھونگھٹ ہٹنے پر جہاں سب کا شور اٹھا تھا وہی زوہان سلطان کی آنکھوں کہ ساتھ ساتھ سانسیں بھی تھمی
تھی جبکہ یہی حال اسکے ساتھ بیٹھے اسد کا بھی ہوا وہ تو بقائدہ اپنا گلاس ٹیبل پر پٹک آگے ہوا کہ شاید اسکی

آنکھیں دھوکہ کھا رہی ہوں مگر نہیں اسکی آنکھیں تو شاید دھوکہ کھا جاتی لیکن اسکے ساتھ حیرتوں کہ سمندر
میں غوطہ زن زوہان سلطان کی آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتی تھی وہ تو اس قدر حیرت میں مبتلا بنا پلک چھپکائے
صرف سامنے سیٹھچڑھائیں ناز دیکھاتی اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو کوئی اور نہیں بلکہ اسکی نوش تھی

محور

ہاں محور میرے جنوں کا میری ذات ہو گئی

ڈھونڈا نہیں تو خود سے۔۔

ڈھونڈا نہیں تو خود سے ملاقات ہو گئی

محور میرے جنوں کا میری ذات ہو گئی

گانے کہ اگلے انترے کہ ساتھ پیروں اور ہاتھوں کو بڑے ہی دلفریب انداز میں لہراتے ہوئے اسنے رقص

کیا اور ڈھولک کی تھاپ پر ایک بار پھر گھومی جب گھومتے ہوئے ایک دم اسکی نظر بھی ان مہمانوں میں

حیرت زدہ نگاہوں سے دیکھتے زوہان پر پڑی جس پر یکدم گھومتے ہوئے اسکے قدم تھمے

اس کہ یوں خود کو دیکھ روک جانے پر جو شک باقی تھا وہ بھی پورا ہوا اسنے ایک تلخ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر

دوبارہ گھومنا شروع کیا اور اسکی وہ تلخ مسکراہٹ دیکھ زوہان سلطان کا دل جیسے بند ہونے کو ہوا

وہ چاہتا تھا جو وہ دیکھ رہا ہے کاش وہ چھوٹ ہو وہ لڑکی جسے لوگ طوائف کا نام دے کر رقصہ بول رہے تھے وہ

اسکی نوش نہیں بلکہ کوئی اور ہو مگر ایسا نہیں ہوا اسکے چاہنے کہ باوجود حقیقت نہیں بدلی بلکہ سامنے سیٹج پر اسکی

محبت بھری محفل میں رقص کرتی اپنی ادائیں دیکھا رہی تھی

وزن انکی بزم نات میں

بولتے ہوئے اسکی ادائیں اور بھی قاتل ہوئی اپنی کمر اور ہاتھوں کہ زریعے ادائیں دیکھاتی اسنے نگاہیں زوہان پر

ٹکائی

وزن انکی بزم نات میں شکوہ کا زکر کیا

بات ان سے ہو گئی

اپنے لہنگے کو ہاتھ سے پکروہ آنکھوں کا اشارہ کرتے ہوئے سیٹج سے اتر کر چلتی عین اسکے سامنے آئی

بات ان سے ہو گئی تو بڑی بات ہو گئی

ڈھونڈا نہیں تو خود سے

ڈھونڈا نہیں تو خود سے ملاقات ہو گئی

محور میرے جنوں کا میری ذات ہو گئی

جان بوجھ کر عین اسکے سامنے کھڑے ہو کر رقص کرتی وہ اسکا صبر ازما گئی تھی جو انتہائی ضبط کیے غصے سے
صوفے کی چادر کو موٹھی میں دبونچ گیا جبکہ وہ گانا ختم ہونے پر رقص کرتے ہوئے روکی اور اسکی طرف
دیکھا جسکا چہرہ ضبط کہ کڑے مراحل سے گزرتا سرخ ہو رہا تھا جبکہ آنکھیں حیرت اور بے یقینی کی سی کیفیت
میں سخت غضیلی سرخ ہو چکی تھی ماتھے پر تیوری اس قدر گہری تھی کہ آج پہلی بار اسکا یہ روپ ایک پل کو
ضرور انوشہ کہ دل کو خوف میں مبتلا کر گیا مگر وہ وہاں خوف زدہ ہونے نہیں بلکہ اپنی ادائیں دیکھا کر لوگوں کا
دل بہلانے آئی تھی

اسکو اسی کڑے مراحل سے گزرتا چھوڑ وہ اسکا دل جلا کر واپس سٹیج پر جا کر کھڑی ہوئی اور دوسرے گانے پر
رقص کرنے لگی

حاضر ہماری جان ہے سو بار آئیے

سرکار آئیے میرے سرکار آئیے

سرکار آئیے میری سرکار آئیے

سانسوں میں زندگی ہے تو آنکھوں میں روشنی

دیوار شب کہ پار ہے ہم پار آئیے

دیوار شب کہ پار ہے ہم پار آئیے

کیا کمال کی رقصہ ہے یار

رقصہ نہیں طوائف ہے دیکھ تو کیسے مٹک مٹک کر ہم سب کا دل بہلا رہی ہے یہ ادائیں طوائفوں میں ہوتی

ہیں

وہ جو اسکے پہلے رقص پر مرنے کو تیار ہوا تھا اسکے دوسرے رقص پر جیسے جلتی نے تیل کا کام کیا اور رہی سہی

قصر محفل میں مردوں کی چمگیوں نے پوری کی

چھوٹا سا ایک حسن کا نظارنا ہے حضور

والہا ہے آرزو ارے بازار آئے

سرکار آئے میرے سرکار آئے

سنتے ہیں ختم حسن پرستی ہے آپ پر

کر لیجے ہمارا بھی دیدار آئے

سرکار آئے میری سرکار آئے

وہ جو حسن دیکھانے کہ نام پر اپنا دوپٹہ سر سے اتار کر پڑے پھینک چکی تھی یہاں آکر اسکی بس ہوئی وہ اس

قدر و حشت آنکھوں میں لیے وہاں سے اٹھا اور بنایا یہاں وہاں دیکھے سیٹج پر جا کر اسکا ہوا میں لہراتا ہاتھ کھنچنے کہ

انداز میں دبوچتا اپنے ساتھ گھسٹتے ہوئے اس محفل سے نکلتا چلا گیا جبکہ وہ بنا کوئی مزاحمت کیے اسکے ساتھ

کھنچتی گئی

حال سے باہر لا کر تقریباً پٹخنے کہ انداز میں اسنے اسے اپنی گاڑی کہ ساتھ لا کر پٹنچا اور خود بال مٹھی میں دبوچ اپنا غصہ کم کرنے کی خاطر مٹھیاں بند کر کہ یہاں وہاں چکر لگانے لگا اور وہ جو جانتی تھی جس دن بھی اسکا سچ اسے معلوم ہوا اسکا رد عمل ایسا ہی ہو گا مگر اس طرح اسکا سچ سامنے آئے گا وہ خود بھی لاعلم تھی

کیا حقیقت ہے آپ کی

کون ہیں آپ

سچ بتائیں کون ہیں آپ

کافی دیر ٹہلنے کہ بعد بھی جب غصہ کم نہ ہوا تو وہ انتہائی سخت تیور کہ ساتھ سرد لہجے میں اس سے اسکی حقیقت دریافت کرنے لگا جواب کی بار اسکی سرد لہجے پر ڈر کر نگاہیں جھکا اور اسکے یوں اپنے سامنے نگاہیں جھکانے پر وہ تمسخر انداز میں ہنسنا

کہاں وہ بھری محفل میں غیر مردوں کو اپنی ادائیں دیکھا کر اپنی طرف مائل کر رہی تھی اور اب کہاں اسکے سوال پر نگاہیں جھکا گئی

تمسخر انداز میں وہ ہنسا مگر پھر اسکے بنا دوپٹے کہ نظر آتے سر پائے پر انکھوں میں وحشت مزید گہری ہوئی

اپنی جیکٹ اتار کر اسکا ہاتھ کھینچ کر اسنے اسے نزدیک کیا اور جیکٹ پہنا کر زپ بند کر کے گاڑی کا دروازہ کھولا

اور اسے فرنٹ سیٹ پر بٹخ خود دوسری جانب آکر بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کر گیا

تھوڑی دیر بعد اسنے گاڑی ایک اپارٹمنٹ کے باہر روکی اور بازو سے دبوج کر کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ اندر لا کر

صوفے پر پھینکا جو بناوٹ کی اسکی دی ہر تکلیف کو برداشت کر رہی تھی جانتی تھی جو عزیت وہ اسے دے

چکی ہے اسکے سامنے اسکا دبوجنا یا کھینچنا کچھ بھی نہیں

ی۔ یہی میری حقیقت ہے

وہ جو بال مٹھی میں دبوج سب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اسکی آواز پر بے یقینی کے ساتھ اسکو دیکھنے لگا جو اپنی

میکسی سنبھال کر کھڑی ہوئی

ہ۔ ہاں جو آپ دیکھ کر آئیں ہیں

وہی میری حقیقت ہے

ن۔ نہیں

بے لچک لہجے میں وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی مگر زوہان نے نا کر اسکی بار کو جھٹلانا چاہا

سچ ہے یہ آپ وہاں اس محفل میں رقص کرتی جس لڑکی کو دیکھ چکے ہیں وہی میری حقیقت ہے کیونکہ میں

ایک طوائی

چپ

وہ جو اپنے اندر موجود تکلیف کو چھپائے اسے مزید اپنے بارے میں بتا رہی تھی طوائف کہ لفظ پر وہ یکدم دم

اونچی آواز میں چینختے ہوئے اسکے پاس آیا اور اسے کندھوں سے کود بوج چپ رہنے کا کہا

چپ ہو جائیں

میں----

میں جانتا ایسا کچھ نہیں آپ چھوٹ بول رہی ہیں

دیکھیں نوش بول دیں کہ وہ سب چھوٹ ہے آپ چھوٹ بول رہی ہیں ویسا نہیں کچھ نہیں ہے پلیز بول دیں

دیکھیں

دیکھیں میرا دل بند ہو رہا ہے اس لیے پلیز خدا کہ لیے بول دیں کہ یہ سب چھوٹ ہے

اسکے کندھوں کو جھٹکا دیے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کسی بچے کی طرح فریاد کر رہا تھا کہ جو وہ چاہتا ہے وہ وہ بول دے مگر وہ کیسے اپنی حقیقت جھٹلا دیتی آخر یہی تو اسکی حقیقت تھی وہ ایک طوائف کی بیٹی تھی جسکی قسمت میں آج نہیں تو کل خود بھی طوائف بننا ہی لکھا تھا

بولیں انوشہ چپ کیوں ہیں آپ

جب کافی دیر وہ کچھ نابولی تو وہ اسے چھوڑ یکدم ٹیبل پر پڑا شو پیس زمین پر پٹختے ہوئے چینخا جس پر انوشہ نے ڈرتے کہ مارے گھبرا کر آنکھیں بند کی

ایسا نہیں ہے نہیں ہے ایسا یہ سچ نہیں ہو سکتا میری نوش نہیں

بلکل نہیں یہ چھوٹ ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے کیسے

پاگلوں کی طرح سر کو بار بار نا میں ہلائے وہ کبھی کوئی چیز اٹھا کر پٹختے ہوئے انکار کرتا تو کبھی کچھ جبکہ وہ یوں ہی بے حس حرکت کھڑی اسکا پاگل پن دیکھ رہی تھی جسکی حالت قابل رحم تھی

آج وہ وہ زوہان لگ ہی نہیں رہا تھا جسے وہ جانتی تھی ہنسی مزاق شراطیں کرنے والا شوخ جسکی آنکھوں میں ہمیشہ وہ اپنے لیے بے انتہا محبت دیکھتی آئی تھی جسکی محبت پر وہ ہر بار نظریں چرا دیتی اور وہ اسکی نظریں

چرانے کو ہر بار حیا سمجھ کر مسکرا دیتا مگر وہ کہاں واقف تھا جس گریز کو وہ شرم و حیا سمجھ کر نظر انداز کر دیتا تھا
وہ گریز کس بنا پر تھا

آپ کہ چیزیں توڑنے یا چیخنے چلانے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی زوہان

بلکہ حقیقت آج بھی یہی ہے اور کل بھی یہی رہے گی کہ جس لڑکی سے آپ نے محبت کی اصل میں وہ ایک
طوائف کی بیٹی ہے طوائف زادی ہوں میں

آج پہلی بار وہ اسکے سامنے اتنا بول رہی تھی اور وہ بھی اسکا نام لیکر مگر افسوس کہ جو وہ کہہ رہی تھی وہ زوہان
سلطان سننا تو کیا سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

اپ کو کیا لگتا ہے میرا بار بار آپ کو اگنور کرنا آپکی باتوں کو نظر انداز کر دینا آپکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت
کہ باوجود آپ کو کوئی امید نادیلا نا وہ سب یو نہیں تھا

بولتے ہوئے وہ چل کر اسکے پاس آئی

نہیں زوہان وہ سب یو نہیں تھا بلکہ وہ سب اس لیے تھا کیونکہ جس دنیا سے تعلق میں رکھتی ہوں وہاں یہ
سب قبول نہیں ہوتا

ایک طوائف چند لمحوں کہ لیے حسین خواب تو سجا سکتی ہے مگر محبت نہیں کر سکتی

آنکھوں میں بے انتہا قرب لیے وہ تلخ لہجے میں اسے حقیقت سے روشناس کروا رہی تھی جو اسکی حقیقت سے

زیادہ اسکی آنکھوں کہ قرب اور لہجے کی تلخی پر تڑپا

میں چاہ کر بھی آپ کی محبت کہ قابل نہیں بن سکتی زوہان

اس لیے خدا کہ لیے میری خاطر خود کو عزیت میں مبتلا مت کریں

آنکھوں میں نمی اور لہجے میں صاف التجاء تھی جو وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہی تھی جبکہ وہ لاکھ جھٹلانے کہ

باوجود حقیقت کی عزیت کہ آخری مراحلوں تک پہنچتا گھٹنوں کہ بل زمین پر گیرا

اسکو دیکھ کر ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ آج سب ہار گیا ہو اسکا یہی ہار اٹوٹا ہوا انداز انوشہ کو قابل رحم لگا مگر وہ کیا

کرتی اسکی عزیت کم کرنے کی خاطر حقیقت تو نہیں بدل سکتی تھی

چند لمحے اسی ہارے جواری کی طرح عزیت کی گہرا یوں میں غوطہ زن ہوئے اسنے ہاتھ بڑھا کر ماتھے پر

بکھرے اپنے بال پیچھے ہٹائے اور ایک گہرا سانس لیکر اندر لگی وحشت کو باہر نکال کھڑا ہوا

صرف دو سوال اور انکا صرف جواب دیجے گا

آنکھوں میں وحشت سموئے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ سرد مہری سے بولا

کتنی بار ایسے ہی محفلوں میں جا چکی ہیں آپ

نا جانے کیوں وہ اس سے پوچھ رہا تھا اور جان کر کرنا کیا چاہتا تھا انوشہ کو بلکل سمجھ نا آئی

جواب دیں

د۔ دوسری بار

اسکی سختی پر فوراً جواب آیا مگر دوسری بار سن کر زوہان کی آنکھوں میں مزید وحشت پیدا ہوئی مطلب وہ ایک بار پہلے بھی اپنی ادائیں دیکھا کر مردوں کا دل بہلا چکی تھی

ا۔ اس کہ علاوہ کچھ اور

بند ہوتے دل کہ ساتھ اس سوال کو پوچھتے ہوئے اسکی اپنی سانسیں اسکے جواب سننے تک اٹکی جیسے اگر وہ کچھ

اور اسکی توقعہ کہ غیر بول دے گئی تو شاید وہ سچ میں ہی مر جائے گا اور وہی انوشہ اسکے ادھورے سوال کا

مطلب سمجھ فوراً سر نامیں ہلا گئی

نہیں۔۔۔

اسکی ناتھی کہ زوہان کی اٹکی سانس یکدم شکر سے بحال ہوئی تب سے لیکریہ پہلی بار تھا کہ اسنے سکون کا

سائنس لیا تھا ورنہ تب سے یہ سوچ کہ کیا وہ محفلوں کہ ساتھ ساتھ کسی کی راتیں۔۔۔۔۔

اسکے یوں سانس لینے پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ وہ کیا سوچ رہا ہے مگر کچھ

سمجھناں آئی

مجھے واپس جانا ہے

مزید کوئی سوال جواب کیے بغیر وہ ناجانے کہاں جانے کہ لیے پلٹا تھا کہ اسکی واپسی کہ ذکر پر روکا

بھول جائیں

پلٹ کر اسکی طرف دیکھے وہ بے لچک لہجے میں بولا

کیا مطلب بھول جاؤں

مجھے واپس گھر جانا ہے اور آپ مجھے چھو۔۔۔۔۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا اور نہ ہی آپ اب یہاں سے دوبارہ اس دلدل میں واپس جائیں گئی

آج سے آپ ہر لمحہ میرے ساتھ یہی رہیں گئی اور ہاں کان کھول کر سن لیں اگر آپ نے اس اپارٹمنٹ سے

باہر قدم رکھنا تو دور جانے کا سوچا بھی تو خدا کی قسم میں سب کچھ فنا کر دوں گا

اسکی بات بچ میں کاٹ وہ اسکی قدر سرد مہری سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا کہ ڈر کہ مارے ناتوانوشہ کہ

آواز حلق سے نکلی اور ناہی اس میں مزید کچھ کہنے کی ہمت ہوئی جبکہ وہ اسے دھمکا کر اپارٹمنٹ کا دروازہ

لاک کر کہ ناجانے خود کہاں چلا گیا تھا

یہ کیا ہے

وہ بیٹھی لیپ ٹاپ گود میں رکھ کوئی کام کر رہی تھی کہ ہاد نے ایک فائل لا کر اسکے سامنے کی جسکو دیکھ وہ

نا سمجھی سے پوچھنے لگی

تمام شئیر ہولڈرز اور انو سٹمیز کی لیسٹ ہے اور ہاں پرسوں میں تمام شئیر ہولڈرز کو ہو سپٹل میں میٹنگ کہ

لیے بلایا ہے تاکہ ان سب سے مل کر آپ کو معلوم ہو کہ آپ کہ ہو سپٹل میں کس کہ کتنے شئیر ز اور کس

نے کتنی انو سٹمینٹ کی ہے

فائل میں موجود لیسٹ اور پھر پرسوں ہونے والی میٹنگ کہ بارے میں اسے تمام انفورمیشن دیے وہ خود بھی

آکر دوسری طرف اپنی جگہ پر بیٹھ گیا

آپ کو سب معلوم ہے تو پھر مجھے کیا ضرورت

بنا فائل اوپن کیے وہ سائیڈ پر رکھ مسکراتی ہوئی بولی کہ ہاں اسکے یقین پر خود بھی ہلکا سا مسکرایا اور فائل دوبارہ

اسکے ہاتھ میں پکرائی

مجھے تو سب معلوم ہے لیکن نور ہاد وہ ہو سپٹل میرا نہیں آپ کا ہے اس لیے وہاں کی ہر چھوٹی سے چھوٹی

انفورمیشن آپ کو معلوم ہونا ضروری ہے

اسکی بات سمجھتے ہوئے وہ فائل اوپن کر کے دیکھنے لگی جس میں سبھی انفورمیشن موجود تھی کہ ہو سپٹل بننے کہ

بعد کس نے کب اور کتنے پیسے انوسٹ کیے اور کس کہ کتنے شیئرز ہو سپٹل میں موجود تھے

ڈرائیٹر منجمنیٹ آپ ہیں

ڈرائیٹر کی جگہ پر لکھا اسکا نام دیکھ وہ یکدم بہت زیادہ خوش ہوئے بولی مطلب کہ وہ اکیلے سب منیج نہیں

کرنے والی تھی بلکہ وہ بھی اسکے ساتھ ہوگا

جی ڈاکٹر منجمینٹ تو میں لیکن ہو سپٹل کی وائس چیرمین آپ ہو گئی

آپ کہ بابا کہ طرف سے ملے آپ کہ 20 پرسنٹ شیئرز میں نے اپنے 20 پرسنٹ شیئرز بھی شامل
کر دیے ہیں جسکے بعد ہو سپٹل میں سب سے زیادہ شیئرز آپکے ہونے کی وجہ سے اے ایم ہو سپٹل کی سی ای
او آپ ہیں

اسکی ساری بات سننے کہ بعد سی ای او بننے پر وہ خوش ہونے کی بجائے پریشان ہوئی

کیا ہوا

اگر میں سی ای او بن جاؤں گئی تو اپنے پیشنٹس کو ٹائم کیسے دوں گئی
مطلب ہو سپٹل کو منیج کرنے کہ بعد پیشنٹس کو ٹائم دینا بہت مشکل ہو جائے گا

پریشان مت ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں میری عائرہ سب بہت اچھے سے منیج کر لے گئی

پیار سے اسکے بالوں کو سہلائے وہ پر یقین لہجے میں بولا کہ وہ اسکے یقین پر مسکرائی

آپ ساتھ ہو گئے تو انشاء اللہ سب بہت اچھے منیج کر لوں گئی

میرا فرض آپ کو آپکے خواب کی راہ پر گامزن کرنا تھا جو میں کر چکا ہوں اب اس پر چلتے ہوئے اپنے خواب کو

آسمان کی بلندیوں تک کیسے پہنچانا ہے یہ آپ کا زمہ ہے

اسکے ہاتھوں کو پکڑا لے کر باؤ ڈالتے ہوئے جیسے اسنے اسے اسکی زمرے داری بتائی

کیا مطلب آپ میرا ساتھ نہیں دیں گئے

اسکی بات کو سمجھنے کی بجائے وہ الٹا منہ لٹکا گئی کہ ہاں کو اسکے کیوٹ سے فیس پر ڈھیروں پیار آیا

میں ہر قدم پر آپ کہ ساتھ ہوں میری جان بس میں یہ سمجھا رہا ہوں کہ اب آپ کو گھبرانا نہیں بلکہ اپنی

قابلیت دیکھا کر اے ایم ہو سہیل کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچانا ہے سمجھ گئی

اب کی بار اسکی بات سمجھ آنے پر وہ سمجھ کر جلدی سے ہاں کر گئی جس پر ہاں دے مسکراتے ہوئے اسے مزید

ڈیٹلیر بتائی تاکہ وہ میٹینگ اچھے سے اٹینڈ کر سکے اور ویسے بھی ایک ہفتے بعد ہو سہیل کہ اوپننگ ہونے والی

تھی جسکے لیے عائرہ بہت زیادہ خوش اور اکسانڈیٹ تھی اور ساتھ ہی ساتھ نروس بھی

پچھلے دو دن سے وہ زوہان کی اداسی اور خاموش نوٹ کر رہا تھا وہ سب کہ ساتھ ہوتا تو تھا لیکن ناتو کسی بات میں دلچسپی لیتا اور ناہی کوئی شرارت کر رہا تھا اسکا یہی خاموش رویہ اسکے ساتھ ساتھ باقی سب بھی نوٹ کر رہے تھے دامیر سلطان اور عائرہ نے ایک دو بار اس سے پوچھا بھی مگر وہ کچھ نہیں کہہ کر بات ٹال گیا جسکے بعد دوبارہ کسی نے کوئی سوال نہ کیا مگر وہ بن بتائے بھی اسکی چچی کی وجہ بہت اچھے سے جانتا تھا اس لیے آج آفیس جانے سے پہلے اسکے کمرے میں بات کرنے آیا جو کمرے کی بجائے ٹیریس پر کھڑا نا جانے کن سوچوں میں گم تھا آگے بھر کہ اسنے خود ہی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا کہ وہ اپنی سوچوں کہ محور سے نکل کی حقیقت کی دنیا میں آیا

بھائی آپ کب آئے

ابھی لیکن تم بتاؤ کیا بات ہے دو دن سے نوٹ کر رہا ہوں تم کچھ چپ چپ سے ہو کوئی بات ہے یا کوئی پریشانی اسکے ساتھ ہی رینگ پر دونوں ہاتھ رکھ وہ چانچتی نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھ پوچھ رہا تھا جس پر زوہان نے پہلو بدلہ

نہیں بھائی ایسا تو کچھ نہیں بس ویسے ہی

اسکی جانجی نگاہوں سے بچنے کی خاطر وہ جواب دیتا کرسی پر آکر بیٹھ گیا مگر اسکے جواب پر ہاد کچھ خاص مطمئن نا

ہوا

امید کرتا ہوں زوہان سلطان تمہاری اس ویسے ہی کی وجہ انوشہ سے جڑی نہیں ہو گئی

اپنے دونوں بازو سینے پر باندھ اسکے سامنے بیٹھ وہ نہایت پرسکون انداز میں بولا کہ وہ انوشہ کہ نام پر جھٹکے سے

سراٹھا کر اسکی طرف دیکھ یہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ اس سے پوچھ رہا تھا یا اسے بتا رہا تھا کہ اسکی چچی

کی وجہ انوشہ ہے

مطلب آپ سب جانتے تھے

چندپل لگے تھے زوہان کو سب سمجھنے میں کیونکہ اگر وہ پوچھ رہا تھا تو مطلب سب جانتا بھی تھا

مطلب میرا اندازہ سہی ہے

کرسی سے ٹیک لگا کر اب کی بار وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا

آپ سب جانتے تھے لیکن اس کہ باوجود آپ نے مجھے روکا نہیں کیوں بھائی

ماتھے پر تیوری چڑھا کر وہ جیسے اس سے شکوہ کر رہا تھا جو اسکے شکوے پر سر جھٹک کر ہلکا سا مسکرایا

میں روکتا تو کیا تم روک جاتے

جواب کہ بجائے لٹے سوال پر زوہان نے چہرہ موڑا

جس راہ کہ مسافر تم بن چکے ہو زوہان سلطان اس راہ پر چلنا جتنا آسان ہے پلٹنا اتنا ہی مشکل

اسکے سادہ سے جواب پر وہ لا جواب ہوا

میں نے تمہیں بھائیوں کی طرح نہیں بیٹوں کی طرح پالا ہے زوہان بچپن میں جس بھی چیز کے لیے تم زید

کرتے میں اور بابا بنا جس کیسے ہر وہ چیز تمہیں دیا دیتے تھے تم کہاں جاتے کس کے ساتھ ہوتے تھے

تمہارے دوست کون کون اور کیسے ہیں میں کسی بھی چیز سے لاعلم نہیں رہا

تو بتاؤ تمہاری زندگی کہ اس قدر اہم شخصیت سے میں لاعلم کیسے رہتا

جس دن پہلی بار تمہارے دل میں انوشہ کہ احساس جاگا اسی دن میں اسکے بارے میں سب پتہ لگاوا چکا تھا

ایک پل کے لیے تو مجھے بھی حیرت ہوئی یہ جان کر کہ وہ

بولتے بولتے وہ روکا کہ زوہان نے فوراً وہ لفظ پر سانس روکی

وہ ایک طوائف کی بیٹی ہے

اسکی بات مکمل ہوئی تھی مگر زوہان کو لگا جیسے کسی نے چابک اسکے دل میں مارا ہو

میں چاہتا تو تمہیں روک سکتا تھا مگر میں نے ایسا کچھ نہیں کیا جانتے ہو کیوں

اسکے کیوں پر اسنے نا سمجھی سے سر ہلا کر وجہ جانی چاہی

کیونکہ وہ طوائف نہیں صرف ایک طوائف کی بیٹی ہے

وہ بھلے ہی آج تک اس بے حیائی کی دنیا میں پلی بڑی ہے لیکن جانتے اس بے حیائی اور دلدل میں رہنے کہ

باوجود وہ اب تک باحیا اور باکردار ہے اسکی ماں نے اسے بہت نازوں اور اداوں سے پالا ہے تاکہ جب بھی

اسکے معیار مطابق قیمت ادا کرنے والا اسے مل جائے تب وہ اسے ان سب بے حیائی کا حصہ بنائے گئی

لیکن انہوں نے کہا وہ ایک بار پہلے بھی کسی محفل میں جا چکی ہیں

تب سے خاموشی کہ ساتھ اسکی ساری بات سنتا وہ اس بات پر کشمکش کا شکار ہوئے بولا کیونکہ ہا کہ مطابق

اسنے اب تک ایسا کچھ نہیں کیا لیکن وہ کہہ رہی تھی کہ وہ دوسری بار کسی محفل میں گئی

وہ گئی ضرور تھی لیکن جن پیروں سے قدم اندر رکھا تھا انہیں سے لٹے پاؤں واپس بھیج دی گئی تھی

اور رہی بات اسکے دوسری بار جانے کی تو اس بار میں انجان تھا ورنہ سب کہ سامنے تو کیا گھر سے باہر نکلنے تک
کی نوبت نا آتی

لیکن اس سب کہ باوجود وہ بار بار خود طوائف کہتی ہیں اور جانتے ہیں بھائی جب وہ خود کہ لیے اس گھٹیا لفظ کو
استعمال کرتی ہیں تب مجھے یہاں میرے دل پر کاری ضرب لگتی محسوس ہوتی ہے مجھے درد ہوتا ہے عزیت
ہوتی ہے وحشت ہوتی یہ سوچ کر بھی کہ وہ عورت جسے میں نے چاہا جس سے میں نے محبت کی وہ ایک
طوائف ہے

ٹوٹے لہجے میں انوشہ کہ الفاظوں سے پہنچی عزیت اسکو بتائے وہ رنجیدہ ہوا
اور اپنے جان سے پیارے بھائی کی آسودگی ہاں سلطان کو ٹڑپانے کا سبب بنی

وہ بھائی جسے اس نے اتنے لاڈ پیار سے پالا جسکی خوشی کی خاطر وہ کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتا تھا آج وہی بھائی
اپنی محبت کی دی ہوئی عزیت پر ٹڑپ رہا تھا

اگر یہ حقیقت اتنی ہی عزیت ناک ہے زوہان سلطان تو اس حقیقت کو بدل دو

دونوں پاؤں زمین پر رکھ کمنیوں کہ بل تھوڑا اسکی جانب جھکے اسنے بڑے ہی عاجزانہ انداز میں کہا کہ زوہان

چونک کر نا سمجھی سے ایک بار پھر آنکھیں گہما گیا

کیسے---

اسکی ماں کو منہ مانگی قیمت ادا کر کہ بدلے میں اسکی آزادی خرید لو اسکے بعد وہ آزاد ہو گئی مطلب وہ حقیقت جو

عزیت ناک ہے وہ آزادی ملتے ہی ختم ہو جائے گئی

صاف لفظوں میں اسکی نا سمجھی کو ختم کر وہ اٹھا جو اسکی بات پر گہری سوچ میں مبتلا ہوا تھا

اب سوچ لو کہ آگے تمہیں کیا کرنا ہے

اور ہاں آزادی خرید لینے کہ بعد اس اس قید میں ڈال دو جہاں سے رہائی ناممکن ہو

اپنی بات مکمل کر اس نے اپنے کورٹ کہ بٹن بند کیے اور اسکا کندھا تھپتھپا کر اسے سوچوں میں اولجھا چھوڑ

وہاں سے نکل گیا جبکہ پیچھے وہ گہری سوچ میں مبتلا ہوا اسکی باتوں نے کئی حد تک اسکی کشمکش دور کر دی تھی

آج اسے اس اپارٹمنٹ میں تیسرا دن تھا اس رات کہ بعد زوہان صرف اسکی ضرورت کی چند استعمال کہ چیزیں دے کر چلا گیا اور اب تین دنوں سے ناتو خود آیا تھا اور ناہی کوئی فون یا مسیج کر کہ اسکی خیریت معلوم کی تھی لیکن انوشہ کو فلحال اس بات کی ٹنشن نہیں بلکہ یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ پتہ نہیں اسکے اچانک غائب ہو جانے پر اسکی ماما کا کیار د عمل ہو گا اسے فکر ہو رہی تھی کہ کہیں اسکی وجہ سے زوہان کو کوئی نقصان نا ہو جائے کیونکہ اتنا تو یقین تھا کہ ہونا ہوا اسکی ماما دن رات ایک کر کہ اسکی تلاش ضرور کروا رہی ہو گئی

ہمم، ہمم

ہاتھ میں چائے کا گم پکڑے وہ انہی سوچوں میں اتنا دلچسپی ہوئی تھی کہ اسکے آنے تک کو محسوس نا کر پائی جس پر وہ خود ہی گلا گنگا لیتے ہوئے اسے اپنی موجودگی کا احساس دیلانے کہ ساتھ ساتھ اسکے ہاتھ میں موجود چائے کا گم بھی پکر چکا تھا

کیسی ہیں۔۔

وہی اسکے سامنے صوفے پر بیٹھ چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ نہایت پر شوخی سے پوچھنے لگا

جبکہ انوشہ نے بڑی غور سے اسکے تاثرات نوٹ کیے جو بالکل پہلے کی طرح ہشاش بشاش تھے ورنہ جس غصے اور وحشت کا سامنا تین دن پہلے وہ کر چکی تھی وہ تو شاید کوئی اور ہی تھا

قیدیوں سے انکی خیریت نہیں معلوم کی جاتی زوہان سلطان

بے لچک لہجے میں ایک طنزیہ نگاہ اسکو دیکھ جواب دیا گیا جبکہ آج وہ اسکے طنز پر مسکرایا

آپ قیدی تو نہیں

کسی کو بنا اسکی مرضی کہ اپنے پاس رکھنا قید کرنے کہ مترادف ہی ہوتا ہے زوہان سلطان

اسکا لہجہ اب بھی بے لچک ہی تھا مگر اب اسنے اسکی طرف دیکھ کر طنز کیا تھا

جبکہ اس بار بھی اسکے طنز وہ سر جھٹک کر مسکرایا اور بڑی فرصت بھری نگاہ سر تا پیر ڈال کر اسکی سادگی کو آنکھوں کہ ذریعے دل میں بسایا

پیرٹ کلر کہ ریڈی میٹ سوٹ میں بالوں کا جوڑا بنائے بنا کسی میک آپ کہ وہ طنز کرتی اسے دل کہ بے حد

قریب محسوس ہوئی

آپ جانتی ہیں نوش آپ کہ ہونٹوں سے اپنا نام سننے کہ لیے میں نے بہت انتظار کیا ہے

اور دیکھیں آج آپ مجھ سے ہم کلام بھی ہیں اور میرا نام بھی لے رہی ہیں پھر چاہے طنزیہ ہی سہی

چائے کا مگ پڑے ٹیبل پر رکھ وہ تھوڑا آگے کوچھکے دلکش مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا کہ وہ غصے سے پہلو

بدلتی اسکے پاس سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی

اسکے یوں غصہ کر کہ چلے جانے پر وہ سکون سے ٹیک لگا کر بیٹھا اپنی چائے ختم کرنے لگا آخر پہلی بار اسکے ہاتھ

کی بنی کوئی چیز اسے ملی تھی کیسے ادھوری چھوڑ دیتا

اپنی چائے ختم کر کہ اسنے کیچن میں جا کر اسکے لیے چائے بنائی اور لیکر کمرے میں آیا جہاں وہ بیڈ پر ماتھے پر

سخت تیوری چڑھائے غصے سے میٹھی تھی

چل کر اسکے پاس آئے زوہان نے چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور بنا کچھ کہے واپس جانے لگا کہ اسکے ادا ہوئے

لفظوں پر اسکے بڑھتے قدم تھے

میری رہائی کہ لیے کیا قیمت لے گئے آپ مجھ سے

اسکے لہجے میں چٹانوں کی جیسی سختی اور آنکھوں میں سرد پن تھا کہ زوہان ایک پل کو اسکے خالص طوائفوں

والے لہجے پر ٹھٹکا مگر پھر بڑی ہی کمال ضبط کا مظاہر کرتے ہوئے چل کر عین اس سے چار قدم کی دوری تک

آکر روکا

زیادہ کچھ نہیں بس تاحیات آپ کا ساتھ

مقابل کہ جواب پر اسکے تاثرات بدلے

یہ ساتھ آپ کو صرف دن کہ اجالوں میں چاہیے یارات کی رنگینیوں میں بھی

اپنے دل کی بدلتی حالت پر بے مہری کا لبادہ اوڑھ اسنے جیسے سامنے کھرے اپنے عاشق کا صبط آزمانا چاہا جسکو

اسکی بات پر غصہ تو آیا مگر صبط کر گیا کیونکہ جانتا تھا وہ یہ سب اسے کمزور کرنے کی لیے کر رہی ہے

دن کی پہلی کرن سے رات کہ آخری پہر تک ہر گھڑی ہر سیکنڈ یہاں تک کہ ہر گزرتے لمحے تک

بتائیں دیں گئی میرا ساتھ

آنکھوں میں آنکھیں ڈال چار قدم کی دوری کو دو قدم میں تک چھوڑے اس بار وہ جس مان اور محبت سے بولا

اس پر ناچاہتے ہوئے بھی انوشہ کو لگا جیسے اسکا دل اپنی ہار تسلیم کر لے گا

اسکا دل باغی ہو رہا تھا وہ دل جسے آج تک وہ اسکی محبت بھری نگاہوں اور باتوں سے دھڑکنے پر سختی سے ٹوک

رہی تھی آج وہ دل باغی ہوئے پورے زور شور سے دھڑک رہا تھا مگر نہیں وہ یہ نہیں کر سکتی تھی چاہے وہ

اسے چاہتا تھا لیکن وہ اسکی چاہت اور محبت کہ قابل نہیں تھی اس لیے چند لمحے پہلے جو دل باغی ہو رہا تھا اس پر

دوبارہ سرد مہری کا لبادہ اوڑھا

چلیں پھر ابھی سے شروعات کرتے ہیں

اپنا دوپٹہ نیچے زمین پر پھینک پل میں اپنے اور اسکے بیچ دو قدم کہ فاصلے کو مٹائے اسنے بنا اسے سمجھنے کا موقع

دیے اپنے ہونٹ اسکے لبوں سے اوجھائے کہ اسکی ہمت اور حرکت دونوں پر زوہان شدہ ہوا جبکہ دل کی

دھڑکن روکی

چٹاخ۔۔۔

اب کی بار ٹوٹا تھا اسکے ضبط کر بندھن کہ بازو سے کھینچ کر خود سے دور کیے بے ساختہ اسکا ہاتھ اٹھا اور انوشہ کہ

روخسار پر اپنا گہرا نشان چھوڑ گیا

یہ سب اتنا اچانک تھا کہ اسے بالکل سمجھ نائی اسکیا یوں اپنے قریب آکر کس کر دینا اور پھر اسکے ہاتھ کا اٹھ جانا

سب یکدم اور اچانک تھا

اسکا تھپڑ اس قدر شدید تھا کہ انوشہ لڑکھڑا کر چار قدم دور ہٹی

اپنے رو خسار پر ہاتھ رکھ اسنے ہونٹ سے بہتے خون کو بے دردی سے رگڑ کر اسکی طرف استہزاء یہ مسکراہٹ
کہ ساتھ دیکھا جو بے یقینی اور غصے بھرے سرخ نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے اسکی کی گئی حرکت پر
جان سے مار دے گا

کیا ہوا اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہیں کیا پسند نہیں آیا میرا ساتھ یا پھر کچھ اور چاہتے تھے
اودا گر کہیں تو میں وہاں بیڈ پر لیٹٹ۔۔۔

شٹ آپ

ای سیڈ شٹ آپ انوشہ
وہ جو بیڈ کی طرف اشارہ کر اپنی بے حرمتی کیے جا رہی تھی اسکی بات انتہائی سخت لہجے میں کاٹ زوہان نے
اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھا

آپ ہی تو میرے ساتھ کہ خواہش مند ہیں اب ایک طوائی۔۔۔۔۔

انوشہ۔۔۔۔۔

اپنے لیے طوائف کا لفظ وہ استعمال کرتی کہ اسے کدھوں پر اس قدر سختی بڑھائی کہ وہ سکنے کہ باوجود
ڈھٹائی سے اسکی وحشت زدہ آنکھوں میں دیکھتی رہی

اگر آپ نے دوبارہ اپنے لیے یہ گھٹیا لفظ استعمال کرنے کہ کوشش کی تو مجھ برا کوئی نہیں ہوگا سمجھیں آپ
یہ گھٹیا لفظ ہی میری اصل حقیقت ہے زوہان سلطان جسے آپ لاکھ جھٹلانے کہ باوجود بدل نہیں سکتے
اگر وہ اپنے لفظوں پر زور دے کر سختی سے بولا تھا تو انوشہ نے بھی بدلے میں اسی سختی کا استعمال کر اپنے
لفظوں سے اسکا دل چھلانی کیا

ٹھیک ہے اگر یہی آپ کی حقیقت ہے تو میں آج ابھی اور اسی وقت اس حقیقت کو بدل دوں گا
تیار ہو جائیں تھوری دیر میں ہمارا نکاح ہوگا

لمحوں میں فیصلہ کر اسے حواسوں پر بم پھوڑا سنے اسے بازوں کو جھٹکے سے چھوڑا اور باہر نکل لگا جبکہ وہ نکاح
کہ ذکر پر ایک لمحے کو ٹھٹکی مگر اسے خود کہ ساتھ یہ زیادتی وہ ہر گز نہیں کرنے دے سکتی تھی اسی لیے فوراً
اسے بازو سے کھینچ اپنی طرف کرتے ہوئے انکار کر گئی

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی سمجھے آپ

آپ ایسا ہی کریں گئی اور وہ بھی اپنی رازہ مندی سے نوش

اسکا لہجہ انتہائی پر اعتماد تھا کہ وہ بالکل سمجھ ناپائی

غلط فہمی ہے آپ کی اس لیے بہتر ہو گا اپنی غلط فہمی دور کر لیں کیونکہ ناتو میں ایسا کچھ کروں گئی اور نا ہی یہاں

رہوں گئی

پتہ نہیں وہ کیا سوچ رہا تھا مگر جو بھی تھا انوشہ نے صاف لفظوں میں انکار کیا جو اسکے انکار پر ناجانے کیوں پر سر

جھٹک کر سائیڈی سمائل کرنے لگا

آپ نکاح ضرور کریں گئی نوش

انکار کہ باوجود اسکے دوبارہ وہی الفاظ دہرانے پر انوشہ کی آنکھوں میں سختی چھائی

میں ایسا نہیں کروں گئی

آنکھوں میں سختی اور لہجے میں پختگی لیے اسنے بھی دوبارہ انکار کیا

آپ

ایسا

ہی کریں

گئی نوش

اب کی باروہ ٹھر ٹھر کردو باروہ ہی بولا کہ اسکی آنکھوں میں غصہ چھایا

میں

نہیں

کروں گئی

اگر وہ زیدی تھا تو آج پہلی بار زید وہ بھی کر رہی تھی اب دیکھنا یہ تھا کہ ان دونوں کی زید میں جیت کس کی

ہوتی تھی

آپ کریں گئی

اب کی بار بولتے ہوئے وہ خود بھی اسکے قریب آیا

ن۔ نہیں کروں گئی

پتھر دل تھا شغاف تھوڑی سی پیدا ہوئی

آپ کریں گئی نوش

اسکے ہاتھ پیار سے پکرا اس بار محبت سے بولا گیا کہ اسکی آنکھ سے آنسو ٹپکا

ں میں

کروں گئی

ایک کہ بعد دو دو کہ تین اور پھر لڑیوں کی صورت آنسو تھے جو انکار کرتے ہوئے رو خساروں پر ہے

آپ کریں گئی

میں آپ کہ قابل نہیں ہوں زوہان خدا کہ لیے خود پر ظلم مت کریں

سختی سے پیار تک کا فاضلہ قائم کر بار بار اسکو پریشرا نیز کر آخر کار اسنے اسکے پتھر دل کو نرم کر ہی دیا تھا جو اس

بار اسکے کہنے پر زور قطار آنسو بہاتی ہوئی دل کی بات بول ہی پڑی کہ کیوں وہ یہ سب کر رہی ہے

زوہان انوشہ کہ قابل نہیں یہ تو ممکن ہے لیکن انوشہ زوہان کہ قابل نہیں یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا

اپنی انگلی کہ پروں سے اسکے بہتے آنسو صاف کروہ اس قدر پر اعتمادی اور یقین سے بولا کہ انوشہ اس کہ یقین پر

اسے دیکھتی رہ گئی

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں نوش

آپ ایک طوائف کی بیٹی ہیں یہ حقیقت جاننے کہ باوجود میرے دل میں آپ کہ لیے محبت کم نہیں ہوئی بلکہ ان گزرے تین دنوں میں میں نے آپ کو خود سے دور جاتا دیکھ اور بھی شدت سے چاہا ہے

اس لیے یہ خیال کہ آپ میرے قابل نہیں یہ خیال کو دل اور دماغ دونوں سے نکال کر پھینک دیں کیونکہ زوہان سلطان کی زندگی میں آپ سے زیادہ قابل عورت اور کوئی نہیں

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتے ہوئے وہ اپنے ایک ایک لفظ پر دباؤ ڈال رہا تھا جو اسکے ایک لفظ میں چھپی اپنے لیے محبت کہ گہرائی پر جیسے مزید آنسو بہانے لگی

آپ کیا ہیں کیا آپ کی حقیقت ہے سب بھول جائیں صرف مجھے یاد رکھیں میری محبت میں اپنے لیے گہراؤں کو یاد رکھیں اور میری ہو جائیں مجھے اپنا محافظ اور سرپرست بننے کا مان بخش دیں نوش مجھ سے شادی کر لیں خدا کی قسم میں آپ کے ہر غم ہر عزیت ہر دکھ ہر تکلیف ہر محرومی ہر خوف کو ختم کر دوں گا بس آپ مجھے اپنی ملکیت کا مان بخش دیں

اسکے سامنے اپنی ہتھیلی پھلائے وہ بڑی ہی پیار بھری نگاہوں سے اسکی آنسو بھری نگاہوں میں دیکھ کر اسکی ہاں مانگ رہا تھا جو بے بس ہوئے کبھی اسکی ملتی نگاہوں کو دیکھتی تو کبھی اسکی بڑھی ہتھیلی کو

اور اگر اس کہ بعد آپ کو پچھتا نا پڑا تو

گلو گیر لہجے میں اپنا خدا شہ بیان کر اسنے جیسے جاننا چاہا کہ تب وہ کیا کرے گا

آپ کو کھونے سے بڑا پچھتاوا تو نہیں ہو گا نا

بڑے ہی پیار اس اسکا خدا شہ ختم کیا گیا

بتائیں پھر زوہان سلطان کا ساتھ تاحیات قبول کریں گئی

منتظر نگاہوں سے اسنے ایک بار پھر اسکی رز امندی طلب کی جو روتے ہوئے اسکی ہتھلی پر اپنا ہاتھ رکھ کر
گردن ہاں میں ہلا گئی جس پر زوہان کا دل یکدم خوشی سے باغبان ہوا اسکا دل چاہا وہ ابھی اسے زور سے گلے لگا
لے مگر اپنی اس حسرت پر بعد میں عمل کرنے کا سوچ روک گیا اور شکر بھرا ایک گہرا سانس لیا اب وہ مزید
وقت برباد نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اب جب وہ راضی تھی تو وہ بھی جلد از جلد اسے اپنی زندگی میں شامل
کرنا چاہتا تھا تا کہ اس کہ بعد نا تو کبھی اس کہ دور جانے کا خوف ہو اور نا ہی جدائی کا ڈر

اس کے ہو سپٹل کہ ساری تیاری تقریباً مکمل ہو چکی تھی جب سے وہ ترکی سے واپس آئی تھی تب سے دن رات ایک کر کے اسے پورے ہو سپٹل کو بالکل اسی طرح ڈیکوریٹ کیا تھا جیسا وہ چاہتی تھی وہاں کا سارا فرنیچر مشینز یہاں تک کہ پیشینہ کی ہر فسیلٹیس کو مند نظر رکھتے ہوئے اسے پورا ہو سپٹل خود ڈیکوریٹ کیا تھا اور اس سب میں ہاڈاسکے ساتھ ساتھ پیش قدم تھا وہی اسکے پورا کرنے ہو سپٹل کہ تمام کو لیکز اور ڈاکٹر نے بھی اپنے آئیڈیاز دے کر اسکی بہت زیادہ ہلیپ کی تھی جس پر اسکے ہو سپٹل کا سارا کام اوپیننگ سے پہلے ہی ختم ہو گیا تھا اب انتظار تھا تو صرف پرسوں کا کیونکہ پرسوں اسکے ہو سپٹل کا افتتاح ہونے والا تھا جسکے لیے ہاڈانے بہت بڑی سرمئی کا انتظام کیا تھا



کیا ہوا آپ رونے کیوں لگی

ابھی دس منٹ پہلے وہ بالکل ہشاش بشاش اسے بیڈ پر بیٹھا خود فرش ہونے گیا تھا مگر جیسے ہی فرش ہو کر باہر آیا تو اسے زور و شور سے رونے کا شغل فرماتے پایا جس پر وہ یکدم پریشان ہوئے ٹاول صوفے پر پھینک کر اسکے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ کر پوچھنے لگا جو روتے ہوئے بازو سے اپنی بہتی ناک صاف کرنے لگی

اس کی اس گندی حرکت پر ارمان کا دل خراب ہوا اس نے فوراً اٹھ کر ڈر سینگ ٹیبل سے ٹیشو بکس اٹھایا اور آکر دوبارہ اسکے ساتھ بیٹھ کر اسکے ہاتھ میں ٹیشو پکرایا تاکہ وہ دوبارہ بازو سے ناک صاف کرنے کی بجائے ٹیشو سے کرے

ماااااا نزن

اسکا نام بہت زیادہ کھینچتے ہوئے وہ اور زور سے رونے لگی کہ اس بیچارے کہ تو ہاتھ پاؤں یکدم پھولے

مان کی جان بتائیں تو ہوا کیا ہے آپ ایسے کیوں رو رہی ہیں

مان سنان کو گولی لگ گئی سیپی۔۔۔

کس کو گولی لگ گئی

گولی کی بات پر وہ مزید گھبرایا

سنان کو۔۔۔

شوکر کہ ناک ٹیشو سے صاف کروہ بلکل بچوں کی طرح اونچی آواز میں روتے ہوئے بولی کہ ارمان کو اب یہ

سمجھ نا آئی کہ یہ سنان کون ہے

سنان کون؟؟؟

ہمارے ناول کا ہیرو ہے نا اسے گولی لگ گئی ہے

موبائل کہ سکرین اسکے سامنے کروہ اور زور سے روتے ہوئے بتانے لگی کہ اسکے ناول کہ ہیرو سنان کو گولی لگ گئی ہے جبکہ ارمان کا منہ اور آنکھیں دونوں اس قدر حیرت سے یہ جان کر کھولی کہ وہ اس طرح اونچی اونچی زور شور سے ایک ناولی کردار کہ لیے رو رہی ہے جسے صرف گولی لگی تھی

وہ بیچارہ تو اس بار بھی اسکی بات پر چند لمحے کچھ بولنے کہ قابل نہ رہا تھا

آپ موبائل پر ناول پڑھ رہی تھی

اسکے سوال پر ناز نے فوراً زور زور سے گردن ہاں میں ہلا کر جواب دیا

میں نے آپ کو بک پر ناول ریڈینگ کرنے سے منا کیا تو آپ موبائل پر ناول پڑھنا شروع ہو گئی جانتی بھی

ہیں ایسے موبائل کی سکرین سے ناول ریڈینگ کرنے پر آپکی آئی سیڈ پر کتنا اثر پڑے گا

وہ جب سے ناول پڑھنا سٹارٹ ہوئی تھی تب سے کوئی ناکوئی اولٹے سیدھے سوال اس سے پوچھتی رہتی جس

پر ارمان نے غصے سے اسے منا کیا کہ اب وہ دوبارہ اسے کتاب پر ناول ریڈینگ کرتا نہ دیکھے اسکے روکنے پر پہلے

تو ناز نے منہ بنایا لیکن پھر مان گئی اور ارمان بیچار اس بات پر خوش قسمتی کا شکار ہوا گیا کہ وہ اب ناول نہیں پڑھتی
لیکن اس کم عقل کو تھوڑی پتہ تھا اسکی وہ مصوم سی بیوی اب بک پر نہیں بلکہ موبائل پر ناول ریڈینگ کرتی
ہے

آپ ہمیں ڈانٹ رہے ہیں

نچلا ہونٹ باہر نکال اپنی ناک کو پھلائے اسکے رونے میں روانی پیدا ہوئی

جی ہاں بلکل ایسی بچکانی اور بے وقوفوں والی حرکتیں کریں گئی تو آپ کو کیا لگتا ہے میں اپکی تعریف یا شاباشی

دوں گا

آج پہلی بار وہ بنا اسکے رونے پر کمزور ہوئے ڈانٹ رہا تھا جو کہ اسکے مصوم چھوٹے سے دل پر بہت زور سے اثر

انداز ہو رہا تھا

آپ۔ آپ بلکل اچھے نہیں مان آپ ہمیں ڈانٹ رہے ہیں ہم آپ سے بلکل بات نہیں کریں گئے

بلکل بچوں کی طرح اپنے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں رگڑتے ہوئے وہ اسکے پاس سے اٹھی اور روتے بول

کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ وہ پیچھے وہی آنکھیں بند کر کہ گہرا سانس بھر کہ رہ گیا

آفیس سے واپسی پر وہ اسے واپس گھر لے جانے اے ایم ہو سپٹل آیا تھا جو ریسپنشن پر بیٹھی شاید اسی کا انتظار کر رہی تھی

اسکو دیکھ ایک نرم سی مسکراہٹ تھی جو عنابی لبوں پر رقصاں ہوئی مگر پھر اسکے انداز اور چہرے دونوں میں جھلکتی صاف تھکاوٹ پر ہیزل گرے آنکھوں میں فوراً فکر مندی چھائی

آج دیر کر دی آپ نے

اسے اپنی طرف آتا وہ بھی دیکھ چکی تھی اسی لیے دینا ہاتھ گردن پر رکھ ہلکا سا دباتی ہوئی ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اٹھی جواب اسکی تھکان پر مسکرا نہیں رہا تھا بلکہ بالکل سنجیدہ تھا

کام ختم کرواتے ہوئے کچھ دیر ہو گئی آپ کو زیادہ انتظار کرنا پڑا

جواب دیتے ہوئے اسنے بالکل نامحسوس انداز میں اسکا ہاتھ گردن سے ہٹایا اور ہلکے ہلکے خود اپنی انگلیوں سے

دبانے لگا مگر اسکے محسوس ناکروانے کہ باوجود محسوس کروہ پلٹیں جھکا کر مسکرائی

نہیں میں بھی ابھی فری ہوئی ور کرز بھی ابھی گئے ہیں

کام مکمل ہو گیا

اسنے ایک نظر چاروں طرف دورائی

جی

اسکے جی پر ہاد نے بغور اسکے سر پائے کو دیکھا

مسٹر ڈکٹر کرتے میں ہم رنگ دوپٹہ شال کی طرح کندھوں کہ گرد اوڑھ بالوں کا میسی جوڑا بنائے اسکی
آنکھوں اور چہرے دونوں پر صاف تھکن کہ تاثرات چھائے تھے پچھلے چند دنوں سے ہو سپٹل کہ معملات
میں پھسی وہ اپنا بلکل خیال نہیں رکھ رہی تھی جس کہ اثرات آج باخوبی نظر آرہے تھے
اسنے بنا مزید کچھ پوچھے یونہی اسے باہوں میں آرام سے اٹھایا اور باہر اکر گارڈ کولاک لگانے کا اشارہ کر گاڑی
کہ پاس آئے احتیاط سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے گاڑی گھر کہ راستے پر دوڑائی
جبکہ وہ سیٹ پر بیٹھتے ہی سکون محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی

تھوڑی دیر بعد اسنے گاڑی سلطان منشن کہ پارکینگ لاٹ میں کھڑی کی اور دوبارہ بلکل اسی طرح اسے
بازوں میں بھر گھر کہ اندر آئے سیدھا اپنے کمرے کی طرف آیا

یہ تو شکر تھا کہ سبھی اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے اور وہ خود راستے میں ہی سوچکی تھی ورنہ گھر میں ایسے آنے پر کبھی راضی ناہوتی کہ کہیں کوئی دیکھ نالے

مت جائیں

بیڈ پر احتیاط سے لٹائے وہ ابھی اسکے پاس سے اٹھتا کہ عائرہ نے فوراً نیند میں ڈوبی آنکھوں کہ ساتھ بھاری آواز میں اسکا بازو پکڑ کر روکا جو اسکے روکنے اور آنکھوں میں ڈوبتی نیند کہ خماری پر مسرور ہوا

اسکی پلٹوں کی اٹھتی گہرتی جھل مل آنکھوں میں جھلکتی نیند کا خماری اور وجود سے آتی محسوس کن قربت اسکے مضبوط حواسوں پر ہر بار کی طرح اثر انداز ہوئی مگر وہ بہک کر اسے مزید تھکا نا نہیں چاہتا تھا اس لیے اپنے سر اٹھاتے جز باتوں پر بند باندھ اسکے ساتھ ہی دوسری طرف اپنی جگہ پر لیٹ کر دھیان سے اسکا سراپنے کندھے پر رکھا اور پیار سے اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا جو پہلے ہی تھکن اور نیند کی وجہ سے پرسکون ہوئی جلد ہی نیند کی وادیوں میں اتر گئی اور وہ کئی گھنٹے اسکے پہلو میں لیٹا صرف اپنی آنکھوں کو تسکین پہنچاتا رہا

انوشہ کہ مان جانے پر زوہان نے وقت برباد نہیں کیا تھا بلکہ فوراً جا کر ہاد سے بات کی کہ وہ دامیر سلطان سے

اسکے اور انوشہ کہ نکاح کی بات کرے پہلے تو اسکی اتنی جلد بازی پر ہاد نے اعتراض کیا کہ صبر کر لے زیادہ نہیں

تو اپنے فائنل اگیز امر تک کیونکہ نیکسٹ منتھ اسکے فائنلز شروع ہونے والے تھے جسکے بعد اسے ڈگری مل جاتی لیکن زوہان کی زید تھی کہ وہ نکاح کل ہی کرنا چاہتا ہے اب وہ مزید اس سے دور نہیں رہ سکتا اور ناں اسے دور جانے دے سکتا ہے جس کہ بعد ہاد کو ماننا ہی پڑا

ہاد نے دامیر سلطان سے کیا کہا کیسے منایا یہ وہ بالکل نہیں جانتا تھا وہ تو بس اسی بات پر خوش تھا کہ آج اسے اسکی محبت مل جائے گی جسکے بعد وہ صرف اسکی ہو گئی جس حقیقت کو سوچ کر وہ عزیت میں تھی وہ حقیقت سچ میں بدل جائے گی

اس وقت وہ سبھی اسی پارٹمنٹ میں نکاح کہ لیے موجود تھے نکاح بالکل سادگی سے کیا جا رہا تھا اسی لیے صرف گھر کہ لوگ زوہان کا بیسٹ فرینڈ اسد اور انوشہ کی دوستوں میں مہرماہ زوبیہ ہی شامل تھے

زوہان باہر چاروں بھائیوں اسد دامیر سلطان اور مولوی صاحب کہ ساتھ ہشاش بشاش سا بیٹھا تھا جبکہ انوشہ اندر کمرے میں زوبیہ مہرماہ دعا اور ناز کہ پاس بیڈ پر دو لہن بنی کچھ نروس سی بیٹھی تھی

وہ حیران تھی کہ کسی نے بھی اس سے کوئی سوال جواب نہیں کیا تھا یہاں تک کہ مہرماہ اور زوبیہ نے بھی اب تک کوئی بات نہیں پوچھی تھی کہ یہ سب کیسے ہوا کیوں اور اتنی جلدی مطلب ایسا کچھ بھی نہیں بلکہ وہ سبھی بہت اچھے موڈ میں ہنستی مسکراتی اسے مبارک باد دیتی تعریف کر رہی تھی جس پر وہ صرف ہلکا سا مسکرا دیتی

دعا

تھوری دیر گزرنے کے بعد ارشان نے آکر دعا کو آواز دی اور نکاح کہ رسم ادا کرنے کا کہا جس پر وہ سبھی اسکے پاس سے اٹھ کر پیچھے ہٹی کہ دعا نے مسکراتے ہوئے اسکے سر پر زوہان کہ نام کی لال چیز کی کا گھونگھٹ اوڑھا اور ارشان کو اندر آنے کا اشارہ کیا جس پر ارشان کہ ساتھ مولوی صاحب اور ہادو دونوں اندر آئے اور نکاح کہ کلامات ادا کیے

ایک بار تو انکے الفاظوں پر انوشہ کو اپنا دل کانوں میں بجتا محسوس ہوا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑے سانسوں میں او تھل پو تھل ہوئی اسنے کہاں سوچا تھا کہ اسکی زندگی میں بھی کبھی یہ الفاظ اسکے لیے بھی دہرائے جائیں گئے وہ تو ساری عمر اسی عزیت اور قرب میں کاٹ رہی تھی کہ کل کو اسے بھی اسی گندگی کا حصہ بننا پڑے گا اسکی عزت بھی ہر طوائف کی طرح مجروح کی جائے گئی لیکن آج نکاح کہ پاک بول پر اپنا آپ وہ خدا کی مشکور ہوئے اس شخص کہ نام کر چکی تھی جس نے سب جاننے کہ بعد بھی اسے اپنا یا وہ شکر گزار تھی اپنے رب کی اور اپنے اس مسیحا کی جس نے اسے بے حیائی کی دنیا سے نکال کر عزت کی دنیا میں ایک مقام دیا

اندر اسنے رب کا شکر گزار ہوئے ایجاب قبول کیا اور اسکے بعد باہر زوہان نے دل جان سے قبول ہے کا

دوران یہ تہہ کر کہ مغرور ہوئے ہمیشہ کہ لیے اسے اپنے نام کیا

نکاح کی رسم خوش اسلوبی سے تہہ ہوئی تو سبھی نے ان دونوں کو مبارک باد کہ ساتھ ساتھ کئی دعائیں بھ
دے ڈالی

مبارک میرے دوست آخر کار تم نے اپنی محبت حاصل کر لی
اسد نے پر جوش ہوئے اسے گلے لگ کر مبارک بعد دی جس پر وہ دلکشی سے مسکرایا اسکے توانگ انگ سے
خوشی پھوٹ رہی تھی جسکا اندازہ سبھی کو اسکی مسکراہٹ سے ہو رہا تھا

شکریہ میرے یار اب بس تجھ سے گزارش ہے کہ انوشہ کہ بارے میں کسی کو کچھ بھی معلوم نہیں ہونا
چاہیے

ڈونٹ وری یہ راز ہمیشہ راز ہی رہے گا اور ویسے بھی اب بات میرے یار کی عزت کی ہے اس پر حرف آئے
یہ میری دوستی کو گوارا نہیں

اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھے اسد نے نہایت پر یقینی سے اسے تسلی دی کہ زوہان مشکور ہوئے مسکرایا کہ تبھی ہاد
بھی ان دونوں کہ قریب آیا اور زوہان کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے مبارک دی

شکریہ بھائی یہ سب کچھ صرف آپ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے

کوئی بات نہیں میرے لیے تمہاری خوشی سب سے زیادہ اہم ہے

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ ہاد نے اسکا کندھا تھپتھپایا

لیکن ہاں آپنی محبت کو آزاد کروا کر تم خود کو میرا قرض دار ضرور بنا چکے ہو

اسکی بات پر زوہان سر جھٹک کر ہنسا

جانتا ہوں بھائی انشاء اللہ آپ کا یہ قرض میں بہت جلدی ادا کر دوں گا

اچھی بات ہے ورنہ مجبوراً مجھے تمہارے حصے میں سے قرض وصول کرنا پڑے گا

بڑی ہی سادگی سے اپنی بات بول ہاد نے ایک بار پھر اسکا کندھا تھپتھپایا اور دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی پاکٹ

میں اڑسائے مگر اسکی بات کم وارننگ زیادہ پر زوہان کا پورا منہ کھلا

ارے بھائی ایسا ظلم کر کہ میرے ہونے والے بچوں کے حق پر ڈاکہ تو مت مارے

انتہائی بچاروں والے انداز میں منہ لٹکا کر اسنے فوراً دہائی دی کہ اسدا اور ہاد دونوں اسکی دہائی سے زیادہ بچارگی

پر مسکرائے

ہاد کہ سمجھانے کہ بعد زوہان سب سے پہلے انوشہ کہ گھرا سکی ماما کہ پاس گیا اور اسکی آزادی کی قیمت جانی جس پر پہلے تو روکیہ بیگم انوشہ کی ماما نے بہت غور سے زوہان کو سرتا پیر سارا دیکھا جیسے جاننا چاہتی ہو وہ مزاق تو نہیں کر رہا مگر پھر جب اسنے دوبارہ وہی الفاظ دہرائے تو روکیہ بیگم نے چند لمحے سوچنے کہ بعد انوشہ کی آزادی کہ بدلے میں اس سے دس کڑوڑ کی مانگ کی جو لمحے کی دیر کیے بنا ہاد سے بات کر کہ زوہان نے چیک سائن کر کہ دے دی اور ساتھ یہ بھی تلقین کی کہ اب سے انکا اور انوشہ کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں وہ دوبارہ کبھی نا تو انوشہ سے رابطہ کریں گئی اور نا ہی کبھی ان دونوں کی زندگی میں دخل اندازی کریں گئی اور روکیہ بیگم جنہیں صرف پیسوں سے مطلب تھا وہ منہ مانگی رقم مل جانے پر حامی بھر گئی

میری دعا ہے اللہ تمہیں تمہاری زندگی کی ہر خوشی سے نوازے

سب سے آخر پر مہر ماہ اسکے گلے لگتی ہوئی بے حد محبت سے بولی کہ انوشہ ہلکا سا مسکرائی اور امین کہا ویسے انوشہ زوہان نے منا تو کیا ہے کہ ہم تم سے اس بارے میں کوئی بات نا کریں لیکن پھر بھی مجھے انٹی کہ بارے میں سن کر بہت افسوس ہوا

مہرماہ پیچھے ہٹی کہ زوبیہ کچھ افسودہ لہجے میں بولی لیکن انوشہ کو بالکل سمجھ نہ آئی کہ وہ کس بات کا افسوس کر رہی ہے

م۔ مطلب

مطلب یہ کہ زوہان نے بتایا کہ تمہاری ماما کی اچانک طبعیت خرابی کی وجہ سے دیتھ ہو گئی جسکی وجہ سے ایسے آئن فائن تم اسے نکاح کرنا پڑا پہلے تو مجھے تم پر بہت غصہ تھا کہ تم کیوں یونی نہیں آرہی لیکن پھر جب وجہ معلوم ہوئی تو کافی دکھ ہوا اور یہ جان کر خوشی بھی کہ فائینلی تم نے زوہان کی فیملنگز کو سمجھتے ہوئے شادی کے لیے ہاں کر دی

اسکی نا سمجھی پر زوبیہ نے ایک ایک کر کے زوہان کی بتائی ساری بات اسکے گوش گزار کر کے افسوس کہ ساتھ اپنی خوشی کی وجہ بھی بتائی جس پر انوشہ کو ایک بار تو اسکے یوں اپنی ماما کو زندہ ہونے کے باوجود مار دینے پر غصہ آیا مگر پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ چلو وہ اسکی عزت تو رکھ گیا تھا اور شاید اسی وجہ سے سچ چھپایا ہو کہ کل کو کوئی اسکے بیٹے کل کہ بارے میں اس سے کوئی سوال نہ کرے

ہم کہاں جا رہے ہیں

گاڑی سے باہر دوڑتی انجان سڑکوں پر وہ کچھ حیران ہوئے پوچھنے لگی کیونکہ یہ راستہ انکے گھر کی طرف تو نہیں جاتا تھا

ڈیٹ پر---

ایک نظر اسکے منموہنے چہرے کو دیکھ ارشان نے سرسری سا جواب دیا کہ ڈیٹ کا سن اس بار دعا سچ میں حیران ہوئی

ڈیٹ پر

جی ڈیٹ پر وہ کیا ہے نا میں نے سوچا جب سے ہماری شادی ہوئی ہے تب سے نا تو ہم دونوں کہیں باہر ڈنر پر گئے ہیں اور نا ہی کسی ڈیٹ پر تو کیوں نا آج جب ہم دونوں ایک ساتھ باہر نکلے ہیں تو اس خوبصورت رات میں ڈیٹ ماری جائے

نہایت پر شوخ نگاہوں سے کبھی اسکو تو کبھی سامنے سڑک کو دیکھتے وہ شرارت سے بولا کہ دعا اسکی ساری بات سن کر سر جھکا کہ مسکرا دی

وقت گزرنے کہ ساتھ ساتھ وہ اپنے غم کو کئی حد بھلائے اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی

اچھا تو پھر کہاں چل رہے ہیں ہم دونوں ڈیٹ پر

تھوڑا سا اسکی طرف گھومے وہ نہایت متجسس نگاہوں سے پوچھنے لگی

بس دو منٹ اسکے بعد آپکو خود معلوم ہو جائے گا

ہاتھ کہ اشارے سے دو منٹ روکنے کا بول اسنے دیہاں سے دونوں ہاتھ سٹرینگ پر رکھ کر گاڑی گھمائی اور

ٹھیک دو منٹ کہ بعد گاڑی شہر کہ مشہور ہو موناں کہ اندر روکی موناں اسلام آباد کا بہت مشہور ہوٹل ہے

چلیں اپنی سائیڈ سے اتر کر اسکی طرف آئے اسنے اسکی جانب کا دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ پھلا کر چلنے کا کہا جو ہلکی

سے مسکان کہ ساتھ اپنی میکسی سنبھالتی اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر گاڑی سے اتری کہ ارشٹن گاڑی کی چابی گارڈ

کو پکرائے اسکو اپنے ساتھ لیے اندر آیا اور لفٹ کہ ذریعے سب سے اوپر والے پورشن پر آیا جہاں پورا پورشن

بلکل خالی تھا

ارشان یہاں تو کوئی بھی نہیں مجھے لگتا ہے ہوٹل بند ہو گیا ہے

چاروں طرف چھائے سنائے پر وہ نہایت مصومیت کہ ساتھ اسکی طرف موڑ کر بولی کہ ارشان اسکی

مصومیت پر مسکرایا

بند نہیں ہے بلکہ میں آپ کہ ساتھ اکیلے میں کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا اس لیے آج کی رات یہ پورا پوریشن

صرف ہمارے لیے بک ہے یہاں آپ کہ اور میرے علاوہ تیسرا کوئی موجود نہیں ہوگا

ہائے اللہ ارشان اس میں تو آپکا بہت زیادہ خرچہ ہو گیا ہوگا

ایک فکر ختم ہوئی تو دوسری لاحق ہو گئی تھی جبکہ اسکی اس مصوم سی فکر پر ارشان کو اس پر ڈھیڑوں پیار آیا جو

اسنے چھپایا نہیں بلکہ اسکو اپنے سینے سے لگا کر جتا یا بھی

ڈونٹ وری جان ارشان آپکا شوہر بھلے ایک پرائیویٹ ٹیچر ہے لیکن اسکے باوجود اسکے پاس اتنا پیسا ہے کہ

چاہے تو پورا مونا ل بیک کروانے کہ بجائے خرید بھی لے تو آپ اس بارے میں فکر کرنا بند کریں اور اپنے

شوہر کہ ساتھ شادی کہ بعد آج پہلی ڈیٹ انجوائے کریں

بڑی ہی محبت کہ ساتھ اسکو جتلائے وہ اسے لا کر ریلینگ کہ پاس لگائی گئی انکی ٹیبل پر بیٹھا چکا تھا جس پر دعا

اسکی بات پر مسکرانے کہ ساتھ ساتھ رات کہ وقت نظر آتے وہاں کہ جگمگاتے نظاروں کو پہلی بار دیکھ کر

متاثر ہوئی

اج وہ پہلی باریوں اونچائی سے نیچے نظر آتے پہاڑوں اور آس پاس کہ خوبصورت نظاروں کو دیکھ رہی تھی
ورنہ تو اپنے چاچا اور کزن کہ ڈر کی وجہ سے رضا صاحب بہت کم اسے گھر سے باہر جانے کہ اجازت دیتے
تھے

یہ کتنا خوبصورت ہے ارشان

وہاں کہ نظاروں کو اپنی داد دیتی نظروں سے دیکھ وہ اٹھ کر ریلینگ کہ پاس آتے ہوئے بڑے ہی پر جوشہ
لہجے میں بولی

آپ کو اچھا لگا

چل کر بالکل اسکے پیچھے آئے وہ اسکی خوشی کو محسوس کرتے ہوئے بولا

اچھا نہیں بلکہ یہ نظارہ بہت زیادہ خوبصورت ہے دیکھیں ایسا لگ رہا ہے جیسے آسمان کہ ساتھ ساتھ نیچے زمین
پر بھی ستارے چمک رہے ہوں

بالکل اسی طرح کھڑے وہ پہلے آسمان پر جگمگاتے ستاروں اور پھر نیچے پہاڑوں اور آس پاس کی روشنیوں کی
طرف انگلی کا اشارہ کر کہ خوشی سے لبریز آواز میں بولی

بے شک یہ بہت خوبصورت ہے لیکن اس بھی زیادہ خوبصورت ہمارا ایک ساتھ ہونا ہے

ہم دونوں ایک ساتھ جہاں بھی موجود ہو گئے مجھے یقین ہے وہ منظر خود بخود خوبصورت ہو جائے گا

پچھلے سے ہی اسکے قریب ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھتے ہوئے وہ بے حد پر یقین لہجے میں بولا

جس پر دعا اسکی بات ایمان لائے سرگہما کر مسکرا کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں اسکے لیے محبت کا پورا

جہاں آباد تھا

چلیں یہ نظارہ ہم بعد میں دیکھیں گئے ابھی فلحال ڈنر کرتے ہیں ورنہ کھانا ٹھنڈا ہو جائے گا

تھوڑی دیر بعد ویٹرز کہ کھانا لگا کر چلے جانے کہ بعد وہ اسکا ہاتھ پکڑ دوا بارہ ٹیبل تک آیا اور اسے اسکی کرسی پر

بیٹھا کر اسکی پلیٹ ٹیبل پر اسکے سامنے رکھی اور خود ہی کھانا اسکی پلیٹ میں سرو کر کھانے کا اشارہ کیا کہ وہ

آنکھوں سے شکریہ کا اشارہ کر مسکراتی ہوئی چیخ پکڑ کر کھانے لگی

اسکی طبعیت کا خیال رکھتے ہوئے ارشان نے سارا کھانا سیدھی ہی آڈر کیا تھا تا کہ کھانے کہ بعد اسے کوئی

پر و بلم نا ہو

کھانا وہ دونوں کافی خوشگوار ماحول میں باتیں کرتے ہوئے ختم کرنے لگے

نکاح کہ بعد کافی دیر وہ سبھی شغل میلا لگا کر واپس چلے گئے جبکہ واپسی سے پہلے دامیر سلطان نے ان دونوں کو بھی ساتھ چلنے کا کہا لیکن زوہان نے منکر دیا کہ آج کی رات وہ یہی اپنے اپارٹمنٹ میں ہی روکے گا جس وہ خاموشی سے مان کر واپس چلے گئے اور ان سب کہ جانے کہ بعد وہ اب آخر کار اپنے کمرے میں سکون سے اسکے پاس آیا تھا جو آئینے کہ سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی

آف وائٹ کلر کی شارٹ شرٹ اور گھیردار شرٹرا پہنے جس پر گولڈن رنگ کا بہت نفاست سے کام ہوا تھا اسی کی طرح تیار ہوا دوپٹہ آگے کی طرف سیٹ کر کہ اسنے سر پر جوڑے کہ اوپر سیٹ کیا ہوا تھا ماتھے پر بند یا سائیڈ پر بھاری جھومرکانوں میں جھمکے گلے میں گلوبند اور پرل موتیوں کہ مالا پہنے کلاسیوں میں سونے کہ گنگن اور لائٹ سے میک میں مکمل انگ انگ سرپائے حزن بنی وہ کب سے اسکا دل دھڑکا رہی تھی نا جانے کتنی بار اسکے اس دلکش روپ کو دیکھتے اسکا دل باغی ہوا تھا جسکو سب کی موجودگی پر اسنے تھپک تھپک کر سولایا مگر اب جب ان دونوں کہ درمیان کوئی روکاوٹ موجود نہیں تھی تو اسکے جزباتوں نے بھی ایک بار پھر شدت سے سراٹھایا جنہیں اس بار اس نے روکا نہیں بلکہ اپنی منمائی کرنے دی

اپنے قدموں کی مغرور چال چلے وہ اسکے قریب آیا جو تقریباً اپنی ساری جیولری اتار چکی تھی اور اب بیٹھی جوڑے کہ اوپر سیٹ ہوئے دوپٹے کی پینز اتار رہی تھی

اپنے پیچھے اسکے ابھرتے عکس پر پینز اتارتی اسکی انگلیاں روکی جبکہ اسکی آنکھوں سے جھلکتے جانیو جزبات پر دل کی دھڑکنیں ایک بار پھر معمول سے تیزی دھڑکی اپنی نظروں کو جھکا کر فوراً اسکے جزباتوں پر گھبرا کر اپنی انگلیاں مڑورنے لگی

اور وہی اسکایوں گھبرا کر ناشر مانا پلٹیں جھکانا زوہان سلطان مزید بے خود کرنے کا سبب بنا بنا کچھ کہے ہاتھ بڑھا کر اسنے اسکے جوڑے میں لگی پینز کو ایک ایک کر کے اتارا جس پر دوپٹہ ڈھلک کر نیچے زمین پر گرا

دوپٹہ اترنے پر جہاں اسکا نخیز حسین ابھر کر سامنے آیا وہی اسکی سانسیں اٹکی وہ بنا کچھ بولے یا کہے اپنے شرارے کو سختی سے موٹھیوں میں دبوچ گئی جبکہ وہ مسرور ہوئے اب اسکے بالوں کو بھی جوڑے کی قید سے آزاد کروا کر کمر پر کھلا چھوڑ چکا تھا جو اسکی کمر اور آگے کہ طرف گیرے نہایت خوبصورت لگ رہے تھے

ماشاء اللہ----

بالوں کہ آحاطے میں دکتے اسکے چہرے پر اسکے لبوں سے خود باخود یہ الفاظ ادا ہوئے جن پر انوشہ نے نگاہیں

اٹھا کر اسکی طرف دیکھنا چاہا پر جو اس قدر محبت سے دیکھ رہا تھا کہ چاہ کر بھی دیکھ ناپائی

اسکی اس مصوم سی حرکت پر وہ دلفریبی سے مسکرایا اور کندھوں سے تھام کر عین اپنے سامنے کھڑا کیا

آج میں بہت زیادہ خوش ہوں نوش بہت زیادہ خوش

بائیں ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑ جبکہ دائیں ہاتھ پیار سے اسکے رخسار پر رکھ وہ نہایت محبت سے بولا

میرا ساتھ قبول کر کہ ناصرف آپ نے مجھے مان بخشا ہے بلکہ میری محبت کو وہ مقام بھی عطا کیا ہے جسکے بعد

آج زوہان سلطان کی ایک ایک سانس اپنے رب کی شکر گزار ہے

زوہان سلطان مشکور ہے اس پاک ذات کا اور اسکے بعد آپکا

اسکے مشکور لہجے اور سحر انگیز لفظوں پر اس بار ہمت کر کہ اس نے نگاہیں اٹھا ہی لی

مشکور تو میں ہوں آپکی زوہان

آپ تو شاید بہت پہلے سے اس سب کی امید لگا چکے تھے لیکن میں

میں امید تو کیا کبھی غلطی سے اس سب کہ بارے میں سوچ بھی نہیں پائی جو سب آج آپ مجھے دے چکے ہیں

اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے وہ بھر آئے لہجے میں بولی

بنا کسی غرض کہ مجھ سے اتنی محبت کر کہ اپنی عزت بنا کر مجھے اپنا نام دے کر جو احسان آپ مجھ پر کر چکے ہیں اس کا بدلہ تو شاید میں مر کر بھی کبھی ادا کر سکوں

اس سے کئی زیادہ احسان مند وہ ہوئی

کوئی بھی بدلہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو

لیکن ہاں اگر آپ پھر بھی ایسا کچھ کرنے کی خواہش مند ہیں تو بہت آسان سا حل ہے آپ کہ پاس

پہلی بات نہایت سیریس انداز میں کہے وہ آخر پر کچھ پر تجسس ہوا کہ انوشہ متجسس نگاہوں سے حل جاننے کو بے تاب ہوئی

اس احسان کا بدلہ جتنی محبت میں آپ سے کروں اس سے دو گنی محبت آپ مجھ سے کر کہ ادا کر لیجے گاوری

ایزی اس سے آپ بھی خوش اور میں بھی

نہایت سیریس انداز میں اسکو حل بتایا کہ وہ اسکے حل پر ہلکا سا مسکراتے ہوئے نگاہیں جھکا گئی

آہ ایک منٹ

اسکی مسکراہٹ پر خود بھی مسکرائے اچانک کچھ یاد آنے پر وہ اسکا ہاتھ چھوڑا ایک منٹ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا اور ٹھیک دو منٹ بعد اندر آیا تو دونوں ہاتھوں میں نیلی مخملی ڈبیہ تھی انہیں دیکھ اسے اندازہ تو ہو گیا تھا مگر پھر بھی خاموش نگاہوں سے اسکی منتظر رہی

آپ کی رونمائی کا تحفہ

دوبارہ اسکے سامنے آئے اسنے سب سے پہلے اسے بیڈ پر بیٹھایا اور خود اسکے ساتھ بیٹھ کر چھوٹی والی ڈبیہ کھولی جس میں بہت پیاری سی بلکل ویسی ہی ہیرے کی نوزپن تھی جیسی ہارنے عائرہ کو اسکی منہ دیکھائی پردی تھی ویسے تو میں چاہتا تھا کہ ہادبھائی کی طرح میں بھی آپ کو رونمائی کہ تحفے میں امی کی نوزپن دوں لیکن افسوس کہ میرے پاس امی کی کوئی بھی نشانی موجود نہیں اس لیے میں نے سیم ویسی ہی نوزپن آپ کہ لیے بنوالی اور سوچا جب بھی ہماری شادی ہوگئی تو میں سب سے پہلے آپکو یہ تحفہ ضرور دوں گا

یہ اپ پہلے ہی بنواچکے تھے

اسکی بات پر حیران ہوئے وہ فوراً حیرانگی سے بولی کہ اسے اتنا یقین تھا کہ وہ اسکی ہی ہوگئی

جی بلکل۔۔۔۔۔

اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو۔۔۔۔۔

وہ ناجانے کیا سننا چاہتی تھی لیکن اتنے بڑے امتحان کے بعد اس سوال پر زوہان مسکرایا ضرور

ایسا ممکن ہی نہیں تھا کیونکہ آپ میری ہیں اور میری زندگی شامل صرف آپ ہوگئی اس بات کا فیصلہ میں

بہت پہلے شاید ہماری تیسری ملاقات پر ہی کرچکا تھا

اسکے ہاتھوں پر دونوں ہاتھ رکھے وہ بے حد پر یقین اور پختگی سے بولا کہ وہ اسکے یقین بھرے انداز پر صرف

سوچ کر رہ گئی کہ وہ کیا تھا

جانتی ہیں جب میں نے آپ کو پہلی بار مہرماہ کے ساتھ بیٹھے دیکھا تو آپ مجھے بہت سادی سی اور مصوم سی لگی

بلکل کسی خاموش خوبصورت ڈھلتی شام کی طرح جو پورے دن کی ہر تلخ اور حسین یاد کو اپنے اندر سمائے

خاموشی سے لمحہ لمحہ ڈھلتی جاتی ہے

اسکے چہرے پر لہراتی آوارہ لیٹوں کو انگلی کہ پروں کی مدد سے بڑی ہی محبت کہ ساتھ کان کہ پیچھے کیے وہ اسے جیسے اسکے بارے میں بتا رہا تھا جو خاموش نگاہوں سے بڑی غور کہ ساتھ اسکی طرف دیکھتی اسے سن رہی تھی جیسے وہ اسے اسکے بارے میں نہیں کسی انوکھی چیز کہ بارے میں بتا رہا ہو

دوسری بار غور کرنے پر میں نے آپکی آنکھوں میں جھلکتی اس محرومی اور عزیت کو محسوس کیا جس میں مبتلا آپ ہر روز رہتی تھی میں جانتا تو نہیں تھا کہ ایسا کونسا دکھ ہے جسکی وجہ سے آپکی یہ خوبصورت آنکھیں عزیت اور محرومی میں مبتلا رہتی ہیں یہی وجہ تھی کہ میں ہر بار آپ کہ سامنے کھڑا سوال کرتا لیکن آپ ہر بار نظر انداز کر دیتی

میتے لمحوں کی ان یادوں کو یاد کروہ سر جھٹک کر مسکرایا لیکن انوشہ نے تلخ مسکراہٹ کہ ساتھ سر جھٹکا اسکی تلخی پر اسنے فوراً تھوڑی سے پکڑ کر اسکا سر اونچا کیا اور آنکھوں سے تلخ ہونے پر ناں کی

میں نے آپ کہ ہر احساس کو صرف دیکھا نہیں بلکہ محسوس کیا ہے نوش اس لیے میں باخوبی سمجھتا ہوں کہ گزرہ ہوا ہر لمحہ آپ کہ لیے کس قدر قرب زدہ رہا ہوگا لیکن آج زوہان سلطان آپ سے وعدہ کرتا ہے آنے والی زندگی کہ ایک بھی لمحے میں دوبارہ کبھی آپ کو ان تلخ یادوں سے گزرنے کا موقع نہیں دوں گا بلکہ خدا نے چاہا تو ہماری آنے والی زندگی ایک ساتھ بہت خوبصورت گزری گئی

اپنے لفظوں کا بہت خوبصورتی سے چناو کیے وہ اسے یقین دلاتے ہوئے جیسے اسکے کانوں ان سبھی تلخ یادوں

پر اپنی محبت کی مرہم رکھ رہا تھا جو بنا شک کیے اسکی ہر بات پر ایمان لانے کو تیار ہوئی

اسکی مہوہت پر متاثر ہوئے اسنے دوسری ڈبیہ اٹھا کر کھولی جس میں بہت خوبصورت سا گولڈ کا برسلیٹ تھا

جو انوشہ کو کافی پسند بھی آیا لیکن وہ دونوں چیزیں زوہان نے اسے فحال پہننے نہیں دی

ابھی نہیں صبح پہنیے گا فحال میں آپ کہ اور اپنے درمیان کسی بھی روکاوٹ کا مطمئن نہیں

اب کہ بار اسکے پر شوخ جملے پر اسکے روخسار شرم و حیا کی سرخی سے دہکے جس پر مسرور ہوئے وہ تھوڑا اور

اسکے قریب کھسکا اور اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں کی مدد سے بڑے ہی پیار اور نرمی سے اسکا دائینار و خسار سہلانے

لگا کہ وہ بیل میں گھبراہٹ کا شکار ہوئے آنکھیں بند کر گئی

آج آپ بہت پیاری لگ رہی تھی

اور جانتی ہیں اسی وجہ سے ناجانے کتنی بار میرا دل آپکے قریب ہونے کو بے ایمان ہوا

زوہان

اسکے لمس اور معنی خیز بات کی حدت پر دہکے وہ فوراً اسکا نام پکار گئی

اتنے پیار سے میرا نام مت پکارا کریں یا مصوم سادل ہے میرا اس قدر محبت پر بند ہونے لگتا ہے
اسکی گھبراہٹ سے محفوظ ہوئے وہ شرارت پر اتراکہ وہ مزید خود میں سمٹی آنکھیں مزید سختی سے بند کر گئی
مگر اصل جان تو تب ہوا ہوئی جب اسکے آنکھوٹے کا لمس اپنے لرزتے ہونٹوں پر پایا
وہ معنی خیز نگاہوں سے بڑے ہی آرام اور محبت سے اسکے ہونٹوں کو سہلارہا تھا جبکہ اپنی قربت میں اسکایوں
بے حال ہونا مسرور کر رہا تھا

نوش۔۔۔

فیضا میں گونجتی اسکی بھاری سانسوں کی آواز میں یکدم اسکی خمار میں ڈوبی پکار گونجی کہ اس نازک جان کو لگا
جیسے وہ ابھی بے ہوش جائے گئی اسکی خمار میں ڈوبی پکار کتنی جانلیوا تھی

اسکی گردن کی پاس جھکے اسنے ایک گہرا سانس بھر کر اسکی خوشبو کو سانسوں میں بھرا

میں مزید اپنے جزباتوں پر قابو نہیں پانا چاہتا اس لیے مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کہ اور اپنے درمیان حائل
اس دوری کو رفتہ رفتہ ختم کر سکوں

اجازت دیں کہ زوہان سلطان آپ کو بتا سکے وہ آپ کو کس حد تک چاہتا ہے

اجازت دیں کہ ان وصل کی گھڑیوں کہ گزرنے کے بعد آپ خود کو انمول سمجھنے لگے

اپنے لفظوں سے ہی اسے بری طرح بے حال کیے وہ اسکی اجازت طبعی کا منتظر تھا جو محظ اسکی خمار میں ڈوبی

سرگوشیوں کو سنبھال نہیں پارہی تھی ناجانے قربت میں موجود شدتوں اور جزباتوں کو کیسے سنبھالتی

کئی لمحے وہ اسکے چہرے کو ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرے اسکی اجازت کا منتظر رہا جو آخر کار بنا کچھ کہے بند

آنکھوں سے ہی محظ اپنے کپکپاتے بازو اسکی گردن پر باندھ گئی جو اسکی بخشی گئی اجازت پر دلفریبی سے مسکرایا

اور مزید خود کو یا اسکو ترپانے کی بجائے کمرے کی تمام لائٹیز اوف کرتا اسکا سر پیچھے تکیے پر رکھ اسکے لرزتے

ہونٹوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا جو اسکا لمس پاتے ہی اپنے بازو سختی سے اسکی گردن کہ گردن لپٹے

اپنے ہونٹوں پر محسوس ہوتی اسکی بے تابیاں اور شدت کو سہنے لگی

اور وہ رفتہ رفتہ اسکی سانسوں سے خود کو سیراب کیے بے خود ہوتا گیا

گزرتی رات کہ ہر لمحے میں وہ اسے بڑی ہی محبت اور کسی انمول شہ کی طرح اپنی قربت کی خوبصورت

گھڑیاں بخش رہا تھا جس کو باخوبی محسوس کیے کہیں وہ گھبراتا جاتی تو کبھی پر سکون ہوئے اسکی شدتوں میں اسکا

ساتھ دینے لگتی

گھر واپس آنے کہ بعد وہ جان بوجھ کر عائرہ کہ پاس بیٹھی باتیں کرتی رہی اور اب جب سے کمرے میں آئی تھی تب سے ٹیریس پر موجود جھولے پر پاؤں لٹکا کر بیٹھی جھولا جھول رہی تھی

وہ کل رات سے اسکی ڈانٹ کی وجہ سے اس سے خفا تھی ایک تو اسکے خفا ہو جانے پر سب سے زیادہ مسئلہ ارمان سلطان کو اسکی خاموشی سے ہوتا کیونکہ وہ جب بھی اس سے سے خفا یا ناراض ہوتی تو بولنا یا بات کرنا ہی بند کر دیتی تھی اور اسی عادت پر بے بس ہوئے وہ زیادہ دیر اسکی خاموشی برداشت کر ہی نہیں پاتا تھا اسکو تو

عادت سی ہو گئی تھی ہر وقت اسکی میٹھی شراتیں اور مصوم سی باتیں سننے کی اندر چلیں ناز باہر بہت سردی ہو رہی ہے خامنیاں آپ کو ٹھنڈ لگ جائے گی

چند لمحے انتظار کہ بعد وہ خود ہی اسکے پاس آکر اپنا ہاتھ پھلاتے ہوئے بولا مگر وہ بنا کوئی ری ایکٹ کیے خاموشی سے نظریں پھیر گئی

اور اسکایوں نظریں پھیرنا ارمان سلطان کو آنکھیں گہماے پر مجبور کر گیا

-----ناز

اب کی بار اسکا لہجہ تنبیہ تھا لیکن وہ بھی زیدی تھی ٹس سے مس ناہوئی تو بس پھر اسے آسان حل یہی لگا

وہ جھکا اور بنا کچھ سننے سنانے کہ سیدھا اسکو اپنی باہوں میں بھر چکا تھا جو اسکے گود میں اٹھانے پر غصے سے

چھپیٹائی

چھوڑیں ہمیں مان نیچھے اتاریں

ہم نے کہا ہمیں نیچے اتاریں

بے حد غصے سے اپنی ناک کو ہھلائے وہ اپنے ہاتھ زور سے زور سے اسکے کندھوں پر مارتی اترنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ بنا اسکی مزاحمت اور غصے پر کان دہرے کمرے کہ اندر آیا اور آکر سیدھا اسے بیڈ پر لیٹائے خود بھی اسکے ساتھ لیٹا

آپ کو سمجھ نہیں آرہی ہم آپ سے کہہ رہے ہیں پیچھے ہٹے

غصیلی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ اپنے نازک ہاتھ اسکے چوڑے سینے پر رکھ کر خود سے پیچھے ہٹانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی مگر کہاں وہ چوری جسامت رکھنے والا بھرپور مرد اور کہاں وہ چھوئی موئی سی نازک جان

ہٹے پیچھے مان ورنہ ہماری سان-----

بھی وہ مزید مظاہمت کرتے ہوئے سانس روکنے کی شیکایت کرتی کہ ارمان نے اس سے پہلے ہی اپنے طریقے سے اسکی سانسیں روکی آج دوسری بار اسکی حرکت پر بلکل شکاڈ آنکھیں کھولیں اسے اپنے ہونٹوں پر جھکا دیکھتی رہی

اسنے آنکھیں بند نہیں کی بلکہ یونہی پوری آنکھیں کھول سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ آخر ہو کیا رہا ہے اسکے دل کی حالت اسکے لمس پر ایک بار پھر سے عجیب ہوئی وہ دھڑک تور ہاتھا مگر بہت تیزی سے روخسار بنا سمجھے بھی اسکے لمس پر لال ٹماٹر کی طرح سرخ ہوئے وہ کئی لمحے یونہی نرمی سے اسکے ہونٹوں کی میٹھاس کو محسوس کرتا رہا کئی لمحے بعد جب پیچھے ہٹا تو وہ بلکل شکاڈ سی پوری آنکھیں کھول صرف اسکو دیکھی ہی جا رہی تھی جس پر ارمان اسکی حیرانگی پر ہنسا اور اس بار اسکی حیرانگی کو دور کر کہ محسوس کروانے کی خاطر دوبارہ جھکا مگر جھکنے سے پہلے اسنے دو تین بار بڑی ہی محسوس کن طریقے سے اسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے سہلایا کہ وہ اس بار اسکے اس قدر نرمی سے چھونے پر گدگداتے ہوئے ایک عجیب سے احساس کہ تہمت فوراً آنکھیں بند کر گئی

م۔مان

جی مان کی جان

اسکی پکار پر وہ بڑی ہی محبت کہ ساتھ بولا

ہ۔ ہمیں بہت عجیب لگ رہا ہے

اسکے عجیب پر وہ مسکرایا مگر ظاہر نہیں ہونے دیا

عجیب مطلب۔۔۔۔

وہ اسے مزید بولنے پر اکسایا گیا

ہمارا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا ہے اور پیٹ میں بھی پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے اور دیکھیں ابھی جب آپ نے ہمیں کس کیا تو ہمارے ہاتھ پاؤں بھی ٹھنڈے ہو گئے

انتہائی مصومانہ انداز میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بتاتی وہ آخر میں اپنے دونوں ہاتھ اسکے سامنے کر کے یقین

دیلانے لگی جبکہ وہ اسکی حالت کو بہت اچھے سے سمجھتا اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکا کر گہرا مسکرایا

یہ آپ کہ مان کی محبت کا اثر ہے مان کی جان جو فحالی تو آپ سمجھ نہیں پار ہی مگر پریشان نہیں ہوں بہت جلد

آپ سب سمجھ جائیں گئی

بڑی ہی محبت سے وہ اسکے کان کہ پاس جھک کر بولا مگر وہ اسکی بات کا مطلب بالکل نا سمجھی

چلیں اب مزید مت سوچیں اس بارے میں بلکہ سو جائیں صبح آپکو کالج بھی تو جانا ہے

بری ہی چالاکی کی ساتھ وہ اسکا دیہان ناراضگی سے ہٹا کر خود میں لگا چکا تھا جو سچ میں یہ بھولتی کہ وہ اس سے
خفا تھی اپنی عجیب ہوتی حالت کو سوچتی نیند کی وادیوں میں اتر گئی اور وہ یونہی اسکی بھنی بھنی خاشبو کو سانسوں
میں بھرے خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا

آج کی صبح ان سبھی کی زندگیوں میں کافی خوشگوار اور تروتازہ تھی ایک طرف عائرہ آج اپنے ہو سپٹل کی
اوپننگ کی خاطر بہت زیادہ اکسائیڈیٹ تھی تو دوسری طرف ارشان کل رات اسکے ساتھ گزری خوبصورت
شام کہ بعد کافی دنوں بعد خوش اور پرسکون تھا تیسری طرف ارمان اسکی قربت میں گزری صرف چند پیش
قیمتی گھڑیوں پر ہی خوش ہوئے جارہا تھا وہی ناز سونے کہ بعد اٹھی کل رات کہ بارے میں جیسے سب بھول
گئی تھی کہ رات کو کیا ہوا اور وہی چھوتی طرف سب سے زیادہ روشن اور خوشگوار صبح تو زوہان سلطان کی تھی
جو پوری رات برستی بارش کی طرح اپنی محبت کو اپنے بے پناہ محبت سے بھگوتا رہا صبح اٹھنے کہ بعد وہ خود کو جیسے
مکمل اور پیش قیمتی محسوس کر رہی تھی

ہشاش ہشاش ساوہ تیار ہو کر باہر آیا تو اسے کیچن میں اپنے لیے ناشتہ بناتے پایا

صبح بخیر جان جہاں

بڑی ہی محبت کہ ساتھ اسکے قریب آ کر اسنے اب سب پہلے اسکے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دے کر اپنے

نئے دن کا آغاز کیا جو اسکی حرکت پر شرمیلی سی مسکراہٹ کہ ساتھ سر جھکا گئی

اسکایہ نیا نکھرا نکھرا اور شرمایا سا روپ زوہان سلطان کی آنکھوں کو خیز باد کر گیا اسکے انگ انگ میں جھلکتی

کل رات کی قربت کا اثر باخوبی نظر آرہا تھا آج وہ خوش تھی اور یہ خوشی اسکی آنکھوں سے بھی باخوبی عیاں

ہو رہی تھی جس کو محسوس کر وہ پرسکو ہوئے مسکرایا

جب بغور سرتاپیرا سکودیکھنے پر نظر اسکی ناک میں پہنی نوزپن پرائگی اب تک اسکی ناک میں سونے کی بالی

موجود تھی لیکن آج وہ اس بالی کو اتار کر اسکے دے تحفے کو مول بخش گئی تھی جو اسکی ناک میں چمکتی واقعی

بہت پیاری لگ رہی تھی

لائیت اور ڈارک پینک کلر کہ خوبصورت سے کرتے میں وہ سادگی میں بھی کمال ڈھارہی تھی

یقین جانے نوش آپ کو یوں اپنے لیے ناشتہ بناتے دیکھ مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے ورنہ قسم سے کل تک جب بھی میں عائرہ بھا بھی اور دعا بھا بھی کو اپنے بھائیوں کہ لیے ناشتہ بناتے دیکھ تو صرف میرا دل ہی جلتا تھا کہ ناجانے کب میری شادی ہو گئی اور آپ بھی بالکل ان دونوں کی طرح ہی روازنہ اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے میرے لیے ناشتہ بنائے گئی

نہایت دل جلے انداز میں پہلے اپنے بھائیوں کی خوش قسمتی پر منہ بنائے آخر پر آج وہ اپنی خوش قسمتی پر خوش ہوئے بغیر رنارہ سکا جبکہ اسکی جیلیسی اور بار بھی انوشہ محظ سر جھٹک کر مسکرا دی اور ناشتہ سامنے ٹیبل پر لگایا کہ زوہان فوراً پر جوش ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھا اور اسکے بیٹھنے تک کا انتظار کرنے لگا جو چائے کیٹل میں ڈال کر دوبارہ باہرائی اور دو کپوں میں چائے ڈال کر ایک کپ اسکے سامنے رکھا اور ایک اپنے سامنے رکھ کر اپنی جگہ پر بٹھ گئی جو اسکے بیٹھتے ہی ناشتہ شروع کر چکا تھا اور آج پہلی بار اپنی بیوی کہ ہاتھ لالیز ناشتہ کرا سکا دل جیسے ہواؤں میں اوڑا بھئی اب وہ شادی شدہ تھا اور خیر سے اب روازنہ اسکی بیوی بھی اسکے لیے ناشتہ بنانے والی تھی یہ بات ہواؤں میں اوڑنے کہ لیے کافی تھی

قسم سے یار ناشتہ بہت مزے دار ہے

بنا ہاتھ رو کے وہ لگاتار کھاتے ہوئے اسکی تعریف بھی کرتا گیا جو اپنا ناشتہ کرتے ہوئے صرف اسکی تعریفوں

پر ہنس رہی تھی

اچھا یاد آپ ناشتہ ختم کرنے کے بعد تیار ہو جائے گا آج عائرہ بھا بھی کہ ہو سپٹل کی اوپننگ ہے اس لیے ہمیں

وہاں جانا ہو گا

یاد آنے پر وہ فوراً ناشتہ کرتے ہوئے بولہ جس پر وہ سر ہلا گئی

اور ہاں اس کہ بعد ہم دونوں واپسی پر سلطان منشن ہی جائے گئے تو جو ضروری سامان ہو وہ بھی گاڑی رکھوا

دبجے گا ٹھیک ہے

جی۔

ہو سپٹل کی اوپننگ کافی اچھی رہی تمام سنیر ہولڈرز ہو سپٹل میں کام کرنے والے ڈاکٹرز سس اور گھر کہ

تمام لوگوں نے شرکت کر کہ اسکی خوشی کو مزید دو بلا کیا

وہ بہت زیادہ خوش تھی کہ سب کچھ بالکل ویسا ہی ہوا جیسا اس نے سوچا تھا اب بس اسے اپنی قابلیت اور محنت

دیکھا کر اے ایم ہو سپٹل کو اسکی بلندیوں تک پہنچانا تھا جسکا خواب وہ شروع وقت سے دیکھتی آئی تھی

گو نگر ایجو لیشنز ڈاکٹر عارہ آئی ہو پ سو کہ آپ اس ہو سپٹل کو بہت اچھے سے منیج کریں گئی اور بہت جلد یہ

ہو سپٹل باقی ہو سپٹل کو اپنے نام اور قابلیت کی وجہ سے ٹکر بھی دے گا

ڈاکٹر عارف جنہوں نے اسے گائیڈ اور کافی سارا ایکسپیرینس دیا تھا وہ بہت پر جوش اور پریقینی سے آکر بولے

جس پر وہ سر ہلا کر مسکرائی

انشاء اللہ ڈاکٹر میں اپنی پوری کوشش کروں گئی

مجھے آپ سے یہی امید ہے

وہ عمر میں اس سے زیادہ بڑے نہیں تھے لیکن ایکسپیرینس انکا اس سے تھوڑا زیادہ تھا اسی لیے وہ اسے ایپریشیڈ

کر کہ وہاں سے چلے گئے

گو نگر ایجو لیشنز عرو

بہت بہت مبارک ہو تمہیں تمہارے ہو سپٹل کی

وہ ابھی گئے ہی تھے کہ فارس اسکے چاچو کا بیٹا اور اسکا کلوز فرینڈ پلس کزن اسکے گلے آکر لگتے ہوئے بولا جس پر عارہ کو اسکا گلے لگنا تو ناگریز ناگیا کیونکہ ان دونوں میں اتنی پونڈینگ تھی کہ وہ دونوں ہنسی مزاق کرتے ہوئے ایک دوسرے کو اکثر گلے یا ٹچ کر لیا کرتے تھے مگر بے شک ان دونوں کی انڈر سٹینڈینگ کافی اچھی تھی لیکن اس کہ باوجود فارس کا یوں عارہ کہ گلے لگنے اور عارہ کا مسکرا کر اسکے گرد بازو باندھنا دور موبائل پر کسی سے بات کرتے ہاں سلطان کی آنکھوں میں مرچیاں ضرور گھول گیا تھا وہ اچھے سے واقف تھا فارس اور عارہ کی دوستی سے اور اکثر کئی بار ان دونوں کی ایسی شرارتیں بھی دیکھ چکا لیکن اس بار اسکا یوں اپنی بیوی کو گلے لگانا اور اپنی بیوی کا مسکرا دینا اسے ناگریز ضرور گزارا تھا پھر بھلے اس کہ پیچھے اسٹینشنر غلط نہیں تھی تھنکیو سوچ لیکن میں ناراض ہوں تم سے تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تم واپس آرہے ہو فارس اپنی ہائیرسٹڈیز کی وجہ سے لندن گیا ہوا تھا اور اب تقریباً تین سال بعد واپس آیا تھا

یار میں نے سوچا تھا اچانک جا کر تمہیں سر پرانزدوں گا لیکن دیکھو ہر بار کی طرح الٹا تم نے ہی مجھے سر پرانیز کر دیا

اسکا اشارہ ہو سپٹل کی طرف تھا جس کو سمجھ عارہ مسکرائی

یہ تو صرف ہاد کی وجہ سے ممکن ہے ورنہ ابھی میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا

ایک نظر اسکی طرف اٹھائے وہ نہایت محبت سے اسکو بتانے لگی جو اسکی آنکھوں اور لہجے دونوں میں صاف

جھلکتی ہاد کہ لہے محبت اور عزت پر مسکرایا

امم ہم لگتا ہے ہمارے بھنوئی صاحب کافی محبت کرتے ہیں میری دوست سے

اسکے کندھوں کہ گرد باز و پھلائے وہ جان بوجھ کر شرارتی لہجے میں اسے چھیڑنے لگا جو غصہ کرنے کہ بجائے

اترا کر سر ہلا گئی

بلکل کوئی شک۔۔

نہیں یار اس سب کہ بعد تو کوئی شک کی گنجائش باقی ہی نہیں رہتی

اچھا ویسے میں کیا سوچ رہا ہوں کہ کیونکہ جو کہ کیے تمہارے ہی ہو سپٹل میں اپلائی کردوں اسی بہانے

اپنی دوست کی ہلیپ بھی کردوں گا اور مجھ بیچارے کا روزگار بھی چل جائے گا

نہایت پر سوچ انداز میں اسکو چھوڑوہ اسکے سامنے کھڑے ہوئے بولا اور پھر شرارت سے خود کو بیچارہ بھی

بول گیا جسے اسکی بات پسند بھی آئی مگر بیچارہ کہنے پر آنکھیں بھی گہمائیں

ویسے یہ آئیڈیابرا تو نہیں تم چاہو تو اے ایم ہو سپٹل میں جو کر سکتے ہو

چلو سوچتے ہیں ویسے مجھے یہ تو بتاؤ کہ یہ اے ایم ہو سپٹل کا مکمل تعارف کیا ہے

اسکے پوچھنے پر عائرہ نے دوبارہ اسکی طرف دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھا شاید کہیں جا چکا اور پھر دوبارہ فارس کی طرف متوجہ ہوئی

اے ایم مطلب عرہامیڈ یکل ہو سپٹل

عرہا کون۔۔۔

فارس نے نا سمجھ آنکھوں سے مزید پوچھا جس پر عائرہ سر جھکا کر گہرا مسکرائی

مائے فیوچر ڈاٹر۔۔۔

اوو

فیوچر ڈاٹر پر اسنے بہت ہی متاثر ہوئے اوو کو لمبا کھنچا

نائس یار ایم شیور کہ یہ نام ضرور ہادنے ہی سوچا ہوگا ہے نا

اسکے تو کے پر اسنے مسکراتے ہوئے سرہاں میں ہلایا

نائس میری دعا ہے کہ بہت جلد تم اپنے ڈریم کو بلکل اسی طرح پورا کر سکو جس طرح تم چاہتی تھی

اس بار وہ تھوڑا سیریس ہو کر بولا کیونکہ بہت اچھے سے عائرہ کہ ڈریمز کہ بارے میں جانتا تھا یہاں تک کہ

اسنے بھی میڈیکل کی پڑھائی ہی کی تھی مگر اسکی ڈگری باہر کی اور عائرہ کی ڈگری یہی کی تھی

آپ جلدی واپس کیوں چلے گئے تھے

اسکے ساتھ آکر بیٹھتے ہوئے وہ اس سے اسکے جلدی جانے کہ بارے میں پوچھنے لگی جو موبائل ہاتھ میں

پکرے نا جانے کہاں مصروف تھا

ضروری کام تھا اس لیے

بنا اسکی طرف دیکھے سرسری سا جواب آیا

جبکہ وہ پہلی بار اسکے بنا خود کو دیکھے جواب دینے پر حیران ہوئی اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ جب سے واپس گھر آیا

تھا تب سے نا تو اسے بولا رہا تھا اور نا ہی اسکی طرف دیکھ رہا تھا

ناراض ہیں آپ

اسکے سرسری سے جواب پر وہ کچھ پریشان ہوئی

اس بار اسنے نگاہیں موبائل کی سکرین سے ہٹا کر اس پر جمائی جواب بھی انہی کپڑوں میں موجود تھی جو صبح

اس نے پہنے تھے

آپ نے چینج نہیں کیا

اسکے سوال کو نظر انداز کر اسنے اپنا سوال کیا مگر اسکا لہجہ بالکل سیریس تھا

نہیں کیوں

آنکھوں میں نا سمجھی لیے پوچھا گیا

کچھ نہیں جائیں اور چینج کر کہ آئیں

رات کہ بارہ بجے اسکی فرمائش پر وہ ہکا بکا ہوئی کہ اس وقت وہ چینج کیوں کرے

جی

جی کیا جائیں اور جا کر چینج کریں

اسکے حیران جی پر وہ دوبارہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولا کہ وہ کافی دیر یو نہی حیرانگی سے اسکو دیکھتی رہی

لیکن پھر اسکے ایک دم سنجیدہ انداز پر بنا جس کیے اٹھی اور اپنی وارڈ ڈرواپ میں جا کر چینج کرنے لگی

ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ فروزی رنگ کی ڈھیلی ڈھالی شوار قمیض میں باہر آئی تو اسے اپنے ہی انتظار میں بیڈ پر لیٹا پایا اسکو دیکھ اسنے یونہی لیٹے لیٹے ہاتھ بڑھایا جو اسکا ہاتھ تھام گئی کہ ہانے کھینچ کر اسے اپنے اوپر گیرایا اور پھر بیڈ پر دوسری جانب لیٹائے خود اسکے اوپر آیا جبکہ وہ بس حیران نگاہوں سے اسے دیکھتی رہ گئی جس کہ چہرے پر اب تھوڑی دیر پہلے والی سنجیدگی بالکل نہیں تھی بلکہ اب تو وہاں ہمیشہ اسکو دیکھنے کہ بعد رہنے والی نرمی اور محبت چھائی تھی جسکی وہ عادی ہو چکی تھی

میں آپ کے قریب کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتا عاثرہ اس لیے دوبارہ خود کو چھونے کی اجازت کسی بھی اور کو مت دیجے گا

اسکی گردن میں چہرہ اچھپائے وہ سختی سے اسکے گرد اپنا حصار قائم کرتے ہوئے وارنگی دیتے ہوئے بولا مگر اسکی ورائنگی کی وجہ اسے بالکل سمجھ نا آئی

سس

وہ ابھی اس سے کچھ پوچھتی کہ اس سے پہلے ہی اسکے دانتوں کی چھب کندنے پر محسوس کر کہ سسکی

آج پہلی بار محبت جتاتے ہوئے اسنے اسے دانتوں کی چھب دی تھی جس پر وہ سختی سے اسکے کندنوں سے

اسکی شرٹ دبوچتے ہوئے سسکی

مجھے بہت برا لگا آج آپ کہ کزن کا یوں آپکے قریب کر کے لگنا اور آپکا روکنے کی بجائے مسکرا دینا

سراٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر وہ اصل بات کہہ ہی گیا جبکہ اصل وجہ اب جان کر وہ اسکی جیلیسی اور

پوزیزونس پر ناچا ہتے ہوئے مسکرائی

لیکن ہا دوہ

میں جانتا ہوں آپ دونوں کی انڈر سٹنڈینگ بہت پورانی ہے اور آپ دونوں کی نیت کی میں کھوٹ نہیں لیکن

اس کہ باوجود عائرہ کسی بھی اور کا آپ کہ قریب آنا آپکو چھونا مجھے پسند نہیں ہے

مجھے گوارا نہیں کہ کوئی اور آپ کو چھوئے پھر چاہے وجہ کوئی بھی ہو اس لیے پلیز دوبارہ اسے خود کو چھونے

کی اجازت مت دیجے گا میں ہر بار برداشت نہیں کر سکوں گا

اس کی بات سچ میں کاٹ وہ نہایت سنجیدہ نگاہوں سے بولتے ہوئے اسے دوبارہ وارن کرنے لگا کہ اب وہ

دوبارہ ایسا کچھ بھی نہیں ہونے دے جس پر عائرہ کو وہ منظر یاد آیا جب شادی سے پہلے ہو سپٹل کہ باہر ایک

لڑکے نے انجانے میں اسکا ہاتھ پکرا اور ہادنے کیسے پاگلوں کی طرح مار مار کہ اسکو ادھ موا کر دیا تھا وہ منظر یاد

کرا سنے اچانک چھر چھری لی اور فارس کی سلامتی کی خاطر اسکی بات مانتے ہوئے گردن ہاں میں ہلا گئی کیونکہ

جانتی تھی ابھی وہ صرف اسے وارن کر رہا تھا اور بعد میں وارن نہیں کرے گا بلکہ اسکا بھی وہی حال کرنے میں دیر نہیں لگائے گا جو اس لڑکے کا کیا تھا

اوف شکر ہے اللہ کا یہ اگر مز ختم ہوئے قسم سے رات دن پڑھائی کر کر کہ میری تو نیندیں بھی حرام ہو چکی تھی

کنٹین کی کرسی پر تقریباً گرنے والے انداز میں بیٹھ مہر ماہ دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کر کہ شکر ادا کرتی ہوئی بولی جبکہ اسے اس طرح شکر ادا کرتا دیکھ زوبیہ انوشہ اور دعا بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھتی ہوئی ہنسی بہت اچھے سے جانتی ہوں میں تمہاری ان نیندیں حرام ہونے کو ساری رات تو بیٹھ کر کورین ڈرامے دیکھتی رہتی تھی اور صبح آنکھ ناکھلنے پر پڑھائی کا بہانہ بنا دیتی تھی

زوبیہ نے طنزیہ بولتے ہوئے اسکو لتا را جو غصے سے اسکو آنکھیں دیکھا گئی

تم تو چپ ہی رہو کتابی کیڑی اب میں تمہاری طرح نالائق تھوڑی ہوں جو ہر وقت کتاب ہاتھ میں پکڑ کر پڑھتی پھروں

وہ بھی مہر ماہ تھی حساب برابر کرنا بہت اچھے سے جانتی تھی اس لیے بنا لحاظ کیے زوبیہ کو جواب دیا جسکے بدلے

میں اسے زوبیہ کا کڑا راتھیر بازو پر ملا تھا

اچھا خیر یہ سب چھوڑو میں کیا سوچ رہی ہوں کیوں ناہم چاروں شوپینگ پر چلتے ہیں اسی بہانے ایک ساتھ

اوٹینگ بھی ہو جائے گی اور موڈ بھی فرش ہو جائے گا کیا خیال ہے تم تینوں کا

زوبیہ کہ تھپڑ کا جواب بعد میں دینے کا سوچ وہ اپنا آڈر کنٹین والے کو بتاتی ان تینوں کو ابھی بنایا گیا اپنا پلاسٹن

بتانے لگی

گڈائیڈ یا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں تم بتاؤ انوشہ دعا تم دونوں کا کیا خیال ہے

کو نہ سا خیال جاننا چاہ رہی ہیں آپ میری خوبصورت بیوی سے

انکے قریب آتے ہوئے زوہان زوبیہ کی بات سن چکا تھا اسی لیے نہایت پر شوخ نگاہوں سے انوشہ کی جانب

دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جو اسکے آنے پر ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ سر جھکا گئی

وقت اور حالات دونوں بدل چکے تھے پہلے وہ اسکو دیکھ کر نظر انداز کر دیتی تھی لیکن آج نظر انداز نہیں بلکہ

شر میلی سی مسکراہٹ کہ ساتھ سر جھکا دیا گیا تھا جو کہ زوہان سلطان کہ سید ہادل کو لگا

پیپر کیسا ہوا

اسکے ساتھ ہی کر سی پر بیٹھ نہایت محبت سے پوچھا گیا

اچھا ہوا

یو نہی ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ اسنے سر سری سا جواب دیا جبکہ ان دونوں کا سر عام رو مینس مہرماہ جو

چیرانے کا سبب بنا

زوہان صاحب زرہ ہم غریبوں سے بھی دریافت فرمائیں آخر آج صرف آپ کہ بیگم صاحبہ کا ہی نہیں بلکہ

ہم تینوں کا بھی پیپر تھا

ضرور میری پیاری سالی صاحبہ میں آپ سب سے بھی پوچھوں گا لیکن پہلے اپنی زوجہ محترمہ سے تو دریافت

کر لوں اب انہیں چھوڑ کر آپ سے پوچھنا اچھا تھوڑی لگتا ہے

اسکی چیر کا جواب نہایت با آداب طریقے سے بولتے ہوئے زوہان نے دیا

پتہ نہیں کیوں لیکن جتنی انڈسٹینڈنگ ان دونوں میں تھی اتنی ہی لڑائی بھی وہ دونوں ہی کرتے تھے جس پر

کبھی کبھی تو وہ تینوں ہنس دیتی تو کبھی تنگ آ کر اٹھ ہی جاتی

اچھا خیر مجھے یہ تو بتائیں آخر کس بارے میں رائے مانگ رہے تھی آپ میری نوش اور بھابھی سے

انوش کہ ہاتھ سے کولڈ رینگ کی بوتل پکڑ کر خود پیتے ہوئے اس نے دوبارہ سوال کیا

جوانکی باتوں کی درمیان ویٹر سمو سے اور کولڈ رینگز ان کہ ٹیبل پر رکھ کر جا چکا تھا جسکے جانے کہ بعد مہرماہ فوراً

سموسوں کہ ساتھ انصاف شروع کر چکی تھی جبکہ انوشہ اور دعادونوں نے کولڈ رینگ ہی منگوائی جو کہ وہ بھی

زوہان پکڑ چکا تھا

مہرماہ کا ایڈیا تھا کہ تھوڑا موڈ فرش کرنے کہ لیے ہم سب شوپینگ پر چلتے ہیں تو اسی بارے میں دعا اور انوشہ

سے پوچھ رہی تھی

ساتھ ساتھ اپنا سمو سہ کھاتے ہوئے زوہیہ نے جواب دیا

آئیڈیا برا تو نہیں ای تھنگ چلنا چاہے اور اس سے اتنے دنوں کی جواگزامز کی وجہ سے سٹریس تھی وہ بھی ختم

ہو جائے گی

دو تین گھونٹ بھر کر اسنے بوتل واپس اسکو دی اور ساتھ جانے کی حامی بھی بھری جس پر انوشہ تو بے فکر

ہوئی مگر دعا پریشان ضرور تھی کہ پتہ نہیں ارشان جانے دے یا نہیں

لیکن میرا نہیں خیال کہ ارشان اجازت دیں گئے

ان چاروں کی طرف دیکھ وہ منہ لٹکا کر بولی

ڈونٹ وری بھا بھی آپ روکے میں بھائی سے پوچھ لیتا ہوں

کیا ہوا

وہ جو دعا کو بے فکر رہنے کا بول اسے کال ملارہا تھا کال ریسو ہونے کی بجائے سائیڈ اسکی آواز سن کر کال کاٹ گیا

اچھا ہوا بھائی آپ خود آگئے

اپنی جگہ سے اٹھ اسنے اسے بیٹھنے کی جگہ دی جو بیٹھا اور بیٹھتے ہوئے دعا کہہ ہاتھ سے کولڈرینگ کی بوتل بھی

چھین چکا تھا جسکے ابھی اسنے دو تین ہی سیپ لیے تھے

کولڈرینگ خود پکرتے ہوئے اسنے ویٹر کو اشارہ کیا اور اسکے لیے فرش اور نج جو س اڈر کیا مگر اپنی بوتل چھننے

اور جو س کہ آڈر پر دعائے کڑوا سا منہ ضرور بنایا جس پر ان چاروں کو ہنسی آئی

اب بولو کیا بول رہے تھے

اسکے لیے منگوا یا جو س اسکے سامنے رکھ اسنے زوہان کو بولنے کا کہا جو اسکی کرسی سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا

کچھ نہیں یہ سب شوپینگ کا پلائن بنا رہی ہیں جس کہ لیے آپ کی بیگم صاحبہ کو آپ کی اجازت طلب ہے کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلی جائے

زوان کہ بات پر اسنے دعا کی طرح دیکھا جو منہ کی ٹیرھے ٹیرھے ڈنڑائیں بنا کر جو س پی رہی تھی ٹھیک ہے چھٹی کہ بعد سبھی ایک ساتھ چلیں گئے

آریو شیور ڈاکٹر

ڈاکٹر کہ بتائی گئی بات پر وہ جیسے بے یقین ہوئے بولی جبکہ اسکی بے یقینی پر ڈاکٹر ہلکا سا مسکرائی
یس ڈاکٹر عائرہ ایم ہنڈر نڈ پر سنت شیور یور آر ٹوویکز پریگینٹ

اس بار انکی شیور ٹی پر وہ بے یقینی کہ ساتھ ساتھ خوشی کی کیفیت میں مبتلا ہوئی

ویسے تو میں حیران ہوں کہ آپ خود بھی ڈاکٹر ہیں اسکے باوجود اس بات سے لاعلم رہی لیکن پھر بھی آپ کو بتا
دوں کہ آپ کی پریگینسی دو ہفتے پورانی ہے مطلب کہ آپ پچھلے دو ہفتوں سے پریگینٹ ہے

اسکی رپورٹ اسکے سامنے رکھتے ہوئے ڈاکٹر نے مزید انفورمیشن دی اور ساتھ ہی الٹرا سونڈ کی سکرین اسکے سامنے کی تاکہ وہ یقین کر سکے مگر وہ تو خوشی اور نئی دونوں آنکھوں میں سموئے دھڑکتے دل کہ ساتھ سکرین پر ابھرنے والے عکس کو دیکھتی رہی جسکو دیکھ اسکی آنکھوں میں خود بخود متا بھری خوشی اور ہونٹوں پر میٹھی سی مسکان ابھری

ی۔ یہ کتنا چھوٹا سا ہے

اپنی انگلی کی پروں سے وہ بڑے ہی پیار سے جھل مل کرتے اس عکس کو چھو رہی تھی جسکو چھوتے ہوئے دل کی حالت عجیب ہی تھی

لیکن ایک منٹ یہ دو مطلب

یس ڈاکٹر آپکے ٹوئیز بے بی ہیں

یو ہیو نو آئیڈیا ڈاکٹر میں کتنی خوش ہوں میں ایکسپلین نہیں کر سکتی آپکو تھنکیو سو میچ

اپنی خوشی کو با مشکل سنبھالے وہ ڈاکٹر کو تقریباً گلے لگتی ہوئے شکر یہ بولی کہ ڈاکٹر اسکی سچویشن کو سمجھتی ہوئی مسکرائی اور اسے اپنا خیال رکھنے کی ہدایات دی

باقی کا سارا وقت اسکا ہو سپٹل میں بے چینی اور انتظار میں ہی گزرا وہ بس فوراً جا کر یہ خوشی کی خبر اسے دینا چاہتی تھی جسکا سب سے زیادہ انتظار اسکو تھا بے شک ماں بننے کی خوشی اسے بھی حد سے زیادہ تھی مگر سب سے زیادہ خوشی تو آج اپنے محبوب شوہر کی خواہش پوری ہو جانے کی تھی وہ تو بے تاب تھی کہ پتہ نہیں جب وہ یہ خبر سنے گا تو کیاری ایکٹ کرے گا اسکا یہی ری ایکشن جاننے کے لیے تو وہ بے تاب تھی

اللہ اللہ کر کہ آج کا دن ختم ہوا اور وہ اوف ہونے کے بعد اپنا بیگ اور اورل دونوں بازو پر ڈال گیٹ سے باہر آئی جہاں ہر بار کی طرح آج بھی وہ وجاہت کا شہکار بنا اسکے انتظار میں گاڑی کہ بونٹ کہ ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا

بلیک کلر کی پینٹ پر وائٹ شرٹ جسکے بازو ہر بار کی طرح کہنیوں تک فولڈ تھے شرٹ کہ اوپری دو بٹن جنہیں اب وہ جان بوجھ کر ہمیشہ کھول دیتا دامن کی کلائی پر قیمتی کالی گھڑی جو اسکی گوری رنگت پر الگ ہی نکھار پیدا کر رہی تھی ماتھے پر ہمہ وقت سیٹ رہنے والے بال اس وقت بکھرے ہوتے تھے چہرے پر اپنی ازلی سنجیدگی سموئے ہیزل گرے آنکھوں میں اسکو دیکھ ہر بار ابھر آنے والی پر سکون مسکراہٹ اور اسکے انداز سے جھلکتی مغروریت وہ کسی کو بھی پل میں اپنا اسیر بنانے کی صلاحیت باخوبی رکھتا تھا مگر افسوس کہ اسکی اس صلاحیت سے اسکی اپنی متاع جان کہ علاوہ باقی سبھی محروم تھے

اسکو دیکھ وہ فوراً سیدھا کھڑا ہوا جبکہ وہ اپنی مسکراہٹ کو چھپائے چلتی ہوئی آئی اور سب سے پہلے اسکے کھلے بٹن بند کیے جس پر ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ گہرا مسکرایا اور آگے بھر کر اسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا جو اپنا اور بیگ رکھ کر خود بھی بیٹھی جسکے بعد وہ اپنی سائیڈ پر آیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی گھر کے راستے پر

دوڑائی

کیسا گزرا دن

اپنا پہلا سوال دہرایا گیا

لیکن وہ ایک نظر اسکی طرف دیکھ خاموش رہی

مجھے یاد کیا

اس کی خاموشی پر اسنے خود ہی دوسرا سوال دہرایا مگر اس بار بھی جواب نادر تھا جو اسکو حیران کن تو لگا مگر اس سے زیادہ حیران کرنے والی چیز اسکی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک تھی مطلب وہ مسکراتی تو تھی مگر آج کچھ الگ تھا جو کہ اسے بالکل سمجھ نہ آیا اس لیے چپ چاپ خاموشی سے باقی کاراستہ تہہ کرنے لگا کیونکہ چاہتا تھا جو بھی ہو وہ خود اسے بتائے

اور پتہ ہے بھا بھی ان دونوں کی لڑائی دیکھتے ہوئے کتنی ہنسی آرہی تھی مطلب آپ سوچ نہیں سکتی کتنا فانی
سین تھا اگر آپ بھی وہاں ہوتی تو قسم ہنس ہنس کر لوٹ پھوٹ ہو جاتی

وہ چاروں شوپینگ کر کہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آئے تھے اور اب سبھی گھر والے ایک ساتھ ڈرائنگ روم
میں بیٹھے چائے اور سنیکس انجوائے کرتے ہوئے زوہان کی سٹوری سن کر ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے
کیونکہ آج شوپینگ کہ دوران جب وہ لوگ واپس نکلنے لگے تو وہاں دو عورتیں آپس میں لڑائی کرنے لگی جسکے
بعد جو حال ان دونوں نے ایک دوسرے کا بال کھنچ کھنچ کر کیا اس پر ہنس ہنس کر زوہان مہرماہ انوشہ ان
سبھی کا برا حال تھا اور اب زوہان ان سبھی کو بھی وہ واقعہ سنا کر انٹرٹین کر رہا تھا
یہ کتنا فانی سین ہو گا نازوہان بھائی ہمیں تو سوچ سوچ کر ہنسی آرہی ہے کاش ہم بھی آپ سب کے ساتھ ہوتے
اور اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے

اسکی سٹوری پر ہنستے ہوئے ناز نے منہ لٹکا کر اپنے ناہونے کا افسوس بھی کیا
ہاں ویسے افسوس ہے بھا بھی آپ نے اتنا فانی سین مس کر دیا لیکن کوئی بات نہیں کبھی دوبارہ ایسا کچھ ہونا تو
ہم دونوں دیور بھا بھی ضرور دیکھنے جائیں گے

اسکے افسوس پر ہاں کر زوہان نے بعد میں انکھ دبا کر فری کا مشورہ بھی دیا جس پر ناز نے تو فوراً پر جوشی سے ہاں

کی لیکن ارمان نے زوہان کو گھوری ضرور ڈالی

یہ ہاد بھائی کہاں ہیں نظر نہیں آرہے

سب کی بیچ میں ہادی کی غیر موجودگی نوٹ کر وہ اپنی چائے کا سیپ لیتے ہوئے پوچھنے لگا

فرید بھائی کی طرف گئے ہیں کہہ رہے تھے تھوڑی دیر تک آجائیں گئے

اوف ایک تو یہ میرے بھائی ان کو تو کام کہ علاوہ کچھ سوچتا ہی نہیں جب دیکھو بس کام کام اور کام انکے اتنا کام

کرنے پر اور کوئی نا سہی مگر مجھے یقین ہے قائد اعظم بہت خوش ہو گئے

عائزہ کہ جواب پر پہلے تو وہ تھوڑا جیسرا مگر پھر شرارتی ہوا جس پر سبھی اسکی بات پر ہنسنے لگے کیونکہ سچ میں اسے

کام کہ بعد دوسرا خیال بھی کام کا ہی آتا تھا

اس وقت وہ اور فرید دونوں ایک ساتھ اسکے اپارٹمنٹ میں موجود تھے جب اپنے سامنے ٹیبل پر پڑی فائلز اور فرید کی بات پر اسکی ہیزل گرے آنکھوں میں یکدم سرخی پھیلی ماتھے کی تینی رگیں اس بات کی گواہی تھی کہ شاید جو بات فرید نے کی وہ اس کے لیے ناقابل فراموش تھی

جیسے جیسے فرید فائل کے ورک پلٹ کر اسے کچھ بتا رہا تھا ویسے ویسے اسکے چہرے کے اور آنکھوں کے تاثرات سرد سے سخت ترین ہوتے جا رہے تھے

ناجانے ان دونوں کے درمیان کونسی بات چل رہی تھی مگر جو بھی تھی ہاد کہ تاثرات اور فرید کی گرم جوشی اس بات کی صاف گواہی تھی کہ معاملہ کافی سیریس ہے

رات کو تقریباً ڈھائی بجے وہ کئی حد تک خود کو نارمل کرنے کے بعد واپس گھر آیا تب تک سبھی اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو چکے تھے اس لیے وہ بھی اپنی ٹائی کی نائٹ ڈھیلی کرتا بائیں بازو پر اپنا کورٹ ڈال کر کمرے میں آیا مگر سامنے اسے اب تک جاگتے دیکھ ٹھٹکا

وہ شاید اسی کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی اسی لیے فوراً بیڈ سے اٹھ کر اسکے قریب آئی جسکی تھکان غصہ اور سرد پن اسکے منموہنے چہرے کو دیکھتے ہی کہیں دور جاسوئے تھے اب اسکے چہرے پر نرمی تھی جو صرف اسکے لیے ہی تھی

اتنی دیر لگا دی آپ میں کب سے آپکا انتظار کر رہی تھی

اسکے بازو سے کورٹ لیکر صوفے پر رکھ وہ دوبارہ اسکے قریب ہوئے ٹائی کھولتے ہوئے پوچھنے لگی

جو اسکی بات پر مسکرایا اور اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے ان پر محبت سے بوسہ دے کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جن میں دیکھنے کہ بعد وہ ہر شہ ہر غم بھول جاتا تھا

کیا ہوا آپ پریشان ہیں

بھلے ہی وہ اپنی آنکھوں میں محبت لائے پریشانی چھپا گیا تھا مگر وہ بھی اسکی دیوانی تھی بنا ظاہر کیے بھی محظ ہلکی سی جھلک پر محسوس کر گئی کہ کوئی بات ہے

میری ہر پریشانی کا حل ہیں آپ

آپ کہ ہوتے ہوئے میں پریشان نہیں ہو سکتا

نہایت محبت سے اسکا رو خسار سہلاتے ہوئے جواب دیا گیا جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی

اسکی اس دلکش مسکراہٹ کو ہاد نے اپنے ہونٹوں سے ہلکا سا چھو کر محسوس کیا جو اسکی حرکت پر مزید گہری
ہوئی

کیا بات ہے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ جیسے آپ مجھ سے کچھ چھپا رہی ہیں

اسکی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک اب پھر و بالکل ویسی ہی تھی جیسی ہو سپٹل سے واپسی پر اس لیے اب کی

بار وہ پوچھ ہی بیٹھا

ہممم

یہی سمجھ لیں

اپنے ہونٹوں کو گہری مسکراہٹ کہ احاطے میں چھپائے اسنے گردن ہاں میں ہلا کر اسے تجسس میں ڈالا

کیا سمجھ لوں۔۔۔۔۔

یہی کہ میرے پاس آپ کہ لیے دوسرے پرانے ہیں

اپنے لہجے میں بے انتہا تجسوس پیدا کروہ اس کہ قریب سے ہٹ کر ٹیبل کہ پاس گئی اور اسکی فیورٹ رس

ملائی کی پیالی پکر کر دوبارہ اسکے پاس آئی

اور کیا ہے یہ سر پرانز

اپنی آنکھوں کو نا سمجھی سے اچکا کر اسنے جیسے جاننا چاہا

بتاتی ہوں پہلے یہ کھائیں

رس ملائی کا چچ بھرا اسکے منہ کہ آگئے کر اسنے بات کو طول دی جس پر ہادنے آئبروز اچکا کر چچ منہ میں رکھا

اور رس ملائی کھائی

اب بتائیں کیا سر پرانز ہے

وہی جسکا پ کو بہت انتظار تھا

عائزہ----

اچھا اچھا بتاتی ہوں

اسکے دوبارہ بات کو طول دینے پر اس بار وہ وراں ہوا جس پر وہ فوراً مزید تجسس پیدا کرنے کی بجائے اسکا ہاتھ پکڑ کر آئینے کے سامنے آئی اور اسکے آگے کھڑے ہوئے اسکو دونوں ہاتھ اپنے پیٹ پر باندھے جبکہ وہ نا سمجھی سے اسکی حرکتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا

آپ نے ایک خواہش ظاہر کی تھی اور اس خواہش کو پورا ہونے کا انتظار بھی تھا آئینے میں سے ہی اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ کہتے ہوئے روکی

سمجھیں اپکا انتظار ختم ہوا

ایک بار پھر وہ روکی اور ساتھ ہی کچھ سمجھ کر ہاد سلطان کی دھڑکنیں بھی عرہاز کو مینگ بابا ٹوپی

اپنے پیٹ پر اسکے ہاتھوں کا دباؤ ڈال آخر کار اس نے بتا دیا ہی دیا

سیریلی

جھٹکے سے اسکا روخ اپنی طرف کیے وہ حیرت اور خوشی دونوں کی ملی جولی کیفیت میں بولا

جس پر عائرہ نے دونوں ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ کر نم آنکھوں سے سرہاں میں ہلایا

کچھ آپ سے کچھ مجھ سے ہم دونوں کو ملا کر جو ایک ہو جو آپ کہ وجود کا حصہ ہو اور میرے وجود میں سانس

لے وہ بہت جلد اس دنیا میں آنے والا ہے ہاد

ہماری اولاد

آپ بابا بننے والے ہیں ہماری عرہا کہ بابا

ایک الوہی خوشی تھی جو بیان کرتے ہوئے اسکے ہونٹوں اور لہجے سے پھوٹ رہی تھی جسکو سننے کہ بعد تو

جیسے وہ پاگل دیوانہ سچ میں پاگل ہوا

اسکے ماتھے سے ماتھا لٹکائے ناتو سمجھ آرہی تھی وہ رو رہا ہے اور نا سمجھ آرہی تھی کہ ہنس رہا ہے

PDF URDU
NOVEL

ہاد-----

ششش-----

ابھی کچھ مت بولیں ابھی بس خاموشی سے اس احساس کو محسوس کرنے دیں جسے محسوس کرنے کی خاطر پہلے

دن سے میں نے کتنا انتظار کیا ہے

وہ جو کچھ کہتی کہ اسنے فوراً ٹوکا اور یونہی اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکائے اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اپنے اس احساس کو

محسوس کرنا چاہا جس نے اسے شوہر کہ بعد باب کہ عہدے پر فائز کیا تھا

اسکے دل کی حالت عجیب تھی نا سمجھی آرہی تھی کہ خوش ہونا سمجھ آرہی تھی کہ روئے وہ رونا بھی چاہتا تھا اور

خوش بھی ہونا چاہتا تھا دل دھڑک تو رہا تھا مگر حالت کچھ الگ ہی تھی یہ خوشی جوان اسے نصیب ہوئی تھی

اس خوشی کو محسوس کرنے کہ خاطر اسنے تب سے انتظار کیا تھا جب پہلی بار عاثرہ کہ لیے اس کہ دل میں

احساس جاگا جب اسے محسوس ہوا کہ وہ اسے کتنا چاہتا ہے کس قدر دیوانہ ہے وہ اسکا تبھی اسنے سوچ کیا تھا کہ

اسکی زندگی میں وہی شامل ہوگئی اور اگر اسکے بعد کوئی اور عورت شامل ہوئی تو وہ صرف اسکی بیٹی ہوگئی عرہا ہاد

سلطان عرہا کا نام تو شاید اسی وقت سوچ لیا تھا اسنی اور آج خدا کہ کرم سے اسکا یہ انتظار بھی پایا تکمیل کو پہنچا

آج اسے اسکی زندگی کی یہ خوشی بھی میسر ہوگئی جس کہ بعد اب اسے اور خدا سے کسی خواہش کی طلب نہیں

تھی

کئی لمحے یونہی اس خوبصورت احساس کو محسوس کر اسنے سراٹھایا جب عاثرہ اسکی آنکھوں کی نمی پر مسکرائی

دوسری خوشی کی خبر تو سن لیں

اس سے بڑی اور کیا خوشی کی خبر ہوگئی عزیز من کہ آپ مجھے اولاد دینے والی ہیں میں باب بننے والا ہوں

اسکے اندر کی خوشی وہ اسکے لہجے سے باخوبی محسوس کر چکی تھی لیکن اسے مزید خوش بھی تو کرنا تھا

اس سے زیادہ خوشی کی خبر یہ ہے آپ صرف ایک کہ نہیں بلکہ دو دو بچوں کہ بابا بننے والے ہیں

اسکی شرٹ کہ بٹینز کو انگلی کہ ساتھ چھرتی وہ شرم سے گلنار ہوتی بول کر اپنے ہونٹ چبانے لگی جبکہ دو بچوں

پر وہ یکدم سر پیچھے کی طرف گیر اس قدر دلکشی سی قہقہہ لگا کر ہنسا کہ وہ اسکی مسکراہٹ کو شرمیلی نگاہوں سے

دیکھتی رہ گئی

شکر الحمد للہ

والہانہ مسکراہٹ کہ ساتھ لبوں سے اللہ کا شکر ادا کر اسنے محبت سے عارہ کو گلے لگایا جو اسکی خوشی میں خوش

ہوئے اپنی ممتا کہ احساس کو محسوس کرنے لگی

ہاد بھائی میں آپ کو بتا رہا ہوں دوسرے بے بی کو نام میں خود رکھوں گا پھر چاہے آپ مانے نامانے

صبح ناشتے پر ہی ہاد نے سب کو یہ خوشخبری دے کر جیسے پر جوش کر دیا تھا جس کہ بعد پورا سلطان منشن ایک

بار پھر خوشی سے چہکا اور وہ بھی ایک ساتھ آنے والی دو خوشیوں پر سبھی بہت زیادہ خوش ہونے کہ ساتھ

ساتھ ایکسائیڈیٹ بھی تھے جبکہ زوہان نے بقایدہ یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ ایک نام تو الریڈی وہ سوچ چکا ہے

تو دوسرا اب وہ خود ڈیسیڈ کرے گا جس پر فحال تو ہاد خاموش رہا مگر ناجانے اب وقت آنے پر کیا ہوتا

اچھا عائرہ بھا بھی یہ تو بتائیں بے بی بے بو انز ہیں یا بے بی گرل یا پھر ایک گرل اور دوسرا بوائے

عائرہ کہ طرف دیکھے زوہان نے نہایت پر سوچ نگاہوں سے سوال کیا مگر اسکے سوال پر عائرہ کو بے حد شرم

نے آن گھیرا

بتائیں نا بھا بھی

مجھے نہیں پتہ ابھی زوہان

اچھا چلیں کوئی نہیں جیسے آپ کو معلوم ہوا نا تو مجھے بتائے گا تا کہ میں کوئی اچھا یونیک سانا نام سوچ لوں

اسکے جواب پر سکون سے کرسی کی بیک کہ ساتھ ٹیک لگائے بیٹھ اسنے جیسے اسے بارو کروایا جس پر وہ محظ ہنستے

ہوئے ہاں کر گئی

آپ کو بہت بہت مبارک ہو عائرہ بھا بھی میری دعا ہے اللہ آپ کو اور بچوں دونوں کو اپنے حفظ ایمان میں

رکھے

اسکی طرف اپنائیت بھری مسکراہٹ کہ ساتھ دیکھتے ہوئے دعا نے مبارک دی جس پر عائرہ ہلکا سا مسکرائی
مگر اپنی خوشی پر اسکی خالی پن پر افسوس ضرور ہوا جبکہ یہ کسک دعا کہ اپنے دل میں بھی ضرور اٹھی تھی کہ اگر
آج اسکی گود بھی بھری ہوتی تو گھر میں دو نہیں تین بچوں کہ انے کی خوشی منائی جارہی ہوتی مگر خیر اپنی کسک
کو اسنے چہرے پر محسوس ناہونے دیا بلکہ عائرہ اور ہاد کی خوشی میں خوش مسکراتی رہی

آپ پریشان نہیں ہوں امی میں اپنا بہت زیادہ خیال رکھوں گئی آپ بس بابا اور اپنی فکر کریں باقی میں ٹھیک
ہوں

اس وقت وہ اپنے آفیس میں بیٹھی تھی جس پر آسیہ بیگم نے کال کر کہ پہلے تو اسے ڈھیر ساری دعا اور مبارک
باد دی اور اسکے بعد ہدایت اور اپنا خیال رکھنے کی تلقین بھی کر رہی تھی جس پر ان کی تلقینوں پر صرف ہنسے

جارہی تھی

جی ٹھیک ہے

او کے اللہ حافظ

مزید دس منٹ اور ماؤں والی ہدایات دے انہوں نے کال بند کر دی جس کہ بعد وہ ابھی فون ٹیبل پر رکھ کر

کچھ اور کرنے ہی لگی تھی کہ آفیس کا ڈور نوک ہوا جس پر اس نے آندر آنے کی اجازت دی

اسلام علیکم کیسی ہے میری پیاری دوست اور فیوچر ماماٹو بی

اجازت ملنے پر کسی اور کی بجائے فارس ہشاش بشاش سا چلتا ہوا اندر آیا اور آتے ہی شرارت سے بولا کہ اسکی

شرارت پر اور ماماٹو بی کہنے پر عارہ سمجھ گئی تھی کہ اسے بھی معلوم ہو گیا ہے

اللہ کا شکر ہم ٹھیک تم سناؤ کہاں تھے اتنے دن نا کوئی خبر نا کوئی اطلاع امی بتا رہی تھی تم اپنے دوستوں کہ

ساتھ نار دن ایریاز گھومنے گئے ہو کیسا رہا پھر ٹرپ

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسے کرسی کی طرف اشارہ کر کہ بیٹھنے کا بول اس نے اس کے ٹرپ کہ بارے میں جاننا چاہا

کمال کی قسم سے وہاں پر اتنی خوبصورت خوبصورت لڑکیاں تھی کہ کیا بتاؤ بلکہ تین چار نے تو بقاییدہ اپنا نمبر

بھی دیا ہے

کرسی پر بیٹھ وہ نہایت چھپوڑے پن کا مظاہر کرتے ہوئے آنکھ دبا کر بولا کہ عارہ اسکی حرکت پر صرف

جھٹک کر مسکرا ہی دی

تم کبھی نہیں سدھرنے والے اچھا خیر بتاؤ یہاں کیسے آئے

ہاں میں نے سوچ لیا ہے کہ میں تمہارے ہو سچٹل میں ہی جو ب کروں گا سو بس یہ اپنی سی وی سبمیٹ
کروانے آیا تھا

اپنی سی وی کی فائل اسکے سامنے رکھ اس بار سنجیدہ ہوئے اسنے اپنے آنے کی وجہ بتائی

کم اون فارس مجھے تمہاری کوالیفیکیشن اور گریڈز کہ بارے میں بہت اچھے سے پتہ ہے اس لیے اس سب کی
ضرورت نہیں

فائل کو اوپن کر کہ دیکھنے کی بجائے الٹا اسنے وہ فائل دوبارہ اسکی طرف کھسکاتے ہوئے کہا جو اسکے پر یقین
لہجے پر ہنسا

ای نو یار بٹ رولز بھی تو فالو کرنے پڑے گئے نہ اب تم میری دوست اور کزن ہو تو اس بات کہ بنا پر ہم رولز تو
بریک نہیں کر سکتے

ہاں یہ تو ہے چلو میں تمہاری سی وی سبمیٹ کر لیتی ہوں لیکن اگر تم چاہو تو کل سے جوائن کر سکتے ہو

کل سے کیوں آج سے نہیں کر سکتا کیا

نہایت سنجیدگی کہ ساتھ اسنے ایسے جازت طلب کی کہ جیسے ناجانے کیا ہو

اسکی سنجیدگی پر وہ مسکرائی اور انٹرکام پر ایک نمبر ڈائل کرنے لگی

میرے آفیس میں آئیں

کسی ہوٹ گائیڈ کو بلانا تا کہ میں تھوڑا انجئے بھی کر سکوں

اسکے انٹرکام واپس رکھنے پر وہ فوراً شرارتی لہجے میں بولا کہ تبھی ڈورناک کر کہ ایک چھپس سٹائس سالہ لڑکی

اندر آئی جسکو دیکھ فارس کی آنکھیں چمکی

رابعہ یہ ڈاکٹر فارس ہیں انہوں نے ہو اسپٹل آج ہی جوائن کیا ہے آپ انہیں سر جری رومز اور پورا ہو اسپٹل

وزٹ کروادیں اور ساتھ ہی سارے سٹاف کہ ساتھ انکا تعارف بھی کروادیں

فارس کہ طرف ہاتھ کا اشارہ کر اسنے رابعہ کو اسے ہو اسپٹل اور سٹاف سے ملوانے کا کہا جو بڑے ہی دل

پھینک عاشقوں کی طرح اپنی شیو کو ہلکا ہلکا کھجاتے ہوئے رابعہ کو دیکھ رہا تھا جیسے پہلی بار کوئی لڑکی دیکھی ہو

اوکے چیف

چلیں ڈاکٹر

عارہ کو اوکے بول رابعہ نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا کہا جو فوراً اپنی ٹی شرٹ ٹھیک کرتے ہوئے کھڑا ہوا اور اس کے پیچھے نکلتے ہوئے پلٹ کر عارہ کو آنکھ مارنا بھولا جبکہ وہ صرف اسکی چھچھوری حرکتوں پر ہنس ہی رہی تھی جانتی تھی وہ اپنا فلرٹ کرنا کبھی نہیں چھور سکتا لیکن جو بھی تھا چاہے وہ جتنا ہی شرارتی اور فلرٹی تھا مگر اپنے کام اور فیملی کے لیے بہت زیادہ لویل تھا

مہرو

مہرو کہاں ہو یار

انتہائی ہر بڑی والے انداز میں مہرماہ کہ کمرے میں اے وہ اونچی اونچی اسے پکارنے لگی جو اسکی اس قدر ہر بڑی پروا شروع میں سے نکل کر باہر آئی

کیا ہو گیا ہے زوبی تم تو ایسے حاف رہی ہو جیسے خدا ناخاستہ کوئی جنگ چھیڑ گئی ہو

جنگ کو چھوڑو تمہیں پتہ ہے نیچے کون آیا ہے

ایک ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر سانس بحال کرتی وہ اس قدر حیرت زدہ لہجے میں بولی کہ مہرماہ مشکوک ہوئی

کون آیا ہے

یار دامیر انکل

کیا۔۔۔۔

ہاں انکل آئے ہیں اور انکے ساتھ دعا انوشہ زوہان اور ارشان سر بھی

اگر انکی اچانک آمد پر حیران زوہیہ ہوئی تھی تو شک مہرماہ کو بھی لگا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ سب یہاں کیوں آئیں ہیں

یہ تو مجھے نہیں پتہ لیکن ہونا ہو مجھے شک پڑ ہے کہ وہ سب لوگ یہاں کہیں فیضان کا رشتہ تو نہیں لے کر

آئے

کس کے لیے

اسکی بات کو سمجھے بغیر وہ کڑوا سامنہ بنا کر نا سمجھی سے بولی کہ اسکی نا سمجھی پر زوہیہ نے کس کے تھپڑ اسکے بازو پر

مارا

تمہارا پاگل اور کس کا

دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا بھلا وہ میرے لیے فیضان کا رشتہ کیوں لائیں گئے

اسکی بات پر فوراً انکار کرتے ہوئے وہ دو قدم دور ہٹ کر حیرانگی سے بولی جبکہ کہیں نامیں یہ بات سوچ کر
دل میں گد گدی ضرور ہوئی

لو یہی ایک وجہ ہو سکتی ہے اور بھلا وہ لوگ یہاں کیوں آئیں گئے

اپنا دماغ نا تھوڑا کم چلاؤ اور چلو دیکھتے ہیں جا کر آخر وجہ کیا ہے

اسکو جھاڑ پلائے وہ اپنا دوپٹہ بیڈ سے پکڑ کر کندھے پر اوڑھتی کمرے سے باہر نکلی کہ زوبیہ بھی ناک منہ
چڑھاتی اسکے پیچھے ہی نکلی

وہ دونوں آگے پیچھے ڈرائنگ روم میں آئی تو وہ سبھی باتیں کرنے میں مصروف تھے جس پر مہرماہ پہلے دامیر

سلطان اور پھر سب کو سلام کر کے انوشہ کپ ساتھ ہی بیٹھی اور آنکھوں کے اشارے سے زوہان سے پوچھنا

چاہا کہ ماجرہ کیا ہے جسکا جواب اسنے بھی آنکھوں سے ہی صبر کا دیا

نوید صاحب اب جب مہرماہ بیٹی اور زوبیہ بیٹی بھی یہاں آگئی ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جس بات کے لیے آج ہم

سب یہاں حاضر ہوئے ہیں اس بات کا آغاز کیا جائے

ان دونوں کے آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی دامیر سلطان نے بلند آواز میں نوید صاحب کو مخاطب کیا جنہوں نے مسکراتے ہوئے انہیں بولنے کی اجازت دی

جی جی سلطان صاحب آپ کہیں

میں یہاں آپ کے پاس آپ اپنے بیٹے فیضان کے لیے آپکی بیٹی زوبیہ کے رشتے کے لیے حاضر ہوا مجھے امید ہے آپ مجھے خالی ہاتھ نہیں لٹائیں گئے

نہایت پر خلوص لہجے میں انہوں نے اپنی بات ان سب کے سامنے رکھی جس پر سبھی کو یکدم شاک لگا وہاں صرف بشر ابیگم اور نوید صاحب تھے جو ابھی بھی بالکل پر سکون تھے مگر ان کے برعکس مہرماہ کی جگہ زوبیہ کے نام پر زوہان دعا انوشہ ارشان مہرماہ یہاں تک کہ زوبیہ خود بھی کافی حیران ہوئی کیونکہ ان سب کے مطابق یہ رشتہ مہرماہ کے لیے ہونا چاہیے تھا بلکہ وہ سبھی اسی امید پر آئے تھے مگر اب دامیر سلطان کی بات پر جیسے حیرت زدہ ہوئے

ایک منٹ باا آپ کو شاید غلطی ہوئی ہے ہم سب یہاں زوبیہ نہیں بلکہ مہرماہ کے لیے آئیں ہیں

زوہان نے بقائدہ دامیر سلطان کو بول جیسے انہیں بتانا چاہا کہ وہ غلط بول گئے ہیں

غلطی مجھے نہیں بلکہ تمہیں ہوئی ہے کیونکہ فیضان نے مجھے زوبیہ کا رشتہ مانگنے کو ہی کہا تھا

دامیر سلطان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی غلط فہمی دور کی جو یکدم مہرماہ کی طرف دیکھنے لگا جو حیران

اور شاک سی نظریں جھکا کر بیٹھ تھی

بھلے ہی مہرماہ نے بقائدہ خود بول کر ان سب کو نہیں بتایا تھا مگر وہ سبھی کہیں نا کہیں اسکی پسند دگی کہ بارے

میں جانتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ اب اچانک بازی پلٹنے پر وہ سبھی حیران ہوئے

ابھی وہ مزید کچھ کہتا کہ ارشان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے خاموش رہنے کا کہا جو انوشہ کی طرف دیکھتا خاموش

ہو گیا

مجھے خوشی ہے سلطان صاحب کہ آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا لیکن اگر آپ برانا مانیں تو میں کچھ وقت

چاہوں گا کیونکہ میں جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتا

بڑی ہی رسائیت کہ ساتھ نوید صاحب نے سوچنے کا وقت مانگا کیونکہ معاملہ انکی بیٹی کا تھا وہ جلد بازی میں

کوئی بھی فیصلہ نہیں کرنا چاہتے تھے

ارے کیوں نہیں میں سمجھ سکتا ہوں آپ جتنا چاہے وقت لے لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں بس سوچ سمجھ کر

جواب ہاں میں ہونا چاہیے میں بچوں کی شادی میں زیادہ تاخیر نہیں کرنا چاہتا

جی جی ضرور انشاء اللہ ایک دو دن تک آپ کو جواب مل جائے گا

مصرف نہیں تو بات کر سکتے ہیں

فلحال اپنے کمرے میں جانے کی بجائے ارشان فیضان کہ پاس ہی چلا آیا تھا کیونکہ آج جو ہوا تھا اس پر وہ خود بھی کافی شک تھا اس لیے خود ہی اس سے بات کرنے چلا آیا جو صوفے پر بیٹھا کافی پیتے ہوئے اپنے کیس کہ بارے میں کچھ ایویڈنس ڈھونڈ رہا تھا

ہمم او نا بیٹھو

سر کہ اشارے سے ہاں بول اسنے اسے بیٹھنے کا کہا اور فائل بند کر کہ سائیڈ پر رکھی کہ ارشان بھی اسکے ساتھ

ہی آکر بیٹھ گیا

بولو کیا بات ہے

تم تو جانتے ہو گئے آج ہم تمہارا رشتہ لیکر نوید انگل کہ پاس گئے تھے

نہایت جانجی نگاہوں کہ ساتھ اسنے جیسے کچھ نوٹ کرنا چاہا مگر اسکے چہرے کہ تاثرات بالکل نارمل تھے

ہم جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ انہوں نے وقت مانگا ہے

ہم رشتی زوبیہ کہ لیے لیکر گئے تھے

اسکے پرسکون جواب پر وہ اب کی بار بقائدہ نام لیکر بولا مگر اس بار بھی اسکے تاثرات نارمل ہی رہے

ہاں جانتا ہوں میں نے ہی باباجان سے کہا تھا

کندھوں کو لا پر وا ہی سے جھٹکے وہ اپنی کافی کا سیپ لینے لگا

تم زوبیہ سے شادی کرنا چاہتے ہو

ظاہر سی بات ہے یا رشتہ شادی کہ لیے ہی بھجوں گاناں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو یہ سب

اب کی بار اسکی بات پر اسنے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا اور ہلکا سا مسکرا کر سر نامیں ہلائے جانا چاہا کہ وہ کیوں ایک

ہی سوال تیسری بار گہما کر پوچھ رہا ہے

نہیں بس ویسے ہی مطلب کبھی اس بارے میں تم نے بات نہیں کی نا تو اب یوں اچانک وہ بھی شادی کا کہنے پر
میں تھوڑا حیران تھا

ہلکا سا مسکرا کر بات ٹالتے ہوئے اسنے بات گہمائی کہ کہیں اسے شک نا ہو

اچانک نہیں زوبیہ اچھی لڑکی ہے دو تین بار ہم مل بھی چکے ہیں تو بس مجھے وہ اچھی لگی تو سوچا بات ٹالنے کہ
بجائے سیدھا بات برھائی جائے اور ویسے بھی باباجان کئی بار مجھ سے شادی کا ذکر کر چکے تھے تو میں نے بھی
انہیں زوبیہ کہ بارے میں کہہ دیا اور وہ آج رشتہ لیکر پہنچ بھی گئے

بلکل نارمل انداز میں اسکو ساری بات بتائے آخر پر دامیر دسلطان کی جلدی بازی پر وہ ہنسا
وہ تو ٹھیک ہے مگر تم نے زوبیہ کو ہی نوٹ کیوں کیا مطلب مہرماہ بھی تو ہے اسکے بارے میں ایسا کیوں نہیں
سوچا

اسکی بات پر حامی بھر کافی سوچتے ہوئے ارشان نے مہرماہ کہ بارے میں بھی پوچھ ہی لیا جس پر فیضان ایک
پل کو چونکا

مہرماہ اچھی ہے وہ بھی پر تھوڑی شرارتی ٹائپ ہے مطلب کافی بولنے والی اور ہر وقت اپنی مستی میں گم رہنے والی شوخ سی لیکن زوبیہ تھوڑی الگ ہے خاموش اور کم گو بلکل میرے جیسی اس لیے مجھے وہ زیادہ اچھی لگی بری مہرماہ بھی نہیں مگر میرے خیال میں زوبیہ کہ ساتھ میری زیادہ بن سکتی ہے سو مجھے یہی بہتر لگا باقی اور زیادہ کچھ میں نے سوچا نہیں

ان دونوں کہ بارے میں اپنے خیالات بتاتے ہوئے آخر میں اسنے زوبیہ کہ حق میں ہی اختتام کیا جس پر ارشان اسکی بات کئی حد تک سمجھتے ہوئے سر ہلا گیا

چلو اچھی بات ہے زوبیہ اچھی لڑکی ہے اور کافی انٹیلیجنٹ بھی میرے خیال میں تمہارا فیصلہ غلط نہیں ہوگا اب کی بار وہ بھی پرسکون ہوئے اسکے فیصلے پر رزامند ہوا جس ہر فیضان مسکرا کر اپنی باقی کی کافی ختم کرنے لگا اسکی باتوں سے ارشان کو یہ ایڈیا تو ہو گیا تھا کہ اسے زوبیہ سے محبت نہیں ہے بس وہ اسے پسند دگی کی وجہ سے اپنی زندگی میں شامل کر رہا ہے

زوبی بیٹا جواب دیں آپ کی کیا مرضی ہے

وہ چاروں اس وقت لاونج میں بیٹھے تھے جب نوید صاحب نے بشر ابیگم سے صلاح کرتے ہوئے زوبیہ کی رائے مانگی مگر جواب کہ بجائے الٹا انکے پوچھنے پر وہ پریشان سی مہرماہ کو دیکھنے لگی جو خود بھی بالکل چپ سی اسکے ساتھ ہی بیٹھی تھی اسکے چہرے پر کوئی ری ایکشن نہیں تھا جس پر زوبیہ کچھ کہہ پاتی

بابا مجھے یہ شادی نہیں کرنی

کافی دیر کشمکش کا شیکار ہوئے آخر کار وہ انگلیاں مڑورتے ہوئے انکار ہی کر گئی جس پر بشر ابیگم اور نوید صاحب دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جبکہ مہرماہ نے زوبیہ کے چہرے کی طرف

لیکن کیوں زوبی تمہارے اس انکار کی وجہ کیا ہے

بشر ابیگم کہ سوال پر وہ مزید اوجھیں جس پر نوید صاحب اسکی اوجھن پر اٹھے اور اسکے ساتھ بیٹھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا

دیکھو بیٹا ہم آپ پر کوئی دباؤ نہیں ڈالے گئے آپ کا جو بھی فیصلہ ہے ہمیں منظور ہوگا لیکن پھر بھی بیٹا ہم

دونوں آپ کہ انکار کی وجہ جاننا چاہتے ہیں تاکہ انکار کرتے وقت ہم انہیں کوئی معقل وجہ بتا سکیں

پر شفیق لہجے میں انہوں نے اسکا سچ تھپتہ چاتے ہوئے پوچھا مگر وہ عجیب کشمکش کا شکار ہوئی کہ مرے کیا نا
کرائے

بابا وہ۔۔۔۔

وجہ کیا ہوئی ہے بابا اسکی وجہ صرف ایک ہی ہے اور وہ اسکی پڑھائی اسے صرف یہ ڈر ہے کہ کہیں شادی کی
وجہ سے اسکی پڑھائی نارو ک جائے اس لیے انکار کر رہی ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے نازوبی

ابھی وہ کچھ کہتی کہ اس سے پہلے ہی مہرماہ نے اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر چپ کرواتے ہوئے اپنی بات کہی
جس پر زوبیہ پریشانی سے اسکو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے

مجھے پتہ ہے تم انکار اسی لیے کر رہی ہو مگر پاگل دیکھو نادعا اور انوشہ بھی تو سٹڈی کر رہی ہیں تو مجھے یقین ہے
تمہاری سٹڈی بھی نہیں روکے گئی اس لیے باباجان آپ میری بات مانے تو دامیر انکل کو کال کر کہ ہاں

کر دیں کیونکہ مجھے یقین ہے فیضان سے اچھا لڑکا ہماری زوبی کہ لیے کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا

بلکل نارمل اور ہشاش بشاش لہجے میں وہ اپنی ہی دھن میں پہلے زوبیہ اور پھر نوید صاحب سے بولی جس پر وہ

دونوں میاں بیوی اسکے انکار کی وجہ پر مسکرائے جبکہ زوبیہ کافی حیران ہوئی اسکے نارمل انداز پر

اگر یہی بات ہے تو ٹھیک ہے میں دامیر سلطان کو کل فون کر کہ ہاں کر دوں گا

نوید صاحب نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے ان تینوں کو کہا جو اسکی بات پر سح ہلا گئی جبکہ زوبیہ نے کچھ کہنا چاہا مگر

مہرماہ نے اسے کچھ کہنے کا موقع ہی نہیں دیا

یہ سب کیا تھا مہر و

کیا۔۔۔۔۔

اسکے کمرے میں آئے وہ انتہائی غصے سے پوچھنے لگی جبکہ وہ کندھے اچکا کر بالکل انجان بنی

کیا مطلب کیا

تم نے نیچے مجھے روکا کیوں

اسکے انجان بننے پر اب اسے سچ میں غصہ آیا تھا

کیونکہ مجھے یہی بہتر لگا

لاپرواہی سے بولتی وہ جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی جبکہ زوبیہ اسکے لاپرواہ انداز پر مزید چیرتے ہوئے اسکے سر پر پہنچی

تم پاگل تو نہیں ہو گئی مہرو میں بھلا یہ شادی کیسے ہو سکتی ہوں

کیوں نہیں ہو سکتی یہ شادی مسئلہ کیا ہے

کیونکہ تم فیضان کو پسند کرتی ہو

انتہائی غصے سے وہ یکدم اونچی آواز میں چڑھتے ہوئے بولی جبکہ اسکی بات پر مہرماہ استہزایہ ہنسی

کم اون زوہبی میں فیضان کو پسند کرتی ہوں یہ خیال تم سبھی کا ہے میرا نہیں انفیٹ میں نے تو کبھی ایسا کچھ کہا

ہی نہیں

اسکے یوں طنزیہ ہنسنے اور بات پر زوہبیہ ایک پل کو چونکی

کیا ایسے کیا دیکھ رہی ہو سچ ہی تو کہا خود سوچو کیا کبھی تم نے یا نوشہ دعا زوہان نے میرے منہ سے فیضان کہ

لیے کچھ ایسا سنا ہو کہ جس سے لگے میں انہیں پسند کرتی ہوں

نہیں ناں بلکہ الٹا یہ تم سب لوگ ہو جو مجھے فورس کرتے ہو کہ میں قبول کروں کہ مجھے وہ پسند ہیں ہلا کہ میں

نے تو کبھی سوچا ہی نہیں

اسکواسکی ہی باتوں میں اولجھائے وہ صاف مکری کہ زوبیہ کولگا جیسے وہ سچ کہہ رہی ہو کیونکہ وہ سب ہی اسے

تنگ کرتے تھے وہ تو ہر بار ان کے تنگ کرنے پر چڑ جاتی تھی

جو بھی ہے مہر و تم نا بھی کہو تب بھی میں جانتی ہوں کہ تم فیضان کو پسند کرتی ہو

او جھلنے کہ باوجود اسنے جیسے جھٹلانا چاہا

کم اون زوبی ایسا ویسا کچھ بھی نہیں ہے اور ویسے بھی اگر وہ مجھے پسند ہوتے نا تو یہ بات تم سب کو نہیں بلکہ مجھے

خود کو کہنی چاہیے تھی اس لیے اس بات کو زہن میں رکھ کر انکار کرنا بے وقوفی ہے کیونکہ مجھے وہ پسند نہیں

ہاں مانا کہ انکی فیملی کی وجہ سے مجھے ان سے تھوڑی بہت ہمدردی ہو گئی تھی مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ

مجھے ان سے محبت ہو گئی یا وہ مجھے پسند آگئے اس لیے پلیزیار بار بار یہ بات کرنا بند کر دو اور ویسے میں کسی بھی

ایسے شخص کو پسند نہیں کرنے والی جس کا انتخاب کوئی اور ہو

بڑی ہہ چالاکی کہ ساتھ اسکواپنی باتوں میں اولجھا کر سمجھاتے ہوئے اسنے دوبارہ انکار جس پر اس بار زوبیہ

چپ رہی

لیکن----

لیکن لوئین چھوڑ دو یا راب اور سوچنا ہے ناتواپنے فیوچر کا سوچو کیونکہ جسکی محبت میں تم مجھے آج مبتلا کرنا چاہ رہی ہونا انقریب اس سے تمہاری شادی ہو جائے گی اس لیے میری بجائے خود انکے بارے میں سوچو اسکی بات کو بیچ میں کاٹ اس بار وہ کچھ ہلکے پھلکے لہجے میں شرارت سے بولی جس پر زوبیہ ہلکا سا مسکرائی مگر بولی کچھ نہیں

اچھا اب اٹھو اور اپنے کمرے میں جاؤ مجھے بھی آرام کرنا ہے بہت دیر ہو گئی ہے جا کر سو جاؤ چلو اٹھو جان بوجھ کر ایک لمبی سی اوباسہ لیتے ہوئے اسنے اسے جانے کا کہا جو کچھ دیر اسکو دیکھنے کے بعد اٹھ گئی

جاتے ہوئے دروازہ بند کر دینا اور لائٹیں بھی

مزیر اسکو کہتی وہ کمبل سر تک اوڑھ کر لیٹ گئی جبکہ وہ پریشان سی لائٹز اور دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی جسکے جانے کے بعد وہ فوراً اپنا کمبل ہٹا کر گہرا سانس بھر کر بیٹھی

یہ سب کچھ اسکے لیے کافی شاکینگ اور حیران کن تھا بھلے ہی وہ زوبیہ کہ سامنے بہت لاپرواہ بن رہی تھی مگر اندر سے کہیں نا کہیں ایک کسک ضرور اٹھی تھی اپنی بجائے اسکا رشتہ آنے پر اسکے زہن میں وہ سبھی لمحات گردش کر رہے تھے جن میں جتنی بار اسکی اور فیضان کی ملاقات ہوئی

پہلی بار اسکا ہاد کی مہندی پر ٹکرنادوسری بار معافی مانگنا تیسری باریونی سے واپسی پر ملنا چھوتی باردعا کہ گھر ملنا اور پانچھوی بار نیونائیٹ نیونائیٹ کو یاد کراسکے زہن وہ لمحہ بھی گزر اجب وہ زوبیہ کہ ساتھ مسکرا کر پٹانے اور پھولجڑیاں جلارہا تھا تب اسکو تھوڑا عجیب تو لگا مگر انور کر گئی لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ آج ایسا کچھ ہو جائے گا بے شک اسکی اور فیضان کی آپس میں زیادہ بات چیت نہیں ہوئی اور نا ہی وہ آپس میں اتنا ملے تھے کہ دونوں میں انڈرسٹینڈنگ ہوتی مگر جو بھی تھا اسکا وہ نظریں جھکا کر معافی مانگنا اور شر مندہ انداز وہ بھلائے بھی مہرماہ کی یادوں سے بھول نہیں پاتا تھا اور یہی ایک وجہ تھی کہ وہ کہیں نا کہیں اسکو سوچنے لگی تھی مگر اپنی سوچ پر وہ اس بات کو فراموش کیسے کر دیتی کہ اس شخص کا انتخاب وہ نہیں اسکی بہن تھی

نائٹ فیر نوش میرے ہوتے ہوئے آپ کا یوں کہیں اور کھوئے رہنا اچھی بات تو نہیں

وہ دونوں فلحال کمرے میں جانے کی بجائے ٹیسریس پر موجود تھے جب اسکی سوچ کا تسلسل اپنی بجائے کہیں

نوٹ کرو وہ اونچی آواز میں شکوہ کرتے ہوئے بولا

ایسی کوئی بات نہیں

اسکے شکوے پر شر مندہ ہوئے وہ فوراً اسکی طرف دیکھ کر بولی جو اسکی فوراً وضاحت پر مسکرایا

اچھا اگر ایسی بات نہیں تو پھر آپ کیا سوچ رہی تھی

میں تو زوئی اور مہر و کہ بارے میں سوچ رہی تھی

اپنے بالوں کی لیٹ کو کان کہ پیچھے اڑتی وہ ان دونوں کہ ذکر پر کچھ پریشان ہوئی جبکہ وہ اسکی حسین ادا پر

مسکراتا خود بھی سنجیدہ ہوا

ہممم پریشان اور حیران تو میں بھی تھا مگر جب ارشان بھائی نے فیضان بھائی سے بات کی اور مجھے بتایا تو میں
چپ ہو گیا کیونکہ جو بھی اس سب میں ہم فیضان بھائی کی خوشی کو نظر انداز بھی تو نہیں کر سکتے چاہے وہ زو بیہ
کو پسند نہیں کرتے مگر خوش تو ہیں اور پہلی بار انہوں نے اپنے لیے کسی لڑکی کا انتخاب خود کیا ہے تو میرا نہیں
خیال کہ بے وجہ ہوگا

ارشان کی بتائی گئی بات پر وہ کچھ ریلکس ہوا جسکے بعد وہ صرف اپنے بھائی کی سائیڈ ہی لے رہا تھا جو کہ انوشہ کو

بھی ٹھیک لگی لیکن برا مہر ماہ کہ لیے بھی لگ رہا تھا

ہمم خیر جو بھی ہے اللہ بہتر کرے بس

وہ سرسری سا بولتی صرف اللہ سے بہتری کی دعا ہی کر سکی جس پر آمین زوہان نے بھی کہا

خیر یہ چھوڑیں اور میری بات سنیں کل شام کو تیار رہے گا ہم دونوں باہر ڈنر پر جائیں گے

بات بدلتے ہوئے اسنے اسے کل کا پلان بتایا جو باہر ڈنر کے نام پر منہ بنا گئی

اس کی کیا ضرورت ہے ہم سب کہ ساتھ ڈنر کر لیں گے

لیں اس میں ضرورت کا کیا لنک بس مجھے میری بیوی کہ ساتھ ڈنر کرنا ہے تو بس کرنا ہے اور ویسے بھی میں تو

سوچ رہا ہوں کیوں ناجب تک آپ کی چھوٹیاں ہیں تب تک ہم دونوں ہنی مون پر چلے جاتے ہیں

وہ جو ڈنر پر منہ بنا گئی تھی ہنی مون کہ ذکر پر حیران ہوئی

ہنی مون

جی ہنی مون آپ بتائیں آپ کو کونسی جگہ پسند ہے ہم وہی چلے گئے

اکساٹمینٹ میں اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ رہا ہے وہ اسے سے پوچھنے لگا جو یہ سوچنے لگی کہ اسے کونسی

جگہ پسند ہے مگر افسوس کہ بے حد سوچنے کہ باوجود کوئی جگہ نہ تھی میں نا آئی کیونکہ اسنے کبھی ایسا کچھ سوچنے

کی زہمت کی ہی نہیں تھی

مجھے تو نہیں پتہ آپ خود سوچ لیں

اسکے اس قدر مصومیت سے منہ لٹکا کر بولنے پر زوہان دل کھول کر ہنسا

اوو کتنی کیوٹ لگتی ہیں نوش آپ ایسے

اوو کو لمبا سا کھنچ اسنے یوں اسکی دونوں گالوں کو کھنچا جیسے وہ چھوٹی بچی ہو

زوہانسن

اچھا اچھا سوری چلیں کوئی نہیں میں خود سوچ لوں گا

آج وہ کافی دن بعد سر جری روم میں کھڑی کوئی سر جری کرنے والی تھی مگر اپنی طبیعت کی وجہ سے آج پہلی

بار اسکا دل خون کو دیکھ اور اسکی سمیل پر متلایا جس پر وہ ابکائی آنے پر سر جری کہ دوران منہ پر ہاتھ رکھ گئی

اریو اوکے ڈاکٹر

اسکے ساتھ کھڑی، سیلپرنے فکر مندی سے پوچھا جس پر وہ دو تین گہرے سانس لیکر خود کو نارمل کر کہ سرہاں

میں ہلا گئی اور بڑی مشکل کہ ساتھ سر جری مکمل کرنے لگی جسکو مکمل کر کہ وہ فوراً نرس کو سٹیچ لگانے کا

بول سرجری روم سے باہر نکل اور تقریباً بھاگتے ہوئے لیڈیز واش روم میں گئی جبکہ اسکویوں بھاگتے دیکھ
فارس جو راولڈ لگا رہا تھا خود بھی اسکے پیچھے باہر ہی کھڑا ہو کر انتظار کرنا لگا جو پانچ منٹ بعد چہرہ صاف کرتی
لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے باہر آئی

عروٹھیک ہو تم

کندھوں سے تھام کر اسکو سہارا دیتے ہوئے فارس نے پاس موجود چئیر پر بیٹھایا اور خود اسکے سامنے نیچھے
زمین پر گھٹنوں کہ بل بیٹھ کر فکر مندی سے پوچھنے لگا

ہاں پریشان نہیں ہو میں ٹھیک ہوں بس وہ بلیڈ کو دیکھ کر دل خراب ہو گیا تھا اور کچھ نہیں
ہاتھ کہ اشارے سے اسنے اسے بے فکر کرنا چاہا جو اسکی حالت کہ پیش نظر مسکرایا

ای تھینگ تمہیں کچھ ماہ تک سرجری نہیں کرنی چاہیے

اسکی بات پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی

دیکھتے ہیں خیر تم جاو میں ٹھیک ہوں اب

ارشپور

شیور

ہلکا سا مسکرا کر اسنے اسے یقین دیا یا جو مسکرا کر اٹھا اور اپنی ڈیوٹی مکمل کرنے چلا گیا جبکہ وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر سہمی کی بیک سے ٹیگا گئی

آج آفیس کی بجائے وہ اپنی کنسٹرکشن سائٹ پر موجود تھا اس بار اسے ایک پلازہ تیار کرنے کا پروجیکٹ ملا تھا جو تقریباً کافی حد تک مکمل بھی ہو گیا تھا اب اسکی صرف اوپری ایک منزل تیار ہونا باقی تھی جو دو تین ہفتوں میں مکمل ہو جاتی

کبھی وہ کھڑا پر جیکٹ کہ ڈیزائن کو دیکھتا مزدوروں کو انسٹرکشنز دے رہا تھا تو کبھی خود انکے ساتھ مل کر کام کرتا اسکے کپڑے اور حولیہ اس وقت بالکل مزدوروں کی طرح ہی بنا ہوا تھا سر پر سفیٹی ہلمیٹ کمنیوں تک فولڈ ہوئے کف لنکس شرٹ پیٹ کہ اندر ہونے کی بجائے باہر تھی جبکہ اوپری دو بٹن اس وقت بند تھے لیکن جب بھی وہ عارہ کو لینے جاتا تب جان بوجھ کر کھول دیتا تاکہ وہ اسکے قریب ہو کر بند کر سکے

نوید صاحب کافون آیا تھا صبح مجھے

وہ سبھی بیٹھے ایک ساتھ ڈنر کہ بعد چائے پی رہے تھے جبکہ زوہان اپنی بات کہ مطابق انوشہ کہ ساتھ باہر ڈنر

پر گیا ہوا تھا

کیا کہا انہوں نے

چائے کا سیپ بھرتے ہوئے سوال ہاد نے کیا

جبکہ انکی بات پر سبھی متوجہ ہوئے اور فیضان کی توساری حسین متوجہ ہوئی

انہوں نے فیضان کہ حق میں کیا ہے اور چونکہ وہ لوگ اگلے ماہ عمرہ پر جانے والے ہیں تو میں نے اور

نوید صاحب نے سوچا ہے کہ کیوں نا انکے جانے سے پہلے ہی شادی کی کوئی ڈیٹ فکس کر دی جائے اس لیے

اب تم سب بتاؤ کہ کونسی ڈیٹ فکس کی جائے

فیضان کی طرف اشارہ کر کہ انہوں نے ساری بات کہی اور پھر ان سبھی کی رائے مانگی جس پر فیضان نا محسوس

انداز میں مسکرایا جبکہ باقی سوچنے لگے کہ کیا ڈیٹ فکس کی جائے

کب کی فلائٹ ہے انکی

اب کی بار سوال ارشان نے پوچھا

میرے خیال میں 20 اپریل

اور آج 10 فروری ہے تو میرے خیال میں اپریل کہ شروع میں کوئی دن رکھ لیتے ہیں اس سے تھوڑا وقت

بھی مل جائے گا اور لیٹ بھی نہیں ہوگا

دامیر سلطان کہ جواب پر سوچتے ہوئے ارمان نے جواب دیا جو سبھی کو ٹھیک لگا

ہممم یہ بہتر رہے گا

ہاد نے بھی اسکی حامی بھری

چلو پھر ٹھیک ہے اپریل کی 765 کی ڈیٹ فکس کرتے ہیں تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں فیضان

نہیں اعتراض نہیں لیکن 5 کی جگہ 76 اور 8 کی ڈیٹ فکس کر دیں کیونکہ 5 کو میرا ٹرائل ہے

اپنے ٹرائل کا سوچتے ہوئے اس نے دن بڑھایا

چلو ٹھیک ہے پھر یہی ڈیٹ فکس کرتے ہیں میں نوید صاحب کو بھی فون کر کہ بتا دوں گا

جی ٹھیک ہے بابا

شادی کی بار وہ سبھی کر رہے تھے مگر شادی کہ ذکر پر خوشی کہ لڈونا ز کہ دل میں پھوٹ رہے تھے جسکا اثر اسکی مسکراہٹ سے سبھی باخوبی دیکھ پارہے تھے مگر ان سب میں اکتائی اور چپ چاپ سی صرف عائرہ بیٹھی تھی جسکی اکتاہٹ کوئی اور نا سہی مگر وہ باخوبی ابو کر رہا تھا

کمرے میں آکر وہ ناجانے کیا کرنے کی کوشش کر رہی تھی کبھی ڈرسنگ پر چیزیں غصے سے بکھرتی تو کبھی سہی کر کہ رکھتی یا کبھی اٹھ کر اسکی فائلز کو ٹیبل پر پٹختی تو کبھی الماری کھول کر غصے سے بند کر دیتی اسکی یہ ساری حرکتیں وہ کب سے بیٹھا خاموشی کہ ساتھ نوٹ کر رہا تھا مگر بولا کچھ نہیں کیونکہ فلحال اسے ایک ای میل سینڈ کرنا تھا اس لیے پہلے وہ ٹائپ کر کہ سینڈ کرنے لگا اور پانچ منٹ کہ بعد فری ہوا تو وہ اب بیڈ پر بیٹھی غصے سے منہ پھلا کر پاؤں جھلا رہی تھی

لیپ ٹاپ بند کر کہ ساید پر رکھ وہ اٹھا اور اسکے ساتھ ہی آکر خاموشی سے بیٹھ گیا مگر وہ اسکے ساتھ بیٹھنے پر غصے سے تھوڑا دور کھسکتی منہ پھلا گئی

اسکے کھسنے ہر وہ بھی کھسکا کہ وہ دوبارہ کھسکتی اسنے اسکی کوشش ناکام بنائی اور خاموشی سے اپنے گلے لگا کر اسکی

پیٹھ سہلانے لگا جس پر پہلے تو وہ غصے سے مزاحمت کرنے لگی مگر پھر جیسے جیسے وہ اسکی پیٹھ سہلا رہا تھا ویسے

ویسے مزاحمت دم توڑتی سکون میں بدلی

سیانے کہتے ہیں جب بیوی بلا وجہ غصہ دیکھائے اور آپ ناراض ہونے لگے تو سمجھ جائیں کہ وہ ادا اس ہے یا خفا

ہے

تو بتائیں ہاں سلطان کی آنکھوں کا نور کس بنا پر ادا اس اور خفا ہے

محبت سے بولتے ہوئے اسنے اسے اپنے سامنے کر کے بڑے ہی پیار سے پوچھا جبکہ اسکے پوچھنے کی دیر تھی کہ

اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے

آپ جانتے ہیں میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے

بچوں کی طرح منہ بنا کر آنسو بہائے وہ اسکا دل بے چین کر گئی تھی

آپ بتائیں گی نہیں تو مجھے معلوم کیسے ہوگا

ہاد میں سر جریز نہیں کر پار ہی آپ کو پتہ ہے میں ہو سپٹل جاتی ہوں تو میڈیسنز کی سمیل سے میرا دل خراب

ہونے لگتا ہے اور سر جری کہ دوران بلیڈ دیکھ کر بقائدہ مجھے و مٹینگ ہونے لگتی ہے

اس قدر مصومیت کہ ساتھ سو سو کرتی وہ اسکو اپنی آب بتی بتا رہی تھی کہ اسکے آنسوؤں سے بے چین ہونے

کہ باوجود اسے ہنسی آئی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا

تو آپ کچھ دن سر جریز مت کریں

اسکے آنسوؤں کو اٹکھوٹے سے صاف کرانے جیسے حل بتایا

واہ مطلب سر جن ہو کر میں سر جریز ہی ناکروں حد ہے

غصے سے اسکا ہاتھ جھٹک وہ دونوں بازو پیٹ پر باندھ کر بیٹھ گئی

یہاں دیکھیں

اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ اسنے اسے اپنی طرف دیکھنے کا کہا جو خفا ہوتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جن آنکھوں

کانور وہ تھی

یہ پہلی اور آخری بار ہے اسکے بعد میں آپکو دوبارہ اس پریشانی سے گزرنے کا موقع نہیں دوں گا

اسکی پیار سے کی گئی بات کا مطلب سمجھ اسکے تاثرات بدلے

میرا وہ مطلب نہیں تھا ہاد

دھڑکتے دل کہ ساتھ اسنے فوراً سے سمجھنا چاہا جو اسکی وضاحت پر ہلکا سا مسکرایا

میں جانتا ہوں نور ہاد لیکن اس کہ باوجود میں نہیں چاہتا کہ آپ کہ لیے دوبارہ مشکل ہو

میری زندگی میں آپ آہم تھی خدا نے مجھے آپ سے نوازا دیا اور آپ کہ بعد میرے لیے ہماری بیٹی اہم

ہے خدا نے چاہا تو بہت جلد وہ بھی ہمارے ساتھ ہو گئی جسکے بعد مجھے اور کسی ضرورت نہیں

اور اگر عرا نہیں ہوئی تو۔۔۔۔۔

تو میرے لیے آپ ہیں نا آپ سے زیادہ اہم اور کچھ نہیں

بڑے ہی محبت سے جواب دیتا وہ اسے بتا گیا تھا کہ وہ ارادہ کر چکا ہے مطلب اس کہ بعد اگر وہ چاہے گئی بھی تو

بھی وہ اسکی بات نہیں سنے گا

بڑی دیر سے وہ اسے یو نہی سینے سے لگائے سلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر آج وہ سونے کی بجائے ناجانے کیا سوچتی اسکی شرٹ کہ بیٹیز کہ ساتھ کھیل رہی تھی

مان

جی مان کی جان

اسکی میٹھی سی پکار پر وہ فوراً محبت سے لبریز لہجے میں جواب دیتے ہوئے بولا

ہم آپ کی بیوی ہیں نا

وہ ناجانے کیا سوچتی اس سے پوچھ رہی تھی جو اسکے سوال پر چونکا

جی۔۔۔۔

اور آپ ہم سے پیار بھی کرتے ہیں

اس کہ دوسرے سوال پر وہ مسکرایا دل چاہا کہ اسے بتائے کہ وہ اس سے صرف پیار نہیں بلکہ پیار محبت اور

عشق تینوں کرتا تھا

آپ کو کوئی شک ہے

اسکے بالوں میں پیار سے انگلیاں چلائے جواب کہ بجائے الٹا سوال کیا گیا

نہیں۔۔۔۔

مصومیت سے آنکھیں پٹپٹائے وہ فوراناں کر گئی

تو پھر کیوں پوچھ رہی ہیں یہ سب

وہ آپ نے کبھی ہمیں پرپوز نہیں کیا ناں اس لیے

اسکے مصومیت سے دے جواب پر وہ ٹھٹکا مطلب وہ چاہتی تھی وہ اسے پرپوز کرے اس کی یہ سوچ ضرور

ناول پڑھ کر ہی آئی ہو گئی اسے یقین تھا

لگتا ہے آپ کہ ناول میں ہیروئن کو پرپوز کیا ہے

اس بار بولتے ہوئے اسنے اسکا سرتیکے پر رکھا اور خود اسکے اوپر آیا جبکہ اسکے سہی تو کے پر اسکی آنکھیں یکدم

چمکی

آپ کو کیسے پتہ

اسکی پر جوشی پر اپنا اندازہ سہی ہر نے پر وہ سر جھٹک کر مسکرایا

یہ چھوڑیں آپ بتائیں آپ چاہتی ہیں میں آپ کو پوپوز کروں

اسکے پوچھنے پر وہ فوراً زور زور سے گردن ہاں میں ہلا گئی

اچھا تو بتادیں کہ مان اپنی ناز کو کیسے پوپوز کرے

ہم جیسے بولیں گئے آپ ہمیں ویسے ہی پوپوز کریں گئے

وہ بچوں کی طرح خوشی آنکھوں میں سموئے اسکی گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگی

بلکل جیسے مان کی ناز چاہے گئی مان بلکل ویسا ہی کرے گا

اچھا تو پھر ہم آپ کو سب بتاتے ہیں

ہم چاہتے ہیں سب سے پہلے آپ ہمارے لیے ایک پیاری سی جگہ بک کریں اور اسے بہت پیارا سا بلو نزا اور

گلاب کہ پھولوں کہ ساتھ ڈیکوریٹ کریں جب ہم چل کر وہاں جائیں تو زمین پر دور تک گلاب کہ پھولوں کا

راستہ بنا ہو ہمارے چاروں طرف خوبصورت لائٹنگ ہو اور اس سب میں آپ رومنٹیک ہیروز کی طرح

گھٹنوں کہ بل بیٹھ کر ہاتھ میں انگھوٹے پکڑے ہمیں پوپوز کریں

اپنی انگلی پر ایک ایک کر کے وہ اسکو سب بتا رہی تھی کہ وہ کیسے اسکو پوز کریں جبکہ وہ اسکو بالوں کو سہلاتا

محبت بھری نگاہوں سے سب سن رہا تھا

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن آپ کو نہیں لگتا کہ پوز شادی سے پہلے کیا جاتا ہے جبکہ آپ تو میری بیوی ہیں

اسکی بات پر وہ انگلی دانتوں میں دبائے سوچنے لگی

یہ تو ہم نے سوچا ہی نہیں

لیکن کوئی بات نہیں آپ ناگھٹنوں کہ بل بیٹھ کر ہمیں ڈانس کے لیے پوز کر لیجے گا ٹھیک ہے

منٹوں میں اپنی عقل کہ گھوڑے دوڑائے اسنے حل تلاشہ جس پر ارمان دکشی سے مسکرایا

اپ کو پتہ ہے مان آپ ہنستے ہوئے بہت پیارے لگتے ہیں

اپنا ہاتھ اسکی گال پر رکھ آج پہلی بار اسنے اسکی تعریف کی جو خاصہ حیران ہوا

مان کی مسکراہٹ کی وجہ آپ ہیں نا اس لیے یہ خوبصورت ہے

پیارے اسکو جواب دیتا وہ اسکے ہونٹوں پر جھکا جو دونوں ہاتھ اسکی گال پر رکھ آنکھیں بند کر کے اسکے لمس کو

محسوس کرنے لگی جسکو محسوس کرتے اب اسکے دل کو سکون پہنچتا تھا

اب وہ جب چاہے اسے کس کر لیتا تھا اور وہ اسکے اتنے سے لمس کی عادی بھی ہو چکی تھی اس لیے اب بے ہوش ہونے کہ بجائے اسے محسوس کرتی تھی

بڑوں کی رزامندی سے فیضان اور زوبیہ کی شادی کی ڈیٹ 76 اور 8 کی ہی فکس کی گئی تھی جس پر دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہوئی سلطان منشن کی یہ آخری شادی تھی اس لیے دامیر سلطان کی خاض ہدایات تھی کہ شادی میں کوئی بھی کمی نہیں رہنی چاہیے یہ شادی ایسی ہونی چاہیے کہ سب یاد رکھیں جس پر ہادنے انہیں بالکل بے فکر رہنے کا کہا کہ وہ سب دیکھ لے گا جبکہ اسکے برعکس بیگ ہاوس میں مہرماہ نے بقائدہ اعلان کر دیا تھا کہ وہ شادی کہ دو ہفتے پہلے ہی ڈھولکی رکھے گئی جس میں روازنہ سبھی شریک ہو گئے بھئی اسکی بہن پلس دوست کی شادی تھی وہ دھوم دھام سے اپنی ہر خوشی پوری کرنا چاہتی تھی جس پر سبھی نے ہاں کی کیونکہ شغل میلا تو سبھی کو پسند تھا اس لیے سبھی اس شادی کو لیکر کافی ایکسائٹڈ تھے

امی میرا ناشتہ لگا دیں

سندے کی وجہ سے وہ اپنی اچھی خاصی نیند پوری کر کہ دو بجے اٹھی تھی اور اٹھتے ہی ناشتہ کا شور ڈالا

اپنے اٹھنے کا وقت دیکھو مہر و دوپہر کہ دو بج رہے اور تم اب جاگ رہی ہو جب آدھی دنیا اپنے ادھے کام نیٹا
چکی ہے

اوہو امی دنیا والوں کا کام ہے کام کرنا نہیں کرنے دیں آپ بس جا کر میرے لیے ناشتہ بنادیں بہت بھوک
لگی ہے

اور ہاں یہ زوہی کہاں ہے نظر نہیں آرہی

انہیں ناشتہ بنانے کا بول وہ یہاں وہاں دیکھتی زوہیہ کو تلاش کرنے لگی مگر وہ ہوتی تو نظر آتی نا

فیضان کہ ساتھ شادی کی شوپینگ کرنے گئی ہے

اسکو جواب دیتی وہ اٹھ کر کیچن میں چلی گئی جبکہ وہ فیضان کہ ساتھ جانے کا سن حیران ہوئی کیونکہ اسے معلوم

نہیں تھا

لیکن وہ تو میرے ساتھ شاپینگ پر جانے والی تھی تو پر یہ اچانک فیضان کہ ساتھ کیوں

انکے پیچھے ہی بولتی ہوئی وہ کیچن میں ہی چلی آئی

تمہارے ساتھ بھی چلی جائے گی فیضان کہ ساتھ تو بس وہ بارات اور ولیمے کا جوڑا پسند کرنے لگی ہے فیضان چاہتا تھا کہ وہ اپنی پسند سے شوپینگ کر لے تاکہ بعد میں اسے کوئی مسئلہ نہ ہو

فریح سے انڈہ نکال کر پھنڈتے ہوئے بشر ابیگم نے اسے مزید بتایا جو سمجھتی ہوئی کندھے اچکا کر کیچن سے باہر دوبارہ لاؤنج میں بیٹھی اور ایل ای ڈی اون کر کے کوئی سونگ لگانے لگی مگر زہن کی تمام سوچیں ان دونوں کی طرف ہی گھوم رہی تھی کہ وہ دونوں کیا کر رہے ہوں گئے کیا نہیں

اس نے سختی سے انوشہ دعا زوہان اور زوبیہ چاروں کو سمجھا دیا تھا کہ وہ فیضان کو پسند نہیں کرتی اور ایسا کچھ بھی نہیں ہے اس لیے دوبارہ وہ سب اس بارے میں کوئی بات نہیں کریں گئے جس پر وہی سبھی بھی موقع کی نزاکت سمجھتے ہوئے خاموش ہو گئے کہ یہی بہتر ہے سب تو اسکے خاموش کروانے پر خاموش ہو گئے تھے مگر جیسے جیسے دن گزر رہا ہے تھے ویسے ویسے اسکا اپنا دل ضرور کھٹا ہو رہا تھا جس پر وہ ہر بار اپنی فیئلنگز کو غصے سے تھپک دیتی

یونی جانے کہ ساتھ ساتھ وہ روزانہ کوئی نا کوئی شوپینگ کرنے کے لیے زوبیہ کو مارکیٹ لے جاتی اور ڈھیروں شوپینگ کرتی تھی جس کے بعد کافی ساری شوپینگ مکمل ہو گئی تھی اب بس اسکا شادی کا جوڑا لینا باقی تھا جو آج فیضان اسے اپنے ساتھ لے جا کر دیلا دینے والا تھا تو اس بات کی ٹنشن ختم ہوئی

وہ بیٹھا اپنی پیپر کی تیاری کر رہا تھا جبکہ انوشہ اسکے پاس بیٹھی نا جانے کن سوچوں میں اوجھیں ہوئی تھی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ جب سے وہ شوپینگ سے واپس آئی ہے تب سے کچھ چپ چپ سی ہے

زوہان کہ چونکہ فائنل اگزامز ہو رہے تھے جسکی وجہ سے وہ پچھلے چند دنوں سے اپنی سٹڈی پر کافی زیادہ فوکس کر رہا تھا یہی وجہ تھی کہ آج دعا اور ناز کہ ساتھ شوپینگ کرنے وہ اکیلی گئی تھی شادی میں چند دن باقی تھے تو زوہان نے بھی اجازت دے دی مگر اب اسکی یہی چپی اسے کھل رہی تھی جسکی وجہ سے وہ اپنی پڑھائی بھی نہیں کر پار رہا تھا

سب ٹھیک ہے نوش؟؟؟

اپنی بوک سائیڈ پر رکھ آخر کار وہ پوچھ ہی بیٹھا جو اسکے پوچھنے پر عجیب نگاہوں سے اسکی طرف دیکھنے لگی مجھے کچھ پوچھنا ہے آپ سے

اپنی انگلیوں کو مڑورتی وہ کشمکش کا شکار ہوئی

جی پوچھیں سن رہا ہوں میں

کر سی سے اٹھ کر اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھے وہ پوری طرح متوجہ ہوا

کتنے پیسوں کہ عوس آپ نے میری آزادی خریدی ہے

اسکا لہجہ اور آنکھیں بالکل بے لچک تھی جبکہ وہ اسکی بات پر چونکا

آپ سے کس نے کہا ہے یہ

جواب کہ بجائے لٹے سوال پر اسکا شک یقین میں بدلہ جس پر ایک ٹھیس تھی جو اسکے دل میں اٹھی

آج شوپینگ کہ دوران مال میں مجھے ماملی تھی

اتنا بول وہ چپ ہوئی جبکہ اسکی اتنی بات پر ہی وہ پوری بات سمجھ گیا تھا

انہوں نے کچھ کہا

سنجیدہ تاثرات کہ ساتھ پوچھا گیا

انکا لہجہ یہ بتانے کہ لیے کافی تھا کہ انہوں نے میری قیمت وصول لی اور آپ نے مجھے خرید کر اپنا غلام بنالیا

اسکی بات زوہان کہ دل پر لگی تھی

آپ میری غلام نہیں میری بیوی ہیں نوش

اپنے لہجے میں سختی لائے اسنے جیسے اسے اسکا مقام بتانا چاہا مگر اسکے ہونٹوں پر بیوی لفظ پر آج کئی دن بعد پھر

تلخ مسکراہٹ ابھری

بیوی تو ہوں لیکن

بیوی سے پہلے آپ کی زر خرید غلام بھی ہوں

آنکھوں میں آج پھر وہی عزیت سموئے وہ اس قدر تلخ لہجے میں بولی کہ زوہان کو لگا کسی نے اسکے دل پر چابک

مارا ہو

اسی وجہ سے تو وہ اس سے چھپا رہا تھا کیونکہ جانتا تھا اگر اسے معلوم ہو گیا تو کبھی بھی وہ خود کو بیوی کا درجہ نہیں

بلکہ ہمیشہ خود کو اسکی زر خرید غلام ہی سمجھی گئی

جس دن آپ نے مجھ سے نکاح کیا مجھے اپنی بیوی ہونے کا مقام دیا اس دن اسی لمحے سے میں نے خود کو آپ

کہ لیے وقف کر دیا زوہان میں خدا کی شکر گزار تھی کہ میری چاہت رکھنے والا شخص میرا محرم ہے

میں آپ سے کوئی شیکایت کوئی شکوہ نہیں کر رہی زوہان لیکن یہ بات کہ آپ کہ نکاح میں آنے سے پہلے

میں آپ کی غلام بن گی تھی یہ بات میرے لیے بہت عزیت ناک ہے

میں تو خوشفہمیوں میں مبتلا تھی کہ میں آپکی بیوی ہوں لیکن آپکی بیوی بننے سے پہلے میں آپکی غلام بن گئی تھی
یہ سوچ مجھے تکلیف دے رہی ہے

میری بات سنیں نوش یہ پہلی اور آخری بار میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ یہ جو کچھ بھی آپ اپنے دماغ میں
اول فول سوچ کر خود کو عزیت دے رہی ہیں اسے سوچنا بند کریں کیونکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے
بھلے ہی میں نے آپکی ماما کو انکی منہ مانگی قیمت ادا کی ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ خود کو میری غلام
سمجھنا شروع کر دیں یا کچھ بھی اور

اسکے لفظوں سے اسکی تکلیف کا اندازہ باخوبی لگائے وہ انتہائی سخت لہجے میں اپنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے
ہوئے بولاتا کہ وہ یہ سب فضول سوچیں سوچنا بند کر دے

آپ میری زر خرید غلام نہیں بلکہ میری بیوی ہیں زوہان سلطان کی شریک حیات
اور رہی بات پہلے کی تو سن لیں نکاح سے پہلے آپ میری محبت تھی اور نکاح کہ بعد میری بیوی یہ غلام لفظ
میری سوچ میں نا تو پہلے تھا نا ہی بعد میں اس لیے اسے دوبارہ اپنے لیے استعمال کرنے کی کوشش تو دور
سوچیے گا بھی مت سمجھ گئی

صاف لفظوں میں اسے اسکا مقام بتائے اسنے سختی سے وراں بھی کیا جس پر وہ آنسو بہاتی سر جھکا گئی

اس طرح آنسو بہا کر میری محبت کو بے مول تو مت کریں

اسکے آنسوں سے بے چین ہوئے وہ اس بار اسکے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے بے بسی سے بولا

اگر یہ سب سوچ کر آپ اس طرح روئیں گئی تو خدا کی قسم مجھے لگے گا کہ شاید میری محبت میں کوئی کمی باقی رہ

گئی ہے جو آپ یہ سب سوچ رہی ہیں

ایسی بات نہیں ہے زوہان

آپ نے تو انوشہ کو بے مول ہونے سے بچایا ہے آپ نے مجھے عزت دی بیوی کا مقام دیا محبت دی ہے بس

میرے لیے یہ سوچ تکلیف دہ تھی اور کچھ نہیں

اسکی بے بسی پر وہ فوراً اپنے آنسو پوچھتی ہوئی انکار کر گئی کہ ویسا کچھ نہیں

اگر ایسی بات ہے تو اس بات کو بھول جائیں یاد رکھنا ہے تو صرف اس بات کو یاد رکھیں کہ زوہان سلطان آپ

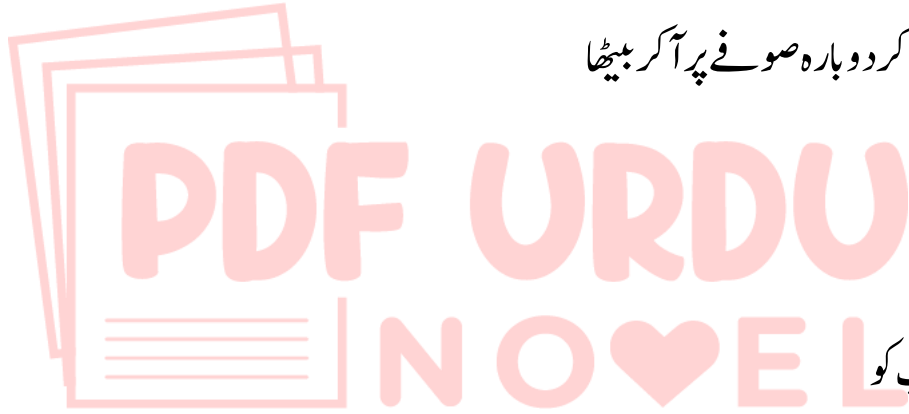
کو بہت چاہتا ہے زوہان سلطان کی خوشی کی وجہ ہیں آپ اسکی زندگی میں جگمگاتے جگنو کی مانند ہیں آپ

اسکے کانوں میں اپنی محبت کا رس گھولتا وہ اسکی تنگی اور عزیت پر جیسے مرہم رکھ گیا وہ دل جان سے اسکی مشکور ہوئی اسکے سینے پر سر رکھ گئی جو اسکے پر سکون ہونے پر خود بھی سکون کا سانس لینے لگا ورنہ اسکی ان باتوں پر ہر بار اسکی سانسیں آٹک جاتی تھی

شادی میں دن تھوڑے رہ جانے پر مہر ماہ نے کتنے دن پہلے ہی ڈھولکی رکھوالی تھی جس پر سبھی اسکی تلقین پر دو تین گھنٹے شغل میلا لگا کر واپس آجاتے تھے اور آج بھی انوشہ ناز دعائینوں زوہان کہ ساتھ انکی طرف گئی تھی جبکہ ارشان کام کی خاطر آفیس ارمان اور فیضان اپنی لافارم میں دامیر سلطان آفیس میں گھر بلکل خالی تھا جب تھوڑی دیر گزرنے کہ بعد ہی وہ پول سائیڈ کہ دروازے کہ ذریعے اپنے کمرے میں آیا اور اپنا کورٹ اتار کر پڑے صوفے پر پھیٹکا اور تقریباً گرنے کہ انداز میں صوفے پر بیٹھتا سر پیچھے کی طرف گیرائے گہرے گہرے سانس بھرنے لگا

وہ سانس ایسے بھر رہا تھا جیسے ناجانے کتنے میلوں دور سے دوڑ کر آیا ہو جبکہ حولیہ بلکل ایسا تھا جیسے کسی سے بہت لڑائی ہوئی ہو

ماتھے پر بکھرے بال چہرے پر جگہ جگہ لگی مٹی شرٹ کہ اوپری بیٹنز اور کف لنکس کھولے ہوئے تھے
 چہرے پر اس قدر سختی اور آنکھوں میں سرخی تھی کہ کوئی بھی اس وقت اسکو کو دیکھ گھبر اضرور جاتا
 پانچ چھ منٹ خود کو کئی حد تک ریلکس کیے وہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا اور شرٹ کہ باقی بیٹنز بھی کھول کر
 شرٹ اتارنی چاہی جب کندھے پر لگی چوٹ پر درد اٹھنے پر اسکے چہرے پر تکلیف کہ تاثرات ابھرے
 درد کی شدت سے آنکھوں کو بند کر اسنے شرٹ اتار کر نیچے پھٹکی اور اٹھ کر ڈر سینگ کہ ڈار میں سے فرسٹ
 ایڈ بکس نکال کر دوبارہ صوفے پر آکر بیٹھا



ہا

ہا دیہ کیا ہوا آپ کو

آپ ٹھیک آپ کو چوٹ

یہ کیسے ہوا

وہ جو یہ سمجھ کر گھر آیا تھا کہ کوئی موجود نہیں ہوگا اسکو واشروم میں سے نکلتا دیکھ چوٹ کا جبکہ وہ پہلے اسکو اور پھر
 اسکے بازو پر لگی چوٹ کو دیکھ تڑپتے ہوئے اسکے پاس آئی جہاں سے خون بہت تیزی سے نکل رہا تھا

آپ گئی کیوں نہیں

اپنے زخم کو چھونے سے پہلے ہی اسنے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے قریب آنے سے روکا

آپ اتنا خون نکل۔۔۔

عارہ میں کچھ پوچھ رہا ہوں

اسکی بات کو سنیں بغیر وہ اسکی چوٹ اور بھل بھل بہتے خون پر پریشان ہوئے پوچھ رہی تھی جب وہ یکدم اسکے

بازو پر دباؤ ڈالتے ہوئے سختی سے بولا

ہاں۔۔۔

آپ سب کہ ساتھ کیوں نہیں گئی

میں تھک گئی تھی اس لیے لیکن آپ مجھے یہ بتائیں یہ کیا ہوا آپ کو یہ چوٹ کیسے لگی اور اتنا خون نکل رہا ہے

آپکا

اسکی بات کا جواب دیتی وہ دوبارہ اسکی چوٹ کو دیکھتی فکر مندی سے پوچھنے لگی جس پر اسنے گہرا سانس لیکر

اسکا بازو چھوڑا کہ وہ فوراً اسکے قریب ہو کر زخم کو اپنی انگلیوں ٹٹولنے لگی

ہاد بتائیں کچھ

پریشان نہیں ہوں بس کنسٹرکشن سائٹ پر کام کرتے وقت نوکیلا سٹریلگ گیا تھا اور کچھ نہیں

آپکا دیہان کہاں تھا اتنی گہری چوٹ لگی ہے آپ

آپ پہلے بیٹھیں مجھے بند پیج کرنے دیں اپنی

اسکی چوٹ اور درد کا سوچ بدحواس ہوئے اسے کچھ سمجھ ہی نا آئی کہ کیا کہے اس لیے جلدی بازی میں اسے

بیٹھا کر بند پیج کرنے لگی کیونکہ آلریڈی بہت زیادہ بلیڈنگ ہو رہی تھی

زخم کافی گہرا ہے سٹیچز لگانے پڑے گئے آپ کو درد ہوگا

آنکھوں میں فکر اور انداز میں صاف پریشانی لیے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی جو درد کہ باوجود

مسکرایا اور آنکھوں سے ہی ہاں کہی کہ تیار ہے

اسکی ہاں پر وہ جلدی سے واشروم گئی اور وہاں سے دوسرا فرسٹ ایڈ بوکس لایا جس میں ضرورت کہ ہر شہ

موجود تھی سٹیچز لگانے کہ لیے اسنے جیسے ہی ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تو آج پہلی بار اسکے ہاتھ کپکپکائے جبکہ

آنکھوں میں اسکے درد کا سوچ ڈراتا

یہ سامنے موجود شخص کی مہربانی تھی یا کچھ مگر جو بھی تھا اسکے لیے ایسا کچھ کرنا اسکے دل کو حوالہ ہا تھا

ریکس کچھ نہیں ہوگا

اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اور گھبراہٹ کی وجہ وہ بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا اسی لیے اسکا ہاتھ پکڑ کر جیسے

حوصلہ دیا جو گہرا سانس لیکر انہی کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اسکے زخم پر سٹچیز لگانے لگی

اسکے زخم پر تقریباً پانچ سٹچیز لگے تھے جن کو لگاتے ہوئے وہ شدید گھبراہٹ اور ڈر کا شکار ہو رہی تھی

اللہ اللہ کر کہ اسنے سٹچیز لگائے اور زخم صاف کر کہ پٹی کی

آپ کو خیال رکھنا چاہے ہا دیسی کیا لاپرواہی اتنی گہری چوٹ ہے جیسے کسی نے جان بوجھ کر مارا ہو جانتے بھی

ہیں اتنی بلیڈینگ ہو جانا آپ کے لیے کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے آپ کو کمزوری ہو سکتی تھی

یا کچھ

بندیچ مکمل کرنے کے بعد وہ یکدم غصے سے اسکی لاپرواہی پر بولنے پر آئی تو اپنے دل کی ساری بھرا س نکالنے

لگی جس پر وہ پہلے تو چپ چاپ اسکی ڈانٹ سنتا گیا لیکن جب ڈانٹ کا دورانیہ طویل ہوا تو اسکی چلتی زبان کو

بریک لگانے کہ خاطر جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچ کر اسکے ہونٹوں پر اپنے لبوں کا کفل لگایا جس پر پہلے تو

وہ اچانک آفت پر حیران ہوئی مگر پھر اسکی بھرتی شدت پر آنکھیں بند کر گئی

میں ٹھیک ہوں پریشان مت ہوں

اسکی سانسوں کو رہائی بخش وہ اسکے ماتھے سے ماتھاٹکائے ایک جذب میں بولا کہ وہ چند لمحے تو کچھ بول ہی ناپائی

بس غصے سے کبھی اسکو تو کبھی اسکے زخم کو گھورتی رہی



اچھا یہ چھوڑو کوئی اور سو گنگ بتاؤ

آئی مہندی کی یہ رات

یہ والا بولتے ہیں

ہاں یہی ٹھیک ہے

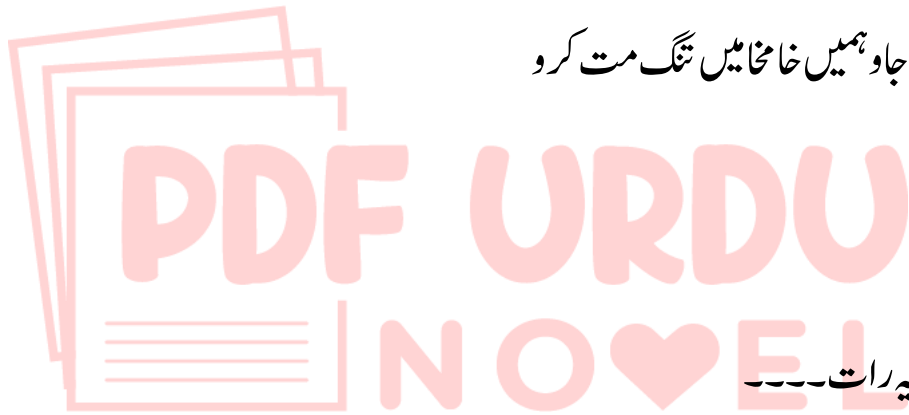
آئی۔۔۔

ایک منٹ یہ ڈھولکی بجاتے ہوئے اچانک مہندی کہاں سے بیچ میں آگئی ڈھولکی پر مہندی والا سونگ کون گاتا ہے

وہ سبھی ڈھولکی کو بجانا کم پیٹ زیادہ رہی تھی جبکہ انکی بے سوری آوازیں اور گانے سن سن کر اس بیچارے کے کان پک چکے تھے جب انکے اگلا گانا بولنے سے پہلے ہی زوہان ٹوکتے ہوئے بولا

ہم گاتے ہیں اور ویسے بھی ڈھولکی ہے تو کیا ہوا ڈھولکیوں پر ایسے سونگز ہی گائے جاتے ہیں اگر تمہیں سننا ہے تو سنو ورنہ جاؤ ہمیں خانہ میں تنگ مت کرو

چلو بولو



آئی مہندی کی یہ رات۔۔۔۔

اسکے ٹوکنے پر کڑا سا جواب دیے مہرماہ نے صاف لفظوں میں اسے چپ رہنے کا کہا جس پر وہ بیچارہ اپنی بے عزتی اور انکی بے سوری آوازوں پر کڑوا سا منہ بنا کر بیٹھ گیا اسکے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا کیونکہ ہاد کا سخت آڈر تھا کہ ان سبھی کو وہ خود اپنے ساتھ لیکر بھی جائے گا اور واپس بھی لائے گا جس پر مجبور ہوئے وہ اتنی دیر سے ان سبھی کے ساتھ بیٹھ کر بور ہوتا رہتا جبکہ اس مجبوری کی سب سے بڑی وجہ اسکی اپنی بیوی تھی کیونکہ وہ خود بھی اسے اکیلا چھوڑ کر واپس نہیں جانا چاہتا تھا اس لیے بس انکی بے سوری آوازوں کو

صرف اسکی وجہ سے انور کردیتا جو خود بس مسکرا کرتا لی ہی بجاتی تھی پر مجال تھی کہ خود بھی کوئی سونگ گنگنا
کرا سکی بوریت دور کر دیتی

کہاں جا رہی ہیں

آپ کو اس سے کیا

یہ تو غلط بات ہے نور ہادیہاں آپ کے شوہر کو اتنی چوٹ لگی ہے اور اسکی خاطر داری کرنے کی بجائے آپ
غصے سے اٹھ کر جا رہی ہیں

ابھی وہ بول کر اسکے پاس سے اٹھتی کہ وہ فوراً اسکا ہاتھ پکرتے ہوئے افسودگی سے بولا

بلکل چوٹ لگی ہے آپ کو لیکن اس کہ باوجود آپ اپنی چھچھوری حرکتوں سے باز نہیں آتے

خفا انداز جواب دیتے اسکا اشارہ ابھی کی گئی اسکی حرکت پر تھا مگر وہ تو اپنی محبت جاتنے کو چھچھورا کہنے پر جیسے

شاک ہوا

چھچھوری----

آپ میری محبت کو چھچھوری بول رہی ہیں

اپنی آئیبروزا چکا خرا سنے جیسے تصدیق چاہی

آپکی محبت کو نہیں آپ کی حرکتوں کو چھچھورا بول رہی ہوں

آنکھوں میں آنکھیں ڈال اسنے بھی فوراً وضاحت دی

ایسی تو کوئی حرکت نہیں کی میں نے جو آپ کو چھچھوری لگے بیوی ہیں آپ میری میں جب چاہوں جیسے

چاہوں ویسے آپ کو اپنے قریب کر سکتا ہوں چھو سکتا ہوں کس کر سکتا ہوں اور۔۔۔۔۔

شش

بس چپ ہو جائیں کیا ہو گیا ہے آپ کو

اسکی وضاحت پر تو جیسے وہ جوش میں ہی آگیا تھا اور اسی جوش میں کچھ اور کہتا کہ اسنے فوراً اسکے منہ پر ہاتھ رکھ

کر خاموش کروا داور نہ کوئی شک نہیں تھا وہ کچھ بھی بول جاتا

کیا ہو گیا ہے سے کیا مطلب آپ میری محبت اور حرکت کو چھچھور ابول رہی ہیں اور چاہتی ہیں بدلے میں

میں کچھ بولوں بھی نا

غصے سے اسکا ہاتھ منہ سے ہٹائے وہ زہرہ سختی سے پوچھنے لگا جس پر وہ اسکے غصے پر ہر بڑائی

ایسا کچھ نہیں میں تو بس آپ کی چوٹ کی وجہ سے کہہ رہی تھی کہ

چوٹ لگی ہے تو کیا ہوا میں آپ کو کہ قریب نہیں آسکتا

آسکتے ہیں میں نے کب کہا آپ نے نہیں آسک۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کس کریں مجھے

ہڑ بڑی میں وہ جو اسکے غصے کو کم کرنے کی خاطر بول رہی تھی زبان کو بریک اسکی فرمائش پر لگی

جی۔۔۔

جی کس می ناو

انتہائی سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے اسنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر اپنی بات دوبارہ دہرائی مگر وہ اسے

یوں آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے ناجانے اسنے کونسی دنیا کی انوکھی اور ناہونے والی فرمائش ظاہر کر دی

ہو

کیا سوچ رہی ہیں کس کریں

اپنا داینا ہاتھ ہوا میں لہرائے وہ دوبارہ بولا

ہا دیں کیسے

جھجک کہ مارے اپنے ہاتھوں کو آپس میں مسلتی وہ گھبراہٹ زدہ آواز میں منمنائی

جیسے میں نے کی بلکل ویسے ہی

اسکی جھجک سے محفوظ ہوئے وہ جان بوجھ کر شرارت پر اترا

آہ-ہ-ہ

عائزہ

کیا ہوا ٹھیک ہیں آپ

جھجک اور شرم سے دہری ہوتی وہ انگلیاں چٹختارتے ہوئے سوچنے لگی کہ کیا کرے جب زہن میں اچانک

خیال آیا جس پر فوراً عمل کرتی وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر جان بوجھ کر کہانی کہ پروہ فوراً اپنی شرارت

بھلائے فکر مندی سے اسکے قریب ہو کر پوچھنے لگا

یہاں بیٹھیں آپ میں ابھی ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں

ن۔ نہیں ہا داسکی ضرورت نہیں پریشان نہیں ہوں ایسی کنڈیشن میں یہ سب نارمل ہے آپ فکر نہیں کریں

اس سے پہلے کہ ارشان سچ میں ڈاکٹر کو کال کرتا وہ جلدی سے روکتے ہوئے بولی جو پریشان سا اسکے پیٹ پر

ہاتھ رکھ کر اسکے چہرے کو دیکھنے لگا

نوٹ فرما ماما کو اس طرح سے تنگ مت کریں ورنہ بابا آپ کو بہت سخت سزا دیں گئے

اسکے پیٹ کو پیار سے سہلائے وہ یوں سختی سے اپنی بیٹی کو وارن کر رہا تھا جیسے وہ سن رہی ہو اور اپنے باب کی

وارنگی پر فور عمل کرے گئی

اپنی عرہا کو اتنی سختی سے ڈانٹیں گئے آپ

اپنے ہونٹوں پر امڈنے والی ہنسی کو دبائے وہ اسکے عرہا پر غصہ ہونے پر پوچھے بغیر نارہ سکی

آپ کو زہرہ سی بھی تکلیف پہنچانے والے کہ ساتھ میں یونہی بات کروں گا پھر چاہے وہ میری اپنی اولاد ہی

کیوں نا ہو

میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ اسکی وجہ سے آپ کو تکلیف ہو

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ اس قدر جنویت سے بولا کہ عارہ اسکی اپنے لیے دیوانگی پر جیسے مغرور ہوئی

آپ جانتے ہیں ہا ایک عورت کہ لیے سب سے خوبصورت لمحہ وہ ہوتا ہے جب وہ اپنے من چاہے شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے دیوانگی دیکھتی ہے

اسکی دیوانگی پر مغرور ہوئی وہ بے حد محبت سے اسکے چہرے ہر ہاتھ رکھ کر بولی

اور جانتے ہیں آپ کی ہر ادا میں روازنہ اپنے لیے یہ دیوانگی دیکھنا مجھے مغرور بنا رہا ہے مجھے لگ رہا ہے جیسے میں دنیا کی سب سے خوب نصیب عورت ہوں جسے آپ ملیں جسکے ہر انداز میں محبت نہیں دیوانگی جھلکتی ہے

اگر میری دیوانگی آپکو مغرور بنا رہی ہے تو بدلے میں آپ بھی تو اپنی بے انتہا محبت اور عزت سے اس سلطان زادے کو مغرور کر رہی ہیں

میری خوش نصیبی آپ ہیں اور آپکی خوش نصیبی میں

اس لیے میں رہوں یا نار ہوں یہ بات ہمیشہ یاد رکھیے گا کہ یہ سلطان زدہ آپ سے بے انتہا عشق کرتا ہے

آپ کا عشق ہا سلطان کی مکمل زندگی کی وہ حسین داستان ہے نور ہا جوازل سے ابد تک ہمیشہ قائم رہے گئی

لہجے میں جھلکتی اسکے لیے بے انتہا محبت لیے وہ اس قدر والہانہ نگاہوں کہ ساتھ اسکے نقش نقش کو نہارتے

ہوئے بولا کہ عاثرہ اسکی باتوں کہ سحر میں بری طرح جکڑی مگر جو بات دل کو دہلانے کا سبب بنی وہ تھی اسکا

رہنا یا نارہنا کہنا اب وہ کہاں اسکے بغیر اپنی زندگی تصور کر سکتی تھی وہ بھی تب جب خدا ان دونوں کی زندگی کو
اپنی نعمت سے مکمل کرنے والا تھا

وہ کھڑی ٹیریس سے گھر میں ہوتی سبھی تیاریوں کو دیکھ رہی تھی جنکو دیکھتے ہوئے دل میں کہیں دور ایک
اداسی سی جھلک رہی تھی آنکھوں میں ایک نامحسوس سی ویرانی تھی جیسے یہ سب کچھ دیکھنا اسکے لیے مشکل ہو
لیکن اس مشکل کہ باوجود وہ خاموشی سے کھڑی سب تیاریاں ہوتے دیکھ رہی تھی
وہ بالکل نہیں چاہتی تھی کہ اپنی اس بے جاسی اداسی کی وجہ سے زوبیہ کی خوشیوں میں کوئی روکاؤٹ آئے اس
لیے اپنے دل کی بدلتی حالت کو نظر انداز کر اسکی ہر خوشی میں پیش پیش تھی بلکہ کوئی کچھ غلط ناسوچے اس
لیے اسنے شادی سے کئی دن پہلے ہی ڈھولکی رکھوائی تھی کہ سب کو لگے کہ اسے بالکل فرق نہیں پڑتا

مہرو

مہرو کہاں ہو

اپنی انہی سوچیں میں او بھئی وہ سب دیکھ رہی تھی کہ تبھی کمرے کہ اندر سے اسے زوبیہ کی آواز آئی جس پر وہ جلدی سے اپنے تاثرات ٹھیک کر کہ مسکراتی ہوئی کمرے کہ اندرائی جہاں وہ اسکو پکارتی موبائل پر کچھ دیکھ رہی تھی

کیا ہوا اتنا شور کیوں کر رہی ہو

ہونا کیا میں کب سے مہندی کہ ڈیزائنز دیکھ رہی ہوں لیکن مجھے کوئی پسند ہی نہیں آرہا کہ میں کونسی مہندی لگوں اس لیے یار تم ہی دیکھ کر مجھے کوئی آئیڈیو

اپنے موبائل کی سکرین اس کے سامنے کروہ بیچارگی سے منہ بناتے ہوئے بولی جس پر مہرماہ ہلکا سا مسکرائی اور اسکا موبائل اوف کر کہ اسنے بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور کچھ تلاشنے لگی

لو یہ والی مہندی لگو الو سمپل بھی ہے اور پیاری بھی

مہندی کا وہ ڈیزائن جو شاید اسنے اپنے لیے سیو کر کہ رکھا ہوا تھا اسکو دیکھائے اسنے اسکی پریشانی دور کی جو موبائل پکر کر ڈیزائن زوم کر کہ دیکھنے لگی

واہ مہرویہ تو بہت پیارا ہے

اور مجھے دیکھو پچھلے چار گھنٹوں سے میں خامنیاں اپنا سر کھپا رہی تھی کی کونسا ڈیزائن بنواؤں

چلو پسند آ یا نا اب یہی لگو لینا

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسکو جواب دیتی وہ جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی جس پر زوبیہ ڈیزائن اپنے نمبر پر سینڈ کر کہ اسکے

ساتھ ہی آ کر بیٹھ گئی

ویسے مہر و مجھے نا بلکل یقین نہیں آ رہا کہ میری شادی ہو رہی ہے ایسا لگ رہا جیسے یہ سب مزاق ہو بلکل ویسے

ہی جیسے ہم چھوٹے ہوتے وقت کیا کرتے تھے

اپنے بچپن کی یادوں کو یاد کر کہ وہ کچھ رنجیدہ ہوئی جبکہ

اسکی بات پر مہر ماہ بھی کچھ رنجیدہ ہوئی کیونکی یقین تو اسے بھی نہیں آ رہا تھا کہ اسکی بہن اب اس گھر میں

صرف چند دنوں کی مہمان ہے

ہاں یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا لیکن دیکھو حقیقت یہی ہے دو دن بعد تم اس گھر سے رخصت ہو کر ایک نئے

گھر میں چلی جاؤ گئی جہاں تمہارے کئی رشتے بن جائیں گئے اور تم بھی انہی رشتوں کو نبھاتی مصروف ہو جاؤ

گئی

لیکن جو بھی ہوزو بی تم اتنا مصروف مت ہونا کہ مجھے اور امی بابا کو بھول جاؤ

بے فکر رہو میں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے والی اور ویسے بھی میں کوئی اتنی دور تھوڑی جارہی یوں یہی کچھ دور
فاصلے پر ہی تو میرا گھر ہو گا جب دل چاہا منہ اٹھا کر یہاں آ جاؤں گئی کہ تمہیں اور امی بابا کو لگے گا ہی نہیں کہ
میری شادی بھی ہوئی ہے

اسکی بات پر پہلے دھکی اور پھر ہنستے ہوئے اسنے جیسے ماحول کو یکدم افسودہ سے ہلکا پھلا بنانا چاہا جس پر مہر ماہ اسکی
بات پر ہنسنے لگی

شادی کی تیاریوں میں دن پر لگا کر اڑے اور دن آ ہی گیا جسکے لیے وہ سبھی ایک ماہ سے تیاریاں مکمل کر رہے
تھے آج فیضان اور زوبیہ کی مہندی تھی جو کہ سب کی رزامندی سے سلطان منشن میں ہی رکھی گئی کیونکہ
مایوں اور اوپٹن کی رسم وہ سب لوگ کل رات جا کر بیک ہاوس کر چکے تھے اس لیے مہندی کا فنکشن سلطان
منشن میں کمبائن رکھا گیا

سلطان منشن کو پہلے کی نسبت اس بار اور بھی زیادہ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا باہر سے دیکھنے میں پورا منشن
لائٹوں سے سجاسی محل سے کم نہیں لگ رہا تھا جبکہ اندر داخل ہوتے داینی طرف موجود پورے لان کو بھی

اسی طرح خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا اوپر لائٹوں کا جال بنا کر چھت بنائی گئی تھی جسکے نیچھے مہمانوں کہ بیٹھنے کے لیے صوفوں اور درمیان میں ٹیبل کا انتظار کیا گیا تھا سامنے ایک بڑا سا سیٹج بنایا گیا تھا جس پر ایک ٹوسٹر سائز اور دو دائیں باتیں سنگل صوفے پڑے ہوئے تھے اور انکے سامنے ایک بڑا سا ٹیبل رکھا گیا تھا تاکہ اس پر مہندی کی تمام چیزیں رکھی جاسکیں جبکہ سیٹج کے پیچھے پھولوں اور لائٹوں کی بہت خوبصورت سی دیوار بنائی گئی تھی جو سیٹج کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی

لائٹوں اور پھولوں کے ساتھ جس طرح باہر اور لان کو سجایا گیا تھا بالکل ویسے ہی اندر لاونج ڈرائینگ روم سیڑھیاں اور ایسی بہت سے جگہاں تھی جنکی بالکل اسی طرح ڈیکوریٹ کیا گیا تھا

ڈیکوریشن کا سارا کام جہان ہاد بزاتے خود ڈیکوریشن والوں کو انسٹرکشنز دیتے ہوئے کروا رہا تھا وہی ارشان کہ ذمے کھانے اور کیٹرینگ اور ارمان کہ ذمے ہوٹیلز کی بوکینگ کا کام آیا تھا جبکہ فیضان کو سختی سے کسی بھی کام کو ہاتھ نالگانے کی ہدایت دی گئی تھی جس پر عمل کرتا وہ صرف دامیر سلطان کہ ساتھ بیٹھا سبھی تیاریوں کو دیکھ رہا تھا اور ان سب سے زیادہ مشکل والا کام زوہان کو دیا گیا تھا وہ تھا گھر کی تمام عورتوں کی تمام باتیں سننا اور ان پر عمل کرنا وہ جب جہاں کہیں انکو لیکر جائے گا اور اسی طرح باحفاظت واپس لائے گا جس پر چاہ نچار

عمل کرتا وہ بیچارہ اپنی تینوں بھابیوں کہ درمیان گھن چکر بنا ہوا تھا کبھی بازار جاو کبھی پار کبھی یہ سامان تو کبھی وہ سامان ان تینوں نے سچ میں اسے پاگل کر دیا تھا

عائزہ بھابی یہ ہاد بھائی نے دیا ہے کہہ رہے تھے سنبھال کر انکی کبیڈ میں رکھ دیں

وہ ناز اور انوشہ کہ ساتھ لاونج میں بیٹھی کپڑے دیکھتی ہوئی کچھ بات کر رہی تھی کہ تبھی زوہان نے اکرا ایک لفافہ اسکے حوالے کر کہ ہاد کا پیغام دیا جس پر وہ لفافہ پکر کر ان دونوں کو روکنے کا بول کمرے میں رکھنے چلی گئی جبکہ زوہان واپس باہر اور انوشہ اور ناز دوبارہ کپڑے دیکھنے لگی

کمرے میں آکر اسنے وہ لفافہ کبیڈ میں رکھا کہ ہاتھ لگنے پر کچھ فائلز نیچے گیر گئی جنہیں وہ جلدی سے جھک کر اٹھانے لگی کہ تبھی نظر ایک بلیک کلر کی اوپن فائل پر لکھے نام پر انکی تو تجسس کہ مارے وہ فائل اوپن کر کہ پڑھنے لگی جو کسی ہو سپٹل کی رپورٹ کی طرح تھی لیکن اس رپورٹ اور رپورٹ کہ رزلٹ پر اسکی آنکھیں حیرت کی زبانی سے پھٹی وہ چونکتے ہوئے صفوں کو پلٹ کر دیکھ جیسے یقین کرنے لگی کہ جو دیکھ رہی ہے آیا وہ سچ ہے یا اسکی آنکھوں کا دھوکہ لیکن نہیں ہر بار پڑھنے پر بھی حقیقت وہی رہتی جس پر اسے کافی زیادہ حیرت ہوئی

عائزہ بھابی

ابھی وہ ناجانے اور کتنی دیر اسی حیرت میں مبتلا رہتی کہ ناز کی آواز پر ہوش میں آتی فوراً فائل واپس رکھ کبیڈ
بند کر کہ کمرے سے باہر نکل گئی مگر جو وہ دیکھ چکی تھی اس پر شاک ہونا اسکا جائز تھا

وہ کھڑی کب سے شیشے کہ سامنے اپنے پیچھے گلے پر لگی ڈوری کو بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر نیل
پینٹ کی وجہ سے بار بار ڈوری انگلیوں سے کھسک جاتی جس پر اسنے غصے سے منہ بنایا کہ تبھی ارشان فرش سا
کپڑے پہن کر باہر آیا جسکو دیکھ اسکی آنکھیں چمکی
ارشان پلیریز یہ میری ڈوری بند کر دیں

اپنی کمراسکی طرف کر وہ کشمکش میں اپنے پیچھے آئینے میں ابھرتے اسکے عکس کو دیکھتی بولی جس نے اسکی بات
پر پہلے اسکو اور پھر اسکے پچھلے گہرے گلے کی ڈوری کو دیکھا

لائٹ پینک کلر کہ لہنگا چولی میں لائٹ سے میک آپ اور ہلکی پھلکی جیولری کہ ساتھ وہ مکمل تیار تھی بس
ڈوری بند ہونے اور دوپٹہ لینے کی دیر تھی اسکے بعد وہ مکمل تیار ہوتی

بند کریں نا میں الریڈی بہت لیٹ ہو چکی ہوں

اسکی نگاہوں سے جھلکتے تاثرات کو نوٹ کیے بغیر وہ اپنی کلائیوں میں کانچ کی چوڑیاں پہنتی ہوئی بولی جو اسکے
وجود کی گہرائیوں سے نکلتا ہوش میں آیا اور کمر پر جھولتی بالوں کی چٹیا پکر کر دینے کندھے پر آگے کی طرف
رکھی

میرا کام آپ کی بند ڈوریاں کھولنے کا ہے جان ارشان کھولی ڈوریاں بند کرنے کا نہیں

ایسے میں ابھرتے اسکے حسین عکس کو گہری نگاہوں سے دیکھ اسکے لبوں سے پر شوخ جملہ ادا ہوا جس پر دعا کہ
چوڑیاں پہنتے ہاتھ تھمے جبکہ دل کی دھڑکن اور رو خساروں پر سرخی خود بخود پھیلی
لیکن چلیں فلحال میں آپ کی کھولی ڈوری بند کر دیتا ہوں لیکن صرف کچھ وقت تک کیونکہ آج کی رات میں
آپنی اور آپ کہ درمیان حائل اس مہینوں کی دوری کو ختم کرنے کا مطمئن ہوں

معنی خیز لہجے میں اسکے کان کہ پاس گھمبیر سرگوشی کیے وہ اسے اپنے خطرناک ارادوں کہ بارے میں پہلے ہی
بتا رہا جو اسکے ارادوں اور نگاہوں سے جھلکتے جز باتوں پر بری طرح زورس ہوئی دل میں خود کو ملامت کرتی
وہ سوچنے لگی کہ اخرا سنے کیوں اسے ڈوری بند کرنے کا کہا

اسکی گھبراہٹ کو وہ باخوبی سمجھ رہا تھا اس لیے فحال کوئی شرارت کیے بغیر اسنے ڈوری بند کی اور پیچھے ہٹ کر اپنی تیاری مکمل کرنے لگا جبکہ وہ اسکی باتوں میں اوجھی بس رات کا سوچ سوچ کر گھبرا رہی تھی

اسکے اوپر ایشن کو گزرے تقریباً دو ماہ سے زیادہ ہو گیا تھا جس پر کچھ اس کی کنڈیشن کچھ اویشن اور کچھ اسکی ہلیتھ کی بن پر ڈاکٹر زنے کچھ دیر تک ان دونوں کو اپنے تعلقات قائم رکھنے سے منا کیا تھا جبکہ اسکی مکمل صحت یابی تک تو ارشان خود بھی ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا لیکن اب جب وہ مکمل ٹھیک اور سب بہتر تھا تو اب وہ مزید اپنے اور اسکے درمیان دوری حاصل نہیں رکھنا چاہتا تھا



ہاں آپ ایک کام کریں وہی روکیں میں لیکر آتا ہوں

موبائل کان سے لگائے وہ کسی سے بات کرتا کرے کہ اندر آیا کہ قدم سامنے اپنی محبوب بیوی کو ہتھیاروں سے لیس سلور کلر کی میکسی میں صوفے پر جھک کر جوتا پہنتے دیکھ روکے

سلور کلر کی خوبصورت سی کامدار میکسی میں آدھ کھلے بالوں لایٹ سے میک آپ ماتھے پر بندیا اور کانوں میں بھاری جھمکے پہنے اسنے کلائیوں میں بھر بھر کر میکسی کی ہم رنگ چوڑیاں پہنی ہوئی تھی جبکہ بنا دوپٹے کہ جھک کر پیروں میں ہیل پہنے کہ باعث اسکا گلا آگے سے کافی کھلا ہوا تھا جس پر زوہان کی نظروں کی مرکز

اسکے گہرے گلے سے تھوڑا نیچے کھسکی کہ تبھی وہ سیدھے ہوئے کھڑی ہوئی مگر سامنے دروازے پر اسے

موبائل کان سے لگائے ساکت پایا

ہاں

ہاں تم رکھو میں لاتا ہوں

سپیکر میں ابھرتی آواز پر وہ یکدم ہوش میں آیا اور موبائل کان سے ہٹا کر کال بند کرتا اسکے قریب آیا جو اسکو
دیکھ ہلکا سا مسکرا رہی تھی مگر اسکی یہ مسکراہٹ اور دلکش روپ اسکے دل پر کیا بجلیاں گیرا ہاتھ اس بات سے
وہ بالکل انجان تھی

جو محظ آپ کی سادگی پر ہوش گنوا دے اسکے سامنے یوں ہتھیاروں سے لیس بند ٹھن کر نہیں آنا چاہیے میری

جان

بند ابشر ہوں بہک گیا تو نقصان آپکی اپنی نازک جان کا ہوگا

جذبے لٹاتی نگاہوں کہ ساتھ اسکے انگ انگ کو خماری سے دیکھتا وہ چل کر اسکے بالکل قریب آیا جو اسکی بات

اور قریب آنے پر ہی سرتاپیر گلنار ہوئی پلٹیں شرم سے عارضوں پر سجدہ ریز ہوئی

میرے مصوم سے دل پر قہر ڈھانے کہ جرم میں آپ کو سزا دوں یا انعام خود بتادیں

ایک ہاتھ سے اسکا مہندی لگا ہاتھ جبکہ دوسرے سے اسکا رخسار سہلائے وہ یوں پوچھ رہا تھا جیسے تیار ہونا یا

خوبصورت لگنا اسکا جرم ہو جسکی سزا وہ دینا چاہتا تھا

بتائیں-----

اس کہ دوبارہ پر شوخ بات پر اسکی جھکی پلٹوں میں لرزاہٹ پیدا ہوئی جسے اسنے انگلی سے چھو کر محسوس کیا

لیکن افسوس کہ انگلی کھستی اسکے ہونٹوں تک کا سفر تہہ کرتی اس سے پہلے ہی ایک بار پھر اسکا موبائل بجا

جس پر اسکا موڈ سخت خراب ہوا جبکہ جو خماری آنکھوں میں چھائی تھی وہ بد مزگی میں بدلی

قسم سے یا ایک تو یہ میرے بھائی میرے رومنس کہ دشمن بنے پھر رہے ہیں مجال ہے جو سکون سے مجھے

میری بیوی کہ ساتھ رومنس کرنے دیں

موبائل سکرین پر بلینک ہوتے ہاد کہ لنک کو دیکھ وہ کروا سا منہ بنا کر جلے انداز میں بولا جس پر انوشہ نے اپنے

ہونٹوں پر اٹھتی ہنسی دبائی

ہنس لیں جتنا ہنسنا ہے ہنس لیں جب بدلہ لینے پر آؤں تو آپکی یہ ہنسی غائب نا ہوئی نا تب کہے گا

اسکی ہنسی پر گھوڑی ڈالتے ہوئے وہ الماری کی طرف گیا اور دھمکی دیتے ہوئے پیسے نکال کر کمرے سے باہر نکل گیا جسکے جانے کے بعد انوشہ بقائدہ اسکی دہائی پر ہنسی اور اپنا دوپٹہ اٹھا کر کندھے پر لیتی خود بھی باہر نکل گئی

گھر میں سبھی لوگ تقریباً تیار ہو چکے تھے یہاں تک کہ مہمان اور زویہ لوگ بھی سبھی آچکے تھے مگر ایک وہ تھا جسکے ناتو کام ختم ہو رہے تھے اور ناہی مصروفیت جس پر عائرہ خود ہی اسکے پاس اپنا لہنگا سنبھالتی پارکینگ کی طرف آئی جہاں کھانا بن رہا تھا

باد آپ ابھی تک ریڈی نہیں ہوئے مہمان آگئے ہیں اور آپ کہ کام ہی ختم نہیں ہو رہے اسکی آواز پر وہ پلٹا لیکن اسکے دلکش روپ کو دیکھ گہری مسکراہٹ اسکے لبوں کا احاطہ کر گئی

لیمن کلر کہ لہنگے شارٹ کرتی پر اسنے دوپٹہ دائیں کندھے پر رکھ کر سیٹ کیا ہوا تھا جبکہ بائیں کندھے پر بالوں کی چٹیا موجود تھی لائٹ سے میک میں کانوں میں اسنے چھوٹے چھوٹے جھمکے پہنے ہوئے تھے اور گلے میں باریک سا چین ٹائپ سیٹ کلائیوں میں لیمن والیوٹ کی چوڑیاں پہنی ہوئی تھی ہونٹوں پر دھیمی نرم سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں اسکے لیے خفگی سموئے اسے سوال کرتی وہ اسکے مضبوط حواسوں پر ہر بار کی طرح اس بار بھی بری طرح حاوی ہوئی

کیٹرینگ والے کو اسکا کام سمجھا کر وہ اسکے پاس آیا اور بنا کچھ کہے یکدم اسکو باہوں میں بھر گیا جواتنے سارے

لوگوں کہ بیچ اسکی حرکت پر ششدر ہوئی

ہا د کیا کر رہے ہیں نیچے اتارے

ہا د سب دیکھ رہیں مجھے نیچے اتاریں

سب کی معنی خیز نظروں پر وہ شرمندہ ہوئے اس سے نیچے اتارنے کا کہنے لگی جو اسکی باتوں پر کان دہرنے کی

بجائے بنایاں وہاں دیکھے گھر کہ اندر آیا کہ تبھی زوہان سڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ رہا تھا لیکن اسکو یوں

اتنے سارے مہمانوں کہ بیچ یوں عائرہ کو باہوں میں اٹھا کر دہر لے سے آتا دیکھ ٹھٹکا جبکہ اسکے پیچھے ہی انوشہ

بھی انکو دیکھ رو کی مگر وہ اسی طرح عائرہ کی باتوں اور شرمندگی کو نظر انداز کرتا ان دونوں کہ پاس سے

سڑھیاں چھڑ کر اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

واہ میرے رو منس میں ظالم سماں بن کر بیٹھے ہیں اور خود سب کہ سامنے سر عام اپنی بیوی سے رو منس چھاڑ

رہے ہیں کمال ہے بھئی بس میرا ہی رو منس انہیں ہضم نہیں ہوتا

اسکی یوں ڈھٹائی پر ایک بار پھر جلے دل کہ پھپھو لے سموئے وہ پیر پٹختا سڑھیاں اتر گیا جبکہ زوہیہ اس بار بھی

اسکے جلنے پر محظ جھٹک کر مسکرا ہی دی

کمرے میں آئے اسنے آکر آرام سے اسے صوفے پر بیٹھایا اور خود ڈر سیپنگ روم کی طرف چلا گیا جس پر وہ

اسکی حرکت پر غصے سے اٹھ کر اسکے پیچھے آئی

ہادیہ سب کیا تھا آپ جانتے ہیں سب ہمیں کیسے دیکھ رہے تھے کیا سوچ رہے ہوں گئے سب ہمارے بارے

میں اور زوہان انوشہ وہ دونوں ہائے

مجھے فرق نہیں پرتا سب کیا سوچتے ہیں کیا نہیں آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے ہیلز کیوں پہنی

وہ جو ہاتھ جھلا جھلا کر غصے سے بولتی اسکے پیچھے اپنی واٹر ڈراپ میں آئی تھی اسکی بات پر زبان کو بریک لگنے کہ

ساتھ ساتھ زبان دانتوں تلے دبائی

کیونکہ پریگنسی کی وجہ سے ہادیہ نے سختی سے اسے ہیلز پہننے سے منا کیا تھا لیکن آج اسکے منا کرنے کہ باوجود وہ

یہ سوچ کر ہیل پہن چکی تھی کہ لہنگے کہ نیچے کونسا نظر آئے گی مگر شاید بھول گئی تھی کہ اسکا شوہر اسکی سوچ

سے کئی زیادہ چالاک ہے

وہ میں

دوبارہ میں آپ کو ہیل پہنے نا دیکھوں عاثرہ

اسکا ہاتھ پکروہاں صوفے پر بیٹھائے اسنے سختی سے وارن کیا اور خود اسکے سامنے ہی گھٹنوں کہ بل بیٹھ کر ہیل

نکال کر پیار سے اسکے پاؤں سہلائے جس پر اسے گد گدی ہوئی مگر اپنی ہنسی دبا گئی

تھوڑی دیر اسکے پاؤں سہلانے کہ بعد اسنے کپروں کہ ہم رنگ کھوسہ اسکے پیروں کی زینت بنایا جو اسکے

گورے پیروں میں ہیل سے کئی زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا

جو سہیا آپ نے

اسکے پوچھنے پر وہ فوراً ہاں کر گئی جس پر ہلکا سا مسکراتے ہوئے وہ کھڑا ہوا اور اپنے ساتھ اسکو بھی کھڑا کیے

کمرے کہ اندر آیا اور اسکو وہی بیڈ پر بیٹھا کر اپنے تیار شدہ کپڑے اٹھا کر چنچ کرنے واشر و م چلا گیا جبکہ وہ اٹھ

کر اسکی ضرورت کی باقی چیزیں ڈر سینگ پر رکھنے لگی

تھوڑی دیر بعد فرش سا وہ آف وائیٹ شلوار قمیض پہن کر باہر آیا تو آج پہلی بار اسے روایتی شلوار قمیض میں

دیکھ عائرہ کا دل گد گدایا

ابھی وہ تیار نہیں ہوا تھا مگر اسکے باوجود صرف شلوار قمیض پہننے پر ہی اتنا وجہی لگ رہا تھا کہ اسنے دل میں ہی

اسکی نظر اتاری

اسکی ٹکٹگی پر اسنے آئبر واچکا کر کیا ہوا پوچھا جس پر وہ مسکرا کر سر نامیں ہلا گئی اور اسکے قریب آنے پر خود ہی خاموش مگر جھل مل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ پہلے اسکے کف ٹھیک کر کہ بند کرنے لگی اور پھر قمیض کے سبھی بٹنز اور پھر ڈر سیننگ سے ہیر برش اٹھا کر اسکے بکھرے بالوں کو سنوار کر سیٹ کیے اور اسکی پرفیوم اٹھا کر گردن اور شولڈرز پر سپرے کی اور سب سے آخر پر اسکی گھڑی کلائی کی زینت بنائی جس کے بعد اسکی مکمل تیاری کو دیکھ اسنے بقلدہ مسکراتے ہوئے ایڑھیوں کے بل تھورا اونچا ہو کر اسکے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیا جسکا صاف مطلب تھا کہ وہ آج اسے کتنا خوبصورت لگ رہا ہے

اسکے یوں بوسہ دینے پر ہاد کہ لبوں پر والہانہ مسکراہٹ رینگے جبکہ دل میں ڈھیروں سکون اتر جسکا صاف اظہار اسنے بھی اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کیا

ان دونوں نے ایک دوسرے کی تعریف لفظوں سے نہیں بلکہ عقیدت بھرے انداز میں کی تھی

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا ہر طرف مہمانوں کی گہما گہمی تھی دروازے کے پاس کئی ڈھول والے ڈھول اور شہنائی بجا رہے تھے جبکہ وہ چاروں بھائی فیضان اور زوبیہ دونوں کو درمیان میں کھڑا کر کہ پر جوشی سے بھنگر اڈال رہے تھے اور اس سب میں حیرت والی بات یہ تھی کہ وہ جس نے اپنی بارات پر ہلکا سا مسکراہٹ

بھی گناہ سمجھا ہوا تھا آج ایک ناختم ہونے والی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بقائدہ ارشان ارمان زوہان اور فرید کہ ساتھ بھنگراڈال رہا تھا اور اسکی یہی خوشی پاس کھڑی سب کہ درمیان اسکی اپنی بیوی کہ لیے بھی کافی حیرانگی اور خوشی کا باعث تھی

ناجانے کتنی دیر وہ سب یونہی ڈھول کی تھاپ پر بھنگراڈالتے ہوئے فیضان اور زوبیہ کہ سر سے پیسوں کی سوٹ کر چکے تھے جسکے بعد زوہان نے فرید کہ ساتھ مل کر کافی زیادہ آتش بازی کی جس میں آج ساتھ ہاد نے بھی دیا ناجانے کتنی آتش بازی پیسوں کی سوٹ اور انار وہ خود چلا چکا تھا ان سب میں اپنی خوشی کا اظہار دامیر سلطان نے بھی کیا وہ سبھی فیضان کی خوشی میں آگے تھے کہ اسے اپنے ماما بابا کی کمی کا احساس ناہو کافی دیر یونہی شغل میلا لگانے کہ بعد انہوں نے ان دونوں کو پھولوں کی چادر تلے لاکر سیٹج پر بیٹھایا اور مہندی کی رسم شروع کی

ہاد کہ ساتھ ساتھ ان چاروں بھائیوں اور دامیر سلطان نے بھی آف وائیٹ کلر کی شلوار قمیض ہی زیب تن کی ہوئی تھی جبکہ زوبیہ نے پیلے رنگ کا لہنگا چولی پہنی ہوئی جس پر بہت ہی نفاست کہ ساتھ کڑھائی کا کام ہوا تھا پھولوں کی مکمل جیولری اور لائیٹ سے میک میں وہ بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی جبکہ اسکے برعکس مہرماہ نے

گرین کلر کی لہنگا چولی اور لائٹ سے میک میں صرف کانوں میں جھمکے پہنے ہوئے تھے اور ساتھ ہی کلائیوں میں ہم رنگ چوڑیاں جس میں وہ بھی کچھ اداس اداس سے بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی

سب سے پہلے رسم کا آغاز دامیر سلطان نوید صاحب اور بشر ابیگم نے کیا جسکے بعد باری باری سبھی مہمانوں اور ان چاروں بھائیوں نے بھی جوڑی سمیت رسم ادا کی جس میں سب سے آخر پر رسم کرتے ہوئے زوہان نے ان دونوں کو کافی زیادہ تنگ کیا

ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو

اسکی طرف دیکھتے ہوئے فارس نے سچے دل سے اسکی تعریف کی جو اسکی تعریف پر ہلکا سا مسکرائی

شکریہ ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ تم آؤ گئے

لو تم بلاؤ اور میں نا آؤں ایسا تھوڑی ہو سکتا ہے

نہایت پر شوخ انداز میں ہاتھ کا اشارہ اسکی طرف کرتے ہوئے فارس نے جواب دیا کہ وہ اسکی چھچھوری

حرکت پر اس بار بھی سر جھٹک کر ہنس دی

شادی میں اسنے اپنے ہو سپٹل کہ پورے سٹاف کو بلایا تھا اس لیے فارس کہ ساتھ ساتھ باقی کاسٹاف بھی شامل تھا

انٹنشن پلیز لیڈ ریز آئیڈ جنلٹر مین

سب سے پہلے میں آپ سبھی کی تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ سب اپنا اپنا قمیٹی وقت نکال کر یہاں آج ہماری خوشی میں شریک ہوئے اور اس کہ بعد میں آپ سب کو یہ بتانا چاہوں گئی کہ ہماری آج کی اس خوبصورت رات کو اور بھی زیادہ خوبصورت اور یادگار بنانے کہ لیے میں نے اور زوہان نے مل کر کچھ سنگینگ کا پروگرام فکس کیا ہے جس میں پہلے زوہان اور اسکے بعد ہاد بھائی ارشان سرار مان بھائی اور آخر ہمارے دولہے راجہ میری پیاری سی بہن اور اپنی ہونے والی بیوی کی خاطر کوئی سوئنگ گنگنائے گئے رسم کہ ختم ہونے کہ بعد جب سبھی مہمان کھانا کھا کر فری ہو گئے تو ان سب کی توجہ مہرماہ نے اپنی طرف کروائی اور سپیکر میں بلند آواز آنو سمینٹ کر کہ نیچے اتری جس پر یکدم پورے لان کی لائٹس زاف ہوئی اور صرف سٹیج کی سپوٹ لائٹ ہوئی جہاں زوہان اپنی گیسٹار کہ ساتھ کر سی پر بیٹھا تھا

گیسٹار کو دونوں ہاتھوں سے پکرا سنے بیٹ پلے کی اور نگاہوں کا عتکاز اپنی متاع جان پر ٹکایا

آہٹیں کیسی یہ آہٹیں سنتا ہوں آجکل اے دل بتا
دستکیں دیتے دستکیں کیوں اجنبی سے پل اے دل بتا

کچھ تو ہے جو نیند آئے کم

کچھ تو ہے ہیں جو آنکھیں ہیں نم

کچھ تو ہے جو توں کہہ دے تو ہمتے ہنتے مرجائیں ہم

ہے ہاں آ آئے ہاں آئے آ

پہلا انتر ابول وہ خاموش ہوا جس کہ بعد دوسری سائیڈ کی سپوٹ لایٹ اون ہوئی جہاں اسی کی طرح کر سی پر

مہرماہ خود بیٹھی تھی

اسکی باری آنے پر زوہان نے مانک اتار کر اسکے حوالے کیا اور گیٹار پر اسکے پہرے کی دھن بجائی جس پر اسنے
مانک پکر کر ایک نگاہ سب پر اور پھر سر سر سی سی نگاہ اس ہر جانی ہر بھی ڈالی جو ساتھ بیٹھی اسکی بہن کا نصیب
تھا اور پھر وہی نگاہ پلٹ کر خود تک واپس لائے اسنے ایک گہرا سانس بھر کر گانے کہ بول گنگنائے

مجھ سے زیادہ میرے جیسا کوئی ہے تو ہے توں

پھر ناجانے دل میرا کیوں تجھ کو نادے سکوں

کچھ تو ہے جو دل گھبرائے

کچھ تو ہے جو سانسیں آئیں

کچھ تو ہم ہونٹوں سے کہتے کہتے کہہ ناپائیں

ہو نہٹوں سے محظ اسکے گانے کہ بول ادا ہو رہے تھے مگر وہ لفظوں کہ ذریعے اسکے دل میں چھپے وہ احساسات
تھے جن کو کہیں دور ہی دل کہ ناخانوں میں دفن کر اسکے ہو نہٹوں پر صرف ایک ہلکی مسکراہٹ رقصاں تھی
جس پر وہاں کوئی بھی اسکے لفظوں میں چھپی گہرائی کو سمجھ ناپایا

جو ہمارے درمیان ہے اسکو ہم کیا کہیں

عشق کیا ہے اک لہر ہے آواس میں ہے

کچھ تو ہے جو ہم ہیں کھوئے

کچھ تو ہے جو تم ناسوئے

کچھ تو ہے جو ہم دونوں یوں ہستے ہستے اتاروئے

اسکی خاموشی پر گانے ک تیسرا اندر دوبارہ زوہان نے گنگنا یا جس کو گنگنا تے ہوئے انوشہ کی طرف دیکھ اسکے

زہن میں وہ سارے پل لہرائے جہاں وہ اسکے ساتھ مسکرایا اور کہاں وہ اسکے گلے لگ روئے وہی اسکی

آنکھوں سے بیان ہوتی سچائی پر نیچے انوشہ کہ زہن میں بھی اسکی ساری شرارتیں اور وہ حسین یادیں گھومی جو اب اسکی زندگی کا مکمل حوالہ تھی

گانا ختم ہونے کہ بعد سبھی کی تالیوں پر وہ دونوں ہوش میں آئے جس پر انوشہ نے سر جھک کر اپنی آنکھوں کی نمی کو انگلی کہ پیروں سے صاف کیا جو نیچے اترتے زوہان نے باخوبی ابزو کیا تھا

چلیں میرے پیارے بھائیوں میں نے تو اپنا فرضیہ سر انجام دے دیا اب زرہ آپ سب بھی اس محفل میں اپنی اپنی گھمبیر آوازوں سے جان بھر دیں اور اس سب کہ بعد فیضان بھائی آپ بھی تیار رہیے گا آپ کی باری ہو گئی

ان تینوں کو کہنے کہ بعد اسنے فیضان کو تیار رہنے کا بھی کہا جو صرف ہلا گیا

گنگنا ہم لیں گئے لیکن شرط یہ کہ گیتار تم خود بجاو گئے

اسکا گیتار اسی کہ حوالے کرتے ہوئے ہادنے مانک ارمان کی طرف اوچھالا جسکا صاف مطلب تھا کہ آغاز وہ

کرائے جس پر اسکے آغاز کرنے پر اور کوئی ہونا ہونا زبے حد خوش ہوئی مسکراتی نگاہوں کہ ساتھ اسکو دیکھنے

لگی جو گیتار کی دھن کہ ساتھ گلا گنگا لیتے ہوئے گانے کا پہلا انتر اگنگنا نے لگا کیونکہ دوسرا انتر ارشان اور

تیسرا ہاد گنگنا نے والا تھا

کبھی آئینے پہ لکھا تجھے

کبھی آنسوؤں سے مٹا دیا

کبھی خط سمجھ کہ پڑھا تجھے

کبھی ڈائری میں چھپا دیا

اک پل بھی توں مجھ سے ہوتا نہیں ہے جدا

اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا

اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا

گانے کہ بول رو کے تو صرف گیتار کا میوزک پلے ہوا جس پر وہ گیتار ارشان کہ حوالے کر کہ ناز کہ قریب

آیا اور اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھلایا جو فوراً اپنا نازک سا ہاتھ اسکی چوڑی ہتھلی پر رکھ کہ کھڑی ہوئی جس پر ارمان

نے تھوڑا پیچھے ہوتے ہوئے اسکی کمر میں ہاتھ رکھ کر ڈانس کہ سٹپس کیے جن پر پر جوش ہوئے ناز کی

کھلا کھلا ہٹ نے محفل کو اور بھی زیادہ پر جوش بنایا

آسیہ بیگم اور فاروق صاحب دونوں اسکی مسکراہٹ پر خود بھی تھے دل سے مسکرائے وہ بھلے ہی انکا خون نہیں

تھی مگر پیاری انہیں اب اس سے کئی زیادہ ہو گئی تھی

انکے روکنے پر اگلی باری ارشان کی آئی جس پر وہ مکمل طور پر اسکی طرف موڑا اور نگاہیں دعا کہ چہرے پر ٹکائی

جو اسکے دیکھنے پر شرما کر چہرہ جھکا گئی

تیری تمنہ آنکھوں میں لے کہ پر چھائیوں کا پیچھا کیا

ہر اجنبی سے تیرا پتہ میں دیوانوں کی طرح پوچھا کیا

دیوانوں کی طرح میں پوچھا کیا

تجھ بن یوں لگتا ہے دل ہے کہیں گمشدہ

اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا

اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا

اسکے لفظوں کی تائید اور اپنے لیے محبت کی گہرائیوں میں گھولے وہ سب کہ بیچ بیٹھی گلزار ہوئی جسکایوں شرمنا

ارشان سلطان کو دلکشی سے مسکرا نے کاسبب بنا اسکا دل چاہا وہ ابھی آگے بھر کہ اسکو خود میں چھپالے مگر

موقعے کی نزاکت اور لوگوں کا احساس کر بس اسکی مسکراہٹ کو دل میں ہی اتار سکا

ان دونوں کہ بعد باری اب ہادی تھی جسکی مرکز نگاہ بھی وہ متاع جان تھی جو اسکے بنے بنے رقیب کہ

پہلو میں موجود تھی

اسکو دیکھ وہ اٹھا اور گیسٹا زوہان کہ ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں پکڑے انگلی تار پر رکھ کر دھن بجائی

تو یہ ناجانے کیسے تیرے بن رویا ہے پل پل یہ دل میرا

گانے کی پہلی لائن گنگنائے وہ اسکے قریب آیا جو اسکے لفظوں سے زیادہ ان لفظوں میں چھپے اسکے جذبات پر

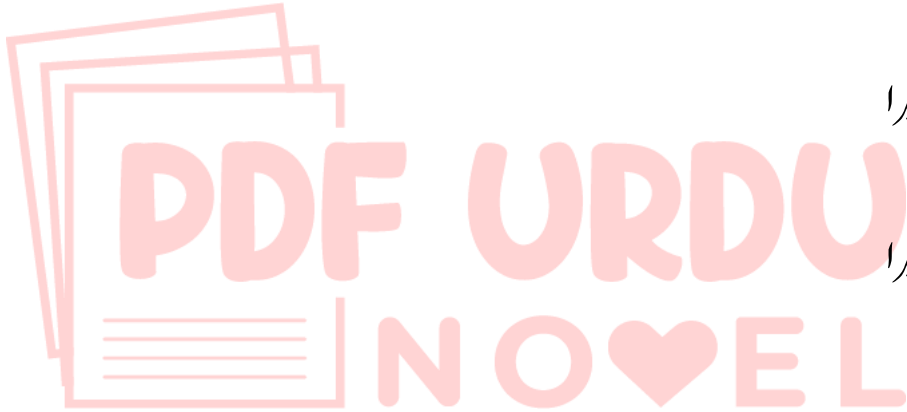
سنجیدہ ہوئی

تو یہ ناجائیں کیسے تیرے بن رویا ہے پل پل یہ دل میرا

آنسو کسی نے پونچھیں نامیرے

تو یاد آیا انجل تیرا

تو یاد آیا انجل تیرا



اسکے دوپٹے کا پلو پکڑ کر اسنے آنکھوں سے لگا کر ہونٹوں سے چوما جس پر وہ اسکی محبت پر خم آنکھوں سے

مسکرائی

تنہائی میں اکثر سنتا ہوں تیری سدا

اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا

اے خدا اے خدا اے خدا اے خدا

اسکے رخساروں پر پھسلتے آنسوؤں کو انگلی کی پروں سے صاف کر اسنے گانا ختم کر کہ محبت بھرا بوسہ اسکے ماتھے پر دیا جس پر محفل ان سبھی بھائیوں کی اپنی اپنی بیویوں کے لیے جھلکتی محبت اور عزت پر متاثر اور داد دیے بغیر

نارہ سکے

کم اون بھائی یار آپ نے میری پیاری بھابھی کو رولا ہی دیا

عارہ کہ رونے پر زوہان جان بوجھ کر ہمدرد بھرے لہجے میں عارہ کہ کندھوں پر بازو پھلائے بولا جس پر

بدلے عارہ مسکرائی اور ہادنے اسے گھوری سے نوازہ جس سے اب تک وہ بچا ہوا تھا

اچھا فیضان بھائی اب آپ کی باری چلیں اور سن لیں گیتار آپ خود بجائے گئے میں کوئی بجانے والا نہیں

ہاد کی گھوری پردانت نکال وہ فیضان کی طرف آیا اور گیتار اسکے حوالے کر کہ خود صاف لفظوں میں پیچھے
ہٹ گیا جس پر فیضان نے ایک موکہ اسکے پیٹ پر مارا اور گیتار ہاتھ میں پکڑ کر زوبیہ کی طرف دیکھنے لگا جو
مسکراتی ہوئی یہ جاننے کی جلدی میں تھی کہ آخر وہ کیا گنگنائے گا

مسکراہٹ یا نمی ہوگی

جتنے غم جتنی خوشی ہوگی

بانٹ لیں گئے مل کہ دونوں کیا کمی ہوگی

سنگ تیرے زندگی کتنی حسین ہوگی

کتنی حسین ہوگی

آواوا آواوا آواوا

دل نے پائی راحتیں کم کچھ غم

جب سے میری زندگی میں آگئے ہو تم

میری سونی رات میں

خالی بنجر آنکھ میں

خواب لائے تم

ان لبوں پہ پھر ہنسی ہوگی

ہوہر طرف بس روشنی ہوگی

آسمان سے خوبصورت یہ زمین ہوگی

سنگ تیرے زندگی کتنی حسین ہوگی

کتنی حسین ہوگی

اپنی نگاہوں کا مرکز نگاہ زوبیہ پر ٹکائے اسے لفظوں کہ زریعے وہ اپنے آنے والے کل کی اگا ہی دے رہا تھا کہ

اسکے ساتھ اسکے زندگی حسین ہوگی لیکن اسکے ان خیالوں اور نگاہوں میں موجود زوبیہ کہ لیے پسندیدگی

ناچاہتے ہوئے بھی مہرماہ کہ دل پر کاری ضرب کا سبب بنی اسکی دھڑکنوں کی رفتار جیسے روک روک کر چلنے لگی جس پر اسنے مدہم پرتی سانسوں اور دل میں اٹھتی ٹھیس پر اپنے لہنگے کو کس کہ ہاتھوں میں پکرا اور نگاہیں یہاں وہاں گہما کر خود کو ریلکس کرنا چاہا کہ کوئی اسکو نادیکھ سکے

تو نے دی یہ چاہتیں یہ ہے تیرا کرم

یوں بھی تنہا رہ کہ تھک چکے ہیں ہم

اسکے لیے صرف اسکی آنکھوں میں موجود پسندیدگی برداشت کرنا مشکل ہوئی تھی مگر اصل امتحان تو تب شروع ہوا جب فیضان گنگناتے ہوئے اٹھا اور زوبیہ کو اپنے ساتھ کھڑا کر کہ اسنے اسکے دونوں ہاتھ تھامے اور گنگناتے ہوئے ڈانس کہ سٹپس کرنے لگا جس پر یہاں آکر اسکی بس ہوئی زوبیہ کی شرمیلی مسکراہٹ فیضان کی آنکھوں کی پسندیدگی ان دونوں کا ایک دوسرے کہ ساتھ ہونا یہ سب اسکی برداشت سے باہر ہوا تو وہ فوراً اپنی مدہم پرتی سانسوں کہ ساتھ قدموں کو گھسیٹی اندر کی طرف بڑھی کہ تبھی دعا اسکو یوں سب کہ بچ میں سے ایسے اٹھ کر جاتا دیکھ خود بھی اسکے پیچھے گئی

اب نئے احساس ہیں

مہکے سے جزبات ہیں

مسکرائے ہم

مجھ کو یہ وعدہ صنم دوگی

ساتھ میرا ہر قدم دوگی

میرے ہر لحات میں تم کہیں ہوگی

سنگ تیرے زندگی کتنی حسین ہوگی

کتنی حسین ہوگی

گانے کہ بول کہ ساتھ اسنے اس سے وعدہ مانگا جس پر زوبیہ سر جھکا کر صرف مسکرائی جبکہ اندرا سکی حالت

جیسے ان دونوں کی محبت پر بتر سے بد طر ہوتی گئی

ر۔ر۔ل۔کس۔م۔مہر۔رو۔ر۔لکس

مہرو

مہرو کیا ہوا تمہیں تم ٹھیک ہو

وہ جو سب سے چھپ کر اندر آئے اپنی اکھرتی سانسوں پر سینے کو مسلتی خود کو ریلکس کرنے کی کوشش کر رہی

تھی دعا کی آواز پر اسکو دیکھ پریشان ہوئی

د۔دعا۔م۔میری س۔سا۔نس

کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ یہاں بیٹھو پانی پیو اور تھوڑا ریلکس ہو میں عائرہ بھابھی۔۔۔

ن۔نہ۔یں

اسکو صوفے پر بیٹھا کر پانی پلاتی وہ پریشانی سے عائرہ کو بلانے جاتی کہ اسنے فوراً گلاس ٹیبل پر رکھ اسے جانے

سے روکا جو اسکی خراب حالت کہ باوجود روکنے پر مزید پریشان ہوئی

مہرو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے

م۔میں۔ٹ۔ٹھیک ہوں دعا کسی کو بولانے کی ضرورت نہیں

خود کو کئی حد تک نارمل کرنے کی کوشش کرنے کہ باوجود اسکی آنکھوں سے آنسو تھے کہ ایک کہ بعد ایک

گیرتے جارہے تھے جو دعا کو پریشانی اور فکر میں مبتلا کر گئے

اچھا ٹھیک ہے میں کسی کو نہیں بلاتی پر کم سے کم مجھے بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے ابھی تو تم ٹھیک تھی

م۔ مجھے ن۔ نہیں سمجھ آرہی۔ دعا۔ پتہ نہیں کیوں۔ کیوں پر پر مجھ سے۔ مجھ سے یہ برداشت۔ نہیں۔ نہیں

ہو رہا۔ میری۔

میری سانسیں۔ روک رہی ہیں۔ ایسا لگ۔ لگ۔ رہا ہے ج۔ جیسے۔ جیسے میں مرجاؤں گئی

م۔ مجھ سے نہیں ہو رہا دعا

مجھے سے نہیں ہو رہا

سر کو زور زور سے ناں میں ہلائے وہ ٹوٹے لفظوں میں بولتی کبھی اپنے سینے کو مسلتی تو کبھی دونوں ہاتھوں

سے آنسو صاف کرنے لگتی جبکہ اسکی یہ عجیب حالت دعا کو کسی اور وجہ کا احساس دیا گئی

کیا نہیں ہو رہا مجھے بتاؤ میں سن رہی ہوں

دھڑکتے دل کہ ساتھ اسنے اسکی پیٹھ کو سہلاتے ہوئے اپنے شک کہ باعث جاننا چاہا جس پر وہ آنسو بھری

نگاہوں کہ ساتھ محرومی لیے سسکیوں سے رونے لگی

ف۔ فی۔ ضان دعا۔ فیضان۔

مجھے سے انکی آنکھوں میں زوبیہ کہ لیے پسندیدگی نہیں دیکھی جارہی ان دونوں کا ایک ساتھ ہونا برداشت

نہیں ہو رہا

میں۔۔۔

میں جلیس نہیں نہیں ہو رہی مگر آج یہ سب برداشت نہیں ہو رہا مجھ سے اتنے دنوں سے جو درد جو کسک میں

چھپا رہی ہوں وہ آج مجھ سے نہیں چھپائی جارہی آج انکا ایک ساتھ ہونا مجھے عزیت دے رہا ہے مجھے درد ہو رہا

ہے دعا مجھے درد ہو رہا

اسکے گلے سے لگ کر وہ زار و قطار روتے ہوئے اپنے احساسات اور درد بتانے لگی جن کو وہ پہلے دن سے نظر

انداز اور فراموش کر رہی تھی مگر اسکے زار و قطار بہتے آنسو اور لہجے کی عزیت اور اپنے شک کا سچ ہو جانادعا کو

شدید حیرت میں مبتلا کر گیا تھا

میں ایسا

ایسا نہیں چاہتی دعا میں چاہتی میری وجہ سے زوبیہ یا فیضان کی خوشیاں خراب ہو جائیں میں سب کچھ برداشت کرنے کہ کوشش کر رہی تھی بلکہ میں نے خود کو سمجھا لیا تھا سب ٹھیک تھا لیکن آج

آج پتہ نہیں کیوں میں کمزور پر رہی ہوں کیوں مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا

ایسا نہیں ہونا چاہیے دعا

بلکہ نہیں مجھے۔۔

مجھے یہاں سے جانا ہونا اگر

اگر کسی مجھے دیکھ لیا زوبی نے تو نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے مجھے یہاں سے چلے جانا چاہیے مجھے جانا چاہیے

یکدم اسکے گلے سے پیچھے ہٹ وہ زوبیہ یا کسی اور کہ آجانے کہ ڈر سے فوراً اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے

ہوئے کھڑی ہوئی کہ یوں فوراً کھرے ہونے پر لڑکھڑاتے ہوئے بچی جس پر دعا نے جلدی سے اسے پکرا مگر

وہ خود چھڑوا کر باہر کی اور جانے لگی

مہر و کیا ہو گیا ہے حالت دیکھو اپنی پاگل ہو گئی ہو ایسے

تمہیں سمجھ نہیں آرہی دعا اگر کسی نے مجھے ایسے دیکھ لیا تو اچھا نہیں گا اس لیے میرا یہاں سے جانا ہی بہتر ہے
اور اگر کوئی میرے بارے میں پوچھے تو کہہ دینا میری طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لیے میں گھر چلی گی بس
تم کہہ دینا مجھے جانا ہے

مہرو

مہرورو کو

جلد بازی میں جوزہن میں آیا وہ بولتی وہ اسکے روکنے کہ باوجود وہاں کسی اور کہ دیکھنے سے پہلے ہی نکل گئی
ورنہ اگر سچ میں اسے کوئی اور یا پھر زوبیہ دیکھ لیتی تو یقیناً یہ شادی کبھی نہ کرتی مگر اسکے یوں اس حالت میں
گاڑی ڈرائیو کر کہ جانے پر دعا پیچھے پریشان اور فکر مند ضرور ہوئی جبکہ اصل پریشانی تو اسکی حالت کی وجہ
جان کر ہو رہی تھی کہ اسکی اتنی بری حالت صرف ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر ہوئی تھی لیکن کل کل
جب وہ دونوں ایک دوسرے کہ نکاح میں بندھ کر ہمیشہ کہ لیے ایک ہو جائیں گئے تب کیا ہوگا
تب تو شاید اسکی اکھڑتی سانس بند ہی ہو جاتی

مہندی کا فنکشن دیر رات تک زور شور سے چلا سب نے فنکشن کو بہت زیادہ انجوائے اور خوب ہلاک کیا کچھ
مہمان دیر رات تک روکے اور کچھ پہلے ہی چلے گئے تھے اور پھر زیادہ دیر ہو جانے پر نوید صاحب بشر ابیکم
زوبہ اور انکے ساتھ آئے مہمان بھی تقریباً 2 بجے کہ قریب واپس نکل گئے

کس کو کال کر رہی ہیں

کافی دیر سے اسے یونہی پریشانی میں کسی کو کالز پر کالز ملاتے دیکھ وہ آخر کار اسکے پاس آکر پوچھ ہی بیٹھا جو
پریشان نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

مہر و کو اسکی طبیعت خراب ہو گئی تھی نا تو بس اسی لیے کال کر رہی ہوں مگر وہ اٹھا ہی نہیں رہی

ٹائم دیکھیں ہو سکتا ہے تھکاوٹ اور طبیعت خرابی کی وجہ سے سو گئی ہو صبح کر لیجے گا

ہو سکتا ہے خیر چھوڑیں آپ کہ لیے کافی بنا دوں

نہیں رہنے دیں میں بس چینیج کر کہ آتا ہوں آپ چینیج مت کرے گا اور ہاں یہ جیو کری اتار دیں

خود چہنج کرنے کی خاطر و اشروم کی طرف جاتے وہ اسے چہنج نا کرنے کی تلقین بھی کر چکا تھا جو اسکی تلقین

کہ پیچھے چہے مطلب پر شرمائی

تھوڑی دیر بعد وہ فرش سا بنا شرٹ کہ ٹرازر پہنے باہر آیا تو وہ اب تک اسکی ہدایت کہ مطابق جیولری اور

چوڑیاں وغیرہ اتار چکی تھی اور اب بیٹھی اپنے بالوں کی چٹیا کھول رہی تھی

اپنے گیلے بالوں کو تو لیے سے خشک کرتا اور اسکے پیچھے ہی آکر کھڑا ہوا اور معینی خیز نگاہوں سے اسکے پورے

وجود کو سرتا پیر دیکھنے لگا جو اسکی نگاہوں پر کنفیوز ہوتی جلدی جلدی بال کھولنے لگی جس پر وہ اسکی جلد بازی پر

مسکرایا اور اسکے ہاتھ ہٹا کر خود آرام سے بالوں کی چٹیا کھولنے لگا

آپ جانتی ہیں ہر رنگ آپ پر بہت ججتا ہے لیکن جب آپ میرا پسندیدار نگ پہنتی ہیں تو باخدا اور بھی زیادہ

حسین لگتی ہیں

اسکی محبت بھری تعریف پر شرمیلا سا مسکرائے وہ اسے مسرور کر گئی

اسکو کندھوں سے تھام اسنے اپنے سامنے کھرا کیا اور اسکے کھلے بالوں میں چہرہ چھپا کر ایک گہرا سانس بھرے

اسکی بھنی بھنی خوشبو کو سانسوں میں بھر جیسے بے خود ہوا

آپ کہ سنگ گزار ایک ایک لمحہ میرے لیے بہت قیمتی ہے دعا

آپ کا ہونا ارشان سلطان کو مکمل بناتا ہے

جان لوٹاتی نگاہوں سے اسکے نقش نقش کو اپنے پیاسے لبوں کہ لمس سے روشناس کرواتا وہ اسے اپنے جزبات

بتا رہا تھا جو اتنے دنوں بعد اسکی جانلیو اقربت پر بری طرح بے حال ہوئی

جانتی ہیں دعا وہ تیرا دن اور چودھارا تیں جب آپ مجھ سے دور تھی تو یقین جانے مجھے یوں محسوس ہوتا تھا

جیسے میرا قیمتی اثاثہ مجھ سے دور ہو گیا ہو جیسے کسی نے مجھ سے میری جینے کی وجہ چھین لی ہو

میں جانتا ہوں وہ وقت آپ کہ لیے مشکل تھا اس وقت میں ہم دونوں نے اپنی زندگی کا ایک قیمتی اثاثہ کھو دیا

لیکن اس کہ باوجود آپکی دوری میرے دل کو لمحہ لمحہ کچل رہی تھی ان قرب بھری راتوں کہ لمحات میں میں

نے جانا کہ ارشان سلطان کتنا بھی بہادر کیوں نا ہو لیکن اس کہ باوجود وہ اتنی ہمت نہیں رکھتا کہ دعا ارشان

سلطان کی دوری برداشت کر سکے

بیٹے لمحوں کی جو عزیت وہ اپنے دل میں محسوس کر چکا تھا اسے لفظ لفظ اسکے کانوں میں انڈل وہ اسے بتا رہا تھا

کہ وہ اب اسکے لیے کس قدر اہم ہوگی ہے جس کو محسوس کرتی وہ نازک جان اپنی اولاد کا غم مٹاتی اسکی محبت

پر روح تک سرشار ہوئی

دوبارہ کچھ بھی ہو جائے دعا چاہے کتنی بھی مشکل آجائے کتنی بھی عزیت ہو مگر خدا کہ لیے مجھے اس ہجر کی
آگ میں مت جلانے گا

میرے عصاب کتنے بھی مضبوط سہی مگر آپ کہ معاملے دل بہت کمزور ہے یہ آپ کی دوری دوبارہ برداشت
نہیں کر پائے گا

اسکے روم روم میں اپنے لفظوں کی تاسیر گھولے وہ یکدم اسے شدت سے اپنے سینے سے لگا گیا جو بس خاموشی
سے اسکے ہر لفظ اور ان میں جھلکتی اپنے لیے دیوانگی محسوس کرتی رہی

وہ کب سے چیخ کر کہ کمرے میں اسکے آنے کا انتظار کر رہی تھی مگر مجال تھی کہ وہ کمرے میں آتا جب کافی
دیر انتظار کرنے کہ بعد بھی وہ نہ آیا تو مجبوراً وہ خود ہی وقت کا احساس کرتی چادر کندھوں پر اوڑھ کر کمرے
سے نکل نیچے آئی مگر وہ لاؤنج میں کہیں نہیں تھا اس سے پہلے وہ اسے ڈھونڈنے کی خاطر کہیں اور دیکھتی کہ
لان کہ دروازے کہ پارا سے زوہان کہ ساتھ کچھ بات کرتے پایا جس پر وہ وہی انکے پاس چلی آئی

ہمم وہ میں دیکھ لوں گا

آپ دونوں ابھی تک یہاں کیا کر رہے ہیں

وہ دونوں جو کوئی بات کر رہے تھے اسکی آواز پر متوجہ ہوئے

کچھ نہیں بھا بھی آپکے شوہر سے میرا آرام کرنا برداشت نہیں ہو رہا اس لیے کام پر کام نکلوائے جا رہے ہیں

اسکے پوچھنے پر زوہان ہلکا سا مسکرا کر شرارت سے بولا جس پر وہ ہاد کی طرف دیکھ اٹھیں اور اچھا لگے کہ وہ اس وقت

اسے کونسا کام کہہ رہا ہے

ٹھیک ہے تم جاو اور مجھے اپ ڈیٹ کرتے رہنا

اسکا کندھا تھپتھپا کر ہانے اسے جانے کا کہا جو دو انگلیاں سر پر رکھ اوکے کا سائن دیتا گھر سے باہر نکل گیا جبکہ

اسکایوں اس ٹائم کہیں باہر جانا عاثرہ کو عجیب لگا

یہ اس وقت کہاں گیا ہے

ایک ضروری کام تھا بس وہی گیا ہے

اسکی چادر کندھوں پر ٹھیک کرتے ہوئے اسنے سر سری سا جواب دیا مگر وہ الٹا پریشان ہوئی

اس وقت کونسا کام

تھا ایک آپ یہ چھوڑیں اور اندر چلیں باہر ٹھنڈ ہو رہی ہے خامخا میں آپ کو سردی لگ جائے گی

اسکا دیہان زوہان کی طرف سے ہٹانے کی خاطر وہ اسکو اپنے ساتھ لیے اندر بڑھا گیا

اتنی بھی سردی نہیں موسم کافی چنچ ہو گیا ہے

گھر واپس آنے کے بعد وہ چنچ کر کہ ریلکس ہوتی سب سے پہلے مہرماہ کہ پاس آئی کیونکہ اسکیاں فنکشن ادھورا چھوڑ کر واپس چلے آنا اسے کچھ پریشان کر گیا تھا ویسے تو دعا نے سب کو یہ بتا کر ریلکس کر دیا تھا کہ اسکی تھوڑی طبیعت خراب ہو گئی ہے اس لیے وہ واپس گھر چلی گئی مگر اسکے بعد بھی زوبیہ اسکے لیے پریشان رہی اور اب گھر آ کر فرش ہونے کے بعد وہ سیدھا اسکے کمرے میں ہی آ گئی مگر وہ لائٹز آف کر شاید سو گئی تھی جس پر وہ اسے پریشان نا کرنے کا سوچ صرف آرام سے اسکا بلیٹکٹ ٹھیک کر کہ خاموشی سے باہر نکل گئی

اسکے باہر نکلنے کی دیر تھی کہ وہ فوراً آنکھیں کھول کر گہرا سانس بھر کر رہ گئی

جیسے تیسے ڈرائیو کروہ واپس تو آ گئی تھی مگر واپس گھر آنے کے بعد اپنے کمرے میں آ کر دل کھول کر روئی کیونکہ یہاں اسے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا اس لیے جتنی دیر ہو سکی وہ زمین پر بیٹھ کر روتی رہی تاکہ دل میں جو

درد تھا وہ سب نکل جائے اور کل وہ کسی بھی طرح کمزور نا پڑے مگر عزیت ہر گزرتے لمحے کہ ساتھ بھرتی

جار ہی تھی دل تھا کہ اپنی محبت کہ دور جانے پر سنبھلے نہیں سنبھل رہا تھا

اسکی پریشانی میں دعا مانا جانے کتنی بار اسے کالز کر چکی تھی مگر اسنے ایک بھی بار کال ریسو کرنے کی زہمت ناکی

اور کر کہ اسے کہتی بھی کیا اس وقت تو وہ خود سے ہی جو نچ رہی تھی اپنی تکلیف کم کرنا کوئی راستہ نظر نہیں

آ رہا تھا ایک طرف محبت تھی تو دوسری طرف اسکی اپنی بہن کی خوشیاں نا تو محبت کا غم بھلائے بھول رہا تھا اور

ناہی بہن کی خوشیاں چھننے کا ظرف تھا وہ چاہتی تھی بس کسی بھی طرح یہ آج کی عزیت بھری رات گزر

جائے کل وہ خود کو کسی بھی طرح سنبھال لے گئی بس یہ آج کی رات گزر جائے

صبح کا سورج سبھی کی زندگیوں میں ایک نئی کرن لیکر آیا تھا گزری رات جہاں سلطان منشن میں موجود ہر

شخص کہ لیے حسین تھی وہی بیگ ہاوس میں صرف وہ تھی جسکی سب سے بھاری گزری لیکن گزری رات

کہ ہر لمحے کہ ساتھ ساتھ وہ اپنے آپ کو کئی حد تک سنبھال چکی تھی اور اب بشر ابیگم کہ ساتھ یوں ہشاش

ہشاش سی بارات کی تیاریوں میں مصروف تھی جیسے رات کچھ ہو اہی نا ہو

اچھا ہوا تم اٹھ گئی چلو اب جلدی سے ناشتہ کرو پھر تمہیں پار لڑ بھی جانا ہے

کیچن میں کھڑی وہ آج خود اپنے ہاتھوں سے زوبیہ کہ لیے ناشتہ بنا رہی تھی اور اسکے آنے پر فوراً مسکراتے ہوئے اسنے اسے کرسی پر بیٹھایا اور اسکا ناشتہ اسکے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے جلدی میں بولی جو بڑی غور سے اسکے چہرے اور مسکراہٹ کو دیکھ رہی تھی جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو شروع کرو ناشتہ

اسکے یوں خود کو غور سے دیکھنے پر مہرماہ ہنستی چائے کپ میں انڈلتے ہوئے بولی

دیکھ رہی ہوں کل رات تک تو تمہاری طبیعت خراب تھی لیکن اب دیکھ کر ایسا تو کچھ نہیں لگ رہا

اسکے مشکوک لہجے پر ایک پل کہ لیے اسکے ہاتھ روکے اور پھر دوبارہ نارمل ہوئے اسنے چائے کا کپ بھی اسکے سامنے رکھا

ہاں تو رات کو خراب تھی اب تھوڑی اور ویسے بھی بس ہلکا سا سردرد تھا نیند پوری کر لینے پر ختم ہو گیا اب میں

بلکل ٹھیک ہوں اس لیے تم مجھ پر غور کرنے کہ بجائے اپنا ناشتہ ختم کرو کیونکہ الڑیڈی تم پار لر کہ لیے لیٹ

ہو چکی ہو

اب جلدی سے ناشتہ ختم کرو تب تک میں تمہارے کپڑے گاڑی مین رکھوا دیتی ہوں

جلدی جلدی میں اسکو ساری وضاحت دیتے ہوئے وہ اسکی ایکسرا کرتی نگاہوں سے بچنے کی خاطر بہانا بنا کر
کیچن سے باہر نکل گئی جبکہ پیچھے زوبیہ اسکی حرکتوں اور جلدی بازی پر کسی گہری سوچ میں مبتلا ہوئی اور ناشتے
کی بجائے صرف چائے پیتے ہوئے موبائل پر کسی کا نمبر ملانے لگی

اسلام علیکم

جی مصروف تو نہیں آپ

انوشہ یہ زوہان کہاں ہے
پتہ نہیں بھا بھی وہ تو رات سے گھر نہیں آئے بول رہے تھے کسی ضروری کام سے جا رہے ہیں آپ کو کچھ کہنا
تھا

رات کہ لیے زوہان کہ کپروں کو تیار کرتے اسنے عائرہ کو جواب دیا جو اسکی بات پر پریشان ہوئی
ہونا کیا وہ ناز کو پار لرجانا تھا لیکن خیر چھوڑو اب ارمان خود چھوڑائے گا اسے تمہیں تو نہیں جانا پار لر
نہیں میں خود ریڈی ہو جاؤں گئی

چلو پھر تم ریڈی ہو جاو میں ارمان کو کہتی ہوں وہ خود ہی لے جائے ناز کو

ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ اسکو تیار ہونے کا بول وہ واپس نکلی اور جلد بازی میں سڑھیاں اترتے ہوئے نیچے

آنے لگی کہ چھٹی سڑھی پر پاؤں رکھتے ہی جلد بازی میں اسکا پاؤں سلیپ ہوا لیکن اس سے پہلے وہ گرتی کہ

صد شکر تھا کسی نے اسے فوراً نیچے سے پکرتے ہوئے گرنے سے بچایا

عرویا ردیہان سے پاگل ہو گئی ہو کیا

عارہ بیٹا

فارس جو پہلے ہی نیچے دامیر سلطان کہ ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا اسکی بے دیہانی اور جلدی بازی نوٹ کرتے

ہوئے اسے ٹوکتا کہ اس سے پہلے ہی اسکا پاؤں سلیپ ہوا جس پر وہ فوراً تقریباً بھاگتے ہوئے فرتی سے اسکے

پاس پہنچا اور گرنے سے بچایا جبکہ اسکے بھاگنے اور عارہ کہ گرنے کہ ڈر سے دامیر سلطان خود بھی پریشان

ہوئے

ٹھیک ہو تم

ایک بازواسکے کندھوں کہ گرد جبکہ دوسرے سے اسکا ہاتھ پکرے اسنے احتیاط کہ ساتھ باقی کی سڑھیاں اتر

کرا سے نیچے لایا

عائزہ بیٹاٹھیک ہیں آپ

وہ جو خود بھی گیرنے سے زیادہ ہونے والے نقصان کا سوچ ڈری تھی دمیر سلطان کی فکر پر محظ سر ہلا گئی

عائزہ۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ کو اور یہ چوٹ کیسے لگی

وہ بدحواس سی ابھی کچھ بولنے کہ قابل بھی نا تھی کہ تبھی باہر سے اندر آتا ہوا اسکی بدحواسی اور فارس کہ اسے

یوں پکر کر کھڑے ہونے پر فوراً اسکے قریب آکر فکر مندی سے پوچھنے لگا جبکہ قریب آتے ہوئے اسنے بقائدہ

فارس کہ ہاتھوں سے عائزہ کا ہاتھ کھینچ کر نکالا اور اسکے کندھوں سے اسکا بازو دھکیل کر خود اسکے قریب ہوا

جو خوف زدہ سی اسکی طرف دیکھنے لگی کہ تبھی اسکی نگاہ اسکے بازو پر آئی رگڑ پر پڑی جو شاید سلیپ ہوتے وقت

ریکنگ سے لگ گئی تھی

آپ ڈر کیوں رہی ہیں مجھے بتائیں

اسکے ڈر چوٹ اور بد حواسی پر جیسے وہ پاگل دیوانہ بے چین ہوا

پریشان نہیں ہوں سڑھیاں اترتے وقت اسکا پاؤں سلیپ ہو گیا تھا مگر شکر ہے اللہ کا کوئی نقصان نہیں ہو

اسکی بجائے فارس نے جواب دیا مگر وہ تو اسکے سلیپ ہونے کا صرف سن کر ہی آپے سے باہر ہوا

گیرنے والی تھی مطلب یہ چوٹ آپ ٹھیک ہیں کہیں اور تو نہیں لگی بتائیں

میں ٹھیک ہوں ہاں کچھ نہیں ہوا

اسکی پریشانی اور بے تابی پر وہ جلدی سے اسکی

سے ہاتھوں کو پکرتی ہوئی پرسکون کرنے لگی جسکی نگاہوں میں سکون اترنے کی بجائے جیسے مزید بے چینی

اتری

بیٹھیں یہاں

شکریہ

اسکو صوفے پر بیٹھانے کہ بعد وہ فارس کی طرف موڑا اور مشکور ہوئے اسکا شکریہ ادا کیا جو اسکے شکریہ کہنے پر

ہلکا سا مسکرا دیا

اسکی ضرورت نہیں عائرہ میری بھی دوست ہے میں بھی نہیں چاہوں گا کہ کبھی اسے کچھ ہو

ایک نظر اسکو اور ایک ہاد کو دیکھ اسنے رسائیت سے جواب دیا جس پر عائرہ دھیمسا مسکرائی جبکہ دامیر سلطان نے بھی اسکا شکریہ ادا کیا اور ہاد بس بے چین نگاہوں سے اسکے چہرے کو ہی دیکھتا رہا جواب کافی ریلکس ہو گئی تھی ورنہ گرنے کی خوف نے اسے خود بھی اچھا خاضہ خوف زدہ کر دیا تھا

بارات کا انتظام شہر کہ بہت بڑے اور عالہ میرج حال میں کیا گیا تھا لڑکی والے حشیت میں بھلے ہی سلطان زادوں سے کم تھے مگر انکے معیار پر اترنے کی خاطر ان لوگوں نے کوئی کثر باقی نہیں چھوڑی تھی لڑکی والے اور انکے تمام مہمان بہت پہلے ہی حال میں تشریف لاکھے تھے اب بس بارات کہ آنے کی دیر تھی جسکا انتظار سبھی کو بے صبری سے تھا

شکر ہے تم لوگ آگئے ارشان نے کال کی تھی کہ وہ لوگ بھی بارات لیکر نکل چکے ہیں زوبیہ کہاں ہیں اسکو بیٹھا دیاروم میں

وہ ابھی پارلر سے سیدھا حال میں آئی تھی کہ بشرابیگم فوراً اسکے پاس آتی ہوئی بتانے لگی اور زوبیہ کہ بارے میں بھی پوچھا

کیونکہ مہرماہ اور زوبیہ دونوں ایک ساتھ حال میں پہنچنے والی تھی

ابھی تو صرف میں آئی ہوں زوبیہ کا ابھی میک آپ کچھ باقی رہتا تھا اس لیے وہ تھوڑی دیر تک آجائے گئی

کیا زوبیہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی ابک یہ تم لڑکیاں اگر تمہارے بابا کو پتہ چلا نا کہ بارات پہنچنے والی ہے اور

زوبیہ ابھی تک حال میں نہیں پہنچی تو جانتی ہو کتنا غصہ کریں گئے

زوبیہ کہ اب تک حال میں نا پہنچنے پر بشر ابگم دے دے غصے سے بولی کیونکہ تھوڑی دیر میں بارات آجاتی اور

ایسے میں دو لہن ہی موجود نا ہو تو میوب لگتا تھا

اوہو امی آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہیں ابھی بارات آنی ہے آنہیں گئی جو آپ اتنا ہائپر ہو رہی ہیں اور

بے فکر رہے وہ تھوڑی دیر میں پہنچ جائے گئی بس ایک آخری ٹچ آپ دینا باقی تھا

اللہ کرے آجائے ورنہ تمہارے بابا سے برا کوئی نہیں ہونے والا

اچھا آپ پریشان نہیں ہوں میں زرہ بارات کہ استقبال کی تیاریاں دیکھ لوں تب تک آپ پلیز مہمانوں کے

پاس جائیں

انہیں مہمانوں کہ پاس جانے کا بول وہ خود برا نیڈل روم کی طرف چلی گئی تاکہ استقبال کی تیاریاں دیکھ سکے
جو وہ گھر سے نکلنے سے پہلے ہی اپنی کزنز کو سمجھا کر نکلی تھی

گھر کہ سبھی لوگ بارات لیکر نکل چکے تھے لیکن وہ صرف اسکے انتظار میں ابھی تک گھر میں موجود تھی
کیونکہ اسکی خاں تلقین تھی کہ وہ اسکے ساتھ ہی حال میں جائے گی اس لیے وہ خود تو اپنی تیاری مکمل کر چکی
تھی مگر دیر بس اسکی تھی جو دوپہر سے غائب اب نظر آرہا تھا

بارات کہ فنکشن کہ لیے ان سبھی نے مہرماہ کی فرمائش پر اپنے اپنے شوہروں کہ فیورٹ کلر کی ساڑھی زیب
تن کی ہوئی تھی

عائزہ بلود عا اور ناز نے بلیک انوشہ نے سی گرین جبکہ مہرماہ نے خود بولڈ ریڈ کلر کی شفون کی ساڑھیاں زیب
تن کی ہوئی تھی

شکر ہے آپ آگئے

ایک تو مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی ہاں کہ یوں اچانک آپ کہاں غائب ہو جاتے ہیں

اسکو آتا دیکھ وہ فوراً غصے سے کھڑی ہوتی خالص بیویوں والے انداز میں بولی جبکہ وہ اسکی ڈانٹ سے زیادہ اسکے وجود کی گہرائیوں میں اترا

نیلے رنگ کی شیفون کی ساڑھی میں فل بلوز کہ ساتھ آج اسنے بال کو کرل کر کہ کچھ آگے کندھے اور باقی کمر پر کھلے چھوڑے ہوئے تھے کانوں میں ڈائمنڈ کہ بہت پیارے سے ٹاپس اور گلے میں نکلیس پہنا پواتھا کلائیوں میں والویٹ کی ہم رنگ چوڑیاں ناک میں پہنی نوزپن اور لائٹ سے میک میں غصہ کرتی وہ آج اسے ہر بار سے زیادہ حسین اور جانیوالگی

یہ اسکی محبت کا اثر تھا یا ممتا کا روپ کہ وہ دن بدن اور بھی زیادہ حسین ہوتی جا رہی تھی
آب یہاں کیوں روک گئے جائیں تیار ہوں جا کر۔۔۔۔۔

اسے یو نہی دروازے پر ٹکا دیکھ اب وہ غصے سے بولتی اسکے قریب آئی کہ اندر آنے کی بجائے الٹا ہانے اسے بازو سے کھنچ کر اپنے نزدیک کیا اور دونوں ہاتھ اسکی کمر پر باندھ اسکی سانسوں پر قابض ہوا

کئی لمحے یو نہی وہ اسکی سانسوں سے اپنی سانسوں کو مہکائے روخ پلٹ کر اسے دروازے کہ ساتھ پن کرتا مزید اسکے قریب ہوا اور اسکے ساتھ اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں میں اولجھائے اپنے لمس میں شدت پیدا کی جبکہ

اسکی حرکت پر عائرہ کا غصہ تو جیسے منٹوں میں ہوا اب اس کے چہرے پر غصہ نہیں بلکہ اس کے لمس پر شرم حیا کی سرخی پھیلی ہوئی تھی

ہ۔ ہاد

ہو نہوں کہ بعد اس کے لبوں کو گردن اور اس سے نیچے تک کا فاصلہ تہہ کرتے محسوس کرا اسکی جان ہوا ہوئی اس کے تیور تو جیسے کچھ اور ہی تھے جس پر وہ فوراً سے روکنے کی خاطر بولی مگر وہ تو جیسے اپنی ہی خودی میں مگن اسکی ساڑھی کا پلو نیچے گیرا چکا تھا جس پر اب سہی معنوں میں عائرہ کہ حواس سلیپ ہوئے

ہاد کیا کر رہے ہیں ہمیں جاننا۔۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا فحال مجھے آپ چاہیے اس لیے چپ ہو جائیں

صاف لفظوں میں اسکو منا کر اسنے خاموش رہنے کا کہا کیونکہ اسکی یہ مزاحمت اس کے موڈ کو خراب کر رہی تھی

لیکن ہاد۔۔۔۔

شش سب بھول جائیں صرف مجھے محسوس کریں اور کچھ نہیں

اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروائے وہ خمار الود لہجے میں بولتا اسے باہوں میں اٹھا کر بیڈ کہ پاس آیا اور احتیاط سے لٹائے خود اپنی شرٹ کہ بٹن کھولنے لگا جبکہ وہ اسکی ارادوں پر گھبرائے کچھ کہہ بھی ناپائی کہ کہیں اسکا موڈ ہی خراب نا ہو جائے

کچھ ہی دیر بعد بینڈ باجوں کہ ساتھ بارات حال میں پہنچ چکی تھی جسکا استقبال نوید صاحب انکے بھائی اور مہرماہ کہ ماموں نے مل کر بہت اچھے سے کیا جس کہ بعد فیضان زوہان ارشان اور ارمان کی ہمراہی جا کر پوری شان کہ ساتھ سیٹج پر براجمان ہو اسب کچھ ٹھیک تھا لیکن جو بات پریشان کن تھی وہ تھی ابھی تک زوبیہ کا حال میں ناپہنچنا

مہرماہ کہاں رہ گئی ہے زوبیہ ابھی تک آئی کیوں نہیں تمہارے بابا اور سبھی مہمان اسی کا انتظار کر رہے ہیں اس بار بشران بیگم کچھ غصے سے بولی کیونکہ اب تو بارات بھی آگئی تھی اور نکاح خواں نکاح کا بول رہے مگر نکاح کا خاک ہوتا یہاں تو دولہن ہی اب تک غیر حاضر تھی

میں کال تو کر رہی ہوں امی پر وہ اٹھا نہیں رہی

بار بار اسکا نمبر ٹرائی کرتی اس بار مہر ماہ خود بھی کچھ پریشان ہوئی کیونکہ آدھے گھنٹے پہلے اسنے بولا تھا کہ وہ نکل

چکی ہے جسکی بنا پر اب تک تو پہنچ جانا چاہے تھا لیکن ابھی تک اسکا نا آنا سے بھی پریشان کر رہا تھا

کیا ہوا آئی اور مہر و تم اتنی پریشان کیوں ہو سب ٹھیک ہے

ان دونوں کی پریشان نوٹ کر دعا اور انوشہ دونوں کے پاس آکر پوچھنے لگی جس پر بشر بیگم نے مہر ماہ کو غصے سے

گھورا

زوبی ابھی تک نہیں آئی

کیا زوبیہ ابھی تک حال نہیں پہنچی

مہر ماہ کی بات پر انوشہ یکدم شاک میں بولی کیونکہ دولہن کا اب تک غائب رہنا حیران کن ہی تھا

ہاں نا آدھے گھنٹے پہلے وہ کال کر کہہ رہی تھی کہ نکل چکی مگر ابھی تک نہیں پہنچی پتہ نہیں کہاں رہ گئی ہے

مجھے تم دونوں سے اس لاپرواہی کی امید نہیں تھی مہر ماہ اب بتاؤ تمہارے بابا پوچھیں گئے تو میں کیا جواب

دوں گئی

بشر بیگم زوبیہ کو بلا لیں نکاح کی رسم شروع کرنی ہے

وہ کھڑی ابھی مہرماہ پر غصہ نکال رہی تھی کہ پیچھے سے نوید صاحب نے آکر زوبیہ کو لانے کا کہا جس پر اب

سہی معنوں میں انکے جھکے چھوٹے

کیا ہوا سب ٹھیک ہے

ماں بیٹی کہ ساتھ ساتھ انوشہ اور دعا کہ پریشان چہروں پر وہ کچھ پریشان ہوئے

بابا وہ زوبی ابھی تک حال میں نہیں پہنچی

ڈرتے ڈرتے اسنے نوید صاحب کو ابھی تک اسکے حال میں نا آنے کی خبر دی جسکو سن کر اب سچ میں نوید

صاحب پریشان ہوئے

کیا مطلب نہیں آئی وہ تو تمہارے ساتھ آنے والی تھی نا

جی پر اسکی تیاری باقی رہتی تھی اس لیے اسنے کہا میں جاؤں وہ خود آجائے گئی مگر وہ ابھی تک نہیں پہنچی

اتنی بڑی بات آپ دونوں نے مجھے بتائی کیوں نہیں پار لڑکال کر کہ پوچھو کہاں ہے وہ

اپنے چہرے کہ تاثرات کو کنٹرول رکھے وہ کچھ دے دے غصے سے بولے جس پر مہرماہ فوراً ڈرتے ہوئے پار لڑ

کال کرنے لگی مگر وہاں سے معلوم ہوا کہ وہ کب کی جاچکی ہے

وہ کہہ رہے ہیں وہ کب کی جاچکی

موبائل کان سے ہٹا کر وہ پریشان ہوتے ہوئے بولی

کیا مطلب نکل گئی ہے تو ابھی تک ائی کیوں نہیں پار اور حال کاراستہ صرف دس منٹ کا ہے

کیا ہوا آپ سب ایسے کیوں کھڑے ہیں سب ٹھیک ہے

ان سب کی پریشانی کو نوٹ کرتے ہوئے ارشان سیٹج سے اتر کر انکے پاس آئے پوچھنے لگا کہ اسکے ساتھ ہی

زوہان بھی اتر کہ انکے پاس آیا اور اسکے بعد دامیر سلطان بھی لیکن جب انہیں بھی ابھی تک زوبیہ کہ نا آنے

کی خبر ملی تو وہ بھہ پریشان ہوئے اور اسی پریشانی کو کم کرنے کی خاطر دامیر سلطان نے زوہان کو پار لے جا کر

دیکھنے کا کہا اور یہ بھی کہ راستہ بھہ دیکھ لے کہ کہیں ٹریفک میں نا پھنس گئی ہو یا کچھ اور

یونہی مہمانوں کو زبردستی مسکرا کر ٹالتے ہوئے انہیں مزید آدھا گھنٹہ گزر گیا اور اس آدھے گھنٹے کہ انتظار کہ

بعد زوہان لوٹا تو اکیلا ہی تھا اسنے آکر بتایا کہ وہ سارا راستہ اچھے سے دیکھ کر آیا ہے اور پار لے بھی چیک کیا مگر وہ

کہیں نہیں تھی جس پر اب سہی معنوں میں سبھی پریشان ہوئے جبکہ بشرایکم کادل تو کسی انجانے خوف کہ
تحت ہی دھڑکا کہ کہیں اسے کچھ ہونا گیا ہو

کیا ہوا ناراض ہو گئی ہیں

دل کھول کر اپنی من منمائیاں پوری کرنے کہ بعد وہ نہایت محبت اور پر شوخ نگاہوں سے اسکے بال کی لیٹ

کو انگلی میں لپیٹتے ہوئے پوچھنے لگا جو اسکی حرکت پر غصے سے منہ بنائے اسکی پناہوں میں قید تھی

آپ کو اس سے کیا آپ کریں جو آپ کو کرنا ہے

غصے سے بولتی اسنے ناک پھلایا

وہ تو میں کر رہا ہوں

آنکھ دبا کر ڈھٹائی سے جواب دیا گیا

آپ کو اندازہ بھی ہے ہا کہ حال میں سب ہماری غیر موجودگی پر کیا کیا سوچ رہے ہوں گئے لیکن آپ ہیں

کہ

آج پہلی بار وہ اسکی قربت کہ بعد غصہ دیکھا رہی تھی جو ہاد کو اچھا خاصہ چونکا نے کا سبب بنا

کوئی کیا سوچتا ہے مجھے اس بات سے فرق نہیں پرتا مجھے آپ چاہیے تھی سو میں نے وہی کیا جو مجھے بہتر لگا

اب موڈ ٹھیک کریں اپنی قربت پر اپکایوں خفا ہونا مجھے بالکل قبول نہیں

اسکی خوشبو سے اپنی سانسوں کو مہکائے اسنے سختی تنبیہ کر اپنے لب اسکی گردن پر رکھے جو دوبارہ اسکی من

مانیاں سٹارٹ ہونے پر اسکے کندھے پر موکہ مار گئی

آپ کو پتہ ہے ہاد آپ دن بادن بگڑتے جارہے ہیں

اسکے ہاتھوں کو اپنے پیٹ اور کمر پر بیگتا محسوس کروہ اسکی تنبیہ کہ باوجود خفا لہجے میں بولی جو اسکی بات پر گہرا

مسکرایا

قصور میرا نہیں بلکہ آپکا ہے نور ہاد

آپ دن بادن اتنی جانلیو امت ثابت ہوں کہ مجھے بگڑنا پڑے

پر شوخ لہجے میں کہتا وہ دوبارہ اپنی منمنائیاں شروع کر چکا تھا جس پر وہ بس خفا اور غصہ دیکھاتی اسکی منمنائیاں برداشت کرے ی رہی کہ تبھی انکے پر خیز لمحوں میں موبائل کی چنگار نے خلخل پیدا کیا جس پر عائرہ نے تو شکر کیا مگر ہاد کا موڈ سخت بد مزہ ہوا

غصے سے موبائل کو گھورتا وہ تھوڑا اوپر اٹھا اور سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر بلینک نمبر دیکھا جو دامیر سلطان کا تھا جس پر چاہ نچار اسے کال اٹھانی پڑی مگر کال اٹھانے پر جو خبر اسے دوسری طرف سے ملی اس پر یک لخت اسکے تاثرات بدلے

آپ پریشان نہیں ہوں میں آ رہا ہوں
کیا ہوا۔۔۔

اسکے بدلتے تاثرات وہ بھی اچھے سے نوٹ کر چکی تھی اس لیے کال بند ہوتے ہی فوراً پوچھنے لگی جو اسکے اوپر سے ہٹ کر نیچے گیری اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا

زوبیہ لاپتہ ہو گئی ہے

کیا۔۔۔۔

اسکی بات پر عائرہ کو شدید جھٹکا لگا وہ یکدم چونکتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی

ہمم اسکا کچھ پتہ نہیں چل رہا

آپ چیخ کریں ہمیں ابھی حال چلنا ہوگا

اسکو چیخ کرنے کا بول وہ خود مو بائل پر کسی کو کال ملانے لگا جبکہ وہ حیران پریشان سی کچھ اور پوچھنے کہ قابل نا

رہی اس لیے مزید کچھ پوچھنے کی بجائے اٹھی واشروم میں چیخ کرنے چلی گئی

مزید دو گھنٹے گزر چکے تھے زوہان ارشان ارمان یہاں تک نوید صاحب نے بھی سبھی سورسیز کہ زریعے اسکے

بارے میں پتہ لگوانے کی کوشش کی لیکن وہ کہاں تھی کیا ہوا تھا کسی کو کچھ معلوم نا ہوا وہی دوسری طرف

پورے حال میں یوں انکا دیر کرنا کئی چمگوئیاں پیدا کر گیا تھا سبھی کہ پریشان چہرے اور ہر بڑا ہٹ مہمانوں کو

مشکوک بنا رہی تھی

بشرابیگم کا تو رو رو کر برا حال تھا جبکہ اسی طرح مہرماہ دعا نوشہ اور باقی سبھی کا بھی پریشانی سے برا حال تھا

وہ پانچوں بھائی اپنی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے پتہ لگوانے کی کوشش کر رہے تھے مگر ایسے لگ رہا تھا جیسے
زوبیہ کا نام و نشان تک دنیا سے غائب ہو چکا ہو

جب کافی دیر اسکا کوئی سراغ نہیں ملا تو لوگوں کی باتوں اور گھر کی عزت بچانے کی خاطر ہاد نے نوید صاحب کو
مشورہ دیا کہ فحال یہی بہتر ہے کہ بات سنبھالنے کی خاطر فیضان کا نکاح مہر ماہ سے کروادیا جائے جس پر ایک
بار تو سبھی اسکی بات پر حیران ہوئے مگر جب حالات دیکھے تو انہیں یہی بہتر لگا کیونکہ لوگ جہاں انکے حق
میں تھے وہی انکے بارے میں باتیں بھی کر رہے تھے

لیکن جب یہ بات مہر ماہ کو معلوم ہوئی کہ وہ سب اسکا نکاح فیضان سے کروانا چاہتے ہیں تو اسنے صاف انکار
کر دیا کہ وہ ایسا نہیں کرے گی جس پر بشر بیگم نے اسے واسطہ دیا کہ اپنے باب کی عزت رکھ لے ورنہ
مہمان ناصرف انکی رسوائی بلکہ زوبیہ کی عزت بھی تار تار کر دیں گئے جس پر مجبور اسے ماننا پڑا

ایجاب قبول کہ بعد دست خط کرنے کی باری آئی تو اسکے جزبات تلخ بد لے دل خوش نہیں تھا بلکہ یہ
سوچ کر ملامت کر رہا تھا کہ جس جگہ کو وہ پر کرنے والی ہے وہ چند گھنٹوں پہلے اسکی بہن کی تھی

اسے اسکی من چاہی محبت مل گئی تھی مگر اس من چاہی محبت کہ باوجود دل خوش نہیں تھا احساسات غمگیں
تھے ناجانے اسکی بہن کہاں تھی کس حال میں تھی کچھ معلوم نہیں تھا لیکن اسکی غیر موجودگی میں اسکا حق
اسے دے دیا گیا تھا

اندر وہ خود سے چونچ رہی تھی جبکہ باہر سٹیج پر ایجاب قبول کرتے ہوئے فیضان کہ احساسات بھی بالکل
بے تاثر تھے اسکے دل میں کوئی احساس نہیں تھا بے تاثر سے تاثرات کہ ساتھ اسنے مہرماہ کوتا حیات اپنی
شریک حیات قبول کر کہ گھر کی عزت تو بچالی تھی مگر جو احساس اسکے زوبیہ کہ لیے تھے وہ تو جیسے ابھرنے
سے پہلے ہی بے موت مارے گئے
وہ سبھی نکاح کی رسم ادا ہونے کہ بعد ایک دوسرے کو پریشانی میں مبارک باد دے رہے تھے کہ تبھی نوید
صاحب کہ موبائل پر کال آئی

جی میں ہی ہوں

کیا کونسے ہو سپٹل

اچھا ٹھیک ہے میں آرہا ہوں

کیا ہوا بیگ صاحب

انکی کال بند ہونے پر دامیر سلطان نے فوراً پوچھا جبکہ باقی سبھی بھی انکی طرف متوجہ ہوئے

ہو سہیل سے کال تھی زوبیہ ہو سہیل میں ہے مجھے فوراً جانا ہوگا

کیا

کیا ہوا ہے میری بچی کو وہ ٹھیک تو ہے

انکی بات سن کر بشر بیگم کا دل ہولا وہ فوراً انکے پاس آتی پریشانی اور بے تابی سے پوچھے لگی

پتہ نہیں بشر ایہ تو جا کر ہی معلوم ہوگا چلو جلدی

بشر بیگم کو جواب دیتے وہ فوراً باہر نکلے جس ہر ہاد نے زوبان کو انکے ساتھ جانے کا اشارہ کیا جبکہ باقی سب

فلحال وہی مہمانوں کی خاطر روکے

ہو سہیل پہنچتے ہی بشر بیگم نے جی بھر کر اسے اپنے گلے سے لگا کر اپنی ممتا کو سکون پہنچایا

اسے زیادہ چوٹیں نہیں لگی بس سر پر اور بازو پر فلکبجر آیا تھا اور کچھ کمزوری تھی باقی خدا کا شکر تھا کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا

امی میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کیوں رورہی ہیں اتنا

اپنی سلامتی کہ باوجود انکے اتنا رونے پر وہ نقاہت زدہ آواز میں بولی

رو نہیں تو اور کیا کروں جانتی بھی ہو میں کتنا پریشان ہو گئی تھی خدا جانے کیسے کیسے سو سے دل کو ہولارہے

تھے اگر تمہیں کچھ ہو جاتا یا خدا ناخاستہ کوئی برا نقصان ہوتا تو بتاؤ میں کیا کرتی

ممتا بھرے انداز میں اسکا ماتھا چومتے وہ اسے اپنے دل کا ڈر بتانے لگی جس پر وہ تکلیف کہ باعث ہلکا سا مسکرائی

میں جانتی ہوں آپ سب پریشان ہو گئے ہوں گئے لیکل دیکھیں اب میں بالکل ٹھیک ہوں اور کچھ نہیں ہوا

مجھے اس لیے روئیں مت

انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ اسنے انہیں ریلکس کرنا چاہا

لیکن زوبیہ بیٹا یہ سب ہوا کیسے اور آپ ہائے وے والی ساید پر کیا کرنے گئی تھی آپکو تو حال میں پہنچنا تھا

اب کی بار سوال نوید صاحب کی طرف سے آیا کیونکہ حال کار راستہ الگ تھا لیکن اسکی کار کا ایکسڈینٹ دوسری

سایڈ پر ہوا تھا اور یہی بار انہیں پریشان کر رہی تھی کہ وہ اس طرف کیا کرنے گئی

غلطی میری تھی بابا وہ میں اپنا جوتا اور پرس گھر بھول گئی تھی تو وہی لینے کی خاطر حال جانے سے پہلے میں گھر

گئی لیکن واپسی پر اتنی زیادہ ٹریفک ہو گئی تھی کہ ڈروائیور کو دوسرا روٹ لینا پڑا اور وہی جب ہم ٹرن کرنے

لگے تھی تو اچانک دوسری سایڈ کی کار ہماری کار سے ٹکرا گئی اور پھر یہ سب جب مجھے ہوش آیا تو میں ہو سپٹل

میں تھی ڈاکٹر نے مجھ سے میری انفورمیشن پوچھی تو میں نے آپکا بتایا

پوری بات حرف با حرف اسنے ان دونوں کو تفصیل سے بتائی جس پر وہ دونوں بس اس بات پر شکر ادا کر رہے

تھے کہ انکی بیٹی کو کچھ نہیں ہوا

بابا وہ ڈرائیو

فکر مند نگاہوں سے اسنے ڈرائیور کا پوچھا کیونکہ جان تو اس بچارے کی بھی خطرے میں تھی

فکر نہیں کرو بیٹا وہ ٹھیک بس ہلکی سی چوٹ آئی ہے

شکر ہے اللہ کا لیکن یہ مہر و کہاں ہے اور باقی سب

خدا کا شکر ادا کرنے کے بعد اس کا دیہان مہرماہ کی غیر موجودگی پر گیا جبکہ اسکے ہو چھنے پر ان دونوں میاں بیوی نے پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

بیٹا وہ۔۔۔۔

کیا ہوا امی سب ٹھیک ہے

انکی ہجکجاہٹ پر وہ پریشان ہوئی جس پر بشر ابیگم نے دل بڑا کرتے ہوئے اسے سب بتا دیا کہ کیسے اسکے لاپتہ ہونے پر لوگوں کی باتوں سے بچنے اور بات سنبھالنے کی خاطر انہوں نے مہرماہ اور فیضان کا نکاح کروا دیا جس کو سن کر پہلے تو وہ ساکت ہوئی لیکن پھر بنا کچھ بولے ہی چپ چاپ لیٹ گئی

اسکے یوں خاموش ہونے پر بشر ابیگم نے پریشانی سے نوید صاحب کو دیکھا جنہوں نے آنکھوں کے اشارے سے اسے بے فکر رہنے کا کہا جو اس کا ہاتھ پکڑ کر بس چپ رہی

حال کا سارا کام خیر اسلوبی سے نپٹانے کے بعد وہ سبھی ہو سپٹل آکر زویہ کو دیکھ چکے تھے مگر وہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی جس پر سبھی صبح اسکی خیریت دریافت کرنے کا سوچ واپس چلے آئے مہرماہ نے وہاں روکنا

چاہا مگر بشر ابیکم نے اسے ان لوگوں کہ ساتھ ہی واپس بھیج دیا اور اب گھر واپس آکر رات زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ سبھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ دعا اور انوشہ دونوں اسے کافی زیادہ تسلی دیتے ہوئے فیضان کہ کمرے میں بیٹھا کر گئی تھی مگر انکے جاتے ہی وہ بیڈ سے اٹھ گئی اور اب کھڑی پورے کمرے کی ڈیکوریشن کو دیکھ رہی تھی پورا کمرہ بہت ہی خوبصورتی کہ ساتھ سجایا گیا تھا مگر افسوس کہ یہ ساری سجاوٹ اسکی بہن کہ لیے تھی جواب اسکے حصے میں آئی تھی

پورے کمرے کہ سجاوٹ اور دل کی عجیب حالت پر کھڑی نا جانے وہ کیا کیا سوچ رہی تھی کہ اسکی سوچ کا محور دروازہ بند ہونے کہ آواز پر ٹوٹا

اسنے نگاہیں دروازے کی طرف اٹھائی جہاں وہ شیر وانی بازو پر لٹکائے رف سے حویلیے میں خود بھی اسکو دیکھ روکا لیکن پھر بنا کچھ کہے آگے آیا اور شیر وانی صوفے پر پھینک الماری سے اپنے کپڑے لیکر واشروم میں چلا گیا

اسکو دیکھ ایک پل کہ لیے مہرماہ کی دھڑکن تیز ہوئی بلکل ویسے ہی جیسے کئی بار اسکا خیال آنے پر تیز ہوتی تھی لیکن پھر اسکی بے عتنائی پر دل جھج سا گیا

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ فرش ہو کر باہر آیا تو اسے اب بھی وہی کھڑے پایا جس پر فیضان حیران تو ہوا مگر بولا
 کچھ نہیں اور پھر یونہی اپنے بال ٹاول سے خشک کرنے کہ بعد اسکے پاس آیا جو انگلیاں مڑورتی ایسے تھم کر
 کھڑی تھی جیسے کوئی سزا ملی ہو

اسکے قریب آئے وہ خاموش نگاہوں سے اسکے نقش نقش کو دیکھنے لگا جبکہ وہ اسکے یوں خود کو دیکھنے پر کنفیوز
 ہوئی

گھنی پلکوں تلے چھپی بڑی بڑی موٹی آنکھیں جن پر سمو کینگ میک آپ ہوا تھا پتلی سی ناک کٹاؤ دار لب جو
 سرخ رنگ کی لپسٹک سے رنگے ہوئے تھے رو خساروں پر پلشینگ کی سرخی تھی یا شرم کی یہ معلوم ناہو سکا
 درمیانی سائز کہ وجود پر سچی سرخ رنگ کی ساڑھی وہ دیکھنے میں کافی زیادہ خوبصورت تھی لیکن فیضان
 سلطان کا انتخاب وہ تو نہیں تھی اسنے تو زوبیہ کا انتخاب کیا تھا مگر قسمت نے اسے اسکا انتخاب نہیں بلکہ اپنا
 انتخاب اسکی قسمت میں لکھ دیا تھا

وہ فیضان سے قد میں زیادہ چھوٹی نہیں تھی بلکہ اسکے کندھوں سے ایک اینچ اونچی تھی جبکہ زوبیہ قد میں اسکے
 کندھوں سے نیچے تک تھی

بغور اسکا مکمل جائزہ لینے کہ بعد اسنے سر جھٹک کر ایک گہرا سانس لیا اور بنا کچھ کہے پلٹ کر بیڈ کی طرف آیا اور تکیہ اٹھا کر صوفے پر آکر لیٹ گیا جبکہ وہ جو اسکے دیکھنے پر کنفیوز ہو گئی تھی اب دوبارہ اسکے بنا کچھ کہے خاموشی سے لیٹ جانے پر رنجیدہ ہوئی جا کر بیڈ کہ کنارے پر بیٹھ گئی

وہ دونوں کمرے میں موجود تھے لیکن کمرے میں انکی سانسوں کہ علاوہ اور کوئی آواز نہیں تھی بلکل خاموشی تھی اس خاموشی کو ناتو فیضان نے توڑنے کی کوشش کی اور ناہی مہرماہ میں ہمت تھی کہ کچھ کہے پاتی وہ دونوں آج اچانک اہنی زندگی کہ ہوئے اس فیصلے پر حیران تھے جس فیصلے نے پل میں انہیں ایک نئے اور مضبوط رشتے میں باندھ دیا تھا

آج کا دن کتنا برا تھا نا مان سب کتنا پریشان تھے زوبیہ آپنی کی غیر موجودگی اور پھر فیضان بھائی اور مہرماہ آپنی کا اچانک نکاح ہو جانا سب کتنا عجیب تھا

اسکی شرٹ کہ بٹنز کہ ساتھ کھلتی وہ آج کہ دن کہ بارے میں سوچتی ہوئی کچھ افسودہ ہوئی جبکہ اس سب کہ بارے میں سوچتا وہ خود بھی کچھ پریشان تھا

ہمم عجیب تو تھا

لیکن خیر ہو سکتا ہے اسی میں خدا کی کوئی رزامندی ہو

اسکے بالوں میں پیار سے انگلیاں چلائے وہ سب کو خدا کی مرضی پر چھوڑ گیا

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن آپ جانتے ہیں آج جو کچھ ہوا اس سب کہ بعد مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے یہ سب

کسی ناول کی سٹوری ہو مطلب یوں شادی والے دن دو لہن کا بدل جانا کتنا ایکساٹینڈ ہے نا

پتہ ہے ہم نے نا ایک ناول پڑھا تھا اس میں بھی ایسے ہی بارات والے دن دو لہن بدل گئی تھی مگر فرق صرف

یہ تھا کہ زوبی آپنی کا ایکسٹینٹ ہو گیا جبکہ ناول میں لڑکی بھاگ گئی تھی تو گھر والوں نے دوسری بہن کہ ساتھ

ہیر کی شادی کر دی اور دیکھیں مہر ماہ آپنی کہ ساتھ بھی وہی ہوا

سراوپر اٹھا کر اسکی طرف دیکھتی وہ ایکساٹمینٹ میں آج کہ ہوئے حادثے کو اپنے ناول کہ ساتھ ملا گئی جبکہ

ارمان اسکی ہر بات میں ناول کو نیچ میں لانے پر صرف گہرا سانس لے سکا کیونکہ جب سے وہ ناول پر ہنا

شروع ہوئی تھی اسکی ہر بات ناول سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہو جاتی تھی جس پر سب سے زیادہ چیڑ ارمان کو

ہوتی کیونکہ وہ خالی پڑھتی نہیں بلکہ پروپرلی جو کچھ ناول میں ہوتا حرف با حرف اسے بھی بتاتی تھی جسکو سننے

کہ علاوہ اس بیچارے کہ پاس کوئی چارہ ہوتا ہی نہیں تھا

ساری رات یو نہی کمرے میں یہاں وہاں ٹہلتی وہ اسکا انتظار کرتی رہی مگر وہ پوری رات گھر نا آیا یو نہی اسکا انتظار کرتے کرتے فجر ہو گئی جس پر وہ وضو کر کے نماز ادا کرنے کے بعد کچھ دیر قرآن پاک کے تلاوت کر کے اپنے معمول کے مطابق ٹیریس پر چلی آئی

موسم کافی بدل چکا تھا ٹھنڈ دن کے وقت کم مگر رات کو تھوری بھر جاتی تھی اس لیے دن کے وقت موسم کافی خوشگوار رہتا

یو نہی دونوں ہاتھ رینگ پر رکھے وہ آفتاب پر پھلتی روشنی کو دیکھ سکون محسوس کر رہی تھی کہ تبھی وہ چلتا ہوا اسکے پیچھے آیا اور دونوں ہاتھ اسکے پیٹ پر باندھ کر کھڑا ہو گیا جبکہ وہ بنا کچھ کہے خاموشی سے اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ گئی

باد۔۔

یو نہی آفتاب پر نظریں ٹکائے اسنے اسکا نام پکارا جو اپنی ہیزل گرے نگاہوں کو آفتاب سے ہٹا کر اسکے چہرے پر ٹکا گیا

جی۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔

ناجانے کیا سوچ کر وہ اس سے یہ پوچھ رہی تھی مگر جو بھی تھا اسکا یوں اجازت مانگنا ہاد کو عجیب لگا بھلا اسے کیا

ضرورت تھی اس سے کچھ بھی پوچھنے کہ لیے اجازت مانگنے کی

مجھ سے کچھ بھی پوچھنے کہ لیے آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے نور ہاد پوچھیں کیا پوچھنا ہے

اسکا روخ اپنی جانب کر اسنے بڑی ہی محبت سے جواب دیا مگر آج پہلی بار تھا کہ اسکی محبت بھرے جواب کہ

باوجود اسکی آنکھوں میں اور الجھن تھی

آپ کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔

اسکے سوال پر اب کی بار وہ ٹھٹکا

میں بھلا آپ سے کیا چھپاؤں گا

ہلکا سا مسکراتے ہوئے اسنے جواب دیا مگر اسنے اچھے سے نوٹ کیا کیونکہ اسکی آنکھیں اسکے لفظوں کا ساتھ

بلکل نہیں دے رہی تھی

یہ تو آپ بتائیں گئے مجھے کہ آپ کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے

ہیزل گرے آنکھوں میں دیکھتی وہ کچھ اداس سی ہوئی

آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ میں آپ سے کچھ چھپا رہا ہوں

اسکے سوال پر وہ اداسی سے چہرہ جھکا گئی جو کہ ہاد سلطان کو بالکل اچھانا لگا وہ اداس ہو اور وہ بھی اسکی نظروں کہ

سامنے تولانت تھی اسکی دیوانگی پر

جواب دیں

اپنی انگلی کی مدد سے اسکا چہرہ اونچا کر وہ دوبارہ پوچھنے لگا

پتہ نہیں لیکن اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو پلیز بتادیں مجھے ائی پرو میس میں سب سمجھ جاوے گی

جب کوئی چیز سمجھ نا آئی تو وہ اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر یقین دیلانے لگی کہ اگر ایسا کچھ ہے تو بتادے اسے

ایسا قطعاً ممکن نہیں نور جہاں کہ ہاد سلطان آپ سے کچھ چھپائے اور اگر چھپائے گا تو یاد رکھیں اسکے پیچھے

ضرور کوئی بڑی وجہ ہو گئی اس لیے خامنیا میں خود پریشان مت کریں وقت آنے پر میں آپ کو سب سچ سچ بتا

دوں گا کیونکہ فلحال جس بات کو جاننے کی لیے آپ پریشان ہیں وہ بات میں آپ کو بتا نہیں سکتا اور چھوٹ

بولنا نہیں چاہتا اس لیے کچھ وقت روک جائیں اسکے بعد سب آپ کہ سامنے ہوگا

دونوں ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ وہ اسے پرسکون کرنے کہ ساتھ ساتھ یہ بھی بارو کروا گیا تھا کہ کچھ ہے جس

سے وہ لاعلم ہے لیکن کیا یہ وقت آنے پر وہ اسے بتا دے گا

بابا کی پرسنس کیسی ہے بابا کو مس کیا آپ نے کیونکہ بابا نے تو آپ کو بہت مس کیا

اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ اپنی بیٹی سے یوں مخاطب ہوا جیسے وہ سامنے ہو جبکہ عاثرہ اسکے یوں پیار سے اپنی

پرسنس کہ ساتھ باتیں کرنے پر ہلکا سا مسکرائی

آپ کی پرسنس کہ ساتھ ایک پرسنس بھی ہے اسے بھی یاد کر لیا کریں

روٹین چیک آپ کہ بعد اسے معلوم ہوا تھا کہ ٹوئیز میں ایک بے بی گرل اور ایک بے بی بوائے ہے جس پر وہ

خوش تھی کہ انکے فیملی کمپلیٹ ہو جائے گی اسنے ہاد کو بھی بتایا کہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے لیکن اس کہ باوجود

وہ جب بھی اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتا تو ہمیشہ اپنی بیٹی سے مخاطب ہوتا تھا مجال تھی کہ اسکے منہ سے اب تک

عاثرہ نے بیٹے کہ لیے کوئی لفظ سنا ہو جس پر آج وہ اپنے بیٹے کہ ساتھ ہوتی نا انصافی پر بول ہی پڑی

ہممم جانتا ہوں لیکن بابا کی پرسنس تو عراہی ہے کیوں پرسنس

اسکو جواب دیتا وہ دوبارہ اپنی بیٹی کی طرف آیا

آپ اپنی بیٹی سے کچھ زیادہ ہی محبت نہیں کرنے لگے ہاد

آنکھیں چھوٹی کر بولتے ہوئے اسنے اسے گھورا

عربالگتا ہے آپکی ماما جلیس ہو رہی ہیں

میں جلیس نہیں بلکہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہوتی نا انصافی پر بول رہی ہوں کیونکہ آپ کو عربا کہ علاوہ کچھ سو جتا

ہی نہیں

اسکی جلیسی کہنے پر فوراً وضاحت دی گئی جس پر وہ ہنسا اور کندھے اچکائے

ہاں کیونکہ عربا میری بیٹی ہے ناں

کندے اچکا کر اسنے جیسے اسے

بتانا چاہا کہ وہ اسکی بیٹی ہے

اچھا تو بیٹا کس کا ہے

آپ کا۔۔۔۔

سادگی سے جواب فوراً حاضر تھا جس پر وہ اسکی سوچ پر اسے گھور کر رہ گئی

توبہ ہے ہاں آپ اور آپ کی سوچ

اسکی سوچ پر داد دیتی وہ وہاں سے اندر کمرے میں چلی گئی جبکہ پیچھے وہ اسکی داد پر مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا کہ تبھی نظر سامنے سڑک کہ داینی جانب کھڑی گاڑی پر پڑی جسکو دیکھ اسکی آنکھوں اور چہرے دونوں پر سنجیدگی در آئی وہ چلتا ہوا کمرے کہ اندر آیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جبکہ وہ جو اس سے کچھ کہنے والی تھی اسکے اتنی جلدی میں نکل جانے پر صرف سرناں میں ہلا گئی

صبح اسکی آنکھ دروازہ کھٹکنے پر کھولی جس پر وہ اٹھی تو نظریں سامنے خالی صوفے سے ٹکرائی کیونکہ وہ پہلے ہی اٹھ کر جا چکا تھا

آ جاو

دروازہ دوبارہ ناک ہوا تو وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اور باہر والے کو اندر آنے اجازت دی مگر کسی اور کی بجائے دعا اندر آئی

صبح بخیر یہ کیا تم نے چیخ نہیں کیا

ہشاش ہشاش سے اسکے پاس آئے وہ ابھی تک اسکی ساڑھی پر ہو چھنے لگی

نہیں وہ میں ایسے ہی سو گئی تھی

اپنی ساڑھی کو ٹھیک کرتے اسنے سرسری سا جواب دیا جبکہ دعائے اسکی اداسی باخوبی نوٹ کی

فیضان سے کوئی بات ہوئی

اسکے سوال پر وہ سر جھکا کر ناں کر گئی

کوئی بات نہیں تم اداس نہیں ہو یہ سب کچھ اتنا جلدی تھا کہ سمجھنے میں وقت لگے گا بس تم ہار مت ماننا کیونکہ

بھلے ہی یہ سب تمہاری اور فیضان کی مرضی کہ مطابق نہیں ہوا لیکن جیسے بھی ہوا حقیقت یہی ہے کہ تم اور

فیضان دونوں اب میاں بیوی ہو اور ویسے بھی فیضان تو تمہاری محبت ہے اور دیکھو خدا نے جیسے بھی سہی

انہیں تمہارا نصیب بنا دیا

اسکی آخری بات پر وہ کچھ رنجیدہ ہوئی

بھلے ہی مجھے میری محبت مل گئی ہو دعا لیکن میرے لیے یہ حقیقت بھولنا بھی آسان نہیں کہ فیضان کی پسند

زوبی ہے اور زوبی اگر وہ بھی انہیں پسند کرنے لگی تو پھر کیا ہوگا

مجھے سوچ سوچ عجیب لگ رہا ہے کہ میں اسکا سامنا کیسے کروں گئی وہ کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں کہ کیسی بہن ہوں اسکی چند گھنٹوں کی گمشودگی پر میں نے اسکی جگہ لے لی اور فیضان انکا کیا میری وجہ سے ان دونوں کی خوشیاں تباہ ہو گئی دعا

مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہوا اگر میں روتی نہیں اور فیضان کہ بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچتی تو شاید یہ سب نا ہوتا

غمگین لہجے میں بولتی وہ بیڈ پر سیٹھ کر اپنے جذبات کہ بارے میں سوچ کر رونے لگی کہ شاید یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے

ایسا کچھ بھی نہیں ہے مہر اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں دل پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا تمہیں فیضان سے محبت ہوئی اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں اور نا ہی کل جو ہوا اس میں یہ سب تو خدا کی مرضی تھی اس نے فیضان کا نصیب تمہارے ساتھ لکھا تھا پھر چاہے جیسے بھی اس لیے خود کو قصور وار مت سمجھو اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں تم بھی بالکل ویسے ہی بے قصور ہو جیسے زوہی اور فیضان

اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے دعا نے اسے سمجھانا چاہا کہ وہ خود کو قصور دینا بند کرے جبکہ وہ دونوں یہ ساری باتیں کرتے ہوئے اس بات سے انجان تھی کہ باہر فیضان کھڑا انکی ہر بات سن چکا ہے یہ بات اسکے لیے کافی حیران کن تھی کہ مہرماہ اس سے محبت کرتی ہے اسی لیے مزید کچھ سننے کی بجائے وہ وہاں سے واپس پلٹ گیا اچھا اب رونا بند کرو اور اٹھو نیچے سب ناشتے پر تمہارا انتظار کر رہے ہوں گئے اس لیے تم جلدی سے فرش ہو جاو تب تک میں ناشتہ لگوا لوں

اسکو مزید خود میں اوجھنے سے بچانے کی خاطر دعا نے اٹھ کر چیخ کرنے کا کہا جس پر وہ آنسو صاف کرتی اٹھ گئی جبکہ دعا کمرے سے نکل کر کیچن میں ناشتہ دیکھنے چلی گئی

یہاں کیسے آنا ہوا

گھر سے نکل کر وہ سیدھا اس گاڑی کے پاس آیا جس میں سے ایک آدمی اسکو اپنی طرف آتا دیکھ اتر اور نہایت با آداب انداز میں سر جھکا گیا

آپ کہ لیے ایک پیغام تھا

اپنی جیب سے نکال کر ایک لیٹر اس آدمی نے اسکے حوالے کیا جس کو اسنے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے پکرا اور
کھول کر پڑھنے لگا

پتہ نہیں اس لیٹر میں کیا تھا مگر جو بھی تھا اسکو پڑھ کر ہیزل گرے آنکھوں چند سیکنڈ کہ لیے چمکی اور پھر
سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ گئی

سراٹھا کر اسنے ہاتھ آگے بڑھایا جسکا مطلب سمجھ کر اس آدمی نے جلدی سے اپنی جیب میں سے لائٹر نکال
کر اسکے حوالے کیا جسکو پکرا اسنے وہ لیٹر جلا کر خاک کر دیا

انہیں جا کر میرا پیغام دے دو کہ بس ایک ہفتہ اور اسکے بعد سب ویسا ہی ہوگا جیسا ڈیسیاڈ ہوا تھا
اوکے سر

اسکی بات پر وہ آدمی فوراً اوکے کہہ کر پلٹا اور گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے غائب ہو گیا جسکے غائب ہونے کہ بعد
وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا چاروں طرف نگاہ دوڑائے واپسی کی راہ پر گامزن ہوا

مہرماہ بیٹا گھبرانے کی ضرورت نہیں آج سے یہ آپکا بھی گھر ہے اس لیے گھبرائیں نہیں بلکہ سکون سے ناشتہ کریں

وہ جو چپ چاپ سی سرپلٹ میں جھکا کر ناشتہ کھانے کی بجائے بس گھور رہی تھی دامیر سلطان کی بات پر انکی طرف دیکھ کر سر ہلا گئی

جو کچھ کل ہوا وہ سب سبھی کہ لیے کافی اچانک ہے کہ لیکن جو بھی ہے بیٹا شاید اسی میں خدا کی کوئی بہتری ہوگی اس لیے میں چاہوں گا کہ آپ اور فیضان دونوں جتنی جلدی ہو سکے اس حقیقت کو قبول کر لیں ایک بار اسکی اور ایک بار فیضان کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنایت سے سمجھایا جس پر ان دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھا لیکن نظریں ٹکرانے پر مہرماہ فوراً نگاہیں پھیر گئی آپ فکر نہیں کریں بابامیری طرف سے آپ کو شکیات کا موکہ نہیں ملے گا

نگاہیں اسی ہر ٹکائے جواب اسنے دامیر سلطان کو دیا جو اسکے جواب پر مسکرائے جبکہ اسکی بات کہ مطلب کو سمجھنے کی کوشش کرتی مہرماہ سوکھے ہونٹوں ہر زبان پھیرتی انہیں تر کرنے لگی

کیا ڈو ہونڈر ہے ہیں

وہ کمرے میں آئی تو اسے شاید ڈرار میں کچھ ڈھونڈتے پایا

کچھ نہیں ایک ضروری چیز تھی بس وہی ڈھونڈ رہا ہوں

ہر بڑی میں دوسرے ڈرار کی طرف آئے وہ اسکو بھی یہاں وہاں پلٹ کر دیکھنے لگی

یار کہاں چلی گئی یہی تو رکھی تھی

یا اللہ مل جائے ورنہ ہاد بھائی میرا کچھ مر نکال دیں گئے

ہاد کہ ہاتھوں اپنے کچھ مر بننے کا سوچ اسنے چہر چہری لی اور ڈریسنگ کی طرف آیا

ڈھونڈ کیا رہے ہیں یہ تو بتائیں

اسکے یوں پریشان ہونے پر وہ پوچھنے لگی کہ ایسی کیا چیز ڈھونڈ رہا ہے وہ

یار ایک پن ڈرائیو تھی مجھے یاد ہے سائیڈ ٹیبل پر رکھی تھی پر اب پتہ نہیں کہاں گئی

پن ڈرائیو۔۔۔۔۔

پن ڈرائیو پر وہ چلتی ہوئی الماری کہ پاس آئی اور لو کر کو ان لاک کر اسنے وہ پن ڈرائیو نکالی جو وہ ڈھونڈ رہا تھا

اسے ڈھونڈ رہے ہیں

پلٹ کر ڈرائیو اسکے سامنے کراسنے پوچھا کہ زوہان نے فوراً اسکی طرف دیکھا

ہاں یہی ہے لیکن یہ لاکر میں کیا کر ہی ہے

وہ میں نے رکھی تھی سائیڈ ٹیبل کی صفائی کرتے وقت مجھے ملی تو میں نے لاکر میں رکھ دی کہ شاید ضروری ہو

شکریہ یار آپ کا قسم سے یہ واقعی بہت ضروری تھی اگر اسے کچھ ہو جانا تو ہاد بھائی میرا جنازہ نکال دیتے

اسکا شکریہ ادا کرنے کہ بعد اسنے ایسے پن ڈرائیو کو چوما جیسے وہ کوئی کارن کا خزانہ ہو

اچھا خیر یہ چھوڑیں میں ایک ضروری کام سے لاہور جا رہا ہوں ہو سکتا ہے رات وہی روکو تو آپ میرا ویٹ

مت کرے گا ٹھیک ہے

اپنے جانے کی اطلاع اسکو دیے وہ الماری سے ایک چھوٹا ہینڈ بیگ نکالنے لگتا کہ ضروری چیزیں رکھ سکے جبکہ

انوشہ اسکے یوں اچانک لاہور جانے کا سن چونکی

لاہور کیوں اور آج تو ولیمہ ہے آپ کیسے جاسکتے ہیں

یار ایک ضروری کام ہے یہ پن ڈرائیو اسکی اصل جگہ پہنچانی ہے اس لیے جاننا ضروری ہے آپ پریشان مت ہوں اور اپنا خیال رکھیے گا

جلدی بازی میں اسکو جواب دیے وہ دروازے تک آکر روکا اور کچھ سوچ کر دوبارہ پلٹ کر اسکے قریب آیا جو حیران سی اسکو دیکھ رہی تھی

جس کام کہ لیے میں جا رہا ہوں وہ کافی ریسکی ہے اس لیے مجھے بہت ساری انرجی چاہیے

اسکے حیران چہرے کو پر شوق نگاہوں سے دیکھ اسنے بولتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر نہایت نرمی سے اسکی ہونٹوں پر جھکا جس پر انوشہ اب اسکے ان اچانک حملوں کی عادی ہو چکی تھی اس لیے بنا شک ہوئے صرف ڈھرکتے دل کہ ساتھ آنکھیں بند کر گئی جو کافی دیر اسکے ہونٹوں سے سیراب ہونے کہ بعد پیچھے ہٹا اور عقیدت بھرا بوسہ اسکے ماتھے پر دینے کہ بعد اسکو اپنا خیال رکھنے کا کہتا باہر نکل گیا جبکہ وہ کئی لمحے وہاں کھڑی اسکی خوشبو اور لمس کہ سحر میں ہی کھوئی رہی

ولیمے کا فنکشن اپنے مقررہ وقت کہ مطابق ہی ہوا جسکے لیے وہ سبھی اس وقت بنگلوٹ میں موجود تھے آج زیادہ تر مہمان لڑکے والوں کی طرف سے تھے کچھ بزنس مین کچھ فیضان کہ کو لیکز اور کچھ وکیلا وغیرہ بھی

سبھی خوش گپیوں میں مصروف ریفریشنٹ سے لطف اندوز ہو رہے تھے

فیضان اپنے کو لیگز اور ارمان کہ ساتھ مصروف تھا جبکہ مہرماہ سٹیج پر دولہن بنی گم سم سی بیٹھی تھی

اسکویوں گم سم بیٹھا دیکھ زوبیہ خود ہی اسکے پاس آئی جو اسکو دیکھ کچھ شرمندہ سی نظریں تک ناٹھا پائی

اتنی چپ چپ کیوں ہو تھوڑا سا تو مسکراؤ تمہارا ولیمہ ہے یار

اسکے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے وہ بالکل نارمل انداز میں مسکراتی ہوئی بولی جو کہ مہرماہ کو مزید شرمندہ کرنے کا

سبب بن گیا

مہر و کیا سوچ رہی ہو

دیکھو اگر تم میرے بارے میں ایسا ویسا کچھ سوچ رہی ہو کہ مجھے برا لگے گا یا پھر کچھ اور تو یہ سب سوچنا بند کر

دو کیونکہ میں تمہارے بارے میں ایسا ویسا کچھ نہیں سوچ رہی

ہاں میں مانتی ہوں کہ یہ سب کافی شو کینگ اور اچانک ہو گیا لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ میں تمہارے

بارے میں کچھ غلط سوچوں گئی تم میری بہن ہی نہیں دوست بھی ہو اس لیے جو ہوا اسے میری طرح قسمت

کا لکھا سمجھ کر قبول کر لو ہو سکتا ہے اسی میں میرے فیضان اور تمہارے لیے بہتری ہو

اسکی چچی کی وجہ بناتائے بھی زوبیہ اچھے سے جان گئی تھی اس لیے وہ اسے شرمندگی کہ احساس سے باہر نکالنے کی خاطر

پیار سے سمجھانے لگی کہ وہ ایسا کچھ ناسوچے بلکہ باقی سب کی طرح اسی کو بہتری سمجھ کر قبول کر لے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا

اسکی باتوں پر اسکی طرف دیکھ اسنے جیسے جاننا چاہا جس پر وہ ہلکا سا مسکرائی

مجھے فرق کیوں پڑے گا بلکہ میں خوش ہوں کہ میری بہن کو اسکا من چاہ شخص مل گیا من چاہے پر وہ چونکی

حیران مت ہوں تمہاری بہن کم دوست زیادہ ہوں سب جانتی ہوں میں بھلے ہی تم مجھے یا خود کو دھوکے میں رکھو لیکن کہیں نا کہیں مجھے پتہ ہے تم فیضان کو چاہتی ہو ہاں ظاہری طور پر نہیں کہتی لیکن ای نوا ایسا ہے اس لیے تو دیکھو اللہ نے جیسے تیسے تمہیں انکا نصیب بنا دیا

وہی حوالہ جو وہ پہلے فیضان کہ بارے میں اسکو دیتی تھی وہ اب دیے وہ کہتے ہوئے مسکرانے لگی جس پر اب کی بار اسکی بات پر مہرماہ نے نگاہیں اٹھا کر نچے ارمان کہ ساتھ کھڑے فیضان کو دیکھا جو کسی بات پر مسکرا رہا تھا

اور پھر یہ سوچ کر خود بھی مسکرا دی کہ اب وہ اسکا نصیب ہے اب وہ صرف اسکا تھا بن مانگے وہ اسکو مل گیا تھا

یہ سوچ اسکے دل کو گد گدائی تھی کہ اب وہ اسکی بیوی ہے اسکی شریک حیات

یہ ہوئی نابات اب ایسے ہی مسکراتی رہنا سمجھی

اسکے ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ پر زوبیہ نے فوراً شرارت سے کہا جو مزید گہری ہوئی

اچھا یہ بتاؤ تم کیسی ہو زیادہ اور تمہاری چوٹ

اب جب دل کچھ ہلکا ہوا تھا تو اسے اسکی چوٹ کی فکر بھی لاحق ہو گئی تھی جس پر زوبیہ نے اپنی خیریت کہ

ساتھ وہ ساری سٹوری بھی اسے بتائی کہ کیسے اسکا ایکسڈینٹ ہوا اور باقی سب بھی

شکر ہے عرو تمہارا شوہر مسکراتا بھی ہے

آسیہ بیگم اور ناز کہ ساتھ بیٹھی وہ باتیں کر رہی تھی کہ تبھی فارس انکے ساتھ آکر بیٹھتے ہوئے بولا مگر اسکی

بات پر عائرہ نا سمجھ ہوئی

کیوں انکا مسکرانا منا ہے کیا

ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسنے جیسے اسکی بات مزاق میں اڑائی

پتہ نہیں لیکن میں نے تو پہلی بار دیکھا ہے اسکو مسکراتے ہوئے وہاں دیکھو

جواب دیے اسنے ہاتھ سے اشارہ اسکے پیچھے کیا جس پر عائرہ نے مسکراتے ہوئے پلٹ کر دیکھا جہاں اسکا شوہر

زوبیہ کہ ساتھ ناجانے کون سی خوش گپیاں مارتے ہوئے مسکرا رہا تھا بلکہ وہی نہیں زوبیہ بھی کافی چہک رہی

تھی

ان دونوں کایوں ایک دوسرے سے فرینگ ہنس ہنس کر باتیں کرنا اسے حیران کن لگا کیونکہ آج تک تو اسنے

کبھی اسے اپنے بھائیوں سے اتنا ہنس ہنس کر بات کرتا نہیں دیکھا تھا جتنا زوبیہ سے کر رہا تھا اسکی مسکراہٹ

تھی کہ اندر ہونے کا نام نہیں کے رہی تھی

واہ ہاد بھائی تو واقعی میں بہت زیادہ مسکرا رہے ہیں اور دیکھیں ناکتنے پیارے بھی لگ رہے ہیں

اسکے یوں مسکرانے پر ناز بھی کچھ حیران اور خوش ہوتے ہوئے بولی

او میڈم کہاں کھو گئی

ناز کی بات اور اسکی مسکراہٹ پر وہ ناجانے کیا سوچنے لگی تھی کہ فارس نے اسکے چہرے کہ آگے چٹکی بجائی تو

وہ دوبارہ انکی طرف موڑی اور سیدھی ہو کر بیٹھی

کہیں نہیں تم چھوڑو یہ بتاؤ کہ ہو سپٹل میں سب کیسا ہے

اپنا دیہان بھٹکانے کی خاطر وہ ہو سپٹل کہ بارے میں پوچھنے لگی کیونکہ تین دنوں سے وہ خود تو شادی کی وجہ

سے جا نہیں پائی تھی تو اسی سے پوچھنے گی جو ساری ڈیٹلیز اسکو دینے لگا مگر وہ اسکو کم بلکہ پلٹ کر بار بار پیچھے

ضرور دیکھتی جہاں وہ دونوں اب بھی باتیں کر رہے تھے

کافی دیر سے وہ واشروم میں چینج کرنے کہ بعد کھڑی پریشان ہو رہی تھی کہ اب کیا کرے وہ سوچ رہی تھی

کہ دعا کہ پاس جائے لیکن پھر رات کہ بجتے ایک پر یہ سوچ کر روک گئی کہ وہ ارشان کہ ساتھ ہوگی دعا کا

چھوڑ پھر اسنے انوشہ کا سوچا لیکن وہاں زوہان ہوتا اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ زوہان آج رات گھر نہیں ورنہ

وہی چلی جاتی جب کافی دیر کوئی حل نظر نہ آیا تو اسی کشمکش میں وہ انگلیاں مڑورتی کمرے میں آئی جہاں فیضان

صوفے پر بیٹھا موبائل پر کچھ دیکھ رہا تھا

کمرے میں آکر وہ یہ سوچنی لگی کہ اب اس سے ہلیپ کیسے مانگے وہ کیا سوچے گا اور کیا اسکی ہلیپ کرے گا

یہ زندگی میں پہلی بار تھا کہ وہ کسی سے بات کرتے ہوئے اتنا زورس اور گہرا رہی تھی ورنہ جس طرح ڈھٹائی سے جا کر اسنے دعا کہ بارے میں ارشان کو بتایا تھا خود بھی بول دیتی مگر سامنے اگر کوئی اور ہوتا تو اسے اب معلوم ہو رہا تھا کہ دعائنا کنفیوز کیوں ہو رہی تھی

ف۔ فیضان

کافی دیر یونہی اوجھتے ہوئے آخر کار ہمت کر کے اسنے اسے پکار ہی لیا جو خود بھی اسکی اوجھن نوٹ کر چکا تھا مگر اسکے باوجود موبائل میں مصروف رہا کہ وہ خود بلائے اسے

آنکھیں اسکی طرف اٹھائے بولنے کی بجائے اسنے آنکھوں سے اشارہ کیا وہ م۔ مجھے آپ کی ہلیپ چاہیے

اٹک اٹک کر بولتی وہ چل کر تھوڑا اسکے نزدیک آئی

جی بولیں

یہ پہلے لفظ تھے جو اسنے ادا کیے

آپ مجھے بازار لے جائیں گئے۔۔۔۔

اس وقت -----

اسکی بات پر چونکتے ہوئے اسنے گھڑی کی اور پھر اسکی طرف دیکھا کیونکہ رات کا ایک بج رہا تھا

جی وہ مجھے کچھ چاہیے مطلب آپ لے جائیں گئے

عجیب شرم سی آر ہی تھی اسے بولتے وقت اور یہی شرم اسے عجیب بھی لگ رہی تھی اگر یہی وہ اپنے گھر ہوتی

نا تو چینچ چینچ کر زوبیہ کا سر کھا چکی ہوتی

اسکا اٹلنا انگلیاں مڑورنا اور یوں بولتے ہوئے شرمنا فیضان کو خاصہ حیران کر گیا مگر پھر کئی حد تک اسکی بات

کہ پیچھے چھپے مطلب کو سمجھ کر کھڑا ہوا

اس وقت باہر جانا ٹھیک نہیں اور میرا نہیں خیال کوئی شوپ کھلی ہو گئی اس لیے آپ ایک کام کریں انوشہ کہ

پاس چلی جائیں وہ اکیلی ہوگی کیونکہ زوہان گھر پر نہیں ہے

زوہان کی غیر موجودگی بتاتے ہوئے اسنے اسے حال بتایا جو کچھ شرمندہ سی ہوتی فوراً سر ہلا کر کمرے سے نکل

گئی جبکہ پیچھے وہ اسکے یوں بھاگنے پر سر جھٹک کر دوبارہ موبائل پر مصروف ہوا

رات کہ تقریباً 4 بجے کا وقت تھا وہ دونوں ایک دوسرے کی پناہوں میں قید سکون کی نیند سو رہے تھے کہ اچانک موبائل کی تیز چنگار نے انکی نیند میں خلل پیدا کیا ہاں جس کی آنکھ چند لمحوں پہلے ہی لگی تھی موبائل کی بیل پر فوراً الرٹ ہوا سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر آنے والی کال پیک کرنے کی جبکہ عائرہ بھی اتنی رات کو کسی کافون آنے پر پریشان ہوئی

کیا

کیا بکو اس کر رہے ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے

نا جانے دوسری طرف سے ایسا کیا کہا گیا تھا کہ وہ فوراً ہر بڑاتے ہوئے اٹھا اور اس قدر غصے سے چیخا کہ وہ یکدم اسکے اتنے غصے پر گھبرائی

وہ ٹھیک تو ہے

ٹھیک ہے جلدی شفٹ کرو اسے میں آ رہا ہوں

کیا ہو اسب آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں

یہ سب چھوڑیں اور اٹھیں آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا

اسکے سوال کو نظر انداز کروہ جلدی سے اٹھا اور اسے بھی اپنے ساتھ چلنے کہا جو اسکے اتنے سخت تیوروں پر بنا
بحس کرتے اٹھ گئی

گھر سے نکلنے کہ بعد وہ آندھی طوفان بنا شہر سے دور کسی گنجان علاقے میں آکر روکا اور اسے اترنے کا بول خود
بھی اترا

دیہان سے ---

اسکی سائیڈ پر آئے اسنے اسی دیہان سے چلنے کا کہا کیونکہ آس پاس بہت ساری چھاڑیاں موجود تھی جبکہ وہ جو
سارے راستے زبان پر کفل لگائے آئی تھی اتنی خطرناک جگہ کو دیکھ خوف زدہ بھی ہوئی
آس پاس صرف جنگل تھا بڑے بڑے درخت نوکیلی چھاڑیاں اور گھب اندھیرا اللہ جانے وہ اسے کہاں لے
آیا تھا اور کچھ پوچھتی تو بتاتا بھی نہیں تھا

بہت ہی احتیاط کہ ساتھ اسکا ہاتھ پکڑے وہ اسے اپنے ساتھ پانچ منٹ کا راستہ چلا کر ایک گھر کہ باہر آیا جہاں
دو آدمی پہلے سے کھڑے شاید اسی کا انتظار میں رہے کیونکہ وہ دونوں اسے دیکھ الرٹ ہوئے اور ناجانے
کیوں سلوٹ کر رہے لگے۔

کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔

انتہائی سرد لہجے میں اسنے ان میں سے ایک آدمی سے پوچھا جس نے ہاتھ کا اشارہ بائیں جانب کیا تو وہ سر ہلاتا
دوبارہ اسکو اپنے ساتھ چلنے کا بول اندر آیا لیکن اندر آ کر جس ہستی کو خون میں لت پت عائرہ نے دیکھا اس پر تو
جیسے اسے اپنی آنکھوں ہر یقین ہی نہیں آیا تھا

ز۔زو۔زوہان

زوہان یہ یہ

ہادیہ کیا ہوا اسے

یا اللہ ہادا سے گولی لگی ہے

سٹیچر پر پڑے اسکے بے حس وجود کو پریشان نگاہوں سے دیکھتے ہوئے وہ فوراً اسکے پاس آئی اور ہلاتے ہوئے
اٹھانے کی کوشش کرنے لگی مگر اسکے وجود میں کوئی جنبش پیدا نہ ہوئی تبھی اسکی نظر اسکے سینے پر لگی گولی کہ
نشان پر پڑی جس پر اسکت حواس شعل ہوئے

ہادیہ سب کیسے ہوا آپ کچھ بولیں زوہان

ایک بار زوہان کہ بے حس وجود کو تو ایک بار اسکو دیکھتی وہ ماف ہوتے دماغ کہ ساتھ پوچھنے لگی جبکہ وہ اپنے
سیلوز اوپر کرتا سائیڈ پر پڑے اوزار الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا

اسے کیا ہوا کیسے ہوا یہ سب میں آپ کو بعد میں بتاؤں فحال ہمیں گولی نکالنی ہوگی کیونکہ خون آٹریڈی بہت
بہہ چکا ہے

سکیر پل اسکے حوالے کرتے ہوئے اسنے بعد میں سب بتانے کا کہہ گولی نکالنے کا کہا اور خود اسکے زخم پر کٹ
لگانے لگا جبکہ وہ شک نگاہوں سے اسے کٹ لگاتا دیکھ مزید چونکی

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ایسے کیسے ہم بنائیں شیز کہ زریعے اوپر بیٹ کر سکتے ہیں اور وہ بھی یہ جانے بغیر کہ گولی
ہے کہاں

اسکا دماغ بالکل ماف ہو رہا تھا کیونکہ ناتوانکے پاس کوئی مشینز تھی اور نا کیسجن دینے کہ لیے سلنڈر جو وہ اسے
بنا جانے کہ گولی کہاں ہے کہ اوپر بیٹ کرنے کا بول رہا تھا

دیکھیں عائرہ ریلکس اور میری بات غور سے سنے گولی دل کہ بائیں سائیڈ پر لگی ہے آپ کو بس کسی بھی طرح
وہ گولی نکال کر بلیڈنگ روکنی ہے اسکے بعد باقی سب میں سنبھال لوں گا

لیکن ہادیہ بہت ریسکی ہے۔۔۔

اسکی بات کہ باوجود وہ کچھ خوف زدہ ہوئی کیونکہ بنا اوپر ٹینگ سسٹم کہ اس نے آج تک کوئی سرجری نہیں کی تھی اور وہ بھی تب جب الریڈی خون بہت زیادہ بہہ چکا تھا

خوف زدہ مت ہوں مجھے یقین ہے آپ کر لیں گی ہمم

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ پر یقین لہجے میں بولا جس پر وہ اسکے یقین پر ایک نظر اسکے زخم اور بہتے خون کو دیکھ اپنے ڈر پر قابو پائے سر ہلا گئی اور سکیر پل اسکے ہاتھ سے پکڑا ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کٹ لگایا اور سرجری شروع کی وہ بہت ہی احتیاط کہ ساتھ اپنے تجربے کہ مطابق گولی کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی جس میں پورا پورا ساتھ ہاد نے بھی اسکا دیا تقریباً دس گھنٹے کی محنت کی بعد ان دونوں نے گولی نکال کر بلیڈینگ روکی کہ تب تک اسکے آدمی تمام مشینریز اور اسکین سسٹم بھی لے آئے جسے عارہ نے فوراسیٹ کرتے ہوئے اسکیجن ماسک اسکے چہرے پر چڑھایا اور مشین پر اسکی دھڑکنوں کی رفتار دیکھنے لگی جو صد شکر ٹھیک تھی

اسکی سانسیں بحال ہوتا دیکھ اسنے فوراً ایک شکر بھر اسانس بحال کیا اور ہاد کی طرف دیکھا جواب خود ہی اسکے

زخم پر سٹیچیز لگانے کہ بعد پٹی کر رہا تھا

وہ بہت حیران سی اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی کیونکہ پورے پروسیس کہ دوران اسنے اسکا ساتھ

دیا تھا اور اب سٹیچیز اور بنڈ پٹیوں کر رہا تھا جیسے کوئی پروفیشنل سرجن ہو

اب بھی آپ مجھے سب سچ سچ بتائیں گئے یا نہیں

اسکی کنڈیشن تھوڑی سٹیبل ہونے کہ بعد وہ دونوں کمرے سے نکل کر باہر لانچ میں آگئے تھے کہ تب سے

خاموش وہ اب پریشانی سے پوچھنے لگی کیونکہ یہ سب اسے کافی زیادہ ڈسٹرب کر گیا تھا زوہان کا یوں زخمی ہونا

اور ہاد کا اسکو ہو اسپتال کی بجائے اس ویران جگہ پر رکھ کہ اوپریٹ کروانا اسکے زہن میں بہت سے منفی سوچیں

پیدا کر رہا تھا جن کو سوچ سوچ کر اب وہ مزید اوجھنے کی بجائے جواب چاہتی تھی

اسکے پوچھنے پر ہاد نے اسکا ہاتھ پکرا اور اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھایا

زوہان ایک ای ایس ای افسر ہے

گہر اسانس ہوا کہ سپرد کرتے ہوئے وہ اتنا بول کر خاموش ہوا جبکہ وہ ای ایس ای آفیسر پر چونکی

ای ایس ای

مطلب سکریٹ لمیٹڈ

بے یقین لہجے میں اسنے پوری آنکھیں پھیلا کر پوچھتے ہوئے جیسے تصدیق چاہی جس پر اسنے سر ہلایا

مطلب اسے گولی اس لیے لگی ہے اور جس ضروری کام سے وہ لاہور جا رہا تھا وہ اسکے کسی مشن کا حصہ تھی

پوری بات سمجھ آنے پر وہ حیران لہجے میں بولی

ہممم

یہ بات انوشہ جانتی ہے

نہیں فلحال وہ اس سب سے لاعلم ہے وقت آنے پر زوہان اسے سب خود بتا دے گا

یا اللہ۔۔

یکدم سر ہاتھوں میں گیر آگئی وہ گہر اسانس بھر کہ رہ گئی جب اچانک ایک خیال اسکے ذہن میں آیا تو فوراً سراٹھا

کر اسکی طرف دیکھنے لگی جو اسکے یوں دیکھنے پر ائیر واچکا گیا

اگر زوہان سیکرٹ لیجینٹ ہے تو پھر آپ کیا ہیں

انگلی کا اشارہ اسکی جانب کروہ اپنے زہین میں اٹھتے خیال کہ باعث حیرانگی سے دوبارہ اسکے بارے پوچھنے لگی

سچ سچ بتائے ہاد کیونکہ ابھی باہر ان آدمیوں نے آپکو دیکھ کر سلیوٹ کیا تھا لیکن کیوں مجھے سچ بتائیں کہ آپ

کون ہیں اور انہیں نے آپ کو سلیوٹ کیوں کیا

چند لمحوں پہلے ان آدمیوں کا اسکو سلیوٹ کرنا یاد کروہ آنکھوں سے اسے سچ بتانے کا کہنے لگی جو بغور اسکو دیکھنے

کہ بعد سر جھٹک کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا اور پھر بنا کچھ کہے اپنی پینٹ کی پاکٹ میں سے ایک ای

ڈی کارڈ نکال کر اسکے سامنے کیا جسکو عارہ نے نا سمجھی سے دیکھا مگر پھر اسکا اشارہ سمجھتی ای ڈی کارڈ پکڑ کر

دیکھنے لگی جس پر لکھے گئے حرفوں پر اب کی بار سہی معنوں میں اسکے اوسان خطا ہوئے جبکہ آنکھیں شدید

حیرت کی زیادتی سے اوہل کر باہر آنے کو تیار ہوئی

پاک آرمی ایس ایس جی کمانڈو میجر ہاد سلطان

ان لفظوں کو بار بار پڑھ اسکی نگاہیں اور سوئی میجر پر آکر ٹک جاتی

آپ ج۔ میجر

یہ یہ س۔ سچ ہے

بے یقین نگاہوں سے وہ کبھی آئی ڈی کارڈ پر لکھے حرفوں کو تو کبھی اسکو دیکھتی جیسے سکتے میں چلی گئی ہو
اسکا شوہر ایک آرمی آفیسر تھا یہ بات اسکو چونکانے کا سبب بنی تھی وہ تو ابھی تک اس شاک سے باہر نہیں نکلی
تھی کہ اسکا وہ شرارتی دیور ایک سیکرٹ لیجینٹ ہے اور اب یہ حقیقت بھی کہ اسکا اپنا شوہر بھی ایک آرمی
آفیسر ہے جس سے وہ اب تک لاعلم رہی تھی

آپ ایک آرمی آفیسر ہیں

میجر مطلب میجر ہادی سلطان

حیرت میں مبتلا اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ کیا بولے اور کیساری ایکٹ دے

آپ مجھ سے اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتے ہیں ہادی

آپ نے مجھے دھوکے میں رکھا لیکن کیوں

کافی دیر حیران ہونے کے بعد جب دماغ کچھ چلنے لگا تو وہ یکدم غصے سے شکوہ کرنے لگی کہ کیوں اسنے اب تک

اس سے اتنی بڑی بات چھپائی

چھپائی نہیں صرف سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا

کم اون ہا داب بچوں کی طرح اپنے چھوٹ پر پردہ مت ڈالیں کیونکہ سچ یہی ہے کہ آپ نے مجھے اتنی بڑی

حقیقت سے انجان رکھا

اسکے سہی وقت کہنے پر وہ استہزاء یہ ہنسی ہنستے ہوئے خفا لہجے ہوئی کیونکہ اسکا یوں اتنی بڑی بات چھپانا اسے برا لگا

تھا

ایم سوری

ای نو آپ کو برا لگ رہا ہے لیکن بلیومی میری مجبوری تھی کیونکہ جب تک میرا میشن کمپلیٹ نہیں ہو جاتا تب تک میں آپ کو کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا اس لیے اگر میں نے یہ حقیقت چھپائی ہے تو صرف آرمی رولز کی وجہ

سے ورنہ جیسے ہی میرا میشن کمپلیٹ ہو جاتا میں آپ کو سب حقیقت خود بتا دیتا

اسکے یوں رنجیدہ ہونے پر وہ فوراً اسکے دونوں ہاتھوں کو پکرتے ہوئے وضاحت دینے لگا جس پر وہ اسکی

آنکھوں کی سچائی اور وضاحت پر کچھ ٹھنڈی پڑی

جو بھی ہے لیکن آپ کو بتانا چاہیے تھا میں بھلا تھوری جا کر آپکی کوئی مخبری کر دیتی جو چھپا کر بیٹھ گئے

منہ لٹکا کر وہ سمجھنے کہ باوجود خفا ہوئی جو اسکی مصوم سے ناراضگی پر مسکرایا

خیر اس کہ علاوہ بھی اگر کوئی بات ہے جو میں نہیں جانتی تو پلیز ابھی بتادیں یہ ناہوکل کو کوئی اور نئی بات نکل
آئے

ہے تو بہت کچھ پر چھوڑیں وہ آپکے جاننے والی باتیں نہیں خیر یہ سب چھوڑیں اور ابھی جو بھی میں نے آپ کو
اپنے اور زوہان کہ بارے میں بتایا ہے وہ آپ کسی اور سے نہیں بولیں گئی انوشہ سے تو بالکل بھی نہیں
لیکن کیسے ہا دمطلب اسے گولی لگی ہے کوئی چھوٹی بات تو نہیں اور ویسے بھی زخم دیکھ کر تو وہ سوال کرے گئی

PDF URDU
NOVEL

اس کی فکر نہیں کریں آپ جب تک زخم بھرے گا نہیں تب تک زوہان واپس گھر نہیں جائے گا

کیا مطلب نہیں جائے گا اب کیا وہ مکمل ٹھیک ہونے تک یہی رہے گا

اپنی آنکھوں کو پھلائے وہ اسکی بات پر شک ہوئی

ہمم کسی کو شک نہیں ہو اس لیے یہی بہتر ہے

واہ کمال ہے مطلب زخم ٹھیک ہونے میں کافی دن لگ جائیں گئے اور سوچیں اتنے دن اسکا گھر ناجانا کیا انوشہ کو پریشان نہیں کرے گا

اپنے دل میں انوشہ کہ لیے ہمدردی سموئے اسنے اسکی سائیڈلی

ڈونٹ وری طبیعت بہتر ہونے کہ بعد زوہان خود کال کر کہ اسے بتادے گا کہ وہ چند دن گھر نہیں آسکتا اپنے موبائل میں کچھ ٹائپ کرتے ہوئے وہ سرسری سا بولا جبکہ وہ اسکے اس سرسری سے انداز پر گھور کر رہ گئی

کن اکیوں کہ ساتھ اسے گھورتی وہ ان تمام پلوں کو سوچنے لگی جب جب اسے اسکی حرکتیں مشکوک لگی تھی ایک بات بتائیں یہ جو بنا اطلاع کیے میٹینگ کہ نام پر آپ دو بی گئے تھے وہ چھوٹ تھا کیا

اسکے مشکوک سوال پر تیز تیز ٹایپ کرتی اسکی انگلیاں روکی

نگاہوں کو مابائل سکرین سے ہٹا کر اسکے چہرے پر ٹکائے وہ اسکی سوچ پر ہلکا سا مسکرایا جبکہ وہ اسکی اس

مشکوک مسکراہٹ پر ناک کہ نتھوں کو پھلانے لگی

اس رات جب میں ہو سپٹل سے نکلا تو اچانک ہیڈ کوارٹر سے کال آگئی تو مجھے فوراً جانا پڑا وہاں کتنے دن لگ جاتے اس بات کا اندازہ نہیں تھا مجھے اس لیے بابا سے سب کو یہی کہنے کا کہا کہ میں دوبئی گیا ہوں تاکہ آپ پریشان ناہوں

موبائل کو اوف کر کے سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسنے اس دن کی مکمل کہانی بتائی اور آپ کی یہ چوٹ

انگلی کا اشارہ اسکے کندھے پر لگی چوٹ کی طرف کر دوسرا سوال پوچھا گیا جس میشن کو میں لیڈ کر رہا ہوں اسی کہ بارے میں کچھ انفورمیشن چاہیے تھی انہی کو اکھٹا کرتے وقت کچھ آدمیوں سے ہاتھ پائی ہو گئی تھی ایک آدمی نے اچانک چاکو سے حملہ کر دیا یا اللہ آپ کو چاکو لگا تھا

چاکو کہ نام پر وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی ہم

آپکا میشن ہے کیا

ملط کس میشن پر کام کر رہے ہیں

اتنی انفور میشن ملنے پر وہ میشن کا مقصد جاننے کو متجسس ہوئے

یہ کو نفیڈ نشل ہے اس لیے یہ میں آپکو نہیں بتا سکتا

بتادیں میں تھوڑی نا آپکے دشمنوں کو جا کر مخبری کروں گئی

اسکے نابتائے پر وہ بچوں کی طرح منہ پھلا کر بولی کہ اسنے ہنستے ہوئے اسکے چہرے پر جھلتی لیٹ کو کان کہ پیچھے

کیا

بات مخبری کی نہیں نور ہادر و لنز کی ہے میں الٹریڈی رولز بریک کر کہ آپ کو بہت کچھ بتا چکا ہوں اس لیے

اب مزید کچھ نہیں بس اتنا جان لیں کہ یہ میشن آج زوہان کمپلیٹ کر چکا ہے جو چیز سویلی ہیڈ کو اڑ تک پہنچانی

تھی وہ پہنچ گئی ہے

بالوں کو پیار سے سلجھانے کہ بعد وہ اسکے رولز خسار کو سہلاتے ہوئے آدھے ادھورے لفظوں میں بولا جس کو

کچھ کچھ سمجھتی وہ مزید کچھ پوچھنے کا ارادہ ترک کرتی خاموش ہو گئی

اب کیسے ہو

صبح ہوتے ہی وہ عائرہ کو واپس گھر چھوڑ کر دوبارہ اسی جگہ آیا جہاں اب زوہان کافی حد تک ہوش میں آچکا میں

تھا

بہتر ہوں بھائی

نقاہت زدہ لہجے میں وہ آرام سے بولا

ہمم

بھائی وہ ڈیوائس

ڈونٹ وری وہ اپنی اصل جگہ تک پہنچ چکی ہے باقی ویل ڈن بہت اچھے سے اپنا میشن کمپلیٹ کیا ہے تم نے ایم

پروڈاؤف یو

اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ڈیوائس کہ بارے میں بتانے کہ بعد اسے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کندھا تھپتھپا کر

اسے پریشید کیا جو اسکی تعریف پر دھیماسا مسکرایا

تھوڑی دیر بعد انوشہ کو کال کر کہ بتادینا کہ تم چند دن کہ لیے گھر نہیں آسکو گئے ورنہ وہ پریشان رہے گی اور

اگر چاہو تو گھر بھی جاسکتے ہو کیونکہ فلحال تم کسی میشن پر نہیں

اپنی بات مکمل کرانے ایک موبائل اپنی جیکٹ کی جیب سے نکال کر اسکے پاس رکھا

تھوڑی دیر تک میں کال کر لوں گا کیونکہ ایسی حالت میں گھر جانا ٹھیک نہیں اس لیے جب تک کچھ بہتر نہیں

ہو جاتا یہی رہوں گا

چلو جیسی تمہاری مرضی اگر کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے بتادینا

اور ہاں تمہیں گولی مارنے والا اپنی سزا پا چکا ہے

اسکی بات پر زوہان مسکرا دیا کیونکہ جانتا تھا وہ کچھ نا بھی کرے لیکن وہ ضرور بدلہ لے لے گا

مہر

اپنی ہی مستی میں گنگنائے وہ سیڑھاں چھڑ رہی تھی کہ دعا کی پکار پر وہی روک گی

ہاں۔۔

کہاں جارہی ہو

انوشہ کہ پاس کیوں

کچھ نہیں وہ یہ کافی فیضان کو دے دو میں خود دے اتی مگر مجھے ارشان کو کافی دینی ہے اس لیے پلیزیہ کافی تم

فیضان کو دے دو

اپنا مدعا اسکو بتائے ٹرے سے ایک کپ پکر کر دے انے اسکے ہاتھ میں پکرایا اور دوسرا کپ لیکر اپنے کمرے میں

چلی گئی جبکہ وہ پریشان سی کافی کہ مگ کو دیکھنے لگی کیونکہ خود تو وہ چار دن سے کسی ناکسی بہانے اس سے چھپ

رہی تھی بلکہ رات کو سوتی بھی وہ انوشہ کہ ساتھ اسکے کمرے میں تھی اپنے کمرے میں تو بس وہ فرش ہونے

جاتی اور وہ بھی تب جب فیضان غیر موجود ہوتا

کافی دیر یو نہی کشمش میں کھڑے رہنے کہ بعد وہ دل بڑا کرتی اپنے کمرے کی طرف آئی جس کا دروازہ بند تھا

ایک ہاتھ سے ٹرے پکر کر دوسرے کی مدد سے اس نے دروازہ کھولا اور اندر آئی تو اسے سامنے ہی بیڈ پر

ٹانگیں پھلائے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کرتے پایا

دعا کی جگہ اسکو دیکھ وہ خود بھی چونکا مگر اسے واضح ناہونے دیا اور اپنے کام میں ہی مصروف رہا جبکہ وہ چلتی

ہوئی اسکے پاس آئی اور ٹرے ٹیبل پر رکھ کر جانے کو موڑی جب اسکی بات پر چلتے قدم تھمے

میرے خیال میں آپ کی شادی مجھ سے ہوئی ہے

نہایت سادہ سے انداز میں اسکے دوبارہ کمرے سے بھاگنے پر وہ طنز کرتے ہوئے بولا جو اسکے طنز پر کچھ نجل سے

ہو کر پلٹی

مطلب----

مطلب یہ کہ رخصت ہو کر آپ میرے ساتھ اس گھر میں آئیں ہیں نا ہی کہ انوشہ کہ ساتھ جو اپنا کمر اچھوڑ کر آپ اسکے ساتھ اسکے کمرے میں رہ رہی ہیں

لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر رکھ وہ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے پر زور دیتے ہوئے بولا

ایسی بات نہیں وہ تو بس زوہان موجود نہیں تو اس لیے

اپنی خجالت مٹانے کہ خاطر وہ بات زوہان کی غیر موجودگی پر ڈال گئی

دیکھیں مہرماہ میں بہت پریکٹیکل سا بندہ ہوں مجھے یہ الٹی سیدھی باتیں نہیں آتی اس لیے سیدھے لفظوں میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ چاہے جن بھی حالات میں ہماری شادی ہوئی آپکی یا میری مرضی شامل تھی یا نہیں یہ بات معنی نہیں رکھتی بلکہ جو بات معنی رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ اب آپ میری بیوی ہیں اور یہ کمرے میرے ساتھ ساتھ آپ کا بھی ہے اس لیے مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا کہ میری بیوی اپنا کمرہ چھوڑ کر کہیں اور رہے

دو قدموں کا فاصلہ اپنے اور اسکے درمیان قائم رکھ وہ سادہ لفظوں میں ہی اسے بہت کچھ سمجھا اور بار و خروا گیا تھا کہ وہ بے جا اس سے بھاگنا بند کر دے اور قبول کر لے کہ اب ان دونوں کے درمیان کیا رشتہ ہے جی

سر جھکا کر اسکی بات کو سمجھتی وہ بس اتنا سا ہی بولی جبکہ دل میں تو اسکے منہ سے میری بیوی لفظوں پر ادھم سا مچ گیا تھا مطلب کہ وہ اسے اپنی بیوی مانتا تھا اسکے لیے وہ اتنی معنی رکھتی تھی کہ اسکا یوں اپنے کمرے میں رہنے کی بجائے انوشہ کہ کمرے میں رہنا اسے برا لگ رہا تھا

ہممم

سر ہلا کر ہمم کہتا وہ واپس جانے کو پلٹا کہ کچھ یاد آنے پر روک کر دوبارہ اسکو دیکھنے لگا

اور ہاں زویہ میری پسند ضرور تھی لیکن حقیقت میں اب آپ میری بیوی ہیں اس لیے آپ سے زیادہ اہم
اب میری زندگی میں اور کوئی عورت نہیں

وہ ناجانے کیوں اسے یہ بتا رہا تھا یہ بات تو وہ بالکل نا سمجھی لیکن جو بھی تھا اس کا یہ کہنا اسے خوش ضرور کر گیا تھا
ہو نہ توں پر گہری مسکراہٹ سجائے وہ دوسری طرف والی سائیڈ پر جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور اسکے بات سمجھ جانے پر
وہ خود بھی اسکے ساتھ بیڈ پر آ کر بیٹھا اور کافی پینے کے ساتھ ساتھ اپنا ادھورا کام بھی لیپ ٹاپ پر مکمل کرنے لگا

ڈاکٹر عائرہ یہ آپ کے لیے
روٹین کے مطابق وہ وارڈز میں چکر لگا کر پیشینٹ کو چیک کر رہی تھی کہ نرس نے آ کر ایک پھولوں کا گلہ ستہ
اسکے حوالے کیا جس کو دیکھ وہ حیران اور خوش دونوں ہوئی

یہ کس نے بھیجا

وہ وی ای پی پیشینٹ جسکی سرجری ایک ہفتے پہلے آپ نے کی تھی اسی کا گارڈ دے کر گیا ہے اور کہہ رہا تھا کہ
بوس آپ کے شکر گزار ہیں

او ہوا چھا ایک کام کریں یہ گلدستہ آپ چائلڈ وارڈ میں رکھوا دیں بچے دیکھ کر خوش ہو جائیں گئے

نرس کی بات پر وہ گلدستے کو چھوتی انکی خوشبو کو سانسوں میں بھرے ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ بولی جس پر

نرس اوکے بول کر اسکے حکم کی پاسداری کرنے چلی گئی جبکہ وہ وہی روک کر پیشینٹ کو دیکھنے لگی کیونکہ

تھوڑی دیر بعد اسکی ایک سرجری تھی اس لیے جتنا ٹائم فری تھا اتنا وہ پرائیویٹ وارڈ میں پیشینٹس کو چیک

کرتے ہوئے گزار رہی تھی

آج اسکی فارن ڈیلیگز کہ ساتھ ایک امپورٹینٹ میٹنگ تھی جس کہ لیے وہ میٹنگ روم میں بیٹھا ڈیلیگز کہ
ساتھ میٹنگ کی تمام ڈیلیگز سکس کر رہا تھا

Your idea is quite good Mr.Haad i think we should start

working on this project immediately

ڈیلیگزیشن کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرایا

Afcorse arshan will tell you all the rest of the details

Arshan.....

ارشان کی طرف ہاتھ کا ارشاد کرانے جواب دیا اور اسے انکے ساتھ جانے کا کہا جو سر ہلا کر ڈیلیکیشنز کے ساتھ باقی کی ڈیلیکیشنز ڈسکس کرنے لگا جبکہ وہ خود وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا اور اسکے ساتھ ہی اسکی سیکرٹری بھی اور کوئی میٹینگ ہے

اپنے آفیس میں آئے وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے عاصفہ سے پوچھنے لگا جو آئی پیڈ پر اسکا سکیجول دیکھنے لگی

نوسر میٹینگ نہیں بس مسٹر حمدانی کے ساتھ ہوٹل میں آپ کا ڈنر ہے

ڈنر-----

جی سر دامیر سر کہ کہنے پر یہ ڈنر اور گناہ کیا گیا ہے وہ سبھی پارٹنرز کے ساتھ ایک ڈنر گیٹ ٹو گیدر کرنا چاہتے

تھے

ڈنر کہ نام پر اسکے حیران ہونے پر عاصفہ نے ساری ڈیٹیل بتائی جس پر وہ دامیر سلطان کی خاطر خاموش ہو گیا

ہمم اور کچھ

نوسر

ٹھیک ہے جاو

عاصفہ کو جانے کا بول اسنے لیپ ٹاپ اون کیا اور ہو سپٹل کا کیمرہ اون کر کہ اسکو تلاشنے لگا جو شاید ابھی سرجری کر کہ اپنے آفیس میں آئی تھی کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے گلو زاتار رہی تھی

اسکی پریگنسی کو چوتھا ماہ ختم ہونے والا تھا جسکی وجہ سے اسکے جسم میں تھوڑی بہت چیچینگ آئی تھی وہ صرف پیٹ سے ہی نہیں بلکہ چہرے سے بھی تھوڑی بہت موٹی ہونے لگی تھی جہاں وہ موٹی کہ ساتھ ساتھ متاکہ روپ میں نکھرنے لگی تھی وہی اسکایہ روپ ہاد کی دیوانگی میں لمحہ بالمحہ مزید شدت پیدا کر رہا تھا

محبت بھری نظروں سے اسکو اور اسکے وجود کو دیکھتے وہ پرسکون سی ہنسی ہنس رہا تھا کہ تبھی اسکو بال کھولنے کہ بعد جوڑا بناتے دیکھ اسنے موبائل اٹھایا اور کرایک مسیج ٹائپ کر کہ اسکے نمبر پر سینڈ کیا جو دوسری طرف عائرہ دیکھنے کی بجائے کرسی پر بیٹھ کر ایک فائل اوپن کر کہ اسے دیکھنے لگی اور وہ جو اس انتظار میں تھا کہ وہ مسیج سین کرے گئی خود کو انور کر کہ فائل دیکھنے پر آنکھیں گہما گیا اور فوراکال ملائی جو دوسری بیل پر ہی ریسو کر لی گئی

اسلام علیکم----

میرا مسیج کیوں نہیں دیکھا آپ نے

وہ جو ہشاش بشاش سی کال اٹھا کر سلام کر گئی تھی جواب میں اسکی سخت آواز پر موبائل کان سے ہٹا کر دیکھنے

لگی کہ کونسا مسیج سین نہیں کیا اسنے

بال کھولیں رہنے دیں مجھے پیاری لگتی ہیں

مسیج کو سین کو وہ مسکرائی اور موبائل دوبارہ کان سے لگایا

مجھے پتہ نہیں چلا اس لیے نہیں دیکھا

ہمم فائل سے فرصت ملے تو معلوم ہونا

اسکی لاعلمی پر میٹھا سا طنز کیا گیا

آپ جانتے ہیں میں اب تک سوچتی آئی تھی کہ یہ جاسوس والی عادت آپ میں کہاں سے آئی لیکن اب

معلوم ہو گیا ہے کہ یہ عادت آپ میں آرمی کی بخشی ہوئی ہے

ہلکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ میٹھا سا طنز اسنے بھی فوراً کیا جس پر اسکے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے

چلیں شکر ہے وقت رہتے معلوم ہو گیا آپ کو

عروہ فائل دیکھ لی تم نے

اسکی بات کا ابھی کوئی جواب آتا کہ تبھی فارس اسکے کیبن کا ڈور ناک کر کہ اندر آیا اور کسی فائل کہ بارے

میں پوچھنے لگا

ہا دیں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں اللہ حافظ

اسکو اللہ حافظ کہتی وہ کال ڈسکونیکٹ کر گئی مگر اسکے باوجود اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اسے تب تک دیکھتا رہے

گاجب تک فارس اسکے کیبن میں موجود رہتا

اور اسکی سوچ کہ مطابق ہوا بھی یہی جتنی دیر فارس اسکے پاس کھڑا فائل کہ بارے میں ڈیسکس کرتا رہا اتنی

دیروہ سخت نگاہوں سے فارس کو گھورتا ہی رہا جسکی وجہ سے اسکی بیوی بات کہ دوران خدا حافظ بول کر کال

کٹ کر گئی تھی

زخم کافی بھر گیا ہے انشاء تین چار دن تک باقی بھی بھر جائے گا

اس گھنڈر نما گھر کی بجائے اب زوہان اپنے اپارٹمنٹ میں روکا ہوا تھا جہاں روازنہ عائرہ ہو سٹیل سے واپسی پر ہاد کہ ساتھ آکر اسکی بینڈیچ چینیج کر دیتی تھی اور آج بھی وہ ہو سٹیل سے واپسی پر پہلے اسکی بینڈیچ چینیج کرنے آئی تھی جبکہ ہاد اسے وہاں چھوڑ خود کسی کام سے باہر نکل گیا تھا

جی اچھا ویسے بھا بھی نوش کیسی ہیں

بھلے ہی وہ دن میں ایک بار اس سے بات کر لیتا تھا مگر اتنے دنوں کہ یہ دوری اب اسے بے چین کر رہی تھی ٹھیک ہے مگر بہت اداس اداس سی رہتی ہے شاید تمہاری دوری محسوس کر رہی ہو

ساری چیزیں دوبارہ فرسٹ آئیڈ بوکس میں رکھتے ہوئے وہ ہلکی سی مسکان کہ ساتھ بولی جس پر وہ اپنی دوری کی وجہ سے اسکی اداسی پر خوش اور اداس دونوں ہوا

ہائے میری نوش میری وجہ سے اداس رہتی ہیں کمبخت یہ گولی نا لگی ہوتی تو قسم سے کبھی بھی میں ان سے

اتنے دن دور نار ہتا

اپنی گولی کہ نشان کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے وہ دہائی دیتے ہوئے بوا کیونکہ اس زخم کی وجہ سے پچھلے 9 دن سے وہ اپنی نوش سے دور تھا

اتنا احساس ہے تو واپس گھرا جاوہ بھی تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائے گی

اسکی دہائی پر اسنے فری کا مشورہ دیا

ہاں ایک دو دن تک آجاؤں گا کیونکہ اب مزید مجھ سے ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے ان سے دوری برداشت

نہیں ہو رہی

اچھا یہ چھوڑا اور مجھے یہ بتاؤ کہ یہ سیکرٹ ایجنسی کب سے جوائن کی ہے تم نے

ایجنسی جوائن کیے ہوئے مجھے دو سال ہونے والے ہیں

اپنی شرٹ کہ بٹن بند کرتے ہوئے وہ سوچ کر جواب دینے لگا

اور ہاد کو۔۔۔۔۔

اسکے جواب پر اب وہ پتے کا سوال پوچھنے

ہاد بھائی کو میرے خیال میں چار یا پانچ سال ہونے والے ہوں گئے

مطلب گرانجوشن کہ فوراً بعد

یہ بات وہ دل میں سوچ کر رہ گئی

خیر آپ کو پتہ ہے بھابھی آرمی میں آپ کہ شوہر کا بڑا ہی ڈر ہے جیسے بڑے بڑے بزنس مین انکے سامنے ڈر جاتے ہیں نابطل ویسے ہی آرمی آفیسرز بھی کئی بار بات کرتے ہوئے خوف زدہ ہو جاتے ہیں اور دشمنوں کے بارے میں تو آپ سوچ نہیں سکتی

اگر بزنس کی دنیا میں وہ ایک کامیاب اریکیٹچر ہیں تو آرمی میں انہیں میجر ہادی سلطان عورف ٹائیگر کہ نام سے جانا جاتا ہے

ٹائیگر-----

ٹائیگر پر وہ کچھ چونکی

جی ٹائیگر ویسے تو وہ میجر ہادی سلطان ہیں لیکن ٹائیگر کا خطاب انہیں دشمنوں پر دھاگ بیٹھانے کے لیے ملا ہے کرنل وقار نے یہ خطاب انہیں انکے دوسرے میسن کے وقت دیا تھا اور تب سے وہ دشمنوں کے لیے ٹائیگر ہیں بلکل ایک ٹائیگر کی طرح سفاک اور بے حس

اگر کبھی آپ انہیں کسی دشمن سے لڑتا ہوا دیکھ لیں نا تو قسم سے بھابھی خوف سے کانپ کانپ کر بے ہوش ہو جائیں گی کیونکہ اس وقت وہ اس قدر سفاک اور بے رحم بنے ہوتے ہیں کہ کبھی کبھی تو مجھے ان دشمنوں پر ہی رحم آنے لگتا ہے

دشمنوں کہ بارے میں اسکے تاثرات بتاتے ہوئے اسنے بھرپور ڈرنے کی ایکٹینگ کی جبکہ اسکی باتوں کو تجسس سے سننے وہ اتنا ہی سوچ سکی کہ دنیا کہ لیے وہ کیا تھا کیا نہیں اس سے اسے کیا مطلب اسکے لیے تو وہ صرف ہاد سلطان تھا ناتوار کیٹکیچر ناتو میجر اور ناتو ٹائیگر وہ صرف اسکا ہاد تھا جو اسے دیوانوں کی طرح چاہتا تھا جو ساری ساری رات اسکے پہلو میں لیٹا صرف اسے اس لیے نہارتا رہتا کہ وہ ان قیمتی لمحات کو سو کر ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ جاگتے ہوئے جتنی حسین اسے لگتی تھی سوتے ہوئے اس سے بھی کئی زیادہ جاذب نظر لگتی تھی

وہ اسکا ہاد تھا اور وہ اسکا نور ہاد

مہرماہ بیٹا نوید اور بہن جی سے بات ہوئی خیریت سے پہنچ گئے وہ لوگ

جی بابا بھی تھوڑی دیر پہلے ہی میری اور زوبی کہ بات ہوئی تھی بول رہے تھے سفر بہت اچھا گزرا انکا

وہ چاروں ایک ساتھ لاونج میں بیٹھی ایک دوسرے کی ہلپ کرتے ہوئے اسائنمنٹ بنا رہی تھی کہ تبھی دامیر سلطان بھی انکے ساتھ ہی آکر نوید صاب اور بشر ابیگم کہ بارے میں پوچھنے لگے کیونکہ آج انکی سعودیہ

کی فلائٹ تھی وہ دونوں میاں بیوی عمرہ پر گئے تھے جبکہ زویہ گھر پر اکیلی نارہے اس لیے مہرماہ زید کر کہ

اسے یہی اپنے پاس لے آئی تھی

چلو یہ تو اچھی بات ہے اللہ خیر سے انکا عمرہ قبول کرے

آمین

اوہو یہ سٹپلر کہاں چلا گیا

اپنے آس پاس پرے نوٹس کو اٹھا کو دے سٹپلر تلاش کرنے لگی لیکن پتہ نہیں کہاں گم ہو گیا تھا

کیا ہوا۔۔۔

سٹپلر نہیں مل رہا یہی تو رکھا تھا میں نے

انوشہ کہ پوچھنے پر وہ پریشان ہوتے ہوئے بولی

دیہان سے دیکھو یہی ہوگا

دیکھ تو رہی ہوں پر پتہ نہیں کہاں چلا گیا

اگر نہیں مل رہا تو رہنے دوزوبی تم ایک کام کرو اوپر میرے کمرے میں سائیڈ ڈرار میں سٹپلر پڑا ہے جاو لے آو

ان دونوں کی پریشانی پر اس نے زوبیہ کو اپنے کمرے سے سٹپلر لانے کا کہا کیونکہ وہ اپنی اسائنمنٹ کمپیٹ کر چکی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں لیکر آتی ہوں تم تب تک یہ سارے بیچیز کو بائیں دو

اسکی بات پر وہ اپنی اسائنمنٹ کہ بیچیز کو ترتیب دینے کا کہتی اٹھ کر کمرے میں سٹپلر لینے چلی گئی

انوشہ یہ دیکھو یہ ٹھیک ہے

ہاں سہی ہے ایسے ہی

کمرے کا دروازہ اوپن کر کے وہ اندر آئی اور ساید ڈرار میں سٹپلر کو تلاش کرنے جو اسے دوسرے والے ڈرار میں سے ملا

سٹپلر پکڑ کر وہ اٹھی تھی کہ واشروم کا دروازہ کھول فیضان بھی اسی وقت باہر نکلا جس پر دونوں کی زبردست

ٹکڑ ہوئی اسکا سر بری طرح سے فیضان کی جسٹ پر لگا جس پر ایک پل کہ لیے زوبیہ کو یوں محسوس ہوا اسکا سر

کی فلا د سے ٹکڑا گیا ہو

ای۔ ایم ایم سوری وہ

وہ بیچارہ جو نہانے کے بعد یونہی ٹاول میں باہر آگیا تھا کچھ اسکے ٹکرا نے اور کچھ اپنی حالت پر شرمندہ ہوا جبکہ یہی حالت زوبیہ کی اپنی بھی تھی وہ تو اسکو بنا شرٹ کے ایک نظر دیکھ فوراً چہرہ موڑ چکی تھی جبکہ اصل شرمندگی تو اسکو یہ سوچ کر ہو رہی تھی کہ وہ کمرے میں موجود تھا

اسکے چہرہ موڑنے پر وہ جلدی سے بیڈ پر پڑے اپنے کپڑے اٹھا کر واشروم میں جانے لگا تھا کہ جلد بازی میں پاؤں کا ریپٹ سے اٹکا اور گرنے سے بچنے کی خاطر اسنے زوبیہ کو پکڑنا چاہا مگر اس کوشش میں الٹا وہ دونوں ایک ساتھ دھڑام کر کے بیڈ پر گرے

اب منظر کچھ ایسا تھا کہ زوبیہ ڈر کر مارے دونوں ہاتھ کھڑے کیے سختی سے آنکھیں بند کر کے اسکے نیچے تھی جبکہ وہ دونوں بازو اس کے ارد گرد رکھ کر اسکے اوپر اس چکر میں زوبیہ کا دوپٹہ کھسک کر نیچے گیر چکا تھا

اوہو زوبی کہاں رہ گئی۔۔۔۔۔

کافی دیر اسکا انتظار کرنے کے بعد مہرماہ خود ہی اسے بلانے کمرے میں چلی آئی مگر اندر کا سین دیکھ اسکے باقی کہ الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جبکہ آنکھیں شدید حیرت کے باعث کھلی

فیضان کا بنا کپروں کہ صرف ٹاول میں اسکے اوپر ہونا اور اسکا نیچے بنادو پٹے کہ لیٹے ہونا کافی ساری سوچیں

سوچنے پر اسکا گیا تھا

جبکہ یوں مہرماہ کا خود کو ایسی کنڈیشن میں دیکھنا ان دونوں کو کافی زیادہ شرمندہ کر گیا فیضان جلدی سے اسکے اوپر سے ہٹا اور اپنے کپڑے لیکر واشروم میں بند ہوا جبکہ زوبیہ جلدی سے اپنے کپڑے سیدھے کر کے اٹھی اور اپنا دوپٹہ اٹھا کر گلے میں لیا

مہر و ایسا ویسا کچھ نہیں ہے میں سٹیپر لیکر آنے والی تھی اچانک فیضان اندر سے باہر آگئے ہماری ٹکڑ ہو گئی وہ اپنے کپڑے لینے لگے تو کارپیٹ اٹکا اور ہم گئے اور کچھ بھی نہیں سچی اسکی شک نگاہوں پر وہ اٹھ ایک ہی سانس میں ساری کہانی بتا گئی کہ کیا ہوا تھا اور کیسے وہ دونوں گئے تاکہ وہ کچھ الٹا سیدھا مانا سوچیں

ریکس زوبی تمہیں مجھے اتنی ایکسپلینیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے مجھے یقین ہے ایسا ویسا کچھ نہیں کم اون چل

بھلے ہی ان دونوں کا یوں ایسے اتنا قریب ہونا سے برا لگا تھا مگر اسکے باوجود زوبیہ کہ گھبراہٹ پر وہ ہنستے ہوئے بولی تاکہ وہ گھبرا ئے نہیں

بلیومی مہرویہ بس ایک حادثہ تھا اور کچھ نہیں

اسکے چل انداز کہ باوجود زوبیہ نے مزید وضاحت دی جس پر وہ ہنستے ہوئی اسکے پاس آئی اور نیچے گیر اسٹپلر اٹھایا کہ اسکے ہاتھ میں دیا

میں جانتی ہوں میری بہن اس لیے اب مجھے وضاحتیں مت دو اور یہ سٹپلر جا کر دعا کو دو وہ کب سے انتظار کر رہی ہے

ہلکے پھلکے لہجے میں ہنس کر بات کو ٹالتی اس نے اسے جانے کا کہا جو گھبراتی ہوئی باہر نکل گئی جبکہ اسکے جانے کے بعد اس نے پلٹ کر بیڈ کی طرف دیکھا جس کی چادر پر شکنیں ابھری تھی اور پھر تھوڑی دیر پہلی والا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا جس پر ناچاہتے ہوئے بھی اسے غصہ آیا

وہ کھڑی ابھی چادر کو گھور ہی رہی تھی کہ تبھی فیضان بھی کپڑے بدل کر باہر آیا تو اب کمرے میں صرف اسے کھڑا پایا جو اسکے باہر آنے پر ایک نظر اس کو دیکھ جانے کو پٹی کہ اس نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا

کچھ بھی الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں مہرویہ سب اچانک

آپ کو مجھے وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے فیضان زوبی پہلے ہی مجھے سب بتا چکی ہے کہ کیا ہوا

اسکی بات کو بیچ میں کاٹ وہ بنا اسکی طرف دیکھ کر ٹوک گئی جو اسکے بے چک لہجے اور ماتھے پر شیکنوں کہ جال کو باخوبی محسوس کر گیا

اگر حقیقت معلوم ہے تو پھر اس غصے کی وجہ

غصہ نہیں مجھے برا لگا ہے

آپکایوں بنا کپروں کہ کسی اور لڑکی کہ اتنا قریب تو کیا پاس کھڑا رہنے بھی مجھے برا لگے گا کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں

بنا اپنے غصے کو چھپائے وہ دو ٹوک لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولتی اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوا گئی جبکہ اسکایوں اپنے لیے پوزیسیو ہونا فیضان کو اچھا خاصہ حیران کر گیا وہ یہ تو جانتا تھا وہ اسے پسند کرتی ہے لیکن پسند کہ ساتھ ساتھ پوزیسیو بھی ہے یہ اب معلوم ہوا تھا

آج وہ کافی دنوں بعد اسے اپنے ساتھ باہر گھومنے لایا تھا اپنے کیسیس اور اسکی پڑھائی کی وجہ سے وہ دونوں کافی مصروف تھے جسکی وجہ سے آج فری ہونے پر وہ اسے اپنے ساتھ باہر لے آیا پہلے مال جا کر اسنے اسکے

لیے خوب ساری شوپینگ کی اور پھر اسکے فیورٹ ریستورینٹ میں فیورٹ پیزا بھی کھایا اور اب رات کہ 11

بجے گھر جانے کی بجائے وہ اسے اپنے ساتھ ناجانے شہر سے کہاں دور انجان جگہ پر لے آیا تھا

گاڑی ایک سائیڈ پر پارک کروہ اتر اور اسکی سائیڈ پر آئے دروازہ کھول کر اسے بھی اترنے کا کہا جو نا سمجھ

نگاہوں سے بس اسکو اور جگہ کو دیکھ یہ جاننے کہ کوشش کرنے لگی کہ کونسی جگہ ہے

مان یہ ہم کہاں ہیں

آس پاس نگاہوں کو دوڑائے وہ اندھیرے سے گھبراتی ہوئی بالکل اسکے ساتھ چیپک کر پوچھنے لگی جو اسکے ڈر کو

سمجھتے ہوئے مسکرایا اور کندھوں کہ گرد بازو پھیلائے

گھبرائیں نہیں مان کی جان مان آپ کہ ساتھ ہے

اسکا ڈر ختم کرنے کی خاطر وہ مزید وہاں روکنے کی بجائے چند قدم چل کر آگئے آیا جہاں ایک گلاس کا بہت

خوبصورت سا گھر بنا ہوا تھا

گھر کہ باہر بہت سی لائٹس روشن تھی جس پر اسکا ڈر تھوڑا کم ہوا اور وہ اسکے ساتھ دروازہ کھول کر گھر کہ اندر

داخل ہوئے

گلاس سے بنا وہ گھر باہر سے جتنا سادہ تھا اندر سے اتنا ہی زیادہ ڈیکوریٹ اور پیارا تھا

گھر کہ باہر وہ جتنا ڈر رہی تھی اندر آ کر اتنی ہی پر جوش ہوئی یہاں وہاں گھومتی پورے گھر کو دیکھ کر خوش

ہو رہی تھی وہ پورا گھر اندر سے اسکے فیورٹ پینک اور وائٹ کلر کہ ساتھ ڈیکوریٹ ہوا تھا

گھر کہ اندر داخل ہوتے دائیں طرف بہت پیارا اوپن لاؤنج بنا تھا جہاں دو بڑے اور ایک سنگل سائز کا صوفہ

درمیان میں ٹیبل سامنے دیوار میں فکس ایل ای ڈی اور سائیڈ پر چمینی بنی تھی بائیں جانب بہت پیارا چھوٹا سا

کیچن اور سامنے دو کمرے بنے تھے دائیں بائیں جبکہ اوپر چھت گلاس ہونے کی وجہ سے رات کہ وقت آسمان

پر جھل مل کرتے تاروں کہ ساتھ بہت خوبصورت سا منظر پیش کر رہی تھی

مان یہ کتنا پیارا گھر ہے

کس کا ہے یہ گھر

پر جوشی کہ ساتھ ایک ایک جگہ کو دیکھنے کہ بعد وہ اسکے پاس آ کر تعریف کرنے کا ساتھ یہ بھی پوچھنے لگی یہ

پیارا سا گھر کس کا ہے

آپ کا۔۔۔۔

اسکے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھ وہ اسکی خوشی کو آنکھوں میں بسائے محبت سے بولا جبکہ وہ چونکی

ہمارا۔۔۔۔

اپنی طرف انگلی اٹھائے وہ بے یقین سی ہوئی

جی آپ کا ناز ارمان سلطان کا

اچھا لگا آپ کو

دونوں ہاتھوں کا دباؤ اس کے کندھوں پر ڈال اسنے دوبارہ بولتے ہوئے یقین دیا یا جس پر وہ حیرانگی چھوڑ

یکدم بچوں کی طرح کھل کر مسکرائی

پیارا نہیں مان یہ بہت بہت پیارا ہے دیکھیں تو گھر کہ اندر ہوتے ہوئے ہم آسمان پر موجود ستارے دیکھ

سکتے ہیں اور باہر کا سارا منظر بھی

چلیں آئیں ایک اور جگہ دیکھتا ہوں

اسکی ایکساٹمنٹ پر مسکرائے وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بائیں طرف بنے کمرے کہ اندر آیا اور لائٹس اون کی

وہ کمرہ بھی بالکل باہر کی طرح ہی ڈیکوریٹ ہوا تھا

وہ کمرے کو دیکھنے میں مصروف تھی کہ ارمان نے آگئے بھر کہ دیواروں پر موجود تمام پردے ہٹائے جس پر

سامنے والی دیوار کہ پار سمندر کا خوبصورت سا نظارہ نظروں کو سیر بخشنے لگا

مان یہ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے ہم باہر چلیں

نہیں ایسے نہیں پہلے آپ چیچ کر اس کے بعد ہم باہر جائیں گئے

اس سے پہلے کہ وہ گلاس وال کھول کر باہر جاتی اسنے پاتھ پکر کر اسے جانے سے روکا اور چیچ کرنے کا کہا جو

چیچ کہ نام پر منہ بنا گئی

چیچ کیوں

بس میرے لیے جائیں اندر واٹر روم میں ایک ڈریس موجود ہے وہ چیچ کر کہ باہر آئیں اس کے بعد ہم دونوں

ایک ساتھ باہر جائیں گئے

اس کے اتنے اسرار پر وہ منہ بناتی چیچ کرنے چلی گئی جبکہ اسنے خود اپنا کورٹ اور ٹائی اتار کر صوفے پر پھینکی اور

شرٹ کہ اوپری دو بٹنز کھول کف کمنیوں تک فولڈ کر کہ اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا

مان ہم کیسے لگ رہے ہیں

ٹھیک پانچ منٹ بعد پینک کلر کی فل میکسی پہنے وہ کھلے بالوں کہ ساتھ بنا کسی میک آپ کہ باہر آ کر گول گول
گھومتے ہوئے پوچھنے لگی جو اسے اس بار بی فراق میں بنا کسی میک آپ کہ بھی مہوت کر دینے کا سبب بن
گئی تھی

دلکش مسکراہٹ کہ ساتھ بے انتہا محبت آنکھوں میں سموئے وہ اسکے قریب آیا اور جھک کر بوسہ اسکی
بے شکن پیشانی پر دیا

بہت پیاری بلکل مان کی چھوٹی سی گڑیا کی طرح

اپنی تعریف پر وہ بچوں کی طرح کھکھلائی

اب چلیں

ہمم چلیں

اسکا ہاتھ دوبارہ اپنے مضبوط ہاتھ میں پکڑے اسنے ریمورٹ سے بٹن پر پریس کیا جس سے سامنے کا گلاس دو
حصوں میں الگ ہوا اور وہ اس راستے سے نکل کر تین سڑھیاں اترتا نیچھے آیا جہاں زمین پر ریت کی جگہ گلاب
کہ پتیاں ہی پتیاں موجود تھی

دور دور تک جہاں نظر جاسکتی تھی وہاں تک چاروں طرف صرف گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھی جنکو دیکھ
وہ چونکی

ہم چاہتے ہیں سب سے پہلے آپ ہمارے لیے ایک پیاری سی جگہ بک کریں اور اسے بہت پیارا سا بلونزا اور
گلاب کہ پھولوں کہ ساتھ ڈیکوریٹ کروائیں جب ہم چل کر جائیں تو زمین پر دور تک گلاب کہ پھولوں کا
راستہ بنا ہو

ان پھولوں کو پر شوق نگاہوں سے دیکھ اسکے زہن میں یکدم اپنے کہے الفاظ دہرائے

چلیں۔۔۔۔

اسکے کہنے پر وہ گلاب کہ پھولوں پر سہج سہج کر قدم اٹھاتی چل کر آگے آئی جہاں سامنے لائٹنگ کہ بیچ میں
ایک حصہ بہت ہی خوبصورتی کہ ساتھ بلونزا اور پینک روزیز کہ ساتھ ڈیکوریٹ ہوا تھا ایک طرف بیچ اور
دوسری طرف اپنے لیے سجاوہ خوبصورت ساحصہ یہ سب کچھ اسے اتنا پسند آیا تھا کہ وہ کسی خواب کی طرح
حیرت اور خوشی دونوں کی ملی جولی کیفیت کہ ساتھ ہر ایک چیز کو دیکھ رہی تھی

یہ سب کچھ کتنا خوبصورت ہے مان

یہ سب ہمارے لیے ہے

پسندیدہ نگاہوں سے ہر شہ کو دیکھ وہ اسکی طرف موڑ کر جانے کہ باوجود پوچھنے لگی جو اسکے ایک ایک

ایکسپریشن کو مہبت سے دیکھتا مسکرا رہا تھا

آپ نے کہا تھا کہ آپ کو یہ سب چاہیے تو لیں یہ سب آپ کہ لیے ہے

خواب کی دنیا سے نکال حقیقت کی دنیا میں لائے وہ کہتے ہوئے گھٹنوں کہ بل نیچے زمین پر بیٹھا اور اپنا دامن

ہاتھ اسکے سامنے پھیلا یا

آپ کا ساتھ ارمان سلطان کی زندگی میں بالکل ایک خواب کی طرح ہیں جسے حقیقت کا روپ دینے کہ لیے
ارمان کو آپ کہ ساتھ کی ضرورت ہے

کیا آپ اس خوبصورت خواب کو حقیقت کا روپ دینے کہ لیے اپنے مان کا ساتھ دیں گئی

کیا آپ ہمارے ان خوبصورت لمحوں کو حسین بنانے کہ لیے اپنے مان کا ساتھ دیں گئی

ناز کو ناز سے مکمل ناز ارمان سلطان بنانے کہ لیے کیا اپنے مان کو اجازت دیں گئی

دلسوز لہجے میں اسکے سامنے ہاتھ پھلائے وہ اسکی ہاں کا منتظر تھا جو اسکے لفظ لفظ کو باخوبی سمجھتی دلکشی سے

مسکرائی اور اپنا ہاتھ اسکی ہتھلی پر رکھ اسکے انتظار کو شرف بخش گئی

وہ اٹھا اور والہانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے جھٹکے سے اسکو اپنے قریب کر گیا

Wish you very very happy birthday my love

اسکے کان کہ پاس جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولتے اسنے کان کی لوہلکے سے چوما

جو اسکے لمس پر گد گدائے پلٹیں جھکا کر مسکرائی

آپ کو یاد تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ جو شیلے لہجے میں پوچھنے لگی

اس یاد گار دن کو بھلا میں کیسے بھول سکتا ہوں

اس دن تو خدا نے آپکو میرا نصیب بنا کر اس دنیا میں بھیجا تھا تو بھلا یہ یاد گار دن ارمان سلطان کیسے بھول سکتا

ہے

تھنکیو مان ہمیں یہ سب کچھ بہت بہت بہت زیادہ پیارا اور پسند آیا تھنکیو سوچ

پر جو لہجے میں اسکے سینے سے لگے وہ اسکا شکریہ ادا کرنے لگی

چلیں آئیں کیک کٹ کرتے ہیں کیونکہ اس کہ بعد مجھے آپ کہ ساتھ اس حسین رات کو اور بھی زیادہ حسین
اور یادگار بنانا ہے

معنی خیر لہجے میں بولتے ہوئے وہ اسکا ہاتھ پکڑ آگے آیا اور وہاں پڑا کیک اسکے ساتھ کٹ کیا جسکو پہلے ارمان
نے اسے اور پھر اسنے ارمان کو کھلایا اور کچھ دیر میوزک پر اسکے ساتھ ڈانس بھی کیا تا کہ اسکی فرمائش کہ
مطابق کچھ راہ ناجائے

کافی دیر ان پر فسوں لمحات میں اسکی کھلکھلاہٹ کو دل میں اتاریں ڈانس کرنے کہ بعد وہ یو نہی اسے باہوں
میں اٹھائے دوبارہ کمرے کہ اندر آیا اور آرام سے لا کر بیڈ پر لٹائے خود اسکے اوپر آیا
اب کیا کرنا ہے

پر شوق نگاہوں سے اسکے گلے میں بازو ڈال وہ تجسس سے پوچھنے لگی جس نے بڑے ہی پیار سے اسکے بالوں کی
لیٹ انگلی میں لپیٹ کر کھنچا

اب یہ سب کچھ جو میں نے آپ کی خوشی کہ لیے کیا مجھے اس سب کا معاوضہ چاہیے

وہ کیسے ہمارے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں

نہایت مصومیت سے اسکی بات کا مطلب سمجھے بغیر وہ یکدم پریشان ہوئی جبکہ وہ اسکی مصوم سی پریشانی پر معنی
خیر انداز میں مسکرایا

آپ کہ پاس پی تو ہے سب کچھ۔۔۔

ہمارے پاس کہاں ہے

یکدم حیران ہوئے وہ جاننے کو بے تاب ہوئی کہ کیا ہے اسکے پاس

یہ دلنشن آنکھیں جن میں جھلکتی ہر لمحے کی مصومیت

اپنی شہادت کی انگلی اسکے ماتھے سے دونوں آنکھوں تک لائے وہ مخمور لہجے میں بولا

یہ رو خسار جن پر بنا سمجھے بھی میرے قریب آنے پر پھلنے والی سرخی

انگلی سرک کر رو خساروں تک آئی

یہ یا کوئی نرم نازک ہونٹ جن کو دیکھتے ہی ہر بار میری سانسیں انکی نرم ماہٹ محسوس کرنے کے لیے مچنے لگتی

ہیں

انگلی دوبارہ کھسکتی ہونٹوں تک آئی جس پر اب کی بار ناز کا دل اتنی تیزی سے دھڑکا کہ ارمان کو اسکی دھڑکن
باخوبی محسوس ہوئی

م۔مان

اسکی انگلی کھسک کر شہ رگ تک آئی تو وہ اپنی عجیب ہوتی حالت پر گھبرا کر فوراً اسے پکارنے لگی جو اسکی محسوس
کن خوشبو کو سانسوں میں بھرے بے خود ہوا

آپ جانتی ہیں ناز آپکی یہ محسوس کن خوشبو کتنی بار مجھے بے چین کر چکی ہے کتنی بار اس خوشبو میں بہکے میں نے
اپنے جز باتوں کو تھپک کر سنبھالا ہے

ہر بار آپ کہ اتنے قریب رہتے ہوئے بھی نا جانے کس طرح میں نے خود کو بہکنے سے روکا

بے خودی میں اپنے منہ زور جز باتوں سے اسے اگا ہی بخشے وہ اسکی نازک جان کو ہلکان کر رہا تھا جو کچھ اسکی

باتوں اور کچھ اپنی عجیب ہوتی حالت اور دھڑکنوں پر رونے کو تیار ہوئی

م۔مان۔ ایسے مت ب۔ بولیں ہم۔ ہمیں ڈر لگ رہا ہے

اٹک اٹک کر لفظ ادا کرتی وہ گلو گیر آواز میں بولی

ڈریں مت مان کی جان آج کہ رات تو ہماری وصل کی رات ہے آج کی رات تو مان آپ کو اپنے عشق کی
گہریوں سے روشناس کروائے گا

آپ کا ہونا ارمان سلطان کو کس قدر معتبر بناتا ہے یہ بتانا ہے

آج کی رات مان ناز کو اور ناز مان کو مکمل کرے گئی آپ کہ وجود کی گہریوں میں اتر کر آج ہم دونوں روح کہ
ساتھی بن جائیں گئے اس کہ بعد آپ صرف ارمان سلطان کی ہوں گئی آپ پر مہر ارمان سلطان لگے گئی اس
لیے ڈریں مت بلکہ میرا ساتھ دیں انی پرومیس میں آپ کو ہرٹ نہیں کروں گا بلکہ بہت محبت اور نرمی کہ

ساتھ آپ کہ انگ انگ کو اپنے لمس عاشقی سے روشناس کرواں گا ڈریں مت

اسکی خوف زدہ نگاہوں میں دیکھتے وہ اپنے لفظوں کہ ذریعے اس پر جیسے کوئی سحر طاری کر رہا تھا جو اسکے
لفظوں کہ سحر میں جکڑتی خمار الود نگاہوں سے اسکے دیکھنے لگی اور اسکی آنکھوں کی خماری پر وہ مسکرایا اور اسکے

دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کرا سکے ہونٹوں پر جھکا بڑی ہی نرمی کہ ساتھ اسکی سانسوں سے اپنی
بے تاب سانسوں کو سیراب کرنے لگا جبکہ اسکے لمس میں بے خود ہوئے وہ دھیرے دھیرے آنکھیں بند

کرتی اپنے ہاتھوں کو اسکے ہاتھوں میں بند کرنے لگی

پوری رات وہ اسے یونہی اپنی محبت کی بارش میں بھگوتارہا جبکہ وہ اسکی محبت کہ بارش میں بھگتی ہر ڈرہر
گھبراہٹ یہاں تک کہ چیز فراموش کر گئی تھی

صبح تقریباً فجر کی آذانوں کہ وقت اسنے اسکی جان خلاصی کی کہ وہ تو جان خلاصی ملتے ہی فوراً اسکی پناہوں میں
چھپتی نیند کی وادیوں میں اتر گئی جبکہ وہ کافی دیر اسکے بکھرے سر پائے اور وجود پر آئے اپنی شدتوں کہ
نشانوں کو دیکھتا رہا اور پھر یونہی ناجانے کب اسکی آنکھ لگ گئی

اور اب تقریباً صبح کہ 12 بجے اسکی آنکھ بیڈ پر اسکی جگہ خالی محسوس کر کہ کھولی
پوری آنکھیں کھول اسنے بیڈ پر اسکے جگہ کو دیکھا جو خالی تھی شاید وہ پہلے ہی اٹھ چکی تھی
اسی سوچ کہ باعث وہ ایک بھر پور انگریزی لیکر اٹھا اور زمین پر گیر اپنی شرٹ اٹھا کر پہننے لگا

---ناز---

واشر و م کا دروازہ کھولا تھا اس لیے وہ کمرے سے نکل کر باہر آیا اور اسے آواز دی مگر وہ باہر کہیں بھی اسے
نظر نہ آئی چونکہ باہر کا پورا ایریا گلاس سے بنا ہوا تھا اس لیے وہی کھڑے وہ پورے گھر میں نظر دوڑا کر دیکھ

چکا تھا مگر وہ باہر کہیں نظر نہ آئی تو وہ کندھے اچکا کر واپس اندر آیا اور باہر سمندر کی طرف دیکھنے لگا کہ شاید وہاں ہو پر حیرت کی بات تھی کہ وہ وہاں بھی نہیں تھی نا وہ اندر تھی نا واشروم میں اور نا ہی بیچ پر اسے کہیں نا دیکھ یکدم اسکی آنکھوں میں پریشانی چھائی وہ وہاں سے روم کہ اندر آیا اور بھاگتے ہوئے گھر سے باہر نکل کر تلاش کرنے لگا کہ ہو سکتا ہے کہیں باہر نکل گئی ہو

ناز---

ناز کہاں ہیں آپ

ناز----

گھر سے باہر چاروں اور دور دور تک دیکھتے ہوئے وہ اسے آوازیں دینے لگا کہ اسکے آواز سن کر جواب دے دی گئی مگر ایسا کچھ نہیں ہوا ہر طرف خاموشی اور سناتا تھا جبکہ وہ خود کہیں پر بھی موجود نہیں تھی اسکا یوں اچانک کہیں پر بھی موجود نا ہونا اسے اچھا خاصہ پریشان کرنے کہ ساتھ ساتھ فکر مند بھی کر گیا تھا تقریباً بھاگتے ہوئے وہ دوبارہ گھر کہ اندر آیا اور اپنا موبائل اٹھا کر ابھی اسکا نمبر ٹرائی کرتا کہ نظر ہا کہ نمبر سے آئے مسیج پر پڑی

ناز کو لیکر جا رہا ہوں جاگ جاو تو پریشان مت ہونا

ہاد کا مسیج سین کر اسکی آنکھوں میں یکدم حیرانگی چھائی کہ وہ اسے کیوں لیکر گیا ہے اور ایسی کیا ایمر جنسی تھی کہ اسے جاگنا بھی ضروری نا سمجھا

مسیج کو پڑھ کال کرنے کی بجائے وہ اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر فوراً گھر سے باہر آیا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ گاڑی کو فل سپیڈ پر سڑک پر دوڑائے تیس منٹ کا راستہ بیس منٹ میں تہہ کرتا اسکے آفیس میں پہنچا کیونکہ جانتا تھا اس وقت وہ گھر کی بجائے آفیس میں ہی ہوگا

ہاد بھائی کہاں ہے
بنائیاں وہاں دیکھے وہ سیدھا اسکے آفیس میں آیا مگر وہاں نہیں تھا جس پر باہر آئے اسنے اسکی سکرٹری سے پوچھا جو اسکے سوال پر کچھ حیران ہوئی

سر وہ تو ابھی آپکے ساتھ ہی کنسٹرکشن سائٹ پر گئے ہیں

عاصفہ اسے ارشاد سمجھ کر حیرانگی سے جواب دینے لگی جبکہ وہ کنسٹرکشن سائٹ کا سن فوراً اسکا جگہ معلوم کرتا جیسے آندھی طوفان بنا آفیس میں آیا تھا ویسے ہی واپس نکل گیا اور تقریباً مزید آدھے گھنٹے کی دوری پر

موجود کنسٹرکشن سائٹ پر پہنچے وہ فوراً گاڑی کا دروازہ پٹختے ہوئے باہر نکلا اور اسکو تلاش کرنے لگا جو تھوری

دور ہی ارسان اور کچھ اور لوگوں کہ ساتھ کھڑا کوئی بات کر رہا تھا

بھائی ناز کہاں ہے

بنا آتا دیکھے وہ سیدھا اسکے پاس آیا اور غصے سے پوچھنے لگا جس پر اسکے اس قدر غصے اور بتمیزی پر ہاد نے آئبرو

اچکائی جبکہ ارشان کو اسکا لہجہ کھٹکھا

راوف انہیں باقی کی سائٹ دیکھا دو میں تھوڑی دیر تک جوائن کرتا ہوں

اپنے آدمی کو ڈیلگیز کہ ساتھ جانے کا بول وہ اسکی طرف موڑا جو سرخ نگاہوں سے اسکے جواب کا منتظر تھا

یہ کیا طریقہ ہے ارمان۔۔۔۔

اسکا اشارہ صاف اسکے انداز اور لہجے کی طرف تھا

میرے طریقے کو چھوڑیں بھائی اور مجھے صرف اتنا بتائیں کہ ناز کہاں ہے اور آپ کیسے انہیں بنا میری اجازت

کہ بغیر اپنے ساتھ لیکر جاسکتے ہیں

انتہائی غصے سے اسکی بات کو نظر انداز کیے وہ بنا لحاظ کیے بولا

ارمان یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہوں تم بھائی سے

تم بچ میں مت بولو مجھے ان سے صرف اتنا جاننا ہے کہ ناز کہاں ہیں

انگلی اٹھا کر سختی سے ارشان کو دور رہنے کا بول اس بار وہ اپنے لہجے کو تھوڑا قابو کرتے ہوئے پوچھنے لگا جبکہ وہ

نہایت پر سکون تاثرات کہ ساتھ اسکے دبے دبے غصے کو دیکھ رہا تھا

اپنے باب کہ ساتھ ہے اور کچھ دن وہی انکے ساتھ رہے گئی

نہایت پر سکون انداز میں دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر اسنے جواب دیا مگر اسکے جواب پر جیسے ارمان کا میٹر

گھوما

کیا۔۔۔

باب کہ ساتھ ہے مطلب کیا ہے اچھا آپ ایسے کیسے انہیں انکے ساتھ بھیج سکتے ہیں ہوتے کون ہیں آپ یہ

فیصلہ کرنے والے ایسے کیسے بھیج سکتے ہیں اپ انہیں وہ بھی بنا میری اجازت کہ

اب کی بار وہ بلا تا کہ ساری تمیز کو سائیڈ پر رکھتا تقریباً چینختے ہوئے اس سے باز پرست کرنے لگا یہ بات ہی

اسکا خون جلا گئی تھی کہ اسکا بھائی اسکی ناز کو اس سے دور کر چکا ہے اور وہ بھی اسکے باب کہ پاس

ارمان تمیز سے بات کرو

میں نے کہانا تم بیچ میں مت پرو مجھے ان سے پوچھنے دو کہ آخر یہ بنا میری اجازت کہ اتنا بڑا فیصلہ کر سکتے ہیں

بولیں جواب دیں اب چپ کیوں ہیں آپ

اسکی خاموشی پر وہ دوبارہ چینخا کہ اس بار ہا دن اسکی گردن کو پیچھے سے دبوچ کر اپنے نزدیک کیا اور سخت

نگاہوں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا

اپنے غصے اور لہجے پر قابو پاوارمان سلطان اور مجھ سے باز پرست کرنے سے پہلے اس بات کا جواب دو کہ تم کون ہوتے ہو ایک بیٹی کو اسکے باب سے دور رکھنے والے

اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال وہ انتہائی سختی سے خود باز پرست کرنے لگا جس پر ارمان نے نظریں چوڑائی

جبکہ ارشان حیران پریشان کھڑا ان دونوں کو دیکھتا رہا مگر جوابات چونکا نے والی تھی وہ یہ تھی کہ ناز کا باب

بھی ہے کیونکہ ارمان نے تو سب کو یہی بتایا تھا کہ وہ یتیم ہے

بھائی۔۔۔

چھوٹ بولنے کی کوشش مت کرنا کیونکہ میں سب جانتا ہوں اور رہی بات ناز کی تو تمہارے لیے اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ اس وقت وہ جہاں بھی ہے بالکل ٹھیک اور حفاظت سے ہے اور کچھ دن وہی اپنے باب کہ ساتھ رہے گئی تاکہ تمہیں احساس ہو کہ اپنے عزیز رشتوں سے دوری کس قدر عزیت ناک ہوتی ہے وہ اپنی صفائی میں کچھ کہتا کہ اسے بیچ میں ہی ٹوکتے ہوئے بے لچک لہجے میں سختی سے اپنا ایک ایک لفظ چپا کر کہا اور اسکی گردن کو چھوڑا ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈال وہاں سے پلٹ گیا جبکہ اسکی بات اور ناز کی دوری پر ارمان غصے سے پیر زمین پر مار اپنے بالوں کو مٹھی میں دبوج گیا

تمہیں چھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا ارمان
اسکی حالت پر ترس کھائے ارشان صرف اتنا ہی کہہ سکا کیونکہ جانتا تھا ہاد نے بنا بتائے ناز کو بھیجا صرف اسکے
چھوٹ کی وجہ سے تھا تاکہ اسکے چھوٹ کی سزا ناز کی دوری سے دے سکے

ٹیریس پر کھڑی وہ ادا اس نگاہوں سے آسمان کو دیکھ رہی تھی آج دس دن ہو گئے تھے اسکو گئے ایک رات کا کہے وہ دس راتوں سے غیر حاضر تھا اور اسکی یہ غیر موجودگی انوشہ کو بہت زیادہ کھل رہی تھی اسے تو اسکے ساتھ کی عادت ہو چکی تھی اسکی شرارتیں اسکا مزاق اسکا پیارا اسکی شوخ باتیں اسکا تنگ کرنا یہ سب کچھ اسکی

زندگی کا اہم حصہ بن چکی تھی اب اسکا یوں خود سے دور رہنا اور اسکی شوخ شرارتوں کہ بغیر وقت گزارنا اسکو
بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا ایک خالی پن ساتھ جو اسکے ناہونے پر اپنے آس پاس کہ ساتھ ساتھ اسکو اپنے وجود
میں بھی گھلتا محسوس ہو رہا تھا

وہ روزانہ ایک بار کال کر کہ اس سے بات ضرور کرتا تھا مگر جس کی عادت ہر لمحے کہ ساتھ ہو اسکا چند لمحے
میسر رہنا کہاں ہر لمحے کی اداسی کو پورا کر سکتی تھی

وہ یونہی چپ چاپ اداس نگاہوں کہ ساتھ دونوں بازو سینے پر باندھے آسمان پر چمکتے ستاروں کو دیکھ رہی
رہی جو ہلکے ہلکے جگمگاتے بہت خوبصورت لگ رہے تھے مگر یہ خوبصورتی فلحال اسکی اداسی کو کم نہیں
کر پار ہی تھی آج تو شدت سے اسکو اس ہر جانی کی یاد ستار ہی تھی جو ناجانے ایسا کونسا کام کرنے کی خاطر اس
سے دور تھا

ارشان

آئینے کہ سامنے بیٹھ وہ ہاتھوں پر لوشن لگاتے ہوئے اسے پکارنے لگی جو بیڈ پر بیٹھا آفیس کا کچھ کام کر رہا تھا

جی

سر سری سا اسکی طرف دیکھ وہ دوبارہ فائل کی طرف متوجہ ہوا جبکہ وہ اٹھ کر اس کے ساتھ ہی بیڈ پر دوسری طرف آکر بیٹھ گئی

آپ جانتے ہیں ناز کہاں ہے

اس کے سوال پر وہ سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھنے لگا جو کچھ پریشان تھی

نہیں ہاد بھائی نے بھیجا ہے اسے جب تک وہ خود نہیں چاہیں گئے تب تک ناز کہاں ہے اس بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہونے والا

نظریں دوبارہ فائل پر مرکوز کیے اس نے جیسے بات ہی ختم کر دی

پتہ ہے ارمان بہت غصے میں گھر آیا تھا اور کھانا بھی نہیں کھایا

ہممم جانتا ہوں بھائی نے اسکی دکھتی رگ کو دبایا ہے بلبلائے گا تو سہی

اسکی طرف دیکھ بولتے ہوئے وہ کندھے اچکا گیا

لیکن ہاد بھائی نے ناز کو بھیجا ہی کیوں مطلب اگر ارمان نہیں چاہتا تو ضرور کوئی بات ہوگی ورنہ بھلا وہ کیوں ناز کو اسکے بابا سے دور رکھتا

اسکی حالت کا سوچ ہاد کی سزا پر اسکے اندر میں ارمان کہ لیے ہمدردی جاگی

وجہ کوئی نہیں ہے وہ بس خود غرضی میں ناز کو اسکے باب سے نہیں ملنے دے رہا تھا کہ کہیں ناز اپنے بابا کہ بارے میں جان انکے ساتھ جانے یا ان سے ملنے کی زیدنا کرے

مطلب میں سمجھی نہیں۔۔۔۔

اسکی بات پر وہ کچھ نا سمجھ ہوئی کہ کیا مطلب تھا اسکی بات کا

مطلب یہ کہ ارمان نہیں چاہتا کہ ناز اسکے علاوہ کسی اور سے ملے کیونکہ ناز نہیں جانتی کہ اسکے بابا کون اور کہاں ہیں اس لیے ارمان نے بات یہی کہہ کر ختم کردی کہ وہ یتیم ہے تاکہ وہ کبھی بھی اس بارے میں کوئی بات کرے ہی نا لیکن اسکی کوشش کہ باوجود کئی بار ناز کہ بابا نے اس سے ملنے کی کوشش کی یہاں تک کہ ارمان سے گزارش بھی کہ کہ وہ ایک بار انہیں ناز سے ملنے دے مگر ہر بار ارمان نے منکر دیا کیونکہ وہ اپنی محبت میں خود غرض ہو گیا تھا وہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ ناز اسکے علاوہ کسی اور کو امپورٹینس دے

کہیں نا کہیں اسے پتہ تھا کہ اگر ناز کو معلوم ہوا کہ اسکا باب بھی ہے تو وہ ضرور زید کرتی کہ اسے ان سے ملنا ہے یا پھر وہ روز ملتی اور شاید انکے ساتھ بھی رہتی اس لیے ناتوا سننے ناز کو کچھ بتایا اور نا ہی اسکے باب کو ملنے کی اجازت دی یہ تو ناجانے کیسے بھائی کو معلوم ہوا تو انہیں کافی غصہ آیا کیونکہ بھائی سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن چھوٹ نہیں اور ارمان نے اتواتنا بڑا چھوٹ بولا تھا تو بس اسے اسکے چھوٹ کی سزا بھائی یوں اسکی دکھتی رگ کو دبا کر دے رہے ہیں

ایک ایک کر کے اسکو ساری وصاحت دیے وہ خاموش ہوا جبکہ ساری بات جان کر اب اسے ہمدردی کہ ساتھ ساتھ برا بھی لگا کہ جو بھی ہوا اسے ایسے ایک باب کو اپنی بیٹی سے دور تو نہیں رکھنا چاہیے اچھا خیر یہ چھوڑیں اور ان پیپرز کو ایک بار پڑھ کہ سائین کر دیں اور ہاں کمپنی کی طرف سے کچھ انوسٹمنٹ دوسری کمپنیز کہ ساتھ بھی میں نے کی ہے وہ ساری ڈیٹیلز بھی ایک بار دیکھ لیں

وہ فائل جس پر وہ کام کر رہا تھا وہ اسکے سامنے رکھ سائین کہ ساتھ اسنے فائل چیک کرنے کا بھی کہا جس پر وہ ہاں کرتی سائین کر کہ فائل دیکھنے لگی جبکہ وہ ساری ڈیٹیلز ایک ایک کر کے خود اسے سمجھانے لگا وہ اسکی کمپنی کو لیڈ ضرور کر رہا تھا مگر جب بھی کوئی پروجیکٹ سائین کرنا ہوتا یا کچھ اور تو وہ ایک بار اسے ضرور بتاتا تھا کہ اسکو معلوم بھی ہوا اور وہ کچھ کچھ سمجھ بھی جائے

چل اب بس کر دے بیٹھ جاسکون سے تمہیں کس نے کہا تھا چھوٹ بولنے کو اور وہ بھی بھائی سے

غصے اور بے چینی کہ ساتھ وہ ناجانے کب سے کمرے میں یہاں وہاں ٹہلتا پتہ نہیں کس کس کو کال ملا چکا تھا

جس کہ جواب میں ہر بار اسے ناامیدی ہی ملتی اور اسکے اسی غصے پر فیضان تنگ کر بولا مگر بدلے میں ارمان

نے اسے سخت گھوری سے نوازہ

کیا سچ تو کہہ رہا ہوں اتنی بار سمجھایا تھا تمہیں لیکن تمہارے سر پر عاشقی کا بھوت سوار تھا مجال تھی جو ایک بھی

بار تم نے میری بات سنی ہوا اگر سن لیتے تو آج یوں دیو داس نابننا پرتا

ناجانے کتنی بار فیضان نے اسے سمجھایا تھا کہ ایسا نہ کرے مگر ہر بار وہ اسے چپ کروا دیتا اس لیے اب اسکی

سچویشن پر جہاں اسے مزا آ رہا تھا وہی وہ طنز کرنا نہ بھولا

اگر تجھے میرے جلے پر نمک ہی چھڑکنا ہے تو اٹھ اور فوراً میرے کمرے سے نکل جا

بنالفاظ کہ اسنے انگلی اٹھا کر صاف لفظوں میں اسے اپنے کمرے سے جانے کا کہا جو اسکی دھمکی پر آنکھیں چھوٹی

کر کہ گھورنے لگا

یہ نمک تمہارا اپنا لیا ہوا ہے اگر وقت رہتے میری بات مان لیتے تو اس وقت یہ حالت ناہوتی اب صبر کرو
کیونکہ بیٹا تیرے غصہ کرنے یا یہاں وہاں مٹکنے سے یہ معلوم نہیں ہونے والا کہ ناز ہے کہاں اس لیے میری
اب ہی مان جا اور سکون سے تین چار دن صبر کر لے مجھے یقین ہے بھائی تجھے خود بتادیں گئے ناز اپنے بابا کہ
ساتھ کہاں پر ہے

پہلے بھر پور طریقے سے طنز کہ تیرا برسانے کہ بعد وہ بڑے ہی دوستانہ انداز میں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کہ
فری کا مشورہ دینے لگا

نکل چل اپنے کمرے میں مجھے تیرے ان فضول کہ مشوروں کی کوئی ضرورت نہیں اس لیے بہتر ہے اپنے
کمرے میں جا تیری بیوی انتظار کر رہی ہو گی نکل

ایک گھر اسانس لینے کہ بعد اسنے اسکا وہ بازو پکرا اور دھکے دیتے ہوئے اپنے کمرے سے نکال کر دروازہ اسکے
منہ پر بند کر دیا جو کہ اسکی حرکت پر دل میں اسے گالیاں نوازتے وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وہ خود
اتنی کوشش کہ باوجود اسکے بارے میں کچھ بھی معلوم ناہونے پر بیڈ پر گہرنے کہ انداز میں لیٹا اور دو انگلیوں
سے سر کو دبانیے لگا جو شدید قسم کا دکھ رہا تھا

کہاں ہیں آپ ناز کہاں ہیں

صبح سے وہ ہر ممکن کوشش کر چکا تھا ہر وہ جگہ جہاں اسے معلوم تھا وہاں جا کر وہ دیکھ چکا تھا یہاں تک کہ اس نے اپنے بہت سے سو سیر بھی لگائے ہوئے تھے یہ معلوم کرنے کے لیے وہ کہاں ہے لیکن مجال تھی جو کوئی ایک سراغ بھی اسے ملا ہو سراغ تو چھوڑا سے تو اسکی چپا کو لو کیشن بھی معلوم نہیں ہو رہی تھی کہ وہ لوکشن کہ ذریعے ہی اس تک پہنچ جاتا

ہا دنے اسکے چھوٹ کی سزا سے ایسی دی تھی کہ شاید ہی اب کبھی دوبارہ ارمان سلطان چھوٹ بولنا تو دور چھوٹ لفظ بھی استعمال کرتا

پہلے وہ اپنی محبت کہ باعث خود غرض بن رہا تھا اور اب اسکا بھائی سزا کی خاطر خود غرضی دیکھا رہا تھا وہ بیچارہ تو صبح اٹھ کر اسکے چہرے پر بکھرے اپنے قربت کہ رنگوں کو دیکھنے کے لیے پر تجسس تھا کہ ان رنگوں میں گھلی وہ کیسی لگ رہی ہو گئی لیکن افسوس کہ اسکے بھائی نے اسکے ان سبھی خوابوں پر بہت ہی برے طریقے سے پانی نہیں سمندر بہا دیا تھا کہ اب وہ سوائے جلنے کوڑنے غصہ کرنے اور بے چین ہونے کے کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اتنی کوشش کہ باوجود کچھ بھی ناپتہ لگنے پر یہ اندازہ تو اسے ہو گیا تھا کہ وہ چاہے جتنی بھی کوشش کر لے مگر تب تک اسے کچھ بھی پتہ نہیں لگ سکتا جب تم ہا سلطان خود ناچا ہے

چائلڈ وارڈ میں کھڑی وہ بچوں کا روٹین چیک آپ کر رہی تھی کہ تبھی اسکے موبائل بجاجس پر اسنے اورل کی پوکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا تو مہرماہ کی کال تھی

ہاں بولو مہرماہ

نہیں کوئی سر جری تو نہیں کیوں کیا ہوا

اچھا ٹھیک ہے تم مجھے آڈریس مسیج کر دو میں آجاؤں گئی ہاں ٹھیک ہے اوکے اللہ حافظ

کیا ہوا کہاں جا رہی ہو

کال بند ہوتے ہی فارس جو اسکے ساتھ ڈیوٹی کر رہا تھا پوچھنے لگا

کچھ نہیں مہرماہ کی کال تھی وہ کہہ رہی تھی کہ وہ سبھی یونی سے گھر جانے کہ بجائے ریسٹورینٹ میں لینچ کرنے

جائے گئی تو میں بھی ساتھ چلوں

تو جاو گئی

ہاں فلحال فری ہوں تو چلی جاتی ہوں تم اگر فری ہو تو میرے ساتھ چلو ایسے میں واپس بھی تمہارے ساتھ

آجاؤں گئی

بات بتانے کہ ساتھ اسنے اسے اپنے ساتھ چلنے کی آفر بھی دی جس پر وہ تو پہلے ہی ویلا فورامان گیا

ہاں ٹھیک ہے چلو چلتے ہیں اسی بہانے میں بھی لپچ کر لوں گا

چلو پھر تم اجاؤ میں باہر انتظار کر رہی ہوں۔

ہاں بس دو منت رو کو

دو منٹ کا اشارہ کروہ بچے کی طرف متوجہ ہوا جسے ہکا ہکا بخار تھا جبکہ عائرہ وہاں سے نکل کر لفٹ کہ زریعے

باہر چلی آئی

اللہ ایک تو یہ لڑکی مجال ہے کہ وقت رہتے کبھی کال اٹھالے

وہ تینوں ریسٹورینٹ کہ باہر کھڑی تھی جبکہ مہرماہ پورے راستے زوبیہ کا نمبر ٹرائی کرتی آئی تھی مگر مجال تھی

جو ایک بھی بار اسنے کال ریسو کی ہو

زوبیہ آج یونی نہیں گئی تھی اس لیے مہرماہ اسے کال کر رہی تھی کہ اسے بھی لپچ کہ لیے بولا سکے

لو عائرہ بھا بھی بھی آگئی

وہ غصے سے کال ملارہی تھی کہ عائرہ کو آتے دیکھ دکانے اسکی طرف اشارہ کیا جوان تینوں کو باہر ہی کھڑے

دیکھ وہی آگئی جبکہ وہ تینوں اسکے ساتھ آتے فارس کو بھی دیکھ چکی تھی

کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو تم سب

مت پوچھیں زوبی کو کال کر رہی ہوں پر متمیز اٹھا ہی نہیں رہی

ایک بار پھر کال ناریسو ہونے پر وہ چپڑ کو عائرہ کو بولی جو اسکے غصے پر ہنس دی

چلو چھوڑو ہو سکتا ہے مصروف ہو ہم اندر چلتے ہیں کیونکہ مجھے واپس بھی جانا ہے

ہاں سہی کہا دفعہ کریں اسے اسے تو میں گھر جا کر دیکھو گئی چلیں ہم اندر چلتے ہیں

اسے گھر جا کر دیکھنے کا بول وہ ان سب کہ ساتھ اندر بھری اور سائیڈ پر ایک طرف جا کر ٹیبل پر بیٹھ گئے مگر

بیٹھنے سے پہلے مہرماہ دوسری طرف موجود منظر پر پہلے حیران ہوئی اور پھر آنکھیں بند کر کے دوبارہ کھول یقین

کرنا چاہا کہ آیا جو وہ دیکھ رہی ہے وہی ہے یا کچھ اور

زوبی۔۔۔۔۔

نہایت حیران لہجے میں پوری آنکھیں کھول وہ شاک میں بولی کہ وہ سبھی اسکو دیکھنے لگے اور پھر اسکی مرکز نگاہ کو

ہا۔۔۔

یہ ہاد بھائی اور زوبیہ ایک ساتھ کیا کر رہے ہیں

مہرماہ کی طرح ہی حیران ہوئے انوشہ زوبیہ اور ہاد کہ یوں ریسٹورینٹ میں ملنے پر حیران ہوئی جبکہ مزید حیرانگی آنے والی تیسری شخصیت کو دیکھ کر ہوئی کیونکہ اب وہاں ارشان بھی آگیا تھا اور صرف آیا نہیں بلکہ اسنے بقایدہ زوبیہ کو گلے لگا کر پیار بھی کیا تھا جو اور تو کسی کو نہیں مگر دعا کو ضرور چونکا گیا وہ لوگ ابھی اس شاک سے باہر نہیں آئی تھی کہ تھوڑی ہی دیر بعد وہاں زوہان بھی آیا اور بالکل ارشان کی طرح ہی آکر اس نے زوبیہ کو گلے لگایا اور اسکی ناک کھنچی تھی س پر زوبیہ نے غصے سے اسکے ہاتھ ہر تھپڑ مارا اور اسکے تھپڑ مارنے پر ارشان اور ہاد دونوں مسکرا دیے

اب اصل شاک لگا تھا انوشہ کو جبکہ ان سبھی کہ شاک میں صرف عائرہ تھی جو حیران پریشان یا چونکی نہیں تھی بلکہ بس اپنے شوہر کی مسکراہٹ چیک کر رہی تھی جو زوبیہ کہ باتوں پر لبوں کا آحا طے کیے ہوئے تھی

یہ سب کیا ہو رہا ہے

ان سبھی کہ ری ایکٹ اور سامنے چلتے سین پر فارس نا سمجھی سے بولا کیونکہ سمجھ اسے بھی نہیں آ رہا تھا کہ وہ

تینوں بھائی زوبیہ کو ایسے پیار کیوں کر رہے ہیں

یہ میری کالز اس لیے نہیں اٹھا رہی تھی اس کی تو

مہر و۔۔۔۔

غصے سے زوبیہ کو دیکھتی مہر ماہ فوراً انکے طرف بڑھی کہ انوشہ اسے روکنے کہ خاطر اسکے پیچھے گئی

یہ سب کیا ہو رہا ہے اور تم

تم میری کالز اس لیے اگنور کر رہی تھی

تن فن کرتی وہ ان چاروں کہ سر پہنچے یکدم غصے سے زوبیہ پر چینیخی جو اسکو دیکھ فوراً پریشان ہو کر کھڑی ہوئی

جبکہ اسکے پیچھے آتی انوشہ کو دیکھ زوہان بھی چونکا اور ارشان دعا کو جبکہ ہاد عائرہ سے زیادہ عائرہ کہ پہلو میں

موجود فارس کو دیکھ ٹھٹکا

مہر و۔۔

پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے آپ سب زوبیہ کو ایسے کیوں مل رہے تھے اور زوبیہ تم تم ان سب کے ساتھ کیا کر رہی ہو

ان سب سے سوال کرنے کے بعد وہ زوبیہ کہ طرف آئی جو اسکے سوال پر پریشان ہوئی

یہ سب زوبیہ سے نہیں بلکہ منت سے پیار کر رہے ہیں

ان چاروں کی بجائے جواب عائرہ نے سکون سے دیا مگر اسکے جواب پر جھٹکا سبھی کو ضرور لگا تھا ان تینوں کو

منت کہ نام پر جبکہ ان چاروں کو اس بات پر کہ وہ جانتی ہے

منت کون

ایک منت منت مطلب

نہایت شک میں انگلی اٹھا کر پہلے مہرماہ نے بات سمجھنی چاہی اور پھر سمجھ آنے پر حیرانگی سے زوبیہ کو دیکھنے لگی

جو خود بھی عائرہ کو دیکھ رہی تھی

بھابھی آپ جانتی تھی

یہ سوال زوبان کی طرف سے تھا

جبکہ وہ جانتی تھی یہ بات ہاد کو بھی حیران کر گئی تھی

ہممم فیضان کی مہندی والے دن جب تم اکرمجھے ایک لفافہ دیا تھا کہ اسے میں ہاد کی کبڈ میں رکھ دوں تو اسی کو رکھتے وقت کچھ فائلز نیچے گیر گئی تھی اور ان کو اٹھاتے ہوئے میری نظر میڈیکل رپورٹ پر گئی جو بابا اور زوبیہ کہ ڈی این آے کی رپورٹ تھی اور وہ بھی پوزیٹو جسکا مطلب تھا کہ زوبیہ اور کوئی نہیں بلکہ منت ہے مہندی والے دن کی ساری بات ان سبھی کو بتائے وہ جا کر انہی کہ ساتھ کر سی پر بیٹھ گئی جہاں اسکا شوہر پہلے ہی گال پر ہاتھ رکھ کر اسے بولتے ہوئے دیکھ رہا تھا

اسکی بات پر جہاں وہ تینوں سر ہلا گئے تھے وہی انوشہ دعا مہرماہ اور فارس کافی حیران ہوئے لیکن پھر مہرماہ کو ساری بات سمجھ آئی کیونکہ زوبیہ اسکی سگی بہن نہیں تھی بلکہ نوید صاحب کو وہ ہو سپٹل میں لاوارث بچوں میں سے ملی تھی وہ بھی یوں کہ اس دن اچانک مہرماہ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو نوید صاحب اور بشر ابیگم اسکو لیکر ہو سپٹل گئے تب نوید صاحب کو زوبیہ ایک وارڈ میں روتی ہوئی ملی تھی جسکے سر اور بازو پر پیٹی بندھی تھی جبکہ چہرے اور جسم کہ باقی حصوں پر خراشیں آئی ہوئی تھی

وہ بالکل مہرماہ کہ عمر کی تھی پانچ سال کی اسکو روتا دیکھ وہ اسکے پاس گئے اور پیار کیا جو انکے پیار پر مانوس ہوئے جلدی چپ ہو گئی اور نرس سے میڈیسن لی کہ تبھی ڈاکٹر اسکا چیک آپ کرنے آئے تو نوید صاحب کو معلوم

ہوا کہ یہ بچی انہیں روڈ کہ کنارے پر کسی زخمی حالت میں ملی اور وہ لوگ اسے یہاں لے آئے ہو سپٹل والوں نے کافی بار اس سے پوچھنے کی کوشش کی مگر وہ کچھ نابولی اسکی حالت پر ترس کھائے نوید صاحب اسے اپنے ساتھ گھر لے گئے اور بشر ابیگم اور انہوں نے بالکل مہرماہ کی طرح ہی اسکا خیال رکھا بلکہ صرف اپنی بیٹی بنایا نہیں سمجھا بھی اسکے آنے پر مہرماہ کو بھی ایک بہن اور دوست مل گئی تھی جسکے بعد زوبیہ انکی محبت اور پیار میں بہت جلد ان سب کہ ساتھ اٹیچ ہو گئی اور انہی کو اپنی فیملی سمجھنے لگی وقت گزرتا گیا اور وہ دونوں بڑی ہو گئی زوبیہ کو اپنے بچپن کی گنی چنی یادیں ہی یاد تھی جنکو کبھی کبھی یاد کر اسکا دل کرتا تھا اپنے گھر والوں سے ملنے کا اپنے بھائیوں سے ملنے کا لیکن افسوس کہ اسے یہ یاد نہیں تھا کہ اسکا گھر کہاں ہے یہ تو معجزہ تھا کہ یونی کہ ہفتے بعد زوبیہ اور مہرماہ کی دوستی دعا سے ہو گئی اور اس دوستی کہ چلتے وہ دونوں ہادی کی مہندی پر سلطان منشن آئی

سلطان منشن میں قدم رکھتے ہی کچھ پورانی یادیں تھی جو زوبیہ کہ زہن میں تازہ ہوئی مگر وہ سب یادیں دھندلائی سی تھی اسنے بہت زیادہ یاد کرنے کی کوشش کی تھی مگر تب تو ٹھیک سے یاد نا آئے مگر ہر جب وہ لوگ دوبارہ ہادی برتھڈے پر گئی تو اس دن اچانک وہ دامیر سلطان کہ کمرے میں چلی گئی تھی وہاں جا کر کمرے میں لگی تصویر کو دیکھ وہ ٹھکی کیونکہ وہ فیملی فوٹو تھی اس فیملی فوٹو میں خود کو دیکھ اسکی دھندلائی سبھی

یادیں بالکل صاف ہوئی اسے وہ ہر لمحہ یاد آنے لگا جب وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کھلتی تھی وہ زیادہ بڑی تو نہیں تھی صرف پانچ سال کی تھی اس لیے زیادہ کچھ بھی یاد نہیں تھا لیکن وہ تصویر دیکھ کر اتنا تو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ گھر اسکا تھا وہ چاروں بھائی اسکے تھے وہ اس تصویر کو دیکھ رہی تھی کہ تبھی ہاد کمرے میں آیا اور اسے حسرت بھری نگاہوں سے تصویر کو چھوتا دیکھ ٹھٹکا جبکہ وہ ہاد کو دیکھ فوراً اپنے انسوپو نختی کمرے سے نکل گئی لیکن جاتے ہوئے ہاد کو شک میں ضرور ڈال گئی تھی اور پھر کیا تھا اسی شک کی بنا پر ہاد نے اسکے بارے میں انفورمیشن نکلوائی تو معلوم ہوا وہ انہیں ہو اسپتال میں ملی تھی یہ سب جان کر اسکا شک مزید پکا ہوا اور اپنے شک کو سچ ثابت کرنے کی خاطر اسنے ڈی این اے ٹیسٹ کروایا جسکی رپورٹ کہ بعد شک سچ ہوا جبکہ وہ اسکی منت تھی یہ بات جان کر وہ اس قدر خوش ہوا تھا کہ فوراً اس سے ملنے گیا جو یہ جان کر چھوٹ بول کی نا پائی کہ وہ جانتا ہے اس دن وہ اسکے گلے لگ کر بہت زیادہ روئی اور ساری بات بتائی جسکے بعد ہاد نے اسے اپنے ساتھ چلنے کا کہا مگر وہ انکار کر گئی کہ وہ ان سب کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی ہاد نے سمجھایا کہ وہ انکی بہن ہے مگر وہ نامانی تو ہاد کو ہی ماننا پڑا آخر اتنے سالوں بعد اسے اسکی بہن ملی تھی وہ تو اسکی ہر بات بلا تجاویز ماننے کو تیار تھا منت کہ بارے میں سب کو اسنے فیضان اور اسکی ڈیٹ فکس ہونے کے بعد بتایا تھا جسکو سن دامیر سلطان تو جیسے اپنی بیٹی کی زندگی کا سن دوبارہ جی اٹھے تھے ریسٹورینٹ میں زوبیہ سے مل کر باب بیٹی نے خود دل ہلکا کیا

اور ناجانے دامیر سلطان نے کتنی دیر اسے پیار کر کے اپنی شفقت دیکھائی جبکہ یہ بات کہ شادی کہ بعد اب وہ

ویسے ہی انکے گھر آجائے گئی اس سے چاروں بھائی کافی زیادہ خوش تھے

اور کہیں نا کہیں زوبیہ سے شادی کی حامی بھی فیضان نے اسی لیے بھری تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ دامیر سلطان کو

انکی جان سے پیاری بیٹی چاروں بھائیوں کو انکی لاڈلی بہن مل جائے کیونکہ زوبیہ نے ویسے تو گھرانے سے انکار

کر دیا تھا تو یہی بہانا سہی تھا کہ وہ رخصت ہو کر سلطان منشن آجائے لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ

شادی کہ عین موقع پر کاپیٹ گئی اور زوبیہ کی جگہ مہر ماہر و رخصت ہو کر آگئی

گھر جانے کی بجائے وہ اسے اپنے ساتھ اپنے پارٹمنٹ میں ہی لے آیا تھا تا کہ اتنے دنوں سے جو ہجر وہ دونوں

کاٹ رہے تھے اب اکیلے میں وقت گزار سکیں لیکن جب سے وہ یہاں آئی تھی بالکل خاموش تھی اور

خاموشی سے زیادہ زوہان کو اس بات کی ٹنشن لگی تھی کہ کہیں وہ اس سے ناراض تو نہیں

ناراض ہیں

وہ دونوں لاونج میں ہی بیٹھے تھے جب وہ اسکے ساتھ بیٹھ کر بڑی ہی محبت سے پوچھنے لگا مگر سامنے سے صرف

خاموشی جواب میں ملی

نوش----

ہائے ایک تو اس ظالم کایوں خود کو پکارنا وہ تو نام پر ہی مر مٹنے کو تیار ہوتی

کچھ تو بولیں کیوں اس عاشق کو اپنی چپ کی مار مار رہی ہیں

اسکے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ وہ بڑی ہی محبت سے اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا کہ اسنے نگاہیں اٹھا کر اسکی

آنکھوں میں دیکھا مگر بولی اب بھی نہیں

معاف کر دیں ائی پرو میس دوبارہ کبھی آپکو ایسے بناتا ہے نہیں جاؤں گا لیکن پلیز کچھ تو بولیں

Am pregnant zohan....

اسکی التجاء بھرے لہجے کہ کچھ دیر بعد جب وہ بولی تو اسکی بات پر چند لمحوں کہ لیے ساکت وہ ہوا

ک۔ کیا کہا آپ نے

سانسوں کی رفتار کم ہونے کہ ساتھ زبان بھی لڑکھڑائی

میں ماں بننے والی ہوں زوہان

اسکی آنکھوں میں دیکھ اسنے ایک بار پھر وہی الفاظ دہرائے جس کو سننے کہ بعد اب جیسے زوہان سلطان کو کوئی خزانہ مل گیا تھا وہ اس قدر خوش ہوا کہ دل چاہا ڈھول پیٹے بلکہ مسجدوں میں جا کر اعلان کریں کہ وہ باب بننے والا ہے

س۔ سچ سچی نوش آپ سچ کہہ رہی ہیں میں

میں بابا بننے والا ہوں یار نوش میں باب بننے والا ہوں تھنکیو تھنکیو سوچ نوش

آپ کو اندازہ نہیں کہ آپ نے زوہان سلطان کو کس قدر بڑی خوشخبری دی ہے

اسکے چہرے کو جا بجا چومتی ہوئے وہ خوشی کی انتہاؤں کو پہنچتا سے اپنی خوشی کی حد بتا رہا تھا جو اسکی خوشی پر

ناجانے کیوں پر ہلکا سا مسکرائی تھی لیکن اس مسکراہٹ کہ پیچھے کچھ تو ایسا تھا کہ زوہان پریشان ہوا

کیا ہوا آپ خوش نہیں ہیں کیا کچھ ہوا ہے

زوہان۔۔۔

جی بولیں

مجھے ڈر لگ رہا ہے

اسکے نم لہجے میں کہی گئی بات پر وہ چونکا

لیکن کیوں

اگر ہماری بیٹی ہوئی اور کل کو اسکے سسرال والوں کو یا کسی اور کو معلوم ہوا کہ اسکی ماں۔۔۔

شش

یہی روک جائیں

اپنے دماغ میں نا جانے کون کون سی سوچیں پالتی وہ ان سوچوں کو زبان پر لاتی کہ اسنے فوراً انگلی اسکے ہونٹوں

پر رکھ کہ الفاظوں پر بندھ بندھا

کیونکہ اسکی اتنی سی بات پر ہی اسکے سوچ کا اندازہ وہ بہت اچھے سے لگا چکا تھا

آپ کو منا کیا تھا نایہ سب سوچنے کے لیے پھر دوبارہ یہ سب کیوں سوچ رہی ہیں

آنکھوں کے ساتھ ساتھ اسکے لہجے میں بھی سختی تھی جسکو محسوس کروہ پلٹیں جھکا آنسو بہانے لگی

لیکن زوہان

نوش

یہ بات ہر بار کیوں بھول جاتی ہیں کہ آپ اب صرف میری بیوی ہیں اور آپکے وجود میں سانس لیتی جان
میری اولاد ہے زوہان سلطان کی اولاد

دنیا والے کیا سوچتے ہیں کیا نہیں اس بات کی فکر کیوں کر رہی ہیں جب میرے لیے اہم صرف آپ ہیں تو کیا
آپ کہ لیے صرف اہم میں نہیں ہو سکتا کیا یہ دنیا اور انکی باتیں آپ کہ لیے مجھ سے زیادہ اہم ہیں
اسکی سوچ پر افسوسہ ہوئے اسنے جیسے شکوہ کیا کہ کیوں ہر بار اسکی بے انتہا محبت پر دنیا والوں کو ترجیح دے جاتی
تھی

اگر آپ کہ لیے یہ دنیا اور اسکی باتیں اتنی ہی اہم ہیں تو ٹھیک جائیں جا کر مار دیں میرے بچے کو
زوہان

اسکی خاموشی سے آنسو بہانے پر وہ یکدم غصے سے کھڑا ہوئے سخت لہجے میں بولا جبکہ وہ اسکی بات پر تڑپ ہی تو
اٹھی تھی بھلے وہ یہ ساری سوچیں وہ سوچتی تھی مگر اپنی اولاد کی جان لینے کا تو سن کر ہی اسکی روح فنا ہوئی تھی
کیا زوہان

ٹھیک تو کہہ رہا ہوں پہلے آپ کو یہ فکر تھی کہ دنیا والے کیا سوچیں گئے کہ میں نے کس سے شادی کی اور
آب آپ کو یہ فکر لاحق ہو گئی ہو گئی ہے کہ دنیا والے بچے کہ بارے میں کیا سوچیں گی حد ہے نوش بنی آپ
کہ لیے مجھ سے اور میرے بچے سے زیادہ یہ دنیا ہے تو ٹھیک ہے جائیں اور جا کر اس قصے کو ختم کر دیں
اسکی بار بار کی ایک ہی سوچ پر اب کی بار وہ پیار کی بجائے سختی پر اترتا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ جب لوگ پیار سے نا
سمجھیں تو اختیار سختی کا ہی استعمال کرنا چاہیے کیا پتہ نشانہ ٹھیک جگہ پر لگے
ایم سوری ائی پرومیس میں دوبارہ ایسا کچھ نہیں سوچوں گئی بلکہ بولوں گئی بھی نہیں پر پلیز ایسا مت بولیں میں
تو کبھی مر کر بھی ہمارے بچے کہ لیے ایسا نہیں سوچ سکتی
دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسو پونچھتے وہ فوراً کھڑی ہو کر اسکے پاس آئی اور ٹپ ٹپ آنسو بہاتی ہوئی معافی کہ
ساتھ وعدہ بھی کر گئی جو تیر نشانے پر لگنے پر مسکرایا اور اسکے آنسو انگلی کہ پروں سے صاف کرنے لگا
میں جانتا ہوں آپ ہماری اولاد کہ لیے ایسا کبھی نہیں سوچ سکتی اس لیے ہی تو چاہتا ہوں آپ یہ سب الٹا
سیدھا سوچنا بند کر دیں اور صرف مجھے اور ہمارے بچے کو امپورٹنس دیں یار

اس بار سختی کی بجائے وہ پیار سے بولا کہ وہ فوراً بچوں کی طرح سر زور زور سے ہاں میں ہلانے لگی اور اسکی اس حرکت پر وہ دل جان سے مسکرائے اسکو اپنے سینے سے لگا کر اس احساس کو محسوس کرنے لگا جس احساس نے آج اسے اور اسکے رشتے کو مکمل کر دیا تھا

من چاہے شخص کا ساتھ اور اسکے نسب سے ملی اولاد آپکو کس قدر سکون اور خوشی بخشتی تھی یہ اسے آج محسوس ہوا تھا اسکی محبت اسکے بچے کی ماں بننے والی تھی اس خوشی نے تو جیسے اسے آسمان کی گہریوں تک پہنچا دیا تھا

مہر و یار بات تو سنو قسم سے میں جانتی ہوں تم ناراض ہو لیکن ایک برس سوچ کر تو دیکھو میں بھلا کیسے بتاتی تمہیں جب سے مہر ماہ کو اسکی حقیقت معلوم ہوئی تھی تب سے وہ اس سے سخت ناراض تھی کہ کیوں اسنے اتنی بڑی بات اس سے چھپائی جبکہ وہ ناجانے کتنی بار اسکے اگے پیچھے گھومتے ہوئے معافی مانگ چکی تھی لیکن مجال تھی جو مہر ماہ نے اسکی معافی پر کان دہرے ہوں

مہر و یار

زوبی میرا دماغ خراب مت کرو کیونکہ الٹریڈی مجھے تم پر بہت زیادہ غصہ ہے اس لیے بہتر ہو گا میرے آگے

پیچھے گھو منابند کر دو اس وقت نا تو مجھے تمہاری کوئی بات سننی ہے اور نا ہی کوئی صفائی

دو ٹوک انداز میں اسکو خود سے دور رہنے کا بول وہ اپنے کمرے میں چلی آئی جبکہ زوبیہ اسکے روکنے کہ باوجود

خود بھی اسکے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی

ایسے کیسے دور رہوں تم ناراض ہو مجھ سے تو بھلا میں کیسے دور رہ سکتی ہوں

یار میری بات سمجھنے کی کوشش کرو کہ یہ سب میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی

تم اور ماما بابا مجھ سے دور ہوں

اسکے سامنے آکر وہ دوبارہ صفائی دینے لگی اور وہ اسکی صفائی پر محظ سر جھٹک گئی کہ زوبیہ مزید کوئی صفائی پیش

کرتی فیضان کہ آنے پر وہ بعد میں بات کرنے کا سوچ باہر نکل گئی جبکہ وہ خود غصے سے منہ پھلائے جا کر بیڈ پر

بیٹھی اور اپنے موبائل میں کچھ سکرو ل کرنے لگی اور فیضان اسکے پھولے منہ اور زوبیہ کی پریشانی کی وجہ اچھے

سے جانتا تھا اس لیے ان دونوں کہ معاملے میں کچھ کہنے کی بجائے انہیں انہی کہ حالات پر چھوڑتا اپنا بیگ

صوفے پر رکھ کر فرش ہونے چلا گیا کیونکہ آج رات اسے بہت ضروری کیس ریڈ کرنا تھا

آج بہت دنوں بعد وہ ریلکس اور کچھ وقت گزارنے کے لیے سویمنگ کر رہا تھا کیونکہ عائرہ نیچے سب کے ساتھ موجود تھی

تقریباً دس منٹ ہی گزرے تھے کہ وہ سب سے اجازت لیکر کمرے میں آئی لیکن کمرے کے بجائے اسے اپنا موٹو فیورٹ کام کرتے پایا

اسکو سویمنگ کرتا دیکھ وہ خود بھی وہی چلی آئی اور چیئر پر بیٹھنے کے بجائے وہی پول کی ایک سائیڈ پر پیر پانی میں ڈال کر بیٹھ گئی

پانی خاصہ ٹھنڈا تھا جس میں پیر ڈالتے ہی ایک سرد لہر اسکے پورے وجود میں دوری لیکن اس کے باوجود اس نے پیر پانی میں ہی رہنے دیے

جبکہ اسکے بیٹھنے پر وہ یو نہی تیرتے ہوئے اسکے قریب آیا

آپ نے بتایا کیوں نہیں کہ آپ منت کہ بارے میں پہلے سے جانتی تھی

اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے محبت پاش نظروں سے اسکے نقش نقش کو نہارتے ہوئے وہ پیار سے پوچھنے لگا

کیونکہ میں چاہتی تھی آپ خود مجھے بتائیں

بنا چھپائے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فوراً جواب آیا

اور اگر میں نہیں بتاتا تو۔۔۔

تو کو لمبا کھنچتے ہوئے اسنے آخر میں آئبر واچکائی کہ وہ اسکے سوال پر ہلکا سا مسکرائی

تو میں انتظار کرتی تب تک جب تک آپ خود نہیں بتادیتے

اسکے پر امید جواب وہ سر جھٹک کر مسکرایا اور اپنے ساتھ احتیاط سے اسے بھی پانی میں اتارا جو یکدم ٹھنڈے

پانی میں اترنے پر ٹھہر ٹھرائی

ایک ہاتھ سے گرفت اسکی کمر پر جمائے دوسرے سے اسنے اسکے بالوں میں لگا کیچڑ اتارا جس پر اسکے بال کمر

کہ ساتھ ساتھ پانی میں بھی لہرائے

ناز کہاں ہیں

آپ کیوں پوچھ رہی ہیں

اسکے بالوں کو ہاتھ سنوارے وہ مخمور لہجے میں بولا

ویسے ہی ارمان پچھلے چار دن سے پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا ہے لیکن اسکا کچھ معلوم نہیں ہوا تو بس اسی

لیے پوچھ رہی ہوں کہ ایسی کونسی جگہ آپ نے اسے بھیج دیا ہے کہ اسکا کوئی سراغ بھی نہیں مل رہا

ارمان کی ادا اسی پر ہمدردی جتائے وہ اسکے بارے میں کچھ نامعلوم ہونے پر کچھ مشکوک بھی ہوئی

پریشان نہیں ہوں جہاں بھی ہے بلکل ٹھیک ہے اور صرف ٹھیک نہیں بلکہ پہلی بار اپنے باب کہ ساتھ وقت

گزار کر بہت زیادہ خوش اور ایکسائٹڈ بھی ہے

وہ کہاں ہے یہ بتانے کہ بجائے اسکی خیریت بتائی گئی جبکہ اس جواب پر عائرہ نے ماتھے پر شیکنوں کا جال بنا

وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ تو بتائیں وہ ہے کہاں

لہجے میں تجسس سموئے اسنے دوبارہ سوال کیا مگر وہ جواب دینے کی بجائے آرام سے اسکی کمرپول کی دیوار کہ

ساتھ ٹکائے چہرہ اسکی گردن میں چھپا کر اسکی خوشبو کو محسوس کرنے لگا اور وہ جواب نا ملنے پر غصہ ہوئی

آپ تو ایسے چھپا رہے ہیں ہاد جیسے میں جا کر ارمان سے آپکی مخبری کر دوں گئی

چھپا نہیں رہا بس بتانا نہیں چاہ رہا اور وہ بھی صرف اس لیے کیونکہ میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ ایسا

ہی کریں گئی

اسکی حساس اور ہمدرد طبیعت کہ باعث وہ فوراً پر یقین لہجے میں بولا کہ وہ آنکھیں چھوٹی کر اسے گھورتی رہ گئی

نہیں بتانا تو سیدھی طرح بولیں نایہ خامخا بات پلٹنے کی کہا ضرورت ہے

اسکے سینے پر دونوں ہاتھوں کا دباؤ ڈال اسنے اسے خود سے پڑے دھکیلا اور تیرتے ہوئے دوبارہ آکر کنارے

پر بیٹھ گئی جبکہ وہ اسکی مصوم سی ناراضگی پر خود بھی تیرتے ہوئے اسکے ساتھ ہی آکر بیٹھ گیا اور تھوڑا پیچھے کہ

جانب جھکتے ہوئے ٹاول اٹھا کر اسکے گیلے بال خشک کرنے لگا

میں نوٹ کر رہا ہوں آجکل آپ بلاوجہ بات بات پر چیڑنے لگی ہیں اور یہی نہیں خامخا میں ناراض بھی ہو جاتی

ہیں

بالوں کو ہلکے ہلکے ٹاول سے خشک کرتے ہوئے وہ اسکی ناراضگی پر بولے بغیر نارہ سکا

کیوں آپ کو مسئلہ ہے میرے ناراض ہونے سے

منہ بنا کر وہ فوراً خفگی سے بولی

آپ سے جڑی کوئی بھی چیز میرے لیے مسئلہ نہیں بن سکتی نور ہاؤ

نہایت محبت سے جواب دیے اسنے اسکے دائیںہ رو خسار پر اپنے لب رکھے جس پر وہ اسکے جواب اور محبت

دونوں پر خفگی بھلائے دھیماسا مسکرا دی

چلیں اٹھیں جا کر چینج کریں ورنہ خامخا میں میری پرس نس کو ٹھنڈ لگ جائے گئی

اپنی بجائے اپنی پرس نس کی فکر وہ دوبارہ اسے گھور کر رہ گئی جسے پرس نس کہ علاوہ کچھ سوچتا ہی نہیں تھا

آج وہ جلدی واپس آ گیا تھا اسکا ارادہ فرش ہونے کہ بعد عائرہ کو ہو سپٹل سے واپس لانے کا تھا جسکے لیے وہ

گاڑی پارک کر کہ ابھی گھر کہ اندر جاتا کہ باہر لان میں ہی اپنی لاڈلی بہن کو کچھ اداس اداس بیٹھے دیکھ وہی

اسکے پاس ہی آ گیا جو جھولا جھولتے ہوئے ناجانے کہاں گم تھی

کیا بات ہے آد بھائی کی گڑیا اتنی چپ چپ کیوں بیٹھی ہے

اسکی طرف دیکھ وہ بیچار اسامنہ بنا گئی

مہر و ناراض ہے مجھ سے بھائی میں اتنی بار اسے منانے کی کوشش کر چکی ہوں پر وہ میری سنتی ہی نہیں

اپنے ہونٹ کو باہر کی طرف نکال اسنے لاڈ اور مصومیت دونوں سے جواب دیا کہ ہاد کو اپنی چھوٹی سی بہن پر

ڈھیروں پیار آیا

ہممم تو یہ بات ہے

ویسے اگر آپ کی مہر کو پتہ چلے کہ آپ نے اس سے ایک نہیں بلکہ دو دو چھوٹ بولیں ہیں تو پھر سوچیں کیا ہوگا

اسکے کندھوں کہ گرد بازو پھلائے وہ بولتے ہوئے آنیروزا چکا گیا جبکہ اسکی بات پر منت کی آنکھیں باہر نکلی

اللہ ناکرے بھائی اگر اسے اس بارے میں زرہ سی بھی بھنک پر گئی نا تو خدا کی قسم وہ میرا قتل کر دے گئی

وہ تو یہ بات نہیں بھول رہی کہ میں نے اس سے اپنی حقیقت چھپائی خدا نا خاستہ اگر یہ بھی معلوم ہو گیا کہ

بارات پر میں نے ان سب سے چھوٹ بولا تھا تو آپ سوچ نہیں سکتے وہ میرا کیا حشر کرے گئی

اسکی بات پر فوراً ڈرتے ہوئے اسنے سچ مہر ماہ تک جانے کا سوچ کر ہی چھر چھری لی جبکہ ہاد اسکے اتنا ڈرنے پر ہلکا

سا مسکرایا

نائٹ فیر گڑیا چھوٹ بولنا اچھی بات نہیں ہوتی

اُنی نو بھائی چھوٹ بولنا اچھی بات نہیں ہوتی لیکن وہ آپ نے سنا ہے ناں کہ جو چھوٹ کسی کی بھلائی کے لیے بولا جائے وہ چھوٹ چھوٹ نہیں ہوتا

اپنی آنکھوں میں شرارت لیے اسنے فوراً دلیل پیش کی

اور ویسے بھی جو حالت مہر و کی میں مہندی والی رات دیکھ چکی تھی اسکے بعد تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ میں فیضان سے شادی کرتی اس لیے جو مجھے بہتر لگائیں نے کر دیا

مہندی کی رات اسکی حالت یاد کرو وہ کندھے اچکا گئی کیونکہ اس رات صرف دعا ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اسے اندر جاتے ہوئے دیکھ چکی تھی اس لیے جیسے ہی سونگ ختم ہوا وہ وہاں سے اندر آئی مگر اندر مہرماہ کو دعا کہ گلے لگ کر سسکتے ہوئے دیکھ پریشان ہوئی اور اصل دھجکا تو اسکی باتوں سے لگا تھا جو وہ روتے سسکتے ہوئے دعا کو بتا رہی تھی

اسکی اس قدر خراب حالت دیکھ کر اسے سچ میں پریشانی اور فکر لاحق ہوئی تھی وہ جو اسکی باتوں پر یقین کر کہ شادی کے لیے مان گئی تھی کہ وہ فیضان کو پسند نہیں کرتی اسکی یہ غلط فہمی ان لمحوں میں بہت اچھے دور ہو گئی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اس نے اسی لمحے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہ شادی نہیں کرے گی بھلا وہ کیسے اپنی بہن کو اتنی تکلیف دے سکتی تھی لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ شادی روکے کیسے اسی کشمکش میں جو نچتے اسنے ہاد

کو کال کی اور ساری بات حرف با حرف اسکے گوش گزار کی اور یہ بتایا کہ وہ یہ شادی نہیں کر سکتی جس پر ہاد اسکے اتنے قریب مہندی کی رات کو انکار کر دینے پر پریشان ہوا اس نے اسے سمجھانا چاہا کہ وہ مہرماہ کی خاطر فیضان کہ احساسات کو تو فراموش نا کرے آخر وہ اسے پسند کرتا تھا تو وہ کیسے محظ مہرماہ کی خاطر انکار کر سکتی تھی مگر وہ نہیں مانی جس پر ہاد کو بھی اسکی بات ماننی پڑی اور پھر ان دونوں نے مل کر یہی پلائن بنایا کہ بارات سے پہلے وہ غائب رہے اور جب نکاح ہو جائے تب سب کہ سامنے آئے وہ بھی اس طرح کہ سب کو یقین ہو کہ وہ سچ کہہ رہی ہے اور کوئی بھی اسکے بارے میں التاسیدہا نا سوچے ورنہ اگر وہ صاف انکار کر دیتی تو یقیناً سب اسے برا سمجھتے لیکن ایکسیڈینٹ کہ نام پر وہ سبھی اسے خدا کی مرضی سمجھ کر قبول کر گئے تھے مگر انجان تھے وہ سب کہ جسے وہ خدا کی مرضی سمجھ رہے تھے وہ ہاد سلطان اور اسکی گڑیا کا سوچا سمجھا پلائن تھا تاکہ مہرماہ کو اسکی محبت مل جائے اور فیضان کو بھی اسے اپنانے میں کوئی مسئلہ نا پیش ہو

کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ فیضان صرف اسے پسند کرتا ہے محبت نہیں اگر وہ اس سے محبت کرتا تو بھی شاید وہ اسکے بارے میں سوچ لیتی مگر محبت اور پسند میں فرق ہوتا تھا اس لیے وہ پیچھے ہٹ گئی کیونکہ یقین تھا اسے کہ مہرماہ بہت جلد اسکے دل میں اپنے لیے جگہ بنا لے گئی اور یہی بات کہیں نا کہیں ہاد بھی جانتا تھا اس لیے اسنے اسکا ساتھ دے دیا

منت۔۔

اسکی بات پر وہ محظ سر ہلا گیا

کہ تبھی دعا کہ بلا نے پر وہ ہاد کو وہی چھورتی اندر بھاگ گئی جبکہ ہاد وہی بیٹھ کر فیضان کو دیکھنے لگا جو گیرج میں
کھڑ اپنی کارواش کر رہا تھا

آج چھٹا دن تھا اسے ناز کہ بغیر وقت گزارتے ہوئے اور چھ دن کی دوری پر اسکے چہرے پر اداسی اور انداز
میں بے تابی صاف واضح تھی

جھولے سے اٹھ کر وہ وہی اسکے پاس چلا آیا جو اسکو سرسری سادیکھ دوبارہ اپنی گاڑی کو صاف کرنے لگا کہ ہاد
نے آگئے بھر کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

خفا ہو؟؟؟

اسکے سوال پر ارمان کا ہاتھ روکا اور اسنے یوں اسکی طرف دیکھا جیسے جاننا چاہتا ہو کیا یہ پوچھنے والی بات تھی

عارہ بھا بھی کو کوئی آپ سے دور کرے تو کیا آپ محظ اس سے خفا ہو گئے

کیا جو اتھا کہ ہاد لا جواب ہوا

میں آپ سے خفا نہیں بس مجھے برا لگا بھائی چاہے میں غلط تھا آپ چاہتے تو کوئی اور سزا بھی دے سکتے تھے
لیکن آپ نے سب جاننے کہ باوجود سزا کہ طور پر ناز کو ہی مجھ سے دور کر دیا وہ بھی یہ جانتے ہوئے کہ انکی
چند ایکنڈز کی دوری میرے کیے ناقابل برداشت ہے

اسکی طرف دیکھ وہ اپنی غلطی پر شرم سار ہوئے اس سے شکوہ بھی کر رہا تھا

آتش ہجر ہی تو تو آتش عشق کا اصل امتحان ہے میرے شیر

اسکے شکوے پر ہلکا سا مسکرا کر کہتے اسنے اسکا کندھا تھپتھپایا کہ ارمان اسکی بات پر سر جھٹ گیا

اس ہجر نے اسے کتنا بے تاب اقر بے چین کیا ہوا تھا یہ تو صرف وہی جانتا تھا

میرے پنیڈی والے گھر میں موجود ہے وہ جاو اور جا کر لے آو اسے لیکن دوبارہ چھوٹ مت بولنا

اسکی ادا سی کو دور کرنے کی وجہ سوئیں آخر میں اسنے اسکے کندھے پر دباو ڈال کر سختی سے تنبیہ بھی کی جا پر

ارمان کی آنکھوں میں چمک تو اسکے بارے میں معلوم ہونے پر ہی جاگی باقی اسکی تنبیہ پر تو وہ پہلے ہی توبہ کر چکا

تھا کہ اگلی بار مر جائے گا مگر خواب میں بھی ہاں سلطان سے کوئی چھوٹ یا بات نہیں چھپائے گا

ہاد کہ بتا دینے کہ بعد وہ وقت ضائع کیے بغیر فوراً پینڈی کہ لیے نکلا اور تقریباً تین گھنٹے کی ڈرائیو کہ بعد ہاد کہ گھر کہ باہر موجود تھا جہاں بیل بجائے وہ بے صبری سے دروازہ کھولنے کا انتظار کر رہا تھا مگر افسوس کہ دروازہ ناز کی جگہ اطہر صاحب نے کھولا جس پر اسکا منہ اترا

اسلام علیکم

وا علیکم سلام ارے بیٹا آؤ اندر آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا ہاد نے بتایا تم ناز کو لینے آنے والے ہو آؤ بیٹھو پر خلوص انداز میں مسکراتے ہوئے اطہر صاحب نے اسکا استقبال کیا اور اندر لا کر صوفے پر بیٹھنے کا کہا جو انکے خلوص پر کچھ شرمندہ سا ہو گیا کیونکہ خود تو اسنے کبھی ملنا تو دور نہیں بیٹھنے تک کی دعوت نہیں دی تھی بلکہ صرف ایک بات اچانک ام سے ملاقات میں اس نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا تھا کہ ناز کا ان سے کوئی تعلق نہیں یہی وجہ تھی کہ اب انکے خلوص پر وہ شرمندہ ہو رہا تھا

کچھ پیو گئے بیٹا چائے کافی یا کچھ اور

نہیں اس کی ضرورت نہیں

نظروں کو یہاں وہاں اسکی تلاش میں گہمائیں اسنے سرسری سا انکار کیا کہ وہ اسکی نگاہوں کی تلاش کو سمجھ کر ہلکا سا مسکرائے

ناز اوپر اپنے کمرے میں ہے جاو جا کر مل لو میں تب تک رات کہ کھانے کا انتظام کرتا ہوں

اسے ناز کہ بارے میں بتائے وہ کیچن کی طرف چلے گئے جبکہ وہ خود فوراً اٹھا اور تقریباً دو دوسڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر کی طرف آیا جہاں تین کمرے تھے جن میں دو کہ دروازے بند اور ایک کھولا تھا مطلب وہ وہی ہو گئی اس لیے وہ فوراً اسی کمرے میں چلا آیا جہاں اسکی توقع کہ عین مطابق وہ وہی بیڈ پر الٹی لیٹی کمنیوں کہ بل چہرہ ہاتھوں پر ٹکائے ناول پڑھنے میں مصروف تھی

زینگ کلر کہ ریڈیمسٹ سوٹ میں کھلے بالوں کہ ساتھ لیٹی وہ دونوں پیروں کر آپس میں ہلکا ہلکا ہلارہی تھی بال کھلے ہونے کی وجہ سے کچھ اسکی کمر پر اور کچھ دونوں طرف آگئے کو اسکے چہرے پر لہر رہے تھے جنہیں وہ انگلی میں لپیٹ کر بڑی ہی مہبوت کہ ساتھ ناول پڑھنے میں مصروف تھی کہ اسکی موجودگی تک محسوس نا کر پائی اور وہی اسکو اسکی قدر مہبوت اور ریلکس انداز پر ارمان کی آنکھوں میں جھبن ہوئی کہاں وہ اتنے دنوں سے اسکی دوری پر بے چین تھا اور کہاں اسکی بیوی سکون سے سب فراموش کیے ناول پڑھ رہی تھی

کئی لمحے وہ خاموشی سے وہی کھڑا اسکو دیکھتا رہا لیکن اس کہ باوجود جب اسکی مہبت ناٹوٹی تو خود ہی غصے سے آگے بھرا اسکے قریب بیڈ پر آکر بیٹھا اور تقریباً بازو سے کھینچ کر اسکا اپنی طرف کیے سیدھا اسکے ہونٹوں پر جھکا کہ وہ بیچاری اچانک کسے کہ کھینچنے پر بری طرح گھبرا کر چیختی کہ اسکی چیخ ہلک میں ہی دم توڑ گئی جبکہ وہ انتہائی شاک میں اسے اپنے ہونٹوں پر جھکا دیکھ رہی تھی جو اتنے دنوں بعد اسکے اپنے قریب محسوس کر بے خود ہوا

اسکے نازک ہونٹوں سے سیراب ہوئے وہ پیری طرح بہکا جبکہ اپنی روتی سانسوں پر ہوش میں آئے نازنے اسکے کندھے پر دباو ڈال کر اسے خود سے پڑے ہٹانے کی کوشش کی جسکے بدلے میں ارمان نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کئے اور مزید آدت اپنے لمس میں پیدا کی وہ نازک جان اسکی اس قدر شدت پر بری طرح بدحواس ہوئی آنکھوں بند گئی کہ مدہم پڑتی سانسوں پر اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے لیکن اس کہ باوجود ارمان پیچھے نہیں ہٹا بلکہ تب تک اپنے لمس کی شدت اسکے ہونٹوں پر قائم رکھی جب تک ان چھ دنوں کی ٹرپ اور بے چینی وہ سانسوں کی زیریرے اسکی سانسوں میں نہیں گھوک چکا تھا جب جی بھر کر اسکی سانسوں کو خود میں اتار کینے کہ بعد اسے چین ملا تو آخر کار اسنے اسکے ہونٹوں کو رہائی بخشی جو یکدم سانس ملنے پر آنکھیں بند کر کہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی

اسکویوں سانس بھرتے دیکھ ارمان کی آنکھوں میں سرور اتر جس پر وہ ایک بار پھر جھکا اور اس بار آرام سے اپنی سانسیں اسے دیتے ہوئے اسکی سانسوں کو بحالی بخشنے لگا جو اسکی سانسیں ملنے پر دونوں ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ کر بے تابی سے اسکے لمس میں اسکا ساتھ دیتی اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی کہ ارمان اسکی اس قدر بے تابی پر مسرور ہوا

آ۔ آپ۔ ہمیں مار۔ نے والے تھے مان

جب سانسیں کئی حد تک بے حال ہوئی تو وہ نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتی خفگی سے بولی جو اسکی خفگی پر گہرا مسکرایا

مارنے نہیں والا تھا بلکہ احساس دینا رہا تھا کہ بالکل اسی طرح آپکی دوری پر میری سانسیں بھی روک گئی تھی پر شوخ نگاہوں سے اسکے بہتے آنسو صاف کرانے مخمور لہجے میں جواب دیا کہ نازا اسکو دیکھتی رہ گئی

آپکی سانسیں روکیں گئی تو کیا آپ میری سانسیں بھی روک دیں گئے کیا

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا گیا

بالکل اگر آپ مجھ سے دور جانے کی کوشش کریں گئی تو ہاں

ارشان سلطان آپکی سانسیں خود روک دے گا مگر یاد رکھیں آپ کو خود سے دور جانے کی اجازت ہر گز نہیں دے گا

اس بار وہ انتہائی شدت سے بولتا اسکی گردن میں چہرہ اچھا گیا جبکہ اسکی شدت اور بات دونوں پر ناز نے چہرہ چھری لی

سنڈے ہونے کی وجہ سے آج وہ سبھی لوگ گھر میں موجود تھے جبکہ ارمان بھی ناز کورات میں ہی واپس لے آیا تھا اس لیے اس وقت وہ سبھی دوپہر کے وقت باہر لان میں ٹھنڈی ہوا کا مزہ لے رہے تھے آج موسم کافی خوشگوار تھا آسمان پر کالے بادلوں کے ساتھ ساتھ ٹھنڈی ہوا بھی چل رہی تھی جس کا مزہ پورا خاندان ایک ساتھ باتیں کرتے ہوئے لے رہے تھے آج تو خوش قسمتی کے ساتھ عارہ بھی ان لوگوں کے ساتھ موجود تھی ورنہ جب سے اس کا اپنا ہو سپٹل بنا تھا تب سے وہ سنڈے کو بھی اوف نہیں کرتی تھی

ہاں ناں عارہ بھابھی آپ کو پتہ ہے وہاں اتنا مزہ آیا کہ مت پوچھیں اور تو اور تو ہم نے بابا کے ساتھ بہت ساری جگہیں گھومی اگر کل مان ہمیں لینے نا آتے تو آج میں اور بابا مری جانے والے تھے مگر یہ ہمیں واپس لے آئے

ان سب کو اتنے دنوں کی اپنی ساری ڈیٹلز حرف با حرف بتاتے ہوئے آخر میں وہ ارمان کہ واپس لے آنے پر کچھ افسودہ بھی ہوئی جس پر ارمان نے اسکی شکایت پر آنکھیں گہمائیں جبکہ باقی سب اسکے کیوٹ سے فیس ایکسپنڈیشن پر محظ ہنس ہی دیے

کوئی بات نہیں ناز بھا بھی آپکی اس اداسی کا ایک حل ہے میرے پاس

زوہان کی بات پر وہ فوراً اسکی طرف متوجہ ہوئی کہ ناجانے کیا حل بتانے والا ہے وہ

ہم سب ایک کام کریں گئے کہ گرمیوں کہ چھٹیوں میں جب سب فری ہوئے تو ایک فیملی ٹور نارڈن ایرایاز کا کریں گئے اس سے آپ کی اداسی بھی دور ہو جائے گی اور ہمارا ایک ساتھ فیملی ٹور بھی ہو جائے گا ٹھیک ہے ناں

امم نوٹ بیڈیہ برا آئیڈیا تو نہیں گرمیوں کی چھٹیوں میں جب ہمیں اور آپ سب کو چھٹیاں ہو گئی ناں تو ہم سب ضرور جائیں گئے ٹھیک ہے ناں مان آپ ہمیں لیکر جائیں گئے ناں

اسکی بات پر پر جوش ہوئے اس نے نہایت مصومیت سے ارمان سے بھی پوچھا جو اسکی خوشی کی خاطر خود کو قربان کر دینے کو تیار تھا بھلا اسکی چھوٹی سی خوشی پر انکار کیسے کرتا اس لیے مسکراتے ہوئے ہاں کر گیا کہ ناز

کہ چہرے پر مزید خوشی پیدا ہوئی اور اسی خوشی میں ناجانے وہ ان سب کو اپنے اتنے دنوں کی کون کون سے قصے سنا سنا کر ہنسانے لگی

شام کہ وقت کیچن میں کھڑی وہ بڑے ہی انہماک کہ ساتھ رات کہ کھانے کی تیاری کر رہی تھی کہ تبھی ارشان بھی اسکی تلاش میں وہی آیا اور اسکو اپنے کام میں مشغول دیکھ اسکی آنکھوں میں شرارت اتری دے پاؤں چلتے ہوئے وہ عین اسکے پیچھے کھڑا ہوا اور اچانک پیچھے سے اسکے گرد بازو باندھے کہ اپنی مہبوت اور اسکی اچانک حرکت پر ڈر کہ مارے دعا کا پیاز کا ٹہا تھ کپکپا یا اور انگلی پر ہلکا سا کٹ لگ گیا جس پر وہ درد سے کراہی اور وہ جو شرارت کرنے والا تھا شرارت کی جگہ اسکی کراہ پر فوراً پریشان ہوا

دعا۔۔۔ ادھر دیکھائیں یا ریم سوری میں بس وہ یہاں آئیں

انگلی سے نکلتے خون کو دیکھ وہ ہڑبڑاہی گیا اور اسی ہڑبڑاہٹ میں جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر سینک کہ پاس آیا اور ٹوٹی چلا کر پانی ڈالنے لگا جبکہ وہ درد کو بھلائے اسکی ہڑبڑاہٹ دیکھ رہی تھی جو اس قدر پریشان تھا جیسے ناجانے کتنی زیادہ چوٹ لگ گئی تھی

ایم سوری یار میں بس آپکو ڈرانے والا تھا مجھے نہیں پتہ تھا یہ چوٹ لگ جائے گی ایم ریلی سوری۔۔۔ یار ایم

سوری

کوئی بار نہیں ارشان ہلکا سا کٹ ہے زیادہ نہیں آپ اتنا پریشان مت ہوں اور بار بار سوری تو مت بولیں

دیکھیں خون روک گیا ہے

اسکی پریشان کو کم کرنے کی خاطر وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی بولی اور ساتھ ٹوتی بند کر کہ انگلی اسکے سامنے کی جہاں

سے خون نکلنا اب بند ہو گیا تھا لیکن اس کہ باوجود اسکی ندامت کم نہ ہوئی آخر اسکی وجہ سے اسے چوٹ لگ گئی

تھی یہ کوئی چھوٹی بات تھوڑی تھی

یہ کیا کرنے لگی ہیں آپ

اسکو دوبارہ چھڑی پکڑتے دیکھ وہ اسکے قریب آئے چھڑی خود پکرتے ہوئے پوچھنے لگا

کیا مطلب کیا پیاز کاٹنے لگی تھی کھانا بنانا ہے نا

انتہائی مصومانہ انداز میں اسے اسکی بات کا جواب دیے اسنے اسکے ہاتھ سے چھڑی پکڑنی چاہی مگر ارشان نے

چھڑی شلف پر پھینک دی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر لاونج کی طرف آگیا کہ وہ نا سمجھی سے اسکو دیکھتی رہی

اشان آپ مجھے یہاں کیوں لے آئے مجھے کھانا بنانا تھا وقت دیکھیں آ۔۔۔۔

شش چپ چاپ یہاں بیٹھیں آپ کوئی کھانا انا نہیں بنائیں گئی اور یہاں دیکھائیں اپنی انگلی

اسکو صوفے پر بیٹھانے کہ بعد وہ اٹھا سائیڈ ٹیبل میں موجود فرسٹ آئیڈ بوس نکالا اور اسکے پاس آکر انگلی پر

بینڈ تاج کرتے ہوئے کام کرنے سے صاف انکار کیا جو اسکے انکار پر منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

کھانا نہیں بناؤں گئی مطلب۔۔۔

مطلب یہ کہ آپ کی ہاتھ پر چوٹ لگی ہے اسکے بعد آپ بھلا کھانا کیسے بنائیں گئی

اسکی بات کا جواب ارشان نے فوراً دیا

ارشان یہ صرف معمولی سا کٹ ہے اب اس معمولی سے کٹ کی وجہ سے۔۔۔۔

جو بھی ہے دعائیں نے کہہ دیا تو کہہ دیا آپ نہیں بنائیں گئی مطلب نہیں بنائیں سمجھی

اور رہی کھانے کی بات تو آپکے حصے کا کھانا میں بنا دوں گا بس بات ختم

سختی سے اسکی بات بیچ میں کاٹ اسنے صاف لفظوں میں منکر کرنے کہ بعد خود کھانا بنانے کا بھی بولا تاکہ وہ کچھ

بولے نا مگر الٹا اسکا منہ زیادہ حیرانگی سے کھولا یہ سوچ کر کہ وہ کھانا بنائیں گا

لیکن ارشان آپ بھلا کھانا کیسے بنائیں گئے آپ کو کھانا بنانا آتا ہے

آتا نہیں ہے لیکن مین بنا لوں گا آپ پریشان مت ہوں اور چپ چاپ یہی بیٹھی رہے سمجھی

کیا ہوا بھی آپ میری بھابھی پر اتنی سختی کیوں کر رہے ہیں

ارشان کو سختی سے دعا کو تنبیہ کرتے دیکھ زوہان ان دونوں کہ پاس آئے پوچھنے لگا جبکہ اسکے ساتھ ہی انوشہ

اور منت بھی اندر آئی

لیں زوہان بھی آگیا یہ میری ہلیپ کر دے گا کیوں زوہان

جواب دینے کہ بجائے الٹا ارشان نے اسکی طرف اشارہ کر کہ دعا کو بے فکر کرنا چاہا جبکہ زوہان نے نا سمجھی

سے کندھے اچکا کر ارشان سے یہ جاننا چاہا کہ وہ کیا ہلیپ کرنے والا ہے اسکی

کو نسی ہلیپ کیسی ہلیپ کوئی مجھے بھی بتائے گا

کچھ نہیں تمہاری بھابھی کہ ہاتھ پر چوٹ لگ گئی ہے تو بس اب رات کا کھانا یہ نہیں میں بناؤں گا اور اس میں

میری ہلیپ تم کرو گئے

بڑے ہی سادہ لہجے میں ساری ڈیٹیل زوہان کہ گوش گزار کر ارشان خاموش ہوا مگر اسکی بات سن کر زوہان نے یوں آنکھیں گہمائیں جیسے یہ پوچھ رہا ہو آیا وہ مزاق کر رہا ہے کیا بھلا کھانا بنانا اور وہ بھی زوہان سلطان ناممکن

یہ مزاق تھا بھائی؟؟؟؟

نہیں بلکل نہیں سچ ہے میں کھانا بناؤں گا اور تم اس میں میری ہلیپ کرو گئے

اسی سادہ انداز میں ارشان نے ایک بار پھر جواب دیا کہ اب کی بار زوہان کی آنکھوں کہ ساتھ منہ بھی کھلا

جبکہ ارشان کی بات اور زوہان کہ فیس ایکسپریشن کو دیکھ انوشہ اور منت دونوں کو ہنسی آئی

اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے بھائی آپ رہنے دیں میں اور منت دونوں مل کر کھانا بنالیں گئی

زوہان پر رحم کھائیں انوشہ نے اپنی خدمت پیش کی

نہیں بلکل نہیں۔۔۔۔ خبردار اگر آپ کیچن میں جانے کا تو دور ایسا کچھ سوچا بھی آپ کوئی کھانا انا نہیں

بنائیں گئی

جلدی سے اسکے قریب آئے زوہان نے صاف لفظوں میں منا کیا کہ وہ بیچاری اسکے اس قدر شدید رد عمل پر گھبراہی گئی

تو ٹھیک ہے پھر انوشہ کہ جگہ تم میری ہلیپ کروادو

کیا ہوا آپ سب کس بات کی بحس کر رہے ہیں

ان سب کی بحس پر اندر آتے ہوئے عائرہ بھی پوچھنے لگی اور اسکے پیچھے ہی ایک ایک کر کے باقی سب بھی اندر آگئے کہ ارشان نے ان سب کو بھی بتایا کہ آج کا کھانا وہ اور زوہان دونوں مل کر بنائیں گئے جس پر اور کوئی ہونا ہوا میر سلطان ضرور حیران ہوئے تھے لیکن پھر صرف ہنس دیے کیونکہ یہ تبدیلی بھی صرف انکی اپنی بہوں کہ وجہ سے تھی جو انکے نک چیرے بیٹوں میں رونما ہوئی تھی

یہ تو اچھی بات ہے بلکہ ہاں آپ ان دونوں کی مدد کیوں نہیں کرتے آپکو تو کھانا بنانا آتا ہے ناں

وہ جو جا کر آرام سے صوفے پر بیٹھنے والا تھا اپنی محبوب بیوی کی گوہر افشانی پر یکدم اسکی طرف دیکھنے لگا جو

مسکراتے ہوئے اسی کو دیکھ رہی تھی

رہنے دیں بھابھی ہاں بھائی کو کھانا بنانا نہیں آتا میں اور زوہان سنبھال لیں گئے چلو زوہان

ارے نہیں کس نے کہا ہاد کو کھانا بنانا نہیں آتا انکو کھانا بنانا آتا ہے بلکہ جتنے دن میں اور ہاد ترکی میں رہے

روزانہ میرے لیے ناشتہ ہاد خود ہی بناتے تھے ہاد آپ نے بتایا نہیں ان سب کو۔۔۔۔

ارشان کہ جواب پر اسنے فوراً انکار کرتے ہوئے ان سبھی کو بتایا کہ کیسے ہاد نے اسکے لیے روزانہ ناشتہ بنایا تھا

مگر جہاں اسکی ڈیٹیل بتانے پر ہاد نے پہلو بدلہ وہی ان چاروں بھائیوں نے یوں آنکھیں پھاڑ کر اپنے ہٹلر جلا

بھائی کی طرف دیکھا جیسے انہیں یقین ہی نہ آیا ہو کہ انکا بھائی کھانا بھی بنا سکتا ہے

اپنا منہ بند کر و اور کیچن میں چلو اور تم دونوں بھی جلدی میرے پیچھے آؤ

ان سب کی نظروں سے بچنے کی خاطر وہ اپنی خجالت کم کرنے کی خاطر زوہان اور ارشان کہ ساتھ ساتھ ارمان

اور فیضان کو بھی اپنے پیچھے آنے کا حکم دیے خود کیچن کی طرف چلا گیا جس پر چاہ نچار ارشان اور زوہان کہ

ساتھ ساتھ ارمان اور فیضان کو بھی جانا پڑا اور نہ یقین انکا ہٹلر بھائی ہٹلر بن بھی جاتا جبکہ ان سب کی بیچاری

شکلوں اور ہاد کی خجالت پر وہ پانچوں بھی ہنستے ہوئے وہی دامیر سلطان کہ ساتھ بیٹھ کر باتوں کہ ساتھ انتظار

کرنے لگی کہ نا جانے آج کیا بنے گا

یار بھائی روٹی ایسے تھوڑی بناتے ہیں ہاتھوں پر ہلکا ہلکا دباؤ ڈالے ورنہ ایسے تو بار بار چیپک جائے گئی

دو گھنٹوں کی کوشش اور محنت کہ بعد ان سب نے سالن میں اچاڑ گوشت اور مٹر قیمہ بنایا تھا مگر اصل محنت تو اب ان پانچوں کو گول روٹی بنانے میں لگ رہی تھی کیونکہ سالن تو رو دھو کر وہ لوگ ہاد کی مدد سے بنا چکے تھے مگر اب مسئلہ روٹی کا تھا کیونکہ روٹی ہاد کو بھی بنانی نہیں آتی تھی اس لیے پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ چاروں ایک ایک کر کے اپنی طرف سے کوشش کر چکے تھے مگر مجال تھی کہ کسی نے بھی کوئی ڈھنگ کی روٹی بنانی تو دور بلی بھی ہو

اگر تمہیں تمہیں اتنا ہی مسئلہ ہو رہا ہے تو لو خود بنالو

بیلنے کو پٹھنے کہ انداز میں شلف پر رکھ فیضان نے کڑتے ہوئے اسے خود ہی بنانے کا کہا جو بار بار اسے ٹوک دیتا ہاں تو کب سے بول تو رہا ہوں کہ مجھے بنانے دیں مگر آپ سب ہیں کہ نہیں خود ہی تیس مار خان بن رہے تھے

زبان کی جگہ اگر تم اپنے ہاتھ چلاؤ تو زیادہ بہتر ہو گا زوہان سلطان

اسکو آنکھیں دیکھائے فیضان پیچھے ہٹا کہ اسنے بھی ناک چڑھائی

کر رہا ہوں بے فکر رہیں آپ سب سے تو بہتر ہی بناؤں گا

ان چاروں کو باری باری دیکھ اسنے بیلنا اٹھایا اور چکنے پر موجود بیلی ہوئی آڑی ترچھی روٹی اٹھا کر سائیڈ پر رکھی اور نئے آٹے کا اچھے سے گول پیڑا بنا کر بلنے لگا کہ وہ چاروں بڑے ہی دیہان سے اسکو روٹی بیلے ہوئے دیکھ رہے تھے جیسے ناجانے دنیا کا ایسا کونسا انوکھا کام وہ سرانجام دے رہا ہو جبکہ گول روٹی بن جانے پر زوہان کا اپنا انداز ایسے ہی تھا جیسے سچ میں کوئی انوکھا کام وہ کر چکا ہو

گول روٹی بیلنے کہ بعد اسنے بہت اچھے سے روٹی کو توے پر ڈالا اور تیز آنچ پر ہلکے ہلکے سیکنے لگا کہ روٹی پھولنے کہ ساتھ کافی نرم بھی بنی جس پر اسنے آنکھوں میں چمک اور اتر کر ان چاروں کی طرف دیکھا جنہوں نے اسے ایسے اگور کیا جیسے دیکھا ہی ناہو

دیکھا کتنی اچھی روٹی بنائی ہے میں نے اگر آپ سب پہلے مجھے بنانے دیتے تو کب کی بن جاتی اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے اسنے روٹی پلیٹ میں رکھی کہ ان چاروں نے آنکھیں گہمائیں

ٹھیک ہے اب زیادہ بولو نہیں اور جلدی سے سب باقی روٹیاں بھی بناو

ہاتھ ہوا میں لہرا کر ٹھیک ہے کہتے ہوئے ہادنے اسے باقی روٹیاں بنانے کا بھی کہا کہ اتنی ساری روٹیاں بنانے پر زوہان کی آنکھیں پھٹی

کیا مطلب میں بناؤں اچھی بنی ہے تو اسکا مطلب یہ تھوڑی کہ میں بناؤں گا آپ سب بھی تو میرے ساتھ ہے
خود بنائیں

بیلنے کو واپس شلف پر رکھتے ہوئے اسنے ہاتھ لہرا کر صاف انکار کیا مگر بدلے میں ہاد کی پڑنے والی گھوری پر حلق
تر کرتے ہوئے اسنے مصوم سی روند و شکل بنا کر چپ چاپ سیلنا پکڑا اور جلتے کڑتے باقی کی روٹیاں بھی بنانے
لگا جبکہ وہ چاروں یوں اسکے سر پر کھڑے ہو کر تب تک پہرہ دیتے رہے جب تک مکمل روٹیاں بن نہیں گئی
جیسے اگر وہ ہٹے گئے تو زوہان سلطان فرار ہو جائے گا

تھیک تین گھنٹے بعد ان پانچوں نے کھانا ڈائینگ ٹیبل پر لگا کر ان سبھی کو آنے کا کہا جو آکر ٹیبل پر بیٹھی اور عارہ
کہ علاوہ آج پہلی بار ان پانچوں کے ساتھ ساتھ دامیر سلطان اور منت نے بھی اپنے بھائیوں کے ہاتھ کے کھانا
کھایا جو بہت زیادہ اچھا نا سہی مگر اتنا برا بھی نہیں تھا لیکن کھانا چاہے جیسا بھی تھا ان سبھی کے شوہروں نے اتنی
محبت اور پیار سے بنایا تھا کہ ان سبھی ہلکی پھلکی تعریف بھی کر دی

کھانا تو آپ سب لوگ جیسے تیسے بنا چکے ہیں تو اب زرہ جا کر اسی طرح اپنا پھلایا ہوا گند بھی سمیٹ دیں

کھانا مکمل کرنے کے بعد جب وہ چاروں برتن رکھنے کیچن میں گئی تو کیچن کی حالت دیکھ ایک بار ان سبھی کہ منہ حیرت سے کھولے کیونکہ کیچن میں حالت بالکل ایسی تھی جیسے وہاں پر زلزلہ آیا ہو یا پھر کوئی جنگ لڑی گئی ہو ہر چیز یہاں وہاں گیری پڑی گند سبزیوں کہ چھلکے آٹا اور ناجانے کیا کیا بکھرا پڑا تھا جس پر عائرہ نے باہر آتے ہوئے ان سبھی کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا کر کہا کہ ان پانچوں نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا کیا مطلب بھا بھی؟؟؟؟

سوال ارشان نے کیا

مطلب یہ میرے پیارے دیور جی کہ کھانا بناتے ہوئے جو جنگ عظیم آپ پانچوں بھائی کیچن میں چھیڑ کر آئیں ہیں اب اسے جا کر سمیٹ بھی دیں

اسی سادہ انداز میں دوبارہ بولتے ہوئے وہ آکر اپنی جگہ پر بیٹھی کہ ہادنے یوں آئیں روزا چکا کر اسکی طرف دیکھا جو پہلے کھانا بنانے میں اسے پھسا چکی تھی اور اب صفائی کرنے کا بھی بول رہی تھی جبکہ اور کسی کی ناسہی مگر زوہان کی سانس حلق میں ضرور اٹکی کیونکہ اچھے سے جانتا تھا کہ اگر ایسا ہوا تو شامت اسی کی آئے گئی عائرہ بھا بھی اسکی کیا ضرورت ہے بھلا صبح ملازمہ آئے گئی تو سب سمیٹ دے گئی

بڑے ہی مصومانہ مسکراہٹ کہ ساتھ زوہان نے اسے مشورہ دیا جس پر الٹا عائرہ مسکرا دی

کیوں وہ سارا گند ملازمہ نے پھلایا ہے کیا جو وہ سمٹیں گئی

بلکل عائرہ بھا بھی ٹھیک کہہ رہی ہیں کیچن میں اتنا سارا گند آپ سب نے ڈالا ہے تو آپ سب خود ہی جا کر

صاف کریں

عائرہ کی بعد ناز نے بھی ہاتھ جھلا کر اپنی رائے دی جس پر ہاد کہ ساتھ ساتھ ارمان نے بھی اپنی چھوٹی سی بیوی

کو دیکھا جو زور و شور سے عائرہ کی سائیڈ لے رہی تھی

میرے خیال میں عائرہ بھا بھی کہ بات ٹھیک ہے جب گند آپ سبھی نے ڈالا ہے تو سمیٹنا بھی آپ سبھی کو

چاہیے

اب کی بار سائیڈ دکانے بھی لی کہ ان دونوں کہ ساتھ ساتھ ارمان نے بھی دعا کو دیکھا جو بول کر اب چپ

ہو گئی تھی

کیا مجھے ایسے مت دیکھیں آپ تینوں کی بیویوں نے آپ تینوں کو کہا ہے اگر میری بیوی مجھے بولے گی تو میں

بھی چلا جاؤں گا

ان تینوں کو اپنی طرف دیکھتے پا کر زوہان نے فوراً ہاتھ جھلا کر معاملہ انوشہ پر ڈالا جو چپ ہی رہی

اگر آپ سب لوگ آج کی رات اپنے اپنے کمروں سے باہر نہیں گزارنا چاہتے تو بہتر ہو گا بنا کوئی بہانہ بنائے

چپ چاپ جا کر اپنا پھلایا ہوا گندے ورنہ آج کی رات آپ پانچوں بھائیوں کو ایک ساتھ باہر لاؤنج میں ہی

گزارنی پڑے گی

ان پانچوں کی اسکیوزیز پر عارہ نے دھمکی سے کام لیا جس پر سب سے پہلے شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہاد

اٹھا اور اسکے پیچھے ارشان ارمان اور فیضان بھی جبکہ ان چاروں کے اٹھ جانے پر روتے دھوتے زوہان کو بھی

اٹھنا پڑا اور بس پھر ٹھیک دس منٹ بعد سلطان منشن کہ کیچن کا منظر کچھ ایسا تھا کہ گھر کا سب سے بڑا بیٹا بی ہاد

سلطان شہانہ انداز میں کرسی پر بیٹھا اپنے چاروں بھائیوں پر حکم چلانے کے ساتھ ان سبھی کو انسٹرکشنز بھی

دے رہا تھا جسکو فلو کرتے ہوئے ارشان سلطان ایک ایک کر کے سارے برتن باہر سے اٹھا کر سینک میں رکھ

تھا جبکہ ارمان سلطان ہاتھ میں کپڑا پکڑ کر شلف اور ان پر گیرے گند کو صاف کر رہا تھا فیضان سلطان کے ہاتھ

میں چھاڑ رہا تھا جس سے وہ زمین پر بکھرے سارے گند کو اکٹھا کر رہا تھا اور زوہان سلطان سارے برتن

دھونے میں مصروف تھا جبکہ دل میں وہ ارشان کو رنج رنج کی کوس رہا تھا جسکی وجہ سے اسے اس مصیبت میں

پھنسنا پڑا اور ساتھ ساتھ اپنے باقی بھائیوں کو بھی کوس دیتا جو چھوٹا ہونے کہ وجہ سے خوب اس ہر چڑھائی
کر کہ سارا کام اسی سے کروا رہے تھے

باتوں سے فری ہو کر مہرماہ کمرے میں آئی تو سامنے ہی اسے بیڈ پر لیٹے پایا جو شاید تھکن کی وجہ سے ایسے ہی
لیٹ گیا تھا اسکی تھکن کا احساس کروہ دوبارہ باہر نکلی اور تقریباً دس منٹ بعد واپس آئی تو ہاتھ میں دو چائے کہ
مگ تھے

فیضان ---
اسنے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا جو ہاتھ میں چائے کا مگ پکڑے کھڑی اسکے اٹھنے کا انتظار کر رہی تھی
تھنکیو یار قسم سے اس وقت اسکی اشد ضرورت محسوس ہو رہی تھی

اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اسنے مگ پکڑا اور گھونٹ لگانے کہ بعد اسکا شکریہ بھی ادا کیا جو ہلکا سا مسکرا کر اسکے ساتھ
ہی دوسری طرف اپنی جگہ پر آکر بیٹھی اور چائے پینے لگی

ویسے سچ میں حوصلہ ہے آپ عورتوں کا جو روزانہ کیچن کو سنبھال لیتی ہیں ورنہ آج پہلی بار کیچن میں جا کر کھانا بناتے ہوئے جو حال ہم سب کا ہوا ہے اس پر تو قسم سے پناہ ہی مانگنی چاہے کھانا بنانا اتنا مشکل ہوتا ہے مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا

اتنا مشکل بھی نہیں ہے بس آپ نے پہلی بار بنایا ہے ناں اس لیے مشکل لگا ورنہ ایک بار بنانے لگ جاؤ تو مزہ آتا ہے

اسکی بات پر مسکراتے ہوئے مہرماہ نے جواب دیا اور اپنے چائے ختم کر کے مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہاں یہ تو ہے لیکن خیر میری پناہ جو میں دوبارہ کھانا بنانا تو دور کیچن میں بھی جاؤں اگر مجھے معلوم ہوتا ناں کہ آج کی چھٹی کیچن میں گزر جائے گی تو قسم سے میں دوستوں کے ساتھ باہر نکل جاتا پھر تو آپ کو ارشان سر کو ہنڈس اوف دینا چاہے آخر انکی وجہ سے ہی تو آپ سبھی پھنس گئے

اسکے جواب پر اب کی بار فیضان مسکرایا کہ آج پہلی بار اسکو یوں مسکراتے دیکھ مہرماہ کہ دل میں گدگدی ہوئی آخر اسنے تو اسے پہلی بار ہی مسکراتے دیکھا تھا جبکہ اسکے یوں دلچسپی سے دیکھنے پر فیضان نے بغور اسکی طرف دیکھا جس پر وہ فوراً گھبرا کر نظریں چراگئی اور اسکا یوں پہلے خود کو دیکھنا اور پھر نظریں چڑانا اسے کافی پسند آیا لیکن فلحال اسنے ظاہر نہیں کیا بلکہ یہاں وہاں کی باتیں کرتے ہوئے اسکی گھبراہٹ ختم کرنے لگا

رات کہ تقریباً 11 بجے کا وقت تھا کہ عائرہ کی اچانک طبعیت خراب ہونے پر وہ اسے جلدی سے ہو سہٹل لے آیا اور اب بے چینی اور بے تابی سے اوپریشن روم کہ باہر چکر پر چکر کاٹ رہا تھا جبکہ اسکے دائیں جانب کھڑا زوہان اور بائیں جانب کھڑے ارشان اور دامیر سلطان اسکی بے چینی اور گھبراہٹ پر صرف ہنس ہی رہے تھے جسکے انداز میں آج پہلی بار ان سبھی نے گھبراہٹ دیکھی تھی وہ بھی صرف اس لیے کیونکہ اسکی متاع جان ان تکلیف دہ مراحلوں سے گزرتی اسکی اولاد کو اس دنیا میں لانے والی تھی اور یہی وجہ تھی کہ اسکی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے وہ خود بھی کچھ بے چین اور گھبراہٹا ہوا لگ رہا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ جا کر فوراً اسکی تکلیف خود لے لیتا مگر بے بس تھا کیونکہ یہ تکلیف دہ مراحل عائرہ کو خود ہی تہہ کرنے تھے ابھی اسے اسی بے چینی میں نا جانے اور کتنا وقت گزرتا کہ تبھی دو آرمی سولجرز مکمل یونیفارم میں ملبوس چلتے ہوئے اسکے پاس آئے اور ایک ساتھ سیلوٹ اور سلام کیا مگر ان دونوں کی اچانک آمد پر وہ اور باقی حیران ضرور ہوئے تھے

اسلام علیکم سر---

وا علیکم سلام تم دونوں یہاں سب خیریت ہے؟؟؟؟

یس سر کرنل وہاب بیگ نے آپکے لیے ایک پیغام بھیجا ہے

ان میں سے ایک سو لجر نے مودب انداز میں اسے اپنے آنے کی وجہ کہ ساتھ ایک خط بھی دیا جو اولجھن میں

پکر کر وہ پڑھنے لگا مگر جیسے جیسے وہ پڑھ رہا تھا ویسے ویسے اسکے ماتھے پر پریشان شیکنوں کا جال مزید بڑھتا گیا

جبکہ اسکی پریشانی پر دامیر سلطان بھی کچھ پریشان ہوئے

کیا بات ہے ہا دسب خیریت ہے

ہیڈ کوارٹر سے آڈر ز ہیں مجھے فوراجانا ہوگا

اسکے جواب پر اب سچ میں دامیر سلطان کہ ساتھ ساتھ ارشان اور زوہان بھی پریشان ہوئے

کب نکلنا ہے؟؟؟؟

ابھی سر۔۔۔۔

ہممم

سو لجر کہ جواب پر اسنے محظ سر ہلایا اور ایک نظر اوپر لیشن روم کہ بند دروازے کی طرف ڈال مزید وہاں

روکے ان دونوں سو لجر ز کہ ساتھ وہاں سے نکل گیا اور اسکے جانے کہ پانچ منٹ بعد ہی نرس نے باہر آکر

انہیں خوشخبری سنائی جس پر وہ سبھی ہادی کی فکر چھوڑ آنے والے دونھے مہمانوں کی آمد پر خوشی سے پاگل ہوئے ان دونوں بچوں کی پیدائش پر ناصر ف سلطان منشن کہ افراد بلکہ پورا اے ایم ہو سپٹل اور اس میں کام کرنے والا ہر شخص بھی خوش تھا آخر وہ بچے عائرہ کہ تھے بھلا کیسے خوش ناہوتے دامیر سلطان اور فاروق صاحب نے تو اپنی اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پورے ہو سپٹل میں میٹھائی بٹوائی کئی بکرے ان دونھے مہمانوں کہ سر سے وار کر صدقے میں دے دیے جبکہ باقی سب بھی خوشی کہ خبر ملتے ہی فوراً ہو سپٹل پہنچ چکے تھے اور اب ہو سپٹل کہ روم نمبر 36 کا ماحول ایسا تھا جیسے کوئی شادی کا سماں ہو سبھی ان دونھے مہمانوں کہ آمد پر اپنی اپنی جگہ بے انتہا خوش تھے مگر اس سب کہ باوجود صرف ایک وہی تھی جو خوش ہونے کہ ساتھ ساتھ اداس بھی تھی کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ اپنی اولاد کو سب سے پہلے گود میں وہ خود اٹھائے آخر اپنی پرنس کہ آمد کا انتظار تو سب سے زیادہ اسی کو تھا مگر افسوس کہ اس وقت وہ اسکے پاس موجود نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ اتنی بڑی خوشی کہ باوجود وہ اداس تھی

اپنی پرو بلم میجر ہادی؟؟؟

اپنی بات کہ جواب پر اسکے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات پر کرنل وہاب بیگ نے استفسار کیا جس پر وہ فوراً

الرٹ ہوا

نوسر---

تو پھر یہ پریشان کس بات کی اگر کوئی مسئلہ ہے تو بتا سکتے ہو

نوسر کوئی مسئلہ نہیں آپ بتائیں

اسکے پر اعتماد جواب پر کرنل وہاب بیگ نے سر ہلایا اور اسکے ساتھ ساتھ کیپٹن فرید اور لفٹیننٹ اطہر کو بھی مزید

ڈیٹیلز بتانے لگے

جیسا کہ آپ تینوں جانتے ہیں کہ اس اوپریشن کو کمپلیٹ کرنے کے لیے ایس ایس جی کی ٹیم کو ہائیر کیا گیا ہے

جسکے کمانڈر میجر ہاد ہونگے اور انکی مدد کے لیے کیپٹن فرید اور لفٹیننٹ اطہر اپنی اپنی ٹیم کے ساتھ شانہ بشانہ رہے

گئے اور اگر مزید مدد کی ضرورت ہوئی تو تیسری ٹیم کو بھی وہاں پر بھیج دیا جائے گا لیکن مجھے امید ہے کہ اسکی

ضرورت پیش نہیں آئے گی اور آپ تینوں مل کر بہت جلد یہ اوپریشن خیر اسلوبی سے فتح یابی کے ساتھ مکمل

کر لیں گے

انشاء اللہ سر---

انکے پر یقین لہجے پر ان تینوں نے ایک ساتھ پر جوشی سے جواب دیا جس پر وہ فخر یا انداز میں مسکرائے اور ان تینوں کو جانے کہ آڈر زد یے کہ وہ تینوں سلام کر کہ باہر نکل گئے جبکہ ہاد مزید وہاں روکنے کی بجائے سیدھا ہو اسپتال کہ لیے نکلتا کہ جانے سے پہلے ایک بار وہ اس سے اور اپنے بچوں سے مل لے کیونکہ اسکے بعد پھر اسے موقع ملتا ناملتا وہ بعد کی بات تھی لیکن فحال وہ سب پڑے رکھ کر اس سے ملنے کی خاطر نکل گیا جبکہ پیچھے فرید اسکی جلدی بازی پر ہلکا سا مسکرا دیا جانتا تھا کہ اسے بے چینی کس بات کی لگی ہے

ہو اسپتال پہنچتے ہوئے اسے تقریبات کہ تین بج گئے تھے پورا ہو اسپتال سنسان اور ہر طرف خاموشی چھائی تھی مگر اسے اس سب سے مطلب کب تھا وہ تو بنا یہاں ویاں دیکھے سیدھا وہاں آیا تھا جہاں وہ اور اسکے دونھے مہمان اسی کا انتظار فرما رہے تھے

کمرے کہ باہر پہنچ کر اسنے ایک گھیر اسانس بھرا اور ہنڈل گھمایا جس سے دروازہ کلک کی آواز کہ ساتھ کھولا اور وہ اندر آیا جہاں سامنے ہی اسکی متاع جان بیڈ پر اسکی اولاد کو اپنے ساتھ سولائے کروٹ کہ بل سور ہی تھی

یہ منظر اس قدر مکمل اور خوبصورت تھا کہ اسکے عنابی لبوں پر ایک گہری مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمکین پانی اتر اب تک وہ صرف بیٹا بھائی اور شوہر تھا مگر آج اسکی متاع جان نے اسے باب کہ عہدے پر بھی فائز کر دیا تھا اس عہدے پر فائز تو وہ اسی دن ہو گیا تھا جس دن اسنے یہ خوشی کی خبر سنی مگر آج کی رات ان سبھی راتوں سے کئی زیادہ خوبصورت اور انمول تھی ہاں سلطان کی زندگی میں آخر آج اسکی پرس جسکو گود میں اٹھانے کے لیے اسکا دل پچھلے نو ماہ سے بے تاب تھا آج وہ رات آہی گئی تھی اس میں اور اسکی پرس میں محظ چند قدموں کا فاصلہ تھا جنکو تہہ کرتے ہوئے اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ناجانے کتنا لمبا راستہ ہو ایک عجیب خوشی اور احساس تھا جس نے اسکو خوش اور غمگین دونوں کر دیا تھا

وہی کھڑے کتنی ہی دیر وہ اس خوبصورت منظر کو مسکراتی نظروں سے دیکھتا رہا اور پھر کئی لمحے گزرنے کے بعد قدموں کی دھیمی مگر مضبوط چال چلے ان کے قریب آیا جب سب سے پہلی نظر اپنی جان عزیز بیٹی پر ہی پڑی جو عائرہ کہ بالکل ساتھ لگے سو رہی تھی جبکہ اسکے ساتھ اسکا بیٹا تھا جسکے اوپر عائرہ نے ہاتھ رکھا ہوا تھا تاکہ وہ گیرے نا

وہی اسکی موجودگی کا احساس تھا کہ عائرہ کی نیند بھی فوراً ٹوٹی اور آنکھیں کھول وہ اسکی طرف دیکھنے لگی جسکو دیکھتے ہی اسکی اداس آنکھیں فوراً روشن ہوئی ہوئی جبکہ ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی خود بخود درینگ کی کہ وہ جلدی

مگر دیہان کہ ساتھ اٹھ کر بیٹھی اور اسکی طرف دیکھنے لگی جس کہ چہرے پر بے انتہا خوشی کہ ساتھ ساتھ آنکھوں میں نمی بھی تھی

اسکی حالت کو سمجھتے ہوئے عائرہ خود ہی احتیاط کہ ساتھ اٹھی اور اسکے پاس آئے بیٹے کی بجائے عرہا کو احتیاط سے اٹھا کر اسکے سامنے کیا جسے کچھ توقف کہ بعد ہاد نے گھبراتے ہوئے اپنی گود میں اٹھایا

شکر الحمد للہ----

ایک الوہی خوشی اور احساس تھا جو اپنی بیٹی کو گود میں اٹھائے اسے ہوا جسکہ زیر اثر اسکے منہ سے خود بخود خدا کا شکر ادا ہوا اسنے جھک کر پہلا عقیدت اور شفقت بھرا بوسہ اپنی جان عزیز بیٹی کی چھوٹی سی پیشانی پر دیا جو اسکی شیو کی ہلکی سی چھب پر ماتھے پر لا تعداد شیکنوں کا جال بن کر کسمائی اور پھر سو گئی

یا اللہ تیرا شکر ہے جو تو نے مجھے یہ انمول اور خوشی بھرے لمحات نصیب فرمائے

اور شکر یہ نور ہاد آپکا

میں خدا کہ بعد شکر گزار ہوں آپکا آج آپ نے ناصر ف مجھے باب کا عہدے پر فائز کیا ہے بلکہ مجھے میری زندگی کی سب سے انمول اور بڑی خوشی سے بھی نوازا دیا ہے

خدا کا شکر گزار ہونے کے بعد اپنی بیٹی اور پھر اس کا ماتھا بھی اسی خوشی اور شکر سے چوما کہ عائرہ کی آنکھیں خود

بھی اس خوشی اور شکر دونوں سے نم ہوئی

آپ ٹھیک ہیں بہت ستایا ہے ناں ان دونوں نے آپ کو

اسکے سوال پر وہ مسکراتے ہوئے سر ناں میں ہلا گئی آخر اسکی ہر تکلیف ہر ادا اسی تو اسے دیکھ کر ہی ختم ہو گئی

تھی تو پھر بھلا کیسے ہاں کرتی جبکہ ہاد نے مسکراتے ہوئے عرہا کو اسکی گود میں دیا اور پھر اپنے بیٹے کی طرف

دیکھا جو خود بھی بہن کی طرح ہی سکون سے سو رہا تھا اسکی پرسکون نیند پر مسکراتے ہوئے ہاد نے اسے بھی

گود بھی اٹھایا اور بالکل اسی طرح اسکی پیشانی بھی چومی کہ اسنے بھی بالکل بہن کی طرح ہی منہ بنایا

وہ دونوں بالکل ہاد کی طرح تھے وہی بال وہ ناک وہی ہونٹ اور وہی غصہ ان میں عائرہ کا الف بھی موجود نہیں

تھا بلکہ وہ دونوں بالکل اپنے باب کی کار بن کاپی بن کر اس دنیا میں آئے تھے جیسے وہ دونوں نہیں بلکہ باب

سمیت تینوں ترواں ہوں

اپنی اولاد کو جی بھر کر پیار کرنے کے بعد اسنے اپنے بیٹے کو بائیں بازو میں اٹھایا اور دائیں بازو عائرہ کے گرد رکھ کر

قریب ہی موجود صوفے پر آکر بیٹھا

عائرہ کی ڈیلوری نارمل تھی اس لیے اسے چلنے پھرنے میں زیادہ مشکل یا تکلیف کا سامنا نہیں ہو رہا تھا

عارہ کی گود سے عرہا کو بھی اپنی گود میں اٹھائے وہ کبھی اپنے بیٹے کو پیار کرتا تو کبھی عرہا کو اسکے چہرے اور

انداز میں ایک الگ ہی خوشی تھی جو اسکے انگ انگ سے پھوٹی محسوس ہو رہی تھی

عرہا کا نام آپ پہلے رکھ چکے تھے اس لیے اسکا نام بابا نے آیان رکھا ہے

جانتا ہوں بابا نے بتا دیا تھا مجھے آپ کو پسند آیا نام

اسکی طرف محبت اور مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے جواب کہ ساتھ سوال بھی کیا گیا جس پر وہ صرف

مسکرائی اور سرہاں میں ہلایا کہ وہ خود بھی مسکرایا اور آیان کو دوبارہ اسکی گود میں پکرائے اپنی پینٹ کی پاکٹ

میں سے ایک نیلی مخملی ڈبیہ باہر نکال کر اسے کھولنے کا اشارہ کیا جس نے اسکے اشارے کو سمجھتے ہوئے بائیں

ہاتھ سے ڈبی کھولی جس میں بہت ہی خوبصورت سے چار چاندی کہ برسلیٹ موجود تھے دو برسلیٹس کہ اوپر

نگ لگے تھے جبکہ باقی دو بالکل سادے مگر ان چاروں کی نیچے چین کہ ساتھ ایک ایک ٹکرا جڑا ہوا تھا جسکی

سمجھ فلحال عارہ کو نا آئی لیکن جیسے ہی ہاد نے پہلا برسلیٹ اسکی نازک کلائی میں اور باقی دو آیان اور عرہا کی

ننھی کلائیوں میں پہنائے تو اسے کچھ کچھ سمجھ آئی

ان تینوں کو خود باری باری برسلیٹ پہنانے کہ بعد اسنے عارہ کہ سامنے اپنی کلائی کی کہ عارہ نے بھی بالکل

اسی کی طرح چوتھا برسلیٹ اسکی کلائی میں پہنایا جسکے بعد ہاد نے چاروں کی کلائیوں کو ایک ساتھ کر کہ

برسلیٹ ٹیچ کیے تو چار ٹکڑے آپس میں ملنے پر ایک خوبصورت سا چاند بنا جو مکمل ہونے پر چمکنے لگا جسکو دیکھ
 عائرہ حیران کہ ساتھ خوش بھی ہوئی کیونکہ وہ الگ ہونے پر ناصرف ادھورا تھا بلکہ اسکی چمک بھی بالکل ماند
 تھی لیکن جیسے ہی چار حصے آپس میں جوڑے ویسے ہی وہ مکمل ہونے کہ ساتھ آب و تاب سے چمکنے بھی لگا تھا
 یہ کتنا پرکشش ہے ہا اور اس بات کی گواہی بھی کہ کسی ایک کی بھی کمی پر یہ بالکل ادھورا ہو جائے گا مطلب
 اسکی خوبصورتی اور چمک ہم چاروں کہ ایک ساتھ ہونے سے ہے عرہا کہ ایک ساتھ ہونے سے
 کبھی برسلیٹ تو کبھی اسکی طرف دیکھتی وہ بے حد خوش ہوتے ہوئے بولی جس پر وہ مسکرایا اور بنا کچھ کہے
 آیان کو بھی اپنی گود میں لیے اٹھا اور جا کر ان دونوں کو احتیاط کہ ساتھ ہیڈ پر لٹائے واپس اسکے پاس آکر بیٹھا
 جو مسکراتی نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہی تھی
 عائرہ کا چہرہ کچھ زردی مائل تھا داینے ہاتھ میں کنولا لگا تھا جو اس بات کی گواہی تھا کہ اسے ڈرپ لگی تھی جبکہ
 انداز میں کچھ نقاہت اور کمزوری بھی موجود تھی جس پر ہاد کچھ فکر مند ہوا اور اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں
 میں پکر کر اسکے چہرے پر لہراتی لیٹوں کو اپنی انگلی کہ پروں سے کان کہ پیچھے اڑا سننے لگا
 آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟؟

بڑی ہی محبت اور فکر مند نگاہوں سے پوچھا گیا

آپ کہ آنے سے پہلے تک اداس تھی مگر اب ٹھیک ہوں

سادہ سا جواب تھا مگر اس جواب میں جھلکتی محبت پر ہا دل و جان سے ضرور قربان ہوا ایک تو آج وہ پہلے ہی حد سے زیادہ خوش تھا اور اوپر سے اسکی متاع جان کی باتیں اسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ آج خوشی میں اسے اپنی جان تحفے میں دے دیتا

کئی لمحے یونہی اسے مسکراتی نگاہوں سے دیکھنے کہ بعد وہ دوبارہ اٹھا اور اسے بھی اپنے ساتھ کھڑا کیے احتیاط سے چلتا ہوا روم کی کھڑکی کہ پاس آیا جو کھولی ہوئی تھی جبکہ عائرہ کو اس بار بھی سمجھ نہ آئی کہ وہ یہاں کیوں لیا ہے

آپ کو آسمان پر چمکتا چودھویں کا چاند دیکھنا پسند ہے ناں
ایک نظر اسے اور پھر آسمان پر روشن چاند کو اپنی ہیزل گرے آنکھوں سے دیکھ وہ نرمی سے بولا کہ عائرہ نے اس پر سے نگاہیں ہٹا کر کھڑکی کہ پار آسمان کی طرف دیکھا جہاں چودھویں کا چاند پوری آب تاب سے بادلوں کی اوٹ میں چمکتا بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا

چاند کو دیکھ اسکی آنکھوں کہ ساتھ ساتھ ہونٹوں پر بھی دھیمی مسکراہٹ پھیلی

ہممم یہ چاند تو میرے کئی رازوں کا راز دار ہے

نظریں چاند پر ہی ٹکائے وہ ہلکی سی مسکان کہ ساتھ بولی کہ ہاد نے جان لوٹاتی نگاہوں کا مرکز اسکے من مہونے
چہرے کو بنایا

آپ جانتے ہیں ہاد شادی سے پہلے میں روز رات کو ٹریس پر بیٹھ کر اس چاند سے آپکے بارے میں نا جانے کتنی
باتیں کیا کرتی تھی

نظریں چاند سے ہٹا کر اس پر ٹکائی گئی

لیکن جب سے آپ مل گئے ہیں تب سے عارہ نے اپنا راز دار آپ کو بنالیا ہے
اب میری زندگی کا ہر پہلو آپ سے شروع ہو کر آپ پر ختم ہو جاتا ہے

بولتے ہوئے اسنے ہاتھ اسکے چہرے پر رکھا

آپ عارہ کی زندگی کا وہ قیمتی حصہ ہیں ہاد جسکے بغیر عارہ کی زندگی بالکل ادھوری ہے

عارہ کو مکمل کرنے کے لیے ہاد کا ساتھ بالکل اسی طرح ضروری ہے جس طرح جینے کے لیے سانسیں

دیوانہ وار اسکی آنکھوں میں دیکھ وہ اپنے احساسات بتا رہی تھی اور ہاں سلطان قربان نگاہوں سے اپنے لیے اسکی

دیوانگی اور لفظ لفظ پر جیسے مغرور ہو رہا تھا

وہ روکی اور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جن آنکھوں کا نور وہ تھی

آپنے لیے آپکی یہ دیوانگی مجھے ہر بار مغرور کر دیتی ہے عائرہ اور میں خوف زدہ ہونے لگتا ہوں کہ اگر مجھے کچھ

ہو گیا تو کیا کریں گئی آپ

اسکی بات پر عائرہ کی مسکراہٹ تھی جبکہ دل تو جیسے محظبات پر ہی دہل گیا تھا

ایسا کیوں بول رہے ہیں آپ

دھڑکتے دل کہ ساتھ اسنے فوراً وضاحت مانگی

وہ خاموش رہا اور چند لمحے خاموشی کہ بعد گہرا سانس بھرتے ہوئے دوبارہ اسکا ہاتھ تھام کر واپس صوفے پر

آکر بیٹھتے ہوئے بولا کہ عائرہ کی سانس سچ میں سینے میں اٹکی

مجھے جانا ہو گا عائرہ۔۔

ک۔ کہاں؟؟؟

زبان لڑکھرائی تھی اسکے جانے کی خبر سن کر

ہیڈ کوارٹر سے آڈر زہیں مجھے فوراً۔۔۔

واپس کب آئیں گئے؟؟؟؟

اسکی بات بچ میں کاٹ وہ یہ جاننے کہ لیے بے تاب ہوئی کہ وہ واپس کب آئے گا مگر وہ جواب دینے کی

بجائے نظریں پھیر کر خاموش رہا اور اسکا یوں آج پہلی بار نظریں پھیرنا اور خاموش رہنا عائرہ کو انجانے

خوف میں مبتلا کر گیا تھا

آبھی جاننا ضروری ہے

ایک نظر اسکو اور ایک نظر پیچھے اپنے بچوں کی جانب دیکھ اسنے جیسے جاننا چاہا کہ شاید وہ ابھی روک جائے مگر

وہ اس بار بھی خاموش رہا کہ اسکی خاموشی کو وہ بہت اچھے سے سمجھ گئی

ہم تینوں آپکا انتظار کریں گئے

آنکھوں میں خوف اور نمی لیے وہ لڑکھرائی آواز میں وہ بس اتنا ہی بول پائی

جبکہ اسکی بات پر ہاد نے ہمت جما کر کہ اسکی آنکھوں میں دیکھا جہاں خوف اور آنسو دونوں موجود تھے اور یہی

چیز آج دوسری بار اسے بے بس کر رہی تھی

آج دوسری بار وہ ہاد سلطان کو بے بس کر گئی تھی اور وہ بھی صرف اپنے آنسوؤں سے

دنیا کی کوئی طاقت اسے بے بس نہیں کر سکتی تھی مگر ایک واحد وہ تھی جسکے صرف آنسو ہی اسے بے بس

کر دیتے تھے

عربا اور آیان کا خیال رکھیے گا انہیں بتائے گا کہ بابا ان سے بہت پیار کرتے ہیں

دائینا ہاتھ اسکے روخسار پر رکھے ایک نظر سامنے اپنی اولاد کو دیکھ وہ کڑے ضبط کہ بعد بولا اور نہ اسکے آنسو اسے

بے بس ضرور کر دیتے جبکہ اسکی بات نے تو جیسے عائرہ کا دل چیر دیا تھا بھلا وہ کیوں بتاتی کہ بابا ان سے پیار

کرتے ہیں وہ خود بتانا نہیں

میں کیوں بتاؤں گئی۔۔۔ آپ ہوں گئے ناں ساتھ۔۔۔ خود بتائے گا

چہرے پر تکلیف کہ تاثرات لیے وہ ٹھہر ٹھہر کر بولی کہ ہاد آنسو دگی سے مسکرا دیا اور ایک بار پھر اسکو چھوڑ اپنی

جیکٹ کی اندروالی پاکٹ میں سے ایک کاغذ اسکے سامنے کیا جسے وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی

میرے جانے کہ بعد یہ خط پڑھیے گا اس میں وہ سب موجود ہے جو میں آپ سے کہنا چاہتا تھا

خط اسکے ہاتھ میں رکھے وہ نرم لہجے میں بولا جبکہ وہ کچھ اسکی باتوں اور کچھ خط کو دیکھ ضبط کہ باجوہ رونے لگی

شش روئیں مت

میرا دل مت دو کھائیں نور ہاد

بڑے ہی محبت بھرے انداز میں اسکا چہرہ ہاتھوں کہ پیالوں میں بھرے وہ التجاء کرنے لگا مگر وہ تو جیسے اسکی

التجاء پر مزید روانی سے رونے لگی

اسکا خود سے دور جانا اور وہ بھی ناجانے کتنی دیر کہ لیے اس سوچ نے ہی اسے تکلیف میں مبتلا کر دیا تھا اور رہی

سہی کثرا اسکی باتیں پوری کر چکی تھی پھر بھلا وہ کیسے صبر کرتی

نور ہادیوں رو کر مجھے کمزور تو مت کریں یا آپ تو ہاد سلطان کی طاقت ہیں پھر بھلا کیوں ان قیمتی موتیوں کو

بے مول کر کہ مجھے کمزور کر رہی ہیں

آپ آپ مجھے اتنا تو بتا دیں۔۔۔۔۔ کہ آپ واپس۔۔۔۔۔ کب آئیں گئے

آنسو بھری نگاہوں کہ ساتھ وہ صرف اتنا ہی جاننے کو فریاد کرنے لگی جبکہ یہی بات تو وہ نہیں جانتا تھا کہ کب

واپس آئے گا یا پھر اے گا بھی کہ نہیں تو بھلا کیسے اسے چھوٹی امید دیا کر چلا جاتا

خدا نے چاہا تو انشاء اللہ فتح یاب ہو کر واپس آپ کہ پاس لوٹوں گا اور اگر ایسا ممکن نہیں ہو تو انشاء اللہ

شہید۔۔۔

ہا د د د

اسکی بات اس بار اسنے انتہائی قرب سے فوراً کاٹی اور دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے فریادی نگاہوں کہ ساتھ

سرکوناں میں ہلا کر جیسے فریاد کرنے لگی کہ ایسا کچھ نابولے

رونا بند کریں عائرہ۔۔۔

اس بار وہ زرہ سختی سے گویا ہوا

اور میری بات کان کھول کر سنیں

میرے جانے کہ بعد آپ رو کر خود کو ہلکان نہیں کریں گئی بلکہ وعدہ کریں مجھ سے کہ اپنا اور ہمارے بچوں کا

خیال بالکل اسی طرح رکھیں گئی جس طرح ہم نے سوچا تھا

آ۔ آپ۔ کہ بغیر۔ میں۔ کیسے۔۔۔۔۔

عائزہ کو مضبوط بنانے کے لیے ہاد کا وجود نہیں بلکہ صرف احساس ہی کافی ہے اس لیے روئیں مت آپ اکیلی
نہیں ہیں بلکہ میں ہوں ہر لمحے میں آپ کے ساتھ

اور دیکھیں میرے بعد آپ کہ پاس جینے کے لیے وجہ ہماری اولاد ہے جسے خدا کہ بعد میں آپ کے ایمان میں
دے کر جا رہا ہوں مجھے یقین ہے آپ ہمارے بچوں کا خیال بہت اچھے سے رکھیں گئی

اور رہی بات میری تو۔۔۔۔۔

کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد وہ پھر بولا

یاد رکھیں۔۔۔۔۔

آپ کا عشق ہاد سلطان کی اس فانی دنیا میں وہ لافانی عشق ہے نور ہاد جو اسکے مرنے کے بعد بھی تاقیامت قائم
رہے گا

اسکے لہجے میں سختی کہ ساتھ پر اعتمادی اور پختگی بھی تھی مگر عائرہ یہ سب کہاں سننا چاہتی تھی وہ تو بس یہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ کب واپس آئے گا لیکن ایک یہی جواب وہ نہیں دے رہا تھا جس پر بے بس ہوتی وہ اسکے سینے پر سر رکھ کر شدت سے رونے لگی کہ ہاد نے آنکھیں بند کر کے خود پر کڑے ضبط کہ پہرے بیٹھائے جب سے اسنے آرمی جوائن کی تھی تب سے لیکر آج پہلی بار وہ کسی میشن پر جانے سے پہلے خود کو اتنا بے بس اور کمزور محسوس کر رہا تھا

ناجانے کتنی دیر وہ یونہی اسکے سینے سے لگ کر روتے ہوئے ہا کان ہوتی رہی کہ وقت کا احساس کر ہاد کو خود ہی اسے خود سے دور کرنا پڑا

یہاں دیکھیں اور وعدہ کریں آپ اپنا اور ہمارے بچوں کا بہت زیادہ خیال رکھیں گئی وعدہ کریں

کندھوں سے تھام کر اپنی طرف کیے اسنے وعدہ چاہا مگر وہ تو جیسے بدحواس ہوئی

عائرہ وعدہ کریں

اسکی بدحواسی پر وہ دوبارہ اونچی آواز میں بولا کہ عائرہ نے روتے ہوئے ہاں کی بجائے صاف انکار کیا جس پر وہ دھیمسا مسکرایا اور اٹھ اپنے بچوں کے پاس گیا انہیں جی بھر کر پیار کرنے کے بعد واپس اسکے قریب آیا جو آنکھوں میں التجاء لیے اسے روک جانے کا کہہ رہی تھی

خدا نے چاہا تو انشاء اللہ دوبارہ ملاقات ہو گئی لیکن آپ اپنا خیال رکھیے گا میرے اور ہمارے بچوں کی خاطر اللہ کہ ایمان میں

آیک آخری بار اسکو اپنے سینے سے لگائے جی بھر کر محسوس محسوس کرنے کے بعد وہ پیچھے ہٹا اور ہلکی سی مسکان کہ ساتھ ان تینوں کو اللہ کہ ایمان میں دیے جانے کے لیے پلٹا مگر اسکو جاتے دیکھو عائرہ کی دھڑکنیں جیسے بند ہوئی اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس سے دور جا رہا ہو اور آج کہ بعد وہ کبھی اسے نہ دیکھ پائے گئی وہی ساکت نگاہوں سے کھڑی وہ اسے قدم قدم خود سے دور جاتا ہوا دیکھ رہی تھی جو دروازے کے پاس جا کر روکا اور پلٹ کر آخری بار اسکی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں صاف التجاء تھی کہ وہ مت جائے مگر وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا اس لیے آیک آخری نگاہ اسکے مکمل وجود پر ڈال کر دروازہ کھول کر کہ باہر نکل گیا جہاں باہر ہی فرید کھڑا شاید اسی کا انتظار کر رہا تھا جسکو دیکھ ہاد مزید وہاں روکے فرید کہ ہمراہوں سے نکلتا چلا گیا

جبکہ وہ وہی صوفے پر گہرے انداز میں بیٹھی ہچکیوں سے رونے لگی

بھلا آج تو وہ ناجائز کتنا خوش تھی وہ کہ آج اسکی زندگی مکمل ہو گئی تھی اپنی اولاد کو گود میں اٹھائے وہ کس قدر
شکر گزار تھی اپنے رب کی مگر اب آج ہی کہ دن وہ سنکدل ایک بار پھر اسے اپنے ہجر کی اک میں تنہا جلنے کہ
لیے چھوڑ گیا تھا وہ بھی ناجائز نے کتنی دیر تک

ناجائز نے کتنی دیر وہ یونہی انسو بہا کر خود کو ہلکان کرتی رہی کہ آنسو پونچھتے ہوئے اسکی نظر صوفے پر پڑھ خط پر
گئی جس پر اسنے روتے ہوئے خط اٹھا اور کھول کر پڑھنے لگی کہ ناجائز نے ایسا کیا تھا جو وہ اسے بتانا چاہتا تھا
عائزہ

خط پر لکھے اپنے نام پر اسکا دل دھڑکا بلکل اسی طرح جب وہ اسکا نام پکارتا تھا

آپ جاننا چاہتی تھی ناں کہ میں نے آپ کو انکار کیوں کیا تھا

کیونکہ تب آپکو میں پسند نہیں تھی

اسکے دل نے فوراً جواب دیا جس پر اسنے جلدی سے آنسو صاف کیے اور آگئے پرھنے لگی

ایسا نہیں ہے کہ آپ مجھے پسند نہیں تھی بلکہ ایسا کچھ نہیں تھا آپ مجھے کبھی ناپسند نہیں تھی

عائزہ کی آنکھوں میں اوجھن در آئی اگر وہ ناپسند نہیں تھی تو پھر انکار کیوں کیا تھا اسنے

آپ مجھے کبھی ناپسند نہیں تھی نور ہا بلکہ مجھے آپ تب سے پسند ہیں جب سے پہلی بار میں نے آپکو 12 دسمبر

2016 میں 1 بج کر 15 منٹ پر یونیورسٹی کی نماز گاہ میں نماز ظہر آدا کرتے ہوئے دیکھا تھا

آنکھوں میں اوجھن کہ ساتھ حیران بھی چھائی مطلب سپیج کو پمٹیشن میں ہوئی ملاقات انکی پہلی ملاقات

نہیں تھی کیونکہ عائزہ کو وہ دن اور وقت بہت اچھے سے یاد تھا اور وہ دن دسمبر کا نہیں بلکہ اپریل کا تھا 9 اپریل

2018 کا جبکہ وہ 12 دسمبر 2016 کی بات کر رہا تھا

نیلے رنگ کہ حجاب میں لپٹا کا آپکا وہ پر نور چہرہ ہونٹوں ہر پھیلی وہ پر سکون سی مسکراہٹ اور دعا کہ لیے اٹھے

آپ کہ وہ ہاتھ

جانتی ہیں وہ منظر اس قدر سحر انگیز تھا کہ ان لمحوں کہ سحر سے آج تک ایک بھی پل کہ لیے میں کبھی باہر

نہیں آسکا ان لمحوں نے مجھ پر اس قدر سحر طاری کیا تھا کہ پہلی بار پہلی بار میری نگاہیں کسی منظر کو دیکھ کر

ساکت ہوئی تھی میرا دل ان لمحوں میں پہلی بار شدت سے دھڑکا تھا عائزہ کہ میں سب بھول گیا میں کہاں

ہوں کیا کرنے آیا تھا سب بھول چکا تھا میں یاد رہا تو صرف آپکا وہ پر نور چہرہ

اسکے لکھے لفظوں کہ تاسیر ایسی تھی کہ عائرہ کو لگا جیسے اسکی سانسیں بھی تھم گئی ہوں مطلب کہ عائرہ نے ہاد

کو نہیں بلکہ ہاد نے عائرہ کو چاہا تھا چاہت کا یہ سلسلہ عائرہ سے نہیں ہاد سے شروع ہوا تھا

جانتی ہیں نیلا رنگ مجھے پسند نہیں تھا لیکن ان لمحوں کہ بعد نیلا رنگ میرا پسندیدہ رنگ بن گیا آپ میری آنکھوں کا نور اس لیے ہیں عائرہ کیونکہ آپ کو دیکھ کر پہلی بار مجھے احساس ہوا تھا کہ کوئی ہے جو ہاد سلطان کو زیر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے

مجھے آپ سے پہلی نظر میں عشق نہیں ہوا تھا بلکہ میں پہلی ہی نظر میں آپ کا دیوانہ بن گیا تھا نور ہاد

اسکے عتراف عشق کو پڑھ عائرہ کی آنکھوں سے آنکھوں کہ ساتھ ساتھ ہونٹوں پر اسودہ مسکراہٹ بھی

ابھری

میں نے آپ کو انکارنا پسند گی کی وجہ سے نہیں کیا تھا عائرہ بلکہ اس انکار کی وجہ میرا جانا تھا بلکل آج کی طرح جیسے مجھے آج جانا ہے بلکل اسی طرح آج سے پانچ سال پہلے بھی اس رات کو مجھے جانا تھا ایک ایسے ہی سفر پر جہاں سے واپسی کہ بارے میں میں سراسر لاعلم تھا میں نہیں جانتا تھا کہ میں واپس لوٹوں گا یا نہیں اس لیے اس دن میں نے اپنے ہی عشق کو رد کر دیا

ایک ٹھیس اٹھی تھی اسکے دل میں ان لفظوں کو پرہتے ہوئے جو محظ لفظ نہیں بلکہ ہادسلطان کا عتراف عشق تھا

میں جانتا تھا کہ آپ مجھے پسند کرتی ہیں میں لا علم نہیں تھا اپنے لیے آپکے احساسات سے مگر میں مجبور تھا اگر اس دن کی بجائے آپ کسی اور دن یا پھر مجھے معلوم ہوتا کہ میں واپس آ جاؤں گا تو خدا کی قسم میں کبھی کبھی خواب میں بھی آپکو عزیت دینے کی گستاخی نا کرتا مگر میں میں لا علم تھا اپنے آنے والے کل سے اس لیے اس دن میں نے آپ کو انکار کر دیا اگر میں چاہتا تو اس وقت آپ کو ہاں کر دیتا مگر میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ میں بہت اچھے سے جانتا تھا کہ اقرار کہ بعد آپ ساری عمر ہی سہی مگر میرے انتظار کی راہ تکتے ہوئے خود کو بے مول کر دیں گئی اور یہی میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ لمحہ لمحہ میرے انتظار میں خود عزیت میں مبتلا رکھیں اس لیے انکار ہی بہتر لگا

کیونکہ عشق کہ راہ بہت ظالم ہے عائرہ اس راہ پر چلنے والا تڑپ کر مر تو سکتا ہے مگر کبھی زندہ واپس نہیں لوٹ سکتا

خط اتنا ہی تھا جسکو مکمل پڑھنے کہ بعد نا جانے کتنے ہی آنسوؤں دوبارہ سے اسکی آنکھوں سے نکل کر بے مول ہوتے گئے جبکہ یہ حقیقت جو اس نے بیان کی تھی وہ تو اسکی سوچ سے بالکل برعکس تھی اسکے انکار کہ بعد

ناجانے کون کون سے خیال اور سوچیں تھی جو عائرہ نے سوچیں مگر ایسا ویسا تو کچھ تھا ہی نہیں بلکہ وہ انکار اسے صرف اسکی خاطر کر گیا تھا تا کہ اسکے پیچھے وہ عزیت میں مبتلا نہ رہے مگر انجان تھا کہ وہ تو پھر بھی تل تل مرتی رہی اور اب

اب ایک بار پھر وہ اسی عزیت سے گزر رہی تھی آج بھی تو وہ اسے اسی مراحل پر چھوڑ کر جا چکا تھا مطلب کہ سچ میں اسکا عشق جتنا حسین اتنا ہی ظالم بھی تھا

کتنی دیر وہ یونہی اسکے خط کو سینے سے لگا کر روتی رہی کہ عرہا کہ رونے کی آواز پر ہوش میں آئی اور خط بند کر کہ انصو صاف کرتی اٹھ کر اسکے قریب آئی جو زور و شور سے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے رونے کہ ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں کو منہ میں ڈال رہی تھی مطلب کہ اسے بھوک لگی تھی

اسکی بھوک کا خیال کر عائرہ نے گہر اسانس بھرا اور وہی بیڈ پر بیٹھ کر اسے گود میں اٹھائے فیڈ کروانے لگی جو پیٹ بھرنے کہ بعد ایک بار پھر پر سکون ہو کر اپنی ماں کی آغوش میں سو گئی جبکہ اسکو سینے سے لگائے عائرہ کہ پاس سوائے صبر کرنے کہ کوئی حل باقی نہ تھا اس لیے دل میں بس اللہ سے اسکی سلامتی کی دعائیں کرتی عرہا کہ بعد آیان کو بھی فیڈ کروانے لگی کیونکہ اسکے بعد وہ بھی اٹھ چکا تھا

اگلے دن شام سے پہلے ہی عائرہ ڈسپارچ مل جانے پر گھر چلی گئی تھی جہاں عرہا اور آیان کہ ساتھ اسکا استقبال بہت زور و شور سے کیا گیا عرہا اور آیان کہ آمد پر سلطان منشن میں جیسے عید کا سما چھایا تھا ہر کوئی ان دونوں ننھے مہمانوں کو بہت زیادہ پیار کر رہے تھے یہاں تک کہ عائرہ کہ پاس وہ دونوں صرف رات کو سونے کہ لیے یا پھر بھوک لگنے پر ہی آتے تھے ورنہ سارا دن یا تو وہ دونوں ناز منت اور دامیر سلطان کہ پاس رہتے یا پھر رات میں اپنے چاچیوں کی گود میں ان سب کا لاڈ پیار دیکھ کر عائرہ بظاہر تو خوش تھی مگر ایک خلیش اور اداس سی ہو گئی تھی اسکی زندگی بے شک اپنے بچوں کی موجودگی میں وہ کچھ پل کہ لیے ان دونوں میں مصروف ہو جاتی تھی مگر اس کہ باوجود جو کھسک اور ادھورا پن ہاد کی موجودگی میں پورا ہونا تھا وہ تو نا مکمل ہی تھا وہ ہنستی مسکراتی سب سے باتیں کر کہ اپنا وقت تو گزار لیتی تھی لیکن رات کی خاموشی میں اسے اپنی یہ تنہائی بہت شدت سے محسوس ہوتی

وہ کہتے ہیں ناں کہ ---

جب آپ ہر لمحے کسی کہ ساتھ کہ عادی بن جائیں تو اس شخص سے چند لمحوں کی دوری بھی کئی سالوں برابر لگتی ہے

یہی وجہ تھی کہ بس وہ دعائیں اور انتظار میں اپنا ایک ایک لمحہ کاٹ رہی تھی لیکن جانے یہ انتظار عارضی تھا یا
پھر طویل یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا

رات کہ 1 بجے نوشہ کی اچانک فرمائش پر زوہان اسے اپنے ساتھ باہر لایا تھا تاکہ وہ گول گپے کھا سکے لیکن
وقت زیادہ ہونے کی وجہ سے ان دونوں کو خاصہ خوار ہونا پڑا لیکن شکر تھا آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کہ بعد انہیں
ایک دوکان کھولی مل گئی جہاں

تقریباً دو درجن گول گپے وہ اکیلی ہی ختم کر چکی تھی لیکن اس کہ باوجود بھی روکنے بجائے اسکا بس نہیں چل
رہا تھا ورنہ پوری دکان ہی خالی کر دیتی اور اسکو یوں چسکے لے لیکر کھاتے دیکھ زوہان صرف حیران ہی ہو رہا تھا
کہ یہ سب جا کہاں رہا ہے

نوش یار بس کریں اور کتنے کھائیں گئی ایسے تو آپکا گلا خراب ہو جائے گا
اسکے ہاتھ سے تیسری پلیٹ پکڑوہ زہرہ سختی اور فکر سے بولا جو روکنے کہ بجائے کھائے جا رہی تھی جیسے پہلی بار
اسے کچھ کھانے کو ملا ہو

یہ اتنے مزے دار ہیں زوہان کہ میرا دل ہی نہیں کر رہا بس کرنے کو آپ بھی کھائیں ناں

اسکی فکر کو سمجھے بغیر وہ اسے بھی کھانے کا بول دوبارہ پلیٹ پکڑ چکی تھی جس پر زوہان نے فوراً پلیٹ واپس پکڑ

کر اسے آنکھیں دیکھائی جو پلیٹ چھننے پر بیچارہ سامنہ بنا گئی

ایسے منہ مت بنائیں یا خود خیال کریں آپ الریڈی دو پلیٹس کھا چکی ہیں اور اب تیسری بھی کھانے کی

تیاری کر رہی ہیں

آپ میرے کھانے پر نظر رکھ رہے ہیں زوہان۔۔۔۔۔

اسکی سختی پر وہ بالکل چھوٹے بچوں کی طرح ہونٹ باہر نکال کر رونے والا منہ بنا گئی کہ زوہان کو اس پر جی بھر

کر پیار آیا

یار میں نظر نہیں رکھ رہا بلکہ آپ خود دیکھیں اگر آپ ایسے ہی اتنا زیادہ تیکھا کھائیں گئی تو بیمار ہو جائیں گئی یا

پھر گلا خراب ہو جائے گا بس اس لیے میں آپکو منا کر رہا ہوں ورنہ مجھے اور کوئی پروہلم نہیں

بڑے ہی لاڈ اور پیار سے اسکے ہاتھوں کو پکرتے ہوئے زوہان نے اسے بیچکارا کہ اسے خود بھی احساس ہوا کہ

مزے مزے کہ چکر میں وہ کافی زیادہ گول گپے کھا چکی تھی

بس یہ لاسٹ والا کھالوں اسکے بعد پکا نہیں کھاؤں گئی

پلیٹ میں موجود تین گول گپوں کی طرف دیکھتی وہ نہایت مصومیت سے اجازت طلب کرنے لگی جیسے وہ انکار کرے گا تو وہ روک جائے گی جبکہ اسکی پیاری سی اجازت طلبی پر زوہان مسکرایا اور سرہاں میں ہلایا کہ وہ جلدی سے اپنے دونوں ہاتھ چھڑوا کر نندیوں کی طرح چسکے لے لیکر باقی کہ گول گپے بھی چٹ کر گئی اور وہ ساتھ بیٹھا بس اسکی فرقی دیکھتا رہ گیا

کیونکہ جیسے جیسے اسکی ڈیلیوری کہ دن قریب آرہے تھے ویسے ویسے اسکی نیچڑ اور بھوک بھی بھر رہی تھی آج کل وہ اتنا زیادہ کھاتی تھی کہ کبھی زوہان خود حیران رہ جاتا کہ وہ سب جاتا کہاں ہے کیونکہ موٹی تو وہ بالکل نہیں ہو رہی تھی بلکہ دیکھنے میں وہ 7 ماہ پر یگنیٹ نہیں بلکہ چار ماہ پر یگنیٹ لگتی تھی

عرا اور آیان دونوں کو سلانے کہ بعد وہ کتنی ہی دیر ان دونوں کہ ساتھ لیٹی سونے کی کوشش کرتی رہی مگر نیند تھی کہ آنکھوں سے کوسوں دور تھی اسی کشمکش میں اولجھتی وہ آخر کار اٹھ کر بیٹھ ہی گئی اور اپنی اداس نگاہوں سے پورے کمرے کو دیکھنے لگی جہاں ہر شے میں اسکا احساس موجود تھا لیکن افسوس کہ وہ خود کئی دنوں سے ناجانے کہاں اور کن حالات میں تھا اسے گئے آج پانچ دن گزر گئے تھے مگر ان پانچ دنوں میں

ایک بھی بار نہ تو اسکی کال آئی تھی اور نہ ہی خیریت کی کوئی خبر یہی وجہ تھی کہ اب وہ اداس کہ ساتھ ساتھ پریشان بھی رہنے لگی تھی اور اب اسی پریشانی میں مبتلا اسکا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا اسکا دل تو بس یہی چاہ رہا تھا کہ وہ کہیں سے نکل کر سامنے آجائے اور وہ فوراً اسکی آغوش میں لپٹ کر اپنی اداسی اور ڈر ختم کر سکے لیکن یہ سب چاہنے کہ باوجود حقیقت اس سے برعکس تھی وہ گیا تو تھا مگر ساتھ اسکی ہر خوشی سکون اور نیند بھی لے گیا تھا اور پیچھے فقت عائرہ کہ پاس اسکی یادیں اور تنہائی ہی موجود تھی

اپنی انہیں اداس نگاہوں سے اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا جو بالکل اسکا عکس تھے اور پھر تبھی اسکی نظر اپنے موبائل پر پڑی جس پر اسکے ذہن میں ایک خیال آیا

اس نے فوراً موبائل پکڑا اٹھ کر بیٹھی واٹس آپ اوں کیا اور اسکی چائٹ اوں کر کہ مسیج ٹایپ کرنے لگی

یہ آج پہلی بار تھا کہ وہ خود اسے کوئی مسیج کر رہی تھی ورنہ تو صرف ہا ہی ہر بار اسے مسیجیز کر کہ اپنے پیغام

دیتا تھا

میرے دل کی آگ

زندگی کہ نور۔۔۔ میری مرادیں عین تمہی تو ہو

اپنی حالت نازبان سے سمجھا سکتی ہوں

ناں ہی لفظوں میں تحریر کر سکتی ہوں

لکھنے بیٹھوں تو دنیا بھر کی قلم اور روشنایاں تمام ہو جائیں

مگر حال دل ختم نہ ہو۔۔۔۔۔

اے میری جان میری روح کہ ساز میرے دل کہ سکون کیا بتاؤں کیسی وحشت ناک ہے یہ تنہائی

کی بورڈ پر چلتی اسکی انگلیوں کی رفتار سست ہوئی اور اسکے ساتھ ہی اسنے نظریورے کمرے میں ڈال کر سرد آہ

بھری

آپ کے بغیر یہ کمر اور ہر شہ مجھے کاٹ کھانے کو دور رہی ہے جان عزیز دل شدت سے چاہ رہا ہے کہ ابھی

آپ فوراً کہیں سے بھی نکل کر میرے سامنے آجائیں اور مجھے اپنی اس پرسکون آغوش میں سمالیں جو میرے

لیے سکون کا باعث ہے

آپ نہیں جانتے آپ کہ بغیر گزرتا ہر لمحہ مجھے ایک خوف میں مبتلا کر رہا ہے اور یہی ڈر اور خوف مجھے تل تل عزیت دے رہا ہے ہاد میں نہیں جانتی آپ کہاں ہیں کیسے ہیں آپ کی سلامتی اور خیریت کی دعا ہر وقت میری زبان پر رہتی ہے مجھے یقین ہیں آپ واپس آئیں گئے دیر ہی سہی لیکن آپ آئیں گئے ہاد مجھے یقین ہے

کئی آنسو تھے جو ٹاپ کرتے ہوئے آنکھوں کی بار توڑ کر کچھ سکرین اور کچھ جھولی میں جا گئے

عائزہ عرہا اور آیان ہم تینوں منتظر ہیں آپکے پلیر جلدی آجائیں جلدی واپس آجائیں ورنہ یہ ہجریہ تنہائی آپکے نور کو بے نور کر دے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دھندلائی آنکھوں کہ ساتھ اسنے ٹائپ کیا ہوا مسیج سینڈ کیا اور سین ہونے تک کا انتظار کرنے لگی مگر افسوس کہ کئی گھنٹے انتظار کہ بعد بھی وہ مسیج سین نہیں ہوا بلکہ یو نہی روتے اور انتظار میں صبح ہو گئی جس کا آغاز عرہا نے روتے ہوئے کیا اور اسکے ساتھ ہی آیان نے بھی زور و شور سے رونا شروع کر دیا کہ وہ جو پہلے ہی رور و کر ہلکان ہو چکی تھی ان دونوں کہ ایک ساتھ رونے پر بوکھلائی وہ کبھی گود میں پکر کہ عرہا کو چپ کرواتی تو کبھی آیان کو مگر وہ دونوں تھے کہ چپ ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے جس پر تنگ آکر وہ خود بھی ان دونوں کہ ساتھ آنسو بہانے لگی

عائزہ بھابھی کیا ہوا یہ دونوں کیوں رورہے ہیں اور آپ آپ کیوں رورہی ہیں

دعا جو ناشتہ بنانے کے لیے کیچن میں جانے لگی تھی کمرے سے عرہا اور آیان دونوں کے رونے کی آواز سن کر وہی اسکے پاس آکر پوچھنے لگی مگر ان دونوں کے ساتھ عارہ کو بھی روتا دیکھ پریشان ہوئی

رو نہیں تو اور کیا کروں دعا یہ دونوں ایک ساتھ رونے لگ جاتے ہیں اور چپ نہیں ہوتے دیکھو میں کب سے کوشش کر رہی ہوں کہ یہ چپ ہو جائیں مگر-----

بچوں کی طرح دعا کو جواب دیتے ہوئے وہ دعا کو عرہا اور آیان سے بھی چھوٹی بچی لگی

تو عارہ بھابھی اس میں رونے والی بھلا کونسی بات تھی آپ مجھے آواز دے دیتی لائیں آیان کو مجھے پکراؤ

اسے میں چپ کر واتی ہوں تب تک آپ عرہا کو فیڈ کروالیں ضرور دونوں کو بھوک لگی ہوگی

ہلکی سی مسکان کے ساتھ بولتے ہوئے دعا نے آیان کو اپنی گود میں اٹھا کر جھلایا اور عرہا کو اسی کے گود میں رہنے دیا تاکہ وہ خود اسے چپ کروالے جس پر عارہ بھی گہرا سانس بھر کر خود کو ریلکس کرتی عرہا کو فیڈ کروانے لگی

جبکہ دعا کمرے میں یہاں وہاں چکر کاٹتی آیان کو چپ کروا رہی تھی جو چپ تو ہو گیا تھا مگر بھوک کی وجہ سے منہ کے الٹے سیدھے زاویے بیگاڑتا اپنے ہی دونوں ہاتھ کھانے کی کوشش کر رہا تھا

تھوڑی دیر بعد جب عرہا کی بھوک ختم ہوئی تو دعا نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور آیان کو اسکی گود میں دیا تاکہ وہ اسے بھی فیڈ کروالے جبکہ خود وہی اسکے پاس ہی عرہا کو گود میں لیے بیٹھ گئی

لے دیکھیں اتنی سی بات تھی دونوں چپ ہو گئے آپ خامخا میں انکے ساتھ خود بھی رونے لگی تھی

عربا کہ نازک چھوٹی چھوٹی موٹھیوں میں اپنی انگلی پھسائے وہ مسکراتی ہوئی بولی کہ اسنے آیان کہ بعد عرہا کو

دیکھا جو پوری آنکھیں کھول اب بڑبڑ کبھی دعا کو کبھی کمرے کو تو کبھی اپنی ماں کو دیکھتی

اسکی اور آیان دونوں کی آنکھوں کا رنگ بھی بالکل ہاد جیسا تھا

رونا نہیں وہ بس یہ دونوں ایک ساتھ رونے لگے تو مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا کروں لیکن تھنکیو تم آگئی

اور میری ہلیپ کردی ورنہ شاید میں توانکے ساتھ روتی ہی رہتی

آیان کہ چہرے کو ٹیشو پیپر سے صاف کرتے ہوئے وہ ہلکے پھلکے انداز میں اسکی مشکور ہوئی جو اسکے شکریہ پر

سرناں میں ہلا کر مسکرا دی

شکریہ والی بات نہیں ہے بھابھی یہ دونوں تو میرے بھی بچے ہیں کیوں ہیں ناں عرہا آپ میری بیٹی بھی ہیں

ناں

عائزہ کہ بعد اسنے عرہا کہ ہونٹ پر انگلی رکھ کر پیار سے پوچھا کہ جواب کہ طور پر عرہا نے اپنے ننھے ننھے

ہاتھوں سے فوراً اسکی انگلی پکڑنی چاہی جس پر عائزہ بھی اسکی حرکت پر دھیماسا مسکرا دی کہ تبھی دروازہ نوک

کر کہ دامیر سلطان اندر آئے اور ان دونوں کو سلام اور پیار دینے کہ بعد اپنے پوتی پوتے کو ایک ساتھ گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگے

یہ تو اب انکے روز کا معمول تھا کہ روزانہ وہ اسی طرح خود ہی کمرے میں آتے اور ان دونوں کو لیے باہر نکل جاتے اور پھر تب تک کھلتے رہتے جب تک ان دونوں کو دوبارہ سونایا بھوک نالگ جاتی

شام کہ سائے ہر طرف گہرے ہو رہے تھے اور اسی گہرے سائے اور خاموشی میں ایک عجیب اور وحشیت زدہ سا احساس تھا جو اس وقت ان سبھی کہ چاروں اور پھیلا ہوا تھا وہ اور اسکے ساتھ موجود اسکی ٹیم اس وقت اپنے سرچ اوپریشن کہ لیے بلوچستان کہ علاقے تربت کہ قریب موجود تھے جہاں دہشتگردوں کہ بہت مضبوط اور دفائی ٹرینگ کیمپز موجود تھے اور اسی علاقے کو ان شریکوں کی رہائش گاہ سے پاک کرنے کہ لیے کرنل وہاب بیگ نے تین ٹیموں کو تشکیل دی تھی جس میں پہلی ٹیم کی کمانڈ ایس ایس جی کمانڈر میجر ہاد سلطان جبکہ دوسری ٹیم کو لیڈ کیپٹن فرید اور تیسری ار جنٹ فورس کو لفٹینینٹ اطہر لیڈ کر رہے تھے آج ان لوگوں کو اس علاقے میں پانچ دن گزر چکے تھے ان پانچ دنوں میں ان لوگوں نے تقریباً کئی علاقوں میں کامیابی حاصل کر لی تھی اور اب اصل مقصد اس جگہ کو سر کرنا تھا جہاں ان لوگوں کا مضبوط ٹھکانہ موجود تھا

آج کی رات گزرنے کا ان سبھی کو انتظار تھا کیونکہ کل کی صبح ان سبھی ملک کہ جانشینوں کہ لیے بہت اہم اور
بڑی تھی کل ان سبھی کو اپنی دلیری اور جوہر دیکھاتے ہوئے اپنا اوپر لیشن مکمل کرنا تھا جسکے لیے وہ سبھی
پر عزم اور مکمل تیار تھے

اسکیوز می یہ ڈاکٹر عائرہ کہاں ہیں

ڈاکٹر عائرہ تو سرجری روم میں ہیں

اوو کب تک فری ہو گئی

پتہ نہیں ابھی انہیں گئے دس منٹ ہی گزرے ہیں کچھ کہہ نہیں سکتی

ہممم چلیں ٹھیک ہے آپ جائیں

نرس کو جانے کا بول منت دوبارہ عائرہ کہ آفیس میں آکر اسکا ویٹ کرنے لگی

آج چھ دن بعد عائرہ ہو سپٹل آئی تھی وہ بھی صرف اپنی فکس کی گئی سرجری کی وجہ سے اور آتے ہوئے وہ

منت کو کہہ کر آئی تھی کہ یونی سے واپسی پر اسے گھر لیتی جائے

عروہ فائل----

اسے بیٹھے ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ ہاتھ میں فائل پکرے فارس کچھ بولتے ہوئے آفیس کہ اندر آیا

مگر عارہ کی جگہ منت کو دیکھ ٹھٹکا

اسلام علیکم آپ یہاں خیریت ہے

چل کر اسکے قریب آئے وہ کچھ حیران لہجے میں پوچھنے لگا جبکہ اسکو دیکھ منت آلریڈی کھڑی ہو چکی تھی

جی وہ بھابھی کو لینے آئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ واپسی پر آئیں لے جاؤں لیکن ابھی وہ سرجری روم میں ہیں

تو بس انہی کا انتظار کر رہی تھی

سادہ لہجے میں منت نے اسکو ساری تفصیل بتائی جس پر وہ محظوہلا گیا اور فائل جا کر ٹیبل پر رکھی تاکہ عارہ

خود دیکھ لے جبکہ منت واپس جا کر صوفے پر بیٹھی اور میگزین اٹھا کر دیکھنے لگی

آپ چائے پیے گئی یا کافی؟؟؟

وہی کھڑے اسکی طرف دیکھتے ہوئے فارس نے رسامات کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا جو اسکے پوچھنے پر پہلے سر
 ناں میں ہلا گئی مگر پھر کچھ سوچ کر اسنے چائے کا جواب دیا کہ فارس نے انٹر کام پر فون کر کہ اپنے اور اسکے
 دونوں کے لیے چائے کا آڈر دیا اور اسکے پاس ہی جا کر دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا

مسٹر ڈاور بلیک کلر کو بہمنیشن کے سادہ سے کرتے میں بنا کسی میک آپ اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ
 میگزین کے ورکوں کو پلٹ پلٹ کر دیکھتی منت اسکی موجودگی سے یکسر انجان بنی ہوئی تھی جیسے وہ وہاں ہو ہی
 نا اور اسکا یو نہی خود کو اگنور کرنا کہیں نا کہیں فارس کو کھل رہا تھا آخر آج تک کسی نے اسے اگنور نہیں کیا تھا

ناں

گھر میں سب کیسے ہیں آپ کے

بات کا آغاز دوبارہ فارس کی جانب سے ہوا

جی الحمد للہ سب ٹھیک ہیں

ہلکی سی مسکان کے ساتھ جواب دیے وہ دوبارہ نظریں میگزین پر لگا گئی کہ وہ سوچنے لگا کہ اب کیا پوچھے

اور آپ کے پڑھائی؟؟؟

اب کی بار منت نے میگزین سائیڈ پر رکھی اور بغور اسکے چہرے کی طرف دیکھا

پڑھائی بھی اچھی چل رہی ہے آپ بتائیں آپ کیسے ہیں

اسکا سوال تھا کہ فارس کی بانجھیں کھلی

وہ فوراً اپنی جگہ پر کچھ آگئے ہو اور اسکی طرف جھک کر بولا

اللہ کا شکر بلکل فٹ فٹ۔۔۔۔

وہ مزید کچھ کہتا کہ تبھی عاثرہ اور اسکے پیچھے ہی پی این چائے لیکر اندر آئی

ایم سوری منت مجھے تھوڑی دیر ہو گئی تمہیں زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑا

ارے نہیں بھابھی میں بھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی تھی

ہممم فارس تم یہاں کچھ کام تھا کیا

منت کہ جواب پر سر ہلائے اسنے فارس سے بھی وجہ جاننی چاہی مگر وہ اسکی بجائے منت کو دیکھنے میں زیادہ

بڑی تھا

فارس۔۔۔۔۔

ہاں کیا ہوا

تم یہاں کیسے

ہاں وہ ٹیبل پر ایک فائل پڑی ہے اس پر تمہارے سنگنیچرز چاہیے تھے تو بس وہی لینے آیا تھا تم دیکھ کر
سنگنیچڑ کر دو

اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پائے اسنے ٹیبل پر پڑی فائل کی طرف اشارہ کیا کہ عاثرہ نے سر ہلایا اور جا کر فائل
پڑھنے کہ بعد سائن کر دیا جبکہ اس سب کہ دوران اسکی نظر بار بار فارس پر بھی جاتی جو بڑی ہی دلچسپی سے
منت کو دیکھ رہا تھا جواب بھی اس سے انجان اپنی چائے ختم کر رہی تھی

اما قربان جائیں آپ دونوں پر آپ دونوں نے اما کو مس کیا کیونکہ اما نے تو آپ دونوں کو بہت زیادہ والا مس
کیا

گھر آتے ہی سب سے پہلے اسنے ان دونوں کو اپنی گود میں اٹھایا اور جی بھر کر پیار کرنے کہ بعد وہی لاونج میں
منت انوشہ اور ناز کہ ساتھ بیٹھ گئی جبکہ دعا کیچن میں تھی اور باقی مرد حضرات ابھی واپس نہیں آئے تھے

آپکو پتہ ہے عائرہ بھابھی ہم نے اور آیان نے ایک ساتھ بہت انجئے کیا ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ

بہت زیادہ کھلے اور تواور آج ہم نے آیان کا ڈا پیر بھی چیلنج کیا تھا

آیان کا چھوٹا سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے ناز پر جوش انداز بولی کہ عائرہ ہلکا سا مسکرائی اور باری باری ان

دونوں کی پیشانی چومی

زیادہ تنگ تو نہیں کیا ان دونوں نے

دعا کہ آنے کے بعد عائرہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو سرناں میں ہلا کر ہنس دی کہ بھلا وہ مصوم جان

کہاں انہیں تنگ کر سکتی تھی

ارے بالکل نہیں بھابھی بھلا یہ دونوں ہمیں کیا تنگ کریں الٹا ہم سب نے انہیں تنگ کیا ہوا ہے کبھی گود میں

اٹھا کر تو کبھی کھیل کر

دعا کہ جواب پر وہ مسکرائی اور اپنی ممتا اپنے جگر پاروں پر نچھاور کرنے لگی جو اس سنکدل کی نشانی تھی اسکے

جانے کے بعد تو اب وہ انہیں گود دیکھ دیکھ کر دن کاٹ رہی تھی کہ ناجانے وہ کب واپس آئے

نماز فجر ادا کرنے کے بعد وہ سبھی اپنے عزم اور بہادری کے ساتھ ایک قطار میں کھڑے اپنی اپنی جگہ سنبھال

چکے تھے جبکہ کرنل وہاب بیگ بھی ان سبھی کی حوصلہ افزائی کے لیے وہاں پہنچ چکے تھے

میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب اس فخر اور امیدوں کو زہن نشین رکھیں گئے جس کی بدولت ایس ایس جی

کہ کمانڈرز کو اس میشن کو سرانجام دینے کے لیے کہا گیا ہے لحاظ آپ سبھی کو اس بات اور امیدوں کو یقینی بنانا

ہے کہ آپ سبھی اس اوپریشن کو ہر صورت حال میں سرانجام دیں گئے اور ایس ایس جی کو ملک اور پاکستان

آرمی کا فخر بنائیں گئے

انشاء اللہ سر----

کرنل وہاب بیگ کی پر امید حوصلہ افزائی پر ان سبھی سو لجرز نے ایک ساتھ پر جوش لہجے میں جواب دیا جس پر

کرنل وہاب بیگ فخریہ انداز میں مسکرائے اور ہاد کو آگے آنے کا اشارہ کیا جو ان کے اشارے پر فوراً آگے آیا اور

انہیں سیلوٹ کرنے کے بعد سبھی سو لجرز کی جانب موڑا

آج کا دن ہم سب کی زندگیوں میں ایک نئی روشن صبح کا آغاز لیکر آیا ہے اس دن اور موقعے کا انتظار ہم سبھی

پچھلے ایک ہفتے کر رہے ہیں تو پھر میرے جوانوں تیار ہو تم سب دشمنوں کو اپنی لٹاکار اور جوہر دیکھانے کے لیے

یس سر-----

ہاد کہ پوچھنے پر ان سبھی نے ایک بار پھر اسی عزم اور حوصلے سے یک زبان جواب دیا

یہاں سے قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار تم سبھی زہن نشین کر لو کہ یہاں سے واپسی صرف دو صورتوں میں ممکن ہے

پہلی فتح یابی

اور دوسری شہادت

تو میرے نوجوانوں اس بات کو یقینی ہم سب کو بنانا ہے کہ یہاں سے واپس ہم سب فتح یاب ہو کر لوٹیں گئے
یا پھر شہید ہو کر تو پھر چلو اور دیکھا دو ان شہر پسندوں کو کہ ملک جاننا سپاہی ان سب کہ غلیظ ارادوں کو کسی
صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گئے چلو میرے نوجوانوں آگے بھرو اور دیکھا دو اپنے جوہر

نعرہ تکبیر۔۔۔۔

اللہ اکبر۔۔۔۔

یلغار۔۔۔۔۔

یک زبان نعرہ لگائے ان سبھی نے ایک ساتھ اپنے ملک کی بقاء اور امن کی خاطر بنا اپنی اپنی جانوں کی پرواہ کیے
قدم آگئے بڑھائے جن میں سب سے آگئے ہادی اپنی ٹیم کہ ساتھ جبکہ اسکی بائیں جانب فرید اپنی ٹیم کہ ساتھ
اور بائیں جانب لفٹینیڈا طہر اپنی ٹیم کہ ساتھ اسکے شانہ بشانہ تھے

جس راستے سے وہ لوگ گزر رہے تھے وہ راستہ کافی چھاڑدار اور چٹانوں بھرا تھا جس کو پار کرنے میں ان
سبھی کو مشکل کا سامنا کرنا پڑا لیکن وہ ملک کہ جانباز سپاہی اس معمولی سی دشواری کو بنا اثر لیے حل کر چکے تھے
اور تقریباً دو گھنٹے کہ سفر کہ بعد چٹانوں کو تہہ کرتے وہ لوگ اپنے ہدف کہ بہت قریب پہنچ چکے تھے کہ
تبھی ہاتھ کہ اشارے سے ہادی نے ان سبھی کو روکنے کا کہا جو فوراً روکے اور دو منٹ ہر چیر کا جائزہ لینے کہ بعد ہادی
نے دائیں جانب لفٹینیڈا طہر کو اپنی ٹیم کہ ساتھ آگئے بھرنے کا آڈر دیا جو فوراً اپنی ٹیم کہ ساتھ آگئے بھرے
کہ تبھی پاک آرمی کہ جوانوں کو اپنی طرف آتے دیکھ وہاں موجود دہشتگردوں نے بھاری مقدار میں فائر
کھول دیے جس کا مقابلہ لفٹینیڈا طہر اور انکی ٹیم نے جواب کاروائی میں بہت بہادری اور حوصلے کہ ساتھ سر کیا
اور تقریباً ایک گھنٹے کی فائرنگ تبادلے کہ بعد لفٹینیڈا طہر نے اس چوٹی کو محفوظ بنا لیا اس سب کہ دوران
لفٹینیڈا طہر ہر چیز کی ایڈیٹ ہادی اور کرنل وہاب بیگ کو بھی دیتے رہے جو چوٹی محفوظ بنا لینے کی خبر پر پر اعتماد
ہوئے آگئے بھرے اور اس جگہ پہنچیں جہاں لفٹینیڈا طہر اور انکی ٹیم موجود تھی

اسکے بعد ان لوگوں کا اصل حذف اب اس چوٹی کو تباہ کرنا تھا جہاں بڑی مقدار میں اسلحہ اور بارودی

سورنگیں موجود تھی

کچھ دیر ہر طرف کا جائزہ لینے کے بعد کرنل وہاب بیگ نے ان سبھی کو الگ الگ سیمتوں میں جانے کا آڈر دیا

جوانے آڈر پر فوراً اپنی اپنی جگہ پر پہنچے اور بھرپور اپنے جوہر دکھانے کے ساتھ دشمنوں پر اپنی تاگ بھی

بیٹھاتے گئے کہ تبھی ایک دشمن کی بندوق کی گولی کیپٹن فرید کے سینے کے آریار ہوئی جسکو دیکھ ہادی کی آنکھوں

میں خون اتر اتر فوراً اپنا بچاؤ کرتے ہوئے فرید کے قریب آیا جو زمین پر گرا گھرے گھرے سانس بھر رہا تھا

اس کو گولی بالکل دل پر لگی تھی جسکی وجہ سے سانس لینے میں اسے شدید دشواری پیش آئی

فرید میرے یار فرید توں توں ٹھیک ہے یہاں یہاں میری طرف دیکھ

فرید کو فوراً گھسیٹ کر ایک چٹان کے پیچھے لائے ہادی نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی اور اپنی شرٹ اتار کر

جلدی سے اسکے زخم پر باندھی تاکہ خون روک سکے مگر خون تھا کہ بھل بھل بہتا شرٹ کے ساتھ ساتھ زمین

کو بھی سرخ کر چکا تھا جبکہ فرید کی اپنی سانسیں بالکل سست اور دھیمی ہوتی جا رہی تھی

فرید میری طرف دیکھ حوصلہ کرو میرے دوست میں تمہیں کچھ نہیں

ہ۔ ہ۔ د

ہاں ہاں میں

میں سن رہا ہوں تجھے کچھ نہیں ہوگا

اکھڑتی سانسوں میں اسکی پکار پر ہاد نے فوراً اسکا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے اس سے زیادہ خود کو یقین دیلانا

چاہا کہ وہ اسے کچھ نہیں ہونے دے گا مگر اسکی بات پر فرید تکلیف دہ انداز میں مسکرایا اور اسکا ہاتھ اپنے پاتھ

میں پکڑا جسکو ہاد نے فوراً دونوں ہاتھوں سے تھاما

اپنے جگری دوستی کی اس حالت پر وہ خود بھی تڑپ ہی گیا تھا گولی اسے لگی تھی لیکن اسکا درد اور سانسیں ہاد کی

اپنی روک رہی تھی

ک۔ کہا۔ س۔ سنا۔ م۔ معاف۔ کر۔ نا

کیسی باتیں کر رہا ہے توں میں نے کہاں ناں تجھے کچھ نہیں۔۔۔

فرید یار نہیں

اش۔ ہدو۔ آن۔ لالہ۔ اللہ۔ واشہدو۔ آن محمد۔ عبدہ۔ وارسو۔ لہ

ہادی دھڑکنیں روکی تھی اسے کلمہ شہادت پڑھتے دیکھ لیکن اسکے باوجود جیسے ہی کلمہ شہادت مکمل ہوا ہوا ویسے ہی فرید کی سانسوں کی ڈور ٹوٹی اور وہ وہی ہادی کہ بازوؤں میں اپنی جان کی بازی ہار گیا جبکہ اسکے وجود کو بے جان ہوتے دیکھ ہادی نے فوراً اسے اپنے سینے سے لگایا اور یہ وقت تھا جب لاکھ بہادری کہ باوجود ہادی سلطان کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر فرید کہ شرٹ میں جذب ہوئے ناجانے کتنے ہی آنسو اور تکلیف تھی جو اس وقت اس نے محسوس کی اسکا جان سے پیارا دوست اسکا بھائی اسکا ہمراز آج اپنے ملک کہ خاطر اپنی جان کا نظر انہ پیش کر چکا تھا

شہد کی موت پر آنسو نہیں بہائے جاتے میجر
اسکو سینے سے لگائے ناجانے کتنی ہی دیر وہ آنسو بہاتے رہا کہ تبھی کندھے پر کسی کا لمس محسوس کرا سنے سر اٹھایا تو قریب ہی کرنل وہاب کھڑے ایک پر اعتماد اور فخریہ لہجے میں بولے جبکہ اپنے اکلوتے جان سے پیارے بیٹے کی موت پر انکا اپنا دل دہل گیا تھا مگر وہ ایک باب ہونے کہ ساتھ ساتھ اپنے ملک کہ جانباز سپاہی بھی تھے انکی بات نے جیسے ہادی کہ اندر سوئے ٹانگر کو جگایا تھا فرید کو وہی چٹان کہ ساتھ چھوڑ وہ اٹھا اور اس قدر وحشت اور سرخ نگاہوں کہ ساتھ سامنے اپنے جانباز سپاہیوں کو دشمنوں کہ ساتھ بغیر دیکھا کہ اگر وہ ملک کہ گردار اسکی آنکھوں میں دیکھ لیتے تو یقین خوف سے ہی شکست کھا جاتے

وعدہ ہے تم سے ہاں سلطان کا میرے دوست کہ جب تک ان سبھی دشمنوں سے تمہارے خون کہ آخری قطرے تک کا بدلہ نہ لے لوں تب تک ہار نہیں مانوں گا پھر چاہے بدلے میں مجھے خود کو ہی قربان کیوں نہ کرنا پڑے

ایک عزم و حشت اور پر اعتمادی تھی اسکے لہجے میں جو اسنے فرید کی طرف دیکھتے ہوئے وعدہ کیا اور اپنی رائفل کہ ساتھ ساتھ دوسرے ہاتھ میں فرید کی رائفل بھی اٹھائی اور قدم بے خوف انداز میں آگئے بڑھائے کہ جو اسنے راستے میں آتا گیا ان سبھی کو خاک کرتا گیا کہ اسی اسنا میں ایک گولی ہوا کو چیرتی سیدھے اسکے دائیں بازو پر لگی مگر اسکے باوجود اسکے قدم روکے نہیں بلکہ وہ بنا محسوس کیے آگئے بھرتا گیا اور تقریباً تین گھنٹوں کی مسلسل اندادھن فائرنگ اور دھماکوں کہ بعد ان سبھی سو لجرز نے پورے علاقے کو ان شریپسندوں کی پناہ گاہوں سے محفوظ بنالیا

کلیئر سر----

کلیئر سر----

سبھی جگہوں کی تلاشی لینے کہ بعد سو لجرز نے اسے سب کلیئر ہونے کا سائن دیا جس پر ہاد نے آنکھوں سے اوکے کا اشارہ کیا اور لفٹیننٹ اطہر کہ ساتھ ایک کمرے کہ اندر آیا جہاں کافی مقدار میں اسلحہ اور بارود موجود

تھان سبھی کو اپنی حراست میں لینے کہ بعد وہ ابھی پلٹا ہی تھا کہ تبھی پیچھے سے ایک مردہ حالت میں موجود دہشتگرد نے اپنی رائفل سے تین گولیاں چلائیں جو ایک لفٹینیڈ اطہر کہ سینے میں جبکہ دو ہاد کو لگی ایک بائیں کندھے پر دل کی جانب اور دوسری کمر پر جس پر ہاد تو فوراً دل کی طرف لگنے والی گولی کی وجہ سے کراہ کر گھٹنوں سمیت زمین پر گر گیا جبکہ لفٹینیڈ اطہر نے موڑ کر پھرتی سے چار گولیاں اس دہشتگرد کہ سینے میں اتاری جو موقع پر اپنی جان کی بازی ہار گیا

میجر ہاد۔۔

یہاں گولیاں اسکے سینے کو چھلنی کر گئی تھی مگر انکا اثر میلوں دور ہو سپٹل میں موجود عائرہ کہ دل میں ہوا تھا اسکی سانسیں یکدم تھمی دل کو اس قدر زور سے دھچکا لگا تھا کہ یوں محسوس ہوا جیسے اسکے وجود سے سانسیں چھین لی گئی ہوں

میجر ہاد میجر آپ آپ ٹھیک ہیں

اپنے سینے پر ہاتھ رکھے لفٹینیڈ اطہر فوراً اسکے قریب جھکا جو اکھڑتی سانسوں کہ ساتھ آنکھیں بند کر رہا تھا ہاد عائرہ سے الگ تو ہو سکتا ہے

لیکن عائرہ ہاد سے کبھی الگ نہیں ہو سکتی

اکھڑتی سانسوں کہ درمیان یہ آخری الفاظ سے تھے جو اسکے زہن میں لہرائے جبکہ آنکھوں کہ سامنے اسکا وہ ہنستا مسکراتا عکس لہرایا تھا جسکو یاد کروہ تکلیف سے مسکرایا اور کلمہ شہادت پڑھے اسکا وجود بھی بالکل بے جان

ہوا

وہی میلوں دور عائرہ کی سانسیں جیسے روک کر بحال ہوئی اپنے دل پر ہاتھ رکھے وہ اسجین کی کمی کی وجہ سے آنسو بہاتی وہی بیڈ پر پیشنٹ کہ ساتھ بیٹھ گئی کہ اسکی حالت پر نرس اور پیشنٹ بھی پریشان ہوئے اسکے قریب ہوئے جو بالکل انجان نظروں سے ان سب کو دیکھنے لگی جیسے جانتی ہی ناہو اور دوسری طرف کرنل وہاب بیگ نے فوراً سو لجرز کو سبھی زخمی سپاہیوں کو ہو سپٹل لے جانے کا آڈر دیا مگر ہاد واحد تھا جسے وہاں کہ ہو سپٹل کہ بجائے پینڈی ملٹری ہو سپٹل بھیجا گیا تھا کیونکہ یہ اسکی خواہش تھی کہ اگر ایسا موقع آیا تو اسے وہاں نہیں بلکہ فوراً واپس بھیجا جائے

ایک ہفتے کی جی طور کوشش اور عزم کہ ساتھ وہ سبھی ملک کہ جانباز سپاہی اس اوپر لیشن کو کامیاب تو بنا چکے تھے مگر اس اوپر لیشن کو کامیاب بنانے میں ان سبھی کو کئی جانیں قربان کرنی پڑی تھی جنکا دکھ تو ان سبھی کو تھا

مگر فخر اس بات کا تھا کہ ان سبھی نے اپنی جان اپنے ملک میں امن اور خیر کے لیے قربان کی ہیں انکی قربانی رائے نہیں گئی تھی بلکہ وہ سبھی شہدا کہ عہدے پر فائز ہوئے تھے

اب کیسی ہو یہ اچانک کیا ہو گیا تھا تمہیں تم نے تو پریشان کر دیا تھا عرو

کافی دیر خود کو سنبھالنے کے بعد عائرہ اپنے آفیس میں ہی بیٹھی تھی کہ فارس نے اندر آتے ہوئے فکر مند لہجے

میں اسکی خیریت دریافت کی جو صوفے سے ٹیک چھوڑ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

بہتر ہوں پہلے سے۔۔۔

اپنے سر پر ہاتھ رکھے وہ سرسری سا بولی

وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں اچانک کیا ہوا تھا

اسکے جواب کے بعد بھی فارس کو یہ فکر لاحق رہی کہ آخر اسے اچانک ہوا کیا تھا

مجھے خود سمجھ نہیں آیا کہ کیا ہوا تھا بس ایسے لگا جیسے میری جان نکل رہی ہو لیکن پھر بھی نہیں نکلی پتہ ہے
ایک دم پہلے میرے دل میں درد اٹھا اور اسکے بعد یوں سانسیں روک کر بحال ہوئی کہ جیسے جسم سے جان
نکل رہی ہو مطلب کہ مجھے بالکل سمجھ نہیں آیا کہ آخر ہوا کیا۔۔۔

اپنی طبیعت کہ بارے میں بتاتے ہوئے وہ اچانک آنے والے خیال کہ باعث روکی اور خوف زدہ نگاہوں
سے فارس کی طرف دیکھنے لگی

فارس ک۔ کہیں ہاد کو تو کچھ نہیں ہوا مطلب وہ ٹھہری۔۔۔

ریکس عروایا کچھ بھی نہیں ہے اور خامخا میں یہ سب الٹا سوچ کر خود مزید پریشان مت کرو
اسکی حالت پر پریشان فارس بھی ہوا تھا مگر اب اسکو زیادہ سوچتے دیکھ فوراً اسکے ساتھ بیٹھ کر ٹوک گیا مگر وہ
ریکس ہونے کہ بجائے مزید پریشان ہوئی

عرو میری طرف دیکھو اب تم زیادہ سوچ رہی ہو ہو سکتا ہے تمہاری طبیعت اس لیے خراب ہو گئی ہو کہ
ڈیلیوری کہ بعد تم نے ریسٹ نہیں کیا اور کمزوری کی وجہ سے ایسا ہوا ہو اس لیے یار یہ سب مت سوچو ہاد
ٹھیک ہو گا سمجھ گئی

اسکے ہاتھوں کو پکڑے فارس نے پیار سے اسکو سمجھانا چاہا تاکہ وہ اوور ٹھنکینگ کر کہ خود کو مزید ڈسٹرپ نا
کرے جس پر وہ صرف سر ہلائی مگر دل میں ناجانے کون کون سے وسوسے تھے جو اسکے دل کو ہر گزرتے
لمحے کے ساتھ ہولار ہے تھے ایک انجانا خوف تھا جو اسے اپنے چاروں طرف محسوس پورا ہاتا جیسے کچھ تو برا
ہے جس سے فلحال وہ انجان تھی مگر کیا۔۔۔۔۔

زوهان اب پکڑا دوناں آيان کو ہمیں باباجان آپ بولیں ناں زوهان کو

پچھلے آدھے گھنٹے سے ناز مصوم سی شکل بنا کر سب کہ ساتھ لاونج میں بیٹھی زوهان سے آيان کو مانگ رہی تھی مگر جب اسنے آيان کو نادیا تو آخر کار وہ ترلوں منتوں پر ہی اتر آئی

یار ناز بھابھی یہ تو غلط بات ہے صبح سے آيان اور عرہا دونوں آپ سبھی کہ پاس ہی تھے اب جب میں گھر آیا ہوں تو کچھ دیر ان دونوں کو میرے پاس رہنے دیں

دامیر سلطان کو بیچ میں گھسٹنے پر زوہان فوراً سے احساس دلاتے ہوئے بولا کیونکہ ہاد کی غیر موجودگی میں دو تین دنوں سے اب وہ اور ارشان دونوں مل کر ہی آفیس سنبھال رہے تھے

ہاں تو آپ دونوں میں سے کسی ایک کہ ساتھ کھیل لیں ناں یا تو عرہا کو ہمیں پکڑا دیں یا پھر آیان کو
ان دونوں کی طرف اشارہ کیے اسنے جیسے حل بتایا جس پر زوہان اسکی مصوم شکل پر رحم کھائے مان گیا اور عرہا
کی جگہ آیان کو اسکو حوالے کیا جو لپک کر آیان کو اپنی گود میں اٹھائے جیسے کھل اٹھی تھی
یہ چچی نے پکر لیا آپکو

ایان کو گود میں اٹھا کر جھولاتے ہوئے وہ بالکل بچوں کی طرح خوش ہوئی کہ اسکی خوشی پر وہ سبھی بھی ہنس
دیے تبھی زوہان کہ موبائل پر ایک کال آئی جسکو یس کرنے کہ بعد جو خبر اسے ملی تھی اس پر یکدم اسکی
مسکراہٹ سمٹی وہ فوراً عرہا کو گود میں اٹھائے کھڑا ہوا کہ سبھی اسکے یکدم کھڑے ہونے پر پریشان ہوئے
جبکہ دامیر سلطان نے۔ بغور اسکی طرف دیکھا جسکے ماتھے پر پریشان شیکنوں کا جال بنا جا رہا تھا جس پر بنا جانے
ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ آخر وجہ کیا ہو سکتی ہے

کیا ہوا زوہان سب ٹھیک تو ہے

کال بند ہوتے ہی سب سے پہلے مہرماہ نے سوال کیا مگر وہ بالکل خاموش اور ساکت رہا جیسے کال سن کر اس پر
کوئی سکتا طاری ہو گیا ہوا اسکی اسی حالت پر دامیر سلطان بھی کھڑے ہوئے کہ تبھی زوہان آنکھوں سے انہیں
کوئی اشارہ کیا اور عرہا کو انوشہ کی گود میں پکڑائے بنا کسی کو کوئی جواب دیے وہاں سے نکل گیا جبکہ پیچھے دامیر

سلطان اسکے اشارہ کا مطلب اور اپنے شک کو سچ ثابت ہونے پر یکدم صوفے پر گرنے کہ انداز میں اپنا دل
تھام کر بیٹھ گئے کہ وہ سبھی فوراً مزید پریشانی سے انکی طرف لپکی کہ تبھی سب کا دیہان عرہا اور آیان دونوں
کی ایک ساتھ رونے کی آواز نے کھنچا جس پر دعا نکوا اور پھر ایک نظر دامیر سلطان کو دیکھ جلدی سے انوشہ کہ
پاس گئی اور عرہا کو اپنی گود میں اٹھا کر چپ کروانے لگی جبکہ آیان کو ناز پہلے ہی چپ کر وار ہی تھی
ان دونوں کی رونے کی آواز پر دامیر سلطان نے ایک تکلیف بھری نگاہ ان دونوں ننھے وجود پر ڈالی جو بالکل
انجان تھے کہ انکے ساتھ کیا قیامت گزرنے والی ہے اور اصل قیامت تو عارہ پر گزرنی تھی جو فحال حقیقت
سے انجان تھی

ڈاکٹر عارہ آپ کو باہر لینے آئیں ہیں

فارس ابھی اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا جب نرس نے آکر عارہ کو پیغام دیا جس پر وہ سر ہلا کر کھڑی ہوئی کہ فارس
بھی اسکے ساتھ ہی آفیس سے باہر نکلا جہاں ہو سپٹل کہ باہر ڈرائیور کی بجائے دامیر سلطان کو دیکھ ایک پل کہ
لیے عارہ چونکی مگر پھر بالکل نارمل انداز میں انہیں سلام کر کہ گاڑی میں بیٹھ گئی جو فارس سے دو تین رسمی
باتیں کرنے کہ بعد خود بھی گاڑی میں آکر بیٹھے اور گاڑی ہو سپٹل کی حدود سے نکال کر سڑک پر دوڑائی

اپنی طبیعت اور کچھ دل کی بے چینی کہ باعث وہ بالکل خاموش رہی جبکہ بولے دامیر سلطان بھی کچھ نہیں
لیکن اسکی چپی حیرانگی میں تب بدلی جب گاڑی گھر کہ راستے کی بجائے کسی اور راستے پر گامزن ہوئی جس پر
اسنے پہلے سڑک اور پھر دامیر سلطان کی طرف دیکھا جو بالکل سنجیدہ تاثرات کہ ساتھ ڈرائیونگ کرنے میں
مصروف تھے

یہ راستہ گھر کا تو نہیں ہے باباجان؟؟؟؟

انکی طرف دیکھ وہ نا سمجھی سے بولی مگر جواب میں دامیر سلطان بالکل خاموش رہے اور انکی یہی خاموشی اسے
مزید خوف زدہ کر گئی ایک تو پہلے ہی وہ گھبرٹا ہٹ کاشیکار تھی اوپر سے اب انکی خاموشی اور انجان راستہ
باباجان ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟؟

اپنے خوف پر قابو پائے ایک بار پھر پوچھا گیا مگر اس بار بھی جواب خاموشی تھی جس پر وہ دوبارہ کچھ پوچھنے کی
بجائے بس خاموشی سے باہر دوڑتی سڑک کو دیکھ سفر ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی کیونکہ اتنا تو معلوم ہو گیا تھا
اسے کہ دامیر سلطان اسے کوئی جواب نہیں دیں گئے اس لیے حل صرف یہی تھا کہ وہ خود ہی سفر کہ بعد
منزل کا انتظار کر لے

باقی کا سارا راستہ عائرہ نے اسی خاموشی اور بے چینی میں گزارا اور تقریباً تین گھنٹے کہ مسلسل سفر کہ بعد وہ لوگ آرمی ملٹری ہو سپٹل کہ باہر کھڑے تھے جہاں آس پاس آرمی یونیفارم میں ملبوس سولجر زاپنی ڈیوٹی کی وجہ سے وجود تھے یا کچھ ویسے ہی لیکن جو بھی تھا ہو سپٹل اور وہ بھی آرمی ملٹری ہو سپٹل کو دیکھ ایک بار عائرہ کی سانسیں ضرور اٹکی تھی اسنے فوراً دامیر سلطان کی طرف دیکھ کر نا سمجھی سے دیکھ آنکھیں گھمائیں کہ انہوں نے اس بار اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور آگے بھرنا کہا جو دھڑکتے دل کہ ساتھ اہستہ اہستہ قدم اٹھاتی انکی ہمراہ ہو سپٹل کہ اندر آئی جہاں چند قدموں کہ فاصلے پر اسے دور سے ہی زوہان اور ایک انجان چہرا نظر آیا

زوہان کو پریشان حالت میں وہاں اوپریشن روم کہ باہر کھڑا دیکھ اب کی بار اس کے قدم روکے دل تو پہلے ہی خوف سے دھڑک رہا تھا لیکن اب تو جیسے حواس بھی شعل ہونے لگے ایک خیال آیا تھا اسکے زہن میں جسکو فوراً جھٹلاتے ہوئے اسنے دامیر سلطان کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھا

آ۔ آپ م۔ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں

عائرہ بیٹا۔۔۔۔

باباجان مجھے بتائیں آپ مجھ سے کیا چھپا رہے ہیں ہم یہاں کیوں آئیں ہیں اور زوہان وہاں کیوں اندر کون ہیں

دامیر سلطان کہ دونوں ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹک وہ ان سے چند قدم دور ہوئے دھیمی مگر کپکپی آواز میں پوچھنے لگی کہ اسکے سوال پر دامیر نے کہ چہرے پر تکلیف دہ تاثرات ابھرے جنہیں انہوں نے آنکھیں بند کر کہ سنبھالا مگر انکے تاثرات سے عائرہ کو اپنا خوف سچ ہوتا محسوس ہوا وہ فوراً بھاگتے ہوئے زوہان کہ پاس گئی جسکی حالت اپنی خراب تھی جیسے ناجانے کس تکلیف سے گزر رہا ہو

ز۔ زوہان۔ م۔ مجھے ب۔ بتاؤں کیا ہوا تم باباجان یہاں کیوں اور کیا ہوا ہے اندر کون ہے مجھے بتاؤ جواب دو زویان کہ بازو پر ہاتھ رکھے وہ جیسے منتوں پر اتری کہ کوئی اسے کچھ بتا دے ورنہ شاید خوف سے ہی اسکا دل بند ہو جاتا مگر زوہان نے بھی اسکے سوال پر اپنے آنسو چھپائے

آپ لوگ مجھے کچھ بتا کیوں نہیں رہے اندر کون ہے ہا دیں اندر یا کوئی اور کچھ تو بتائیں میرا دل خوف سے بند ہو رہا ہے باباجان

ان دونوں کی خاموشی اب سچ میں ہولار ہی تھی وہ پاگلوں کی طرح خوف زدہ ہوئے کبھی دامیر سلطان تو کبھی زوہان اور کبھی اوپریشن روم کہ بند دروازے کو دیکھ مرنے کہ قریب ہوئی

کہ تبھی اوپریشن روم کا دروازہ کھول میل ڈاکٹر باہر آیا جسکو دیکھ زوہان اور کرنل وہاب بیگ فوراً چو کنا ہوئے جبکہ عائرہ دھڑکتے دل کہ ساتھ انکے بولنے کا انتظار کرنے لگی

ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی کرنل مگر ایم سوری ہم کامیاب نہیں ہو سکے

انکے الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ کہ جو دامیر سلطان اور زوہان دونوں کو اپنے کانوں میں گیر تا محسوس ہوا جبکہ
عارفہ کہ قدم ڈاکٹر کی بات پر لڑکھڑائے کہ اس سے پہلے وہ گہری پیچھے سے دامیر سلطان نے فوراً اسے سنبھالا
جو ڈاکٹر کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے وہ مزاق کر رہے ہوں

ن۔ ننیں آ۔ آپ۔ ای

ایسا ایسا کیسے ہو ہو سکتا ہے

چھوٹ بچ۔ چھوٹ بول رہے۔ ہیں آپ ای۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے ہٹیں پیچھے

بھابھی۔۔۔۔۔

عجیب پاگلوں والے انداز میں سر کو بار بار نامیں ہلائے اسنے جیسے ڈاکٹر کی بات چھٹلائی اور فوراً انہیں دھکا دیتی
اوپریشن روم کہ اندر بھاگی جبکہ پیچھے دامیر سلطان وہی کرسی پر جیسے ڈھے سے گئے اور زوہان اسکا اپنا دل خون
کہ آنسو بہانے لگا

روم کا دروازہ دھکیل جیسے ہی اسنے قدم اندر رکھے ویسے ہی اس سنکدل کو مشینوں اور پٹیوں میں جکڑا دیکھ اسکا

دل چیرا چہرے پر اسکی تکلیف کو محسوس کرتے اس قدر عزیت چھائی کہ اس عزیت میں آنکھیں دھندلا گئی

وینٹلیٹر میں مشینوں اور پٹیوں کہ بیچ جکڑا اسکا بے جان وجود عائرہ جو جیتے جی مارنے کا سبب بنا وہ آج اسے

پورے آٹھ دن بعد دیکھ رہی تھی اور وہ بھی اس حالت میں کہ اسکا دل چاہا دھاڑے مار مار کر روئے

وعدہ ہے ہاں سلطان کا آپ کہ ہر دکھ درد تکلیف اور عزیت کو اپنی بے انتہا محبت اور دیوانگی سے بھر دے گا

تاحیات میرا ساتھ قبول کر کہ میری شریک سفر بننے کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ

ہاں سلطان کی آنکھوں کا نور ہیں آپ عائرہ

آپ کا عشق ہاں سلطان کی مکمل زندگی کی وہ حسین داستان ہے نور ہاں جوازل سے ابد تک ہمیشہ قائم رہے گئی

ایک ایک کر کہ اسکے بولے گئے تمام الفاظ اسکے زہن میں گردش کرنے لگے جس کو یاد کر اسے اپنی جان

جاتی ہوئی محسوس ہوئی

ہاں کی جان قربان آپ پر-----

دھندلائی آنکھوں اور بند ہوتی سانسوں کہ درمیان وہ مرے قدم اٹھاتی عین اسکے چہرے کہ پاس آکر روکی

مگر اسکی بند آنکھیں مزید عزیت سے دوچار کر گئی

ہ۔ ہا۔ ا۔ د۔۔۔۔۔

اپنا لرزتاد ایننا ہاتھ اسکے چہرے پر رکھے وہ بامشکل بولی

ہ۔ ہا۔ ہا۔ ن۔ نہیں

ن۔ نہیں آ۔ آپ۔ آپ۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ م۔ میرے میرے س۔ ساتھ۔۔۔۔۔ ایسا

ن۔ نہیں۔۔۔۔۔ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ ہا۔ آٹھیں۔۔۔۔۔ نا۔ م۔ مجھ۔۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔ سے بات کریں ہا۔ آنکھیں

کھولیں میری طرف دیکھیں آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ

آپ اپنی اپنی عائرہ کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں ہا۔ میں

میں کیسے میں کیا کروں کروں گئی میں۔۔۔۔۔ میں کیسے رہوں گئی ہا۔ آٹھیں عائرہ کیسے جی پائیں گئی ہا۔ عائرہ مر

جائے گئی آپکے بغیر خدا کہ لیے آٹھیں میری طرف دیکھیں ناں

آپ نے۔۔۔۔۔ آپ نے وعدہ نہ کیا تھا ہم۔۔۔۔۔ ہم ایک ساتھ رہیں گئے تو کیسے اپنا وعدہ بھول سکتے ہیں

آپ پلیز پلیز اٹھیں ناں ہادا اٹھیں ہاد خدا کہ لیے اٹھیں میری طرف دیکھیں

اسکے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے وہ دیوانہ وار آنسو بہاتی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی جو اسکی ہر اہو پکار

سے بیگانا بلکل بے حس حرکت پڑا تھا

آپ یہ نہیں کر سکتے آپ مجھے یہ عزیت کیسے دے سکتے ہیں آپ جانتے ہیں عائرہ جیتے جی مر جائے گی تو پھر

کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ ایسا پلیز اٹھیں ناں ہاد خدا کہ لیے اٹھیں میری طرف دیکھیں مجھے پکاریں

ورنہ میں۔۔۔۔۔ میں مر جاؤں گی ہاد خدا کہ لیے مجھے چھوڑ کر مت جائیں

عائرہ بھا بھی۔۔۔۔۔

سسکیوں سے روتے ہوئے وہ ناجانے اسے کون کون سی قسمیں وعدے یاد کروا کروا کر اٹھنے کا کہہ رہی تھی

کہ اسکی آہو پکار سن کر زوہان اندر آیا مگر سامنے اسے پاگلوں کی طرح اسکے بے جان وجود کو جھنجھورتے اور

منتیں کرتے دیکھ فوراً ٹپ کر اسکے قریب ہوا

ز۔ زوہان

زوہان تم تم بولوناں انہیں انہیں بولو یہ اٹھیں انہیں بولو مجھ سے بات کریں یہ مجھے ایسے نہیں چھوڑ سکتے تم
کہوں نا ان سے یہ میری بات نہیں سن رہے دیکھو ہلیز انہیں کہو میں ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے سامنے خدا کہ
لیے انہیں بولو اٹھ جائیں ورنہ عاثرہ جیتے جی مر جائے گئی پلیز ز

زوہان کی پکار پر وہ فوراً اسکے دونوں بازو پکرتے ہوئے تقریباً پاگلوں کی طرح روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بھیگ
مانگنے لگی کہ اسکی دیوانوں جیسی حالت اور ہاد کہ بے جان وجود کو دیکھ زوہان کا اپنا دل دھاڑے مار مار کر رونے
کو کیا مگر افسوس کہ ناتوہ اپنے بھائی کو جگاسکا اور ناعاثرہ کو سنبھال سکا جو بالکل پاگل ہو گئی تھی روتے بلکتے
سکتے ہوئے کبھی اسکا کندھا جھنجھوڑتی تو کبھی التجاء کرتی لیکن آج ناں تو ہاد سلطان اسکی سسکیوں کو سن رہا تھا
اور ناہی التجاؤں کو ورنہ اگر اسکا یہ دیوانہ پن اور فریادیں سن لیتا تو قسم سے خود کو خود ہی جان سے مار دیتا

پانچ سال بعد

یہ منظر سلطان منشن کہ اندر کا ہے جہاں ہر روز کی طرح صبح سبھی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے دعا
اور انوشہ دونوں کیچن میں مل کر سبھی کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی اور دامیر سلطان باہر ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے
چشمہ آنکھوں پر چڑھا کر اخبار پڑھنے میں مصروف تھے جبکہ پاس کھڑی مہرماہ اور ناز ٹیبل پر سبھی چیزیں سیٹ

کر رہی تھی اور ان سبھی کہ مجازی خداکروں میں اپنے اپنے بچوں کہ ساتھ چونچتے انہیں سکول کہ لیے ریڈی
کر رہے تھے

لائٹ پینک کلر کہ سادے سے کرتے میں بنا کسی میک آپ کہ اپنی تیاری مکمل کہ بعد وہ کمرے سے نکلی اور
اپنے ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی

صبح بخیر ماما کی جان چلیں اب جلدی سے اٹھ جائیں دیکھیں سکول کا ٹائم ہو گیا ہے
ہلکی سی مسکان کہ ساتھ کھڑکیوں پر موجود پردے ہٹانے کہ بعد وہ بیڈ کی طرف آئی اور بلیسکیٹ ہٹایا مگر وہاں
عربا کی بجائے سر ہانا موجود تھا جس پر وہ فوراً پریشان ہوئی

عربا۔۔۔۔

میں یہاں ہوں ماما۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ الٹا سوچ کر مزید پریشان ہوتی کہ تبھی اپنے پیچھے سے آنے والی آواز پر فوراً موڑی جہاں عرہا ہاد
سلطان مکمل یونیفارم میں تیار اپنی ہیزل گرے آنکھوں کو مصومیت سے چھپکاتے ہوئے اپنی ماں کی پریشانی
دیکھ رہی تھی جواب زرہ زرہ سی بات پر پریشان ہو جاتی تھی

میں تو تیار ہوں دیکھیں

اپنے دونوں ہاتھوں کو ہوا میں اٹھائے وہ نہایت مصومیت سے بولی کہ اسکی بات پر عارہ ریلکس ہوئی اور ہلکا سا
مسکرائی

گڈ گرل یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آپ خود ریڈی ہو گئی لیکن مجھے یہ بتائیں کہ بھائی کہاں ہے وہ ریڈی ہوا
اسکے قریب اے عارہ نے اسکو پیار سے اپنی گود میں اٹھایا اور آئینے کے سامنے لا کر بیٹھائے اسکے بال بنانے لگی
کیونکہ تیار وہ مکمل تھی بس پونی کرنے والی تھی جو عارہ خود ہی اسکی کرتی تھی

آن تو نانو کہ روم میں گیا ہے وہ کل ہوم ورک کرتے ہوئے اسکی کاپی وہی رہ گئی تھی ناں تو بس وہ وہی لینے گیا
ہے

آئینے میں سے ہی عائرہ کہ ابھرتے عکس کو دیکھ کر ہاں فوراً تفضیل بتائی جس پر عائرہ مسکرا کر سر ہلا گئی کہ

کچھ دیر سوچنے کہ بعد عرہا ایک بار پھر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی

ماما۔۔۔۔

جی ماما کی جان

بڑی ہی محبت سے اسنے جواب دیا

ماما کیا آج میں اور آن بابا سے ملنے چلے جائیں کتنے دن ہو گئے ہم بابا سے ملنے نہیں گئے ناں وہ ہمیں مس

کر رہے ہوں گئے۔۔۔

بڑی ہی مصومیت سے اپنی آنکھوں کو چھپکائے وہ کچھ افسودہ ہوئی کہ اسکی بات پر عائرہ کہ چہرے پر سایہ لہرایا

مگر فوراً خود کو سنبھال گئی

آپ کو یاد آرہی ہے بابا کی۔۔۔

دو پونیاں کرنے کہ بعد اسکا روخ اپنی طرف کیے عائرہ اسکے سامنے ہی گھٹنوں کہ بل زمین پر بیٹھ کر پیار سے

پوچھنے لگی کہ عرہا نے فوراً سر کو زور زور سے ہاں میں جنبش دی جس پر عائرہ دھیماسا مسکرا دی

ٹھیک ہے میں ہاں چاچو کو بول دوں گئی وہ آپکو اور آن دونوں کو بابا کہ پاس لے جائیں گئے

اپنی ماں کی ہاں پر ان ہیزل گرے آنکھوں میں یکدم خوشی چھائی

آن تمہیں پتہ ہے آج ہم دونوں سکول کہ بعد ہاں چاچو کہ ساتھ بابا سے ملنے جائیں گئے

فوراز مین پر کھڑے ہوئے وہ آیان کو اندر آتے دیکھ خوشی سے چہکتے ہوئے اسے بھی بتانے لگی جو خود بھی بابا

سے ملنے کا سن خوش ہوا

سچی ماما آج ہم بابا سے ملنے جائیں گئے

عارہ کہ قریب آئے اسنے جیسے اس سے تصدیق چاہی جو اس بار بھی دھیمسا مسکرا کر اٹھی اور اسکی شرٹ کہ

اوپری دو بٹن بند کرنے لگی کیونکہ اپنے باب کی طرح وہ بھی ہمیشہ اپنی شرٹ کہ اوپری دو بٹن کو کھولا ہی رکھتا

تھا جنکو بند کرتے ہوئے ہر بار عارہ کو اس ہر جائی کی یاد ہی آتی تھی خیر یاد تو اسے اس کی ہر لمحے میں آتی تھی

مگر جب جب وہ عرہا اور آیان کو دیکھتی تو دل شدت سے چاہتا تھا کہ کاش وہ کہیں سے نکل کر اسکے سامنے

آجائے ایک تو وہ دونوں تھے بالکل اسکی کاپی اور اوپر سے انکی باتیں اسے ہر وقت اس دشمن جان کہ ساتھ

جوڑی رکھتی

جی ہاں میں ہاں چاچو کو بول دوں گئی وہ آپ دونوں کو لے جائیں گئے بابا کہ پاس لیکن ابھی کہ لیے جلدی سے اپنا پنا بیگ اے ہائیں اور نیچے چلے کیونکہ وین آنے والی ہوگی اور آپ دونوں کو ناشتہ بھی کرنا ہے ابھی اس کیے چلیں جلدی سے بیگ اٹھائے

اسکے حکم پر وہ دونوں فوراً فرما بردار بچوں کی طرح اپنا پنا بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر نکل گئے اور انکے ساتھ ہی عائرہ بھی

وہ تینوں ایک ساتھ آگے پیچھے ڈائینگ ٹیبل کہ پاس آئے جہاں سربراہی کرسی پر آسیہ بیگم پہلے سے بیٹھی انکے آنے کا ہی انتظار کر رہی تھی کہ انکے قریب آئے عرہا اور آیان دونوں نے ایک ساتھ اپنی نانو کو سلام کیا اور اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ گئے کہ عائرہ بھی آسیہ بیگم کو سلام کرتی ان تینوں کو اذکار ناشتہ سرو کرنے لگی جنہیں وہ دونوں آسیہ بیگم کہ ساتھ باتیں کرتے ہوئے ختم کرنے لگے

فاروق صاحب کی بیماری کی وجہ سے وہ دو سال پہلے ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے جبکہ ہاد کہ بغیر اس گھر اور کمرے میں اکیلے رہنا عائرہ کہ لیے ہر لمحے مرنے سے کم نہیں تھا اس لیے وہ اس حادثے کہ دو ہفتے بعد ہی عرہا اور آیان کہ ساتھ اپنی امی کہ گھر آگئی تھی جس پر پہلے پہل تو دامیر سلطان اور باقی سبھی نے اسے سمجھا یا لیکن وہ اپنی زید پر پکی رہی اور واپس اس گھر میں قدم بھی نہیں رکھا آخر اس گھر میں وہ ہاد سلطان کی

خاطر گئی تھی لیکن اب جب وہی نہیں تھا ساتھ تو پھر وہ بھلا وہاں کیا کرتی اس لیے وہاں کی بجائے اسنے اپنی امی کی طرف روکنے کو ہی ترجیح دی اور رہی بات عرہا اور آیان کی تو سکول جانے سے پہلے وہ روزانہ انہیں ہو سپٹل جاتے وقت سلطان منشن چھوڑ جاتی تھی کہ وہ ان سب سے مانوس رہے اور رات کو واپسی پر وہ انہیں واپس اپنے ساتھ لے آتی مگر جب سے سکولز سٹارٹ ہوئے تھے تب وہ دونوں سکول سے واپسی پر زائم کہ ساتھ ہی سلطان منشن چلے جاتے اور روز عارہ ہو سپٹل سے واپسی پر انہیں پک کر لیتی تھی زائم انوشہ اور زوہان کا پانچ سالہ بیٹا تھا جو عرہا اور آیان سے تقریباً تین ماہ ہی چھوٹا تھا مگر ان تینوں کا ایڈمیشن ایک ساتھ سکون میں ہوا اس لیے وہ تینوں ایک ہی کلاس میں پڑھتے تھے جبکہ مہر ماہ اور فیضان کی بھی ایک تین سالہ بیٹی تھی جس کا نام دامیر سلطان نے بالکل اسی کی طرح پر یہاں رکھا کیونکہ وہ تھی بھی بالکل چھوٹی موٹی سی نازک گڑیا جیسی

ناز اور ارمان کا بھی دو سالہ ایک بہت شرار طی بیٹا تھا جس کا نام ناز نے خود بازل رکھا کیونکہ بازل نام کا ایک ہیرو اسکے ناول میں تھا جو اسے بہت زیادہ پسند تھا اس لیے بازل کی پیدائش پر اس نے اپنے بیٹے کا نام بازل رکھ لیا مگر وہ بالکل اس ناول ہیرو جیسا سلجھا ہوا نہیں تھا بلکہ اس نے تو ناز کو دن میں تارے دیکھائے تھے کہ وہ بیچاری اپنے ہی شوق پر کبھی کبھی افسوس کرنے لگتی کہ کیوں اسے شوق تھا بے بی لینے کا

اور ان سب کہ بر عکس کچھ ماہ پہلے ہی خدا نے بہت دعاؤں اور منتوں کہ بعد دعا اور ارشان کو بھی اپنی جڑواں نعمت سے نوازہ کہ دعا تو ایک ساتھ دو بیٹوں کی ماں بن جانے کہ اتنے سالوں کی کمی اور دکھ کو جیسے بھول ہی گئی تھی وہ تو ماں بننے کہ بعد جیسے پھر سے جی اٹھی تھی ورنہ سب کی اولاد ہو جانے کہ بعد اسے اپنی یہ کمی بہت شدت سے محسوس ہوتی جس پر اپنے ساتھ ساتھ وہ ارشان کو بھی پریشان رکھتی لیکن وہ رب کائنات کہتا ہے ناں کہ میں وقت آنے پر تمہیں اتنا نوازوں گا کہ تم شکر ادا کرتے نہیں تھکو گئے تو بس اب وہی دعا کہ ساتھ تھا اسکی تو دن رات اب شکر اور سجدوں میں ہی گزر جاتی تھی

اور ان سب میں دامیر سلطان تھے جو بیٹے کہ غم کہ ساتھ ساتھ پوتے پوتیوں کی خوشی میں ہنستے مسکراتے بس خدا کہ شکر گزار تھے جس سے انہیں اپنی اتنی نعمتوں اور خوشیوں سے نواز دیا تھا اب سب کی خوشیوں میں کمی صرف ہاد کی تھی جس کا سب سے زیادہ اثر عائرہ کی زندگی میں پڑا تھا وہ تو بالکل بدل چکی تھی اسکی مسکراہٹ خوشی اور چہچہاہٹ تو جیسے اب کہیں تھی ہی نہیں۔۔

آپ جلدی سے یہ سب کچھ ٹیبل پر لگا دیں اور ہاں اس کہ بعد گارڈن میں جو گلاب کہ پھول پڑے ہیں انہیں ڈرائینگ روم میں سیٹ کر دیجے گا

جی میڈیم جی

اسکی انسٹرکشن پر ملازمہ چائے کا کیٹل لیکر کیچن سے باہر نکل گئی اور وہ خود سنڈویچس تیار کرنے لگی
میں جانتا تھا تم یہی ہو گی۔۔۔۔

اپنی توقع کہ عین مطابق منت کو کیچن میں ناشتہ بناتے دیکھ فارس نے آنکھیں گھمائیں اور چل کر بالکل اسکے
پاس آیا

اچھا ہوا آپ اٹھ گئے ناشتہ ریڈی ہے آپ بس ٹیبل پر جا کر بیٹھیں
پکی سی مسکان کہ ساتھ منت نے جواب دیتے ہوئے املیٹ پلیٹ میں رکھا اور دوسرا املیٹ ریڈی کرتی کہ
فارس نے فوراً اسکے ہاتھ سے بول چھینا

من کتنی بار منا کر چکا ہوں کہ تم یہ سب کچھ نہیں کرو گئی تو پھر سنتی کیوں نہیں

اسکی بات سے زیادہ منت نے اسکی سختی کو محسوس کیا اور سر جھکا گئی

میں تو بس آپکے لیے ناشتہ بنا رہی تھی

ناشتہ بنانے کے لیے یہاں پر ملازم موجود ہیں من اس لیے تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو پلیز اپنا خیال رکھو کیونکہ اس وقت تمہاری صحت یا بی سے بھر کر مجھے کچھ بھی اہم نہیں ہے اسکی پیش کی گئی دلیل پر فارس نے فوراً دھیمے مگر سخت لہجے میں اسے سمجھانا چاہا جو اسکی سختی پر بیچارہ سامنہ بنا گئی کیونکہ اچھے سے جانتی تھی کہ اسکی اس سختی کہ وجہ کیا ہے جبکہ اسکے یوں افسودہ ہونے پر فارس کو بھی اپنے سخت لہجے کا احساس ہوا تو فوراً خود کو کمپوز کر کے اسکے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھے چہرہ تھوڑی سے پکر کر اونچا کیا

من یہاں دیکھو میری طرف یار میں بس دوبارہ وہ سب نہیں چاہتا جو پہلے ہو گیا میں ہر گز نہیں چاہتا کہ ویسا دوبارہ ہو اس لیے مجھے فکر ہے تمہاری اور ہمارے بچے کی دیکھو بس کچھ ماہ اور جب ہماری اولاد ہماری گود میں اجائے گئی تو پھر چاہے تم سارا دن کیچن میں کھڑی رہ کر کھانے بناتی رہنا میں نہیں رو کو گا مگر پلیز جب تک ہمارا بچہ اس دنیا میں سہی سلامت نہیں آجاتا کم سے کم تب تک روک جاؤ اپنا خیال رکھو اور کچھ بھی کرنے سے پہلے احتیاط برتو کیا تم میرے اور ہمارے بچے کے لیے اتنا نہیں کر سکتی

سختی کہ بجائے پیار سے بیچکار تے ہوئے فارس نے مان سے پوچھا کہ منت کئی حد تک اسکی بات کو سہی سمجھتے ہوئے مسکرا کر سرہاں میں ہلا گئی

یہ ہوئی نابات گڈ گرل اب چلو ناشتہ کرتے ہیں بابا کی جان کو بھوک لگی ہو گی ناں

اسکی ہاں پر ریلیکس ہوئے وہ یکدم اسکے پیٹ کو ہاتھ سے رپ کرتے ہوئے شوخ ہوا کہ اسکی شوخ بات سے

زیادہ منت کو اسکی حرکت پر شرم آئی

ایسے مت شرم او میری جان ورنہ-----

شرم سے سرخ پڑتے اسکے رخساروں کو چومتے ہوئے وہ انکھ دبا کر بات ادھوری چھوڑ گیا کہ اسکی ادھوری

بات کا مطلب سمجھ کر منت مزید شرم سے گلنار ہوئی اور اسکے یوں باتوں سے ہی گلنار ہونے پر فارس یکدم قہقہ

لگا کر ہنسا اور اسکے کندھوں کہ گرد بازو پھلائے اپنے ساتھ اسے بھی کیچن سے باہر لیکر نکل گیا تاکہ ناشتہ

کر سکے

تین سال پہلے ہی فارس نے اپنی پسندیدگی کا اظہار منت سے کیا تھا اور کہیں نا کہیں منت خود بھی فارس کو

پسند کرتی تھی جسکی وجہ سے دونوں کی پسندیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے عائرہ نے انکی شادی کی بات نوید

صاحب بشر ابیگم اور دامیر سلطان کہ سامنے رکھی کہ فارس کہ مطلق سب جانتے ہوئے ان سبھی کو اس میں

کوئی خرابی نظر نا آئی تو بس اسی وجہ سے بہت دھوم دھام سے ناسہی مگر سادگی سے ہی تین سال پہلے ان

دونوں کی شادی کر دی گئی اور شادی کہ دو ماہ بعد ہی لقمان صاحب نے اپنے چاروں بیٹوں کو اڑکا حصہ دے کر

الگ کر دیا تھا جسکے بعد فارس اور منت دونوں ہی اپنے الگ گھر میں شفٹ گئے ان دونوں کی خوش قسمتی تھی کہ شادی کی تین ماہ بعد ہی اللہ نے منت کی گود بھر دی تھی جس پر منت تو خوش تھی ہی تھی مگر فارس تو ہواؤں میں اور تا پھیر رہا تھا لیکن انکی اس خوشی کو کسی کی نظر لگ گئی اور طبعیت خرابی کی وجہ سے منت کا میس کیرج ہو گیا جس پر سبھی کو افسوس ہوا لیکن اب وہ پھر امید سے تھی اور جب سے اسکے دوبارہ ماں بننے کی خبر ملی تھی تب سے فارس نے اسے ہاتھ کا جھلا بنا کر رکھا ہوا تھا مجال تھی جو اسکے ہوتے ہوئے وہ کوئی کام کر لیتی یہی وجہ تھی کہ جب بھی وہ آگے پچھے ہوتا تو منت کوئی نا کوئی کام کر کہ اسے غصہ دیلا دیتی تھی اور پھر وہ غصہ ہونے کے بعد خود ہی مناتا بھی رہتا

وہ ناصرف اپنے بابا کی لاڈلی بیٹی بھائیوں کی لاڈلتی بہن تھی بلکہ شوہر کی لاڈلی بیوی بھی تھی خدا نے اسے ان سبھی خوبصورت رشتوں سے نوازا تھا جنکے ساتھ اسکی زندگی ناصرف رنگین بلکہ خوشگوار اور پرسکون بھی تھی

بازل یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو بھائی کہ بال

لاونج میں سے شاہزین کہ رونے کی آواز پر مہرماہ اور ناز جیسے ہی کیچن سے وہاں آئی سامنے بازل کو شاہزین کہ
 بال مٹھی میں پکر کر کھنچتے دیکھ غصے سے اسکا بازو پکر کر اسے شاہزین سے دور کرتی ہوئے بولی جو اپنی ماں کہ
 غصے پر ہونٹ باہر نکال کر مصومیت سے اسے دیکھنے لگا مگر اسکی مصمم شکل پر ناز کو اس پر پیار نہیں بلکہ مزید
 غصہ آیا کیونکہ وہ ہر بار غلطی کر کہ اسی طرح مصوم شکل بناتا تھا تا کہ کوئی اسے کچھ کہے ناں
 یہ کیا حرکت تھی بازل آپ بھائی کہ بال کیوں کھنچ رہے تھے بتائیں مجھے

شاہزین کو فوراً اپنی گود میں اٹھا کر چپ کرواتے ہوئے اسنے زرہ سختی سے پوچھا کہ بازل کی مصوم شکل پر رحم
 کھائے مہرماہ اسکے پاس ہوئی جو فوراً اسکے پیچھے ہوتا کہ اپنی ماں کہ غصے سے بچ سکے
 بازل میں کچھ پوچھ رہی ہوں آپ سے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔

ابھی وہ مزید اس پر غصہ کرتی یا سوال کرتی کہ ارمان اور فیضان دونوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے اور اونچی
 آواز میں سوال کیا کہ ارمان تو اپنی بیوی کہ غصے اور بیٹے کی مصوم شکل پر بنا بتائے ہی سمجھ گیا تھا کہ ضرور اسکے
 بیٹے کی کلاس لگ رہی ہے جبکہ فیضان نے نرم نگاہوں سے مہرماہ کی طرف دیکھا جس نے بدلے میں

مسکراتے ہوئے اسکی سلام کا جواب دیا کہ فیضان کو دیکھ پر یہاں فوراً بابا بابا کہتی اسکے گلے آکر لگ گئی اور اسکے

ساتھ ہی بازل بھی دوڑ کر اپنے باب کی باہوں کا حصہ بنا تھا

لگتا ہے آج پھر میرے بیٹے کی کلاس لے رہی ہیں آپ

بازل کو گود میں اٹھائے ارمان اندازہ لگاتے ہوئے خود ہی اپنی بیوی کہ پاس آیا جو شاہزین کو گود میں اٹھائے

غصے سے ناک پھلا کر اسکے بیٹے کو گھور رہی تھی

اپنے اس افلاتون سے پوچھیں جو ناخود سکون سے بیٹھتا ہے اور ناکسی اور کو سکون لینے دیتا ہے پتہ ہے آپ کو ابھی

یہ شاہزین کہ بال کھنچ رہا تھا اور جب میں نے پوچھا تو کوئی جواب ہی نہیں دیا

غصے سے بازل کو گھورتی وہ چپا چپا کر بولی

چاہے وہ بڑی اور ماں بن چکی تھی مگر انداز میں مصومیت اور بھولا پن اب بھی قائم تھا یہی وجہ تھی کہ جیسے

ہاتھ جھلا جھلا کر وہ ارمان سلطان سے اسکے بیٹھ کی شیکایت کر رہی تھی اس پر ارمان سلطان کو آج بھی اس پر

ڈھیروں پیار آیا

پوچھیں اس سے کہ یہ شاہزین کہ بال کیوں کھنچ رہا تھا

اسکی نگاہوں کہ پیغام کو باخوبی سمجھنے کہ باوجود وہ بازل پر غصہ کرنا کم ناہوئی جس پر ارمان نے بازل کی طرف

دیکھا اور آئبر و زاجکا کر پوچھنے لگا

بازل بیٹا بتائیں ماما کو کہ آپ نے بھائی کہ بال کیوں کھنچے

بابا پیلے چاہ جی نے میلے بال تھنچے تے

(بابا پیلے شازی نے میرے بال کھنچے تھے)

بلکل اپنی ماں کی طرح آنکھوں کو مصومیت سے چھپکائے بازل نے فوراً اپنی صفائی پیش کی کہ پہلے شروعات

شاہزین کی تھی

بابا کی جان بھائی تو ابھی چھوٹا ہے ناں لیکن آپ تو بڑے ہو تو اگر بھائی آپکے بال کھنچے تو آپ کو چاہیے آپ پیار

سے اسے سمجھاؤ ناہی کہ خود بھی اسکے بال کھنچو

صوفے پر بیٹھ کر پیار سے اسکو اپنی تھائی پر بیٹھائے ارمان نے نے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے اسے

سمجھایا جو فوراً ایسے سرہاں میں ہلا گیا جیسے سب سمجھ گیا ہو مگر اب یہ تو بس ناز ہی جانتی تھی کہ اسکا بیٹا سمجھنے

والوں میں سے نہیں بلکہ سمجھانے والوں میں سے تھا

گڈ بوئے چلو جاو اب آپ اور پر یہا جا کر کھیلو چلو شا باش

اسکو کھلنے کا بول ارمان نے اسے گود سے اتار اکہ وہ فوراً فرماری دیکھاتے ہوئے پر یہا کا ہاتھ پکڑ کر باہر لان
کی طرف چلا گیا

کوئی بات نہیں ناز بچا ہے سمجھ جائے گا

تب سے خاموشی بیٹھی مہر ماہ اب اسکے غصے پر بول ہی پڑی جس پر ارمان نے بھی مسکراتے ہوئے اسکے
کندھے پر بازو رکھ کر اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی اور شاہزین کو اسکی گود میں سے اپنی گود میں اٹھایا جبکہ
شاہ ویر پہلے ہی مہر ماہ کی گود میں کھلتے کھلتے سوچکا تھا

شاہزین اور شاہ ویر دعا اور ارشان کہ جڑاوا بیٹے تھے بلکل اپنے بابا اور چاچو کی طرح سیم ایک جیسے

چونکہ پڑھائی مکمل ہونے کہ بعد دعا پچھلے تین سال سے خود ہی اپنے بابا کا بزنس سنبھال رہی تھی اس لیے
جتنی دیر وہ آفیس میں رہتی اتنی دیر شاہزین اور شاہ ویر دونوں گھر پر مہر ماہ انوشہ اور پر یہا کہ پاس ہی رہتے
تھے

آپ کو پتہ ہے ماما آج مجھے اور آن کو بہت مزا آیا ہم دونوں نے بابا سے بہت سی باتیں کی اور پتہ ہے ہم نے انہیں یہ بھی بتایا کہ آپ انہیں بہت یاد کرتی ہیں

اسکے ساتھ لاونج میں بیٹھے اپنا اپنا ہوم ورک کرتے ہوئے وہ دونوں بہن بھائی خوشی خوشی اپنے آپ آج کہ دن کی رواد حرف با حرف بتا رہے تھے کہ آج وہ اپنے باب کہ ساتھ مل کر کتنے خوش ہیں جبکہ انکی باتیں سن کر کبھی وہ ہنس دیتی تو کبھی رنجیدہ ہو جاتی

ہم اچھی بات ہے مطلب میرے بچے اپنے بابا سے مل کر اب خوش ہیں اب کوئی اداسی تو نہیں ناں

نوماما

ان دونوں نے ایک ساتھ مسکراتے ہوئے سرناں میں ہلایا جس پر عائرہ نے ایک ساتھ دونوں کہ بال بیگاڑے

گڈ چلو اب جلدی سے اپنا ہوم ورک ختم کریں اور مجھے بتائیں آپ دونوں کا ٹیسٹ کیسا ہوا

ٹیسٹ بہت اچھا ہوا ماما مجھے پرنس اور زائمتینوں کو فل مار کس ملے ہیں

اپنی ٹیسٹ کی کاپی عائرہ کہ سامنے کیے آیان نے اتر کر جواب دیا اور ساتھ ہی عرہا کی ٹیسٹ کاپی بھی اسکو دیکھائی کہ عائرہ نے دونوں کو شاباش دی اور جلدی جلدی انہیں انکا ہوم ورک کمپلیٹ کروانے لگی جو باتوں کہ ساتھ ساتھ اپنا کام بھی کر رہے تھے

صبح آفیس میں ضروری میٹنگ کی وجہ سے وہ کب سے صوفے پر بیٹھ کر پریزٹیشن ریڈی کر رہی تھی جبکہ ارشان بیڈ پر اپنے دونوں صاحب زادوں کو سلانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جو سونا تو دور اونگھ بھی نہیں رہے تھے

اپنی کوشش اور انکی زید پر تھک کر اسنے بیچارہ سامنہ بنا کر دعا کی طرف دیکھا جو مصروف سے انداز میں لیپ ٹاپ پر ناجانے کیا ٹائپ کر رہی تھی

گولڈن اور وائیٹ کلر کہ ریڈیمیٹ سوٹ داینے کندھے پر جھولتا شفون کا گولڈن دوپٹہ کیچڑ میں قید اسکے ادھ کھولے بال اور مصروف سا انداز وہ ان پانچ سالوں میں بالکل نہیں بدلی تھی بلکہ ارشان کو وہ ہر گزرتے دن کہ ساتھ اور بھی زیادہ پیاری لگتی اوپر سے جب سے وہ ماں بنی تھی تب سے اسکے نکھار میں جیسے چار چاند لگ گئے تھے ان پانچ سالوں میں فرق صرف اتنا تھا کہ اب وہ پہلے کی طرح ڈرتی یا سہمتی نہیں تھی بلکہ

ارشان کہ بے انتہا پیار اور اپنی قابلیت نے اسے پر اعتماد اور نڈر بنا دیا تھا بالکل ویسی ہی جیسی ارشان سلطان چاہتا تھا یہی وجہ تھی کہ اپنی قابلیت کی وجہ سے اسنے اپنے بابا کا بزنس بہت اچھے سے سنبھالا ہوا تھا اس سب میں جہاں کہیں اسے مشکل پیش آتی ارشان اسکے شانابشانہ رہتا۔۔۔

یار آپ دونوں سو کیوں نہیں رہے آپ دونوں کو سولانے کہ چکروں میں میں تھک گیا ہوں

آخر کار تنگ آئے ارشان ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بول ہی پڑا جو اپنے باب کی بات کو بنا اثر لیے اپنی ہی مستی میں مگن کبھی کمرے کو یہاں سے دیکھتے تو کبھی چھت کو گھورنے لگ جاتے جس پر ارشان گہرا سانس بھر کر رہ گیا اور اسکی طرف دیکھ دے اپنے ہنسی دہائی اور جلدی جلدی اپنا کام ختم کر کہ سب کچھ سمیٹنے کہ بعد بیڈ کہ قریب آئی جہاں اسکے لاڈلے اپنے باب کو خوب تنگ کر رہے تھے

لائیں مجھے دیں۔۔۔۔

اسکے ساتھ ہی بیڈ پر دوسری جانب بیٹھ کر دے ارشان ان دونوں کو اپنی گود میں دائیں بائیں لیٹا یا اور جھولتے ہوئے ہلکی سی آواز میں لوری گنگناتے ہوئے دونوں کہ بالوں میں انگلیاں چلانے لگی کہ وہ دونوں مدہوش ہوئے کچھ ہی دیر میں اونگھتے ہوئے سو گئے مگر ماں کی گود میں جاتے ہی ان دونوں کا سو جانا ارشان کو آنکھیں

گہمانے پر ضرور مجبور اگر گیا مطلب وہ جو دو گھنٹوں سے انہیں سلانے کی خاطر دنیا جہاں کی کوششیں کر چکا

تھا وہ سب بیکار تھی

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں

ان دونوں کو دیہان سے بے بی کاٹ میں لٹانے کہ بعد وہ دوبارہ اسکی طرف موڑی تو اسے خود کو آنکھیں

چھوٹی کیے گھورتے پا کر پوچھے بغیر نارہ سکی

جس نے جواب میں اسکا ہاتھ پکرا اور دوبارہ اپنے ساتھ دوسری جانب بیڈ پر لیٹایا

دیکھ رہا ہوں کہ آپکے لاڈ لے کس قدر شیطان ہیں میں کب سے انہیں سلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر مجال

تھی وہ دونوں سوتے اور دیکھیں جیسے ہی آپ نے انہیں اپنی گود میں اٹھایا یہ دونوں منٹوں میں سو گئے

پہلے اسکو اور پھر بے بی کاٹ میں سوئے اپنے بیٹوں کی طرف اشارہ کرار شان نے چیڑ کر جواب دیا کہ دعا کو

اسکے چیڑنے پر صرف ہنسی آئی

آپ غصہ مت کریں وہ بس ان دونوں کو عادت ہے نامیری گود میں سونے کی بس اس لیے آپکو تنگ کر رہے

تھے

اس نے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ سادگی سے جواب دیا کہ وہ آنکھیں گہما کر اسکے اوپر آیا اور شہادت کی انگلی سے اسکے بالوں کہ ساتھ کھلنے لگا

اچھا اسکا مطلب ہے کہ پھر جب بھی آپ اپنی کسی ضروری میٹنگز کہ لیے شہر سے باہر یا اوٹ اوف کنٹری جائیں گئی تب یہ دونوں آپکی غیر موجودگی میں مجھے خوب تنگ کریں گئے

پہلے کہ بات الگ تھی پہلے یہ دونوں نہیں تھے لیکن اب یہ دونوں ہیں تو پھر بھلا میں انہیں اکیلا کیسے چھوڑ سکتی ہوں

اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھے دے اے اسی سادگی اور نرمی سے جواب دیا کہ ارشان نے آئیبروزا چکائی مطلب وہ اب دوبارہ نہیں جائے گئی کیا کبھی

مطلب اب آپ دوبارہ کسی میٹنگ کہ سلسلے میں باہر نہیں جائیں گئی

اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جاننا چاہا

جاؤں گئی لیکن ان دونوں کو ساتھ لیکر اب انکے بغیر تھوڑی نا جاسکتی ہوں

اسکے سادہ سے جواب پر ارشان کا منہ اترا وہ تو کچھ اور ہی سننے کا منتظر تھا

اگر آپ تینوں چلے جائیں گئے تو پھر میرا کیا میرا بھی تو دل نہیں لگتا آپ کہ بغیر

وہ بچوں کی طرح منہ پھلا کر افسودہ ہوا کہ دعا اسکے انداز پر کھکھلا کر ہنسی

مذاق نہیں کر رہا یا سیریس ہوں میں آپ جانتی ہیں جب آپ دو دن کہ لیے لندن اور ایک رات کہ لیے
کراچی گئی تھی تو پیچھے میرا کیا حال ہوا تھا تو پھر خود سوچیں اب اگر آپ اپنے ساتھ ساتھ شازی اور ویر کو بھی
لے جائیں گئی تو پیچھے میں بیچارا کیا کروں گا

چہرے کہ اوٹے سیدھے زاویے بیگاڑ کر اپنی اداسی بتائے وہ دعا کو اپنے لاڈلوں سے بھی زیادہ چھوٹا بچہ لگا
کوئی بات نہیں اگلی بار میں شازی ویر اور آپ چاروں ایک ساتھ چلیں گئے اس سے کوئی دور بھی نہیں ہوگا
اور اداس بھی۔۔۔

اسکے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے دعا نے جیسے اسکی اداسی کا ساداسا حل بتایا جو کہ ارشان کو خاصہ پسند آیا بلکہ وہ
اسکے منہ سے سننا ہی یہی چاہتا تھا اس لیے مسکراتے ہوئے مزید کچھ کہنے کی بجائے سیدھا اسکے ہونٹوں پر جھکا
کہ آج بھی اسکے قریب آنے پر دعا پہلے دن کی طرح ہی شرم و حیا سے گلنار ہوئی

اپنا خیال رکھو عروودیکھو کیا حال بنا لیا ہے تم نے اپنا بالکل بدل گئی ہو

اسکی اداس اور ویران سی آنکھوں اور انداز میں جھلکتی آسودگی پر فریحہ کچھ پریشان اور افسودہ دونوں ہوئی جبکہ عائرہ نے صرف سر جھاکیا

اپنے تیسرے بچے کی پیدائش کہ بعد فریحہ پاکستان اپنی امی کی طرف کچھ دن روکنے کے لیے آئی ہوئی تھی اور آج اسنے عائرہ کو کال کر کے اپنے آنے کے بارے میں بھی بتایا کہ عائرہ ہو اسپتال سے جلدی واپس آگئی اور اب وہ دونوں باہر لان میں بٹھی باتیں کر رہی تھی جبکہ عرا اور آیان زرنش اور اظفر کے ساتھ پاس ہی فٹ بال کھیل رہے تھے عائرہ چونکہ فریحہ سے باتیں کرتی رہتی تھی اس لیے دونوں کے بچے بھی ایک دوسرے کو جانتے تھے اسی لیے اب وہ چاروں ایک ساتھ کھیل رہے تھے

میں جانتی ہوں عائرہ یہ غم چھوٹا نہیں ہے لیکن یاد دیکھو تو سہی ہاد بھائی کہ بعد تمہارے پاس جینے کے لیے اتنی خوبصورت وجہ ہے اپنے لیے نا سہی تو یار انکے لیے خود کو تھوڑا منٹین رکھو

اسکا ہاتھ پکڑ کر بولتے ہوئے فریحہ کا اشارہ عرا اور آیان کی طرف تھا جس پر عائرہ نے نگاہیں اٹھا کر ان دونوں کی طرف دیکھا جو ہنستے مسکراتے کھیل رہے تھے اور پھر نگاہیں فریحہ کے چہرے پر ٹکائی

جینے کے لیے وجہ کی نہیں سانسوں کی ضرورت ہوتی ہے فری

سانسیں چل رہی ہوں تو وجاہیں خود بخود درکار ہو جاتی ہیں لیکن اگر وجہ ہو اور سانسیں ختم ہو جائیں تو وہ

سبھی وجاہیں بے کار ہو جاتی ہیں

ویران آنکھوں سے فریحہ کہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اسنے ایک عجیب محروم لہجے میں جواب دیا کہ اسکے

جواب سے زیادہ اسکی آنکھوں کی ویرانگی نے فریحہ کو رنجیدہ کیا

اسے وہ وقت یاد آیا جب نکاح کہ بعد وہ خوشی سے دیوانی ہوئے جارہی تھی اور اب یہ وقت تھا کہ اسکی

آنکھیں ہر احساس سے بالکل عاری ویران تھی

میرے پاس جینے کہ لیے وجہ اور سانسیں دونوں ہیں لیکن دیکھو ان دونوں کہ باوجود میں تنہا ہوں کیونکہ

میرے جینے کی وجہ صرف ہاد ہیں وہ ساتھ نہیں تو عائرہ کیسے شاداب ہو سکتی ہے

بولتے ہوئے اسنے سر جھٹکنا کہ اپنے اندر کی محرومی چھپا سکے

خیر چھوڑو یہ سب باتیں اور بتاؤ مجھے کہ واپس کب جارہی ہو

اپنا دیہان بھٹکانے کی خاطر اس نے خود ہی بات کا پہلو بدلہ کیونکہ وہ کسی بھی طور اپنے اندر کی ویرانگی کسی اور

پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی

ابھی تو یہی ہوں لیکن اظفر کہ بابا چاہتے ہیں کہ اسی ہفتے واپس چلی جاؤں اب دیکھو کب جاتی ہوں

ہم چلو اچھی بات ہے بھائی کا دل نہیں لگتا ہو گا ناں تمہارے بغیر

میرے بغیر نہیں اپنے بچوں کہ بغیر ان کا دل نہیں لگتا

عارہ کی بات وہ ہنستے ہوئے بولی اور یہاں وہاں کی باتیں کرتے ہوئے اسکا اور اپنا دونوں کا دیہان بھٹکا یا کہ

عارہ بھی باتوں کہ ساتھ ساتھ عرہا اور آیان پر بھی نظر رکھتی تاکہ کھلتے ہوئے انہیں چوٹ نالگ جائے

فریحہ کہ جانے کہ بعد وہ کافی دیر آسید بیگم عرہا اور آیان کہ ساتھ بیٹھی رہی کہ وہ دونوں وہی آسید بیگم کہ
کمرے میں ہی سو گئے اور انکے سونے کہ بعد عارہ آسید بیگم کو بھی شب بخیر کہتی اپنے کمرے میں آگئی

وقت گزارنے کہ لیے کچھ دیر وہ بیٹھ کر ہو سپٹل کی فائلز دیکھتی رہی اور پھر کچھ ناہونے پر واثروم میں
نہانے چلی گئی اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد فرش سی آئینے کہ سامنے بیٹھ کر بال سکھاتے ہوئے اب اپنے بالوں
میں کنگھی کر رہی تھی کہ تبھی زہن میں فریحہ کی باتیں گونجی اور اسکے بعد نظر دائینی کلائی میں موجود اپنے
برسلیٹ پر گئی تو آنکھوں میں آسودہ سی مسکراہٹ اتری

ہیر برش واپس ڈر سینگ پر رکھ اسنے بائیں ہاتھ کی انگلیوں سے برسلیٹ کو ہلکے ہلکے چھوا کہ دل میں ایک دم درد سا اٹھا آنکھیں نمکین پانیوں سے لبالب بھرنے لگی اور چند قطرے پلقوں کو بھگوتے ہوئے اسکے ہاتھوں پر گیرے جنہیں ہاتھ کی پشت سے صاف کر کہ وہ اٹھی اور بیڈ پر بیٹھنے کی بجائے پیروں والی جانب زمین پر ہی بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی

اسکی یادوں اور تکلیف کا وہ سلسلہ تھا جو ہر رات کی طرح ایک بار پھر شروع ہو چکا تھا ہر رات کی طرح اس وقت بھی اسکی آنکھوں کے سامنے وہ ہر لمحہ گزرا جن میں وہ اسکے ساتھ تھا جن میں وہ دونوں ساتھ ہنستے مسکراتے مکمل تھے عائرہ کو مضبوط بنانے کے لیے ہاد کا وجود نہیں بلکہ صرف احساس ہی کافی ہے۔۔۔۔۔

آخری ملاقات میں دہرائے اسکے الفاظ یاد آنے پر وہ قرب سے آنکھیں بند کر گئی جس پر ناجانے کتنے ہی آنسو رو خساروں سے پھسل کر ہتھیلیوں پر گرتے بے مول ہوئے

ک۔ کافی نہیں۔۔۔۔۔ ہے

یہ۔۔۔۔۔ یہ احساس کافی نہیں ہے ہاد

ہچکیوں سے رونے کہ درمیان وہ درد دل سے بولی

عائزہ کو۔۔۔۔۔ جینے کہ۔۔۔۔۔ لیے صرف ہاد۔۔۔۔۔ کا احساس۔۔۔۔۔ نہیں بلکہ۔۔۔۔۔ ہاد کا ساتھ

بھی۔۔۔۔۔ ضروری ہے ہاں۔۔۔۔۔ اس لیے پلیز۔۔۔۔۔ پلیز واپس آجائیں

۔۔۔۔۔خدا۔۔۔۔۔و۔۔۔۔۔واپس آجائیں

ورنہ یہ ہاجر۔۔۔ اپنی عائرہ کو دیمک۔۔۔ کی طرح کھا۔۔۔ کھا جائے گا

تصور میں اس سے التجاء کرتے وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے سر گھٹنوں پر رکھ گئی

عائزہ۔۔ کہ۔ بغیر۔ ہ۔ ہاد۔۔ کی صرف آنکھیں۔۔ بے نور ہو گئی۔۔۔ جبکہ ہاد۔۔ کہ بغیر۔ تو۔۔۔۔۔ عائزہ

کی۔ پوری۔۔۔ زندگی ہے۔۔۔ نور ہے

ناجانے کتنی دیر وہ یوں ہی تنہا روتے سسکتے ہوئے اس سے ہمکلام رہی کہ تبھی اپنے ساتھ محسوس ہونے والے

احساس پرانے سراٹھا کر دائی جانب دیکھا جہاں وہ سنگدل مسکراتا ہوا اسکے ساتھ ہی زمیں پر بیٹھا اسے دیکھ رہا

حقاً

اسکودیکھ وہ پھر آسودگی سے مسکرائی کیونکہ جانتی تھی اسکی موجودگی صرف اسکی اپنی ایک تخلیق ہے وہ روز رات کو اسکو یاد کرتے ہوئے روتی اور روز وہ اسی طرح اسکے پاس بیٹھا ہوا محسوس ہوتا کہ وہ ساری رات یونہی زمین پر صرف اسے اپنے ساتھ محسوس کر کہ روتے اور دیکھتے ہوئے گزارتی اور ناجانے کب سو جاتی کہ صبح آنکھ کھولنے پر وہ کہیں موجود نا ہوتا جو اسے رات سے زیادہ دہری عزیت میں مبتلا کر دیتا تھا

لیکن جو بھی تھا وہ ان لمحوں کو جی بھر کر محسوس کر لیتی تھی پھر چاہے یہ اسکی اپنی ایمجینیشن ہی کیوں نا تھی



اما یہاں نہیں یہاں دیکھیں

پری یہاں کچھ نہیں ہے بیٹا آپ یاد کریں آپ نے کہا رکھی تھی بک

کبڈ کہ اوپر کچھ نا ہونے پر اسنے پر یہا کو دوبارہ سوچنے کا کہا جو اپنی چھوٹی سی انگلی ہونٹوں پر رکھ کر مصومیت

سے آنکھوں کو پٹپٹائے سوچنے لگی کہ آخر اسنے اپنی نوٹ بک رکھی کہاں تھی

میں نے یہی رکھی تھی اما لیکن وہ بازل نے پکڑ لی اور اس پر پنسل سے ڈرا کرنے لگ گیا کہ زائمنے اس سے

کاپی چھین کر یہاں اوپر پھینک دی تاکہ وہ میری کاپی خراب نا کرے

اسکو پوری تفضیل بتائے پر یہاں کاپی نالٹنے پر کچھ افسودہ ہوئی

ریڈی ہو گئی بابا کی پری اور مہر آپ اوپر کیا کر رہی ہیں

آج پر یہاں سکول میں پہلا دن تھا اس لیے فیضان کمرے میں آتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا مگر پھر اپنی بیوی

کو سٹول پر کھڑے دیکھ حیران ہوا

ماما میری نوٹ بک ڈھونڈ رہی ہیں بابا وہ زائِم نے بازل سے لیکر اوپر پھٹکی تھی پر اب مل ہی نہیں رہی

مہر ماہ کی بجائے پر یہاں نے منہ لٹکا کر جواب دیا کہ فیضان کو اپنی جان سے پیاری بیٹی کا لٹکا منہ کسی صورت

اچھا نا لگا جس پر اس نے فوراً پر یہاں کو اپنی گود میں اٹھایا اور ہاتھ آگئے بڑھا کہ مہر ماہ کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا جو

اسکے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر دیہان سے نیچے اتری اور یہاں دیاں چیزیں اولٹ پلٹ کر تلاش کرنے لگی کہ

شاید کہیں اور مل جائے

کوئی بات نہیں بابا کی جان اگر پورانی نوٹ بک نہیں مل رہی تو بابا آپ کو نیو نوٹ بک لے دیں گئے

اسکی لٹکے منہ کی طرف دیکھ فیضان نے پیار سے اسکا موڈ ٹھیک کرنا چاہا مگر اسے شاید اپنے بابا کا یہ ایڈیا اچھا

نہیں لگا تھا اسی لیے منہ لٹکانے کہ ساتھ نچلا ہونٹ بھی باہر نکال گئی

نوبا با اس نوٹ بک میں میں نے اپنا سارا ہوم ورک کیا ہوا تھا اور تو اور زائم نے مجھے اتنا کچھ پڑھایا تھا وہ سب

نوٹ بک میں تھا اب نیوالی نوٹ بک میں وہ سب تھوڑی ہوگا

اپنی بیٹی کی مصوم سی دلیل پر فیضان نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا کہ تبھی اسکی دیری پر زائم بھی مکمل تیار اسکے

کمرے میں آیا

پری میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں سکول نہیں جانا کیا

زائم میری نوٹ بک نہیں مل رہی۔۔

اسکے پوچھنے پر پر یہاں فوراً فیضان کی گود سے اتری اور اسکے پاس آکر پریشانی سے بولی کہ زائم نے نا سمجھی سے

اسکی طرف دیکھا

کو نسی نوٹ بک ؟؟؟؟؟

وہی جو تم نے بازل سے پکر کروہاں اوپر پھینکی تھی

ارے ہاں وہ نوٹ بک وہ تو میرے پاس ہے میں نے بابا سے کہہ تبھی اتر والی تھی

زائم کہ جواب پر جہاں مہرماہ کی تلاش ختم ہوئی وہی پر یہاں اپنا چھوٹا سا ہاتھ ماتھے پر مارا مطلب وہ اور اسکی

ماں نوٹ بک ڈھونڈنے کہ چکروں میں خوار ہو گئے اور نوٹ بک تھی تو زائم سلطان کہ پاس

اوہ زائم تمہارے پاس تھی تو بتایا کیوں نہیں پتہ ہے میں اور ماما بک سے ڈھونڈ رہے ہیں اسے تم بھی ناں

مجھے تھوڑی پتہ تھا تم ڈھونڈ رہی ہو

اچھا اب آپ دونوں بحس مت کریں اور ٹائم دیکھیں سکول کہ لیے لیٹ ہو رہا ہے

ان دونوں کی بحس پر مہرماہ نے وقت دیکھتے ہوئے انہیں احساس دیا یا کہ پر یہاں بعد میں اس سے بحس کرنے کا

سوچ اپنا بیگ پہن کر اسکے ساتھ ہی کمرے سے نکل گئی اور انکے پیچھے مہرماہ جاتی کہ فیضان نے جانے سے

پہلے ہی اسے بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا جو اسکی حرکت پر نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

کیا ہوا چھوڑیں مجھے لنچ بوکس دینا ہے پری کو

پر یہاں کا نام لیے اسنے اسے خود سے دور کرنا چاہا جو اسکی مزاحمت اور بات پر مزید اسے اپنے نزدیک کر گیا

آپ نے بتایا کیوں نہیں مجھے ؟؟؟

اسکے سوال پر وہ مزید نا سمجھ ہوئی

کیا۔۔۔۔

اسکے انجان بننے پر فیضان نے آئبر واچکائی کہ مہرماہ نے پھر اسی نا سمجھی سے آنکھیں گھمائیں

آپ بتانا نہیں چاہ رہی یا چھپا رہی ہیں

اسکا لہجہ طنزیہ تھا لیکن سمجھ اب بھی مہرماہ کو نا آئی

کیا مطلب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں میں سمجھی نہیں

آپ کی پریگنسی مہرماہ اتنی بڑی بات آپ نے بتائی کیوں نہیں مجھے

ابکی بار پوری بات کہتے ہوئے اسکے لہجے میں شکوہ بھی تھا جس پر مہرماہ نے آنکھیں بند کر کے زبان دانتوں تلے

دبائی

بتائیں مجھے آپ اتنی بڑی بات کیسے چھپا سکتی ہیں مجھ سے

اسکی کمر پر سختی بڑھائے فیضان نے دوبارہ پوچھا

چھپایا نہیں وہ بس میں کنفرم کرنا چاہتی تھی اور بھلا میں آپ سے یہ بات کیوں چھپاؤں گئی وہ تو بس میں

ریپورٹ ملنے تک کاویٹ کر رہی تھی اور کچھ نہیں

اسکے غصے پر مہرماہ نے فوراً وضاحت دیتے ہوئے اسے ریلکس کرنا چاہا جو اسکی وضاحت پر کچھ پر سکون ہو بھی

گیا ورنہ یہ بات اسے غصہ ضرور دیا گئی تھی کہ وہ آخر اس سے اتنی بڑی خوشخبری کیسے چھپا سکتی ہے

کل دوپہر میں ہی عائرہ نے بھابھی نے ریپورٹ مجھے بھجوائی تھی اور میں آپکے گھر آنے کہ بعد بتانا چاہتی تھی

مگر آپ رات کو اتنی لیٹ آئے اور سو گئے کہ مجھے یاد ہی نہیں رہا

اسکو تھوڑا ریلکس ہوتا دیکھ اسنے مزید تفصیل بتائی جس پر وہ اپنا غصہ ختم کیے مسکرایا اور اسکی پیشانی پر عقیدت

بھرا بوسہ دیا یہ اسکی خوشی کا اظہار تھا جو وہ لفظوں کی بجائے اپنے لمس سے اسے محسوس کروانا تھا جسکو

محسوس کیے مہرماہ ہر بار کی طرح سرشار ہو جاتی

کوئی بات نہیں لیکن اب آپ آپنا بہت زیادہ خیال رکھیں گئی اور یہ جو ابھی سٹول کہ اوپر چڑھی تھی یہ میں

دوبارہ نادیکھو سمجھ گئی

پہلی بات نرمی سے اور آخر پر اسکے سٹول پر چڑھنے کہ بارے میں یاد کروائے سختی سے وارن بھی کیا گیا جس

پر مہرماہ نے مسکراتے ہوئے فوراً فرما کر بیویوں کی طرح سرہاں میں ہلایا

کوئی اور جانتا ہے اس بارے میں

نہیں ابھی کوئی نہیں جانتا

چلیں پھر سب کو ایک ساتھ یہ خوشخبری دیتے ہیں

اسکی کمر کو رہائی بخشے فیضان نے اسکا ہاتھ پکرا اور بول کر اپنے ساتھ لیے کمرے سے باہر نکل گیا

تمہیں پتہ ہے جب انوشہ نے مجھے یہ بات بتائی تو مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میں نے فوراً فارس سے کہا اور وہ مجھے

یہاں چھوڑ گئے قسم سے مہرو میں بہت زیادہ خوش ہوں تمہیں بہت بہت زیادہ مبارک ہو

اسکے ہاتھوں کو پکڑنے ہوئے منت الگ ہی خوشی اور پر جوشی سے بولی جیسے وہ پہلی بار لیسپکٹ کر رہی ہو جبکہ

اسکے ساتھ بیٹھی ناز کا بھی یہی ری ایکٹ تھا کہ مہرماہ کو وہ دونوں خود سے زیادہ خوش اور پر جوش نظر آئیں

لو بھی تم سب کہ سنکس اور مہرو یہ تمہارے لیے گاجر کا فرش جو س

ان سبھی کہ سامنے سنکسن اور کولڈ رینگ رکھتے ہوئے انوشہ نے مہرماہ کو اسکا جو س کا گلاس پکرایا کہ وہ اپنے

لیے جو س اور باقیوں کہ لیے کولڈ رینگ دیکھ منہ بنا گئی لیکن پھر اپنی طبیعت کہ باعث خاموشی سے جو س ہی

پینے لگی

آرام سے زوہی ورنہ گلے میں اٹک جائے گا

منت کو بھوکوں کی طرح کیچپ کہ ساتھ نگٹس کھاتے دیکھ مہرماہ نے اسے ٹوکا ورنہ جیسے وہ کھا رہی تھی اس سے ضرور گوتا لگ جاتا

یار میں کیا کروں اب جب بھی میرے سامنے یہ ساری چیزیں آتی ہیں تو قسم سے میرا ہاتھ نہیں روکتا اور بس دل کرتا ہے ساری ایک ساتھ کھا جاؤں

ایک بعد دوسرا اور پھر تیسرا جلدی جلدی میں ختم کرتے ہوئے وہ کندھے اچکا کر ہنستے ہوئے بولی کہ اسکی بات اور جلدی بازی پر وہ تینوں ہنس دی جبکہ مہرماہ کو وہ دن یاد آئے جب وہ ایسے کھاتی تھی اور منت اسے روکتی تھی لیکن آج اولٹ تھا آج منت بھوکوں کی طرح کھا رہی تھی اور مہرماہ اسے ٹوک رہی تھی اور اسکی یہی جلد بازی تھی کہ کھاتے ہوئے اسے بہت زور و کا گوتا لگا کہ وہ بری طرح کھانسنے لگی اور اسکے یوں کھانسنے پر مہرماہ انوشہ نازتینوں کو پریشانی لاحق ہوئی

زوہی پانی پیو

آرام سے پیو بس دیہان سے

اسکی کمر کو پیچھے سے سہلائے مہرماہ نے فوراپانی اسے پیلا یا مگر کھانسی کہ ساتھ اچانک ہی اسے پیٹ میں درد
اٹھنے لگا جس پر وہ کھانسی چھوڑ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر درد سے بلبلا نے لگی کہ اب اسکے پیٹ میں اٹھتے درد پر سہی
معنوں میں ان تینوں کہ چھکے اوڑے

زوبی

منت تم کیا ہوا

م۔ ہر۔ آہ۔ م۔ جبے در۔ دہو۔ رہا۔ آ۔ ہ۔ ہ۔ ہ۔

اپنے پیٹ پر دونوں ہاتھ رکھے وہ درد سے دہری ہوئی کہ ان تینوں کو سمجھ نا آئی کہ کیا کریں کیونکہ اس وقت
گھر میں کوئی مرد بھی موجود نہیں تھا

انوشہ تم اسے لیکر آو میں گاڑی نکالتی ہوں اور ناز تم یہی بچوں کہ پاس رو کو

انوشہ کہ بعد ناز کو شاہزین شاہ ویر اور بازل کہ پاس روکنے کا کہتی مہرماہ جلدی سے باہر کی طرف بھاگی اور
انوشہ منت کو حوصلہ کرنے کا بول دیہان سے اپنے ساتھ لیے گاڑی کی پاس آئی کہ مہرماہ نے ان دونوں کہ

بیٹھتے ہی گاڑی سپیڈ میں ہو سپٹل کہ لیے دوڑائی جبکہ پیچھے ناز فکر اور پریشانی میں اسکے لیے دعا کرتی بچوں کو دیکھنے لگی جو فحال ابھی تو آپس میں کھیل رہے تھے

مہر-----

فیضان کی آواز پر وہ فوراً کھڑی ہوئی اور پریشانی سے اسکو دیکھنے لگی جس کہ ساتھ ارمان بھی تھا ان دونوں کو کال راستے میں ہی مہر ماہ کر چکی تھی جبکہ ان سے پہلے اسنے فارس اور عائرہ کو بھی بتا دیا تھا کہ ہو سپٹل پہنچنے تک عائرہ ساری تیاری کروا چکی تھی

آنکھ کہ اشارے سے فیضان نے اس سے حالات جاننے چاہے جسنے سرناں میں ہلایا اور فارس کی طرف دیکھا جو پریشانی اور فکر مندی سے ادھر ادھر چکر کاٹتا اور پریشانی ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا

پریشان نہیں ہو انشاء اللہ سب ٹھیک ہوگا۔

اسکی پریشانی کی وجہ سمجھتے ہوئے ارمان اور فیضان دونوں نے اسکا کندھا تھپتھپا کر حوصلہ دینا چاہا مگر اسکی پریشانی کچھ اور تھی اور وہ یہ کہ ابھی تو منٹ کی پرگنسی کو آٹھواں مہینہ شروع ہوا تھا اور اتنی جلدی ڈیلوری

کرنا کسی خطرے کا باعث بھی بن سکتی تھی اس لیے ناجانے کون کون سے دوسو سے اسے خوف زدہ کر رہے

تھے وہ تو بس دل میں اپنے بچے اور بیوی دونوں کی صحت یابی کی دعا کر رہا تھا

اسی صبر ازما وقت میں مزید انہیں پندرہ منٹ گزرے کہ ٹھیک سولہ منٹ بعد عائرہ اپنا ماسک اتارتی ہوئی

اوپریشن روم سے باہر آئی جسکو دیکھ فارس اور مہرماہ فوراً اسکے قریب ہوئے اور انکے ساتھ ہی ارمان فیضان

اور انوشہ بھی

عروسب ٹھیک ہے من ٹھیک اور میرا بچہ

ایک ہی سانس میں سب پوچھے فارس نے پریشان نگاہوں سے اسکے بولنے کا انتظار کیا جو اسکی ہر براہٹ اور

پریشانی پر ہلکا سا مسکرائی

فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہے سرجری تھوڑی مشکل تھی لیکن شکر ہے اللہ کا کہ بے بی اور منت دونوں ٹھیک

ہیں خیر سے تم ایک پیاری سی بیٹی کہ باب بن گئے ہو

عائرہ کی بات نے جیسے ان سبھی کی جان میں جان ڈالی جبکہ فارس تو یکدم خوشی سے پاگل ہوئے عائرہ کو گلے

سے ہی لگا گیا کہ اسکی اسکی خوشی پر عائرہ اور باقی ہنسنے لگے

یار عرو تھنکیو سوچ میں من کو دیکھ لوں

چاہو تو دیکھ لو لیکن فلحال ابھی وہ بے ہوش ہے اور بے بی کو کچھ دیر ہم انڈر او بزویشن رکھے گئے کیونکہ یہ پری
مپچور ڈیلیوری تھی باقی پریشان مت ہونا وہ دونوں ٹھیک ہیں

اسکی بات پر سر ہلائے فارس روکنے کہ بعد بھی نارو کا اور فور اوپریشن روم کہ اندر چلا گیا کہ اسکی جلدی بازی
پر وہ سبھی صرف مسکرا ہی دیے

رات کا تقریباً دو سہرے شروع ہو چکا تھا جہاں خاموشی اور اندھیرے میں سب خواب و خروش کہ مزے
لوٹ رہے تھے وہی ایک سایہ تھا جو تیزی تیزی قدم اٹھائے سبھی راہداریوں کو عبور کرنے کہ بعد اپنے
مطلوبہ کمرے کہ باہر آ کر روکا اور بڑے ہی آرام سے دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا جہاں کمرے میں تین
نفوس موجود تھے جن میں سب سے پہلے وہ بیڈ پر لیٹے فرد کہ پاس آیا اور پھر اسکے ساتھ ہی بے بی کاٹ میں
لیٹی اس ننھی جان کہ جو ابھی اس دنیا میں کچھی گھنٹوں کی مہمان تھی اسے اور اسکی ماں دونوں کو نرم نگاہوں
سے دیکھنے کہ بعد وہ موڑا اور پیچھے صوفے کی طرف دیکھا جہاں وہ متاع جان یو نہی پیر زمین پر لٹکائے سر

ہاتھ پر رکھے سو رہی تھی جس پر اسکے بالوں کی چند آوارا لیٹیں ناک اور ہونٹ کو چھو رہی تھی شاید اسکی آنکھ

ابھی لگی تھی کیونکہ وہ جس بے آرامی میں سو رہی تھی وہ اس بات کی گواہ تھی

اسکے ہونٹوں کو چھوتی وہ لیٹ کو ان ہیزل گرے آنکھوں نے سخت نگاہوں سے گھورا اور یونہی قدم قدم

چلتے ہوئے عین اسکے قریب آئے گھٹنوں کہ بل اسکے سامنے ہی نیچے زمین پر بیٹھ کر نہارنے لگا

اپنی آنکھوں سے کبھی اسکی بند آنکھوں کو تو کبھی ناک و رخسار ہونٹ اور اسکے وجود کی ایک ایک شہ کو

چھوئے وہ ابھی ہاتھ بڑھا کر لیٹ پیچھے کرتا کہ تبھی کمرے میں یکدم منہا کہ رونے کی آواز گونجی جس پر عارہ

کی نیند بھک سے اڑی اور اسنے فوراً اٹھ کر پورے کمرے میں یہاں وہاں اسے تلاشانہ چاہا مگر وہ کہیں نہیں

تھا جس پر اسکی آنکھوں میں پھر سے اداسی اور ناامیدی چھائی مطلب کہ وہ صرف اسکا خواب تھا وہ نہیں تھا

منہا کی دوبارہ اونچی آواز میں رونے پر وہ جلدی سے اٹھی اور جلدی سے اسے اپنی گود میں اٹھا کر چپ

کروانے لگی مگر شاید وہ بھوک تھی اس لیے چپ ہونے کی بجائے مزید زور سے رونے لگی اور اسکی تیز آواز

ہی تھی کہ منت بھی کسمسا کر اٹھنے لگی کہ عارہ نے فوراً آگئے بھر کر اسے اٹھنے میں مدد دی اور منہا کو اسکی گود

میں دیا جو بھوک ختم ہونے پر کچھ ہی دیر بعد پھر سے سو گئی کہ منت نے اسے بے بی کاٹ میں لٹانے کی

بجائے اپنے ساتھ ہی لیٹایا اور اسکی طرف دیکھنے لگی جو اب لجھی ہوئی تھی

کیا ہوا بھابھی سب ٹھیک ہے

منت کی نقاہت زدہ آواز پر وہ ہوش میں آئی

ہاں نہیں کچھ

ہممم فارس کہاں ہیں

اسکے جواب پر سر ہلائے اسنے فارس کہ بارے میں پوچھا کہ عائرہ اسکے قریب گئی اور دوبارہ اسے لیٹنے میں مدد

کرنے لگی

یہی کہیں باہر ہو گا تم پریشان نہیں ہو اور آرام کرو

اگلے تین دن منت کو ہو سپٹل میں ہی رکھا گیا اور چھوٹے دن ڈیسپارچ ملنے پر وہ سیدھا اپنے گھر گئی ویسے تو

دامیر سلطان کی خواہش تھی کہ وہ انکے ساتھ سلطان منشن جاتی مگر فارس نے منکر دیا کہ وہ بعد میں چلی

جائے کیونکہ فحال وہ چاہتا ہے کہ اسکی بیٹی کچھ دن اپنے گھر میں رہے جس پر مجبوراً نہیں ہی ماننا پڑا اور منت

سطن منشن جانے کی بجائے اپنے گھر ہی آگئی اسکی طبعیت پہلے سے تھوری بہتر تھی اس لیے اور جو کمی پیشی
تھی وہ فارس کہ پیار اور دیہان نے مکمل کردی

باز للل یہ کیا کیا آپ نے

یکچن میں انوشہ کی ہلیپ کروانے کہ بعد وہ جیسے ہی کمرے میں آئے کمرے کا حال دیکھ اسکی آنکھیں حیرت
کی زیادتی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی جہاں اسکا شیطان بیٹا ہر چیز یہاں وہاں گیرائے نا جانے کیا تلاشنے کی کوشش
کر رہا تھا

باز للل ---

ماما میلی دن تہاں ہے

(ماما میری گن کہاں ہیں)

اپنی تو تلی زبان میں آنکھوں کو بے انتہا مصومیت سے پٹپٹائے وہ بنا اپنی ماں کہ غصے کو نوٹ کیے پوچھنے لگا مگر
الٹاناز کا دل چاہا اپنے اس شیطان بیٹے کو اٹھا کر باہر پھینچ دے جو اپنے معمولی سے کھلونے کی خاطر اسکی محنت
بر باد کر چکا تھا

تمہاری گن کی تو تم رو کو۔۔۔

بازل رو کو۔۔۔

دانت پستے ہوئے وہ اس سے پہلے اس تک پہنچتی کہ اسکے غصے کو نوٹ کر بازل فرقی سے بھاگتے ہوئے کمرے
سے باہر نکل گیا اور ناز خود بھی اسکے پیچھے غصے سے جاتی کہ تبھی ارمان کمرے کہ اندر آیا کہ دونوں ٹکراتے
ٹکراتے بچے مگر بازل کو باہر بھاگتے اور ناز کہ دانت پسے پر ارمان کو باخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ معاملہ آج پھر
خراب ہے اور اس بات کی تصدیق کمرے کی او جڑی حالت کر چکی تھی۔

پیچھے ہٹیں آج تو آپکا بیٹا میرے ہاتھوں سے نہیں بچنے والا

غصے سے دانت پستے ہوئے وہ کمرے سے نکلتی کہ ارمان نے فوراً اپنے بیٹے کہ بچاؤ کی خاطر اسے کندھوں سے
تھام کر جانے سے روکا

ارے ارے ہوا کیا آپ کیوں اتنا غصہ کر رہی ہیں ہمارے بیٹے پر

غصہ مان آپ کمرے کا حال دیکھ رہے ہیں دیکھیں کیا حال کر دیا ہے آپ کے اس چھٹاک سے بیٹے نے آپ جانتے بھی ہیں میں نے کتنی محنت سے صفائی کی تھی اور آپ کہ اس صاحب زادے نے اپنے معمولی سے

کھلونے کی خاطر میری ساری محنت برباد کر دی

پورے کمرے کی طرف ہاتھ اشارہ کرنا زانے اسے کمرے کی حالت دیکھائی اور پھر اپنی محنت برباد ہونے پر افسوس بھی کیا کہ ارمان ایک نظر اسے اور پھر ایک نظر کمرے کی طرف دیکھا جو اپنی قسمت آپ رو رہا تھا

آپ اتنا غصہ نہیں ہوں وہ بچہ ہے ابھی شرارتیں تو کرے گا ناں
اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھائے ارمان نے اسے بیچکا نہ چاہا مگر وہ الٹا اسے آنکھیں دیکھا گئی

بچہ اسکی حرکتیں آپکو کہاں سے بچوں والی لگتی ہیں ہر وقت وہ کوئی نا کوئی شرارت کرتا رہتا ہے کبھی زانم کو تنگ کرتا ہے کبھی پر یہا کو تو کبھی شاہزین اور شاہ ویر کو ہر وقت اسے کوئی نا کوئی شیطانی سوچتی رہتی ہے اور

آپ بول رہے ہیں وہ بچہ ہے بالکل نہیں وہ بچہ نہیں بلکہ شیطان ہے شیطان

ایک ہی سانس میں ناجانے کیا کچھ کہتی وہ خاموش ہوئی کہ ایک پل کہ لیے ارمان کو محسوس ہوا جیسے وہ اسکا
نہیں کسی اور کا بیٹا ہو

اچھا مان لیا وہ شیطان ہے لیکن آپکو بھی تو چاہیے ناں کہ آپ اسے پیار سے سمجھائیں اگر اس طرح غصہ اور
ڈانٹیں گئی تو وہ سدھرنے کی بجائے مزید بیگڑے گا اس لیے کم ڈاون میں سمجھاؤں گا اسے لیں آپ پانی پیے
پیار سے اسکا غصہ کم کرتے ہوئے ارمان نے پانی کا گلاس اسکے سامنے کیا جس کہ دو تین گھونٹ ناز نے غصے
سے بھرے

سمجھ ہی ناجائے وہ آپکی بات کو میری توجہ تک نہیں سمجھا ہو نہہ
پانی کا گلاس اسکے ہاتھ سے ٹیبل پر پٹختے وہ اٹھی اور غصے سے ایک ایک کر کے ساری چیزیں سمٹنے کہ ساتھ
ساتھ سوائے اپنے بیٹے پر غصہ کرنے کہ کچھ نا کر سکی جبکہ ارمان بس اسکو غصہ کرتا ہی دیکھتا رہا جو غصے میں اور
بھی زیادہ پیاری لگتی تھی

بازل کی زیادہ تر حرکتیں بالکل ناز جیسی ہی تھی وہ بالکل اسی کی طرح شرارتی اور ہنس مکھ تھا بس فرق یہ تھا کہ
ناز شرارتیں کرتے ہوئے نقصان نہیں کرتی تھی جبکہ بازل کا دن شروع ہی شرارتوں سے ہوتا تھا اور اختتام

بھی جس پر ہر وقت بس ناز اس پر غصہ اور کورتی ہی رہتی کہ وہ باقی بچوں کی طرح سلجھا اور سمجھدار کیوں
نہیں وہ ابھی صرف ڈھائی سال کا تھا اور ان ڈھائی سال میں ہی اسنے خوب ناز کی ناک میں دم کر دیا تھا
ان پانچ سالوں میں ناز میں فرق صرف یہ آیا تھا کہ وہ ابھی پہلے سے تھوڑی سمجھدار ہو گئی تھی باقی باتیں اور
حرکتیں اب بھی بالکل پہلے جیسی ہی تھی بس اب اسکی باتوں میں ہم کی بجائے میں کی رد و بدل ضرور ہو گئی
تھی کہ اب وہ خود کو ہم کہنے کی بجائے میں پکارتی تھی

عائزہ آج جلدی فری ہو کر گھر آ جانا
عربا اور آیان دونوں کہ سکول جانے کہ بعد آسیہ بیگم اپنا ناشتہ ختم کرتی ہوئی بولی کہ جلدی آنے کہ زکر پر
عائزہ نے نا سمجھی سے انکی طرف دیکھا

کیوں امی سب خیریت ہے

آج فارس کی طرف جانا ہے نا عقیقہ ہے مہنا کا

آہ۔۔ میں تو بھول ہی گئی تھی اچھا ہوا آپ نے یاد دیا دیاور نہ فارس تو میری جان کھالیتا کہ میں اسکی بیٹی کہ
عقیقے پر نہیں آئی

اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے وہ یکدم یاد آنے پر آسیہ بیگم کا شکریہ اور فارس کاری ایکٹ یاد کرتے ہوئے
بولی کہ آسیہ بیگم نے ہسنتے ہوئے سر جھٹکا

جانتی تھی تم بھول گئی ہو اسی لیے یاد کروادیا کہ وقت پر گھرا جانا سمجھی

جی جی آپ فکر مت کریں میں جلدی نہیں وقت سے پہلے ہی گھر آ جاؤں گی بس ابھی نکلتی ہوں آپ اپنا
خیال رکھیے گا اور تیار رہیے گا ایک ساتھ چلیں گئے اللہ حافظ

اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے ماتھے پر بوسہ دینے کہ بعد اسنے اپنی چیزیں اٹھائی اور انہیں تیار رہنے کا بول خدا حافظ
کہہ کر نکل گئی کہ پیچھے آسیہ بیگم اپنی بیٹی کہ نصیب اور خوشیوں کہ لیے صرف دعا ہی کر سکی ورنہ ہر گزرتے
دن کہ ساتھ وہ انہیں کمزور اور کھوکھلی ہوتی ہی نظر آتی تھی بے شک وہ سب کہ سامنے نارمل بیہو کرتی تھی
مگر وہ تو ماں تھی اسکی بنا بتائے بھی اسکے دل کا حال جاننے والی آخر انہوں نے بھی شوہر کا سایہ کھویا تھا اور
عارہ اسنے تو جیسے سب کچھ ہی کھو دیا ہو پہلے ہا د اور پھر فاروق صاحب کی جدائی ان دونوں نے ایک ساتھ اسے
کئی تلخیوں سے گزار دیا تھا

عقیقے کا فنکشن فارس نے اپنے گھر میں ہی رکھا جس میں اس نے اپنے تمام قریبی رشتے دار اور ہو سہیل کہ
ڈاکٹر کو بھی انوائٹ کیا تھا کہ وہ سبھی اسکی خوشی میں شریک ہوئے پہنچ چکے تھے وہاں کا ماحول بالکل شادی کہ
فنکشن جیسا ہی تھا اپنی جان عزیز بیٹی اور بیوی کی خیریت پر اسنے خوشی کا اظہار کرنے میں کوئی کثر باقی نہیں
چھوڑی تھی

نانو جان ماما کہاں ہیں وہ آپکے ساتھ آنے والی تھی ناں

آسیہ بیگم کو شائستہ بیگم کہ ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتا دیکھ آیاں وہی انکے پاس آئے عارہ کہ مطلق پوچھنے لگا
کیونکہ وہاں سبھی تھے لیکن صرف اسکی اپنی ماں ہی غیر حاضر تھی

میری جان آپکی ماما اپنی ایمر جنسی سرجری کی وجہ سے تھوڑی لیٹ ہو گئی ہیں آپ فکر نہیں کریں تھوڑی دیر
تک آجائیں گئی

آسیہ بیگم نے پیار سے اسکے بال بیگار تے ہوئے جواب دیا جس پر وہ انکی حرکت پر سخت چڑا کیونکہ عارہ کہ
علاوہ وہ کسی کو بھی اپنے بالوں کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتا تھا اور اگر کوئی لگاتا تو سخت ناراض بھی ہوتا

نانو۔۔۔۔۔

اچھا اچھا بھئی لودیکھو آگئی تمہاری ماما

اسکے غصے پر ہنستے ہوئے آسیہ بیگم نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے عائرہ انکے پاس ہی آرہی تھی کہ اسکو

دیکھ آیان کی غصیلی آنکھوں میں فوراً نرمی چھائی اور وہ بھاگ کر عائرہ کے پاس گیا جس نے جھک کر اسے گود

میں اٹھایا اور چٹاچٹ اسکی گال کو چوم لیا

ماما آپ کہاں رہ گئی تھی میں اور پرسنس کب سے آپکا ویٹ کر رہے تھے

اپنے ساتھ ساتھ اسنے بہن کا زکر کرنا بھی ضروری سمجھا کہ عائرہ اور آسیہ بیگم دونوں ہنس دی مجال تھی کہ وہ

دونوں بہن بھائی کوئی بھی بات ایک دوسرے کے بغیر کر لیا کرتے

ماما کو کام تھاناں تو بس اس لیے ماما کو لیٹ ہو گیا لیکن آپ مجھے بتائیں کہ آپکی پرسنس ہے کہاں

پرسنس تو اندر ہے

اپنے ہاتھ کا اشارہ اندر کی جانب کر اسنے عائرہ کے رخسار پر کس کی کہ بدلے میں اسنے بھی اسکی گال کو چوما اور

گود سے نیچے اتارا

چلیں آپ جائیں زائم کہ ساتھ کھلیں تب تک ماما فارس انگل اور من پھوپھو سے مل لیں

او کے ماما

اسے او کے کہتا وہ زائم اور پر یہا کی طرف بھاگ گیا اور عائرہ شائستہ بیگم کو مبارک باد دینے کہ بعد اندر گئی

جہاں لاونج میں منت فارس اور باقی سبھی ساتھ بیٹھے تھے جبکہ منہا مہرماہ کی گود میں تھی

شکر ہے ڈاکٹر صاحبہ کو آنے کا وقت مل گیا اور نہ مجھے تو لگا تھا فنکشن ختم ہو جائے گا مگر ہماری ڈاکٹر صاحبہ نہیں

آئیں گئی

بلند آواز میں شکر ادا کرنے کہ ساتھ فارس نے بھرپور عزیت و احترام کہ ساتھ اسکے سب سے لیٹ آنے پر

طنز بھی کیا کہ وہ اسکے طنز پر سرناں میں ہلا کر دھیماسا مسکرائی

اگر ایمر جنسی سرجری ناہوتی تو سب سے پہلے آجاتی خیر دیرا بھی بھی نہیں ہوتی

مبارک ہو منت

اسکو جواب دیتی وہ جا کر منت کہ ساتھ بیٹھی اور اسے مبارک باد دینے لگی جس نے مسکراتے ہوئے اسے گلے

لگایا

اکسیوزمی میڈم من کہ ساتھ میری بیٹی کا بھی عقیقہ ہوا ہے مجھے مبارک باد کون دے گا

اپنی بجائے منت کہ پاس جا کر اسے مبارک باد دینے پر وہ سہی لڑاکاں عورتوں کہ طرح دونوں ہاتھ کمر پر رکھ

کر گھورتے ہوئے بولا کہ اسکے انداز پر سبھی کو ہنسی آئی

اچھا بھئی بہت بہت مبارک ہو تمہیں بھی اب خوش

مبارک باد دینے کہ بعد اسنے ہاتھ

اٹھا کر خوش ہونے کا پوچھا جس پر وہ سر ہلا کر ہنسا اور اسے بیٹھے کا کہا جو سبھی سے باری باری ملنے کہ بعد وہی

ان کہ بیچ بیٹھ گئی

آں۔۔۔۔۔ عرہا کہاں ہے آیان بتا رہا تھا وہ اندر ہے لیکن یہاں تو وہ کہیں نہیں ہے

چاروں طرف عرہا کو تلاشنے کہ بعد بھی وہ جب اسے نظر نہائی تو ان سب سے پوچھ ہی بیٹھی کہ ناجانے کیوں

پر اسکے پوچھنے پر وہ سبھی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے کہ عائرہ کو انکا انداز تھوڑا عجیب لگا

کیا ہوا؟؟؟؟

۔۔۔۔۔

وہ مزید کچھ پوچھتی کہ عرہا کی پیاری سی آواز پر موڑی جو سڑھیوں سے اترتی بھاگ کر اسکی گود میں آکر بیٹھ گئی

ماما کی جان کہاں تھی آپ ماما کب سے آپکو ڈھونڈ رہی تھی

اسکی پیشانی کو پیار سے چومتے ہوئے اسنے بڑے ہی لاڈ سے پوچھا جو اپنی ہیزل گرے آنکھوں میں ایک الگ ہی خوشی سموئے اسکی طرف دیکھ رہی تھی

میں تو بابا جانی کہ ساتھ تھی

اپنے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھا کر سر کو دائیں جانب جھکائے اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ عارہ کی مسکراہٹ تھی اور اسکی جگہ نا سمجھی نے لی

بابا کہ ساتھ۔۔۔۔۔

جی آپکو پتہ ہے میں نے اور بابا نے بہت ساری باتیں کی اور تو اور بابا نے مجھے اتنی ساری چوکٹس بھی دی ہیں

پردہ اوپر روم میں ہیں

اسکی بات پر اب کی بار نا سمجھی سے عارہ نے سب کی طرف دیکھا جنکے چہروں پر کچھ تو تھا جو اسے سمجھ نا آیا

بابا کیسے ہو سکتے ہیں کوئی اور ہوگا

آنکھوں میں نا سمجھی کہ ساتھ اسنے جیسے اسکی بات جھٹلانی چھائی

نومادوہ بابا ہی تھے اپکو پتہ ہے بابا واپس آگئے ہیں

اپنی بات جھٹلانے پر وہ دوبارہ زور دیتے ہوئے بولی کہ واپس آگئے ہیں لفظ پر عارہ کا دل زور سے دھڑکا لیکن

پھر بھی یقین نا کر پائی

آپ میری بات نہیں مان رہی ناں تو لیں بابا سے خود پوچھ لیں بابا جانی آپ بتائیں ناما کو کہ آپ واپس آگئے ہیں

جب کافی دیر اسنے یقین نا کیا تو آخر کار وہ اسکی گود سے اتر کر پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی کہ اسکے

پر یقین انداز اور لہجے پر عارہ نے دھڑکتے دل کہ ساتھ پیچھے موڑ کر دیکھا مگر اپنے سے چار قدم پیچھے کھڑے

وجود پر اسکی سانسیں آج ایک بار پھر اٹکی وہ یکدم تیزی سے جھٹکا کھا کر اٹھی کہ اس جلدی بازی میں ہاتھ لگنے

پر سامنے ٹیبل پر پر آگلاس نیچے مار بل پر گیر تاچکنا چور ہوا

وائیٹ ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ہمیشہ کی طرح بالوں کو نفاست سے ماتھے پر پیچھے کی جانب سیٹ کیے
 دائی کلائی پر قیمتی گھڑی اور بائیں کلائی میں چاندی کہ برسلیٹ کہ ساتھ چھوٹی انگلی میں انگھوٹی پہنے وہ ہیزل
 گرے آنکھوں میں اس متاع جان کہ لیے دنیا جہان کی محبت سموئے بلکل سنجیدہ تاثرات کہ ساتھ کھڑا تھا
 مگر اسکے برعکس عارہ کی آنکھوں میں حیرانگی بے یقینی اور ناجانے کیا کیا تھا وہ بلکل سٹل سانس روکے بس
 اسکو دیکھے جارہی تھی جیسے وہ انسان نہیں بھوت ہو

جب کافی دیر وہ یونہی بلکل ساکت نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی تو آخر کار ہاد کو خود ہی اسکے قریب آنا پڑا لیکن
 افسوس کہ جیسے ہی وہ قریب آیا اور ہاتھ برہا کر اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا ویسے ہی وہ حواس کھوٹی اسکے بازو میں
 جھول گئی کہ اسکے یکدم بے ہوش پر پہلے سب پریشان ہوئے مگر پھر اسکی حالت کو سمجھتے ہوئے مسکرا دیے
 مگر اپنی ماما کہ بے ہوش ہونے پر اس سے پہلے عرہا اسکے پاس جاتی کہ آیان نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے
 سے روک دیا جو فکر مند نگاہوں سے کبھی اپنی ماں تو کبھی باب کو دیکھ رہی تھی

اسکے یوں حواس کھونے پر ہاد کو وہ وقت یاد آیا جب بارات والے دن وہ اسی طرح اسکے چھونے پر بے ہوش
 ہو گئی تھی اس لیے ہلکی سی مسکان کہ ساتھ اسنے اسے باہوں میں بھرا اور ان سب کی طرف دیکھا جنہوں
 نے ایک ساتھ سرہاں میں ہلایا جیسے کہہ رہے ہوں ٹھیک ہے ٹھیک ہے جاو

ان سبھی کہ ایک ساتھ سر ہلانے پر وہ مزید وہاں نہیں روکا بلکہ اسے اٹھائے وہاں سے نکلتا چکا گیا

آن ماما کو کیا ہوا۔۔۔۔

آنکھوں میں مصومیت کہ ساتھ فکر مندی لیے عرہانے فوراً سوال کیا جس پر ایاں کی بجائے ارشان آگئے آیا

اور اسکو اپنی میں اٹھائے اسکا رخسار چوما

کچھ نہیں ہوا آپ کی ماما کو شان چاچو کی جان وہ بس تھوڑا تھک گئی تھی تو اس لیے آپ پریشان نہیں ہوں

آپکے بابا ماما کو دیکھ لیں گئے

اسکی فکر کو کم کرنے کی خاطر ارشان نے اسکا دیہان بھٹکایا لیکن وہ بھی عارہ کی بیٹی تھی اتنی جلدی کہاں

دیہان بھٹکنے والا تھا اسکا

ناجانے کتنی دیر وہ یونہی ہوش و حواس سے بیگانہ رہی کہ کچھی لمحے بعد اسکے وجود میں ہلکی سی جنبش پیدا ہوئی

اپنے سر پر ہاتھ رکھے وہ حواس بیدار کرنے کی کوشش کرنے لگی جب اچانک چند گھنٹوں پہلے والا منظر یاد

آنے پر وہ جھٹ سے اٹھی اور پوری آنکھیں کھول کر یہاں وہاں اس دشمن جان کو تلاش کرنے لگی مگر وہ

آس پاس کہیں نہیں تھا جس پر اسکی متلاشی نگاہوں میں ایک بار پھر ادا سی چاہی یہ سوچ کر کہ کیا وہ بھی صرف اسکا خواب تھا مگر نہیں خواب بھلا کیسے ہو سکتا تھا وہ سلطان منشن میں اپنے کمرے میں تھی جہاں اسکی اور ہاد کی ان گنت یادیں وابستہ تھی تو پھر یہ خواب کیسے ہو سکتا تھا

کئی سوچیں تھی جنہوں نے ایک ساتھ اسے اولجھایا جس پر وہ فوراً بلینکٹ ہٹا کر بیڈ سے اٹھی اور اس سے پہلے کمرے سے باہر قدم رکھتی کہ واشروم کا دروازہ کھولنے پر اسکے بڑھتے قدم تھے فوراً بائیں جانب موڑ کر اسنے وہاں دیکھا جہاں وہ دشمن جان فرش ساٹاول ہاتھ میں پکڑے صرف پینٹ میں موجود تھا سر کہ بالوں سے گیرتے پانی کہ قطرے اس بات کی گواہی تھے کہ وہ نہا کر باہر آیا ہے

آف وائٹ کلر کہ سادہ سے کرتے میں بالوں کو مکمل کیچڑ میں قید کیے وہ بنادو پیٹے کہ حواس باختہ سی اب بھی بے یقینی اور خواب کی سی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی جیسے یقین کر رہی ہو آیا وہ حقیقت ہے یا خواب مگر اس سے زیادہ تکلیف ہاد کو اسکی او جڑی حالت دیکھ کر ہوئی تھی ویران آنکھیں کمزور وجود آنکھوں کہ نیچے چھائے وہ گہرے سیاہ حلقے اسکی آنکھوں کا نور ایسا تو نہیں تھا

نور ہاد؟؟؟

اسکی محبت بھری پکار نے جیسے اسے خواب سے نکال کر حقیقت کی دنیا میں لایا تھا کہ وہ وہی گھٹنوں کہ بل زمین پر گرتی چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر اس قدر شدت سے روئی کہ اپنے سامنے اسکایوں رونہا کہ دل کو بری طرح بے چین کر گیا وہ فوراً ہاتھ میں پکڑا ٹاول بیڈ پر پھنک تقریباً بھاگتے ہوئے اسکے ساتھ ہی زمین پر بیٹھا اور اسے کندھوں سے تھاما کہ عارہ فوراً اوچک کر اسکی گردن کہ گرد بازو باندھ کر سینے سے لگتی ہچکیوں سے رونے لگی

یہ وہ درد اور آنسو تھے جو پچھلے پانچ سال سے وہ اسکے ہجر میں لمحہ لمحہ تڑپ کر اپنے اندر جما کر رہی تھی جو اسکے سامنے آنے پر اشکوں کہ زریعے اسکی آنکھوں سے قطرہ قطرہ بہتے اسکے ہر درد اور قرب کو زائل کر رہے تھے ناجانے کتنی ہی دیر وہ یونہی اسکے سینے سے لگ کر آشک بہاتی رہی اور کتنی ہی دیر وہ اسکے ہر آنسو پر بے چین ہوئے اسکی کمر سہلاتا رہا

شششش بس چپ ہو جائیں دیکھیں میں ہوں آپکے پاس بالکل ٹھیک

رور و کر اسکے بے حال ہو جانے پر آخر کار ہاد نے خود ہی کندھوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا اور اسکے بہتے آنسو اپنی انگلی کہ پروں سے صاف کرتے ہوئے خاموش ہونے کا کہا جو ایک سسکی بھر کر حسرت بھری نگاہوں سے اسکے نقش نقش کو دیکھنے لگی

آ۔ آپ ب۔ بہت۔۔ ظالم۔۔ ہیں۔۔ ہاد

بچکیوں کہ درمیان وہ روتے ہوئے صرف اتنا ہی بولی پائی کہ ہاد اسکی درد بھری شکایت پر ہلکا سا مسکرایا اور
اسکے ٹپ ٹپ بہتے آنسو انکھوٹے کی مدد سے صاف کرنے لگا اور وہ پاگل دیوانی آج سالوں بعد اسکا لمس پا کر
جیسے دوبارہ سے جی اٹھی تھی

آنکھیں بند کرانے ایک درد بھری آہ بھری اور پھر آنہیزل گرے آنکھوں میں دیکھا جن آنکھوں کا نور
تھی وہ جن میں جھلکی دیوانگی اسکا سب کچھ تھی

آپکا عشق بہت ظالم ہے ہاد۔۔۔۔۔
اس عشق نے عائرہ کو وصل کی پرسکون راتوں سے زیادہ ہجر کی سلگتی راتوں میں لمحہ لمحہ تڑپایا ہے

ایک تڑپ تھی اسکے لہجے میں جسے محسوس کر ہاد سلطان کا دل شدت ضبط دھڑکا ایک درد کی لہر تھی جو اس
متاع جان کی آنکھوں سے بہتے اشکوں اور تڑپ پر اسے اپنے دل میں اٹھتی محسوس ہوئی

یہ درد تو اسے اس وقت بھی محسوس نہیں ہوا تھا جب ایک ساتھ دو گولیاں اسے وجود میں لگی تھی

اگلی بار جاتے ہوئے چاہے تو بے شک میری جان لے لیجے گا مگر خدا کہ لیے مجھے دوبارہ اس ہجر میں تڑپتے کہ
لیے تنہامت چھوڑے گا ورنہ عین ممکن ہے اس بار عائرہ مر۔۔۔۔۔

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ہاد نے اس قدر شدت سے اسے گلے لگایا کہ عائرہ کو لگا وہ سانس نہیں لے
پائے گئی لیکن اس پاگل دیوانی کو سانسوں کی پرواہ تھی کب وہ تو بس سالوں بعد اسکی موجودگی لمس اور خوشبو
پر سچ میں پاگل ہوئی تھی

اما۔۔۔

ان دونوں کہ اس ملن بھرے لمحوں میں خلخل عرہا کی آواز نے پیدا کیا جو دروازے کہ پاس آنکھوں میں
پریشانی لیے کھڑی اپنی ماں کو اپنے بابا کہ گلے سے لگ روتے ہوئے دیکھ رہی تھی جبکہ تبھی اسکے پیچھے آیان
بھی کمرے میں آیا کہ عائرہ ہاد سے الگ ہوئی اور اپنے آنسو صاف کر کہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے بازو
پھلائے کہ وہ دونوں ایک ساتھ بھاگتے ہوئے اسکے سینے سے اکر لگے

اما آپ رو کیوں رہی ہیں

بابا اما کو کیا ہوا ہے

فکر مند نگاہوں سے کبھی اپنی ماں تو کبھی باب کو دیکھتی وہ سوال کرنے لگی کہ ہاد نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں پکڑا اور عائرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے زمین سے کھڑا کیا کہ آیاں نے فوراً دوسری طرف سے اس کا ہاتھ اپنی گود میں پکڑ کر اٹھنے میں مدد کی جس پر وہ مسکرائی اور کھڑے ہو کر آیاں کو اپنی گود میں اٹھایا

بتائیں ناں بابا ماما کو کیا ہوا تھا اور یہ روکیوں رہی ہیں

اسکے سینے پر اپنا چھوٹا سا ہاتھ رکھے عرہا نے دوبارہ پوچھا

کچھ نہیں وہ بابا کافی دیر بعد گھر آئیں ہیں تو بس آپکی ماما بابا سے تھوڑا سا غصہ تھی اور کچھ نہیں

اسکی وضاحت پر عائرہ نے آنکھیں گہما کر اسکی طرف دیکھا کہ وہ اس سے ناراض ہو سیر سیلی عائرہ اور ہاد

سلطان سے ناراض ہو جائے ناممکنات میں سے ایک تھا

اووووو

سمجھنے والے انداز میں ہونٹوں کو باہر کی طرف نکال کر عرہانے آؤ کو لمبا سا کھنچا

کوئی بات نہیں بابا آپ ناں ماما کو سوری بول دو دیکھنا ماما ناں جانیں گئی

یہ مشورہ آیان کا تھا جو اس نے فوراً پیش کیا کہ ان دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف دیکھا

جہاں ہاد کی آنکھوں میں آج بھی اسکے لیے ناختم ہونے والی دیوانگی تھی وہی عائرہ کی آنکھوں میں اسکے بخشے

ہجر کی ناجانے کون کون سی رواد قائم تھی

بولیں ناں بابا ماما کو سوری بولیں دیکھنا وہ یوں مان جائیں گئی ماما آپ مان جائیں گئی ناں

ان دونوں کو دیہان دوبارہ عرہا کی آواز نے کھنچا

ایم سوری؟؟؟؟

اوہو بابا ایسے نہیں کان پکڑ کر سوری بولیں ماما ایسے نہیں مانے گئی

اسکے سادہ سے سوری پر عرہا نے زور سے اپنا چھوٹا سا ہاتھ اپنے ماتھے پر مارا اور پھر اسے تقریباً کر کہ دیکھایا کہ

کان پکڑ کر معافی مانگے جس پر ہاد نے پہلے اپنی چھوٹی مٹی پر نس اور پھر اپنی متاع جان کو دیکھا جو ان دونوں

باب بیٹی کو صرف مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اور پھر عرہا کو بائیں بازو میں اٹھائے دینا ہاتھ اپنے کان

پر رکھے معافی طلب نگاہوں سے عائرہ کی طرف دیکھنے لگا جو اسکے انداز پر نمی سے مسکرائی

ایم سوری نور ہاد-----

کسی کہ سامنے نا جھکنے والا آج اپنی بیٹی کہ کہنے پر اپنی بیوی سے معافی طلب کر رہا تھا اور وہ بھی کان پکڑ کر

اب کی بار عائرہ صرف مسکرائی نہیں بلکہ آیان سمیت اسکے سینے سے لگی حسنے دوسرا بازو اسکے اور اپنے بیٹے کہ گرد باندھا کہ عرہانے بھی فوراً اوچک کر اسکی گود میں ہی موجود عائرہ اور آیان کہ گرد مسکراتے ہوئے اپنا چھوٹا سا حصار قائم کیا کہ چاروں کہ ایک دوسرے کہ ساتھ ٹچ ہونے پر انکے ہاتھوں میں موجود بریلیٹس بھی آپس میں ٹچ ہو کر مکمل ہونے کہ بعد روشن ہوئے جس پر عرہا آیان کہ ساتھ ساتھ عائرہ اور ہاد بھی اس روشن چاند کو مکمل ہو جانے پر پرسکون سا مسکرائے

وہ چاند آج پانچ سال بعد دوسری بار مکمل ہوا تھا ورنہ اسکی غیر موجودگی نے نا صرف ان تینوں کو بلکہ اسکے دیے تحفے کو بھی ادھورا کیا ہوا تھا جو آج اسکے واپس آنے پر مکمل ہونے کہ ساتھ ان تینوں کی طرح روشن بھی ہو گیا تھا

پانچ سال پہلے تین گولیاں ایک ساتھ لگنے پر ہاد کو راستے میں ہی دو گولیاں نکالنے کہ بعد ضروری فرسٹ آئیڈ دے دی گئی تھی مگر جو گولی اسکے دل کہ پاس لگی تھی اسے نکالنے میں ڈاکٹر کو کافی مشکل پیش آئی جو ملٹری ہو سپٹل آنے کہ بعد ڈاکٹر نے کافی احتیاط کہ ساتھ نکالی مگر کافی زیادہ خون بہہ جانے اور تین گولیاں لگنے پر اسکی کافی ویز ڈیج ہو گئی تھی جس پر ناتوہ زندہ میں تھا اور نا ہی مردوں میں اسکی سانسیں کبھی بہت تیز تو

کبھی بالکل مدہم ہو جاتی تھی جس پر ڈاکٹرز کو کوئی زیادہ امید نہیں تھی لیکن شاید خدا کی کوئی اور ہی مرضی تھی کہ سانسیں روکنے کہ باوجود اسکا دل دھڑکنابند نہیں ہوا تھا اور اسی حالت میں مبتلا وہ پچھلے پانچ سال سے ملٹری ہسپتال میں ہی آئیڈمیٹ تھا

ان پانچ سالوں میں روز کوئی نا کوئی اس سے ملنے جاتا یہاں تک کہ عرہا اور آیان بھی کبھی دامیر سلطان تو کبھی زوہان ارشان ارمان اور فیضان کہ ساتھ وہاں چلے جاتے مگر ان سب میں صرف ایک واحد وہ تھی جو اس دن کہ بعد دوبارہ کبھی ہسپتال اسے دیکھنے یا ملنے نہیں گئی جاتی بھی کیسے اس ہر جانی کو سامنے بستر مرگ پر زندہ مردوں کی طرح دیکھ کر مرنے سے بہتر تھا کہ وہ یونہی بنا دیکھے اسکے ہجر میں جل لیتی جو کہ وہ پچھلے پانچ سالوں سے روز اندر ہی اندر جل بھی رہی تھی مگر آج اسکا اچانک سامنے آجانا اسکے بے جان وجود میں جیسے دوبارہ جان ڈال گیا تھا آج اسکا لمس اور اسکی آواز اسکی موجودگی محسوس کروہ دوبارہ جی اٹھی تھی اسکی ویران آنکھیں اسکا دیدار پاتے ہی جیسے روشن ہو گئی تھی

اگر وہ ہاد سلطان کی آنکھوں کا نور تھی تو ہاد سلطان تو اسکی مکمل زندگی کا نور تھا

یہ منظر کراچی کے ساحل سمندر کا تھا جہاں آج وہ پورا خاندان ایک ساتھ اپنی اپنی مستی میں مگن فیملی پیکنگ منار ہے تھے

شام کہ وقت ہلکی ہلکی تھنڈی ہوا میں سمندر کی لہروں اور ڈوبتے سورج کا بہت ہی خوبصورت منظر تھا جسکو دیکھتے ہوئے وہ سبھی مکمل فارم میں آئے کرکٹ کھیل رہے تھے اور پاس ہی دامیر سلطان اور آسیہ بیگم ایک پرسکون سی مسکراہٹ کے ساتھ اپنے بچوں کی شراتیں اور موج مستی دیکھ کر خدا کا شکر ادا کر رہے تھے جنہوں نے آج کئی سال بعد انکے گھر کو مکمل کر دیا تھا

اللہ نے جہاں انکی زندگیوں میں خوشیاں لکھی تھی تو وہی ان سبھی کو اپنی آزمائش سے آزمایا بھی تھا ان سبھی نے اپنی اپنی خوشیوں بھری زندگی میں کوئی نا کوئی غم بھی ضرور دیکھا تھا مگر خوشی اس بات کی تھی کہ اس آزمائش کہ باوجود آج وہ سبھی ایک ساتھ پرسکون اور خوش تھے

ختم شدہ

If you want Publish your Novel Contact Us.....

Email: Info@pdfurdunovel.com

Website: pdfurdunovel.com